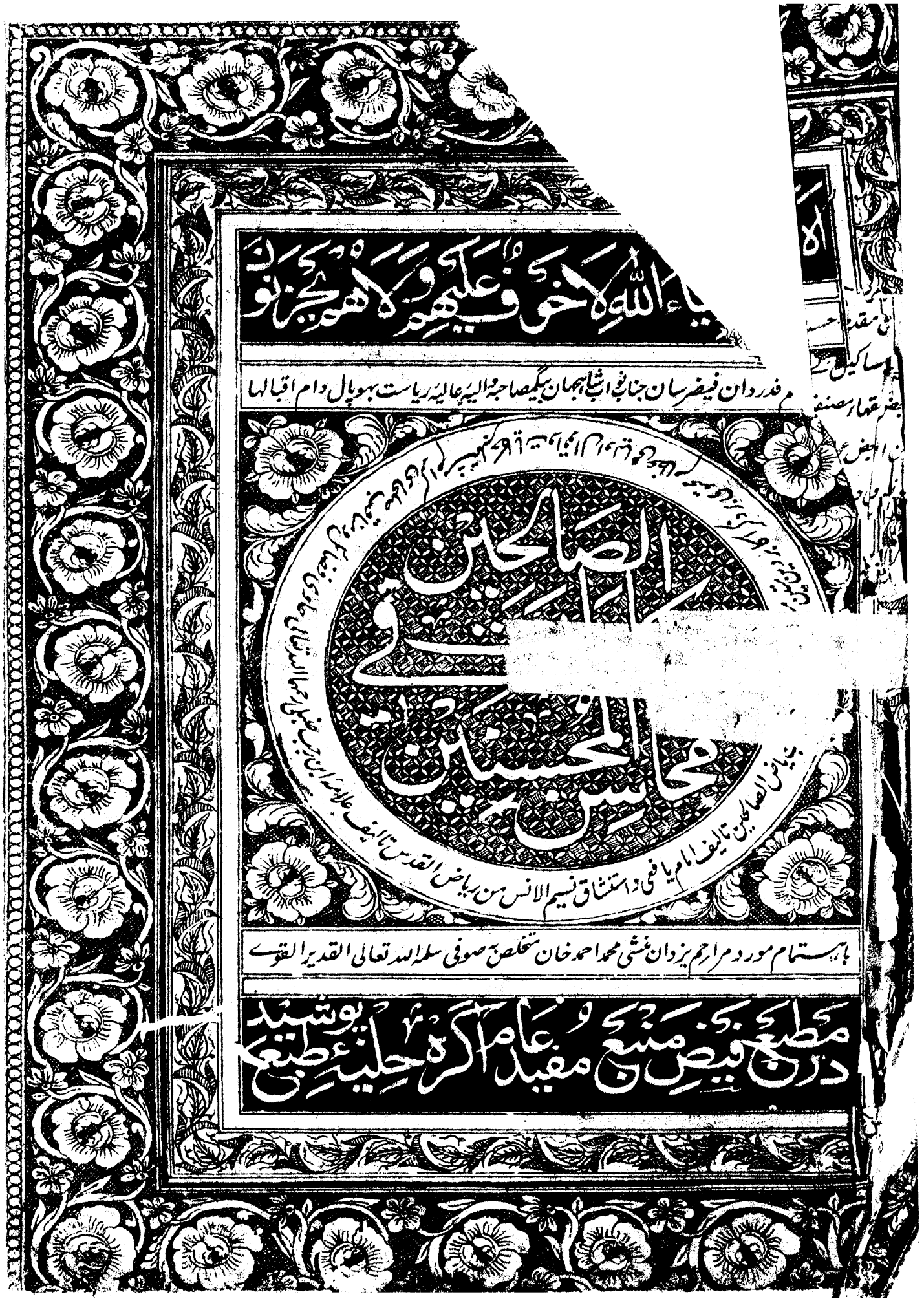
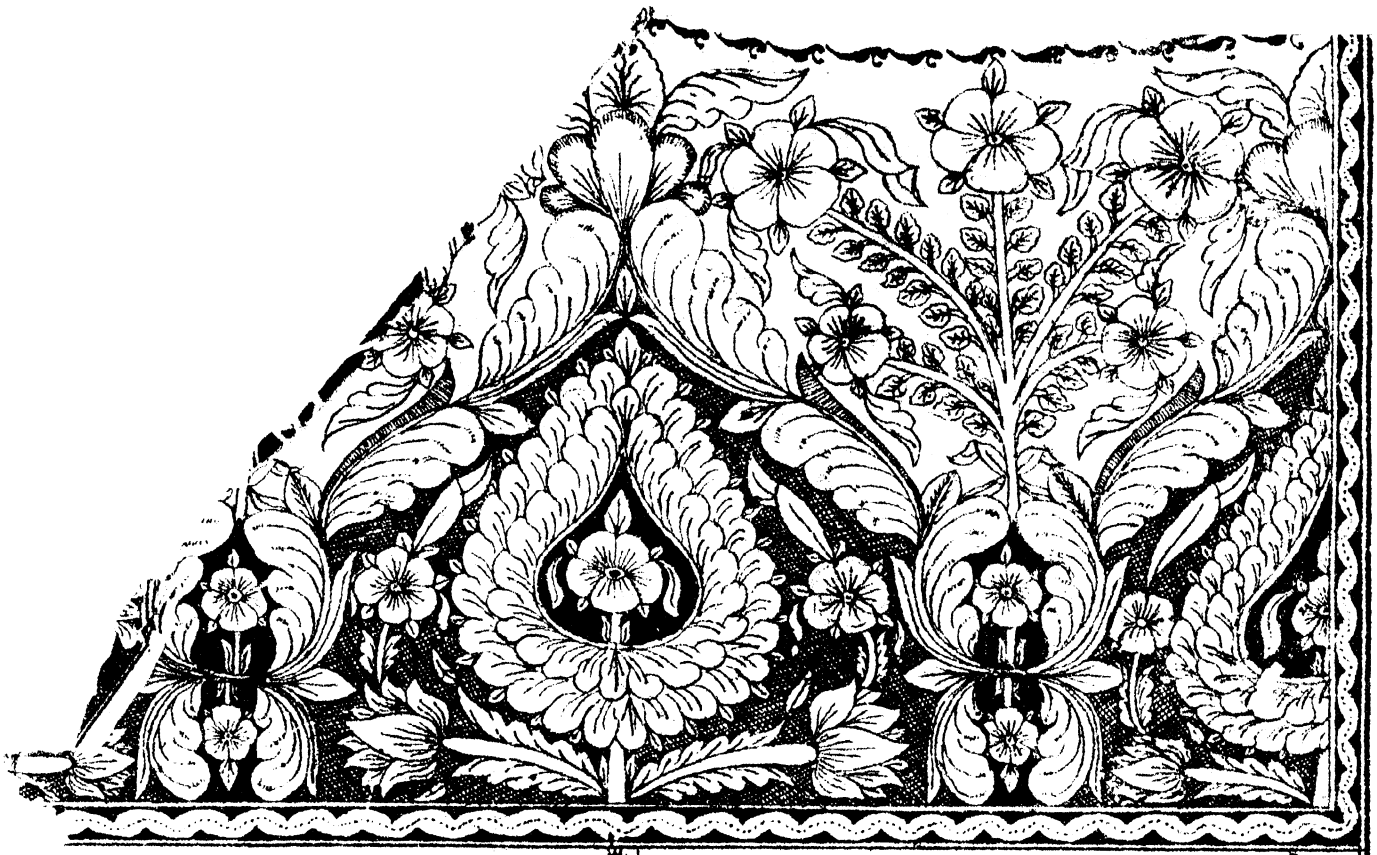
UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232206

UNIVERSAL
LIBRARY


الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
مفدردان فیضرسان جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ عالیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا
ریاض الصالحین
و
محاسن المحسنین
باہتمام مورد مراحم یزدان منشی محمد احمد خان متخلص بہ صوفی سلمہ اللہ تعالی القدیر القوی
در مطبع بیض منبع مفید عام آگرہ حلیہ طبع پوشید



بسم الله الرحمن الرحيم

ساری حمد اللہ کے لئے جو کہ نیکی کے ساتھہ معروف ہے اور ازل و ابد مین کمال کے ساتھہ موصوف نقص و مثل و شریک و ند سے منزہ ہے
سے منزہ عظمت و کبریا کے ساتھہ منفرد ہے اور عزت و بقا کے ساتھہ متفرد ملک حنان ہے اور جو اوسنان اپنے بندون مین سے جسے چاہا
راہ پر لایا اور جسکو چاہا اپنے عدل سے اوسکو بھٹکایا موافق سابقۂ علم قدیم کے پہلے کو سعید کیا دوسرے کو شقی بنایا آپنی
ارشاد فرمایا من یھدی اللہ فھو المھتد یعنی جسکو اللہ راہ بتاوے وہی ہے راہ پر و من یضلل اللہ فما لہ من ھاد یعنی جسے
اوسکے لئے کوئی راہ پر لانے والا نہ ہادی و عباد مین سے جسکو اپنے ساتھہ مشغول کیا اوسے اپنی طاعات کا مزا چکھایا اور اپنی مناجات
جسکو حضرت قدس کے لئے منتخب کیا اوسے اپنے فضل عظیم کی خصوصیت بخشی صفات نفسیہ کی کدورتون سے اوسکو پاک صاف فرمایا آپنے
اولیاء کو سرور کیا اور اپنے کاسۂ محبت سے شراب مودت اونکو پلائی سو وہ مست ہوگئے اونکے لئے تجلی فرمائی اونہون نے جمال محبوب
و غیوب کا ملاحظہ فرمایا اونکے دل کی آنکھہ نے مشاہدے سے حظ اوٹھایا بساط اُنس پہ اونکو بٹھایا حضرت قدس مین اپنا مقرب بنایا پس جبر
فضل سے ان حضرات بابرکات پر انعام کیا اور عمدہ عمدہ عطیات کے ساتھہ اونپر احسان فرمایا مین اوسکی حمد کرتا ہون اس نعمت عظیم پر کہ اور
بتایا اور سید انام سراج ظلام کے ساتھہ ہمکو خاص فرمایا یعنی سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنکے نور سے کفر و عناد کی
ایمان کا چہرہ چمکا مخصوص بالمقام المحمود و اللواء المعقود و الحوض المورود و الشرف المشہود یوم یقوم الاشہاد و اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ خالصۃ التوحید سالمۃ من الشرک و الالحاد و اشہد ان محمدا عبدہ المصطفی و رسولہ المرتضی الہادی الی
صلی اللہ علیہ و علی آلہ الغر الکرام و اصحابہ النجباء الامجاد امام یافعی رحمہ اللہ تعالے نے بعد ذکر حمد و نعت کے جسکا ترجمہ بکمہ و بیشی گ
مین اولیاء و صالحین کا محب اور صوفیۂ عارفین اہل ذوق و شوق و تجرید و انفراد کا عاشق اور اونکے کلام و حکایات کے ساتھہ

صاحب منصورۃ الملہم اور فقیہ عمر بن علی زبیلعی صاحب سلامہ اور شیخ محمد بن عمر نہاری اور اموات یہہ ہین ابو الغیث اور کون ابو الغیث اور فقیہ اسمعیل حضرمی اور فقیہ احمد بن موسیٰ بن عجیل اور شیخ محمد بن ابی بکر حکمی اور فقیہ محمد بن حسین بجلی کہتے ہین کہ مین ان لوگون کی تلاش مین نکلا ولیس الخبر کالمعاینۃ ومن شک فقد اشرک پہر مین زندون کے پاس آیا اونہون نے مجہہ سے حدیث کی اور مردون کے پاس گیا اونہون نے مجہہ سے حدیث کی جبکہ مین شیخ نہاری کے پاس آیا تو اونہون نے کہا مرحبًا برسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے اونسے کہا کہ تمہین یہہ بات کس سبب سے ملی اونہون نے کہا فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ مین تین دن اونکے پاس رہا پہر مدینہ منورہ کو واپس آیا اس مرتبہ بہی چودہ روز تک اوسکے دروازے پہ ٹھیرا رہا پہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپنے فرمایا کہ تو دس آدمیون کی زیارت کر آیا مین نے عرض کیا ہان مگر بیشک آپنے ابو الغیث پر ثنا کی آپنے تبسم کیا اور فرمایا ابو الغیث کل کو اہل ہوگا اوس شخص کا جسکے لئے اہل تہین ہے مین نے عرض کیا آپ مجہے دخول کی اجازت دیتے ہین فرمایا داخل ہو بیشک تو امن والون سے ہے انتہے ان دس آدمیون کا ذکر اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ ہے وللہ الحمد اسکے بعد امام یافعی رحمہ اللہ مکے مین آگئے تصنیف کرتے رہے انواع علوم متفرقہ مین چند کتب کو تصنیف فرمایا یہہ سبکے سب مفید و نافع ہین اونپر نور و برکت کا اثر ظاہر ہے اونکی شہرت اونکے ذکر سے مغنی ہے یہہ شاعر بہی تہے بہت عمدہ شعر کہتے تہے غالبًا انکے اشعار مدح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدح اولیاء اور ذم دنیا اور ترغیب زہد مین ہین پر چند شعر مدح نبوی اور ذم دنیا کو ذکر کیا اسکے بعد کہا کہ انکے سب شعر اسی باب مین ہین انکے سارے وقت اشتغال علم صیام قیام ذکر تلاوت وغیرہ اعمال بر کے ساتہہ مشحون تہے فقر کو پسند رکہتے فقرا کو چاہتے باوجود اپنے فقر کے اونکو اپنی جان پر اختیار کرتے ابناء دنیا پر متوجہ نہین ہوتے تہے انکے منامات بہت اچہے ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکہتے تہے انکے لئے بہت سی بشارتین حاصل ہوئین وہ سب انکی ولایت پر دلالت کرتے ہین اسیطرح ایک جماعت اولیاء اکابر نے ایسی باتون کے ساتہہ بشارت دی کہ وہ بہی انکی ولایت پر دلالت کرتے ہین روایت کیا گیا ہے کہ بعض صالحین نے جو کہ مکہ مشرفہ کے مجاورین سے تہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہین اور آپکے آگے شیخ عبد اللہ یافعی اور شیخ احمد بن جعد ہین انمین سے ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک علم ہے کہ وہ اوسکو اوٹہائے ہوئے ہے خواب دیکہنے والے کہتے ہین کہ مین اونکے پیچہے چلا یہانتک کہ وہ کعبے کو پہونچے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو نماز پڑہائی اور ہمنے آپکے بعد نماز پڑہی اسیطرح بعض صالحین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ شیخ عبد اللہ کے مونہہ مین تمر رطب دے رہے ہین اور آپکے پاس ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہین اور آپ اونکو تمر چوزکے لقمے دے رہے ہین یہہ خواب امام یافعی رضی اللہ عنہ کے زمانہ حیات مین دیکہا جب صبح ہوئی تو دیکہنے والے انکے پاس آئے اونسے خواب بیان کیا انکے پاس ایک جماعت بیٹہی ہوئی تہی بعض حاضرین نے یہہ اعتقاد کیا کہ شیخ عبد اللہ کو رطب کے ساتہہ تمیز دیا گیا ایک شخص فقراء مجاورین سے کہڑا ہوا اور کہا اے عبد اللہ چونکہ تم درمیان خوف بیجا کے تہے اسلئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو رطب عنایت فرمائے اور دونون امیر المومنین کا ایمان قوی تہا اسلئے اونکو تمر کامل عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ یہہ تاویل اہل کشف کے ہے اسیطرح بعض صالح عورتون نے جو کہ مکہ مکرمہ مین مجاور تہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ شیخ عبد اللہ کے گہر کے دروازے پر کہڑے ہوئے ہین اور بہ آواز بلند یہہ فرما رہے ہین کہ اے یافعی مین تیرے لئے اللہ پر اس بات کا ضامن ہون کہ بیشک تو مثل احد العمرین کے ہے آپنے اس بات کو تین بار فرمایا بسبب تیرے عمل کے جو یہہ ہے اور اپنے دست مبارک سے جماعت فقراء کیطرف اشارہ کیا جو کہ انکے دروازے کے نزدیک تہے انسے کچہہ کہانی کا سوال کر رہے تہے وہ بی بی کہتی ہین کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال اونکی دونون کانون کی لوٹون تک دیکہے جیسا کہ آپکا حلیہ شریف بیان کیا گیا ہے اور بالون سے پانی ٹپک رہا تہا اور آپ پر سرخ چادر تہی شیخ امام قاضی القضاۃ مجد الدین شیرازی کہتے ہین مین نے خواب مین دیکہا اور مین مکہ مشرفہ مین ہون گویا میرے پاس کئی جزء ہین کتب حدیث کے اور مین اپنے جی مین فکر کر رہا ہون کہ کس شخص کیطرف جاؤن کہ اوسپر

سماع کرون اور اوسوقت مکے مین شیوخ مسندین سے ایک جماعت تہی کہ اکثر نفوس مین اوسکی تعظیم و تقدیم امام یافعی سے زیادہ تہی مینے اپنے جمیع جہات سے ایک آواز سنی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ نہین ہے اللہ کے نزدیک قدر مین اعظم یافعی سے مینے اپنے جی مین کہا شاید مراد یہہ ہو کہ اہل مکہ مین اوسسے زیادہ عظیم القدر کوئی نہو مینے سنا کہ وہ قائل کہتا ہے اور نہ شام مین اور نہ مصر مین مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ رویا رمنام ہے اسکے لئے کوئی تعبیر ضرور ہے پہر مین چلنے لگا چند قدم نہین چلا مگر دیکہتا ہون کہ ایک شخص میری راہ پر کہڑا ہوا ہے میرا ظن غالب یہہ ہوا کہ وہ میکائیل یا ابراہیم علیہما السلام ہین ان دونون مین سے ایک ہین اسمین مجھے شک نہین پہر مینے اونکو سلام کیا اور خواب بیان کیا اونہون نے کہا اسکی تعبیر یہہ ہے کہ وہ مشہور ہونگے یہانتک کہ مثل آفتاب کے ہوجاوینگے پہر مرجاوینگے اسکے بعد مین بیدار ہوگیا اس خواب کو مینے ایک ورق مین لکہہ لیا تاکہ اوس سے کچہہ بہول نہ جاؤن کہتے ہین کہ مین اس کلام کے معنی مین ہمیشہ متردد رہا یہانتک کہ کئی برس کے بعد بیت المقدس مین بعض صالحین سے ملاقات ہوئی اور وہ شیخ محمد قرمی مین اونہونے مجھہ سے فرمایا مین تجھے خبر دیتا ہون کہ بعض صالحین نے مسجد اقصیٰ مین مجھے خبر دی کہ بیشک یافعی رات کو قطب کیے گئے تو اسکی تاریخ اپنے پاس لکہہ رکھہ پہر مینے اپنا خواب اونسے ذکر کیا اسکے بعد جبکہ مین مکہ مکرمہ کو لوٹکر آیا تو معلوم ہوا کہ شیخ عبد اللہ یافعی رحمت الٰہی کیطرف انتقال کر گئے مینے غور کیا تو ناگاہ اونکی وفات کا دن اوس دن سے جسمین وہ قطب کیے گئے بعد سات دن کے تہا اور یہہ وہی مدت تہی جسمین وہ مثل آفتاب کے ہوگئے ترجمہ شیخ طلحہ ہتار مین بہی اسکی تائید گزر چکی ہے حاصل یہہ ہے کہ امام یافعی رضی اللہ عنہ کی مناقب مشہور اور اونکے آثار مذکور ہین شیخ جمال الدین اسنوی نے اپنے طبقات مین انکا ذکر کیا ہے اور انکی بہت ثنا کی ہے اور کہا کہ انکی وفات ۷۶۸ سات سو اڑسٹھہ مین ہوئی اور یہہ اوس زمانے مین فضیل و فاضل مکہ اور عالم و عامل اباطح تہے جنت المعلیٰ کے دروازے مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کیے گئے اسنوی نے کہا کہ انکے ترکے کی حقیر چیز نہایت گران قیمت کو فروخت ہوئی یہانتک کہ انکا پرانا تہ بندتین سو درہم کو بکا اور طاقیہ یعنی ٹوپی سو درہم کو فروخت ہوئی رحمہ اللہ تعالےٰ و رضی عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ منقلبہ ومثواہ آمین تمام ہوا کلام طبقات الخواص کا اس کتاب کے مصنف شیخ زین الدین احمد بن احمد شرجی زبیدی یمنی رحمہ اللہ تعالےٰ عالم عامل سنی محدث ہین انہون نے اس کتاب مین خاص اولیاء کرام صوفیۂ عظام یمن کا ذکر کیا ہے ہر ایک کے ترجمے کے بعد اوسکی کرامتون کا بہی ذکر فرمایا ہے یہہ کتاب نہایت عمدہ و معتمد ہے اسکی خوبی وہی جانتا ہے جسنے اسکو خوب دیکہا بہالا سمجہا ہے ۔

ترجمہ شیخ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ مؤلف کتاب استنشاق نسیم الانس من نفحات ریاض القدس

جناب توفیق رفیق وفقہ اللہ تعالےٰ تاج مکلل مین فرماتے ہین کہ علامہ زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابو العباس احمد بن حسن بن رجب حنابلہ و محدثین کے شیخ ہین روضۂ غناء تاریخ دمشق بیحار سے نقل فرمایا ہے کہ شیخ ابن رجب امام اصولی محدث فقیہ واعظ مشہور علوم مین امام تہے انکے بہت مصنفات ہین منجملہ اونکے یہہ کتب ہین شرح صحیح بخاری شریف شرح اربعین نووی طبقات حنابلہ قواعد ریاض الانس انکے سوا اور بہت کتابین ہین انکی وفات دمشق مین ہوئی باب صغیر مین معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس دفن کیے گئے رحمہ اللہ تعالےٰ انتہیٰ ۔

مقدمہ

اسمین چند امور کا بیان ہے پہلا امر یہہ ہے کہ طریق قوم کتاب و سنت کے ساتہہ جکڑا ہوا ہے اور انبیاء و اصفیاء کے اخلاق کی چال پر اوسکی بنا رکہی گئی ہے دوسرا امر یہہ ہے کہ طریق قوم مذموم نہین ہوگا مگر جبکہ صریح قرآن یا سنت و اجماع کے مخالف ہو اور جب مخالف ہوا تو غایت کلام یہہ ٹہیریگا کہ وہ ایک

فہم ہے کہ مسلمان آدمی کو عنایت کی گئی سو جو کوئی چاہے اوسپر عمل کرے اور جو چاہے اوسے چھوڑ دے اور افعال اس باب مین مثل فہم کے ہین تیسرا یہہ ہے کہ اب انکار کے لئے کوئی دروازہ باقی نہین رہا سوائے اسکے کہ اونسے بدگمانی کیجاے اور اونکو ریا پر محمول کرین اور یہہ شرعاً جائز نہین ہے ۔

فصل تعریف تصوف مین

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنے طبقات مین فرماتے ہین کہ علم تصوف عبارت ہے ایک علم سے کہ جب اولیاء اللہ کے دل کتاب وسنت پر عمل کرنے سے روشن ہوجاتے ہین تو وہ علم اونکے دلون مین ظاہر ہوتا ہے سو جو شخص کتاب وسنت پر عمل کرتا ہے اوسکے لئے اس عمل کی برکت سے ایسے علوم وآداب واسرار وحقائق ظاہر ہوتے ہین جنکے بیان سے زبانین عاجز ہوتی ہین جیسے علماء شریعت غراء رحمہم اللہ کہ جو احکام شریعت اونہون نے سیکھے ہین جب وہ اونکو عمل مین لاتے ہین تو اونکے لئے اور احکام ظاہر ہوجاتے ہین پس تصوف خلاصہ ہے بندے کے عمل کا احکام شریعت کے ساتھہ جبکہ اوسکے عمل سے علل وحظوظ نفس دور ہوجاوین جیسے علم معانی وبیان خلاصہ ہے علم نحو کا سو جو شخص علم تصوف کو مستقل علم ٹھیراتا ہے وہ سچ کہتا ہے اور جو کوئی اوسکو عین احکام شریعت سے قرار دیتا ہے وہ بھی سچا ہے مثلاً جو کوئی علم معانی وبیان کو علم مستقل کہے وہ سچا ہے اور جو اوسکو منجملہ علم نحو گردانے وہ بھی سچا ہے لیکن یہہ بات کہ علم تصوف عین شریعت سے متفرع ہے سو اسکے ذوق پر اطلاع نہین ہوتی مگر اوسی شخص کو جو کہ علم شریف شریعت مین تبحر رکھتا ہے یہانتک کہ اوسکی منتہا کو پہونچ گیا ہے پھر جب بندہ طریق قوم مین داخل ہوتا ہے اور اوسکو اس طریق مین تبحر ہوجاتا ہے تو اسوقت اللہ سبحانہ وتعالے اوسکو استنباط کی قوت عنایت کرتا ہے بعینہ مثل احکام ظاہرہ کے پھر وہ طریق مین واجبات مندوبات آداب محرمات مکروہات خلاف اولی استنباط کرنے لگتا ہے جسطرح علماء مجتہدین کیا کرتے ہین اور کوئی مجتہد اپنے اجتہاد سے کسی چیز کو واجب کرے جسکے وجوب کی شریعت نے تصریح نہین کی ہے یہہ مجتہد کا واجب کرنا اس سے بڑھکر نہین ہے کہ کوئی ولی اللہ کسی حکم کو طریق مین واجب کرے جسکے وجوب کی شریعت نے تصریح نہین کی ہے چنانچہ اس بات کی تصریح امام یافعی وغیرہ نے کی ہے اس تقریر کا بیان واضح یہہ ہے کہ سارے اولیاء اللہ شرع مین عدول ہین اللہ عزوجل نے ان لوگون کو اپنے دین کے لئے پسند فرمایا ہے جو شخص خوب غور سے نظر کریگا اوسے یہہ بات معلوم ہوجاویگی کہ اہل اللہ کے علوم سے کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ وہ شریعت سے خارج ہو اور انکے علوم شریعت سے کیون خارج ہونے لگے شریعت ہی نے تو انکو ہر لحظہ اللہ عزوجل کیطرف پہونچایا لیکن جس شخص کو کہ اہل طریق سے کچھہ بھی وقفیت نہین ہے وہ اس بات کو غریب سمجھتا ہے کہ علم تصوف عین شریعت سے ہے مگر اسکا یہہ ہے کہ اس شخص کو علم شریعت مین تبحر حاصل نہین ہوا اسیلئے جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا علم مشید بکتاب وسنت ہے یہہ بات بطور رد کے فرمائی اوسپر جو یہہ وہم کرتا تھا کہ علم تصوف کتاب وسنت سے خارج ہے یہہ شخص اونکے زمانے مین ہوگا یا اور کسی عہد مین ۔

فصل مدح صوفیہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان مین

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین قوم نے اس پر اجماع کیا ہے کہ طریق اللہ عزوجل کی تعلیم کے لئے وہی شخص لیاقت رکھتا ہے جسکو علم شریعت مین تبحر حاصل ہوا ہو شریعت کے منطوق ومفہوم وخاص وعام ناسخ منسوخ جانتا ہو علم لغت مین بھی تبحر رکھتا ہو یہانتک کہ عربی زبان کی مجازات استعارات وغیرہ سے واقف ہو پس ہر صوفی فقیہ ہے اور ہر فقیہ صوفی نہین ہے حاصل یہہ ہے کہ احوال صوفیہ کا انکار نکریگا مگر وہی شخص جو کہ اونکے حال سے ناواقف ہے امام قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مدت اسلام مین کوئی زمانہ ایسا نہین گزرا کہ اوسمین اس طائفے سے کوئی شیخ ہو مگر ضرور اوسوقت کے ائمہ علماء نے

اوس شیخ کو مانا اوسکے لئے تواضع کی اوس سے برکت حاصل کی اگر کوئی مزیت وخصوصیت قوم کے لئے ہوتے تو امر بالعکس ہوتا امام شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ہمکو مج قوم کے لئے ان لوگون کا مان لینا کافی ہے اذعان امام شافعی رضی اللہ عنہ کا شیبان راعی کے لئے جبکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ شیبان سے سوال کرین کہ جو شخص ایک نماز بھول گیا یہ نہین جانتا کہ وہ کونسی نماز تھی اور اسیطرح امام احمد کا اذعان شیبان کو جبکہ اونہون نے کہا کہ یہ ایک آدمی ہے کہ اللہ عزوجل سے غافل ہوگیا سو اوسکی جزا یہ ہے کہ پانچون نمازون کی قضا کے ساتھ تادیب کیا جاے ایسے ہی امام احمد رضی اللہ عنہ کا اذعان ابو حمزہ بغدادی صوفی رضی اللہ عنہ کو اور اونکا اعتقاد جبکہ مشکل مشکل مسائل اونکے پاس بھیجے اور کہتے کہ اے صوفی تم اس مسئلے مین کیا کہتے ہو سو جس چیز کے سمجھنے مین امام احمد توقف فرمائین اور ابو حمزہ اوسکو جانین پہچانین یہ غایت منقبت ہے قوم کے لئے اسیطرح اذعان ابو العباس بن شریح کا جنید رضی اللہ عنہ کو جبکہ اونکے پاس حاضر ہوئے اور کہا مین نہین جانتا یہ کیا کہتے ہین لیکن انکے کلام کی ایسی صولت ہے کہ وہ مبطل کی صولت نہین ہے ایسے ہی امام ابو عمران کا اذعان شبلی رضی اللہ عنہ کو جبکہ چند مسائل حیض ہین اونکا امتحان لیا اور سات قول اونسے حاصل کئے کہ وہ ابو عمران کے پاس نہ تھے شیخ قطب الدین بن ایمن رضی اللہ عنہ حکایت کرتے ہین کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو رغبت دلاتے تھے کہ اوس زمانے کے صوفیہ کے ساتھ صحبت رکھے اور فرماتے کہ بیشک یہ لوگ اخلاص مین اوس مقام کو پہونچے ہین کہ ہم اوسکو نہین پہونچے امام قشیری نے اپنے رسالے مین اور امام احمد بن اسعد یافعی نے روض الریاحین مین اور انکے سوا اور اہل طریق نے قوم کی اور انکے طریق کی مدح مین خوب بھرپور تقریر کی ہے انکی ساری کتابین اس سے بھری ہوئی ہین مینے اپنے شیخ و مولی ابو یحیی زکریا انصاری شیخ الاسلام کو یہ فرماتے سنا کہ جب فقیہ کو قوم کے احوال واصطلاحات کا علم نہو تو وہ فقیہ خافی ہے اور مین اونسے بہت سنتا تھا کہ وہ یہ فرماتے کہ اعتقاد ضعیفہ ہے اور انتقاد حرمان ہے اور ہمارے شیخ محمد مغربی شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ تو اپنی سادات قوم کا طریق طلب کر گو وہ قلیل ہون اور جو اونکے طریق سے ناواقف ہین اون لوگون کے طریق سے بچ اگرچہ وہ بہت ہون علم قوم کا شرف یہی کافی ہے کہ موسی علیہ السلام نے خضر سے فرمایا ھل اتبعك علی ان تعلمنی مما علمت رشدا اور یہ سب سے بڑھکر دلیل ہے طالب علم حقیقت کی وجوب پر جیسے کہ طالب علم شریعت کی واجب ہے اور ہر ایک اپنے مقام سے کلام کرتا ہے ٭

فصل بیان مین ابتلاء اولیاء اللہ کے

شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالے نے اس طائفہ شریفہ کو خلق کے خصوصاً اہل جدال کے ساتھ مبتلی فرمایا ہے تو اونمین سے کسیکو کم دیکھیگا جسکا سینہ ولی معین کی تصدیق کے لئے اللہ تعالے نے کھولدیا ہو بلکہ وہ تجھسے کہیگا ہان بیشک اللہ تعالے کے لئے اولیاء واصفیاء موجود ہین لیکن وہ کہان ہین جب تو اونسے کہیگا ذکر کریگا تو وہ ضرور اسکو دفع کرینگے جو خصوصیت کہ اللہ تعالے کو اوس سے ہے اوسکو رد کرینگے اوسکے ولی ہونے پر حجت کے ساتھ زبان چلائینگے اور اونکو اس بات کا خیال نرہا کہ ولی کی صفات کو اولیاء ہی پہچانتے ہین غیر ولی کو یہ بات کہان سے حاصل ہوئی کہ وہ کسی انسان سے ولایت کی نفی کرے یہ نہین ہے مگر تعصب محض موصلی نے کتاب مناقب ابرار مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ قراء کی مجالست سے بچنا کیونکہ اگر وہ تجھسے محبت رکھین گے تو وہ ایسی چیز کے ساتھ تیرا وصف کرینگے جو تجھ مین نہین ہے اور اگر تجھ سے بغض رکھین گے تو ایسی چیز کے ساتھ تیری جرح کرینگے جو تجھ مین نہین ہے اور لوگ اسکو اونسے قبول کرلین گے شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سنت اللہ اپنے انبیاء واصفیا مین اسطرح پر جاری ہوئی ہے کہ اونکے مبدء امر اور انتہاء حال مین مخلوق کو اونپر مسلط فرماتا ہے جبکہ اونکے دل غیر اللہ کی طرف جھکتے ہین پھر جبکہ وہ پورے پورے اللہ تعالے پر متوجہ ہوتے ہین تو آخر کو دولت ونصرت اونہین کے لئے ہوتی ہے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ مرید سالک پر خلوص اور سیر بارگاہ اللہ عزوجل کیطرف مشکل ہوتا ہے باوجود اسکے کہ خلق کی طرف اوسکو میل ہو اور خلق جو اعتقاد کہ

اوسمین رکھتی ہے وہ اسطرف جھکتا ہو پھر جب لوگ اوسکو ایذا دیتے ہین اوسکی مذمت کرتے ہین اوسکو گھٹاتے ہین بہتان وزور کے ساتھ متہم کرتے ہین تو
اوسکا نفس اونسے متنفر ہوجاتا ہے اور کسیطرح کا میل اونکی طرف نہین رہتا اب اوسکے لئے اپنے رب کے ساتھ صاف وقت حاصل ہوتا ہے اور تہیک
ٹھیک توجہ اللہ تعالے پر ہوجاتی ہے اسلئے کہ جیجے کو اوسکا التفات نرہا پھر جب بعد انتہا سیر کے ہدایت خلق کیطرف رجوع ہوتے ہین تو حلم وعفو وستر کا خلعت
پہنے ہوئے رجوع کرتے ہین ایذاے خلق کی برداشت کرتے ہین بندگان الہی سے جو کچھ اونکے حق مین صادر ہوتا ہے اس سب مین اللہ تعالے سے راضی
رہتے ہین وہ اس سبب سے اپنے بندون مین اونکی قدر بلند کرتا ہے اونکے انوار کو کامل فرماتا ہے اور جو ایذا خلق انپر وارد ہوتی ہے اور یہہ اوسکا تحمل
کرتے ہین تو اللہ تعالے بسبب اسکے میراث رسل انکے لئے ثابت کرتا ہے اور اس سے انکے مراتب کا تفاوت ظاہر ہوتا ہے کیونکہ آدمی بقدر اپنے دین کے
مبتلا ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا اور فرمایا اللہ سبحانہ نے ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا
علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا اور یہہ اسلئے ہے کہ کاملون مین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ ان دو شہود سے خالی ہو یا تو وہ اپنے
قلب سے حق تعالے کا مشاہدہ کریگا پس وہ حق کے ساتھ ہوگا اوسکے بندون کیطرف کسیطرح کا التفات اوسکو نہوگا یا وہ خلق کو مشاہدہ کریگا تو اونکو
اللہ تعالے کے بندے پائیگا پس اونکے مالک کے سبب سے اونکا اکرام کریگا اور اگر وہ مصطلم ہے یعنی اوسنے اپنے نفس کو اللہ سبحانہ مین فانی کردیا ہے
تو ہمارے لئے اوسکے ساتھ کلام نہین کیونکہ اس حالت مین اوس سے تکلیف زائل ہوگئی اس سبب سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ جو شخص اولیاء وعلماء مین
سے آثار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرتا ہے اوسکے لئے ضرور ہے کہ اوسے ایذا دیجاے جیسے اونکو ایذا دی گئی اور بہتان وزور اسمین
کہا جاے جیسا اونمین کہا گیا تاکہ یہہ صبر کرے جیسا اونہون نے صبر کیا اور خلق پر رحم کرے اسکو اپنا خلق ٹھیراوے رضی اللہ عنہم اجمعین امام شعرانی
فرماتے ہین کہ مینے علی خواص رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے جو لوگ کہ اللہ تعالے کی طرف دعوت کرتے ہین اگر انکا کمال اس بات پر
موقوف ہو کہ ساری خلق انکی تصدیق پر متفق ہوجاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ سے پہلے اور انبیاء اسکے ساتھ اولی تھے حالانکہ ایک
قوم نے اونکی تصدیق کی اور اللہ تعالے نے اپنے فضل سے اونکو ہدایت فرمائی اور دوسری قوم محروم رہی تو اللہ تعالے نے اپنے عدل سے اون کو
شقی کردیا اور جبکہ اولیاء وعلماء مقام اقتداء وپیروی مین قدم بقدم رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہوئے تو لوگ انکے حق مین دو گروہ ہوگئے ایک گروہ
تو معتقد مصدق ہوا دوسرا منتقد مکذب ٹھیرا جیسا کہ رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے واقع ہوا تاکہ اللہ تعالے اس سبب سے انکی میراث اونکے واسطے ثابت
کرے پس انکی تصدیق اور انکے علوم واسرار کی صحت کا اعتقاد وہی شخص کریگا جسکا اللہ عزوجل نے ارادہ کیا ہے کہ اوسکو اونکے ساتھ ملحق فرماوے گو ایک مدت
ہی کے بعد کیون نہو اور جو شخص انکی تکذیب اور انکار کرتا ہے وہ انکی درگاہ سے مطرود ہے اللہ تعالے اوسکے لئے دوری ہی زیادہ کریگا اللہ تعالے
نے جو کہ اولیاء وعلماء کی تخصیص کی ہے اور اپنی عنایت فرمائی ہے اونکو منتخب فرمایا ہے سو اونکے لئے ان باتون کے مان لینے والے تھوڑے لوگ ہین وجہ
اسکی غلبۂ جہل ہے اونکے طریق کے ساتھ اور استیلاء غفلت ہے اور اکثر لوگ اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ کسی کے لئے کسی منزلت یا اختصاص کا شرف
حاصل ہو حسدا من عند انفسھم قوم نوح علیہ السلام کے حق مین اس امر کے ساتھ کتاب عزیز ناطق ہے فرمایا ومن اٰمن وما اٰمن معہ الا قلیل اور فرمایا
ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور فرمایا ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا انکے سوا اور آیتین ہین
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عام لوگون سے کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ حق تعالے کے اسرار کو اوسکے خواص بندون مین جو کہ اولیاء وعلماء ہے
ہین جانین اور اوسکے نور کی روشنی اونکے دلون مین پہچانین اسی لئے غالب خلق سے اونکو مستور ہی رکھا بسبب اونکی جلالت کے جو اوسکے نزدیک ہے
اور اگر وہ لوگون مین ظاہر ہوتی اور کوئی انسان اونکو ایذا دیتا تو وہ کھلم کھلا اللہ تعالے سے لڑائی کرتا پھر اللہ تعالے اوسکو ہلاک کرہی دیتا سو اونکا

خلق سے مستور رکھنا خلق پر رحمت ہے اور جو شخص کہ اولیا رسے خلق کے لئے ظاہر ہوا تو وہ بحیثیت اپنے ظاہر علم اور وجود دلالت کے ظاہر ہوتا ہے اور بحیثیت ستر ولایت وہ ہمیشہ باطن ہے **فائدہ** شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہر ولی کے لئے ایک پردہ ہوتا ہے اونمین سے بعض ایسے ہوتے ہین کہ اونکا ستر اسباب سے ہوتا ہے اور بعض کا ستر ظہور عزت و سطوت و قہر سے ہوتا ہے جسطرح اللہ تعالے اوسکے قلب کے لئے تجلی فرماوے لوگ کہتے ہین کہ حاشا یہ ولی اللہ ہو یہ تو اس نفس مین ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حق تعالے جبکہ بصفت قہر بندے کے دل پر تجلی فرماتا ہے تو وہ قہار ہوتا ہے یا بصفت انتقام تو وہ منتقم ہوتا ہے یا بصفت رحمت و شفقت تو وہ مشفق رحیم ہوتا ہے اسیطرح اور صفات کا حال ہے پھر یہ ولی جو کہ مظہر عز و سطوت و انتقام مین ظاہر ہوا ہے اسکی صحبت مین مریدون مین سے وہی رہ سکتا ہے جسکے نفس و ہوا کو اللہ تعالے نے مٹا دیا ہے ہر زمانے مین یہ بات ہوتی چلی آئی ہے کہ ملوک وقت نے اولیا رو علما رکی فرمان برداری کی ہے اونکے ساتھ سمع و طاعت و اذعان کا معاملہ کیا ہے اور بعض کا ستر اونمین سے یہ ہوا کہ وہ علم ظاہر مین مشغول رہے ظاہر نقول پر جمے رہے یہانتک کہ تو اونکو ادنی درجے کی طالب علمون سے نہ نکالے اور بعض کا ستر یہ ہوا کہ دنیا پر مزاحمت کی اور حب ریاست و ملابس فاخرہ کا اظہار کیا حالانکہ وہ باطن مین قدم عظیم پر تھے اور بعض کا ستر یہ ہوا کہ ملوک و امرا اغنیا رکے پاس آمد و رفت رکھتے اون سے دنیا مانگتے تدریس خطابت امامت عمالت وغیرہ کا عہدہ طلب کرتے پھر ان کامون مین عدل کا برتاؤ کرتے معروف کے ساتھ تصرف کرتے ایسے طریقے پر کہ انکے سوا اور امرا رو عمال و آحاد فقہا رو اسکو نہین سمجھ سکتے اور ان وظائف کی تنخواہ سے آپ کچھ نہ کھاتے یا فقط بقدر سد رمق اوسمین سے کھا لیتے جو شخص کہ فہم و ادراک مین قاصر ہے وہ کہتا کہ اگر یہ اللہ عز وجل کے ولی ہوتے تو ان امرا رکے پاس نہ جاتے اپنے گوشے یا گھر مین بیٹھ رہتے علم و عبادت مین مشغول ہوتے اللہ تعالے اون اولیا رپر رحم کرے جو کہ گزر گئے اسی قسم کے اور الفاظ جو رکھتا اگر یہ قائل اپنے دین و آبرو کو بچاتا تو پہلے ان اولیا رو علما رپر انتقاد کرنے سے توقف کرتا انکے کام مین خوب غور کرتا کبھی کبھی انکے پاس آتا جاتا کسی ضرر کے دور کرنے کے لئے یا کسی مظلوم کے قید خانے سے خلاصی کیواسطے یا جو اللہ کے بندے عاجز ہین اپنی حاجتین امرا تک نہین پہونچا سکتے انمین سے کسی کی قضا رحاجت کے لئے اونسے سوال کرتا یہ لوگ ان مصالح کے لئے امرا رکے پاس جاتے ہین یہ جانا انپر واجب ہے اور نہ جانا حرام ہے خصوصاً جبکہ ہم دیکھین کہ یہ شخص جو کہ اولیا رو علما رسے اونکے پاس آتا جاتا ہے جو کچھ کہ امرا رکے پاس ہے اوسمین بے رغبت ہے اونکی ہمنشینی کے وقت متعزز بعزت ایمان ہے نیک بات کا اونکو حکم کرتا ہے بری بات سے اونکو روکتا ہے جسکی سفارش اونسے کرتا ہے اوسکا ہدیہ قبول نہین کرتا تو بیشک ایسا شخص محسنین سے ہے اس آمد و رفت کے سبب سے کسیکو اوپر اعتراض نہین پہونچتا امام شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے علی خواص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب فقیر کو یقین ہو کہ امرا رجو اسکی نصیحت کو قبول کرینگے اسکی شفاعت کو مانین گے تو اسپر واجب ہے کہ اونکی صحبت اختیار کرے اونکے پاس آمد و رفت رکھے اور صاحب نور پہچانتا ہے کہ کس بات کو کرنا چاہیئے اور کسکو چھوڑنا چاہیئے انتہے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اولیا رمین سے بعضے یون چھپتے ہین کہ جو ہدیہ صدقہ خلق اونکو دیتی ہے وہ اوسکو قبول کرتے ہین پھر اوسمین اپنا مال ملا دیتے ہین اور لوگونکو اعلام کرتے ہین کہ یہہ سب اجنبی لوگون کے صدقات ہین اور جن لوگون نے کہ اونکو دیا ہے اونکی سخاوت کی تعریف کرتے ہین اور لوگون کو اس وہم مین ڈالتے ہین کہ انہون نے اپنی ذات کے واسطے اور اپنے عیال کے واسطے بغیر فقرا رکے کئی چیزون کو کم کر لیا مثلاً یون کہتے ہین کہ اس زمانے مین اس بات پر کون قادر ہے کہ وہ مال لیوے اور فقرا رکو تقسیم کرے اور اوسمین سے کسی چیز کے کم کرنے کا اوسکے جی مین نہ آوے ہم سب سے سوا عفو کے اور کچھ نہین بن پڑتا اور یہ کہنا مذموم ہو جاتا ہے یہہ بات اون مردون کی اکبر اخلاق سے ہے جنہون نے اللہ عز وجل کے معاملے مین اخلاص کیا کیونکہ اس شخص کے کمال کیطرف جسپر وہ باطن مین ہے کسیکو راہ نہین باوجود اسکے کہ وہ لوگون کی آنکھون مین اپنی حقارت و ذلت ظاہر کرتا ہے اسلئے کہ آدمی جبکہ خلق سے کوئی چیز قبول کر لیتا ہے تو وہ ضرور ہی اونکی آنکھون مین حقیر ہو جاتا ہے جیسے وہ شخص جو پیر دیتا ہے اونکی نظر مین کبیر بنجاتا ہے اور

شاید اس پھیرنے والے نے صرف ریا و سمعہ و تالیف قلوب کے لئے پھیرا ہوتا کہ وہ تعظیم و تبجیل کے ساتھہ اسکی طرف متوجہ ہون اسکی تعریف کرین
فضیل بن عیاض رضی اللہ فرماتے ہین کہ جس شخص نے لوگون سے لینا چھوڑ کے تعریف طلب کی وہ اپنے نفس و ہوا ہی کی پوجا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالے
سے کسی چیز مین نہین ہے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین پوجا کرتا ہے یعنی اطاعت کرتا ہے اور فضیل رضی اللہ عنہ یہہ بھی فرماتے تھے کہ جو شخص پیر دینے
کے فتنے سے اپنے نفس پہ ڈرتا ہے تو اوسے چاہئے کہ لے لیوے پر پوشیدہ جو اوسکا مستحق ہے اوسے دیدے خود اپنے نفس کے لئے اوسمین سے کچھہ
نہ لے ان شاء اللہ تعالے وہ اس فتنے سے امن مین ہوجاویگا شیخ محی الدین رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ جو باتین قلت اعتقاد اولیاء اللہ کا دروازہ
کھولتے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ جو شخص اونکے لباس مین ہوتا ہے اور اونکے مثل طریق کی طرف منسوب ہوتا ہے اوس سے کوئی زلت
واقع ہوجاتی ہے سو اس بات کے ساتھہ ٹھیر جانا اکبر قواطع عن اللہ عزوجل سے ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہی دیا ہے وکان امر اللہ قدرا مقدورا
اور فرمایا ولا تزر وازرۃ وزر اخری پس ایک شخص کے برا کرنے سے یہہ بات کیونکر لازم آتی ہے کہ اوسکے سارے اہل حرفہ ایسے ہی ہون یہہ نہین ہے
مگر محض عناد و تعصب بباطل فائدہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جو چیزین کہ اولیاء اللہ عزوجل کی معرفت سے روکتی ہین اونمین سے اشد
حجاب شہود مماثلت و مشاکلت ہے یہہ بہت ہی بڑا حجاب ہے اسی پردے سے اللہ تعالے نے اکثر اولین و آخرین کو چھپایا ہے جیسے کہ ایک قوم سے
حکایت فرمائی وقالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اور کہا ما ھذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون فقالوا
ابشرا منا واحدا نتبعہ یعنی ہم نے کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اوسکے دعوی پر اوسکی موافقت کرے اور ہمکو اوسکا حکم کرے اسکی مثل اور آیتین ہین لیکن
اللہ عزوجل جب چاہتا ہے کہ کسی بندے کو اپنے بندون سے کسی ولی کی اپنے اولیاء سے معرفت حاصل کرادے تاکہ وہ اوس سے ادب سیکھے اخلاق مین
اوسکا اقتدا کرے تو اوس ولی سے شہود بشریت کو دور فرماتا ہے اور وجہ خصوصیت جو اوسمین ہے اوسکو دکھا دیتا ہے پھر وہ بلا شک اوسکا معتقد ہوجاتا
ہے اوسکو نہایت چاہنے لگتا ہے اور اکثر لوگ جو کہ اولیاء کی صحبت مین رہتے ہین وہ اون سے سوائے وجہ بشریت کے اور کچھہ مشاہدہ نہین کرتے اسی لئے
اونکو نفع کم ہوتا ہے ساری عمر اونکے ساتھہ بسر کرتے ہین اور کچھہ بھی اونسے نفع نہین لیتے حکمت الٰہیہ اسکی مقتضی ہے کہ اولیاء مین سے کسی کے اعتقاد
پر سارے خلق کا اتفاق نہو اور اسمین ایک سر خفی ہے کیونکہ اگر ساری خلق اوس ولی کی مصدق ہوتی تو اوس سے صبر کا اجر مکذبین مکذبین پر فوت
ہوتا اور جو کے سب اوسکے مکذب ہوتے تو اوس سے شکر تصدیق مصدقین پر فوت ہوتا پس حق تعالے نے اپنے اولیاء کے حسن امتحان کے لئے یہہ ارادہ
فرمایا کہ لوگون کو اونکے حق مین دو قسم کردیا جیسا کہ گزر چکا ایک تو معتقد مصدق دوسرے منتقد مکذب تاکہ وہ اللہ عزوجل کی عبادت کرین شکر کے ساتھہ
اونمین جنہون نے اونکی تصدیق کی اور صبر کے ساتھہ اونمین جنہون نے اونکی تکذیب فرمائی کیونکہ ایمان کے دو حصے ہین آدھا صبر آدھا شکر شیخ علی خواص
رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نفس کی جب مدح کیجاتی ہے تو وہ میلا ہوجاتا ہے اور جب اوسکی ذم کیجاتی ہے تو وہ پاک صاف ہوجاتا ہے اور
یہہ بھی فرماتے تھے کہ جو شخص طائفہ علماء یا فقراء مین سے کسی پر منکر ہو تو اوسکی بات کے سننے سے بچیو اسلئے کہ تو اللہ عزوجل کی رعایت کی آنکھہ سے گر جاویگا
اور مستحق مقت کا ہوجاویگا اللہ عزوجل سے جنید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس قوم کے ساتھہ بیٹھتا ہے اور جن باتون کے ساتھہ کہ وہ متحقق ہین
اونمین سے کسی بات مین اونکی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس سے ایمان کا نور چھین لیتا ہے امام شعرانی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مراد اونکی یہہ ہے
کہ جس کلام مین اوسنے مخالفت کی اوسکے ساتھہ جو ایمان ہوتا اوسکے نور کو چھین لیتا ہے نہ یہہ کہ سارے انواع ایمان کے نور کو جیسے ایمان باللہ ایمان بالملائکہ
ایمان برسل ایمان بیوم آخر اس بات کو خوب سوچو اسکی نظیر یہہ حدیث شریف ہی نہین زنا کرتا ہے زنا کرنے والا جسوقت وہ زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہو یعنی
اس بات کے ساتھہ کہ حالت زنا مین اللہ تعالے اوسکو دیکھتا ہے اس قسم کی اور تاویلین بھی ہین فائدہ قوم نے منازعت سے صرف اسلئے منع کیا ہے کہ

اونکے علوم مواجید ہین اونمین کوئی نقل نہین ہے اور جو شخص ایسی شے سے خبر دیوے جسکو وہ معائنہ مشاہدہ کر رہا ہے تو سامع کو جائز نہین ہے کہ اوسے نزاع کرے اوس چیز مین جسکو وہ بیان کر رہا ہے بلکہ اگر وہ مرید ہے تو اوسپر اوسکی تصدیق واجب ہے اور اگر اجنبی ہے تو اوسکو تسلیم کرے کیونکہ علوم قوم کے قابل منازعت کے نہین ہین اسلئے کہ وہ وراثت نبویہ ہین حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ نبی کے نزدیک تنازع نہین لایق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہال سے منع کیا اور فرمایا مجادل کے حق مین پس چاہیئے کہ بنالیوے اپنا ٹھکانا دوزخ سے فائدہ شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جبکہ اللہ عزوجل نے حسب سابقہ علم قدیم جو کچھ کہ اس طائفے کے حق مین کہا جائیگا اسکو جان لیا تو شروع اپنی ذات مقدس سے فرمایا پس جس قوم سے کہ اعراض کیا اونپر شقاوت کا حکم نافذ فرمایا تو اونھون نے اوسکو بلی بنچے فقر کی طرف منسوب کیا اوسکو مغلول الیدین ٹھیرایا جب ولی یا صدیق کو دل تنگی ہوتی ہے اس وجہ سے کہ اوسکے حق مین کفر زندقت سحر جنون وغیرہ کہا گیا تو اوسکے سر مین ہواتف حق ندا کرتے ہین کہ جو تجھ مین کہا گیا یہہ تیرا وصف اصلی ہے اگر میرا فضل تجھپر نہوتا کیا تو نہین دیکھتا اپنے بھائیون کو بنی آدم سے کہ اونھون نے کیسی کیسی میری جناب مین بے ادبیان کین اور جو بات میرے لایق نہین ہے اوسکی نسبت میری طرف کی اب بھی اگر انشراح حاصل نہوا بلکہ منقبض رہا تو پھر اوسکو ہواتف حق ندا کرتے ہین کیا تو میرا اقتدا نہین کرتا جبہہ مین تو وہ باتین کہی گئی ہین جو میرے جلال کے لایق نہین ہین اور میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے بھائی انبیا و رسل کے حق مین ایسی باتین کہی گئی ہین جو اونکے مرتبے کے لایق نہین ہین اونکو ساحر و مجنون کہا اور یہہ کہا کہ وہ دعوت الی اللہ سے صرف ریاست و تفضیل چاہتے ہین سو اے میرے بھائی تو غور تو کر کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینۂ مبارک قول کفار سے تنگ ہوا تو حق جل وعلا نے آپکا علاج فرمایا اور یہہ ارشاد کیا فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین پس اے ولی تجھپر بھی واجب ہے کہ تو اس باب مین اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرے کیونکہ یہہ طب الٰہی دوائے ربانی ہے ضیق صدر جو کہ اقوال اغیار اہل انکار و اعتراض سے حاصل ہوتا ہے اوسکو یہہ دوا زائل کر دیتی ہے اور یہہ اسلئے ہے کہ تسبیح اسکو کہتے ہین کہ جو چیز ین کمال الٰہی کے لایق نہین ہین اونسے اللہ سبحانہ کی تنزیہ کرے امور سلبیہ کے ساتھہ اسکی ثنا کرے جناب الٰہی سے نقائص کی نفی کرے جیسے تشبیہ و تمدید اور تحمید یہہ ہے کہ جو باتین اللہ تعالےٰ کے جمال و جلال کے لایق ہین اونکے ساتھہ اوسکی ثنا کرے یہہ تسبیح و تحمید مرض ضیق الصدر کو جو کہ منکرون و مستہزئین کے قول سے حاصل ہوتا ہے دور کر دیتے ہین رہا سجود سو وہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بندہ طلب علو و رفعت سے پاک ہو کیونکہ ساجد سجدے کی حالت مین صفت علو سے فنا ہو جاتا ہے اسی لئے یہہ شروع ہے کہ بندہ سجدے مین سبحان ربی الاعلےٰ و بحمدہ کہتا ہے اور عبودیت جسکی طرف واعبد ربک حتی یاتیک الیقین مین اشارہ فرمایا ہے سو اس سے مراد تذلل کا اظہار اور طلب عزت سے دور ہونا ہے اور یہہ عبودیت اسطرف اشارہ ہے کہ بندہ ذاتاً اور وصفاً فنا ہو جاوے اور یہہ موجب ہے قرب و اصطفا و عزت و ذونون کے خلعت ملنے کا اسکی طرف اس قول مین اشارہ فرمایا ہے واسجد واقترب یعنی سجدہ کر اور قریب ہو اور اس حدیث قدسی مین کہ میرا بندہ نوافل سے میری طرف ہمیشہ قریب ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ مین اوسے چاہنے لگتا ہون پھر جب مینے اوسکو دوست رکھا تو مین اوسکا کان اور آنکھہ ہو جاتا ہون الحدیث اور نوافل اہل طریق کے نزدیک اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ وقت شہود رب عزوجل کے اپنے شہود نفس مین فانی ہو جاوے اور یقین ماخوذ ہے یقن الماء فی الحوض کے محاورے سے یہہ جب کہتے ہین کہ پانی حوض مین ٹھیر جاوے قرار پکڑے یہہ اسطرف اشارہ ہے کہ تردد شکوک و ہم ظنون دور ہو جاوین اور سکون استقرار اطمینان حاصل ہو جاوے شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین یہہ سکون استقرار اطمینان جبکہ عقل و نفس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے تو اسکو علم الیقین کہتے ہین اور جب روح روحانی کیطرف منسوب ہوتا ہے تو اسکو عین الیقین بولتے ہین اور جب قلب حقیقی کیطرف نسبت کرتے ہین تو اسکو حق الیقین کہتے ہین اور جب اسکی نسبت سر وجودی کیطرف ہوتی ہے تو اسکو حقیقت حق الیقین کہتے ہین یہہ سب مراتب جمع نہین ہوتے مگر اوس شخص مین جو کہ مردون مین سے کامل ہوتا ہے

انتہے **فائدہ** امام شعرانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سیدنا و مولانا شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالے سے کسی نے تکفیر غلاۃ مبتدعہ و اہل اہوار کا حکم پوچھا اور اون لوگون کی تکفیر کا حکم دریافت کیا جو کہ ذات مقدس پر کلام کرتے ہین اونہون نے فرمایا تو جانلے اے سائل بیشک جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے وہ تکفیر کو اوسکے لیے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے بڑی بھاری بات سمجھتا ہے کیونکہ تکفیر ایک امر ہولناک عظیم الخطر ہے اسلیے کہ جو شخص کسی شخص معین کی تکفیر کرتا ہے گویا وہ اس بات کی خبر دیتا ہے کہ انجام اوسکا آخرت مین ہمیشہ ہمیشہ کو آگ مین رہتا ہے اور دنیا مین اوسکا خون و مال مباح ہے کسی مسلمان عورت سے نکاح نہین کرسکتا اوسکی زندگی مین اور بعد موت کے مسلمانون کے احکام اوسپر جاری نہین ہوسکتے ہزار کافر کے چھوڑنے مین خطا کرنا نہایت آسان ہے اس سے کہ مسلمان آدمی کے خون سے بمقدار ایک پھنے کے خونریزی مین خطا کرے حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ مقرر امام کا خطا کرنا عفو مین مجھے بہت محبوب ہے اس سے کہ وہ عقوبت مین خطا کرے پھر وہ مسائل جنمین ان لوگون کی تکفیر کا فتویٰ دیا گیا ہے وہ بغایت دقیق و غامض ہین بسبب کثرت شبہات اور اختلاف قرائن کے اور تفاوت دواعی کے اور پورے پورے طور پر خطا کا سمجھنا اور حقائق و شرائط تاویل پر مطلع ہونا اور اون الفاظ کو پہچاننا جو کہ تاویل کے محتمل ہین اور جو نہین محتمل ہین یہ بات اسکو چاہتی ہے کہ سارے قبائل عرب کی زبان کے سب طریق کی معرفت حاصل کرے اونکی حقیقت و مجاز و استعارات کو پہچانے توحید کے دقائق و غوامض کو سمجھے اسکے سوا اور اس قسم کے امور جو کہ ہمارے زمانے کے اکابر علماء پر نہایت مشکل ہین انکے غیر کا کیا ذکر ہے اور جبکہ انسان اس سے عاجز ہے کہ اپنے اعتقاد کو کسی عبارت مین تحریر کرے تو پھر غیر کے اعتقاد کو اوسکی عبارت سے کیونکر تحریر کرسکتا ہے اب حکم تکفیر کا اوسی شخص کے لیے باقی رہا جو کہ کفر کے ساتھ تصریح کرتا ہے اوسکو اپنا دین اختیار کیا ہے شہادتین کا منکر ہے بالکل دین اسلام سے باہر نکل گیا ہے اور اسکا وقوع نادر ہے پس ادب و وقوف ہے تکفیر اہل اہوار و بدع سے اور جو باتین کہ صریح نصوص کی مخالف نہین ہین اونمین قوم کے قول کی تسلیم کرے انتہے **فائدہ** امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین شیخ امین الدین امام جامع غمری مصر نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص ایک عبارت مین واقع ہوا کہ تکفیر کے موہم تھے علماء مصر نے اوسکی تکفیر کا فتویٰ دیا جب اونہون نے اوسکے قتل کا فتویٰ دیا تو سلطان جقمق نے کہا کہ علماء سے کوئی باقی رہا ہے کہ وہ حاضر نہوا لوگون نے کہا ہان شیخ جلال الدین محلی شارح منہاج باقی ہین بادشاہ نے اونکو طلب کیا وہ تشریف لائے اونہون نے اوس آدمی کو بیڑیون مین بادشاہ کے روبرو پایا شیخ نے فرمایا اسکو کیا ہوا لوگون نے کہا کافر ہوگیا ہے فرمایا جن لوگون نے اسکی تکفیر کا فتویٰ دیا ہے اونکی سند کیا ہے شیخ صالح بلقینی نے مبادرت کی اور کہا میرے والد شیخ الاسلام شیخ سراج الدین نے اسکی مثل مین تکفیر کا فتویٰ دیا ہے شیخ جلال الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے کیا تو یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایک مرد مسلمان موحد کو قتل کرے جو کہ اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اپنے باپ کے فتویٰ سے اسکی بیڑیان کھولدو لوگون نے بیڑیون کو جدا کردیا شیخ نے اوسکو اپنے ہاتھ سے پکڑلیا اور چلدیئے بادشاہ دیکھتا رہا کسیکو جرات نہوئی کہ اونکے پیچھے جاوے رضی اللہ عنہ **فائدہ** شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ بہت وقت قلوب عارفین پر نفحات الٰہیہ کی ہوائین چلا کرتی ہین اگر وہ اونکو بیان کرین تو عارفین کاملین اونکو جاہل کہین اور اصحاب ادلہ جو کہ اہل ظاہر سے ہین اونکو رد کرین ان لوگون سے یہ بات غائب ہوگئی کہ اللہ تعالے نے جسطرح اپنے اولیاء کو کرامتین عطا کی ہین جو کہ فرع معجزات ہین کیا تعجب ہے کہ اونکی زبانون کو ایسے عبارتون سے نطق کرادے کہ جنکے سمجھنے سے علماء عاجز ہون امام شعرانی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین جس شخص کو اس قول مین شک ہو اوسے چاہیئے کہ کتاب مشاہد شیخ محی الدین یا کتاب شعائر محمد و فایا کتاب خلع النعلین ابن نسئی یا کتاب عنقاء مغرب ابن عربی کو دیکھے کیونکہ بڑے سے بڑا عالم ہرگز اسکے قائل کے معنی مقصود کو نہین سمجھ سکتا بلکہ اوسکا سمجھنا اوس شخص کے ساتھ خاص ہے جو کہ اوس متکلم کے ساتھ حضرت قدس مین داخل ہوا ہو اسلیے کہ وہ زبان قدسی ہے اوسکو نہین جانتے مگر ملائکہ یا وہ شخص جو ہیکل بشریت سے مجرد ہو یا اصحاب کشف صحیح ہون **فائدہ** شیخ عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ بعد ملاقات شیخ ابوالحسن شاذلی اور بعد تسلیم قوم کے

یہہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑکر دلیل اس بات پر کہ طائفۂ صوفیہ دین کے بڑی سی بڑی بنیاد پر بیٹھے ہین یہہ ہے کہ انکے ہاتھون پر کرامات وخوارق واقع ہوتے ہین اور انہین سے کچھہ بھی کبھی کسی فقیہ کے لئے واقع نہین ہوتا مگر جبکہ وہ اونکی راہ پر چلے جیسے کہ یہہ بات مشاہد ہے شیخ عزالدین رضی اللہ عنہ اس سے پہلے قوم پر انکار کیا کرتے تھے اور کہتے کہ کیا ہے ہمارے لئے کوئی طریق سوائے کتاب وسنت کے پھر جب اونکے مذاق سے واقف ہوئے تو ہر طرح سے اونکی مدح کرنے لگے **فائدہ** جبکہ اولیاء وعلماء وقعۂ افرنج مین جو کہ منصورہ مین قریب ثغر دمیاط کے واقع ہوا جمع ہوئے تو شیخ عزالدین شیخ یمین الدین اسمر شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور انکی مثل اور لوگ بیٹھے انپر رسالہ امام قشیری رضی اللہ عنہ کا پڑھا گیا اور ہر شخص کلام کرنے لگا اتنے مین شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اونہون نے انسے کہا ہم چاہتے ہین کہ اس کلام کے معانی سے کچھہ آپ ہمکو سنائین شیخ نے فرمایا تم مشائخ اسلام اور کبار زمان ہو اور تم کلام کرچکے اب مجھہ سے آدمی کے کلام کے لئے کیا جگہہ باقی رہی اونہون نے کہا نہین بلکہ آپ سنائین شیخ نے اللہ تعالے کی حمد وثنا کی اور کلام کرنا شروع کیا شیخ عزالدین خیمے کے اندر سے چلائے اور باواز بلند یہہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے کہ آؤ اس کلام کیطرف یہہ قریب العہد ہے اللہ تعالے سے اسکو سنو **فائدہ** امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اے میرے بھائی اہل اللہ عزوجل تیرے زمانے کے اور جو تجھہ سے پہلے ہین ہینے اونکی علو شان اس مقدمے مین تیرے لئے بیان کردی اب تو اسپر اطلاع پانے کے بعد اس سے بچیو کہ حسد کی بیماری تجھہ مین قائم ہوجاوے اور تو انکے انقیاد کے لئے اذعان نکرے اور بعض لوگ جو اونکی باتون کا انکار کرتے ہین تو اونکے قول کو اونکے حق مین سنے پھر اونکی خیر کثیر تجھہ سے فوت ہوجاوے جیسے اس بات مین تجھہ سے خیر فوت ہوگئی کہ تجھے اونکے کلام کا علم نہین ہے جو کہ سبکا سب تیرے لئے نصیحت ہے جبکہ تو اوسکو اپنی عقل حائر کی ترازو مین تولے کیونکہ کلام اس طائفے مین زمانۂ ذوالنون مصری اور ابویزید بسطامی رضی اللہ عنہما سے ہمارے وقت تک ہوتا آیا ہے بلکہ سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ لوگون نے تو ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم مین بھی کلام کیا ریاء ونفاق کیطرف اونکی نسبت کی اونمین سے زبیر رضی اللہ عنہ ہین یہہ نماز مین خشوع بہت کرتے تھے بعض لوگ کہتے یہہ تو ریا کرتے ہین ایک وقت یہہ سجدے مین تھے کہ ناگاہ انکے مونہہ اور سر پر گرم پانی ڈالدیا انکے مونہہ کی کھال نکل گئی اور انکو خبر نہوئی جب نماز سے فارغ ہوئے اور ہوش آیا تو کہنے لگے یہہ کیا ہے لوگون نے اونسے کہدیا فرمایا اللہ تعالے اوسکے لئے بخشے جو اونہون نے کیا ایک زمانے تک اونکا سونہہ درد کرتا رہا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین اس سب کی دلیل یہہ قول ہے اللہ تعالے کا وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا جو ولی ہے اوسکے لئے اس فتنے سے بڑا حصہ ہے کیونکہ ابتلا جب شرف ٹھیرا تو جو بلا یا دمن کہ اگلی امتون مین متفرق تھے اللہ تعالے نے اون سبکو اس امت کے خواص کے لئے جمع فرمایا کیونکہ انکا مرتبہ اوسکے نزدیک عالی ہے ؛

ابویزید بسطامی رضی اللہ عنہ

ثقات نے اسنے نقل کیا کہ سات بار انکو انکے شہر سے نکالدیا یہہ جبکہ سیر وسفر سے لوٹکر بسطام کیطرف گئے اور مقامات انبیاء واولیاء کے علوم مین کلام کیا جنکو انکے شہر والے نہین جانتے تھے توحسین بن عیسی بسطامی نے اسکا انکار کیا یہہ شخص امام ناحیہ اور علم ظاہر مین وہان کا مدرس تھا اسنے اہل بلد کو حکم دیا کہ ابویزید رضی اللہ عنہ کو بسطام سے نکالدین اونہون نے انکو نکالدیا یہہ بسطام کو نہ گئے مگر بعد موت حسین مذکور کے اسکے بعد لوگ اسنے مالوف ہوگئے انکی تعظیم کی انسے برکت حاصل کرنے لگے پھر حسین کا قائم مقام ایک کے بعد دوسرا ہوتا رہا اور وہ انکو نکالتا رہا پھر انکا امر اس بات پر مستقر ہوا کہ لوگ انکی تعظیم کرتے انسے برکت حاصل کرتے ہمارے وقت تک ؛

ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ

لوگون نے بعض حکام سے انکی چغلی کہائی طوق بیڑیان ڈالکے انکو مصر سے بغداد لیگئے انہون نے خلیفہ سے کلام کیا خلیفہ کو انکی باتین پسند آئین کہا اگر یہہ شخص زندیق ہے تو روے زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے ایک بار فقہا رانہیں نے انپر تعصب کیا کشتی مین سوار ہوئے تاکہ سلطان مصر کے پاس جاکے انپر کفر کی گواہی دین لوگون نے اس امر کی انکو اطلاع دی انہون نے کہا الٰہی اگر یہہ لوگ جھوٹے ہین تو انکو غرق کردے کشتی لوٹ گئی لوگ دیکھتے رہے اور کشتی والے ڈوب گئے یہانتک کہ جہاز کا رئیس بہی ڈوب گیا کسی نے اونسے پوچہا کہ وہ کیون غرق ہوا فرمایا اسلئے کہ اوسنے فساق کو سوار کیا ؛

سمنون محب رضی اللہ عنہ

انکو سخت ایذا پہونچی ایک عورت نے انپر دعوی کیا وہ انکو چاہتی تہی اور یہہ حرام کرنے سے انکار کرتی تہی یہہ اور ایک جماعت صوفیہ سارے شہر مین اسکی شہرت ہوگئی خلیفہ نے سمنون اور اونکے اصحاب کی گردن مارنیکا حکم دیا انمین سے بعض بہاگ گئے اور بعض کئی برس تک چہپے رہے یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس فتنے کو ان سے دور کردیا ؛

ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ انکو بہی لوگون نے متہم کیا انکی کتب مین بعض الفاظ کو پایا اسوجہ سے علمانے انکی تکفیر کا فتوی دیا ؛

سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

انکو انکے شہر سے بصرے کیطرف نکالدیا بری بری باتین انکی طرف منسوب کین انکی تکفیر کی یہہ بصرے مین رہے یہانتک کہ وہین انکا انتقال ہوا باوجود انکے علم ومعرفت واجتہاد کے انکے ساتہہ یہہ برتاؤ کیا یہہ کہتے تہے کہ ہر سانس مین بندے پر توبہ فرض ہے صرف اتنی بات مین فقہا رنے انپر تعصب کیا ؛

جنید رضی اللہ عنہ جبکہ یہہ علم توحید مین تقریر کرتے تہے تو لوگون نے انپر شہادت دی پہر انہون نے فقہ کے ساتہہ تستر کیا باوجود اپنے علم وجلالت کے چہپے رہے ؛

شیخ عبداللہ بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ

جبکہ انہون نے کہا کہ مین بحالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتا ہون تو انپر رد کرنے کے لئے ایک مجلس منعقد کی گئی پہر یہہ اپنے گہر مین رہے صرف جمعہ کے لئے گہر سے نکلتے تہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا رحمہ اللہ تعالے ؛

حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ

جبکہ انہون نے کتاب علل الشریعہ اور کتاب ختم الاولیا رتصنیف کی تو انکو بلخ کیطرف نکالدیا اور ان کتابون کے سبب سے انپر انکار کیا اور کہا کہ تونے اولیا رکو انبیا رپر فضیلت دی اور انپر سختی کی انکی ساری کتب کو جمع کرکے دریا مین ڈالدیا ایک مہلی اونکو نگل گئی کئی برس تک وہ اوسکے پیٹ مین رہین پہر اوسنے اونکو ڈالدیا اور لوگ اونسے منتفع ہوئے ؛

ابو الحسن بوشنجی انکو نکالدیا انپر انکار کیا نیشابور کیطرف بھگا دیا مرنے تک یہہ وہین رہے ٭

ابو عثمان مغربی باوجود انکے مجاہدات و تمام علم و حال کے انکو مکے سے نکالدیا علویہ نے انکے سر اور کاندہون کو مارا اسکے بعد اونٹ پر بٹھاکے مکے کے بازارون مین انکی تشہیر کی انہون نے بغداد مین اقامت اختیار کی مرتے دم تک یہہ وہین رہے ٭

سبکی رضی اللہ عنہ انکا علم کامل تہا مجاہدہ بہت کرتے تہے مرنے کے وقت تک متبع سنت رہے باوجود اسکے کئی بار لوگون نے انپر کفر کی شہادت دی یہانتک کہ جو لوگ انسے محبت رکہتے تہے اونہون نے انکی خلاصی کے لئے انپر جنون کی گواہی دی شفاخانے مین انکو داخل کیا مشائخ بغداد مین سے ابو الحسن خوارزمی نے انکی شان مین کہا کہ اگر اللہ کے لئے کوئی جہنم نہین ہے تو بسبب سبکی کے ایک اور جہنم پیدا کریگا یعنی جن لوگون نے انکو ایذا دی ہے انپر انکار کیا ہے بباطل انکی تکفیر کی ہے اونکے لئے اللہ تعالے جہنم پیدا کریگا ابو الحسن کے قول کے یہی معنی ہین کیونکہ اسکے بعد یہہ کہا ہے کہ اگر سبکی جنت مین داخل نہونگے تو پہر کون اسمین داخل ہوگا ٭

امام ابو بکر نابلسی یہہ عالم فاضل زاہد اپنے طریق پر مستقیم تہے امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے تہے باوجود اسکے اہل مغرب نے بیڑیان ڈال کے مغرب سے مصر کی طرف انکو نکالدیا بادشاہ کے نزدیک انپر شہادت دی انہون نے اپنی بات سے رجوع نکی پہر انکو پکڑا اور انکا چمڑا کہینچا اور یہہ زندہ تہے بعض نے کہا کہ انکا چمڑا کہینچا گیا اور یہہ اوندہے لٹکے ہوئے تہے قرآن شریف پڑہتے جاتے تہے قریب تہا کہ لوگ فتنے مین پڑین یہہ بات سلطان کو پہونچائی اوسنے کہا کہ انکو قتل کرو پہر انکا چمڑا کہینچو ٭

ابو مدین مغربی انکو بجایہ سے نکالدیا ٭

ابو القاسم نصرابادی رضی اللہ عنہ باوجود انکے صلاح و زہد و ورع و اتباع سنت کے بصرے سے انکو نکالدیا انکے کلام و احوال کا انپر انکار کیا پہر یہہ ہمیشہ حرم مین رہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا ٭

ابو عبداللہ ستجری صاحب ابو حفص حداد جبکہ لوگ انپر متوجہ ہوئے اور انکی قدر ابو عثمان جبری پر بڑہائی تو ابو عثمان نے اس سے ترک سلام و کلام کیا اور لوگون کو بہی اسکا حکم دیا اور انکو نکالدیا ٭

ابو الحسن حصری رضی اللہ عنہ انپر کفر کی شہادت دی چند الفاظ کی انسے حکایت کی انکو ابو الحسن قاضی القضاۃ کیطرف لیگئے قاضی نے انکو اپنی روبکاری مین بلایا انسے مناظرہ کیا جامع مسجد مین بیٹہنے سے منع کیا یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا ٭

ابن سمنون وغیرہ کے حق مین نخش باتین کہین یہانتک کہ وہ مرگئے باوجود انکے علم و جلالت کے لوگ انکے جنازے کے لئے حاضر نہوئے ٭

امام ابو القاسم بن جمیل رضی اللہ عنہ انکے حق مین بہی لوگون نے بڑی بڑی باتین کہین یہہ علم و حدیث کا شغل رکہتے صائم الدہر قائم اللیل دنیا مین بے رغبت اتنے یہانتک کہ بوریا پہن لیا مرتے دم تک اسی حال پر رہے اس حالت سے متزلزل نہین ہوئے ابو بکر تمسانی کہتے ہین کہ میرے باپ دانیال جنید و رویم و سمنون و ابن عطار اور مشائخ عراق کی ہجو کرتے جب کسیکو انکا ذکر خیر کرتے سنتے تو غضبناک ہوتے بگڑ جاتے ٭

امام غزالی رضی اللہ عنہ انکی تکفیر کا فتوی دیا انکی کتاب احیاء العلوم کو جلادیا پہر اللہ تعالے نے لوگون پر انکو فتح دی احیاء العلوم کو سونے کے پانی سے لکہا جن لوگون نے کہ انپر انکار کیا انکی کتاب جلانے کا فتوی دیا منجملہ اونکے قاضی عیاض اور ابن رشید ہین جبکہ غزالی رضی اللہ عنہ کو یہہ خبر پہونچی تو اونہون نے قاضی عیاض پر بددعا کی قاضی بددعا کے دن یکایک حمام مین مرگئے بعض کہتے ہین کہ قاضی کے شہر والون نے دعوی کیا کہ وہ یہودی ہین کیونکہ وہ ہفتے کے دن باہر نہین نکلتے تہے وجہ اسکی یہہ تہی کہ وہ ہفتے کے دن کتاب شفا تصنیف کیا کرتے تہے مہدی نے بسبب بددعا امام غزالی کے

اونکو قتل کرڈالا ؛

شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ انکو مع انکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکالدیا پھر انہوں نے سکندریہ کو یہ لکھا کہ تمہارے پاس ایک مغربی زندیق آنیوالا ہے ہمنے اوسکو اپنے بلاد سے نکالدیا تم اوسکی ملاقات سے بچیو یہ ہمیشہ ایذا مین رہے یہانتک کہ یہ لوگون کے ساتھہ اون سالون مین حج کے لئے گئے جنمین کثرت قطاع الطریق کی وجہ سے حج موقوف ہوگیا تھا پھر لوگ انکے معتقد ہوئے ؛

شیخ احمد بن الرفاعی رضی اللہ عنہ انکو زندقت والحاد وتحلیل محرمات کی تہمت لگائی امام ابو القاسم بن قسی وابن برجان وخولی ومرجانی کو قتل کیا باوجود اسکے کہ یہ لوگ ائمہ مقتدیٰ تھے حساد اوٹھہ کھڑے ہوئے اونپر کفر کی شہادت دی لوگون نے انکو قتل نہ کیا پھر حساد نے حیلہ گری کی سلطان سے کہا کہ قریب ایک سو تیس شہرون مین ابن برجان کا خطبہ پڑہا گیا سلطان نے آدمی بھیجے اونہون نے ابن برجان کو اور اونکی جماعت کو قتل کرڈالا ؛

شیخ عز الدین بن عبد السلام رضی اللہ عنہ انہون نے عقائد مین کوئی کلمہ کہا تھا لوگون نے اسکے لئے ایک مجلس منعقد کی سلطان کو انپر برانگیختہ کیا پھر لطف الٰہی نے انکا تدارک فرمایا ؛

محمد بن فضیل بلخی رضی اللہ عنہ انکو بسبب مذہب کے نکالدیا وجہ اسکی یہ تھی کہ انکا مذہب اصحاب حدیث کا مذہب تھا لوگون نے انسے کہا کہ تیرے لئے جائز نہین ہے کہ تو ہمارے شہر مین رہے انہون نے کہا مین نہ نکلون گا یہانتک کہ تم میری گردن مین رسی ڈالو اور شہر کے بازارون مین مجھے لئے پھرو اور کہتے جاؤ کہ یہ مبتدع ہے ہم اسکو نکالنا چاہتے ہین لوگون نے اونکے ساتھہ اسیطرح کیا اور نکالدیا اونہون نے اونکی طرف التفات کیا اور کہا اللہ تعالےٰ تمہارے دلون سے اپنی معرفت کو کھینچ لے پھر انکی دعا کے بعد کوئی صوفی بلخ سے نہین نکالا گیا باوجود اسکے کہ بلخ مین سارے شہرون سے زیادہ صوفیہ تھے ؛

شیخ محی الدین ابن عربی وشیخ عمر بن فارض رضی اللہ عنہما لوگ ہمیشہ سے انپر انکار کرتے رہے ہین ہمارے وقت تک برابر انکار انپر کرتے آئے ہین ؛

امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد رضی اللہ عنہم انپر اور انکی اشال پر جو کچھہ ایذا وتکلیف گزری وہ مشہور ہے کتب مناقب مین لکھی ہے دیکھو ان ائمہ متقدمین ومتاخرین پر کیا کیا تہمتین باندہی گئین کیسی کیسی افترا پردازیان ہوئین مگر دین پر ثابت قدم رہے ایمان کو بیچا یا دنیا کی طرف میل نہ کیا پس جس کسیکو دین کے سبب سے کسیطرح کا ابتلا ہو کوئی ایذا پہونچے تو اوسے چاہئے کہ ان حضرات بابرکات کا اقتدا کرے انہین کی پیروی اختیار کرے صابر اور جزع وفزع کو راہ نہ دے معیت الٰہی کا خیال فرماے ان اللہ مع الصابرین کو پیش نظر رکھے وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا کا نقطہ ہو فائدہ حضرت توفیق مدعجدہ نے کتاب تاج مکلل مین شیخ اکبر محی الدین بن عربی رضی اللہ عنہ کا ترجمہ بہت دھوم دھام سے تحریر فرمایا ہے چند کتب ائمہ دین سے اونکے فضائل ومناقب لکھے ہین اتباع کتاب وسنت مین اونکو بے مثل بتایا ہے منکرین کے انکار کو خاک مین ملایا ہے آخر ترجمے مین مذہب منصورہ یہ لکھا ہے کہ مذہب راجح شیخ کے حق مین جسکی طرف علماء محققین جامع علم وعمل وشرع وسلوک گئے ہین وہ یہ ہے کہ انکی شان مین سکوت کرے اور جو کلام انکا ظاہر شرع کے مخالف ہے اوسکو محامل حسنہ کیطرف پھیر لیجاے اور زبان کو انکی تکفیر سے روکے اور انکے سوا اور مشائخ کی تکفیر سے بھی باز رہے جنکا تقوی دین مین ثابت ہے اور اونکا علم دنیا مین درمیان مسلمان کے ظاہر ہے اور وہ عمل صالح کے بلند درجے پر تھے اسی لئے مینے دیکھا کہ امام علامہ شیخنا الشوکانی رضی اللہ عنہ نے فتح ربانی مین اس مذہب کیطرف میل فرمایا اور جو کچھہ کہ اول عمر مین لکھا تھا چالیس برس کے بعد اوس سے رجوع کیا رہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اونکے شاگرد حافظ ابن قیم رضی اللہ عنہما اور انکی مثل اور علماء سو وہ صرف شرع مطہر سے ذب کرتے ہین اور یہ اونکا منصب ہے اور انکا انکار شیخ پر نہ تو خصومت نفسانیہ کی جہت سے ہے نہ بطریق حسد جو کہ درمیان اکثر اہل علم کے علماء دنیا سے جاری ہے لکل وجہۃ ھو موالیھا باوجود اسکے اسمین کوئی

شک وشبہ نہین ہے کہ بہت لوگ انکی تکفیر کی طرف گئے ہین اور ایسی باتون کے ساتھ انپر انکار کیا ہے جو کہ کسی شمار وحساب مین نہین ہین جیسا کہ اسطرف مینے اپنی کتاب اسجد العلوم مین اشارہ کیا ہے اور مین اس کتاب مین کہتا ہون کہ صواب وہ بات ہے جسطرف شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی شیخ اجل مسند الوقت شیخ احمد ولی اللہ محدث دہلوی امام مجتہد کبیر محمد شوکانی رضی اللہ عنہم گئے ہین یعنی جو کلام انکا ظاہر کتاب وسنت کے ساتھہ موافق ہے اوسکو قبول کرین اور جو کلام ان دونون کے ظاہر کے مخالف ہے اوسکی تاویل اوس محل کے ساتھہ کرین جو محامل حسنہ مین سے اچھے سے اچھا بہتر سے بہتر ہوا اور جو بات کہ اہل علم وہدی کے لایق نہین ہے وہ نہ کہین اللہ تعالے اپنے خلق کے سرائر وضمائر کو خوب جانتا ہے رہی عمدگی وخوبی سو یہہ دو ہی باتون مین ہے ایک تو وہ علم جسکی بنیاد حدیث وقرآن پر ہو دوسری یہہ ہے کہ عمل مین تقوی ہو جسپر صحت اسلام وایمان واحسان کا مدار ہے سو یہہ دونون باتین شیخ مین علی وجہ الکمال تھین الحمد للہ دو آدمی کا بھی اختلاف نہین ہے اونکو اتباع سنت ترک تقلید ایثار اجتہاد وترک قال وقیل رد آرا اس درجہ تھا کہ قلم کی زبان اوسکے بیان سے قاصر ہے فقط یہہ ایک ایسی فضیلت ہے کہ کوئی فضیلت اسکی برابر نہین ہوسکتی اور صرف یہہ ایک ایسی منقبت ہے کہ کوئی منقبت اسکا مقابلہ نہین کرسکتی انکا کلام عمل بالدلیل طرح تقلید ضئیل ہین اور لوگون کے کلام سے بڑھا ہوا ہے اور انکا شغف اسکے ساتھہ بیان سے باہر ہے فجزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین جزاء حسنا وافاض علینا من انوارہ وکسانا من حلل اسرارہ وسقانا من حمیا شرابہ وحشرنا فی زمرۃ احبابہ بجاہ سید اصفیائہ وخاتم انبیائہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم وشرف وکرم وعظم انتہی اسیطرح کتاب مذکورہ مین شیخ عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کا ترجمہ نہایت خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور یہہ کہا کہ شعرانی عالم محدث صوفی صاحب کرامات کثیرہ وتالیفات نفیسہ تھے سنت کا اتباع بدعت سے اجتناب کرتے شریعت وطریقت کے جامع تھے آخر ترجمے مین کبریت احمر امام شعرانی سے نقل فرمایا جو شخص یہہ چاہے کہ حق تعالے کے بغض یا محبت کو پہچانے تو اوسے چاہیے کہ اپنے حال کو دیکھے جسپر وہ ہے اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب سے اور جو ائمہ مہدیین اونکے بعد ہوئے اگر یہہ اپنے نفس کو اونکے طریقے اونکے اخلاق پر پاتا ہے یعنی سارے مامورات شرعیہ کو بجالاتا ہے جمیع منہیات بدعیہ سے بچتا ہے حتی کہ بلا یا ومحن وضیق عیش سے خوش ونیا اور اوسکے منصب اور اوسکی خواہشون کے چلے جانے سے منشرح ہوتا ہے تو سمجھے کہ بیشک اللہ تعالے اوس سے محبت رکھتا ہے اور جو ایسا حال نہین ہے تو حکم کرے کہ مقرر اللہ تعالے اوس سے بغض رکھتا ہے والانسان علی نفسہ بصیرۃ انتہی ومن عینہ نقلت پھر فرمایا حاصل یہ ہے کہ بیشک کتاب وسنت کا اتباع لوگون کی جانچ کے لئے کسوٹی ہے کیونکہ آدمی حق سے پہچانے جاتے ہین نہ حق آدمیون سے یہہ ایک ایسا خاصہ شریفہ ہے کہ اللہ تعالے نے اہل حدیث واہل سلوک کو اسکے ساتھہ خاص فرمایا ہے فقہاء مقلدین مین سے اوسمین اونکا کوئی شریک نہین ہے تو جس کسی عالم صوفی سالک فاضل کو پائے گا وہ ضرور ہی کتاب وسنت کا مقید ہوگا ائمہ مین سے کسی کا مقلد نہوگا اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان الصوفی لا مذہب لہ پس امت امیہ مرحومہ کا خلاصہ یہی دو قسم کے لوگ ہین ولا عطر بعد عروس تمام ہوا کلام تاج مکلل کا اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ جناب ممدوح کو محدثین کرام اور صوفیہ عظام سے محبت قلبی ہے آپکی اکثر تالیفات عربی فارسی اردو اسکی شاہد عدل ہین جابجا اتباع سنت کی ترغیب اجتناب بدعت کی تاکید محدثین کی مدح مبتدعین کی ذم اخلاص واحسان کی تشویق ریا وسمعہ سے ترہیب لکھی گئی ہے خصوصا صوفیہ کرام کے اقوال اور اونکی مدح مین چند کتابین تالیف فرمائین جیسے حظیرۃ القدس ریاض المراض تقصار اول مین مضامین متفرق دوسری مین اصطلاحات وبیان طرق وغیرہ تیسری مین تراجم وملفوظات تحریر فرمائی ہر کتاب اپنے باب مین اور ہر طرح کی خوبی مین بمثل ہے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے عافیت دارین عنایت کرے اور حسن خاتمہ روزی فرماوے آمین ؛

فصل ملفوظات صالحات مین

پہلے گزر چکا کہ تصوف یہی ہے کہ پورا پورا اتباع کتاب وسنت ہو ریا وسمعی کی ہوا تک نہ لگے اغراض نفسانی فنا ہو جاوین صرف بنظر محبت خدا و رسول عمل کیا جاوے اوس سے سوا اللہ عزوجل کے اور کوئی مقصود نہو کیونکہ اگر اللہ تعالے مقصود نہوا تو وہ عمل اوسکے لئے ہوا جسکے واسطے کیا گیا یہی شرک ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈرایا ہے دبیب نمل سے بھی اوسکو زیادہ خفی فرمایا ہے پس جب عمل موافق سنت کے ادا ہوا اور اوسمین کسیطرح کی بدعت عمل مین نہ آئے اور مقصود اوس سے صرف ذات باری ہوئی تو یہہ عمل صالح ٹہیرا اور اسکے کرنے والے صالحین واولیا کہلائے اور اس وصف مین مرد وعورت دونون شریک ہین جسطرح اور اوصاف مین شریک یکدیگر ہین قرآن شریف مین جس جگہہ عمل صالح کا ذکر فرمایا ہے وہ اسی قسم کا عمل ہے جسپر وعدۂ جنت دیا گیا ہے اور جہان کہین صالحین وصالحات کا ذکر ہے اونسے اسیطرح کے مرد وعورت مراد ہین جسکے لئے حور وقصور وجنت ونعیم کا وعدہ فرمایا گیا ہے اللہ تعالے کا فضل واسع ہے اوسنے جسطرح مردون کو خلعت صلاح وولایت عنایت کیا اسیطرح عورتون کو بھی اس لباس پاک سے آراستہ فرمایا اسلئے مینے چاہا کہ اس فصل مین چند صالح بیبیون کا ذکر کرون جنکا ذکر خیر امام شعرانی نے اپنے طبقات مین کیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ زمرۂ نسوان مین بھی ایسی عورتین گزری ہین جو ہزارہا مردون سے بہتر وبرتر تھین کسی نے خوب کہا ہے ؎

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد		خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد	

معاذۂ عدویہ رضی اللہ عنہا

جب دن ہوتا تو یہہ کہتین یہہ میرا وہ دن ہے جسمین مرونگی پھر شام تک نہ سوتین جب رات آتی تو کہتین یہہ میری وہ رات ہے جسمین مرونگی پھر صبح تک نہ سوتین جب نیند غلبہ کرتی تو کھڑی ہوتین گھر مین ٹہلنے لگتین اور یہہ کہتی جاتین اے نفس نیند تیرے آگے ہے پھر صبح تک گھر مین پھرتی رہتین غفلت و نیند پر مرنے سے ڈرتی تھین ذق رات مین چھ سو رکعت پڑہتی تھین چالیس برس تک آسمان کیطرف نگاہ نہین اوٹھائی جب انکے خاوند کا انتقال ہوگیا تو انہون نے بچھونے پر سونا چھوڑ دیا انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پایا اونسے روایت بھی کی ؛

رابعۂ عدویہ رضی اللہ عنہا

یہہ بہت زوتین بہت غمگین رہتین جب دوزخ کا ذکر سنتین تو دیرتک اپنے غشی ہوجاتی یہہ کہتی تھین ہماری استغفار استغفار کیطرف محتاج ہے جو کچھ لوگ انکو دیتے یہہ اوسکو پھیر دیتین اور کہتین مجھے دنیا کی کوئی حاجت نہین اسی برس کے بعد پرانی مشک کیطرح ہوگئی تھین جب چلتین تو قریب تھا کہ گر پڑین انکا کفن انکے روبرو رکھا رہتا تھا سجدے کی جگہہ انکے آنسوؤن سے سجدے کی جگہہ ایسی ہوگئی تھی جیسے پانی کا ڈبرا انہون نے سفیان رضی اللہ عنہ کو واحزناہ کہتے سنا اونسے کہا تیرا حزن کیا کرے اگر تو حزین ہوتا تو تجھے عیش اچھا نہ معلوم ہوتا انکے مناقب کثیرہ مشہورہ ہین رضی اللہ عنہا ؛

ماجدۂ قرشیہ رضی اللہ عنہا

یہہ کہتی تھین نہین سنی جاتی ہے کوئی حرکت اور نہین رکھا جاتا ہے کوئی قدم مگر گمان کرتی ہون کہ مین اوسکے پیچھے مرجاؤنگی اور کہتین کیا ناقص عقلین ہین ایک گھر کے رہنے بسنے والون کو کوچ کی اطلاع دی گئی اور وہ حیران ہین مہلت مین گھوڑے دوڑاتے ہین گویا انکے سوا اور مراد ہین اطلاع انکے لئے نہین ہے حالانکہ مراد یہی ہین انکے سوا اور مقصود نہین ہین اور کہتین فرمان برداروں نے نہین پایا جو کہہ کہ پایا یعنی نزول جہان ورضاے

رحمن مگر بدنون کی تکلیف سے یعنی جنت مین داخل ہونا اور اللہ تعالے کا راضی ہونا اونکو اسی سبب سے نصیب ہوا کہ اونہون نے عبادت الہی مین محنت ومشقت کی ہرطرح کی ایذا وتکلیف اپنے بدنون پر گوارا کی ٭

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی صاحبزادی ہین قرافۂ مصر کے دروازے مین مدفون ہین فرماتین مجھے قسم ہے تیرے عزت وجلال کی اگر تو مجھے دوزخ مین داخل کریگا تو مقربین اپنے توحید کو ہاتھہ مین لونگی اور اوسکو لئے ہوئے دوزخیون پر گشت کرونگی اور اونسے کہونگی کہ مینے تو اوسکی توحید کی اور اوسنے مجھے عذاب کیا ۱۸۵ھ ہجری مین انکا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا ٭

امرأۃ رباح القیسی رضی اللہ عنہا

یہہ ساری رات کھڑی رہتین جب پہلا حصہ چوتھائی رات کا گزر جاتا تو اپنے خاوند سے کہتین اے رباح نماز کے لئے کھڑا ہو وہ کھڑے ہوتے تو خود نماز پڑہنے لگتین پہر اونکے پاس آتین اور کہتین اے رباح کھڑا ہو وہ کھڑے نہوتے تو خود آخر چوتھے حصے مین قیام کرتین پہر اونکے پاس آتین اور کہتین اے رباح کھڑا ہو وہ کھڑے نہوتے تو خود رات کے تمام ہونے تک قیام کرتین پہر اونکے پاس آتین اور کہتین اے رباح کھڑا ہو رات کا لشکر گزر گیا اور تو سوتا ہے کاش مین جان لیتی اے رباح تیرے ساتھہ مجھے کسنے دہوکا دیا تو نہین ہے مگر جبار علیہ ایک تنکا گھاس کا زمین سے اوٹھاتین اور کہتین قسم ہے اللہ کی مقرر دنیا میرے نزدیک اس سے بہی زیادہ حقیر ہے جب عشا کی نماز سے فارغ ہوتین تو خوشبو ملتین اور اپنا لباس پہنتین پہر خاوند سے کہتین تجھے حاجت ہے اگر وہ کہتے کہ نہین ہے تو زینت کے کپڑے اونار ڈالتین اور فجر تک نماز پڑہا کرتین رضی اللہ عنہا ٭

فاطمۂ نیسابوریہ رضی اللہ عنہا

ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے کہ فاطمہ میری استاذ ہین یہہ فرماتی نہین جو شخص ہرحال مین اللہ تعالے کا مراقبہ نہین کرتا ہے وہ ہر میدان مین اوتر پڑتا ہے ہر زبان سے بات کرتا ہے اور جو شخص ہرحال مین اللہ تعالے کا مراقب ہے تو وہ اوسکو گونگا کر دیتا ہے مگر صدق سے اور حیا ر اخلاص اوسپر لازم کر دیتا ہے یعنی وہ ہمیشہ اللہ تعالے سے شرماتا ہے خالص اوسی کے لئے عمل کرتا ہے اور فرماتین جس شخص نے اللہ تعالے کے لئے عمل کیا اس بنا پر کہ اللہ اوسکو مشاہدہ فرماتا ہے تو یہہ شخص مخلص ہے ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے فاطمہ کی مثل کسی عورت کو نہین دیکہا مینے جس کسی مقام کی مقامات سے اوسکو خبر دی تو وہ خبر اوسکے لئے عیان ہی ہوگئی ۲۳۳ھ ہجری مین مکے مین عمرے کی راہ مین انکا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا ٭

رابعۂ بنت اسمعیل رضی اللہ عنہا

یہہ اول رات سے آخر رات تک کھڑی رہتین یہہ فرماتین جبکہ بندہ اللہ تعالے کی طاعت کے ساتھہ عمل کرتا ہے تو اوسکے بُرے اعمال پر اوسکو مطلع کر دیتا ہے پہر وہ اونمین مشغول ہوجاتا ہے اللہ کے خلق سے اوسکو بحث نہین رہتی یہہ ہمیشہ روزہ رکہتین اور کہتین مجھہ سے عورت دنیا مین افطار نکریگی اپنے خاوند سے کہتین مین تجھے خاوندون کی چاہت کیطرح نہین چاہتی ہون تو تجھے اسطرح دوست رکہتی ہون جسطرح اخوان مین محبت ہوتی ہے

اور کہتین مینے کبھی اذان نہین سنی مگر منادی یوم قیامت کو یاد کیا اور نہین دیکھا مینے برف کو مگر نامۂ اعمال کا اوڑنا یاد کیا اور نہین دیکھی گرمی مگر حشر کو یاد کیا اور کہتین بہت بار مینے جنون کو دیکھا کہ جاتے ہین آتے ہین اور اکثر حورعین کو دیکھا کہ وہ اپنی آستینون کے ساتھ مجھ سے پردہ کرتی ہین انکے مناقب بہت ہین رضی اللہ عنہا ؛

امّ ہارون رضی اللہ عنہا

یہہ خائفین عابدین سے تھین صرف روٹی کہاتین کہتین ہین نہین خوش ہوتی مگر رات کے آنے سے جب دن طلوع ہوتا ہے تو غمگین ہوتی ہون ساری رات قیام کرتین کہتین جب سحر کا وقت آتا ہے تو میرے دلمین آرام آتا ہے ایکبار نکلین کسی کہنے والے کو سنا وہ کہتا ہے اسکو پکڑو یہہ غش کہاکر گر پڑین بیس برس تک سرمین تیل نہین ڈالا جب یہہ اپنے سر کے بال کہولتین تو اور عورتون کے بالون سے انکے بال نہایت خوبصورت معلوم ہوتے جسوقت جنگل مین شیر انکے سامنے آتا تو یہہ اوس سے کہتین اگر تیرا رزق مجھ مین ہے تو تو کہالے وہ انکی طرف سے پھر کے چلا جاتا رضی اللہ عنہا ؛

عمرۂ امرأۃ حبیب رضی اللہ عنہا

یہہ ساری رات کھڑی رہتین جب سحر کا وقت آتا تو اپنے خاوند سے کہتین اے مرد کھڑا ہو رات چلی گئی دن آگیا ملاء اعلےٰ کا ستارہ ٹوٹا صالحین کے قافلے چلے گئے اور تو پیچھے رہگیا تو اونکو نہ پائے گا ایک بار انکی آنکھین دکھین کسی نے انسے کہا تمہاری آنکھون کے درد کا کیا حال ہے کہا میرے دل کا درد بہت سخت ہے رضی اللہ عنہا ؛

اَمَۃُ الجلیل رضی اللہ عنہا

یہہ عابد زاہد عورتون مین سے تھین ایک بار عابدون نے تعریف ولایت مین کئی قول پر اختلاف کیا پھر کہا امۃ الجلیل کیطرف چلو انسے کہا تمہارے نزدیک ولایت کی کیا تعریف ہے انھون نے کہا ولی کی گھڑیان دنیا سے غافل ہونے کی گھڑیان ہین ولی کے لئے دنیا مین کوئی ایسی گھڑی نہین ہے جسمین وہ اللہ عزوجل کے سوا اور کسی چیز کے لئے فارغ ہو پھر اونمین سے ایک شخص سے کہا تمہین کس نے حدیث کی کہ کوئی ولی اللہ تعالےٰ کا ایسا ہے کہ اوسکو غیر اللہ کا شغل ہو تم اوس شخص کی تکذیب کرو رضی اللہ عنہا ؛

عبیدہ بنت ابی کلاب رضی اللہ تعالےٰ عنہا

یہہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے پاس آتی جاتی تھین انھون نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ متقی حقیقت تقوی کو نہین پہونچتا یہانتک کہ اوسکو اللہ عزوجل پر آنے سے کوئی چیز زیادہ محبوب نہو یہہ غش کہاکر گر پڑین کہتین مین پروا نہین کرتی کسی حال پر صبح کرون یا شام کرون لوگ انکو رابعہ رضی اللہ عنہا پر تقدیم دیتے تھے ؛

عفیرۂ عابدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

ایک دن عابد لوگ انکی زیارت کے لئے آئے انہون نے کہا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے ہم تم سے دعا چاہتے ہین انہون نے کہا اگر خطا کار گونگے ہوجاتے تو تمہاری بڑبیا گونگے پن سے بات نکرتی لیکن دعا سنت ہے پھر کہا اللہ تعالے تمہاری مہمانی جنت کے بیرون سے کرے اور موت کی یاد کو میرے اور تمہارے دل پر کرے اور مرتے دم تک ایمان کو ہمپر محفوظ رکھے و ہو ارحم الراحمین ؛

شعوانہ رضی اللہ عنہا

یہہ رونے سے نہین تھکتی تھین کسی نے اس باب مین انسے کہا فرمایا واللہ مین دوست رکھتی ہون کہ روؤن یہانتک کہ میرے آنسو منقطع ہوجائین پھر خون روؤن یہانتک کہ میرے جسم کے کسی عضو مین خون باقی نرہے کہتین جس شخص کو رونے کی طاقت نہو تو اوسے چاہیئے کہ رونے والون پر رحم کرے کیونکہ رونے والا اسلئے روتا ہے کہ اوسنے اپنے نفس کو پہچانا اور جو اوسنے نفس پر جنایت کی اور جسطرف وہ جانیوالا ہے اسکو بھی جانا یہہ روتین اور کہتین الٰہی تو بیشک جانتا ہے کہ تیری محبت کا پیاسا کبھی سیراب نہوگا انکی خادمہ کہتی جب سے میری آنکھہ شعوانہ پر پڑی تب سے بوجہ انکی برکت کے مینے کبھی دنیا کیطرف میل نکیا نہ کسی مسلمان کو اپنی آنکھہ مین حقیر سمجھا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ انکے پاس آتے جاتے انسے دعا کا سوال کرتے رضی اللہ عنہا ؛

آمنہ رملیہ رضی اللہ عنہا

بشر بن حارث رضی اللہ عنہ انکی زیارت کیا کرتے تھے ایک بار بشر بیمار ہوئے آمنہ رملی سے اونکی عیادت کے لئے تشریف لائین یہہ اونکے پاس بیٹھی ہوئی تھین کہ اتنے مین امام احمد رضی اللہ عنہ بھی اونکی عیادت کے لئے تشریف لائے انہون نے آمنہ کیطرف دیکھا بشر سے پوچھا یہہ کون ہے انہون نے کہا یہہ آمنہ رملیہ ہین انکو میرے مرض کی خبر پہونچی سو رملی سے میری عیادت کو آئے ہین حضرت امام نے بشر سے فرمایا تم انسے کہو کہ ہمارے لئے دعا کرین بشر نے اونسے کہا تم ہمارے واسطے دعا کرو آمنہ نے فرمایا الٰہی بیشک بشر بن حارث اور احمد بن حنبل تیرے ساتھہ آگ سے پناہ چاہتے ہین سو یا ارحم الراحمین تو اونکو پناہ دے امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب رات ہوئی تو ایک رقعہ ہوا سے میری طرف ڈالا گیا اوسمین یہہ لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم قد فعلنا ذلک ولدینا مزید یعنی مقرر ہمنے یہہ کردیا اور ہمارے نزدیک اور زیادہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

منفوسہ رضی اللہ عنہا

یہہ زید بن ابی الغوارس کی بیٹی ہین جب انکا بچہ مرجاتا تو اوسکا سر اپنی گود مین رکھتین اور کہتین قسم ہے اللہ کی بیشک تیرا آگے جانا میرے روبرو بہتر ہے میرے نزدیک تیرے پیچھے رہنے سے میرے بعد اور مقرر میرا صبر تجھپر بہتر ہے میری بے صبری سے تجھپر اور اگر تیری جدائی حسرت ہے تو مقرر تیرے اجر کی توقع مین بڑی خیر ہے پھر عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا شعر پڑہتین ؎

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَفِیْضُ دُمُوْعُنَا	عَلٰی هَالِكٍ مِنَّا وَاِنْ قَصَمَ الظَّهْرُ

یعنی ہم ایسے لوگ ہین کہ ہمارے آنسو نہین بہتے اوسپر جو ہم مین سے ہلاک ہوتا ہے اگرچہ پیٹھہ ٹوٹ جاتی ہے ؛

سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا

یہ حسن بن زید کی بیٹی امام حسن علیہ السلام کی پوتی ہین مکے مین ۱۷۵ھ ہجری مین پیدا ہوئین عبادت مین نشو ونما پایا اسحٰق بن مؤتمن سے انکا بیاہ ہوا قاسم اور ام کلثوم انسے پیدا ہوئے سات برس مصر مین رہین ۲۰۸ھ ہجری مین رحمت آلہی کیطرف انتقال فرمایا انکے خاوند مع دونون بچون کے مصر سے نکل گئے اور بقیع مین مدفون ہوئے ابن ملقن نے کہا اسمین اختلاف ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ جبکہ مصر مین تشریف لائے تو نفیسہ کے پاس آتے جاتے تھے اور رمضان مین اونکی مسجد مین اونکے ساتھہ نماز تراویح پڑہتے تھے رضی اللہ عنہما ؛

باب اول اللہ تعالےٰ کی محبت فرض ہونیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالےٰ نے قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال نِ اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین یعنی تو کہہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بہائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائے ہین اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو راہ دیکھو جبتک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگون کو ابو عبد اللہ محمد بن خفیف صوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہین شیراز مین ابو العباس بن شریح نے ہم سے پوچھا کہ اللہ کی محبت فرض ہے ہمنے کہا فرض ہے کہا اسکے فرض ہونے پر کیا دلیل ہے ہم مین سے کسی نے جواب معقول نہین دیا ہمنے اونکی طرف رجوع کیا اون سے محبت آلہی کے فرض ہونے کی دلیل پوچھی اونہون نے کہا یہی آیت مذکورہ ہے دیکھو اللہ تعالےٰ نے اس بات پر وعید فرمائی کہ لوگ اللہ تعالےٰ کی محبت پر غیر اللہ کی محبت کو فضیلت دین باپ ہو یا بیٹا بہائی ہو یا جورو خواہ برادری مال ہو یا تجارت خواہ مکان اور وعید نہین واقع ہوتی مگر فرض لازم اور واجب حتمی پر جب محبت آلہی واجب ٹہیری تو انسان کو چاہیے کہ پوری پوری اطاعت اللہ تعالےٰ کی کرے اوسکے اوامر کو بجا لاوے اوسکے نواہی سے بچے بخاری ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالےٰ کی محبت روکتی ہے آدمی کو اس سے کہ اوسکی نافرمانی کرے حسن بن آدم نے کہا تو اللہ کو دوست رکھہ اللہ تجھے دوست رکھیگا اور جان لے کہ تو ہرگز اللہ کو دوست نرکھیگا یہانتک کہ اوسکی طاعت کو دوست رکھے عبد اللہ بن خفیف کہتے ہین ایک آدمی نے رابعہؓ سے کہا مین فی اللہ تجھے دوست رکھتا ہون رابعہؓ نے کہا تو تو اوسکی نافرمانی کر جسکے لئے تو نے مجھے دوست رکھا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ مین کب اپنے رب کو دوست رکھونگا کہا جبکہ تیرے نزدیک اوسکی ناپسند چیز ایلوے سے زیادہ کڑوی ہو جاوے بشر بن حرؒ سری نے کہا محبت کی نشانیون سے یہہ نہین ہے کہ جسکو تیرا دوست ناپسند رکھے تو اوس سے محبت رکھے ابو یعقوب نہرجوری رحمہ اللہ کہتے ہین جو کوئی اللہ تعالےٰ کی محبت کا دعوی کرے اور اوسکے امر مین موافق نہو تو اوسکا دعوی جھوٹا ہے اور جو محب اللہ تعالےٰ سے نہین ڈرتا ہے وہ مغرور ہے یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا جس کسی نے اللہ عزوجل کی محبت کا دعوی کیا اور اوسکی حدود کو نگاہ نرکھا وہ سچا نہین ہے رویم رحمہ اللہ نے کہا محبت موافقت ہے سب احوال مین یعنی آرام تکلیف خوشی غم مین راضی برضا رہے راحت مین شکر رنج مین صبر کرے زبان کو شکوہ وشکایت سے روکے بلکہ دلمین بھی نہ آنے دے یہہ درجہ خواص کا ہے عوام اگر زبان ہی بند رکھین تو غنیمت ہے حاصل یہہ کہ محبت خدا ورسول کو جان مال اولاد تجارت مسکن وغیرہ پر مقدم رکھے احکام آلہی اور اوامر رسالت پناہی کو بطیبت خاطر ادا کرے اونکے نواہی سے بچے اونکی حدود کو نگاہ رکھے سر مو اونکے حکم سے باہر نہو اور جس سے محبت رکھے خاص اللہ ہی کے لئے رکھے اسواسطے کہ ایمان کی حلاوت بندے کو نصیب نہین ہوتی یہانتک کہ دوستی رکھے آدمی سے

نہ دوستی رکھے اوس سے مگر اللہ ہی کے لئے اور یہانتک کہ مکروہ جانے کفر کیطرف پھرنا جیسا مکروہ جانتا ہے آگ مین ڈالے جانے کو اسی لئے حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اصول ایمان سے قرار دیا گیا ہے ترمذی نے معاذؓ بن انس جہنی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے دیا اللہ کے اللہ لئے اور منع کیا اللہ کے لئے اور بغض رکھا اللہ کے واسطے اور محبت رکھے اللہ کے واسطے بیشک اوسنے اپنا ایمان کامل کرلیا امام احمد رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا اور اوسمین زیادہ کیا وَاَنْکَحَ لِلّٰہِ یعنی اور نکاح کرادیا اللہ کے لئے انکی ایک روایت مین یہہ بھی آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے افضل ایمان کا سوال کیا آپ نے فرمایا یہہ ہے کہ محبت کرے تو اللہ کے لئے اور بغض رکھے اللہ کے لئے اور لگائے رکھے تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین ابوداؤد نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دوستی کی اللہ کے لئے اور بغض رکھا اللہ کے لئے اور دیا اللہ کے واسطے اور منع کیا اللہ کے لئے بیشک اوسنے اپنا ایمان پورا کرلیا اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل ایمان حب فی اللہ اور بغض فی اللہ ہے امام احمد رحمہ اللہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر بہت مضبوط کڑا ایمان کا یہہ ہے کہ دوستی کرے تو اللہ کی راہ مین اور بغض رکھے تو اللہ کی راہ مین اور عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت نہین کرتا بندہ حق صریح ایمان کا یہانتک کہ دوستی کرے اللہ کے لئے اور بغض رکھے اللہ کے لئے پھر جب دوست رکھا اللہ کے لئے اور بغض کیا اللہ کے لئے تو مقرر مستحق ہوگیا دوستی کا اللہ سے بیشک میرے اولیا بندون میرے سے اور میرے احباب مخلوق میری سے وہ لوگ ہین کہ یاد کئے جاتے ہین میری یاد کے ساتھ اور مین یاد کیا جاتا ہون اونکی یاد کے ساتھ اسکے سوا اور بہت حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا محبت رکھہ اللہ کی راہ مین اور بغض رکھہ اللہ کی راہ مین اور دوستی رکھہ اللہ کی راہ مین اور دشمنی رکھہ اللہ کی راہ مین اسی کے ساتھہ تو اللہ کی دوستی کو پہونچیگا ہرگز نہ پائیگا کوئی بندہ ایمان کا مزہ اگرچہ نماز روزہ اوسکا بہت کچھہ ہو یہانتک کہ ایسا ہوجاوے اور اب عامۃً دوستی لوگون کی دنیا کے کام پر ہوگئی سو یہہ دوستی دوستی والونکو کچھہ نفع نہ دیگی حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شرک زیادہ خفی ہے چیونٹی کے چال سے چکنے پتھر پر اندھیری رات مین اور ادنی شرک کا یہہ ہے کہ دوست رکھے تو کسی چیز پر جور اور بغض کرے تو کسی چیز پر عدل دین نہین ہے مگر حب وبغض فرمایا اللہ عزوجل نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی تو کہہ اے محمدؐ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تمکو دوست رکھیگا حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر اس قول مین تامل ہے اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جسکو اللہ تعالے مکروہ رکھے اوسکی محبت اور جسے محبوب رکھے اوسکا بغض شرک خفی سے ہے مجاہد رضی اللہ عنہ نے لا تشرکوا بی شیئاً کی تفسیر مین کہا ہے یعنی میرے سوا کسی سے دوستی نہ کرو اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محبت محبوب الٰہی اور بغض مبغوض اوسکی کے توحید واجب کامل نہین ہوتی ایسے ہی ایمان واجب بھی بدون اسکے پورا نہین ہوتا یہانسے یہہ بات بھی نکلی کہ بسقدر واجبات مین خلل اور محرمات مین دخل ہوگا اوسیقدر ایمان واجب بھی ناقص ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین زنا کرتا ہے زانی جسوقت کہ زنا کرتا ہے اور وہ مؤمن ہے الی آخر الحدیث یعنی وہ اس حالت مین مومن نہین رہتا بلکہ ایمان اوسکا چلا جاتا ہے جب وہ اس حرکت بے برکت سے فارغ ہوتا ہے تو پھر آجاتا ہے جیسا کہ دوسری حدیث مین صراحۃً وارد ہوا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اونہون نے فرمایا جو شخص صبح کرے اس حال مین کہ بڑا قصد وفکر اوسکا غیر اللہ ہو وہ اللہ سے نہین یعنی اوسکو اللہ سبحانہ سے کچھہ تعلق نہین یہی مضمون حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے باسانید ضعیفہ مرفوعاً روایت کیا گیا ہے یہہ درجہ محبت کا جو مذکور ہوا ہر مسلمان پر فرض

واجب ہے اور یہی درجہ ہے مقتصدین اصحاب الیمین کا دوسرا درجہ سابقین مقربین کا ہے وہ یہ ہے کہ محبت یہانتک بڑہے کہ نفلی عبادتین جنکو
اللہ تعالے دوست رکھتا ہے اونکے ساتھہ محبت پیدا ہو اور چھوٹی چھوٹی مکروہ باتین جو اللہ تعالے کو ناپسند ہین اونسے کراہت ہو اور جو مصیبتین
کہ نفوس کو ایذا دیتی ہین رنجیدہ کرتی ہین اونپر صبر کرے اونکو اللہ سبحانہ کے قضا و قدر سے سمجھے ناخوش نہو راضی برضا رہے یہ محبت اگلی محبت پر زائد
ہے اسکی طرف رغبت دلائی گئی ہے مستحب ہے اللہ سبحانہ کو محبوب ہے جو لوگ اس محبت کے ساتھہ موصوف ہین وہ بڑے بختاور عالی درجہ ہین اولیاء اللہ
انہین کو کہتے ہین جنکے حق مین اللہ تعالے نے قرآن پاک مین ارشاد فرمایا ہے الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون یہی حضرات بابرکات
ہین الا ان حزب اللہ ھم المفلحون سے بھی یہی مراد ہین صحیح بخاری مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی بیشک مین نے اوسکو لڑائی کا اعلان کردیا اور مجھہ کو نزدیکی چاہی میری طرف کسی بندے نے
کسی چیز کے ساتھہ کہ وہ مجھے بہت محبوب ہو اوس چیز سے کہ مینے فرض کیا اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ نزدیکی چاہتا رہتا ہے میری طرف نوافل کے ساتھہ
یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون پھر جب مینے اوسکو چاہا تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اوسکی آنکھہ جس سے وہ دیکھتا ہے
اور اوسکا ہاتھہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے اور بیشک اگر وہ مجھہ سے مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور مقرر
اگر وہ مجھہ سے پناہ چاہے تو بیشک مین اوسکو پناہ دون اور نہین تردد کیا مینے کسی چیز سے کہ مین اوسکا کرنیوالا ہون مثل تردد میرے
جان مؤمن سے کہ وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور مین اوسکی ناخوشی کو مکروہ جانتا ہون یہی مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت
حضرت علی حضرت ابن عباس حضرت ابوامامہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا گیا ہے مگر اونکی سندین کچھہ تامل ہے اس حدیث
شریف سے معلوم ہوا کہ تقرب بارگاہ الٰہی مین نفلی عبادتون سے نصیب ہوتا ہے اور اس تقرب کی یہانتک ترقی ہوتی ہے کہ اللہ تعالے بندے کو چاہنے
لگتا ہے پھر سب اعضا اوسکے صرف طاعت الٰہی ہوتے ہین کوئی کام اوسکا خلاف مرضی پروردگار نہین ہوتا ہے ہر طرح سے اوسی کی خوشی مین محو
ہوجاتا ہے کوئی دنیا کی تکلیف تکلیف نہین معلوم ہوتی کوئی ایذا ایذا نہین سوجھتی بلکہ ہر قسم کی راحت نظر آتی ہے مزہ آتا ہے لذت آتی ہے ؎

کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگرست

ابن ابی الدنیا محدث رحمہ اللہ تعالے عامر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے کہ مین نے اللہ عزوجل کو دوست رکھا یہ
محبت یہانتک پہونچی کہ اوسنے تجھپر ہر مصیبت کو آسان کردیا اور ہر قضیے کے ساتھہ راضی کردیا سو مین باوجود اوسکی محبت کی پروا نہین رکھتا اوس
چیز کی کہ صبح کرون مین اوسپر اور شام کرون یعنی اب اس بات کی مجھے پروا نہین رہی کہ صبح کیا ہوگا شام کیا ہوگا جو ہو سو ہو سب درست ہے اوسکی محبت
کافی ہے کرنیوالا وہی ہے جو چاہے کرے کیسکا اوسپر زور نہین جو کچھہ وہ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے کوئی جانے یا نہ جانے عبید اللہ بن محمد تیمی رضی اللہ
عنہ کہتے ہین ایک شخص نے کسی عابد سے کہا مجھے وصیت کر یا نصیحت کر عابد نے پوچھا کونسا عمل تیرے دل پر زیادہ غالب ہے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی مین
نہین پاتا کسی چیز کو کہ وہ بہت نافع ہو محب کے لئے اوسکے حبیب کے نزدیک مبالغہ کرنے سے اوسکی محبت مین تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہے محب کا قاعدہ
ہے جس چیز مین اپنے حبیب کی خوشی جانتا ہے اوسکو کرتا ہے اور جسمین اوسکی ناخوشی جانتا ہے اوس سے بچتا ہے اسوقت محب منازل محبت الٰہی مین
نزول کرتا ہے یعنی جب اسقدر فرمان بردار ہوجاتا ہے تو اوسکی محبت صادق ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب محبت الٰہی سچی ہوتی ہے تو
ضرور ہی اوسکی طاعت اور فرمان برداری کی محبت اور اوسکی نافرمانی سے نفرت ہوتی ہے ہان محب سے کبھی بعض ماموارات مین نقصان اور بعض
ممنوعات کا ارتکاب ہوجاتا ہے تو فوراً اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اوس کام سے باز رہتا ہے توبہ سے اوسکا تدارک کرلیتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری

مین وارد ہوا ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پر نور مین حاضر کیا گیا اوسنے شراب پی تہی ایک آدمی نے اوسپر بددعا کی کہا اے اللہ اسپر لعنت کر کیا بہت یہہ لایا جاتا ہے آپنے فرمایا تو اوسپر لعنت نکر وہ تو بیشک اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہے شعبی رضی اللہ عنہ سے آیۂ ان اللہ یحب التوابین کی تفسیر مین مروی ہے کہ توبہ کرنیوالا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین اللہ سبحانہ وتعالے جب کسی بندے کو دوست رکہتا ہے تو ضرر نہین دیتا اوسکو گناہ اوسکا عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عزوجل بیشک بندے سے محبت رکہتا ہے جب اوس سے محبت رکہتا ہے تو اوسکی محبت یہانتک پہونچتی ہے کہ فرماتا ہے چل جا جو چاہے کر مقرر مینے تجھے بخشدیا مراد اس سے یہہ ہے کہ اللہ تعالے جب کسی بندے سے محبت رکہتا ہے اور بعض گناہ اوسپر مقدر کئے ہین تو اوسکے لئے توبہ یا عمل صالح یا مصیبتین ہی مقدر فرماتا ہے تاکہ یہہ چیزین اوسکے گناہ کو مٹادین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی بندے نے کوئی گناہ کیا پہر کہا اے میرے رب بیشک مینے گناہ کیا تو میرے لئے بخشدے الی آخر الحدیث اسمین یہہ بہی ہے کہ فرمایا پہر جو چاہے کرے مراد یہہ ہے کہ جبتک اس حالت پر رہے یعنی جب گناہ کرے تو اوسکا مقر ہوا وسپر نادم ہو اوس سے استغفار کرے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے اوسکے گناہ سے درگزر فرماتا ہے نہ یہہ کہ گناہ پر اصرار کرے اڑا رہے گناہ کی کچہہ پروا نہو نہ اقرار ہو نہ ندامت نہ استغفار اسلئے کہ صادق صحیح محبت گناہون پر اصرار کرنے سے بندے کو روکتی ہے علام الغیوب سے شرم نہ کرنے کو منع کرتی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

تعصی الاله وانت تزعم حبه	هذا العمری فی القیاس شنیع
لو کان حبك صادقا لاطعته	ان المحب لمن یحب مطیع

یعنی تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور مدعی اوسکی محبت کا ہے بیشک یہہ بات بہت بری ہے اگر تیری محبت سچی ہوتی تو ضرور اوسکی حکم برداری کرتا اسلئے کہ محب اپنے محبوب کا فرمان بردار ہوتا ہے تجاننا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا مینے جن وانس کو مگر اسلئے کہ وہ میری عبادت کرین مجہی کو پوجین میری ذات وصفات مین ذرہ بہر بہی کسی کو شریک نکرین اور عبادت کے لئے ضرور ہے کہ اوسکو جانین پہچانین سو اسکے لئے آسمان وزمین کو پیدا کیا تاکہ بندے انکے ساتہہ اوسکی توحید وعظمت وکبریائی پر استدلال کرین جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن یتنزل الامر بینهن لتعلموا ان اللہ علی کل شیئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیئ علما یعنی اللہ وہ ہے جسنے پیدا کئے سات آسمان اور زمین مثل اونکے یعنی سات اور ترتا ہے امر درمیان اونکے تاکہ تم جانو کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکہتا ہے اور مقرر اللہ نے گھیرا ہر چیز کو علم سے جب آسمان وزمین وغیرہ مصنوعات دیکہے صانع کو پہچانا تو ضرور ہوا کہ جس ذات پاک نے ایسی عجیب وغریب صنعتین بنائین ہر قسم کے منافع اونمین رکہے اوسی کی پوجا کرنا چاہیے مگر عبادت کے طریقے پوجا کے قاعدے بدون اوسکی تعلیم کے نہین آسکتی نری عقل سے معلوم نہین ہوسکتی سو اللہ سبحانہ نے اپنی رحمت وکرم سے رسول بہیجے کتابین نازل فرمائین تاکہ بندے اونکو پڑہکے رسولون سے سیکہکے توحید سمجہین دین کی باتین حاصل کرین عبادت کے دستور یاد کرین جس سے دین دنیا دونون درست ہون دنیا مین راحت آخرت مین چین نصیب ہو انبیا ورسل بشر سے اسلئے بہیجے گئے کہ ہمجنس کی بات خوب سمجہہ مین آتی ہے اوس سے کچہہ خوف وہراس نہین ہوتا اگر فرشتے ہوتے تو اونکی صورت ہی دیکہہ کے آدمی ڈر جاتے کلیجے پہٹ جاتے دین سیکہنا کہانکا علم حاصل کرنا کیسا حکمت الٰہی رحمت نامتناہی اسکی مقتضی ہوئی کہ رسول آدمیون سے ہون اور اونکو قوت قدسیہ عنایت ہو جس سے وہ ملاء اعلے سے علم حاصل کرین اور اپنے ہمجنسونکو سکہادین اونکے اعمال وعقائد درست کرین توحید الٰہی اونکے دلون مین جماوین اصلاح ظاہر وباطن کرین محبت الٰہی

کا مزہ چکھاوین تاکہ اعمال صالحہ بلا تکلف اونسے ہونے لگین سارے رسول توحید پر متفق ہین فروع مین کسی کے یہان سختی کسی کے یہان نرمی شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ جو تمام شریعتون سے اعلےٰ و افضل اور اون سبکی برزخ جامع ہے نہایت سہل و آسان ہے اگلے دینون کی مثل نہ اسمین سختی ہے نہ نرمی محنت تھوڑی ثواب بہت اسی امت مرحومہ کا خاصہ ہے خصوصاً تہتر فرقے جو اس امت مین ہوئے ہین اونمین سے گروہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کہ جنکا طریقہ وہ ہے جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم تھے بہت عمدہ گروہ ہے اسمین نہ اور فرقون کیطرح سختی ہے نہ اون کی سی نرمی اس طریقہ کا مدار بیچ کی چال پر ہے نہ افراط ہے نہ تفریط انکے یہان عبادت کی بنا تین اصول پر ہے خوف رجا محبت ہر ایک انمین سے فرض لازم ہے اور ان تینون مین جمع کرنا واجب حتمی اسلئے سلف صالح نے اونکو جنہون نے ان تین سے ایک کے لئے عبادت کی دو کو چھوڑا برا کہا ہے اونکی مذمت کی ہے اونکو گمراہ یہ ایا ہے دیکھو فرقۂ خوارج جنکو حدیث مین کلاب النار فرمایا ہے اور جو انکے مشابہ ہین انکی بدعت اسی سے نکلی کہ انہون نے خوف مین تشدید کی محبت و رجا سے قطع نظر کی انکے خوف کی یہانتک نوبت پہونچی کہ کبیرہ کو کفر اور مرتکب کبیرہ کو مخلد فی النار بتانے لگے مرجیۂ نری رجا کے پیچھے ایسے پڑے کہ محبت و خوف کو بالکل چھوڑ دیا کہنے لگے ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہین کرتا اباحت و حلول والی جو تعبد کی طرف منسوب ہین انہون نے فقط محبت سے کام رکھا خوف و رجا سے اعراض کیا پچھلے لوگ جو سلوک کیطرف منسوب ہین اونہون نے فقط محبت ہی مین بہت کچھہ کلام کیا بہت لمبی چوڑی باتین بنائین حقیقۃً دیکھو تو کوڑی کام کی نہین اسلئے کہ اونمین نہ کتاب وسنت سے استدلال نہ سلف امت اور اعیان ائمہ کے کلام کا کچھہ ذکر مجرد ایسے دعوی کہ مدعیون کو گرہون مین گرادین کبھی عشاق صور کے اشعار سے استشہاد کرتے ہین کہ جسمین بڑا خطر ہے کبھی عشاق کے قصے بیان کرتے ہین منظور یہہ کہ لوگ اونکی چال پر چلین اونکے اخلاق سیکھین ان سب باتون کا خطر بڑا ہے ضرر بہت ہے وہ لوگ جو کہ مبادی و مقدمات محبت سے واقف نہین محبت کا بہت کچھہ ذکر کرتے ہین اوسکی باتین دہراتے ہین اوسکا اظہار کرتے ہین حال یہہ کہ محبت سے منزلون دور ہین ذوالنون رضی اللہ عنہ نے کیا خوب بات کہی جبکہ اونکے روبرو محبت مین کلام کرنے کا ذکر ہوا فرمایا اس مسئلے سے سکوت کرو ہم دعوی کرنے لگین گے اسلئے کہ نفوس کبر و فخر و غرور سے بھرے ہوئے ہین اور مدعی ایسی چیز کا جو اوسکو نہین دی گئی ایسا ہے جیسا دو کپڑے جھوٹ کا پہننے والا اکثر محبت کے دعوی مین شطح و اڈلال ہوتا ہے اور ایسے اقوال و افعال ہوتے ہین جو عبودیت کے منافی ہین محبت دعوی کا نام نہین ہے دعوی سے کچھہ کام نہین نکلتا محبت حاصل نہین ہوتی بلکہ محبوب سے دوری ہوتی ہے ایسی محبت دشمنی ہوجاتی ہے محبت یہہ ہے کہ پوری پوری عبدیت حاصل کرے دعوی کو چھوڑے عبودیت کمال کو پہونچا دے کتاب و سنت کا اتباع ظاہراً و باطناً اختیار کرے اعیان سلف امت کے کلام کو بغور ملاحظہ کرے اور ائمہ عارفین جو چال محبت الٰہی مین چلے ہین اونکا اقتدا کرے اخلاص کا لحاظ رکھے ریا و سمعے سے بچے اگر چندے اسطرح کا برتاؤ ہوا تو امید قوی ہے کہ مطلب حاصل ہو کام بنجاوے واللہ سبحانہ ہو الموفق جاننا چاہئے کہ محبت الٰہی کے لئے ضرور ہے کہ فرمان برداری خدا کی اور اوسکے رسولؐ کے اتباع کی یہی محبت ہو اعمال صالحہ تقوی زہد توکل قناعت وغیرہ کی طرف توجہ تمام ذکر فکر سے کوئی دم خالی نہو اب چند حکایتین محبان صادق کی لکھی جاتی ہین اونسے معلوم ہوگا کہ ان حضرات نے کیا کیا ریاضتین کین اتباع ہوی چھوڑا اللہ رسول کی طاعت پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھا سراپا محو طاعت ہوگئے یہانتک کہ جاہل اونکو مجنون بتانے لگے

حکایت ابو الفیض ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھہ سے کسی نے بیان کیا کہ سادات یمن مین ایک شخص خوف و ریاضت مین معروف عقل و حکمت تواضع و خشوع کے ساتھہ موصوف ہے اور ان باتون مین اپنے ہمعصرون پر بڑھا ہوا ہے مین حج کے لئے بیت اللہ شریف کو گیا جب حج سے فارغ ہوا تو اوس شخص کی زیارت کا ارادہ کیا تاکہ اوسکی باتین سنون اوسکے وعظ سے نفع حاصل کرون مین اور جو لوگ میرے ہمراہ تھے ہمارے

ساتھ ایک جوان آدمی تھا خائفین کی صورت چہرے پر صالحین کی علامت بغیر بیماری کے چہرہ زرد بدون رمد کے آنکھین چندہی تنہائی پسند وحدت سے انس اوسکی طرف دیکھو تو معلوم ہو کہ بھی کوئی تازی مصیبت اوسکو پہونچی ہے ہم اوسکو ملامت کرتے تھے کہ ذرا اپنی جان کو راحت دیوے وہ نہ ہماری بات قبول کرتا تھا نہ ہماری ملامت کیطرف کچھ توجہ غرضکہ یہہ جوان ہماری جماعت مین رہا یہانتک کہ ہمارے ساتھہ یمن پہونچا ہمنے وہان پہونچکے شیخ کا گھر تلاش کیا کسی نے بتا دیا ہمنے شیخ کا دروازہ ٹھونکا وہ نکلے نہایت پژمردہ افسردہ گویا قبرستان والون سے خبر دے رہے ہین پہر ہمارے پاس بیٹھے پہلے پہل جوان نے اونسے سلام کلام مصافحہ کیا خوشی ظاہر کی مرحبا کہا ہم سبنے بھی اونکو سلام کیا پہر جوان اونکی طرف بڑہا اور کہا بیشک اللہ تعالے نے آپکو اور آپکی امثال کو دلون کی بیماریون کا طبیب بنایا ہے گناہونکے وردون کا معالج کیا ہے میرے ایک زخم ہے وہ بھرتا نہین ہے اور ایک درد ہے کہ جمگیا ہے علاج اوسکا مشکل ہوگیا ہے اگر آپکی راے ہو کہ اپنے کسی مرہم سے مجھپر تلطف فرمائین تو فرمائیے شیخ نے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ بیشک دلون کی بیماری بہت بڑی بیماری ہے گناہ کی بیماری سے مجھے کیونکر خلاصی ہوگی ہے کوئی طبیب خیرخواہ کہ میرا علاج کرے اسلئے کہ میرے علاج نے تو ساری خلق اور سب طبیبون کو عاجز کر دیا آہ کیا پشیمانی ہوگی کیسا بے نہایت غم ہوگا جبکہ مین اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونگا اور کچھہ جواب مجھہ سے نہ بنے گا اور کیونکر بنے میری بلا تو سب بلاؤن سے بڑہی ہوئی ہے جوان نے پہر وہی کہا جو پہلے کہا تھا شیخ نے کہا پوچھہ جو کچھہ پوچھتا ہے جوان نے عرض کیا اللہ تعالے سے ڈرنے کی کیا نشانی ہے شیخ نے فرمایا یہہ ہے کہ اللہ کا ڈر ہر خوف سے سوا اوسکے خوف کے تجھکو نڈر کر دے جوان گھبراکے کانپنے لگا پہر بیہوش ہوکر گر پڑا گھڑی بھر غشی رہی جب ہوش مین آیا تو کہا اللہ آپ پر رحم فرماوے بندے کو اللہ سے ڈرنے کا کب یقین ہوتا ہے فرمایا جب ہوتا ہے کہ دنیا سے اپنے نفس کو بیمار مریض کیطرح سمجھہ لیوے بیمار کھانا کھانے سے پرہیز کرتا ہے اس خوف سے کہ بیماری کو طول ہو دوا کی بدمزگی پر صبر کرتا ہے اس ڈر سے کہ مرض بڑہا دے یہہ سنکے وہ جوان ایسا چلایا کہ ہمین گمان ہوا کہ اوسکی روح نکل گئی پہر عرض کیا اللہ تعالے آپ پر رحم فرماوے محبت الٰہی کی کیا نشانی ہے شیخ نے فرمایا اے میرے دوست محبت الٰہی کا درجہ بہت بلند ہے جوان نے عرض کیا مین چاہتا ہون آپ اوسکو بیان فرماوین فرمایا جو لوگ اللہ تعالے کے محب ہین اونسے اونکے دلون سے پردہ دور کر دیا ہے اونہون نے اپنے معبود محبوب کی عظمت کے جلال کو دلون کے نور سے دیکھا تو روحین اونکی روحانی ہوگئین اونکے دل حجیب بنگئے عقلین سماوی ہوگئین ملائکہ کرام کی صفون مین چرتے پھرتے ہین وہان کے امور کو یقین وعیان سے دیکھتے ہین سو جبتی اونکو قدرت دی گئی ہے اوسکے موافق اللہ سبحانہ وتعالے کی عبادت کرتے ہین نہ اس راہ سے کہ اوسکی جنت مین طمع ہو اور اوسکی آگ سے خوف ہو یہہ سنتے ہی جوان نے ایک نعرہ مارا اور مر گیا رحمہ اللہ تعالے شیخ اوسکا بوسہ لینے لگے روتے تھے اور کہتے تھے یہہ اللہ تعالے سے ڈرنیوالون کا بچھڑنا ہے یہہ اوسکی دوستون کا درجہ ہے یہہ ایک روح تھی کہ اسنے حنین کیا پھر رنین کیا پھر سنا پھر مشتاق ہوئی پھر چلائی پھر مر گئی اس حکایت سے معلوم ہوا کہ آدمی کا خوف بقدر اوسکے علم کے ہوتا ہے جو عالم ہے وہ اللہ تعالے سے ڈرتا ہے اور جو اللہ سبحانہ کے مکر سے نڈر ہے وہ جاہل ہے اللہ سے عارف باللہ وہی ہے جو اللہ تعالے کے خوف سے ڈرتا لرزتا ہے کیونکہ محبت نہایت مشکل ہے معصیت محبوب کا کیا ذکر باوجود طاعت وفرمان برداری کے ہر دم وہر لحظہ ڈرتا ہے کہ دیکھیے عبادت اوسکے حکم کے موافق ہوئی یا نہین مقبول ہے یا مردود کوئی خلاف مرضی بات تو نہوئی کوئی ادب تو ترک نہوا غرضکہ ہزارہا اوامر ونواہی ہین کوئی ظاہر کا کوئی باطن کا کوئی دل سے متعلق ہے کوئی جوارح سے کس کس کو دیکھیے کس کسکا خیال رکھے اوسپر طرہ یہہ ہے کہ شیطان سا دشمن ہر لحظہ گھات مین اور نفس امارہ اوسکی طاعت کے لئے کمربستہ حاضر توفیق مجدہ ۵

خدا ہی خیر کرے ہے معاملہ دل کا		چلا ہے تاجر جان لیکے قافلہ دل کا	

کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان دیکھون		ہے خارزار محبت مین آبلہ دل کا ٭	

ہان قائد توفیق آلہی ساتھہ ہو اور پورا پورا اتباع کتاب وسنت ظاہراً باطناً ہمراہ پھر تو بیڑا پار ہے اللھم ارزقنا اللھم ارحمنا ٭

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک بار اطراف شام مین جا رہا تھا ناگاہ ایک سبز باغ مین پہونچا وہان دیکھا کہ ایک جوان آدمی باغ کے بیچ مین سیب کے درخت کے نیچے کھڑا ہوا نماز پڑہ رہا ہے مین اوسکی طرف بڑہا اوسکو سلام کیا اوسنے جواب نہ دیا پھر مینے سلام کیا اوسنے نماز مین تخفیف کی پھر اپنی اونگلی سے دو شعر زمین پر لکھدیئے مضمون اونکا یہہ ہے کہ زبان کو بات سے اسلئے روکا ہے کہ یہہ بلا کی کہوہ اور آفتون کو کھینچتی ہے بولے تو اپنے رب کا ذکر کرے اوسکو نہ بھولے ہرحال مین اوسکی حمد کرے ذوالنون کہتے ہین مین دیر تک رویا کیا مینے یہی دو شعر اپنی اونگلی سے زمین پر لکھدیئے مضمون اونکا یہہ ہے کہ ہر کھنے والا عنقریب مٹی ہو جائیگا اور جو کچھہ اوسکے ہاتھون نے لکھا وہ زمانے مین باقی رہیگا تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھہ سے سوا ایسی چیز کے نہ لکھے کہ قیامت مین اوسے دیکھہ کے خوش ہو ذوالنون کہتے ہین کہ اوس جوان نے ایسی چیخ ماری کہ اوسی مین دنیا سے انتقال کیا مین کھڑا ہوا کہ اوسکو نہلاؤن دفن کی تدبیر کرون ناگاہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تو اسکو چھوڑ دے اللہ عزوجل نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ سوائے فرشتون کے اسکے کام کاج کا اور کوئی متولی نہو پھر مین ایک درخت کیطرف گیا اوسکے پاس کئی رکعت نماز پڑہی پھر مین اونگھہ آیا جس جگہہ وہ مرا تھا وہان کچھہ اتا پتا معلوم نہوا رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ محبان آلہی بک بک نہین کرتے قیل قال مین نہین پڑتے ساکت صامت رہتے ہین ذکر آلہی سے اپنی زبان کو تر و تازہ رکھتے ہین جا بجا حدیث شریف مین حفظ لسان کا حکم ہے اوسکے فوائد مذکور ہین ہر قسم کی ترغیبین اس باب مین مشہور جو شخص اپنی زبان کا ضامن ہوا خرافات واہیات باتون سے اوسکو روکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے لئے جنت کے ضامن ہین قیل قال بیہودہ بکنے کو اللہ تعالے نے حرام کیا ہے احادیث مین اوسکی مذمت فرمائی ہے یہانتک کہ یہی حصائد السنہ لوگون کو دوزخ مین اوندہے مونہہ ڈالینگے اس حکایت مین سلام کے جواب دینے کی اگرچہ تصریح نہین ہے مگر ضرور ہی جواب دیا ہوگا اسلئے کہ ایسا محب صادق جسنے اپنی جان دیدی اوسنے ہرگز ترک واجب نہ کیا ہوگا ورنہ ذوالنون کیسے شخص سکوت نکرتے اوسنے گفتگو کرتے ٭

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بیت المقدس کے کسی پہاڑ پر جا رہا تھا ناگاہ ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے خدمت کرنیوالون کے بدنون سے تکلیفین دور ہوگئین بسبب طاعت کے کھانے پینے سے غافل ہوگئے اونکے بدنون کو اللہ تعالے کے سامنے دیر تک کھڑے رہنے کی الفت ہوگئی ذوالنون کہتے ہین مینے اوس آواز کا کھوج لگایا وہان دیکھا کہ ایک جوان آدمی بے ڈاڑہی مونچھہ کا بیٹھا ہے مونہہ پر زردی چھائی ہوئی ایسا جھولتا تھا جیسے درخت کی ٹہنی کہ اوسکو ہوا جھکا دیوے ایک چادر کا تہمد باندہے ہوئے دوسری اوڑہے ہوئے تھا جب اوس نے مجھے دیکھا تو درختون مین چھپ گیا مینے اوس سے کہا اے لڑکے جفا مؤمنین کے اخلاق سے نہین ہے تو مجھہ سے بات کر مجھے کوئی وصیت کر وہ سجدے مین گر پڑا اور کہنے لگا آلہی یہہ مقام اوسکا ہے جسنے تیری پناہ لی اور تیری معرفت کے ساتھہ پناہ چاہی اور تیری محبت سے الفت کی سوائے معبود دونون کے اور جو اونمین تیرا جلال عظمت بھرا ہوا ہے تو مجھے چھپالے اونسے جو مجھے تجھسے قطع کرتے ہین پھر وہ غائب ہو گیا مجھے نظر نہ آیا ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک بار ملک شام کے پہاڑون مین سیر کر رہا تھا وہان دیکھا کہ ایک بوڑہا آدمی بلند زمین پر بیٹھا ہوا ہے بڑہاپے سے اوسکی دونون بھوین اوسکی آنکھون پر پڑی ہوئی تھین مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہنے لگا اے وہ ذات کہ پکارا اوسکو گناہگارون نے تو اوسکو قریب پایا اے وہ ذات کہ زاہدون نے اوسکا قصد کیا تو اوسکو سہیب پایا اے وہ ذات کہ انس چاہا اوس سے ریاضت والون نے تو اوسکو مجیب پایا پھر کہنے لگا اللہ تعالے کے خاص بندے ہین کہ اونکو پہلے سے قبل پیدایش خلق کے اپنی محبت کے لئے منتخب فرمالیا ہے سو وہ حکمت

وبیان کی امانت ہین یعنی حکمت وبیان اونمین امانت رکہا ہے ان دونون حکایتون سے معلوم ہوا کہ محبان آلہی مخلوق سے جدا رہتے ہین خلق سے بہاگتے ہین صرف اللہ تعالے ہی سے اُنس رکہتے ہین غیر کیطرف توجہ نہین کرتے ؎

جی چاہتا ہے پہر وہی فرصت کہ رات دن		بیٹہے رہین تصور جانان کیے ہوئے	

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بصرے کی عید گاہ مین گیا ناگاہ وہان سعدون مجنون رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی مینے اونسے پوچھا آپکا کیا حال ہے آپ کیسے ہو اونہون نے کہا اے مالک ایسے شخص کا کیا حال ہوگا جو کہ صبح وشام دور ودراز سفر کا ارادہ رکہتا ہے اور اوسکے پاس نہ کچہ زاد راہ ہے نہ کچہ سامان سفر کا تیار کیا ہے اور ایسے عادل رب کی روبکاری مین حاضر ہوگا جو کہ بند ونمین حکم کریگا پہر بہت روئے مین نے کہا آپ کیون روتے ہو کہا قسم ہے اللہ کی مین دنیا کی حرص اور موت وبلا کی گہبراہٹ سے نہین رویا لیکن مین اوس دن کے لئے رویا کہ وہ میری عمر سے گزر چکا اور اوسمین مجہہ سے کوئی نیک کام نہوا قسم ہے اللہ کی توشے کی کمی سفر کی دوری دشوار گزار گہاٹی نے مجہے رولایا اور اسکے بعد مجہے معلوم نہین کہ جنت کیطرف جاؤنگا یا دوزخ کے مینے اونسے حکمت کی بات سُنکے پوچھا کہ لوگ آپکو مجنون بتاتے ہین اونہون نے کہا تو نے بہی اوسکے ساتہہ دہوکا کہایا جسکے ساتہہ ابناے دنیا نے دہوکا کہایا لوگ مجہے مجنون سمجہتے ہین اور مجہہ مین کسیطرح کا جنون نہین ہے لیکن میرے مولیٰ کی حب میرے دل میرے رگ وپے مین ملگئی ہے میرے گوشت خون ہڈیون مین دوڑتی پہرتی ہے قسم ہے اللہ کی مین اوسی کی محبت سے دیوانہ ہون مینے کہا اے سعدون تم لوگون کے پاس کیون نہین بیٹہتے اونسے مخالطت کیون نہین کرتے اونہون نے دو شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ تو لوگون سے علحدہ ہوجا اور اللہ تعالے کی مصاحبت کے ساتہہ راضی ہو لوگون کو جسطرح تو چاہے لوٹ پہیر کر دیکہہ لے تو اونکو بیہوش پائیگا ؛

حکایت ابوالجوال مغربی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین ایک نیک آدمی کے ساتہہ بیت المقدس مین بیٹہا ہوا تہا اتنے مین ایک جوان آدمی آیا لڑکے اوسکے گرد تہے اوسکو پتہر مارتے اور کہتے تہے مجنون ہے وہ مسجد مین آیا اور پکار کے یہہ کہتا تہا آلہی تو مجہے اس گہر سے راحت دے مینے اوس سے کہا کہ یہہ بات تو حکیم کی ہے تجہے یہہ حکمت کہانسے ملی اوسنے کہا جو شخص اللہ تعالے کی خدمت اخلاص سے کرتا ہے وہ اوسکو عمدہ عمدہ حکمتین عنایت فرماتا ہے اور اسباب عصمت سے اوسکی تائید کرتا ہے مجہے نہ جنون ہے نہ میری عقل زائل ہوئی ہے بلکہ بے چینی اور خوف ہے پہر اوسنے چند شعر محبت وشوق وذوق کے پڑہے مینے اوس سے کہا تم نے بہت اچہا بیان کیا جو لوگ تمہین مجنون کہتے ہین اونہون نے بیشک غلطی کی پہر اوسنے میری طرف دیکہا اور رویا اور کہا تو مجہہ سے اون لوگون کا حال نہین پوچہتا کہ وہ کیونکر پہونچے پہر اونکو اتصال ہوا مینے کہا ہان تو مجہے اونکا حال بتا کہا اونہون نے اپنے اخلاق کو پاک صاف کیا اللہ تعالے سے تہوڑے رزق کے ساتہہ راضی ہوئے اوسکی محبت سے ساری دنیا مین حیران پہرے صدق کا تہمد باندہا خوف کی چادر اوڑہی عاجل فانی کو آجل باقی کے ساتہہ بیچا گہوڑ دوڑ کی میدان مین سوار ہوئے دانشمند ہوشیارون کیطرح دامن چڑہایا یہانتک کہ واحد رزاق کے ساتہہ ملگئے اوسنے اونکو اونچے اونچے پہاڑون مین بہگا دیا مخلوق سے اونکو چہپا دیا نہ کوئی گہر اونکو جگہہ دیوے نہ اونکو کسی طرح کا قرار توفیق مجدہ ؎

نہ شب کو چین نہ دن کو قرار ہے ہمکو		یہہ عشق کا ہے کو ٹہیرا کوئی بلا ٹہیری	
نہ ہوش دین کے باقی رہے نہ دنیا کے		تری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹہیری ؛	

ایسے لوگون کیطرف دیکہنا اعتبار ہے انکی محبت افتخار ہے یہ لوگ برگزیدہ ابرار ہین رہبان واحبار ہین انکی مدح جبار نے فرمائی انکا وصف نبی

مختارے کیا یہہ اگر حاضر ہون تو پہچانے نہ جاوین غائب ہون تو تلاش نہ کیے جاوین مرجاوین تو انکے جنازے پر کوئی نہ آوے پھر کہا کہ تو ساری خلق سے وحشت کر واحد حق کے ساتھہ اُنس پیدا کر اور صبر کر صبر ہی سے امید بر آتی ہے جو رزق ملتا ہے اوسکے ساتھہ راضی ہو جا بولنے اور اُسکی آفتون سے حذر کر مومن کی آفت بولنے ہی مین ہے اور سیر الی اللہ مین جد وجہد کر اور دامن چین جیسا اہل سبق نے سبق کے لیے دامن چنا جن لوگون کے یہہ اوصاف ہین وہی ہین بلند رتبہ لوگون سے چنے ہوئے اور مخلوق سے اللہ کے پسند کیے ہوئے ہین ابو الجوال کہتے ہین اس شخص کی باتون کے وقت دنیا مجھہ سے بھلا دی گئی پھر وہ بھاگتا ہوا چلا گیا اور مین اوسپر افسوس کرتا رہگیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ابن قصاب صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ہمارا ایک گروہ شفاخانے کیطرف گیا ہمنے وہان ایک جوان آفت رسیدہ نہایت دیوانہ دیکھا ہم اوس سے چھیڑ کرنے لگے پھر اوسکو بہت چھیڑا اوسکے پیچھے دوڑے وہ چلایا اور کہنے لگا ان گوٹ لگے ہوئے کپڑونکو اور خوشبو ملی ہوئی بدنون کو تو دیکھو انہون نے چھیڑ کرنے کو بضاعت اور چھچورے پن کو صناعت ٹھیرایا ہے علم سے بالکل کنارہ کیا یہہ لوگ آدمی نہین ہین ہم نے اوس سے کہا کیا تو خوب علم جانتا ہے کہ ہم تجھہ سے سوال کرین اوسنے کہا ہان قسم ہے اللہ کی مین بہت علم اچھی طرح سے جانتا ہون تم مجھہ سے پوچھو ہمنے کہا فی الحقیقت سخی کون ہے اوسنے کہا وہ ہے جو تمسے آدمیونکو رزق دیتا ہے اور تم ایک دن کی قوت کے بھی لایق نہین ہو ہم ہنس پڑے ہمنے کہا لوگون مین سے نہایت کم شکر کرنیوالا کون ہے کہا وہ ہے جو کسی بلا سے عافیت دیا گیا پھر وہی بلا اپنے غیر مین دیکھے اور عبرت چھوڑدی شکر نہ کیا بطالت ولہو مین مشغول رہا ابن قصاب کہتے ہین کہ اوسنے ہمارے دلون کو توڑ دیا ہمنے اوس سے بعض خصال محمودہ کا سوال کیا کہا خلاف اوسکے جسپر تم ہو پھر رویا اور کہا یارب اگر تو میری عقل نہین پھیر دیتا ہے تو میرے ہاتھہ تو مجھے پھیر دے کہ مین ہر ایک کو انمین سے ایکایک دہول لگاؤن پھر ہم اوسکو چھوڑ کر چلے آئے ٭

حکایت عتبہ غلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بصرے سے نکلا ناگاہ کئی خیمے بدؤن کے دیکھے اونہون نے کہیتی کی تھی ایک خیمہ اور دیکھا اوسمین ایک عورت دیوانی تھی اوسپر صوف کا جبہ تھا اوسپر لا تباع ولا تشتری لکھا ہوا تھا مین اوسکے نزدیک گیا اوسکو سلام کیا اوسنے جواب نہ دیا پھر مینے اوسکو کہتے سنا کہ زاہد عابد مراد کو پہونچے اسلیے کہ اونہون نے اپنے مولی کے لیے بیٹون کو بھوکا رکھا اوسی کے واسطے زخمی آنکھونکو بیمار رکھا اونکی رات گزر گئی اور وہ شاہد تھے اللہ سبحانہ کی محبت نے اونکو متحیر کر دیا یہانتک کہ لوگ اونکو مجنون سمجھنے لگے اور وہ دانشمند عقل والے تھے لیکن جو جانتے تھے اوس نے اونکو دردناک کر دیا عتبہ کہتے ہین کہ مین اوسکے قریب گیا مینے کہا یہہ کہیتی کسکی ہے کہا ہماری ہے اگر سلامت رہجاوے پھر مین اوسکو چھوڑ کے کسی خیمے مین چلا گیا اتنے مین بہت پانی برسا مین نے کہا واللہ مین اوسکے پاس جاؤنگا اور اس پانی مین اوسکا حال دیکھون گا پھر وہان گیا دیکھا تو ساری کہیتی پانی مین ڈوب گئی تھی اور وہ کھڑی ہوئی یہہ کہہ رہی تھی قسم ہے اوس ذات کی جسنے میرے دلمین اپنی صاف محبت کو رکھا بیشک میرا دل تیری رضا کے ساتھہ یقین رکھتا ہے پھر اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا اے شخص مقرر وہ ذات وہی ہے جسنے اوسکو کہیتی کیا پھر اوسکو اُگایا کھڑا کیا پھر اوسمین بالین لایا اوسمین دانہ بھرا پھر اوسکو پھاڑا اوسپر پانی بھیجا اوسکو پانی پلایا اوسپر مطلع رہا اوسکی حفاظت کی جب اوسکے کٹنے کا وقت آیا تو اوسکو ہلاک کر دیا پھر آسمان کیطرف سر اوٹھایا اور کہا سب بندے تیرے ہی بندے ہین اونکا رزق تجھپر ہے تو جو چاہے سو کرے مینے اوس سے کہا کیا ہی تیرا صبر ہے کہا اے عتبہ تو چپ رہ بیشک میرا معبود غنی حمید ہے ہر دن اوس سے نیا رزق ملتا ہے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو ہمیشہ میرے ساتھہ میرے ارادے سے بڑھکر کرتا رہا عتبہ کہتے ہین جب مین اوسکی بات یاد کرتا ہون تو مجھے ہیجان مین لے آتی ہے مجھے رولا دیتی ہے ٭

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھسے کسی نے بیان کیا کہ جبل لکام مین ایک شخص اہل معرفت سے ہے مین اوسکی ملاقات کے لئے گیا مین نے اوس سے سُنا کہ باواز حزین یہہ کہرہا تھا اور رو رہا تھا اے وہ ذات کہ دل اوسکی یاد سے مانوس ہوا تو وہی ہے کہ مین تیرے سوا اور کچھہ نہین چاہتا راتین اور زمانہ گزر جاتا ہے اور تیری محبت میرے دل مین ویسی ہی تر و تازہ ہے ذوالنون کہتے ہین مین آواز کے اثر پر گیا وہان دیکھا کہ ایک جوان خوبصورت خوش آواز بیٹھا ہوا ہے سارا حسن و جمال اوسکا جاتا رہا تھا اثر رہگیا تھا دُبلا زرد رنگ جلا بُھنا مثل عاشق حیران کے تھا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور آنکھین چڑہی ہوئی رہگئین وہ یہہ کہتا تھا مینے اپنی آنکھہ کو دنیا اور اوسکی زینت سے اندہا کیا سو تو اور میری روح جدا نہین ہے جب مین تیری یاد کرتا ہون تو اول رات سے طلوع فجر تک میری آنکھہ بیدار رہتی ہے اور جب اونگھہ کے مارے جھپک لگجاتی ہے تو تجھی کو جفن و حدق کے درمیان دیکھتا ہون پھر کہا اے ذوالنون تجھے کیا ہوا ہے کہ تو دیوانون کو ڈھونڈتا ہے مینے کہا کیا تو مجنون ہے کہا لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہے مینے کہا ایک مسئلہ ہے کہا پوچھہ مینے کہا تو مجھے یہہ بتا کہ کس چیز نے تجھے تنہائی محبوب کردی انس والون سے تجھے قطع کردیا جنگلون پہاڑون مین تجھے حیران کیا کہا اوسکی جب نے مجھے حیران کیا اوسکا شوق مجھے ہیجان مین لے آیا اوسکے وجد نے مجھے تنہا کردیا پھر کہا اے ذوالنون دیوانون کی بات تجھے پسند آئی مینے کہا ہان قسم ہے اللہ کی اور درد مند کیا مجھکو پھر وہ غائب ہوگیا مجھے نہین معلوم کدہر گیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہہ بات معلوم ہوئی کہ جبل مقطم مین ایک عورت عابدہ ہے مین نے اوسکی ملاقات کرنا چاہا اوسکی طلب مین مقطم گیا مینے اوسکو نہ پایا ایک جماعت متعبدین سے ملاقات ہوئی اونسے پوچھا اونھون نے کہا کہ تو عقل والونکو چھوڑکے دیوانون کو پوچھتا ہے مینے کہا گو وہ دیوانے ہین تم تو مجھے بتادو اونھون نے کہا وہ فلان وادی مین ہے مین وہان گیا جب مین اوسکے قریب پہونچا تو مینے ایک آواز حزین سنی وہ یہہ آواز تھی کہ اے وہ ذات کہ جسکی یاد سے دل مانوس ہوا تو وہی ہے کہ مین تیرے سوا اور کو نہین چاہتا پھر مین آواز کے اثر پر گیا دیکھا کہ ایک عورت بڑے پتھر پر بیٹھی ہوئی ہے مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا اور کہا اے ذوالنون تجھے کیا ہوا ہے کہ تو دیوانون کو تلاش کرتا ہے مینے کہا تو مجنون ہے کہا اگر مین مجنون نہوتی تو مجھپر جنون کی ندا نہ کیجاتی مینے کہا تجھے کس چیز نے مجنون کیا کہا اے ذوالنون اوسکی حب نے مجھے مجنون کیا اوسکے شوق نے مجھے حیران کیا اوسکے وجد نے مجھے بے چین کیا اسلئے کہ حب قلب مین شوق فؤاد مین وجد سر مین ہوتا ہے مینے کہا فؤاد غیر قلب ہے کہا ہان فؤاد دل کا نور ہے اور سر فؤاد کا نور ہے سو قلب محبت رکھتا ہے فؤاد مشتاق ہوتا ہے اور سر پاتا ہے مین نے کہا کیا پاتا ہے کہا حق کو پاتا ہے مین نے کہا حق کو کیونکر پاتا ہے کہا اے ذوالنون حق کا پانا بلا کیف ہے یعنی اوسکی کیفیت مجہول ہے مینے کہا تیرے حق کے پانے کا کیا صدق ہے وہ بہت رویی یہانتک کہ قریب تھا کہ اوسکی جان نکل جاوے پھر وہ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو پکار کے کہنے لگے اواہ اواہ منک پھر دو شعر پڑہے اسکے بعد ایک چیخ ماری اور کہا سچے اسطرح مرتے ہین اور گھڑی پھر بیہوش رہے مینے اوسکو ہلایا تو وہ مرچکی تھی مینے قبر کھودنے کے لئے کودالی وغیرہ تلاش کی ناگاہ وہ غائب ہوگئی پھر مینے اوسکو نہ پایا رحمۃ اللہ علیہا ٭

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک دن بہلول مجنون سے ملاقات ہوئی اور وہ قبرستان کیطرف جاتے تھے اونکے پاس ایک لکڑی بانس کی تھی اوسکو گھوڑا بنایا تھا ہاتھہ مین کوڑا تھا اور دوڑتے جاتے تھے مینے کہا اے بہلول کدہر کہا اللہ عزوجل کی روبکاری کے لئے مین بیٹھہ گیا یہانتک کہ وہ لوٹ کر آئے لکڑی ٹوٹ گئی تھی رونے سے اونکی دونون آنکھین سرخ ہوگئی تھین مینے کہا کیا گزری کہا مین اوسکے سامنے کھڑا رہا کہ اپنے خدام مین مجھے لکھے جب مجھے اوسنے پہچانا تو ہکا لدیا مینے کہا یہہ بات تو بہلول سے عارف محب مقبول کی ہے قلب حزین سے نکلی ہے جو کہ خوف سے

بھرا ہوا ہے کہتے ہین کہ مثال صالحین کی اور جس چیز کے ساتھہ کہ اللہ تعالے نے اونکو مزین فرمایا ہے ایسی ہے کہ مثلاً ایک لشکر ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ کل کو ہماری روبکاری کے لئے زینت کرو سو جسکی زینت لباس اچھا ہوگا اوسکا مرتبہ میرے نزدیک بلند ہوگا پھر بادشاہ نے اپنی خواص سلطنت اور اہل محبت کے لئے ایک ایسا لباس پوشیدہ بھیجا کہ اوسکی مثل لشکر والون کے پاس نہین ہے جب یہہ لوگ روبکاری کے وقت بادشاہی لباس پہنکر آئے تو اور لشکر والون پر فخر کرنے لگے یہی مثال ہے اون لوگون کی جنکو اللہ تعالے نے اعمال صالحہ کی توفیق عنایت فرمائی اللھم وفقنا ؛

حکایت عطار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک دن بازار مین گیا دیکھا ایک لونڈی بک رہی ہے مینے اوسکو سات دینار دیکے خرید لیا باوجود اسکے کہ وہ مجنون تھی مین اوسکو اپنے گھر مین لایا جب رات ہوئی اور کچھہ گزر گئی تو مینے اوسکو دیکھا کہ اوسنے وضو کیا قبلے کیطرف مونہہ کیا نماز پڑھنے لگی میے اوسکو سنا کہ رونے کے مارے اوسکا گلا گھٹا جاتا تھا اور یہہ کہتی تھی الٰہی قسم ہے تیرے حب کی جو تجھے میرے ساتھہ ہے کہ تو مجھپر رحم کرے مجھے اوسکا جنون ثابت ہوگیا مینے کہا تو یون نہ کہہ اسطرح کہ کہ میری محبت جو تیرے لئے ہے اوسنے کہا دور ہو اے بطال قسم ہے اوسکے حق کی اگر وہ میرے ساتھہ محبت نرکھتا تو مجھے نہ ستاتا اور مجھے کھڑا نکرتا پھر وہ مونہہ کے بل گر پڑی پھر کچھہ شعر پڑہے اسکے بعد چلاکے یہہ کہا الٰہی معاملہ میرے اور تیرے درمیان پوشیدہ تھا اور اب لوگون نے جان لیا سو تو مجھے اپنی طرف کھینچ لے پھر ایک چیخ ماری اور انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہا ؛

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین راہ مین ایک دیوانہ مینے دیکھا لڑکے اوسکے پیچھے تھے اوسکو پتھر مارتے تھے اوسکا مونہہ خون آلودہ کردیا تھا سر پھوڑ ڈالا تھا مینے اونکو منع کیا لڑکون نے کہا شیخ تو ہمین چھوڑ دے ہم اسکو قتل کرینگے یہہ تو کافر ہے مین نے کہا تمکو اسکی کونسی بات کفر کی معلوم ہوئی اونھون نے کہا اسکا یہہ گمان ہے کہ یہہ اللہ کو دیکھتا ہے اوس سے باتین کرتا ہے مینے کہا تم ذرا ٹھیر جاؤ مین اوسکے پاس گیا اوسکو دیکھا تو وہ کچھہ باتین کرتا تھا اور ہنستا تھا اور اس اثنا مین یہہ کہتا تھا یہہ تجھے لایق ہے کہ تو ان لڑکون کو مجھپر مسلط کرتا ہے کہ وہ میرے ساتھہ ایسا کرین مینے اوس سے کہا یا اخی یہہ لڑکے تجھسے کچھہ نقل کرتے ہین کہا یا شبلی کیا کہتے ہین مینے کہا وہ یہہ کہتے ہین کہ تو یہہ گمان کرتا ہے کہ تو اپنے رب کو دیکھتا ہے اوس سے باتین کرتا ہے اوسنے ایک سخت چیخ ماری پھر کہا یا شبلی قسم ہے اوسکے حق کی جسنے اپنی حب کے ساتھہ مجھے عاشق کیا اور اپنے بعد و قرب کے درمیان مجھے حیران کیا اگر وہ طرفۃ العین مجھسے حجاب کرے تو مین جدائی کے صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاؤن پھر یہہ کہتا ہوا چلا گیا کہ تیرا خیال میری آنکھہ مین تیرا ذکر میرے مونہہ مین تیرا ٹھکانا میرے دل مین ہے سو تو کہان غائب ہوتا ہے ؎

شہر دل ہے ہمارا دل سے		عرش وہ ہے یہہ تری منزل ہے	

امام یافعی رحمہ اللہ نے اس کلام کی اصلاح یون کی ہے کہ تیرا جمال میری آنکھہ مین تیری یاد میرے مونہہ مین تیری محبت میرے دل مین ہے سو تو کہان غائب ہوتا ہے اور کہا کہ اوسمین بعض ایسے لفظ ہین جو صفات خالق سبحانہ مین جائز نہین ہین وہ لفظ خیال اور لفظ مثوی ہے ؛

حکایت محمد بن محبوب رحمہ اللہ کہتے ہین مین شفاخانے کی راہ مین تھا دیکھا کہ ایک لڑکے کے گلے مین طوق پاؤن مین بیڑیان پڑی ہوئی ہین اوسنے مجھسے کہا اے ابن محبوب تو دیکھتا ہے کہ وہ بعد طوق و بیڑی کے مجھسے راضی ہوگیا یہہ سب اوسی کے حب مین ہے پھر رویا اور کہنے لگا کہ مجھے لایق ہے کہ اپنے گناہون کے سبب سے نوحہ کرون گناہون نے صحیح سالم دل میرے لئے نہین چھوڑا گناہون کی ہتیلیون نے میرے دل کو بوسیدہ کردیا اور بڑھاپے نے مجھے خبر موت کی پہونچا دی جب مین کہتا ہون کہ میرے دل کا زخم اب اچھا ہوگیا پھر وہ گناہون سے زخمی ہوجاتا ہے فوز و نعیم تو اوسی بندے کے لئے ہے جو حشر کے میدان مین بخوف اور راحت کے ساتھہ آوے ؛

حکایت علی بن عبدان رحمہ اللہ کہتے ہین ہمارے یہان ایک مجنون تھا دن مین دیوانہ رہتا رات کو ہوش مین آتا نماز پڑھتا صبح تک اللہ سبحانہ کی

مناجات کرتا ایک دن مینے اوس سے کہا تو کب سے دیوانہ ہوا کہا جب سے مینے اوسکو پہچانا پھر کہنے لگا مین وہ ہون کہ جب مینے قرب چاہا تو مجھے میرے مالک نے دوستی کا لباس پہنایا سو مین ایسا ہو گیا کہ سوا مالک رزق عباد کے کسی مونس کیطرف ٹھکانا نہین پکڑتا پھر مین اوسکے پاس سے چلا آیا اوسکو دیکھا کہ وہ بیہوش آیا اور یہہ آیت پڑہی اتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا مجھے معلوم ہوا کہ یہہ بھوکا ہے مین اوسکے لئے کہانا لایا اوسنے کہایا پیا پھر کہنے لگا تجھی پر میرا بھروسا ہے نہ سب لوگون پر تو ہی میرا حال جانتا ہے وہ نہین جانتے مینے قسم کہائی ہے کہ جب مین بھوکا ہونگا تو اے میرے مالک تو کوئی دروازہ میرے لئے کھول دیگا سو مین کہلایا پلایا جاؤنگا مینے اوس سے کہا تو مجھے کوئی وصیت کر اوسنے کہا تقویٰ اللہ کے ساتھہ خوف کو لازم کر ساری دنیا کو چھوڑ دے بیشک اللہ کا تقویٰ سب سے بڑہا ہوا ہے جب رات آوے تو رات کے اندھیرے مین کوشش کر تھوڑی دیر دروازے کو ٹھونک امید ہے کہ کھلجاوے کہتے ہین کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا مجھے ایسی چیز بتا کہ مجھے نفع ہو کہا لوگون سے بھاگ اونسے اُنس نکر تیرا اتصال پورا ہو جاویگا اور عذاب کم ہوگا اوسنے کہا اور بتا کہا صدق و تقویٰ لازم کر عُجب و ریا کو چھوڑ نفس و ہوی پر غالب ہو مقصد حاصل ہوگا اوسنے کہا بس اللہ تعالےٰ تجھہ سے خوش ہو ٭

حکایت ۱۵ ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین انطاکیہ کے پہاڑ مین سیر کر رہا تہا کہ ایک عورت دیوانی سی دیکھی صوف کا جبہ پہنے ہوئے تہی مینے اوسے سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا تو ذوالنون نہین ہے مینے کہا اللہ تجھے عافیت مین رکھے تو نے مجھے کسطرح پہچانا اوس نے کہا مینے تجھے حبیب کی معرفت سے پہچانا پھر کہنے لگی مین چاہتی ہون کہ تجھہ سے ایک مسئلہ پوچھون مینے کہا پوچھہ کہا سخا کیا چیز ہے مینے کہا بذل و عطا کو کہتے ہین اوسنے کہا یہہ سخا تو دنیا مین ہے دین مین سخا کیا ہے مینے کہا رب العالمین کی طاعت کیطرف مسارعت کرنا ہے کہنے لگی جب تو مولیٰ کی طاعت کیطرف مسارعت کرے تو وہ تیرے دل پر مطلع ہو اور تو اوس سے کوئی چیز نہ چاہتا ہو خرابی ہو تیری اے ذوالنون مین بیس برس سے چاہتی ہون کہ اوس سے کوئی چیز طلب کرون سو مین اوس سے شرماتی ہون اس ڈر سے کہ مین مثل بُرے مزدور کے ہو جاؤن کہ جب اوسنے مزدوری کی اُجرت مانگنے لگا مین اوسکی ہیبت اور اوسکے عز و جلال کے لئے عمل کرتی ہون پھر چلی گئی اور مجھے چھوڑ دیا رضی اللہ عنہا ٭

حکایت ۱۶ ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین تیہ بنی اسرائیل مین جا رہا تہا کہ ناگاہ ایک عورت سیاہ فام سے ملاقات ہوئی رحمٰن کی محبت کے شوق نے اوسکو مسلوب الحواس کر دیا تہا آسمان کیطرف اپنی نگاہ اوٹھائے ہوئے تہی مینے کہا من السلام علیک اوسنے کہا وعلیک السلام یا ذالنون مینے کہا تو نے مجھے کہانسے پہچانا اوسنے کہا یا بطال اللہ عز و جل نے دو ہزار برس پہلے جسمون کی پیدائش سے روحونکو پیدا کیا پھر عرش کے گرد اونکو طواف کرایا سو اونمین سے جن روحونکی وہان پہچان ہو گئی وہ یہان آپسمین مالوف ہوئین جنکی پہچان نہوئی وہ مختلف رہین میری روح نے تیری روح کو اوس گردش مین پہچان لیا تہا ذوالنون کہتے ہین مینے اوس سے کہا کہ تو مجھے حکیم معلوم ہوتی ہے تجھے اللہ تعالےٰ نے جو سکھایا ہے اوسمین سے مجھے کچھہ سکھا اوسنے کہا اے ابوالفیض تو اپنے اعضا پر عدل کی ترازو رکھہ تاکہ جو کچھہ غیر اللہ کے لئے ہے وہ پگھل جاوے اور دل مصفیٰ رہجاوے اوسمین سوا رب عزوجل کے اور کچھہ نہو جب تیرا دل ایسا صاف ہو جاویگا تو وہ تجھے اپنے دروازے پر کنارا رہنے دیگا اور ولایت جدیدہ تجھے عنایت فرماویگا اور خازنون کو تیرے لئے طاعت کرنیکا حکم دیگا مینے کہا بہن اور کچھہ زیادہ کہو کہا اے ابوالفیض خذ من نفسک لنفسک اور جب تو خلوت مین ہو تو اللہ تعالےٰ کی طاعت کر جب تو اوس سے دعا کریگا وہ قبول فرمائیگا رضی اللہ عنہا ٭

حکایت ۱۷ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین تنہا حج کے لئے گیا کہ مین مجاور رہا جب رات ہوتی تو مین طواف کیا کرتا ناگاہ ایک عورت کو دیکھا کہ وہ طواف کر رہی ہے اور یہہ شعر پڑہتی جاتی ہے ؎

	اِنّی اُحِبُّ اَن یخفی وکم قد کتمته		فاصبح عذری قد اناخ وطنّبا
	اذا اشتد شوقی هام قلبی بذکره		وان امت قربا من حبیبی تقربا
	ویبدو فانفی ثم احیا به له		ویبعدنی حتی الذوا طربا

یعنی محبت چھپ نہین سکتی مینے اوسکو بہت چھپایا سوا وسنے میرے نزدیک اپنی سواری بٹھادی خیمے لگا دئے جب میرا شوق بڑہتا ہے تو میرا دل اوسکی یاد مین دیوانہ ہو جاتا ہے اور حواس سے قرب چاہتی ہون تو میرا دوست نزدیک ہوجاتا ہے وہ ظاہر ہوتا ہے تو مین فنا ہوجاتی ہون پہر اوسکے ساتھہ اوسکے لئے زندہ ہوجاتی ہون اور وہ مجھپر عنایت کرتا ہے یہانتک کہ مزہ لیتی ہون طرب کرتی ہون مینے اوس سے کہا ایسی جگہہ مین اللہ تعالے سے نہین ڈرتی یہہ باتین کرتے ہی اوسنے میری طرف دیکہا اور کہا اے جنید اگر تقوی نہوتا تو مین عمدہ نیند نہین چھوڑتی تقوے ہی نے مجھے اپنے وطن سے نکالا جیسا تو دیکھہ رہا ہے اوسکے وجد کے سبب سے بہاگتی پہرتی ہون اوسکی محبت نے مجھے دیوانہ بنایا ہے پہر کہا اے جنید تو بیت اللہ کا طواف کرتا ہے یا رب البیت کا مین نے کہا مین تو بیت اللہ کا طواف کرتا ہون اوسنے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹہایا اور کہا تو پاک ہے تو پاک ہے اپنی خلق مین کیا بڑی تیری مشیت ہے ایک خلق ہے مثل پتہرون کے کہ پتہرونکا طواف کرتی ہے پہر اوسنے یہہ شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ لوگ پتہرونکا طواف کرتے ہین اور تیری طرف قرب چاہتے ہین اور اونکے دل دیکہو تو پتہر سے بہی زیادہ سخت حیران ہوئے مارے حیرانی کے نہ جانا کہ وہ کون ہین اور اپنی فکر ہین محل قرب مین نزول کیا اگر یہہ دوستی مین اخلاص کرتے تو انکی صفات غائب ہوجاتی اور ذکر کے سبب سے وجود حق کی صفات قائم ہوجاتی حضرت جنید فرماتے ہین کہ اوسکی باتون سے مجھے غش آگیا جب ہوش آیا تو اوسے نہ دیکہا رضی اللہ عنہا ۔

حکایت ۱۸ ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین تیہ بنی اسرائیل مین ایک عورت سے ملاقات ہوئی بالون کا کرتا پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے تہی ہاتہہ مین لوہے کی برچہی تہی مینے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اوسنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اللہ تجھے عافیت مین رکہے مرد اور عورتون سے خطاب مینے کہا مین تو ذوالنون مصری تیرا بہائی ہون اوسنے کہا مرحبا اللہ تجھے صحیح سالم زندہ رکہے مینے کہا تو یہان کیا کرتی ہے اوسنے کہا جب مین کسی شہر مین جاتی ہون اور اوسمین دوست کی نافرمانی کیجاتی ہے تو وہ مجھپر تنگ ہوجاتا ہے سو مین ایسی پاک جگہہ ڈہونڈتی ہون کہ اوسپر سجدہ کرون ایسے دل کے ساتہہ اوس سے مناجات کرون جو کہ اوسکی ملاقات کے نہایت شوق سے پگہل گیا ہو مینے کہا جیسا تو نے دوست کا ذکر کیا اس سے بڑہکر دوست کا ذکر کرتے مین نے کسیکو نہین سنا تو بتا محبت کیا شئے ہے اوسنے کہا سبحان اللہ تو تو خود حکیم و واعظ ہے تو مجھہ سے محبت کو پوچہتا ہے اول محبت یہہ ہے کہ دوام محنت پر مستعد کرتی ہے جب روحین اعلے درجہ کی صفائی کو پہونچ جاتی ہین تو اللہ تعالے اپنی محبت کا مزے دار پیالہ گہونٹ گہونٹ اونکو پلاتا ہے پہر اوسنے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑی جب ہوش آیا تو چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مین تیرے ساتہہ دو طرح کی محبت رکہتی ہون ایک تو حب ہوئی دوسری حب اسلئے کہ تو اسکے لایق ہے سو حب ہوئی ذکر ہے کہ اوسکے سبب سے تیرے ماسوا سے مشغول ہوجاتی ہون اور دوسری حب یہہ ہے کہ تو پردہ اوٹہاوے کہ مین تجھکو دیکہہ لون ان دونون مین میری کوئی تعریف نہین ہے اسمین اور اسمین تعریف تیرے ہی لئے ہے ۔

حکایت ۱۹ محمد بن رافع رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین بعض بلاد شام سے آتا تہا راہ مین کسی جگہہ مین نے ایک جوان آدمی دیکہا صوف کا جبہ پہنے ہوئے تہا ہاتہہ مین ڈولچی تہی مینے کہا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا مجھے نہین معلوم مینے کہا کہانسے آئے ہو کہا مین نہین جانتا مینے گمان کیا کہ یہہ مجنون ہے پہر مینے پوچہا تمہین کس نے پیدا کیا اوسکا رنگ زرد ہوگیا گویا اوسکو زعفران مین ڈبو دیا پہر کہا مجھے اوسنے پیدا کیا ہے جس سے ذرہ برابر غائب نہین زمین مین نہ آسمان مین مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے مین تو تیرے بہائیون سے ہون اور اون لوگون مین سے ہون جو تم سے آدمیون کے ساتہہ انس رکہتے

ہین تو مجھہ سے منقبض نہوا اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی مین بیشک دوست رکھتا ہون کہ کاش میرے لئے ترک جماعات جائز ہوتا یہانتک کہ مین ایسے بلند پہاڑ مین تنہا رہتا کہ اوسکا چڑہنا نہایت دشوار ہوتا یا کسی غار مین اکیلا پڑا رہتا شاید گہڑی بہر میرا دل دنیا اور اہل دنیا سے غافل ہوتا مین نے کہا دنیا نے تیرا کیا گناہ کیا ہے کہ وہ اسقدر مستحق بغض ہوئی اوسنے کہا دنیا کا گناہ یہی ہے کہ اوسکی جنایتون سے اندہا ہوجاوے مینے کہا کوئی ایسی دوا ہے کہ اوسکے ساتھہ اس اندہے پن کا علاج کرسکتا ہے جسنے مجھہ سے وہ چیز چہپا دی ہے جو مجھہ سے چاہی گئی ہے اوسنے کہا مجھے نہین لگتا کہ تو یہہ علاج کرسکے تو تو نہایت سہل دوا کا استعمال کر مینے کہا تو پہر تو ہی کوئی لطیف دوا بتا اوس نے پوچھا تیری بیماری کیا ہے مینے کہا حب الدنیا اوسنے تبسم کیا اور کہا اس سے بڑہکر اور کون بیماری ہے تو نازی زہریلی اور سخت تکلیفین گوارا کرمینے کہا پہر کیا کہا پہر صبر کی تلخی جسمین گہبراہٹ نہوا اور محنت جسمین راحت نہومینے کہا پہر کیا کہا پہر وحشت جسمین انس نہوا اور جدائی جسمین اجتماع نہومینے کہا پہر کیا کہا پہر غفلت اوس سے جسکا تو ارادہ کرتا ہے اور صبر اوس سے جسکو تو دوست رکھتا ہے تو اگر چاہتا ہے تو اس دوا کا استعمال کر ورنہ تو علیحدہ ہوجا اور فتنون سے ڈر اسلئے کہ وہ اندہیری رات کے ٹکڑون کیطرح مین مینے کہا تو مجھے کوئی ایسا عمل بتا کہ مجھے اللہ عزوجل کیطرف قریب کردے اوسنے کہا یا اخی مینے ساری عبادتون مین فکر کی مینے نہین دیکھا کہ کوئی عبادت بہت بڑہکر یا کہا بہت نافع لوگونکی علیحدگی اور اونکی ترک مخالطت سے ہو مینے دلکے دس جزء دیکھے سو نوحصے تو لوگون کے ساتھہ ہین اور ایک دنیا کے ساتھہ جس شخص کو تنہائی پر قدرت ہوگئی اوسنے نوحصے دلکے اپنے قبضے مین کئے پہر وہ غائب ہوگیا اسکے بعد اوس سے ملاقات نہوئی ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک طبیب پر میرا گزر ہوا اوسکے آگے لوگ بیٹہے ہوئے تہے وہ اونکو پینے کی دوا بتا رہا تہا مین بہی اوسکی طرف بڑہا اوسنے ہلکے سے میری نبض دیکہی گہڑی بہر تک اپنا سر نیچے کئے رہا پہر کہا پنج فقر ورق صبر ہلیلہ تواضع ان تینون کو یقین کے ظرف مین رکھہ اور اوسپر خشیت وحیا کا پانی ڈال پہر حزن و درد کی آگ اوسکے نیچے جلا پہر مراقبے کی چلنی سے رضا کے جام مین اوسکو صاف کر توکل کا شربت اوسمین ملا صدق کی ہتیلی سے اوسکو پکڑ استغفار کے پیالے سے اوسکو پی جانے کے بعد ورع کے پانی سے کلی کر حرص وطمع کا چہوڑنا اس دوا کا پرہیز ہے اگر تو نے اسطرح کیا تو مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالے تجھے شفا ہوگی ؛

حکایت کہتے ہین کہ بصرے مین کسی راہ سے حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا گزر ہوا آپنے دیکہا کہ ایک بڑا حلقہ ہے لوگ اوسکے گرد اپنی گردنین اوسکی طرف بلند کررہے ہین اپنی نگاہین اوسطرف اوٹہا رہے ہین آپ بہی اوسطرف تشریف لیگئے تاکہ لوگون کے جمع ہونے کا سبب دریافت کرین دیکہا کہ ایک جوان آدمی نہایت حسین پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے نیک لوگون کیطرح سکون و وقار کے ساتھہ کرسی پر بیٹہا ہوا ہے لوگ اوسکے سامنے قارورہ لارہے ہین وہ بیمارون کی بیماری دریافت کررہا ہے جسکو جو بیماری ہے اوسکے موافق انواع واقسام کی دوا بتا رہا ہے آپ آگے بڑہے اور کہا السلام علیک ایہا الطبیب ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تیرے پاس کوئی دوا گناہون کی دواؤن مین سے بہی ہے گناہون نے لوگون کو تہکا دیا ہے اللہ تجہپر رحم کرے طبیب نے زمین کیطرف اپنا سر جہکا لیا اور کچہہ جواب نہ دیا آپنے دوبارہ اوس سے یہی فرمایا پہر بہی اوسنے کچہہ بات نہ کی تیسری بار بہی آپنے ایسا ہی کہا اسبکی بار اوسنے اپنا سر اوٹہایا سلام کا جواب دیا اور کہا کیا آپ اودویۂ ذنوب جانتے ہین اللہ تعالے آپ مین برکت دے آپنے فرمایا ہان کہا بیان فرمایئے وباللہ التوفیق آپنے کہا کہ ایمان کے باغ مین جا بیخ نیت دانۂ ندامت برگ تدبر تخم ورع ثمر عفت اغصان یقین لب اخلاص قشور اجتہاد بیخ توکل غلاف شکوفۂ اعتبار سیفان انابت تریاق تواضع دہان سے ان سب دواؤن کو قلب حاضر فہم وافر انامل تصدیق کف توفیق کے ساتھہ لاکے تحقیق کے طباق مین رکھہ پہر انکو آنسوؤن کے پانی سے دہو پہر انکو رجا کی دیگچی مین ڈال پہر شوق کی آگ اسکے نیچے جلا یہانتک کہ حکمت کا جہاگ اسپر آجاوے پہر رضا کی تشتریون مین اوسکو نکال استغفار کے پنکہون سے اوسپر ہوا کر یہہ

ایک عمدہ شربت تیرے لئے طیار ہوجاویگا پھر تو اسکو ایسے مکان مین پینا کہ سوائے اللہ تعالے کے اور کوئی تجھے نہ دیکھے یہ شربت گناہونکو تجھسے دور کردیگا یہانتک کہ ایک گناہ بھی تجھپر باقی نرہیگا طبیب نے دو شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اے حور کے خطبہ کرنیوالے اوسکے پردے مین مستعد ہوجا اللہ تعالے کا تقوی اوسکا مہر ہے محنت کر سست نہو نفس کے صبر پر مجاہدہ کر پھر اوسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ اوسی مین دنیا سے انتقال کیا آپنے فرمایا قسم ہے اللہ کی بیشک تو دنیا و آخرت کا طبیب تہا پھر آپنے اوسکی تجہیز و تکفین کا حکم دیا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین بعض اطبا پر میرا گزر ہوا اوسکے گرد ایک جماعت مرد عورت کی تھی وہ ہر ایک کو اوسکے مرض کے موافق دوا بتا رہا تھا مین اوسکے قریب گیا اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے تو مجھے گناہون کی دوا بتا وہ حکیم حاذق تہا گہڑی بہر اپنا سر نیچا رکہا پھر کہا اگر مین تجھے بتاؤن تو تو سمجھ لیگا مینے کہا ہان ان شاء اللہ تعالے کہا بیخ فقر برگ صبر ہلیلۂ تواضع بلیلۂ خضوع روغن بنفشۂ ہیبت خطمی محبت تمر ہندی سکینہ گل صدق جب یہہ اوصاف جمع ہوجاوین تو اونکو احکام کی دیگ مین ڈال اور انکے اوپر احکام کا پانی ڈال اشتیاق و احتراق کی آگ انکے نیچے جلا اسطام عظمت سے اونکو حرکت دے یہانتک کہ حکمت کا جھاگ آجاوے جب یہہ صفا فکر سے صاف ہوجاوے تو اسکو ذکر کے جام مین رکہ اور راو ورق رضا سے اسکو صاف کر اور محمودۂ انابت اسمین ملا اور جد فی العمل کی گوگل کو دانتونسے خوب مضبوط پکڑ اور خلوت کی دکان مین اسکو پی جا وفا کے پانی سے کلی کر خوف و جوع کے مسواک سے مونہہ کو صاف کر قناعت کا سیب سونگھ رد مال اعراض عما سوی اللہ کے ساتھہ اپنے دونون ہونٹونکو پونچھہ یہہ ایسا شربت ہے کہ گناہونکو دور کرتا ہے اور علام الغیوب سے قریب کرتا ہے ؛

حکایت نقل کیا گیا ہے کہ بعض صالحین بیمار ہوئے ضعیف ہوگئے رنگ زرد ہوگیا کسی نے اونسے کہا کہ ہم آپکے لئے طبیب کو بلا دین کہ اس بیماری سے آپکا علاج کرے اونہون نے کہا طبیب ہی نے مجھے بیمار کیا پھر کہا مین کیونکر اپنے طبیب سے بیماری کا شکوہ کرون جو کچھہ مجھے پہونچا ہے وہ میرے ہی طبیب سے ہے ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین کہ اونہون نے خطاؤن کے درختون کو اپنی آنکھون کے سامنے لگایا ہے توبہ کا پانی اونکو پلایا ہے پہر وہ ندامت و حزن کا پھل لائے سو وہ بدون جنون کے مجنون ہوگئے اور بغیر مے و بکم کے بلید بنگئے اور فی الحقیقت وہ فصیح و بلیغ ہین اللہ و رسول کو خوب جانتے پہچانتے ہین پہر اونہون نے کاس صفا پیا سو طول بلا پر صبر کرنا اونکو میراث مین ملا پہر ملکوت مین اونکے دل والہ ہوگئے سرایا عجب جبروت مین اونکی فکرین جولان کرنے لگین ندامت کے پتون کے نیچے سایہ چاہا خطاؤن کے صحیفے کو پڑہا پہر اپنے نفوس کو جزع کا وارث کیا یہانتک کہ ورع کی سیڑہی لگاکے زہد کی بلندی پر پہونچ گئے ترک دنیا کی تلخی کو شیرین کیا بچھونے کی سختی کو نرم سمجھا یہانتک کہ حبل نجات و عروۂ سلامت ہاتھہ لگا اونکی روحین بلندی مین چرنے لگین یہانتک کہ ریاض نعیم مین اپنی سواریون کو تہہایا بحر حیات مین خوض کیا خنادق جزع کو بھر دیا ہوی کے پلون سے عبور کیا یہانتک کہ علم کے میدان مین اوترے غدیر حکمت سے پانی پیا سفینۂ عطیہ مین سوار ہوکے ریح نجات کے ساتھہ بحر سلامت مین جہاز چلایا یہانتک کہ ریاض راحت معدن عز و کرامت مین پہونچگئے یہہ دعا ہی ذوالنون رضی اللہ عنہ کی ہے الٰہی تو مجھے اون لوگون مین کر جنکی روحین ملکوت مین پہرتی ہین اونکے لئے جبروت کا پردہ اوٹھایا گیا ہے سو وہ بحر یقین مین گہسے ریاض متقین مین سیر کی توکل کی کشتی مین بیٹھے توسل کے بادبان سے اوسکو چلایا قرب عزت کی نہرون مین محبت کی ہوا سے چلے اخلاص کے کنارے پر سامان اوتارا خطایا کو پھینکا طاعات کو اوٹھایا برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

حکایت سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک بار بعض بلاد شام مین جارہے تھے اتنے مین ایک شخص نے ہم مین سے کہا کہ یہان ایک عابد ہے ہم سب اوسکے پاس جاوین شاید اللہ تعالے اوسکو مسخر کردے کہ وہ ہم سے بات کرے ہم اوسکے پاس گئے اوسکو روتے پایا ہمنے پوچھا کیون روتے ہو کہا مین کیون نہ روؤن راہ دشوار گزار ہوگئی اوسکے چلنے والے تہوڑے رہگئے اعمال چھوڑ دئے گئے اونمین رغبت کرنے والے کم ہوگئے حق قلیل ہوگیا یہہ ام

پرانا پڑگیا سو مین اوسکو نہین دیکھتا مگر ہر بطال کی زبان مین حکمت کی باتین کرتا ہے اعمال سے علحدہ ہے رخصت کا فرش کیا تاویل کا مہد بنایا گناہ کی زلتون کا بہانہ کیا پھر ایک چیخ ماری اور کہا اونکے دل دنیا کی راحت کی طرف کیونکر جھکگئے اور ملکوت سمار کی راحت سے منقطع ہوگئے پھر کہنے لگا افسوس علمار کے فتنے سے اور بڑی مصیبت ہے راہ بتانے والون کی حیرت سے اور ایک جولان کیا پھر کہا کہان ہین علمار ابرار بلکہ کہان ہین زہاد اخیار پھر رو دیا اور کہا واللہ طول امل نے اور جنت و نار ثواب وعقاب وطول حساب کے ذکر نے جواب دینے سے اونکو مشغول کر دیا پھر کہا استغفر اللہ من شغوۃ الکلام میرے پاس سے الگ ہوجاؤ ہم اوسکو روتے ہوئے چھوڑ آئے ہمکو اوسکی جدائی سے نہایت رنج وغم ہوا ؛

حکایت ۲۵ بعض صالحین سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس نو ولیون کو دیکھا مین اونکے پیچھے گیا اونمین سے ایک نے میری طرف پھر کے دیکھا مجھہ سے کہا تو کہان جاتا ہے مینے کہا مین تمہارے ساتھہ چلتا ہون اسلئے کہ مجھے تمسے محبت ہے۔ تم نے جنکی زیارت کی اونسے مینے سُنا ہے کہ انہون نے فرمایا کہ آدمی جسکے ساتھہ محبت رکھتا ہے اوسکے ہمراہ ہوگا ایک نے اونمین سے کہا کہ جس جگہہ ہم جاتے ہین تو وہان نہین جاسکتا ہے اسلئے کہ وہان وہی شخص جاسکتا ہے جسکی عمر چالیس برس کو پہونچگئی ہو دوسرے نے کہا اسکو آنے دو شاید اللہ تعالے اسکو وہی منصب عنایت فرماوے پھر مین اونکے ساتھہ چلا اور زمین ہمارے نیچے لپٹتی جاتی تھی اور محبت عشاق سے کہتے تھے چلے آؤ غرضکہ ہم اسیطرح چلتے رہے یہانتک کہ ایک شہر مین پہونچے سونے چاندی سے بنایا ہوا تھا اوسکے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے اوسکی نہرین بہ رہی تھین میوے عمدہ کثرت سے تھے ہم اوسکے اندر گئے میوے کہائے مینے تین سیب اوسمین سے اپنے ساتھہ لئے اونہون نے اونکے لینے سے منع کیا جب ہم وہانسے چلے تو مینے اونسے شہر کا حال پوچھا اونہون نے کہا یہ شہر مدینۃ الاولیا ہے جب وہ سیر کرنا چاہتے ہین تو وہ اونکے لئے ظاہر ہوتا ہے جہان کہین ہون تیرے سوا چالیس برس کی عمر کے پہلے اوسمین اور کوئی داخل نہین ہوا جب ہم مکے مین آئے تو مینے ایک سیب وامغانی کو دیدیا اوسنے اوسکو پھینکدیا میرے اصحاب نے مجھے ملامت کی اور کہا کہ تو اوسکو اسکی جگہہ مین پھیر دے میرا یہہ حال تھا کہ جب مجھے بھوک لگتی تو مین اوس سیب سے کھا لیتا تھا وہ بگڑتا نہ تھا مین جب اپنے گھر لوٹ کے آیا تو میرے ساتھہ ایک سیب تھا اور اسیکو مینے اپنے لئے رکھا تھا میری بہن نے مجھہ سے معانقہ کیا اور کہا وہ چیز کہان ہے جو سفر سے ہمارے لئے تحفہ لایا ہے مینے کہا مین تمہارے لئے کیا تحفہ لاؤنگا مین تو دنیا سے دور راحت سے علحدہ ہون اونسنے کہا وہ سیب کہان ہے مینے تجاہل کیا اور کہا کونسا سیب اوسنے کہا یا مسکین قسم ہے اللہ کی مجھے تو اوس شہر مین لیگئے اور مین بیس برس کی تھی اور تونے اوسکو نہین دیکھا مگر بعد اسکے کہ تجھے اونہون نے نکالا اور مین واللہ اوسکی طرف جذب کیگئی مجھے اوسکا پیغام دیا گیا مینے کہا بہن بڑا ابدال اونمین کا مجھہ سے کہتا تھا کہ سوا تیرے قبل چالیس برس کی عمر کے اوسمین کوئی داخل نہین ہوا اوسنے کہا سچ ہے یہہ حال تو مریدین کا ہے رہے مراد ون سو وہ اوسمین داخل ہوتے ہین اور اوس سے راضی نہین ہوتے اور تو جب چاہے مین تجھے اوسکو دکھادون مینے کہا مین چاہتا ہون کہ اوسکو دیکھون اوسنے کہا اے شہر حاضر ہو قسم ہے اللہ کی بیشک مینے اوس شہر کو بعینہ دیکھہ لیا وہ اوسکی طرف جھکتی تھی اوسنے اپنا ہاتھہ بڑہایا اور کہا تیرا سیب کہان ہے پھر وہ سیب جو میرے اوپر تھا مجھہ پر گر پڑا وہ ہنس پڑی پھر کہا جسکے پاس یہہ ملک ہو وہ تیرے سیب کا محتاج ہوگا واللہ مینے اسوقت اپنے نفس کو حقیر جانا مین نہین جانتا تھا کہ میری بہن بھی اونمین سے ہے رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ۲۶ ابراہیم بن مہلب سائح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت طواف کر رہا تھا ناگاہ ایک عورت کو دیکھا کہ کعبے کے پردے سے لٹکی ہوئی یہہ کہہ رہی تھی اے میرے مالک قسم ہے اوس محبت کی جو تجھے میرے ساتھہ ہے کہ میرا دل مجھے پھیر دے مینے کہا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ وہ تجھے دوست رکھتا ہے کہا مجھے اوسکی عنایت قدیم سے معلوم ہوا اوسنے میری طلب مین لشکر بھیجے بہت مال خرچ کیا یہانتک کہ مجھے شرک کے شہرون سے نکالا توحید

مین داخل کیا اپنی ذات کی معرفت عنایت فرمائی بعد اسکے کہ مین اوسکو نہین جانتی تہی بھلا ابراہیم یہہ سب کچھہ بدون محبت وعنایت کے کیونکر ہوسکتا ہے
مینے کہا تیری محبت اوسکے لئے کسطرح ہے کہا بہت بڑی چیز ہے مینے کہا وہ کیونکر ہے کہا شراب سے زیادہ رقیق جلاب سے زیادہ شیرین ہے ٭

حکایت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن حرم مین بیٹہا ہوا تہا اسکے پہلے سات حج کرچکا تہا مینے اپنے جی مین کہا کہ کبتک ان رستون ان جنگلون مین آیا جایا کرونگا اتنے مین نیند نے غلبہ کیا مین سوگیا خواب مین دیکہا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اے ابن موفق تو اپنے گہر کی طرف اوسیکو بلاتا ہے جس سے تو محبت رکہتا ہے سو خوشی ہے اوسکے لئے جسکو مولی دوست رکہے اور مقام اعلی کیطرف اوسکو اوٹہالاوے ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہون نے کعبے کے پاس ایک جوان آدمی کو دیکہا کہ رکوع وسجود کثرت سے کر رہا ہے یہہ اوسکے قریب گئے اوس سے کہا تو بہت نماز پڑہتا ہے اوسنے کہا لوٹ کے جانے کی اجازت کا منتظر ہون یہہ کہتے ہین کہ مینے دیکہا کہ ایک رقعہ اوسپر گرا اوسمین یہہ لکہا ہوا تہا من العزیز الغفور الی العبد الصادق الشکور انصرف مغفورا لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر رضی اللہ عنہ ٭

حکایت شیخ ابوبکر کتانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکہ معظمہ مین حج کے موسم مین محبت کے مسئلے کا ذکر ہوا شیوخ نے اوسمین کلام کیا جنید سب سے کم عمر تہے لوگون نے ان سے کہا کہ اے عراقی تیرے پاس جو کچہہ ہو اوسکو بیان کر انہون نے سر جہکا لیا انکی آنکہین بہنے لگین پہر کہا کہ محب ایک بندہ ہے کہ اپنے نفس سے چلا گیا اپنے رب کے ذکر کے ساتہہ متصل ہوا اوسکے حقوق کے ادا کرنے کے ساتہہ قائم ہوا اپنے دل سے اوسکی طرف دیکہتا ہے اوسکی ہیبت کے انوار نے اوسکے دل کو جلا دیا اوسکی دوستی کے پیالے سے اوسکا پینا صاف پاک ہوا جبار اپنے غیب کے پردہ سے اوسکے لئے ظاہر ہوا سو وہ اگر بات کرتا ہے تو اللہ کے ساتہہ اور جو نطق کرتا ہے تو اللہ سے اور جو حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے اور جو سکون کرتا ہے تو وہ اللہ کے ساتہہ ہے سو وہ اللہ کے ساتہہ اللہ کے لئے اللہ کے ہمراہ ہے سب شیوخ رونے لگے اور کہا اس سے زیادہ اب بیان نہین ہوسکتا جبرک اللہ یا تاج العارفین ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین طواف مین مینے دیکہا کہ ایک آدمی آدہی عمر کا ہاتہہ مین عصا لئے ہوئے طواف کر رہا ہے عبادت نے اوسکو ضعیف کردیا تہا عصا پر تکیہ کرکے طواف کرتا تہا مینے پوچہا تمہارا وطن کہان ہے کہا خراسان پہر مجہہ سے پوچہا تم کتنی مدت مین یہہ مسافت طے کرتے ہو مین نے کہا دو یا تین مہینے مین کہا تو پہر ہر سال حج کیون نہین کرتے مینے کہا تمہارا وطن یہانسے کسقدر دور ہے کہا پانچ برس کی راہ ہے مینے کہا واللہ یہہ کہلا ہوا فضل اور سچی محبت ہے وہ ہنسا اور کہنے لگا جس سے تو محبت رکہتا ہے اوسکی زیارت کر گو کتنا ہی گہر دور ہو اور کتنے ہی حجاب اور پردے حائل ہون چاہئے کہ دوری اوسکی زیارت سے ہرگز تیری مانع نہو اسلئے کہ محب تو اپنے محبوب کی ضرور ہی زیارت کرتا ہے ٭

حکایت بعض اہل علم سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ بعض وقت ایک عورت خوبصورت حیادار میرے پاس آیا جایا کرتی اسلام کے طریقے دین کی باتین مجہہ سے پوچہا کرتی تہی مین اوسکو لطف سے جواب دیدیا کرتا تہا اوسکا حال مائل بہ تستر تہا مجہے اوسکی چال ڈہال اوسکا حسن حال پسند آتا تہا ایک وقت مدت کے بعد میرا گزر بازار مین ہوا مینے دیکہا کہ ایک آدمی اوس عورت کا ہاتہہ پکڑے ہوئے پکار رہا ہے کہ اس لونڈی کو مع اسکے عیب کے کون خریدتا ہے مینے اوس سے کہا کیا تو وہ عورت نہین ہے جو میرے پاس دین کی باتین اسلام کے طریقے پوچہنے آیا کرتی تہی اوسنے سر جہکا لیا اور سر سے اشارہ کیا کہ مین وہی ہون مینے اوس آدمی سے کہا کہ تو اسکا ہاتہہ چہوڑ دے اوس شخص نے کہا یا سیدی مجہے قدرت نہین ہے اس لونڈی کا مالک ایک مجوسی ہے اسنے اوسکو خفا کردیا ہے مین اوس شخص سے باتین کر رہا تہا کہ اتنے مین اوسکا مالک آگیا مین اوسکی طرف بڑہا اوس سے کہا کہ تو اپنی لونڈی کی صفت بیان کر تجہے اوسکی کونسی بات ناپسند ہے اوسنے کہا وہی شخص مجوسی ہے

نار و نور کو پوجتا ہے مینے اس لونڈی کو اسکی عقل و خوبصورتی دیکھکر پسند کیا تھا بہت قیمت دیکر اسکو خریدا تھا مین اسکو دیکھتا تھا کہ یہ ہمارے
معبود کی عبادت و تعظیم بہت کرتی تھی ہمارے معبودونکی محب و فرمان بردار تھی یہانتک کہ ایک رات تمہارے دین والون مین سے ایک آدمی
گزرا اوسنے تمہاری کتاب سے کچھ پڑہا اسنے اوسکے سنتے ہی ایک سخت چیخ ماری ہم ڈر گئے پھر اسنے محبت کے چند شعر پڑہے ہمکو اور دہشت ہوئی اور یہ
مبہوت ہو گئی ہم اس سے پوچھتے تھے یہ کچھ جواب نہ دیتی تھی مگر اتنا کیا کہ ہمکو اور ہمارے معبودون کی پوجا کو چھوڑ دیا ہمارے کہانے سے انکار
کیا جب رات آتی تو تمہارے قبلے کیطرف نماز پڑہتی ہمنے کتنا ہی اسکو منع کیا مگر اسنے نہ مانا دیکھتے ہو اسکا حال بگڑ گیا سارا رنگ روپ جاتا رہا ہمکو
اس سے کچھ نفع حاصل نہوا اور نہ ہمکو یہ قدرت ہے کہ اسکو اسکی حالت سے بدلدین اب مینے ارادہ کر لیا کہ مین اسکو بیچ ڈالون مینے اوس لونڈی
سے کہا کہ بات یون ہی ہے اوسنے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان مینے اپنے جی مین کہا کہ اسکا مالک اسکے حال سے واقف نہین ہے اسلیئے اسکو عیب
لگایا لونڈی نے ایک شعر پڑہا مضمون اوسکا یہ ہے کہ لوگ مجھپر ایسی چیز کا عیب لگاتے ہین کہ اگر وہ اونکو معلوم ہو جاوے تو سب لوگون سے بڑہکر
اوسکے ساتھ محبت رکھین مینے اوس سے پوچھا تجھپر کونسی آیت پڑہی گئی تھی اوسنے کہا یہ قول تمہارے رب کا جو برکت والا اور بڑا ہے ففروا الی اللہ
انی لکم منہ نذیر مبین ولا تجعلوا مع اللہ الھا اخر انی لکم منہ نذیر مبین کہنے لگی جب سے مینے یہ سنا ہے میرا صبر کھو گیا اور میرا حال یہ ہو گیا
جو تو دیکھ رہا ہے اور چند شعر ذوق شوق کے پڑہے مینے کہا کاش مین تجھے ان آیتون کو پورا سنا دیتا کہا اگر تو اچھی طرح سے پڑہ سکتا ہے تو پڑہ مینے
پڑہنا شروع کیا یہانتک کہ اس آیت پر پہونچا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین کہنے لگی تو نے خوب
پڑہا جسکا المعبود ضامن ہوا وہ تجھے کافی ہے پھر مینے اوسکے مالک سے کہا تو چاہے تو اسکی قیمت مجھ سے لیلے اوسنے کہا اسکی قیمت بہت ہے اور میرے چچازاد
بھائی کو اس سے تعلق ہو گیا ہے وہ اسکو مجھ سے لیا چاہتا ہے اوسکا یہ قصد ہے کہ جو خیال اسکو ہو گیا ہے اوس سے اسکو پھیر دے اور وہ مجوسی اہل ملت
سے ہے مین اوس سے بات چیت کر رہا تھا کہ اتنے مین اوسکا بھائی آپہونچا اور کہا مین اسکو اسکی حالت سے پھیرے دیتا ہون غرضکہ اوسکے مالک نے اوسکو
اپنے بھائی کو دیدیا جب لونڈی کو اسکا علم ہوا تو مجھ سے کہنے لگی یا شیخ تو اسکی بات نہ سن میرے اور اسکے لئے ایک بڑا قصہ ہو گا تیرا معبود اوسکی اطلاع
تجھے کر دیگا ایک مدت کے بعد مینے دیکھا کہ اوسکا مالک مجوسی جو اوسے لے گیا تھا مسجد مین ہمارے ساتھ نماز پڑہ رہا ہے مینے اوس سے کہا کیا تو لونڈی
کا مالک نہین ہے اوسنے کہا ہان مین وہی ہون مینے پوچھا کیا خبر ہے کہا اچھی خبر ہے مین اوس لونڈی کو اپنے گھر لے گیا اور مین کسی کام کے لئے
باہر گیا جب پھر کے آیا تو مینے اوسکو اس حال پر پایا کہ کرسی پر بیٹھی ہوئی اللہ تعالے کا ذکر کر رہی ہے اوسکی توحید بیان کرتی ہے میرے گھر والونکو
ڈراتی ہے آگ کی پوجا سے اونکو منع کرتی ہے جنت کا بیان کرتی ہے مین ڈرا کہ کہین ہمارا دین نہ بگاڑ دے مین نے کہا کہ مینے تو اس لونڈی کو
اس طمع سے لیا تھا کہ مین اوسکا دین بگاڑون اوسکو دیکھو تو وہ ہمارا دین بگاڑے دیتی ہے مینے یہ قصہ اپنے ایک دوست سے بیان کیا اور
اوس سے کہا کہ تو اس باب مین کیا مشورہ دیتا ہے اوسنے یہ صلاح دی کہ تو کچھ مال اوسکے پاس امانت رکھدے اور اوسکے پیچھے سے مال کو لیلے پھر
اوسکو اوس سے طلب کرتا کہ تیری حجت اوسپر قائم ہو جاوے پھر اوسکو مار غرضکہ مینے ایک ہمیانی پانسو اشرفی کی اوسکے پاس امانت رکھدے وہ
حسب عادت اپنی عبادت مین مشغول ہوئی مینے چپکے سے اوسکو لیلیا پھر اوس سے ہمیانی کو طلب کیا اوسنے جس جگہ اوسکو رکھا تھا اوسطرف دوڑی
ناگاہ وہ ہمیانی اپنی جگہ رکھی ہوئی تھی اوسنے مجھے دیدی مجھے اس قصے سے تعجب ہوا مینے اپنے جی مین کہا کہ مینے تو ہمیانی کو لیلیا تھا یہ دوسری
ہے اب بعد عیان کے کچھ شک نہین یہ بات دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ جس معبود کی یہ عبادت کرتی ہے وہ بڑی قدرت والا ہے سو مین اوسکے
معبود کے ساتھ ایمان لے آیا مین اور میرا دوست اور سارے گھر والے مسلمان ہو گئے اور اوسکو مینے چھوڑ دیا اپنے نفس کا اوسکو اختیار

دیدیا یہہ لونڈی اپنے عشق و محبت کو چھپاتی رہی یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے اوسکا حال مخلوق پر ظاہر کردیا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک رات مجھے نیند نہ آئی نہایت بے چینی رہی علاوہ محرومی تہجد کے آنکہہ بند کرنیکی طاقت بھی مجھے نہ رہی جب صبح کی نماز پڑہ چکا تو باہر نکلا کسیطرح مجھے قرار نہ آیا جامع مسجد مین ٹہیرا کہ کسی واعظ کا وعظ سنون شاید قلب کو چین آوے مینے اپنے دل کو پایا تو اوسکی قساوت اور بڑہتی جاتی تھی پھر مین وہانسے چلا ایک واعظ کے پاس جاکے ٹہیرا رہا دل کا وہی حال پایا کہ اوسکی قساوت زیادہ ہوتی جاتی تھی مینے کہا کسی طبیب دل کے پاس جاؤن جو کہ محب کو محبوب کی راہ بتاتا ہے پھر مین گیا دل کو پایا تو اوسکا وہی حال تہا قساوت زیادہ ہوتی جاتی تھی پھر مین نے کہا کہ کوتوالی کے لوگون کے پاس جاؤن دنیا مین جنپر عذاب کیا جاتا ہے اونسے عبرت حاصل کرون وہان گیا تب بھی دل کی وہی حالت تھی پھر مین نے کہا شفاخانے مین جاؤن شاید جو لوگ بیماری مین مبتلا ہین اونکو دیکہہ کے خوف و انزجار حاصل ہو جب مین وہان گیا تو دلکو کشادہ سینے کو منشرح پایا ناگاہ ایک لونڈی کو وہان دیکہا اوسکا سونہہ تروتازہ تہا عمدہ نفیس کپڑے پہنے ہوئے تہی عطر کی خوشبو اوس سے آرہی تہی اوسکی صورت سے عفت و شرافت معلوم ہوتی تہی اوسکے پاؤن مین بیڑیان ہاتہون مین ہتکڑیان پڑی ہوئی تہین جب اونسے مجھے دیکہا تو اوسکی آنکہون مین آنسو بھر آئے اور یہہ شعر پڑہے اونکا مضمون یہہ ہے کہ مین تیرے ساتھہ بنا چاہتی ہون اس سے کہ تو میرے ہاتھہ مین ہتکڑی ڈالے بغیر کسی گناہ کے کہ وہ ہوا ہو میرے ہاتھہ کو میری گردن مین طوق کرتا ہے اور اوسنے نہ خیانت کی نہ چوری کی میرے پہلوؤن مین کلیجا ہے مین جانتی ہون کہ وہ جلگیا اے میرے دلکی آرزو مجھے تیرے حق کی پوری سچی قسم ہے کہ اگر تو اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے تو بھی وہ تجھہ سے نہ پھرے سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جب اوسکی یہہ بات سنی تو شفاخانے کے مہتمم سے پوچھا کہ یہہ کون عورت ہے اونسے کہا اسکی عقل مین خلل آگیا ہے اسکے مالک نے اسکو قید کیا ہے شاید یہہ درست ہوجاوے اونسے جب یہہ بات سُنی تو اوسکی آنکہون مین آنسو بھر آئے پھر چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اے لوگو مجھے جنون نہین ہوا لیکن مین نشے مین ہون اور دل میرا ہوشیار ہے تمنے میرے ہاتھہ مین ہتکڑی ڈالدی اور مین نے کوئی گناہ نہین کیا سوا اسکے کہ مینے اوسکی محبت مین کوشش کی اور فضیحت ہوئی مین ایسے حبیب کی حب کے ساتھہ مفتون ہون کہ اوسکے دروازے سے جانا نہین چاہتی جسکو تمنے فساد سمجھا ہے وہ مین میری صلاح ہے اور جسے تم نے صلاح جانا ہے وہ میرے لئے فساد ہے جس شخص نے سارے مالکون کے مالک کو دوست رکھا اور اپنے لئے اوسکو پسند کیا اوسپر کوئی گناہ نہین سری فرماتے ہین مینے اوس سے یہہ بات ایسی سنی کہ اونسے مجھے بیچین کردیا غمگین کیا جلادیا رولادیا جب اونسے میرے آنسو دیکھے تو کہنے لگی اے سری یہہ رونا تو تیرا اوسکی صفت پر ہے اوسوقت کیا حال ہو جب تو اوسے پہچانے جیسا پہچاننے کا حق ہے پھر گھڑی بھر وہ بیہوش رہی جب ہوش آیا تو کہنے لگی تونے مجھے لباس وصل پہنایا سو تو سچا مالک مواثیق کا اور میرا مالک ہے میرے دل مین متفرق خواہشین تہین جب آنکہہ نے تجھے دیکہا تو ساری خواہشین جمع ہوگئین جس شخص کے گلے مین کوئی چیز پھنس جاوے تو وہ پانی سے اوسکا علاج کرلیتا ہے بھلا وہ کیا کرے جسکو پانی سے غصہ ہو جو گناہ مجھہ سے ہوئے میرا دل اونپر غم کرتا ہے اور میرا نفس میرے جسم مین سب بیماریون سے بڑہکر بیماری ہے شوق میرے خاطر مین اور میرے جگر مین ہے اور محبت میرے سویدا قلب مین محفوظ ہے تیری طرف تجھی سے تیرے دروازے کا قصد کیا اس حال مین کہ مین تجھہ سے عذر کرتی ہون اور تو خوب جانتا ہے جو کچھہ میری رگ وپے مین رکہا ہوا ہے مین نے اوس سے کہا یا جاریہ کہا لبیک یا سری مینے کہا تونے مجھے کہانسے پہچانا کہا نہین بھولی جب سے پہچانا اور نہین سست ہوئی جب سے خدمت کی اور نہین جدا ہوئی جب سے ملی اہل درجات بعض بعض کو پہچانتے ہین مینے کہا مینے تجھہ سے سنا کہ تو محبت کا ذکر کرتی ہے سو تو کس سے محبت رکھتی ہے کہا اوس ذات سے جسنے اپنی نعمتون کے ساتھہ ہمکو بھنوایا اور ہمپر عطاے کثیر کے ساتھہ احسان کیا سو وہ دلون سے نزدیک طلب محبوب کے لئے مجیب ہے سمیع علیم بدیع حکیم جواد کریم غفور رحیم ہے مینے کہا تجھے یہان کسنے قید کیا کہا یا سری حاسدون نے ایک دوسرے کی بدی آپسمین عہد کیا خط پتر لکہے پھر ایک چیز ہاری مجھے گمان ہوا کہ

مرگئی پھر ہوش مین آئی اور چند شعر ذوق شوق کے پڑہے مینے متہم شفاخانہ سے کہا کہ تو اسکو چھوڑ دے اوسنے چھوڑ دیا مینے اوس سے کہا جہان تو چاہے چلی جا اوسنے کہا یا سری مین کدہر جاؤن میرے لئے تو اوس سے جانے کی کوئی راہ نہین میرے حبیب قلب نے مجھے اپنے بعض غلامونکا مملوک کر دیا ہے اگر میرا مالک راضی ہوگا تو مین جاؤنگی ورنہ صبر کرونگی اور امیدوار اجر ہونگی مینے کہا واللہ یہ مجھ سے عقل مین بڑہی ہوئی ہے وہ مجھ سے باتین کر رہی تہی کہ اتنے مین اوسکا مالک آگیا اوسنے متہم سے پوچھا تحفہ کہان ہے اوسنے کہا اندر ہے اور اوسکے پاس سری سقطی رضی اللہ عنہ ہین وہ خوش ہوا اندر آیا مجھے سلام کیا مرحبا کہا میری تعظیم کی مینے کہا یہ لونڈی مجھ سے زیادہ لایق تعظیم کے ہے تجھے اس سے کیا چیز ناپسند ہے اوسنے کہا بہت سی باتین ہین یہ نہ کہاتی ہے نہ پیتی ہے عقل جاتی رہی ہے ہوش حواس اسکے ٹھکانے نہین رات کو نہ آپ سوتی ہے نہ ہمکو سونے دیتی ہے فکر بہت کرتی ہے جلد رو دیتی ہے چلاتی ہے روتی ہے گنگناتی ہے ساری پونجی میری یہی ہے مینے بیس ہزار درہم اپنا سارا مال دیکے اسکو خریدا تھا مجھے یہ امید تہی کہ جسا مال دیکے مینے اسکو خریدا ہے اسکی مثل مجھے نفع ہوگا اسکے حسن صنعت کی وجہ سے مینے پوچھا اسکی صنعت کیا ہے کہا ڈومنی ہے مینے کہا اسکی بیماری کو کتنی مدت گزری کہا ایک سال مینے پوچھا پہلے پہل کیا ہوا تھا کہا یہ ایک وقت عود کو اپنی گود مین رکہے ہوئے گا رہی تہی جو شعر گا رہی تہی اونمین محبت کا ذکر تھا پہر اسنے عود کو توڑ ڈالا اور کہڑی ہوگئی روئی اور چلائی مینے کسی آدمی کی محبت کے ساتھ متہم کیا جب چہان بین کی تو اسکا کچھ اثر نہ پایا مینے تحفہ سے کہا یہی قصہ ہوا تھا اوسنے لسان طلق قلب محترق سے مجھے جواب دیا اور کچھ شعر پڑہے مینے اوسکے مالک سے کہا اسکی قیمت بھیر ہے اور کچھ زیادہ دونگا وہ چیخا اور کہا تو تو محتاج ہے تیرے پاس اسکی قیمت کہانسے آئی مینے کہا تو جلدی نکر تو شفاخانے مین ٹھیر یہانتک کہ مین اسکی قیمت لے آؤن پہر مین وہانسے روتا آیا بتا چلا قسم ہے اللہ کی میرے پاس اوسکی قیمت سے ایک درہم بھی نتہا مین رات کو بہت دیر تک زاری کرتا رہا واللہ عزوجل سے دعا کرتا رہا ساری رات میری پلک نہ جھپکی مین یہ کہتا رہا یارب بیشک تو میرے چھپے کھلے کو خوب جانتا ہے مینے تیرے فضل پر بہروسا کیا سو تو مجھے لونڈی کے مالک کے سامنے فضیحت نکرنا مین محراب مین بیٹھا تہا کہ ناگاہ کسی نے دروازہ ٹھونکا مینے کہا دروازے پر کون ہے اوس نے کہا حبیب من الاحباب جاء فی سبب من الاسباب بامر الملک الوہاب یعنی ایک دوست ہے کسی سبب سے آیا ہے ملک وہاب کے حکم سے مین نے دروازہ کہولا ناگاہ ایک آدمی تھا اوسکے ساتھ چار غلام ایک شمع تھی اوسنے کہا یا استاذ نم مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے ہو مینے کہا آوہ اندر آیا مین نے پوچھا تو کون ہے کہا مین احمد بن مثنیٰ ہون مجھے اوس ذات نے دیا ہے جو کہ دینے مین بخل نہین کرتا رات کو مین سوتا تہا غیب سے یہ آواز آئی کہ تو پانچ توڑے سری کے پاس لیجا کہ اوسکا جی خوش ہو اور وہ اس روپیہ سے تحفہ کو خرید لے اسلئے کہ ہمکو تحفہ کے حال پر عنایت ہے یہ نعمت جو اللہ تعالے نے مجھے عنایت فرمائی مینے سجدۂ شکر ادا کیا صبح کے انتظار مین بیٹھا جب صبح کی نماز پڑہ چکا تو مسجد سے نکلا اور احمد کا ہاتھ پکڑا اوسکو شفاخانے کیطرف لیگیا اوسکا داروغہ دائین بائین دیکھ رہا تھا جب اوس نے مجھے دیکھا تو مرحبا کہا اور کہا اندر آ تحفہ کے لئے تو اللہ تعالے کے نزدیک عنایت ہے رات کو ایک ہاتف نے مجھے آواز دی اور دو شعر پڑہے جنمین اوسکی تعریف تہی سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب تحفہ نے ہمکو دیکہا تو اوسکی آنکہون مین آنسو بھر آئے کہنے لگی تو نے مجھے مخلوق مین مشہور کر دیا پہر چند شعر پڑہے ہم بیٹہے تہے کہ اتنے مین اوسکا مالک روتا کڑہتا متغیر اللون آیا مینے اوس سے کہا تو نرو مین تو اوسکی قیمت مع پانچہزار نفعے کے لے آیا ہون اوسنے کہا واللہ مین اوسکو نہین بیچتا مینے کہا دس ہزار نفعے کے لے اوسنے کہا نہین مینے کہا قیمت کی مثل نفع لے اوسنے کہا اگر تو مجھے ساری دنیا دے تو مین قبول نکرونگا وہ لوجہ اللہ تعالے آزاد ہے مینے کہا قصہ کیا ہے کہا یا اوستاذ مجھے رات کو تنبیہ کیگئی مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مین اللہ تعالے کیطرف رجوع کرا اپنے سارے مال سے نکلگیا آہی تو فراغی مین میرا کفیل اور رزق کا ضامن ہوجا مینے ابن مثنیٰ کیطرف دیکہا تو وہ روتا تھا مینے اوس سے کہا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا معلوم ہوتا ہے کہ حق نے جس چیز کا مجھے حکم دیا تھا اوسکے لئے مجھے پسند نفرمایا

مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مینے اپنا سارا مال لوجہ اللہ تعالے خیرات کردیا مینے کہا سب پر تحفہ کی کیا بڑی برکت ہوئی پھر تحفہ کھڑی ہوئی اپنا سب لباس اوتار ڈالا بالون کا ایک کرتا پہن لیا اور روتی ہوئی چلی گئی مین نے اوس سے کہا کہ اللہ تعالے نے تجھے چھڑا دیا اب تو کیون روتی ہے اوسنے تین شعر پڑہے مضمون اونکا یہ ہے کہ مین اوس سے اوسکی طرف بھاگی اوس سے اوسی پر روئی قسم ہے اوسکے حق کی وہ میرا مالک ہے مین ہمیشہ اوسکے روبرو ہون یہانتک کہ جو مین اوسکے پاس آرزو رکھتی ہون مجھے نصیب ہو سری فرماتے ہین پھر ہم دروازے سے نکلے جب ہم کچھ دور گئے تو تحفہ کو ڈھونڈا وہ ہمکو نہ ملی ابن مثنے کا راہ مین انتقال ہوگیا مین اور اوسکا مالک مکے مین پہونچے ایک بار ہم طواف مین تھے کہ مینے سنا کہ کوئی شخص باواز حزین یہہ کہرہا ہے کہ اللہ کا محب دنیا مین بیمار ہے اوسکی بیماری دراز ہوگئی سو اوسکی دوا در دہے اللہ تعالے نے اپنی محبت سے ایک پیالا اوسکو پلایا پلاتے ہی اوسکو سیراب کردیا سو وہ اوسکی جب مین حیران ہوا اوسکی طرف بلند ہوا سوا اوسکے اور کوئی محبوب نہین جانتا اسیطرح جو شخص اوسکے شوق کا مدعی ہے وہ اوسکی محبت مین متحیر رہتا ہے یہانتک کہ اوسکو دیکھے پھر مین اوسکی طرف بڑہا جب اوسنے مجھے دیکھا تو کہا یا سری مینے کہا لبیک تو کون ہے اللہ تعالے تجھپر رحم فرماوے کہا لا الہ الا اللہ پہچان کے بعد بہولگیا مین تحفہ ہون مینے جو دیکھا تو خیال سی معلوم ہوئی مینے کہا تحفہ مخلوق سے تنہا ہونیکے بعد حق نے تجھے کیا عنایت کیا کہا اپنے قرب کے ساتھ مجھے اُنس دیا اپنے غیرت تجھے وحشت عنایت کی مینے کہا ابن مثنیٰ کا انتقال ہوگیا کہا اللہ اوسپر رحم کرے میرے مالک نے اوسکو ایسی عزت کی چیزین عطا کی ہین جو نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین وہ جنت مین میرا پڑوسی ہے مین نے کہا تیرا مالک جسنے تجھے آزاد کیا میرے ساتھ آیا ہے اوسنے کچھ پوشیدہ دعا کی میرے دیکھتے دیکھتے کعبے کے سامنے مرگئی جب اوسکے مالک نے اوسکو دیکھا تو اوس سے رہا نہ گیا وہ مونہہ کے بل گر پڑا مینے اوسکو ہلایا تو وہ مرچکا تھا پھر مینے اونکی تجہیز تکفین کرنا شروع کی رحمہا اللہ تعالے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بیت المقدس سے کسی گاؤن کو ایک کام کے لئے جاتا تھا راہ مین ایک بوڑہیا سے ملاقات ہوئی وہ صوف کا جبہ پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے تھی مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا اے جوان تو کہان جاتا ہے مینے کہا گاؤن کو ایک حاجت کے لئے جاتا ہون کہا تیرے اور تیرے گھر کے درمیان مین کسقدر مسافت ہے مینے کہا اٹھارہ میل کہا اٹھارہ میل طلب حاجت مین بیشک یہہ کوئی بڑی مہم ہے مینے کہا ہان کہا گاؤن والے سے تونے کیون نہ سوال کیا کہ وہ حاجت کو تیری طرف متوجہ کرتا اور تو نہ تھکتا یہہ کہتے ہین مجھے نہین معلوم کہ اس کلام سے اوسکی کیا مراد تھی مینے کہا اے بوڑہیا میرے اور گاؤن والے کے درمیان مین کچھہ بان پہچان نہین ہے اوسنے کہا کس چیزنے تیری اور اوسکی معرفت کے درمیان مین وحشت کردی اور تیرے اتصال کو قطع کردیا اب مین اوسکی مراد کو سمجھہ گیا مینے رو دیا وہ بولی کیا تو اللہ تعالے سے محبت رکہتا ہے مینے کہا ہان کہا سچ کہہ مینے کہا ہان قسم ہے اللہ کی مین بیشک اللہ عزوجل کو دوست رکہتا ہون کہا جبکہ اوسنے تجھے اپنی محبت کیطرف پہونچایا تو اوسنے اپنی حکمت کے کیا کیا طریقے تبلانے مین متحیر ہوا کہ کیا کہون اوسنے کہا کہ شاید تو اون لوگون مین سے ہے جو محبت کو چہپاتے ہین پھر مجھے کچھہ بن نہ آیا کہ کیا جواب دون اوسنے کہا اللہ تعالے انکار کرتا ہے اس سے کہ اپنی حکمت کے طریقونکو اپنی پیدا کی ہوئی معرفت کو اپنے مکنون محبت کو نکمون کے دلون کی ممارست کے ساتھ میلا کرے مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے اگر تو اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ وہ اپنی بیمقدر محبت کے ساتھ مجھے مشغول کرے تو کیا خوب ہو اوسنے اپنا ہاتھ میرے مونہہ مین چھاڑ دیا مینے پھر اپنی بات دوہرائی وہ بولی تو اپنے کام کو جا پھر کہا اگر خوف سلب کا نہوتا تو مین عجیب باتین کہلم کہلا کہدیتی ادہ من شوق لا یبرأ بک ومن حنین لا یسکن الا الیک رضی اللہ عنہا

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک رات سری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جب کچھہ رات گئی تو مجھہ سے فرمایا اے جنید تو سوتا ہے مینے کہا نہین کہا ابہی مجھے اللہ عزوجل نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا اے سری مینے ساری خلق کو پیدا کیا اونمون نے میری محبت کا دعوی کیا پھر

مین نے دنیا کو پیدا کیا تو ہر دس ہزار مین سے نو ہزار اوسکے ساتھ مشغول ہوگئے ایک ہزار باقی رہے جنت کو پیدا کیا ہزار مین سے نو سو اوسکے ساتھ مشغول ہوئے سو بچے اونپر کچھ بلا مسلط کے تو سو مین سے نوے اوسکے ساتھ مشغول ہوئے دس بچے مینے اونسے کہا تمنے نہ تو دنیا کا ارادہ کیا نہ آخرت مین رغبت کی نہ بلا سے بھاگے اب تم کیا چاہتے ہو اونھون نے کہا جو ہم چاہتے ہین تو اوسکو خوب جانتا ہے مینے کہا اب مین تمپر ایسی بلا نازل کرونگا جسکی تمھین برداشت نہو گی نہ اوسکو سخت پہاڑ اوٹھا سکینگے کیا تم اوسکے لئے ثابت قدم رہوگے اونھون نے کہا کیا تو اسکا کرنیوالا ہمارے ساتھ نہین ہے ہم رضی ہین تیرے ساتھ تحمل کرینگے تجھہ مین اوٹھائینگے تیرے لئے برداشت کرینگے اوسکی جسکو پہاڑ نہین اوٹھا سکتے مین نے اونسے کہا تم ہو میرے سچے بندے دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا اے سری مینے خلق کو پیدا کیا سب نے میری محبت کا دعوی کیا پھر مینے دنیا کو پیدا کیا تو نو حصے مجھہ سے بھاگ گئے دسوان حصہ باقی رہگیا پھر مینے جنت کو پیدا کیا تو اسمین سے نو حصے بھاگ گئے دسوین حصے پر ذرہ برابر بلا نازل کی تو اسمین سے نو حصے بھاگ گئے میرے ساتھ عشر عشر باقی رہا اسنے کہا نہ تمنے دنیا کا ارادہ کیا نہ آخرت مین رغبت کی پھر مثل پہلی روایت کے ذکر کیا ۔

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک سال مین حج کے لئے چلا اپنے اصحاب کے ساتھہ جا رہا تھا ناگاہ میرے دل مین ایک عارض ظاہر ہوا اوسنے چاہا کہ مین تنہا ہو جاؤن اور شاہراہ سے علحدہ ہو جاؤن اسلئے مینے وہ راہ اختیار کی جسپر لوگ نہین چلتے تھے تین دن تین رات برابر چلتا رہا میرے دل پر کھانے پینے کا خطرہ تک نہ گزرا نہ تقاضاے حاجت کا خیال ہوا پھر مین ایک سبز جنگل مین پہونچا وہان ہر قسم کے میوے ہر طرح کے پھول تھے اور اوسکے وسط مین ایک چھوٹا سا دریا دیکھا مینے کہا گویا یہ جنت ہے مین تعجب کرتا رہا اس اثنا مین کہ مین فکر کر رہا تھا ناگاہ کچھہ لوگ آئے اونکی صورت آدمیون کی تھی خوبصورت مرقع پہنے اور عمدہ کمر بند باندہے ہوئے تھے اونھون نے آکے مجھے گھیر لیا اور مجھے سلام کیا مین نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مین اور تم کہان ہین پھر بعد سوال کے میرے جی مین آیا کہ یہ جن ہین اور یہ جگہہ کوئی نئی جگہہ ہے ایک شخص نے اونمین سے کہا کہ ہمارے درمیان ایک مسئلے مین گفتگو ہوئی ہے اوسمین اختلاف کیا ہے اور ہم ایک گروہ ہین جنھون نے ہم نے اللہ عزوجل کا کلام لیلۃ العقبہ کو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اوس کلام کی آواز نے دنیا کے سارے کام ہم سے سلب کر لئے اللہ تعالے نے ہمارے لئے اس بحیرہ کو اس جنگل مین مقرر فرمایا ہے مینے کہا درمیان اسجگہہ کے اور اوس موضع کی جہان مین نے اپنے اصحاب کو چھوڑا ہے کتنی مسافت ہے اونمین سے بعض نے تبسم کیا اور کہا اے ابو اسحق بیشک اللہ عزوجل کے لئے اسرار و عجائب ہین جسجگہہ کہ تو ہے یہان تجھہ سے پہلے کوئی آدمی نہین آیا مگر ایک جوان آدمی تمہارے اصحاب سے آیا اوسکا یہان انتقال ہوگیا اوسکی تربہ ہے تبر کیطرف اشارہ کیا جو کہ دریا کے کنارے پر بنی ہوئی تھی اوسکے گرد چمن تھا اور ایسے پھول تھے کہ اس سے پہلے اونکے مثل مین نے نہین دیکھے پھر کہا کہ تیرے درمیان اور اون لوگون کے درمیان مین جنسے تو جدا ہوا ہے اتنے اتنے مہینے یا برس کی راہ ہے واللہ اعلم ابراہیم نے کیا کہا ابراہیم فرماتے ہین مینے کہا تم مجھے اوس جوان کا حال تو بتاؤ اونمین سے ایک شخص نے کہا کہ ہم دریا کے کنارے پر بیٹھے ہوئے محبت کا تذکرہ اور اوسمین بحث کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک شخص ہماری طرف آیا ہمکو سلام کیا ہمنے سلام کا جواب دیا اور اوس سے کہا کہ تو کہانسے آیا اوسنے کہا شہر نیسابور سے ہم نے پوچھا تو وہانسے کب چلا اوسنے کہا سات دن ہوئے ہمنے کہا تجھے کون چیز باعث ہوئی کہ تو اپنے وطن سے نکلا اوسنے کہا مینے یہ قول اللہ تعالے کا سنا وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون ہمنے پوچھا کہ انابت و تسلیم و عذاب کے کیا معنی ہین اوسنے کہا الانابۃ ان یرجع بک عما الیہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس اصل سے مین نے نقل کیا اوسمین تسلیم کا لفظ نہین ہے اور شاید اس قول کے معنی یہ ہون کہ تو اپنے نفس کو اوسکے لئے سونپ دے اور یہ بات جانلے کہ وہ تجھہ سے تیرے ساتھہ

اولی ہے ابراہیم فرماتے ہین کہ اوس جن نے بیان کیا کہ پھر اوس جوان نے لفظ عذاب کا کہا اور ایک بڑی چیخ ماری اور مر گیا ہمنے اوسکو دفن کر دیا یہہ اوسکی قبر ہے ابراہیم کہتے ہین مجھے اس بات سے تعجب ہوا پھر مین اوسکی قبر کے پاس گیا دیکھا تو اوسکے سرہانے ایک طاقہ نرگس کا تھا وہ اسقدر بڑا تھا جیسے بڑی چکی اور اوسکی قبر پر یہہ کتبہ لکھا ہوا تھا ھذا قبر حبیب اللہ قتیل الغیرۃ اور نرگس کے پتے پر صفت انایت لکھی ہوئی تھی مین نے اوسکو پڑھ لیا جنون نے مجھ سے اوسکی تفسیر کی درخواست کی مینے اونکے لئے تفسیر کردی اونہین طرب پیدا ہوئی جب اونکو افاقہ وسکون ہوا تو کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے مسئلے کا جواب کافی ملگیا پھر مجھے نیند آگئی مین بیدار نہوا مگر قریب مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا کے ناگاہ میرے بچھونے مین ایک دستہ ریحان کا تھا پورے سال بھر وہ میرے پاس رہا متغیر نہوا اسکے بعد گم ہوگیا رضی اللہ عنہ وعنہم۔

حکایت شیخ مزنی کبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے مین تھا مجھے انزعاج ہوا وہان سے بارادہ مدینہ منورہ نکلا جب مین برمیونہ رضی اللہ عنہا تک پہونچا تو ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی حالت نزع مین پڑا ہوا ہے مینے کہا لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے اپنی آنکھین کھولین اور یہہ شعر پڑھنے لگا ؎

انا ان مت فالھوی حشو قلبی	وبداء الھوی فموت الکرام

پھر اوسکا انتقال ہوگیا مینے اوسکو نہلایا کفنایا اوسپر نماز پڑھی جب مین اونکے دفن سے فارغ ہوچکا تو سفر کا ارادہ جاتا رہا پھر لوٹ کے مکے مین آگیا۔

حکایت خیر نساج رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم مسجد مین تھے کہ اتنے مین شبلی رضی اللہ عنہ سکر کی حالت مین تشریف لائے یعنی اونپر کوئی حال وارد ہوا تھا اونہون نے ہماری طرف دیکھا ہم سے بات نکی اور بلا تکلف جنید رضی اللہ عنہ کے گھر مین گھس گئے وہ اپنے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے اونکی بی بی اونکے پاس بیٹھی تھین اونہون نے پردہ کرنا چاہا جنید رضی اللہ عنہ نے اونسے فرمایا کچھ ڈر نہین وہ تو غائب ہے اوسکو تمہاری خبر بھی نہین ہے پھر شبلی رضی اللہ عنہ نے جنید رضی اللہ عنہ کے سر پر تالی بجائی اور یہہ شعر پڑھنے لگے ؎

عودونی الوصال فالوصل عذب	وذرونی بالصد فالصد صعب
زعموا حین عاتبوا ان جرمی	فرط حبی لھم وما ذاک ذنب
لا وحسن الخضوع عند التلاقی	ما جزا من یحب الا المحب

جنید رضی اللہ عنہ کو امتیاز ہوا اور فرمایا اے ابوبکر وہ وہی ہے پھر غش کھاکے گر پڑے گھڑی بھر کے بعد شبلی رضی اللہ عنہ رونے لگے جنید رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی سے کہا کہ اب اونسے چھپ جاؤ انکو ہوش آگیا رضی اللہ عنہ بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین شبلی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ موچنے سے اپنی بھون کا گوشت اوکھیڑتے تھے مینے اونسے عرض کیا یا سیدی آپ اپنی جان کے ساتھ یہہ کام کرتے ہین اسکی ایذا آپ ہی کو پہونچیگی فرمایا تیری خرابی ہو میرے لئے تو حقیقت ظاہر ہوئی ہے اور مجھے اوسکی طاقت نہین ہے سو مین اپنے نفس کو الم پہونچاتا ہون شاید مجھکو اوسکا احساس معلوم ہو تو مجھ سے چھپ جائے سو مجھے نہ الم معلوم ہوا نہ وہ مجھ سے چھپا نہ مجھے اوسکی طاقت ہے ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین سری رضی اللہ عنہ سے سنا کرتا تھا کہ بندہ کبھی اس حد تک پہونچ جاتا ہے کہ اگر اوسکے مونہہ پر تلوار ماری جاوے تو اوسکو خبر نہو میرے دل مین اس بات سے کچھ تھا یہانتک کہ مجھے ظاہر ہوگیا کہ بات یون ہی ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اس امر کی صحت پر یہہ آیت شریف شاہد ہے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیھن تفسیر مین آیا ہے کہ اون عورتون کو اپنے ہاتھ کاٹنے کی خبر نہوئی یہہ حال تو مخلوق کی محبت مین ہے پھر خالق کی محبت کا کیا کہنا اسکا انکار نکریگا مگر وہی شخص جسکا ذوق نہین ہے نہ وہ احوال قوم کو پہچانتا ہے اسیطرح اس امر پر وہ قصہ بھی شاہد ہے جو کہ بعض صالحین سے مروی ہے اونکے پاؤن مین اکلہ کی بیماری ہوگئی تھی

اونکے پاس حکما حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر انکا پاؤن نہ کاٹا جاویگا تو یہہ رجا دینگے اونکی مان نے کہا کہ تم اوسکو یہانتک مہلت دو کہ وہ نماز مین مشغول ہو اسلئے کہ جب وہ نماز پڑہتا ہے تو اوسکو کسی چیز کی حس نہین ہوتی حکمانے اونکو چھوڑ رکھا یہانتک کہ وہ نماز مین مشغول ہوئے پھر اونکا پاؤن کاٹ ڈالا اونکو اسکی خبر بھی نہوئی رضی اللہ عنہ ایسے ہی وہ قصہ بھی شاہد ہے جو کہ شیخ ابوحفص حدّاد نیشاپوری رضی اللہ عنہ سے مشہور ہے کہ اونہون نے کسی قاری کو کوئی آیت قرآن شریف کی پڑہتے سُنا اونکے دل پر ایک ایسا وارد وارد ہوا کہ اپنے احساس سے غائب ہوگئے اپنا ہاتھ آگ مین گھسا دیا اور ہاتھ سے گرم لوہے کو نکال لیا اونکے شاگرد نے جو یہہ حال دیکھا تو وہ چلایا اور کہا اے استاد یہہ کیا ہے ابوحفص نے جو حال کہ اونپر ظاہر ہوا اوسکو دیکھا اپنا حرفہ چھوڑدیا دکان سے کھڑے ہوگئے رضی اللہ عنہ شیوخ عارفین رضی اللہ عنہم فرماتے ہین کہ غیبت کے معنی یہہ ہین کہ قلب پر جو احوال خلق جاری ہوتے ہین وہ اونکے علم سے غائب ہوجاوے اسلئے کہ جو اوسپر وارد ہوا ہے وہ اوسکے ساتھ مشغول ہے پھر کبھی شخص اپنے احساس سے غائب ہوجاتا ہے اوسکو نہ اپنے نفس کا شعور رہتا ہے نہ غیر کا غیبت سے احساس کیطرف رجوع کرنے کو صحو کہتے ہین اور سکر وارد قوی کا نام ہے سکر و غیبت مین فقط اتنا فرق ہے کہ غیبت تو ذکر عقاب یا ثواب کے وارد کے سبب سے ہوتی ہے اور یہہ دونو شدت خوف یا قوّت رجا سے پیدا ہوتے ہین رہا سکر سو وہ نہین ہوتا مگر اصحاب مواجید کے لئے جبکہ بندے کو نعوت جمال کا کشف ہوتا ہے تو اوسکو سکر حاصل ہوتا ہے روح طرب کرنے لگتی ہے قلب ہائم ہوجاتا ہے اور جبکہ اوصاف جلال کا کشف کیا جاتا ہے تو سلطان حقیقت سے صفت قہر ظاہر ہوتی ہے فرمایا اللہ عزوجل نے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکّا وخر موسیٰ صعقا یعنی جبکہ تجلی فرمائی اوسکے رب نے پہاڑ کے لئے تو کر دیا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑے موسیٰ بیہوش ہوکر ۔

حکایت یحیی بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے ابو یزید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ پینے کاسہ محبت الٰہی سے بہت کچھہ پیا اسلئے مجھے نشہ چڑہ گیا مین بیہوش ہوگیا ابو یزید رضی اللہ عنہ نے اونکو لکھا کہ تیرے خیر نے تو آسمانون اور زمین کے دریاؤن کو پی لیا اور ابھی تک سیراب نہین ہوا اوسکی زبان نکلی ہوئی ہے اور کہہ رہا ہے ہل من مزید اسی مضمون کو کسی نے نظم کیا ہے ؎

عجبت لمن یقول ذکرت ربی	وھل انسی فاذکر ما نسیت	شربت الحب کاسا بعد کاس	فما نفد الشراب ولا رویت

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگل مین تھا مکے کو جاتا تھا پیاس نے مجھپر غلبہ کیا قبیلہ بنی مخزوم کیطرف گیا پینے ایک چھوٹی لڑکی حسینہ جمیلہ کو دیکھا کہ وہ اشعار کے ساتھہ ترنم کر رہی تھی مجھے اس سے تعجب ہوا کہ یہہ چھوٹی لڑکی ہوکے شعر پڑہتی ہے پینے اوس سے کہا اے لڑکی کیا تجھمین حیا نہین ہے اوسنے کہا اے ذوالنون تو ٹھیر جا پینے تو رات کو کاسہ حب پیا مجھے سرور ہوا اور آج مین اپنے مولی کی حب مین مخمور ہون پینے کہا لڑکی تو تو مجھے حکیمہ معلوم ہوتی ہے تو مجھے کوئی وصیت کر اوسنے کہا اے ذوالنون تو سکوت اختیار کر اور دنیا سے قوّت کے ساتھہ راضی ہوجا تاکہ تو جنت مین اوسکی زیارت کرے جو کہ زندہ ہے اوسکو موت نہین ہے پینے کہا تیرے پاس کچھہ پانی بھی ہے اوسنے کہا مین تجھے پانی کی راہ بتاتی ہون مین سمجھا کہ یہہ مجھے کوئی کنوان یا چشمہ بتائیگی پینے کہا ہان اوسنے کہا کہ قیامت کے دن چار طور پر لوگون کو پانی پلایا جاویگا ایک گروہ کو تو بہشت پلاویگے فرمایا اللہ تعالے نے بیضاء لذۃ للشاربین اور ایک فرقے کو رضوان خازن جنت پلاویگا فرمایا اللہ عزوجل نے وممزاجہ من تسنیم اور ایک گروہ کو اللہ جل جلالہ پلاویگا یہہ لوگ اوسکے خاص بندے ہین فرمایا اللہ تعالے نے وسقاھم ربھم شرابا طھورا سو تو اپنا سر دنیا مین غیر مولی کو مت دے تاکہ آخرت مین تیرا مولی تجھے پلاوے رضی اللہ عنہما امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اصل مین تین ہی فرقونکا ذکر آیا ہے اوسمین چوتھے کا ذکر نہین ہے واللہ اعلم شاید یہہ چوتھا فرقہ وہ ہو جسکو ولدان پلاوینگے فرمایا اللہ عزوجل نے یطوف علیھم ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین اور یہہ فرقہ ترتیب مین سوے آخر کے ہوگا آخر فرقہ وہی ہے جسکو اوسکا رب شراب طہور پلاویگا

اسلئے کہ خاتمہ نہین ہوتا مگر اوسکے ساتھہ جو کہ افضل اشرف اکمل ہوتا ہے واللہ سبحانہ وتعالے اعلم ؛

حکایت ۲۹ ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک نور چمکا آسمان سے جا لگا مجھے اوس سے تعجب ہوا مینے طواف پورا کیا پھر اپنی پیٹھہ کعبے کیطرف لگا کے اوس نور مین غور کرنے لگا اتنے مین ایک آواز دردناک سُنی مینے اوسکو تلاش کیا تو ناگاہ ایک عورت کعبے کے پردے سے لٹکی ہوئی یہہ شعر پڑہہ رہی تھی ؎

انت تدری یا حبیبی	من حبیبی انت تدری	ونحول الجسم والدمع	یبوحان بسری	قد کتمت الحب حتی	ضاق بالکتمان صدری

جب مینے یہہ سنا تو مینے رو دیا پھر اوسنے کہا الٰہی وسیدی ومولائی تجھے قسم ہے تیری محبت کی جو تجھے میرے ساتھہ ہے کہ تو میری مغفرت کر دے مینے کہا اے جاریہ کیا تجھے یہہ کفایت نہین کرتا تھا کہ تو یون کہتی کہ قسم ہے میری محبت کی جو تیرے ساتھہ ہے یہانتک کہ تو نے قول مذکور کہا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ وہ تجھے دوست رکھتا ہے اوسنے کہا اے ذوالنون دور ہو میرے پاس سے کیا تجھے معلوم نہین کہ اللہ تبارک وتعالے کے لئے ایسے لوگ ہین کہ وہ اونکو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے ہین اوسنے تو اونکو دوست رکھا اس سے پہلے کہ وہ اوسکو دوست رکھین کیا تجھے حق سبحانہ کا قول یاد نہین فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ یعنی اللہ تعالے کی محبت اونکی محبت پر مقدم ہے مینے پوچھا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ مین ذوالنون ہون اوسنے کہا اے نکمے دلون نے میدان اسرار مین جولان کیا سو تجھکو عزیز جبّار کی معرفت سے پہچان لیا مینے کہا تو مجھے کمزور ذلیل معلوم ہوتی ہے تجھے کوئی بیماری ہے وہ یہہ شعر پڑہنے لگی ؎

یحب اللہ فی الدنیا علیل	تطاول سقمہ فدواہ داء	کذا من کان للباری محبا	یھیم بذکرہ حتی یراہ		

پھر کہا تو دیکھہ کہ تیرے پیچھے کون ہے مینے پیچھے دیکھا تو کوئی نتھا مینے پھر اپنا مونہہ اوسکی طرف پھیرا تو اوسکو نہ دیکھا معلوم نہین کہان گئی مین ہر وقت اللہ عزوجل کیطرف اوسکے ساتھہ توسل کرتا ہون اوسکی برکت سے قبول واجابت دیکھتا ہون رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ۳۰ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین منیٰ سے عرفات کیطرف جاتا تھا مجھے ایک جاریہ ملی اوسپر بالون کا ٹاٹ صوف کا قناع تھا اور اوسکے ہاتھہ مین تسبیح اور برچھی تھی اوسکے چہرے پر طاعت وعبادت کا نور تھا جلدی جلدی چلتی اللہ اللہ کہتی جاتی تھی مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ جاریہ مدعیہ ہے اوسنے کہا ویعلم ما تبدون وما تکتمون مینے جان لیا کہ یہہ کوئی ولی اللہ ہے مینے اوس سے کہا اے جاریہ میرا کل تیرے کل کے ساتھہ مشغول ہے اوسنے کہا اے مسکین میرا کل تیرے کل کے لئے مبذول ہے لیکن میرے پیچھے مجھہ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا وہ بلند آواز سے بولی اے مدعی اے کذاب احباب احباب کے ساتھہ ایسا نہین کرتے اول تو یہہ ہے کہ تو نے خدام رب الارباب کے ساتھہ بدگمانی کی اگر تو حق سمجھکے اوسکی طرف آتا اور سچے طور سے اوسکو پہچانتا تو وہ ضرور تجھے اپنے دروازے پر کھڑا کرتا جبکہ مینے تجھے دور سے دیکھا تو مینے گمان کیا کہ تو عابد ہے جب ہم نے تجھے قریب سے دیکھا تو ہم تجھے عارف سمجھے جب تو نے ہم سے بات کی تو ہم تجھے عاشق سمجھے اگر تو عابد ہوتا تو اوسکے غیر کے ساتھہ مشغول نہوتا اور جو اوسکے ساتھہ عارف ہوتا تو اوس سے ہماری طرف رجوع نکرتا اور جو ہمارا عاشق ہوتا تو ہم سے ہمارے غیر کیطرف رجوع نکرتا پھر میرے پاس سے بھاگتی ہوئی چلی گئی اور یہہ کہتی جاتی تھی ما مع اللہ سوی اللہ یہانتک کہ غائب ہو گئی رضی اللہ عنہا شبلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ شفاخانے مین ایک جماعت اونکے پاس آئی شبلی نے اونسے پوچھا تم کون ہو اونہون نے کہا اے ابوبکر ہم تمہارے دوست ہین اونہون نے اوسکو پتھر مارے وہ بھاگ گئے انہون نے کہا اے جھوٹو محبت کہان ہے اگر تم اپنی محبت مین سچے ہوتے تو تم نہ بھاگتے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۳۱ ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھسے ایک جاریہ متعبدہ کا وصف بیان کیا گیا مینے تلاش کیا کسی نے کہا کہ وہ ایک ویران دیر مین ہے پھر مین اوس دیر

ہین گیا وہان دیکھا تو ایک جاریہ دبلی پتلی تہی اوسکے چہرے پر شب بیداری کے آثار ظاہر تہے مینے اوسے سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مین نے کہا اے جاریہ نصاری کے گہر مین اوسنے کہا تو اپنا سر تو اوٹھا تجھے دارین مین سوائے اللہ عزوجل کے اور کوئی نظر آتا ہے مینے کہا اے جاریہ تجھے تنہائی کی وحشت نہین معلوم ہوتی اوسنے کہا دور ہو میرے پاس سے قسم ہے اوس ذات کی جسنے اپنی لطیف حکمت و محبت کو میرے دلمین بھر دیا اور اپنے دقیق شوق دیدار سے میری خاطر کو پر کر دیا مین اپنے دلمین اوسکے غیر کے لئے کوئی جگہ نہین جانتی مینے کہا کہ تو مجھے بیوقوف معلوم ہوتی ہی سو تو مجھے ضیق سے نکال اور راہ بتا اوس نے کہا کہ اے جوان تقوی کو تو اپنا توشہ کر زہد کو منہاج ورع کو سواری تہیرا اور خائفین کی راہ چل یہانتک کہ تو ایسے دروازے پر پہونچ جاوے کہ اوسکے دری نہ تو کسی حجاب کو دیکھے نہ دربان کو اوسوقت خزنہ کو حکم دیا جاویگا کہ وہ تیری نافرمانی نکرین ٭

فصل بیان مین سماع محبین کے

حکایت شیخ ابوعلی روذباری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک دن ایک محل پر میرا گزر ہوا مین نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی خوبصورت پڑا ہوا ہے اور اوسکے گرد لوگ جمع ہین مینے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ شخص اس محل پر سے گزرا تہا اسنے ایک جاریہ کو یہہ شعر گاتے سنا ؎

کبرت همة عبد	طمعت فی ان تراکا	اوما حسب لعین	ان تری من قد رآکا

یہہ سنتے ہی اس شخص نے ایک نعرہ مارا اور مرگیا رحمہ اللہ تعالے ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ عمرو بن عثمان مکی رضی اللہ عنہ اصفہان مین تشریف لائے اونکی صحبت مین ایک جوان آدمی وہان کے بہنگی والون مین سے رہتا تہا اوسکا والد صحبت صوفیہ سے اوسکو منع کیا کرتا وہ شخص بیمار ہوا شیخ عمرو بن عثمان اوسکی عیادت کے لئے تشریف لائے اونکی ہمراہ ایک قوال تہا جوان نے شیخ کیطرف دیکھا اور عرض کیا یا سیدی آپ اس قوال کو حکم دین کہ وہ کچھ کہے قوال نے یہہ شعر پڑہا ؎

مالی مرضت فلم یعدنی عائد	منکم ویمرض عبدکم فاعود		

جوان نے اپنے بچھونے پر انگڑائی لی اور بیٹھ گیا قوال سے کہا اور کہہ اوسنے یہہ شعر پڑہا ؎

راشد من مرضی علی صدودکم	وصدود عبدکم علی شدید		

اوسکو اتنی قوت آگئی کہ کہڑا ہوگیا اور جماعت کے ساتھہ نکلا کسی نے شیخ سے اسکی وجہ پوچھی اونہون نے فرمایا کہ اشارہ جبکہ سماع سے پہلے ہوتا ہے تو وہ جانب فوق سے ہوتا ہے اوس سے بیمار کو شفا ہوتی ہے اور جبکہ سماع کے بعد ہوتا ہے تو وہ تحت سے ہوتا ہے بیمار اوس سے ہلاک ہوجاتا ہے بعض نے کہا کہ اشارے سے مراد اشارۂ منادمت ہے جب وہ قبل سماع وارد ہوتا ہے تو شفا دیتا ہے اور جب اوسکے بعد وارد ہوتا ہے تو فقدان قوت کیوجہ سے ہلاک کر دیتا ہے جیسے مریض کہ اوسکا مرض ادنی سی چیز سے نکس کرآتا ہے اور جبکہ مرض لوٹ آتا ہے تو وہ مریض پر ابتدا مرض سے زیادہ سخت ہوتا ہے اسلئے کہ اوسکو قوت نہین ہوتی ہے بہت وقت نکس سے مریض ہلاک ہوجاتے ہین ٭

حکایت بعض سلف سے منقول ہے کہا کہ مین پانچ فقیرونکے ساتھہ جنگل مین گیا اونمین ایک قوال تہا کہ وہ کچھہ اشعار پڑہتا تہا اور اس جماعت مین ایک فقیر صاحب وجد بہی تہا اور وہ قوال سے ہمیشہ کہتا رہتا تہا کہ کہہ پہر وجد کرتا مین نے ایک دن اوسکو زجر کیا اور کہا کہ تو کہتک وجد کرتا رہیگا وہ چپ ہو رہا مجھے کچھہ جواب ندیا اپنے حال مین مصروف رہا اوسکو چہوڑا ایک مدت کے بعد مینے اپنے پیچھے دیکھا تو ناگاہ وہی فقیر ہوا مین رقص کرتا ہوا مین لوٹکے اوسکے پاس گیا تاکہ مین اپنے زجر کا قصور اوس سے معاف کراؤن وہ غائب ہوگیا اور میرے دلمین اوسکے نہ ملنے کی حسرت رہگئی

حضرت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آدمی کا کیا حال ہے کہ وہ اچھا بھلا ہوتا ہے جب سماع سنتا ہے تو مضطرب اور بیچین ہوجاتا ہے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے جبکہ میثاق اول مین جسکا ذکر الست بربکو قالوا بلی مین ہے ذر سے خطاب فرمایا تو اس کلام کے سماع کی عذوبت ارواح مین ڈالدی گئی اسلئے جب وہ سماع سنتے ہین تو اوسکا ذکر اونکو حرکت مین لے آتا ہے ابو اسحق ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا انسان کا کیسا حال ہے کہ وہ جب قرآن کے سوا اور کچھ سنتا ہے تو حرکت کرنے لگتا ہے اور وجد کرتا ہے جو کہ سماع قرآن شریف مین نہین کرتا فرمایا سماع قرآن ایک صمدیہ ہے کہ اوسکی شدت غلبہ کے سبب سے ممکن نہین ہے کہ کوئی اوسمین حرکت کرے اور سماع قول ترویح ہے سو اسمین حرکت کرنے لگتا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ سماع کیا چیز ہے فرمایا ایک وارد حق ہے کہ قلوب کو حق کیطرف برانگیختہ کرتا ہے سو جو کوئی اوسکو حق کے ساتھ سنتا ہے وہ ثابت رہتا ہے اور جو فسق کے ساتھ سنتا ہے وہ زندیق ہوجاتا ہے ابو القاسم نصرابادی فرماتے ہین کہ سماع بقدر قلب کے قوت اور اوسکی صفائی کے ہوتا ہے اور بقدر اوسکے کشف کے جو کہ اللہ تعالے سے عجائب قرب وغیب کا ہوتا ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تین جگہ تقرب پر نزول رحمت ہوتا ہے ایک تو سماع کے وقت اسلئے کہ وہ نہین سنتے مگر حق سے اور کہڑے نہین ہوتے مگر وجد سے دوسرے کہانے کیوقت اسلئے کہ وہ نہین کہاتے مگر ذائقے سے تیسرے مجاراۃ علم کے وقت اسلئے کہ وہ ذکر نہین کرتے مگر صفت اولیا کی ؛

حکایت روایت ہے کہ شبلی رضی اللہ عنہ ایک دن سماع مین چلائے اونسے کسی نے اس باب مین عرض کیا فرمایا ؎

لو یسمعون کما سمعت کلامها		خروا لعزۃ رکعا وسجودا	

ایک دن کسی شعر پڑہنے والے کو یہ شعر پڑہتے سنا ؎

اسائل عن سلمی فهل من مخبر		یکون له علم بها این تنزل	

یہ شعر سنکے چلائے اور فرمایا کہ واللہ دارین مین اوس سے خبر دینے والا کوئی نہین ہے ابو الحسین نوری رضی اللہ عنہ نے کسی کو یہ شعر پڑہتے سنا ؎

ما زلت انزل من وداد منزلا		تحتین الا باب دون نزوله	

انکو وجد آگیا جنگل مین گھومتے پھرے نیستان مین جا پڑے اوسکے بانسون کو کاٹ لیا تھا اونکی جڑین تلوارون کیطرح رہگئی تھین یہ بلا تکلف صبح تک اوپر پڑتے رہے اور بار بار اسی شعر کو پڑہتے جاتے تھے اور دونون پاؤن سے خون بہتا جاتا تھا پہر مست کیطرح گر پڑے دونون پاؤن سوج گئے اور انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک جماعت کے ساتھ جبل طوریا مین تھا ہم ایک پانی کے چشمے پر جو کہ دیر نصاری کے نیچے تھا اوترے ہمارے ہمراہ ایک قوال تھا اوسنے کچھ گایا میرے ہمراہیون مین وجد پیدا ہوا وہ کہڑے ہوگئے رقص کیا دیر والا دیر کے اوپر سے ہماری طرف دیکھتا تھا وہ سمکو پکارتا اور ہمسے کہتا تھا کہ تمکو اللہ کی اور دین حنیفی کی قسم ہے کہ تم میرے پاس آؤ خوشوقتی کیوجہ سے کسی نے ہم مین سے اوسکی طرف التفات نکیا جبکہ لوگونکو سکون ہوا اور بیٹھے تو صاحب دیر نے کہا کہ تم مین سے اوستاد کون ہے جماعت نے میری طرف اشارہ کیا اوسنے کہا اے اوستاد تم جو اس سماع و رکاوٹ و رقص مین تھے یہ تمہارے دین مین خاص ہے یا عام مینے کہا نہین بلکہ خاص ہے اس شرط کے ساتھ کہ دنیا مین زہد ہو اوسنے کہا اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مین نے انجیل عیسی علیہ السلام مین یون ہی پایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے خاص لوگ سماع کے وقت حرکت کرینگے بشرط زہد فی الدنیا کے اور اونکا لباس صوف کا اور رنگ بزگ ہوگا دنیا سے بلغہ کے ساتھ راضی ہونگے بکذا نقل عنہ رضی اللہ عنہ ؛

اصغر دنیا کو دیکھ کر دنیا سے اور کو چھوڑ دیتا ہے ۱۲

حکایت ۴۸ جنید رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے اپنے گھر بلایا رات کا وقت تھا یہہ ایک جماعت اصحاب کے ساتھ وہان تشریف لیگئے جب گھر کے اندر داخل ہوئے تو انہون نے جماعت مین ایک اجنبی شخص کو دیکھا انہون نے اوسکو بلایا اور اپنی چادر اوسکو دی اور فرمایا کہ تو اسے بازار لیجا رہن رکھہ دو سیر شکر فقرا کے لئے لے آ جب وہ شخص جماعت مین سے نکلا تو انہون نے دروازہ بند کر دیا اور پکار کے اوس سے کہا کہ اے فلانے تو اس چادر کو لیلے اور یہان نہ آنا کسی نے اونسے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ آج کی رات مینے بعوض اپنی چادر کے صفای وقت تمہارے لئے خریدا تمہارے درمیان سے ایسے شخص کو نکالدیا جو تم مین سے نہتا اور یہہ بھی فرمایا کہ سماع کو تین چیزون کی حاجت ہے زمان مکان اخوان ۔

حکایت ۴۹ بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین ایک رات اصحاب کے ساتھہ تھا وہ سماع کے لیے جمع ہوئے تھے جبکہ قوال نے گانا شروع کیا تو اونہون نے سنا کھڑے ہوئے رقص کیا مینے اپنے دل مین اس بات کو برا جانا اوس رات مینے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوگئی صوفیہ کو دیکھا کہ وہ رقص کرتے ہوئے پل صراط پر سے گزر رہے ہین اور مخلوق اونسے منقطع ہوگئی ہے پھر مین بیدار ہوگیا مینے اللہ تعالے سے یہہ نذر کی کہ آیندہ پھر کبھی اونپر انکار نکرونگا ۔

حکایت ۵۰ شیخ جلیل بحر حقائق موضح دقائق ابو الفتح بن جمیل یمنی قدس روحہ و نور ضریحہ سے منقول ہے کہ وہ ابتدا مین سماع کا انکار کرتے تھے اور جو لوگ سماع سنتے اونسے لڑتے تھے پھر آخر کو اس انکار سے رجوع کیا اسکا سبب یہہ ہوا کہ بعض مشائخ کبار ہمراہ ایک جماعت فقرا کے اس ارادے سے آئی کہ انکے گاؤن مین سماع کرتے ہوئے داخل ہون انہون نے اپنے گاؤن والون کو حکم دیا کہ لکڑیان لیکے اونسے لڑنے کے لئے نکلین اور خود بھی اونکے ساتھہ نکلے جب یہہ اونکے قریب پہونچے اور وہ حالت سماع مین تھے تو انکو حال آگیا یہہ بھی چکر کھانے لگے جسطرح اہل سماع وجد چکر کھا رہے تھے انکے اصحاب کو اس بات سے تعجب ہوا اونہون نے اس امر مین انسے گفتگو کی انہون نے کہا قسم ہے اوس ذات کی عزت کی جسکے لئے عزت ہے مینے چکر نہ کھایا یہانتک کہ مینے آسمان کو چکر کھاتے دیکھا

حکایت ۵۱ بعض فقہا کبار شیخ کبیر عارف باللہ تعالے محمد بن ابی بکر حکمی یمنی رضی اللہ عنہ پر انکار سماع کرتے تھے ایک دن شیخ محمد نے حالت سماع مین فقیہ سنکر سے کہا اے فقیہ تم اپنا سر تو اوٹھاؤ اونہون نے سر اوٹھایا تو دیکھا کہ فرشتے ہوا مین چکر کھا رہے ہین ۔

حکایت ۵۲ شیخ احمد بن موسیٰ بن جمیل یمنی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سماع صوفیہ کا حال پوچھا اونہون نے فرمایا کہ اگر مین اوسکو مباح کرون تو مین اوسکے اہل سے نہین ہون اور جو اوسکا انکار کرون تو اوسکو اون لوگون نے سنا ہے جو مجھہ سے بہتر تھے یہہ شیخ احمد فقیہ امام عارف باللہ رفیع المقام ورع مشکور سید مشہور صاحب کرامات و مجاہدات تھے انہین کے حق مین کہا گیا ہے کہ احمد بن موسیٰ اولیا رمین ایسے ہین جیسے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام انبیا مین تھے کہ نہ معصیت کی نہ معصیت کا ارادہ کیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جمیع انبیا رعلیہم الصلوٰۃ والسلام جمیع معاصی سے معصوم ہین رہا جواز صغائر کا سہو اسوا مین درمیان علما رکے اختلاف ہے اور عصمت انبیا رعلیہم السلام واجب ہے اولیا رضی اللہ عنہم کی عصمت واجب نہین ہے بلکہ جائز ہے کہ وہ محفوظ ہون اور یہہ بھی جائز ہے کہ اونمین سے کوئی محفوظ نہو اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض محفوظ ہون بعض نہون چونکہ ابن عجیل مذکور لڑکپن سے محفوظ شدید الخوف کثیر الاجتہاد ملازم زہد دقیق الورع ان باتون کے ساتھہ مشہور تھے اور یحییٰ علیہ السلام بھی لڑکپن سے ان باتون کے ساتھہ اور انکے سوا اور محاسن سنیہ کے ساتھہ مشہور و معروف تھے اسلئے شیخ کی تشبیہ اپنے جنس مین حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھہ انکی جنس مین دی گئی اور جبکہ کسی وصف مین ادنے اپنے جنس مین اعلے کے ساتھہ اوسکی جنس مین تشبیہ دیا جاتا ہے تو ادنے اوس وصف مین نہ تو اعلے کا مساوی ہو جاتا ہے نہ اوسکا مقارب ٹھیرتا ہے اور لڑکپن سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ان صفات کے ساتھہ موصوف ہونا اس سے یہہ بھی لازم نہین آتا کہ وہ جمیع انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہون شیخ کبیر عارف باللہ ابو الحسن بن سالم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ اہل سماع پر کچھہ انکار کرتے ہین فرمایا مین اوسکا انکار کیونکر کرون اوسکو تو اون لوگون نے سنا ہے جو مجھہ سے بہتر تھے اونمین سے جعفر طیار رضی اللہ عنہ ذکر کی

سری سقطی و ذوالنون مصری ابو الحسین نوری ابو القاسم جنید شبلی رضی اللہ عنہم ہین بعض مشیخ کبار نے فرمایا اگر ہم سماع کا انکار کرین تو ستر صدیق پر انکار کرین بعض فقہا نے بعض صالحین سے کہا کیا تم جھانجو نکو نہین سنتے ہو جو کہ دف مین ہین اونہون نے کہا کہ مین اونکو نہین سنتا ہین تو اونکو اللہ اللہ کہتے سنتا ہون روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ نے ناقوس کا آواز سنا فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا وہ کہتا ہے سبحان اللہ حقا حقا ان المولی صمد یبقی اسیطرح بعض فقہا صوفیہ پر انکار سماع کرتے تھے ایک دن کوئی صوفی ایک فقیہ کے پاس آئے فقیہ کو دیکھا کہ وہ اپنے گھر مین چکر کہا رہے تھے صوفی نے کہا اے فقیہ مین تمہین دیکھتا ہون کہ تم چکر مارتے ہو فقیہ نے کہا کہ ایک مسئلہ مجھپر مشکل ہوگیا تھا ابہی اوسپر مجھے اطلاع ہوئی تو مین اوسکی خوشی سے بہر گیا مجھ سے بدون طرب کے بیٹھا نہ گیا سو مین کھڑا ہوگیا چکر مارنے لگا جیسا کہ تو نے دیکھا صوفی نے کہا اے فقیہ ایک مسئلے کی خوشی مین تو تمہارا یہہ حال ہے بھلا تم اون لوگون پر کیون انکار کرتے ہو جو کہ اللہ تعالے کے ساتھہ خوش ہوتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بین الفرح بالاطلاع علی حکم من احکام اللہ والفرح بالاطلاع علی نجلی جمال اللہ تعالے ومثال صفاتہ و امتلاء القلب بمحبتہ والشوق الی لقاء ذاتہ والطرب بذکرہ الحال العذب الزلال والغیبۃ بوارد ان الاحوال والمنازلۃ فی المقامات العوال والشرب من راح المحبۃ التی فیہا قال الشاعر ؎

ھنیئا لاھل الدیر کم سکروا بھا	وما شربوا منھا ولکنھم ھموا	علی نفسہ فلیبک من ضاع عمرہ	ولیس لہ منھا نصیب ولا سھم

ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اون سماعون مین جنمین ہم راتونکو حاضر ہوتے ہین اور اکثر اونمین ہم سے حرکات ظاہر ہوتے ہین فرمایا کوئی لڑنا ایسی نہین ہے کہ مین تمہارے ساتھہ اونمین حاضر نہون لیکن تم قرآن سے شروع کرو اور قرآن کے ساتھہ ختم کرو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہہ جو کچھہ کہ باب سماع مین مشیوخ سے ذکر کیا گیا اسکے ساتھہ کوئی جاہل دھوکا نہ کہا بیٹھے یہہ سمجھ لے کہ سماع ہر ایک کے لئے جائز ہے بیمات رہو تو اونمین لوگون کے لئے جائز ہے جنکو حادی شوق حضرت قدسیہ مین مواطن قرب کیطرف کھینچے لئے جاتا ہے ہوائے نفس صفات دنیہ سے خالی احوال سنیہ کے ساتھہ متصف ہین ؎

ولما حضرنا للسرور مجلس	وضاءت لنا من عالم الغیب انوار	وطافت علینا للعوارف خمرۃ	یطوف بھا فی حضرۃ القدس خمار
تخامر ارباب العقول بلطفھا	فتبدو لنا عند المسرۃ اسرار	فلما شربنا ھا بافواہ کاسنا	اضاءت لنا منھا شموس وانھار
رفعنا حجاب الانس بالانس عنوۃ	وجاءت الینا بالبشائر اخبار	وغبنا بھا عنا ولنا مرادنا	وغیبنا من ما بعد ذلک آثار
وخاطبنا فی سکرنا عند صحونا	کریم قدیر فائض الجود جبار	کاشفنا حتی رایناہ جھرۃ	بابصار قلب لا تواریہ استار

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین سماع حقیقی یہی ہے کبھی اور طرح پر بھی جائز ہے لیکن اسکے لئے کئی شرطین ہین جنکا ذکر تفصیلا مشائخ سالکین عالیقدر مین کیا گیا ہے ان سب سے تصنیف و ترتیب مین احسن اور تحقیق و تہذیب مین اتقن کتاب عوارف المعارف تصنیف شیخ جلیل عالم ربانی شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کی ہے شیخ عارف ابو عثمان حیری رضی اللہ عنہ نے باب سماع مین کیا خوب فرمایا ہے کہ سماع تین طرح پر ہوتا ہے ایک تو مبتدی مریدون کے لئے یہہ لوگ اس سے احوال شریفہ طلب کرتے ہین انپر فتنہ و ریا کا خوف ہے دوسرے صادق مریدون کے لئے یہہ لوگ سماع سے اپنے احوال مین زیادتی چاہتے ہین تیسرے عرفا اہل استقامت کے واسطے انپر جو حرکت و سکون وارد ہوتا ہے یہہ اونمین اللہ تعالے پر کسی چیز کو اختیار نہین کرتے یعنی اپنے نفوس کے لئے کسی چیز کو اختیار نہین کرتے بلکہ جو کچھہ اللہ سبحانہ نے انکے لئے پسند فرمایا ہے اوسیکے ساتھہ وقوف کرتے ہین رضی اللہ عنہم یہہ تیسری قسم وہی ہے جسکی طرف بعض نے اپنے قول مین اشارہ کیا ہے کہ سماع اوسی شخص کے لئے درست ہے جسنے انواع ریاضات و تزکیہ صفات

اپنے نفس کا سون کیا ہوا وسکو محظورات وممنوعات سے بچایا ہو ہموم وآفات سے اپنے سرائر وقلب کو پاک صاف کرچکا ہو اسمار وصفات کے ساتھ اسکو معرفت حاصل ہوگئی ہو اسوقت ہو سکتا ہے کہ اوسکے لئے اخذ سماع مشاہدات سے صحیح ہو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جسطرح جاہل اس بات کے ساتھ دھوکا نہ کھاوے کہ سماع ہر شخص کے لئے جائز ہے اسیطرح اور دوشخصونکو چاہیئے کہ وہ بھی دھوکا نہ کھاوین اونمین سے ایک وہ شخص کہ ایسکو یہ وہم ہو کہ جن لوگون کا مینے ذکر کیا اونکی موارد لسے میرے لئے بھی کوئی مشرب ہے سو قسم ہے اللہ کی کہ مین اسکا محتاج ہون کہ اونکے مشرب پر میرا ورود ہو اور واللہ واللہ واللہ بیشک مجھے اسکی احتیاج ہے کہ اونمین سے ایک شخص کی بھی نظر مجھپر پڑجاوے کہ اوسمین کوئی نفحہ نفحات اللہ تعالے سے ہو دوسرا وہ شخص کہ اوسنے پہچان لیا کہ مین اس حال سے خالی ہون لیکن جو کلام کہ مین نے اون لوگون سے ذکر کیا اوسکو وہم ہو کہ مین اوسکے ساتھ دعوی کرتا ہون سو اوسے چاہیئے کہ وہ خوب سمجھ بوجھ لے کہ مین اسکا مدعی نہین ہون بلکہ افلاس وعدم کے ساتھ اقرار کرتا ہون جبکہ ان دونون شخصون کے وہم کی نفی کیطرف اشارہ کرچکا تو اب تحقیق حال کیطرف اشارہ کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ مین جو ان لوگون کا ذکر کرتا ہون انکے اخبار بیان کرتا ہون یہہ صرف انکی حکایات واشعار کے ساتھ نافذ ہے جیسا کہ بعض اخیار نے کہا ہے ؎

ایہ احادیث نعمان وسائلہ	ان الحدیث عن الاحباب اسماء	استنشق الریح عنہ کلما نفحت	من نحو ارضکم نکباء معطار	

ان شاء اللہ تعالے مقصود حاصل ہوگا جو کہ حدیث صحیحین مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے المرء مع من احب یعنی آدمی جسکے ساتھ محبت رکھتا ہے اوسیکے ساتھ ہوگا اللھم انا نحب اولیاءک واحبابک فاجعلنا معھم بجاہ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکایت احمد بن مقاتل عکی رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ ذوالنون رضی اللہ عنہ بغداد مین تشریف لائے تو صوفیہ اونکے پاس جمع ہوئے اونکے ہمراہ ایک قوال تھا اونہون نے ذوالنون سے اجازت چاہی کہ وہ اون کے روبرو کچھ گاوے اونہون نے اجازت دی قوال نے گانا شروع کیا ؎

صغیر ھواک عذبنی	فکیف بہ اذا احتنکا	وانت جمعت فی قلبی	ھوی کان قد اشترکا	
	اما ترثی لمکتئب	اذا ضحک الخلی بکی		

ذوالنون رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے مونہہ کے بل گر پڑے خون ٹپکتا جاتا تھا نماز مین پر نہین گرتا تھا پھر ایک اور آدمی جماعت سے کھڑا ہوگیا وجد کرنے لگا ذوالنون نے اوس سے فرمایا الذی یراک حین تقوم یقلبک وہ شخص بیٹھ گیا اوسنے ابوعلی دقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ کو اوس شخص پر اشراف ہوا جب تو اونہون نے اوسکو ہوشیار کردیا کہ وہ اوسکا مقام نہین ہے اور وہ شخص متصف تھا کہ اوسنے اونکا کہا مانا رجوع کیا اور بیٹھ گیا امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے ایک جاریہ کو یہہ شعر پڑھتے سنا ؎

خلیلی ما بال المطایا کانھا	نراھا علی الاعقاب بالقوم تنکص	

ابن علیہ سے فرمایا وہ اونکے ہمراہ تھے تو کسطرح سنتا ہے کیا تجھے یہہ شعر طرب مین لاتا ہے ابن علیہ نے کہا نہین فرمایا تجھے کچھ بھی حس نہین یعنی تو بے ذوق ہے بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ ایک رات صبح تک کھڑے رہے اس بیت پر کھڑے ہوتے اور گرتے تھے اور لوگ بھی کھڑے ہوئے روتے تھے ؎

باللہ مرددا فواد مکتئب	لیس لہ من حبیبہ خلف	

مسئلہ سماع کتاب دلیل الطالب مین بغایت شرح وبسط سے لکھا گیا ہے طالب صادق کو چاہیئے کہ اوسکو ملاحظہ کرکے علم صدور حاصل کرے طرفین کے دلہ اوسمین موجود ہین ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مجھے یہہ بات پہونچی کہ کوئی کافر بادشاہ بعض بلاد مسلمین پر غالب ہوگیا مسلمانون کو قتل کیا اونکا

مال لوٹا اور چاہا کہ بعض فقرا مشائخ کو بھی قتل کرے شیخ اوسکے پاس تشریف لیگئے اوسکو منع کیا بادشاہ نے کہا اگر تم حق پر ہو تو میرے لئے کوئی دلیل ظاہر کرو شیخ نے اونٹ کی مینگنیون کیطرف اشارہ کیا ناگاہ وہ جواہر ہوگئین چمکنے لگین خالی آبخورے زمین پر رکھے ہوئے تھے اونکی طرف اشارہ کیا وہ ہوا مین لٹک گئے اونمین پانی بھر گیا اور اوندھے مونہہ زمین کیطرف لٹکتے رہے ایک قطرہ اونمین سے نہ گرا یہہ دیکھکے بادشاہ ڈر گیا اوسکے بعض صاحبون نے کہا کہ آپ اوسکو کوئی بڑی بات نہ سمجھین یہہ تو جادو ہے بادشاہ نے شیخ سے کہا کہ اسکے سوا اور کوئی بات بتاؤ شیخ نے آگ جلانے کا حکم دیا وہ جلائی گئی اور فقرا کو سماع کا حکم دیا جب اونکو وجد آیا تو شیخ اونکو لیکے آگ مین گھس گئے اور وہ آگ نہایت بڑی تھی پھر شیخ نے بادشاہ کے بیٹے کو جھپٹ لیا آگ مین اوسکو چکر دیا پھر اوسکو لیکے غائب ہوگئے معلوم نہین وہ دونون کدھر گئے بادشاہ وہان حاضر تھا اپنے لڑکے پر افسوس کرنے لگا گھڑی بھر کے بعد پھر دونون حاضر ہوگئے بادشاہ کے بیٹے کی ایک ہتیلی مین تفاح دوسرے مین انار تھا بادشاہ نے اوس سے پوچھا تو کہان تھا اوسنے کہا مین ایک باغ مین تھا وہان سے یہہ دونون پھل لے آیا اور نکل آیا بادشاہ کو اس سے حیرت ہوئی بعض جلسا رسو نے کہا کہ یہہ بھی کسی صنعت باطل سے کیا ہے اسوقت بادشاہ نے کہا کہ جو کچھہ تم ظاہر کروگے مین اوسکو سچا نہ جانون گا یہانتک کہ تم اس پیالے سے پیو شیخ کے لئے ایک پیالہ زہر کا بھرا ہوا لائے یہہ ایسا زہر تھا کہ اوسکے ایک قطرے کے پینے سے آدمی مرجاوے شیخ نے فقرا کو سماع کا حکم دیا جب اونکو حال آیا تو اوسوقت پیالہ اوٹھاکے سب زہر پی گئے پیتے ہی شیخ کے کپڑے پھٹ گئے لوگون نے اونپر اور کپڑے ڈالے وہ بھی پارہ پارہ ہوگئے اسیطرح کئی بار کپڑے ڈالے وہ سب پھٹ پھٹ گئے پھر اونکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا اسکے بعد کپڑے اونکے بدن پر ثابت رہے پیٹے نہین بادشاہ شیخ کا معتقد ہوا اونکی تعظیم کی انکا اجلال واحترام کیا اور قتل وافساد سے باز رہا شاید وہ مسلمان بھی ہوگیا واللہ اعلم اس قسم کی حکایت بعض منسوبین سید احمد رفاعی قدس سرہ سے بھی مروی ہے کہ اونکو ایسا ہی معاملہ سلطان مغل کے ساتھ ہوا جسنے بغداد کو لیا رضی اللہ عنہ وعن جمیع الصالحین ؛

فصل موتِ محبّین کے بیان مین

حکایت بعض صلحا سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین بغداد کے باہر بعض صالحین کے ہمراہ تھا ایک جنازہ ہمپر سے گزرا اوسکے ساتھہ بہت مخلوق تھی ہم نے پوچھا کہ یہہ کون ہے کسی نے کہا یہہ ایک شخص ہے صالحین سے جو مرد صالح کہ میرے ہمراہ تھے اونھون نے کہا اللہ المستعان صالحین اسطرح مرتے ہین مین نے کہا تو پھر کسطرح مرتے ہین اونھون نے کہا وہ تو گھور و نپر مرتے ہین کتے اونکا گوشت کھاتے ہین تین دن کے بعد مینے اونکو دیکھا کہ وہ ایک گھورے پر مرے ہوئے پڑے تھے کتے اونکا گوشت کھاتے تھے رضی اللہ عنہ ؛

واہ رے شورِ محبت خوب ہی چھیڑا کا نمک		ٹڈیان میری ہما کس کس مزے سے کھائے ہے

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اولیا، ومحبین ومحبوبین اللہ عزوجل کے جنکے لئے دنیا مین نہ کوئی غرض ہے نہ کسی طرح کی آرزو انمین سے بہت لوگ اسیطرح مرتے ہین رہے وہ لوگ جو کہ دنیا مین راغب ہین لمبے لمبے تمنائین آرزوئین کرتے ہین اونکے قصے حکایتین بہت سی ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا عرض کیا یا نبی اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ ہوا کو حکم دین کہ وہ مجھے بلاد ہند کیطرف اوٹھا لیجائے مجھے ابھی وہان ایک کام ہے اور اس باب مین بہت اصرار کیا آپنے فرمایا بہتر ہوا کو حکم دیا کہ اوسکو اوٹھا لیجاوے جب وہ آپکے پاس سے نکلا تو آپنے التفات فرمایا دیکھا کہ ملک الموت کھڑے ہوئے ہین اور مسکراتے ہین حضرت سلیمان علیہ السلام نے تبسم کا سبب پوچھا اونھون نے کہا یا نبی اللہ مجھے اس شخص سے تعجب ہوا اسلئے کہ مجھے حکم ہوا کہ مین اس گھڑی اسکی روح قبض کرلون پھر اوسنے جب آپسے سوال کیا کہ آپ ہوا کو حکم دین کہ اوسکو اوٹھا کے لیجاوے تو مجھے اس سے

تعجب ہوا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اس بات کے ساتھ ایمان واجب ہے کہ اللہ تبارک وتعالے کا امر اور اوسکی قدر اوسپر نافذ وجاری ہے جو کہ اوسکے علم غامض مین سابق ہوچکا وہ ضرور ہی ہونا ہے گو اوسکو عقول بعید جانین بمقتضاے اپنی حکمت بالغہ اور مشیت سابقہ کے کہ جسکی طرف امر خاتمہ لاحقہ رجوع ہوتا ہے اوسکے لیے بعض اسباب غامضہ مہیا فرما دیتا ہے نسأل اللہ تعالی الکریم ان یلطف بنا فی جمیع مقدورہ وان یدبرنا بحسن تدبیرہ والمسلمین آمین

باب دوم اس بیان مین کہ محبت الہی کا کامل طور پر سوال کرنا سب مطلبون سے بڑھکر اور تمام مقصدون سے زیادہ تر مقصود ہے

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا آیا میرے پاس میرا رب تبارک وتعالے نہایت حسین صورت مین یعنی خواب مین پھر حدیث کو بیان کیا اسی حدیث کے آخر مین فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرمایا سوال کر میں نے عرض کیا الہی مین تجھہ سے نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہون اور یہہ چاہتا ہون کہ تو میرے لئے بخشش فرماوے اور مجھپر رحم کرے اور جب تجھے کسی قوم کا فتنہ منظور ہو تو مجھے غیر مفتون اپنی طرف بلالیجیو اور مین تجھسے تیری محبت اور محبت اوسکی جو تجھے دوست رکھے اور جب ایسے کام کی جو مجھے تیری طرف نزدیک کردے چاہتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہہ حق ہے اسکا درس کرو پھر اسکو سیکھلو روایت کیا اس حدیث کو امام احمد وترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے بعض روایتون مین یہہ ہے کہ محبت ایسے عمل کی جو مجھے تیری حب کو پہونچا دے بزار وطبرانی وحاکم نے بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور بزار نے باسناد ضعیف بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور انکی حدیث مین یہہ ہے کہ الہی مین تجھسے مانگتا ہون تیری محبت اور تیرے حب کی حب اور حب ایسے عمل کی کہ وہ مجھکو تیری محبت کیطرف قریب کردے الہی مین تجھہ سے ایسا ایمان چاہتا ہون کہ میرے دل سے لگا رہے یعنی کبھی جدا نہو یہانتک کہ مجھے علم ہوجاوے اس بات کا کہ ہرگز مجھے نہ پہونچیگا کچھہ مگر جو تو نے میرے لئے لکھہ رکھا ہے اور رضا اوسکے ساتھہ جو تو نے میرے واسطے قسمت کیا ہے ترمذی وحاکم نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا یہہ تھی الہی مین تجھہ سے مانگتا ہون تیری محبت اور حب اوسکی جو تجھے دوست رکھے اور اوس عمل کی جو مجھے تیری حب کو پہونچا دے الہی تو زیادہ محبوب کردے مجھے اپنی محبت کو میری جان اور میرے گھر والے اور میرے مال اور ٹھنڈے پانی سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر اور اونکا قصہ بیان کرتے تو فرماتے کہ داؤد علیہ السلام سب بشر سے عبادت مین بڑھے ہوئے تھے ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ترمذی نے بروایت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ بھی روایت کیا ہے کہ آپ اپنی دعا مین فرماتے تھے الہی تو مجھے اپنی حب عنایت فرما اور حب ایسے شخص کی جسکی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے الہی جو تو نے مجھے دیا ہے اون چیزون مین سے کہ مین اونکو دوست رکھتا ہون سو کر تو اوسکو میرے لئے قوت اوس کام مین جسکو تو دوست رکھتا ہے الہی اور جو تو نے مجھہ سے روک رکھا ہے اون چیزون مین سے کہ مین اونکو دوست رکھتا ہون سو تو اوسکو میرے لئے فراغ کردے اوس کام مین جسکو تو دوست رکھتا ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہے ابن ابی الدنیا وغیرہ نے ابو بکر بن ابی مریم سے انہون نے ہیثم بن مالک طائی سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے تھے الہی تو مجھے اپنی حب سب چیزون سے زیادہ محبوب کردے اور اپنی خشیت کو میرے نزدیک سب چیزون سے بڑھکر خوفناک فرمادے اور اپنی ملاقات کے شوق کے ساتھ دنیا کی حاجتین مجھہ سے قطع کردے اور جب تو دنیا والون کی آنکھین اونکی دنیا سے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھہ اپنی عبادت سے ٹھنڈی کردے یہہ حدیث مرسل ہے ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہہ بھی روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا مینے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو مین نماز پڑھی جب اونہون نے سجدہ کیا تو مینے اونکو یہہ کہتے سنا

الٰہی تو اپنی حب کو سب چیزون سے زیادہ مجھے محبوب کردے اور اپنے خوف کو سب چیزون سے زیادہ خوفناک میرے نزدیک کردے ابو نعیم نے اسکو بروایت
کیا ہے اللھم اجعل احب الاشیاء الی واخشی عندی معنی وہی ہین جو پہلے گزر چکے نافع کی جمع روایت مین آیا ہے یہہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہین کہ ابن عمر اپنے مناسک حج مین صفا مروہ پر یہہ دعا کرتے تھے الٰہی تو مجھے اون لوگون مین سے کر جو تجھے دوست رکھتے ہین اور تیرے فرشتون سے محبت رکھتے
ہین اور تیرے رسولون کو چاہتے ہین اور تیرے نیک بندون سے دوستی رکھتے ہین الٰہی تو مجھے اپنی طرف محبوب کرلے اور اپنے فرشتون کیطرف اور اپنے رسولون
کیطرف اور اپنے نیک بندون کیطرف یعنی مین تجھے اور ان سبکو دوست رکھون اور تو اور یہہ سب میرے ساتھ محبت رکھین یہہ دعا بہت طویل ہے بقدر ضرورت
یہان لکھی گئی ابراہیم بن جنید نے کتاب المحبہ مین اپنی اسناد سے روایت کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام فرماتے تھے الٰہی تو مجھے اپنے دوستون سے کرلے اسلئے کہ جب تو
کسی بندے کو چاہتا ہے تو اوسکا گناہ بخشدیتا ہے گو کتنا ہی بڑا ہو اور اوسکا عمل قبول فرماتا ہے اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی کتاب مین بسند خود صالح بن سمار سے
روایت کیا ہے انھون نے کہا ہمکو یہہ پہونچا کہ اللہ عزوجل نے سلیمان بن داؤد علیہما السلام کیطرف انکے باپ داؤد کے مرنے کے بعد ایک فرشتہ بھیجا فرشتے نے
انسے کہا میرے رب عزوجل نے آپکی طرف مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ اللہ تعالے سے کسی حاجت کا سوال کرین حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا مین اپنے رب سے
یہہ سوال کرتا ہون کہ وہ میرے دل کو اپنا محب کردے جیسا کہ میرے باپ داؤد کا دل اوس سے محبت رکھتا تھا اور اللہ تعالے سے یہہ مانگتا ہون کہ وہ
میرے دلکو ایسا کردے کہ اوس سے خوف رکھے جیسا کہ میرے باپ داؤد کا دل اوس سے ڈرتا تھا اللہ تبارک وتعالے نے فرمایا کہ مینے اپنے بندے کیطرف اسلیے بھیجا
کہ وہ مجھسے کوئی حاجت مانگے سو اوسکی حاجت میری طرف یہہ ہوئی کہ مین اوسکے دل کو ایسا کردون کہ مجھے چاہنے لگے اور اوسکے دل کو ایسا کردون کہ مجھسے
ڈرنے لگے قسم ہے مجھے اپنی عزت کی بیشک مین اوسکی عزت آبرو کرونگا سو اللہ تعالے نے اونکو ایسا ملک عنایت فرمایا کہ اونکے بعد وہ کسی کے لئے لایق نہین فرمایا
ھذا عطاءنا فامنن او امسک بغیر حساب وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب یعنی یہہ ہے بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھہ حساب نہین
اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا سلام بن مسکین رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہہ کہتے سنا الٰہی ہمارے دلون کو اپنے
ایمان ویقین سے بھردے اور اپنی معرفت اور اپنی تصدیق اور اپنی حب اور اپنی ملاقات کے شوق سے بھردے عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنی دعا مین کہتے تھے الٰہی مین تجھسے ایسے ارکان مانگتا ہون کہ تیری عبادت پر قوی ہون اور ایسے جوارح چاہتا ہون کہ تیری طاعت
کیطرف مسارعت کرین اور ایسی ہمتون کا سوال کرتا ہون کہ تیری محبت کے ساتھہ متعلق ہون مرثد ابی عامر حضرت حسن بیٹے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے
روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی دعا مین یہہ کہتے تھے الٰہی تو مجھے اپنی ایسی محبت دے کہ اوسکے ساتھہ دنیا کی محبتین اور اوسکی لذتین مجھسے
قطع کردے اور ایسی محبت عنایت کر کہ اوسکے سبب سے آخرت کی خیر اور اوسکے نعیم کو میرے لئے جمع کردے الٰہی تو اپنی محبت کو سب چیزون سے
زیادہ پسند میرے نزدیک کردے اور سب چیزون سے زیادہ میری آنکھہ کو ٹھنڈی کرنے والی فرمادے اور کردے تو مجھے کہ مین تجھے
ایسا دوست رکھون جیسا تیری محبت مین رغبت رکھنے والے تجھے دوست رکھتے ہین ایسی محبت کہ نہ اوسمین اور کوئی محبت کہ وہ اسلئے ہو اوس سے
میرے سینے مین اور نہ اوس سے زیادہ میرے نفس مین یہانتک کہ میرا دل اوسکے ساتھہ مشغول ہوجاوے سرور سے اوسکے غیر کے ساتھہ اور یہانتک
کہ کامل ہوجاوے میرے لئے اوسکے ساتھہ ثواب کل کو اعلیٰ منازل مجھین مین یا کریم مرثد کہتے ہین کہ حضرت حسن خیار اہل بیت سے تھے سب کلام سے پیچھے یہہ دعا
کیا کرتے تھے اور روتے عقبہ بن فضالہ سے روایت ہے یہہ کہتے ہین ابو عبیدہ خواص بعد بوڑھے ہونے کے اپنی دعا مین یہہ کہتے تھے الٰہی تو مجھے عنایت فرما
اپنی محبت اور اپنی طاعت کی حب اور اپنے فرمان بردارون کی حب اور اپنے اولیا کی حب اور اپنے محبت والون اور خدمتگارون کی حب الٰہی تو مجھے ایسی
حب دے کہ بسبب اوسکے بلند کرے تو مجھے اپنے پاس اعلے درجات اور اون لوگون کی منازل مین جو تیرے محب ہین عقبہ کہتے ہین کہ ابو عبیدہ اتنے روتے

کر گلا بند ہونے لگتا یہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے ابو جعفر محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے محمد کیطرف آدمی بھیجا اور عرا وسوقت امیر مدینہ تھے عمر نے انسے کہا اے ابو حمزہ ایک آیت نے شب گزشتہ کو مجھے بیخواب کر دیا محمد نے کہا اے امیر وہ کونسی آیت ہے عمر نے کہا یہہ قول اللہ عز وجل کا یا ایھا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ الی قولہ لومۃ لائم محمد نے کہا اللہ سبحانہ نے یا ایہا الذین آمنوا سے حکام قریش کو مراد رکھا ہے جو کوئی تم مین سے اپنے دین یعنی حق سے پھر یگا تو اللہ بدلے آویگا ایسی قوم لونکو کہ وہ اوس سے محبت رکھیگا اور وہ اوس سے محبت رکھین گے یہ لوگ یمن والے ہین عمر نے کہا کاش مین اور تو انمین مین سے ہوتے محمد نے کہا آمین ابن ابی الدنیا نے باسناد خود سعید بن صدقہ ابی مہلہل سے روایت کیا ہے انہون نے کہا خواب مین میرے پاس کوئی شخص آیا اور کہا کیا تو اللہ کو دوست رکھتا ہے مینے کہا ہان قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے بیشک مین البتہ اوسکو دوست رکھتا ہون اور اوسکی طاعت کو دوست رکھتا ہون اوسنے کہا تو پھر تو کیون نہین پکارتا مثل پکارنے اوسکے اولیا کے مینے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہہ نبھنی الھی للحظ العظیم من محبتک یا باری النسم یعنی الٰہی مجھے آگاہ کر دے بڑے حصے کے لئے اپنی محبت سے اے خالق خلق کے احمد بن ابی الحواری نے کہا مجھے حدیث کی ابو قرہ نے اونکو حمید بن قائد نے کہا بعض تابعین یہہ کہتے تھے الٰہی تو نے مجھے دیا بغیر اسکے کہ مین تجھسے مانگون پھر تو کیونکر مجھے محروم رکھیگا اس حال مین کہ مین تجھسے سوال کرون الٰہی مین تجھسے یہہ سوال کرتا ہون کہ تو اپنی عظمت کو میرے دل مین ساکن کر دے اور یہہ کہ پلا دے تو مجھے ایک گھونٹ اپنے محبت کے پیالے سے احمد نے کہا اور حدیث کی مجھسے جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہا السلام کی ماں کی دعا سے یہہ ہے اللھم املأ قلبی بک فرحا وغشنی وجھی منک الحیاء اور بعض تابعین کی دعا سے یہہ ہے اللھم امت قلبی بخوفک وخشیتک واحیہ بحبک وذکرک الٰہی تو میرے دلکو اپنے خوف سے مار اور اپنے حب و ذکر سے اوسکو زندہ کر

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات کعبے کا طواف کر رہا تھا لوگ سو گئے تھے سُن سان ہو گیا تھا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک شخص کعبے کے مقابل یہہ دعا کر رہا ہے رب عبدک المسکین الطرید الشرید من بین یدیک اسألک من الامور اقربھا ومن الطاعات احبھا واسألک یا صفیاک من خلقک الکرام من الانبیاء علیھم السلام الا سقیتنی بکاس محبتک وکشفت عن قلبی اعظیۃ جھل معرفتک حتی ارقی یا حفی الشوق الیک فاناجیک فی ارکان الحق بین ریاض العرفان یعنی اے میرے رب تیرا غلام مسکین ہنکالا ہوا بھاگا ہوا تیرے سامنے سے مانگتا ہون مین تجھسے امور سے جو اونمین سے نہایت قریب ہے اور عبادتون سے جو نہایت محبوب ہے اور سوال کرتا ہون مین تجھسے تیرے چنے ہوئے لوگون کے ساتھہ تیرے خلق سے جو بزرگ ہین یعنی انبیا علیہم السلام کہ تو اپنی محبت کے پیالے سے مجھے پلا دے اور کھولدے تو میرے دل سے تیری معرفت کے جہل کے پردے یہانتک کہ شوق کے پردون سے مین تیری طرف چڑھون پھر ارکان حق مین درمیان باغون عرفان کے تجھسے مناجات کرون پھر وہ رویا یہانتک کہ مینے اوسکے آنسو گرنے کی آواز کنکریون پر سنی پھر ہنسا اور چلا گیا مین اوسکے پیچھے چلا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ شخص یا تو عارف ہے یا دیوانہ ہے وہ مسجد سے نکلکے کے ویرانے کا رستہ لیا پھر اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا تجھے کیا ہوا ہے تو پھر جا مینے کہا اللہ آپ پر رحم کرے آپکا نام کیا ہے اونہون نے کہا عبد اللہ مینے کہا کسکے بیٹے کہا ابن عبد اللہ مینے کہا یہہ تو مین جانتا ہون کہ ساری خلق اللہ کے بندے ہین اور بندون کے بیٹے ہین آپ اپنا نام بتائیے کہا میرے باپنے میرا نام سعدون رکھا ہے مینے کہا جو معروف بجنون ہین کہا ہان مینے کہا وہ کون لوگ ہین جنکی حرمت کے ساتھہ آپنے اللہ تعالے سے سوال کیا کہا یہہ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالے کیطرف چلے مثل چلنے اون لوگون کے جنہون نے محبت کو نصب العین رکھا اور تجرد اختیار کیا مثل تجرد اونکے جنکے دلون کو محبت نے پکڑ لیا پھر اوس شخص نے میری طرف التفات کیا اور کہا اے ذوالنون مینے کہا ہان کہا مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ تو کہتا ہے کہہ کہہ کر مین سنون اسباب معرفت کو مینے کہا آپ تو خود ایسے ہو کہ آپ کے علم سے اقتباس کیا جاتا ہے کہا سائل کا حق جواب ہے ؛

باب سوم اون اسباب کے بیان مین جنکے سبب سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے

اور وہ کئی ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو نعمتین اپنے بندونکو عنایت فرمائی ہین اونکو پہچانے اونکی معرفت حاصل کرے اسلئے کہ دل محبول بفطرت ہین محبت محسن پر یعنی جو کوئی جسکے ساتھ احسان کرتا ہے اوسکی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوتی ہے یہہ بات اصل خلقت انسانی مین رکھی گئی ہے یہہ کلام حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور جو مرفوعاً اس باب مین انسے مروی ہے وہ صحیح نہین یعنی یہہ قول انہین کا ہے بعض نے کہا جب یہہ بات تمہیری کہ دل محسن کی محبت پر محبول ہین تو پھر اوسکا کیا کہنا جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو محسن نہین جانتا وہ کیونکر بالکل اوسی کیطرف مائل نہوگا بعض سلف رحمہم اللہ نے فرمایا نعمتون کا ذکر کرنا اللہ عزوجل کی محبت پیدا کرتا ہے فضیل رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالےٰ نے داؤد علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ تو مجھے دوست رکھ اور اونکو جو مجھے دوست رکھتے ہین اور مجھے اپنے بندون کیطرف دوست کر اونہون نے کہا یارب یہہ تو مین سمجھا کہ مین تیرے ساتھہ محبت رکھون اور اونکے ساتھہ جو تجھے دوست رکھتے ہین تجھے تیرے بندون کیطرف کیونکر محبوب کرون فرمایا تو میرا ذکر کر اور سوائے اینکی کے اور کچھہ مجھہ سے بیان مت کر کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کیا تو دوست رکھتا ہے کہ میری جنت اور میرے فرشتے اور جو جن انس مینے پیدا کئے تجھے دوست رکھین موسیٰ نے کہا ہان یارب فرمایا تو مجھے میرے بندون کیطرف محبوب کر عرض کیا کیونکر تجھے تیرے بندون کیطرف محبوب کرون فرمایا میرے احسان میری نعمتین اونکو یاد دلا اسلئے کہ وہ یاد نکرینگے مجھہ سے مگر ہر بھلائی کو ابو عبداللہ جدلی سے روایت ہے انہون نے کہا اللہ تعالےٰ نے داؤد علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ تو مجھے چاہ اور اونکو چاہ جو مجھے چاہتے ہین اور مجھے لوگون کیطرف محبوب کر عرض کیا یارب مین تجھے چاہونگا اور اونکو جو تجھے چاہتے ہین لوگون کیطرف تیرے کیونکر محبوب کرون فرمایا تو اونکو میرے احسان میری نعمتین یاد دلا وہ مجھہ سے ذکر نکرینگے مگر نیکی کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اسلئے کہ وہ اپنی نعمتون سے تمہین غذا دیتا ہے اور مجھے دوست رکھو اللہ کی دوستی کے لئے اور میرے اہلبیت کو دوست رکھو میری دوستی کے لئے یہہ حدیث ترمذی کے بعض نسخون مین موجود ہے جاننا چاہئے کہ نعمتون پر محبت رکھنا منجملہ شکر منعم ہے اور شکر واجب اوسپر جسپر انعام کیا گیا اسلیئے کہتے ہین کہ شکر دل زبان اعضاسے ہوتا ہے یعنی اسکا مورد عام ہے دوسرا سبب جس سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے اللہ عزوجل کی معرفت ہے حسن بن ابی جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے عتبۂ غلام کو یہہ کہتے سنا کہ جسنے اللہ تعالےٰ کو پہچانا اوسنے اوسکو دوست رکھا اور جسنے اوسکو دوست رکھا اوسنے اوسکی اطاعت کی اور جسنے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کی اوسکی اللہ تعالےٰ نے آؤ بھگت فرمائی اوسکو اپنے پڑوس مین بسایا اور جسکو اپنے پڑوس مین بسایا تو اوسکو خوشی ہے اور خوشی ہے عتبہ یہہ کہتے رہے یہانتک کہ بیہوش ہوکر سجدے مین گر پڑے اسکو ابراہیم بن جنید نے روایت کیا بدیل بن میسرہ نے کہا جسنے اپنے رب کو پہچانا تو اوسکو دوست رکھا اور جسنے دنیا کو پہچانا اوسنے اوسمین بے رغبتی کی اسکو امام احمد رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور معرفت خاصہ کے بڑے اسباب مین سے فکر کرنا ہے ملکوت آسمانون اور زمین مین اور جو کچھہ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے جو زجانی کہتے ہین مجھہ سے جعفون سلیمان نے بیان کیا کہ ہم جمعے کے دن زوال کے بعد مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے پاس رہا کرتے تھے خلیفۂ عبدی عصر کے بعد آیا کرتے دروازے کے دونون بازو پکڑ لیتے اور کہتے اے ابو یحییٰ السلام علیک اے ابو یحییٰ اگر اللہ عزوجل کو دیکھکر ہی اوسکی عبادت کیجاتی تو اوسکو کوئی نہ پوجتا اوسکو آنکھین نہین پاسکتین لیکن مؤمنین نے اس رات کے آنے مین تفکر کیا جب یہہ آتی ہے تو ہر چیز کو ڈھانک لیتی ہے ہر چیز کو بھر دیتی ہے دن کی سلطنت کو مٹا دیتی ہے اور دن کے آنے مین تفکر کیا جب آتا ہے تو ہر چیز کو بھر دیتا ہے ہر چیز کو ڈھانک لیتا ہے رات کی سلطنت کو مٹا دیتا ہے بادل مین تفکر کیا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان مین مسخر کیا گیا ہے کشتی مین فکر کی کہ دریا مین چلتی ہے لوگونکو نفع دیتی ہے سردی گرمی مین غور کی قسم ہے اللہ کی کہ ایمان والے اون چیزون مین جو اونکے رب نے اونکے لئے پیدا فرمائی ہین ہمیشہ فکر کرتے رہتے ہین یہانتک کہ اون کے

دلون نے یقین کرلیا اور گویا اللہ تعالےٰ کو دیکھکر پوچھا شمیط بن عجلان رحمہ اللہ کہتے ہین ہمارے رب نے ہمکو آگاہ کیا اپنی ذات پر اس آیت مین ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش الآیہ یعنی بیشک تمہارا وہ اللہ ہے جسنے آسمان و زمین چھ دن مین پیدا کئے پھر بیٹھا عرش پر قرآن شریف مین بہت جگہ ایسی نشانیون کا ذکر فرمایا ہے جو دلالت کرتی ہین عظمت و قدرت و جلال و کبریا و رافت و رحمت و بطش و انتقام الٰہی پر اسکے سوا اور صفات علیا اور اسماء حسنےٰ کا بیان فرمایا ہے بندونکو ان چیزون کے ساتھ وعظ و نصیحت کیا ہے مصنوعات الٰہی جو اوسکے کمال پر دلالت کرتی ہین انمین تفکر کرنے کی رغبت دلائی ہے اسلئے کہ دل کمال کی محبت پر پیدا کئے گئے ہین یہ محبت انکی فطرت مین رکھی گئی ہے اور حقیقۃً کوئی کمال سوا اللہ سبحانہ و تعالےٰ کے اور کسی کے لئے نہین ہے اسلیئے سلف صالح رحمہم اللہ تعالےٰ تفکر کو بدن کے نفلی عبادتون پر تفضیل دیتے تھے یہہ بات ابن مسیب اور حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ تعالےٰ کی نعمتون مین فکر کرنا افضل عبادت ہے عبید اللہ بن محمد تیمی رضی اللہ عنہ نے کہا طول فکر بہترین نوافل ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا اکثر عمل اعتبار و تفکر تھا امام احمد رضی اللہ عنہ کا کلام بھی اسکی مثل پر دلالت کرتا ہے ذو النون رضی اللہ عنہ نے فرمایا معرفت تین چیز سے حاصل ہوتی ہے ایک تو کامون مین نظر و غور کرنا کہ کیونکر اونکی تدبیر کی دوسرے مقادیر مین تامل کرنا کہ کیونکر اونکو مقدر فرمایا تیسرے خلائق مین تفکر کرنا کہ کسطرح اونکو پیدا کیا ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا معرفت الٰہی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے فرمایا اوس سے انکا کلام پورا ہوا جب بندے کی معرفت اللہ تعالےٰ کے ساتھ قوی ہوتی ہے تو اوسکی طاعت کی محبت قوت پکڑتی ہے اور بقدر اسکے ذکر و غیرہ عبادتون کی لذت اوسکو حاصل ہوتی ہے ابن ابی الدنیا نے باسناد خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اہل کتاب نے مجھے خبر دی اس امر کی کہ بیشک یہہ امت یعنی امت محمدیہ مرحومہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ ذکر کو ایسی دوست رکھتی ہے جیسے کبوتری اپنے گھونسلے کو دوست رکھتی ہے اور بیشک یہہ لوگ ذکر اللہ کیطرف جلد جانے مین بہت بڑھکر ہین اونٹون سے اپنے گھاٹ کیطرف پیاس کے دن مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا نہین لذت پائی لذت پانیوالون نے مثل ذکر اللہ عزوجل کے اور انہین سے روایت ہے کہتے ہین مین نے توراۃ مین یہہ عبارت پڑھی ایہا الصدیقون تنعموا بذکری فی الدنیا فانہ لکم فی الدنیا نعیم و فی الآخرۃ جزاء یعنی اے راست باز لوگو مزہ لو میری یاد سے دنیا مین اسلئے کہ وہ تمہارے واسطے دنیا مین مزہ ہے اور آخرت مین بدلا ہے محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ نے کہا مینے بعض حکمت مین یہہ پایا ایہا الصدیقون افرحوا بی و تنعموا بذکری یعنی اے سچے لوگو خوش ہو میرے ساتھ اور مزہ لو میری یاد کے ساتھ مسلم ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہین مزہ پایا مزہ پانیوالون نے کسی چیز کے ساتھ کہ وہ زیادہ مزے دار ہوا اونکے سینون مین اللہ عزوجل کی حب اور اوسکے یاد کرنیوالون کی محبت سے احمد بن غسان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے زبور داؤد علیہ السلام مین پڑھا کہ دوست رکھو اللہ کو اے سچے گروہ خوش ہو اے سچے لوگو اللہ کے ساتھ اور مزہ لو اوسکی یاد کے ساتھ فضل رقاشی رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر ساری دنیا کی سب لذتین عابدین کے لئے جمع کیجاوین تو بھی اونکے نزدیک اپنی جانون کا اللہ تعالےٰ کے لئے اوسکی طاعت مین ذلیل و خوار کرنا ان سب سے زیادہ مزے دار اور نہایت شیرین ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے بڑا درجہ یہہ ہے کہ تیرے نزدیک اللہ کا ذکر شہد سے زیادہ میٹھا ہو جاوے اور جیسا پیاسے کو گرمی کے دن مین صاف میٹھا پانی پسند ہوتا ہے تجھے اس سے بڑھکر اللہ تعالےٰ کا ذکر محبوب ہو زبیر پانی رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک اللہ کے کئی بندے ہین کہ اونہون نے اوسکا ذکر کیا تو اونکی جانین تعظیم و اشتیاق کے سبب سے نکل گئین ایک گروہ ایسا ہے کہ اونہون نے اوسکا ذکر کیا تو اوسکے خوف اور ہیبت سے اونکے دل ڈر گئے یہہ لوگ اگر جلائے جاوین آگ مین تو اوسکا چھونا اونکو معلوم نہو دوسرے وہ لوگ ہین کہ اونہون نے سردی مین اوسکا ذکر کیا تو اوسکے خوف کے مارے اونکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا ایک وہ ہین جنہون نے اوسکا ذکر کیا تو اونکے رنگ متغیر ہو گئے دوسرے وہ ہین کہ اونہون نے اوسکی یاد کی تو جاگنے سے آنکھین اونکی خشک ہو گئین ابو حفص نیشابوری رضی اللہ عنہ سے ذکر اللہ کرتے تو اونکا رنگ متغیر ہو جاتا تھا یہانتک کہ جو لوگ وہان حاضر ہوتے وہ سب

اوسکی طاعت سے سائل نے عرض کیا اوسکی طاعت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے فرمایا

اونکی حالت کو دیکھتے تھے ایک بار اونھون نے ذکر کیا جب اپنی حالت سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے ہمارا ذکر محققین کے ذکر سے کیا بعید ہے مین نہین گمان کرتا کہ کوئی محقق بغیر غفلت کے اللہ کا ذکر کرے پھر اسکے بعد باقی رہجاوے مگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اسلئے کہ نبوت کی قوت سے اونکی تائید کیگئی ہے اور خواص اولیا رضی اللہ عنہم کہ وہ اپنی ولایت کی قوت سے مدد دئے گئے ہین باوجود اس سکے پھر بھی اگر پردہ کھلجاوے تو ظاہر ہو کہ کام نہایت ہی بڑا ہے اسی لئے اہل جنت کہین گے جبکہ اونکے واسطے پردے اوٹھادئے جاوینگے اور اللہ سبحانہ کا معائنہ کرینگے سبحانک ما عبدناک حق عبادتک یعنی الٰہی تو پاک ہے ہمنے تیری عبادت نکی جیسا حق تھا تیری عبادت کرنے کا ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے لئے آسمان مین کئی فرشتے ایسے ہین کہ قیامت تک کھڑے رہینگے اونکے دونون شانون کے درمیان کا گوشت اوسکے خوف سے کانپتا ہے اونمین سے کوئی فرشتہ ایسا نہین کہ اوسکی آنکھ سے آنسو ٹپکے مگر گرنا ہے اور فرشتے پر کہ تسبیح کر رہا ہے اور کئی فرشتے اللہ تعالےٰ کے سجدے مین پڑے ہوئے ہین جب سے آسمان زمین کو پیدا کیا اونھون نے اپنے سر نہین اوٹھائے اور نہ قیامت تک اوٹھاوینگے اور کئی فرشتے صف باندھے ہوئے ہین قیامت تک اپنی جگہ سے جدا نہونگے جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرا رب عزوجل اونکے لئے تجلی فرمائیگا وہ اوسکی طرف دیکھین گے اور کہین گے سبحانک ما عبدناک حق ما ینبغی لک یعنی الٰہی تو پاک ہے جیسا چاہئے تھا ویسا ہمنے تجھکو نہین پوجا اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے ایک طریق سے مرفوعاً مروی ہے اور ایک اور طریق سے مرسلاً بھی مثل اسکے روایت کیا گیا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی موقوفاً مثل اسکے مروی ہے بخاری و مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے لئے کئی فرشتے ہین کہ رستون مین ذکر والون کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین جب کسی گروہ کو اللہ عزوجل کی یاد کرتے ہوئے پاتے ہین تو اپنے ساتھیون کو پکارتے ہین آؤ اپنی حاجت کیطرف پھر وہ سب اونکو اپنے پرون سے آسمان تک ڈھانک لیتے ہین فرمایا پھر اونسے اونکا رب پوچھتا ہے اور وہ اونکو خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہین فرمایا کہ فرشتے عرض کرتے ہین تیری پاکی بیان کرتے ہین تیری بڑائی کرتے ہین تجھے سراہتے ہین تیری بزرگی بیان کرتے ہین پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کیا اونھون نے مجھے دیکھا ہے عرض کرتے ہین نہین قسم ہے اللہ کی اونھون نے تجھے نہین دیکھا فرمایا پھر ارشاد ہوتا ہے کیا ہوا اگر وہ مجھے دیکھ لین فرمایا فرشتے عرض کرتے ہین اگر وہ تجھے دیکھ لین تو خوب ہی تیری عبادت کرین اور نہایت ہی تیری بزرگی بیان کرین یا حمد کرین اور بہت ہی تیری تسبیح کرین اور باقی حدیث کو بیان کیا اس سے اللہ تعالےٰ کے یاد کرنے والون کی خوبی معلوم ہوئی اسلئے کہ فرشتے انکو تلاش کرتے پھرتے ہین جہان کہین ملجاتے ہین فرشتے اونکو اپنے پرون سے چھپا لیتے ہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ تسبیح تکبیر تحمید یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ ذکر اللہ ہے احادیث مین ان کلمون کے بہت اجر و ثواب بیان فرمائے ہین بعض حدیثون مین لا الہ الا اللہ کو افضل ذکر فرمایا ہے غرضکہ یاد الٰہی نہایت عمدہ چیز ہے کسیطرح ہو خاصکر وہ ذکر جنکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے اونکی فضیلت بیان فرمائی ہے اونکا کیا کہنا وہ تو سراپا نور بلکہ نور علیٰ نور ہین صدق و اخلاص و مخالفت ہوی کے ساتھہ اللہ تعالےٰ سے معاملہ رکھنا یہہ بھی ایک سبب ہی اون اسباب مین سے جنسے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے یہہ ایسا سبب ہے کہ اسکی وجہ سے اللہ تعالےٰ اپنے بندے پر مہربانی فرماتا ہے اوسکو اپنی محبت عنایت کرتا ہے بشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ فتح موصلی رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص اپنی نظر دل کیطرف ہمیشہ لگائے رہتا ہے اوسکو اپنے محبوب کے ساتھہ فرحت پیدا ہوتی ہے اور جو کوئی محبوب کو اپنی خواہش پر اختیار کرتا ہے اس سے اوسکی محبت پیدا ہوتی ہے اور جو محبوب کیطرف مشتاق ہو اوسکے ماسوا مین بے رغبتی کرے اوسکے حق کو نگاہ رکھے بالغیب اوس سے ڈرے اس سے محبوب کا دیدار نصیب ہوتا ہے اسکو ابونعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہتے ہین سری سقطی رحمہ اللہ کی ایک دکان تھی جس بازار مین یہہ تھے وہ جلگیا انکی دکان نہ جلی انکو کسی نے خبر دی انھون نے کہا الحمد للہ پھر فکر کی تو یہہ سمجھے کہ لوگون کی تکلیف اپنی سلامتی پر خوش ہوئے جو کچھہ دکان مین تھا سب خیرات کر دیا اللہ تعالےٰ نے اونکی قدر دانی فرمائی محبت کا درجہ عنایت کیا کسی نے انسے حال پوچھا انھون نے یہہ شعر پڑھہ دیا ؎

من لم یبت والحب حشو فؤادہ		لم یدر کیف تفتت الاکباد	

یعنی جسکا دل محبت سے پر نمود وہ کیا جانے کہ کلیجے کیونکر پھٹتے ہین انکی حالت یہانتک پہونچی کہ یہہ بیمار ہوئے انکا قارورہ حکیم کے پاس لیگئے اوس نے دیکھکر کہا یہہ عاشق ہے جو شخص قارورہ لیگیا تھا اوسنے چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا ایک بار لوگون نے انکے جسم کو دیکھا یہہ نہایت زار زار تے کہنے لگے اگر مین کہون کہ یہہ سب کچھہ اوسکی محبت سے ہے تو کہہ سکتا ہون مرتعش رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا محبت کس چیز سے ملتی ہے کہا اولیاء اللہ کی دوستی اور اعداء اللہ کی دشمنی سے اور اصل اسکی موافقت ہے جن اسباب سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے انمین سے بڑا سبب کثرت ذکر حضور کے ساتھہ ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین جو کوئی اپنے دل اور زبان کو ذکر کے ساتھہ مشغول کرتا ہے اللہ تعالےٰ اوسکے دل مین اپنے شوق کا نور ڈالدیتا ہے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ کہتے ہین کہا گیا ہے کہ محب الٰہی کی نشانیون سے ذکر کا دوام دل وزبان کے ساتھہ ہے اور جو کوئی اللہ عزوجل کے ذکر مین زیادہ مشغول رہیگا ضرور ہی اوسکو اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہوگی ایک سبب محبت الٰہی حاصل کرنے کا قرآن شریف کی تلاوت ہے دہیان اور سوچ کے ساتھہ خصوصاً اون آیتون کی تلاوت جو کہ اسماء وصفات الٰہی اور افعال عظیم الشان کی متضمن ہین اسکی محبت سے بندہ لایق محبت الٰہی کے ہوجاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اوس سے محبت رکھنے لگتا ہے بخاری ومسلم مین حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے وارد ہوا ہے کہ ایک شخص لوگونکو نماز پڑہایا کرتا اور اپنی قرارت قل ہو اللہ احد کے ساتھہ ختم کرتا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اوس سے اسکا سبب پوچھا جاوے اوسنے عرض کیا کہ یہہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اور مین دوست رکھتا ہون کہ اوسکو پڑہا کرون آپنے ارشاد فرمایا کہ اوسکو خبر کردو بیشک اللہ تعالےٰ اوسکو دوست رکھتا ہے اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی صفتون کو دوست رکھنا موجب محبت الٰہی ہے یعنی جو کوئی اوسکے صفتون کو دوست رکھیگا اللہ تعالےٰ اوس سے محبت رکھیگا ایک سبب اسباب محبت سے یہہ ہے کہ قرآن وحدیث مین اہل جنت کا اللہ تعالےٰ کو دیکھنا اوسکا زیارت کرنا یوم المزید مین اونکا جمع ہونا وارد ہوا ہے اسکو یاد کرے یہہ بہی ایک محبت خاص پیدا کرتا ہے اسی کی طرف حسن رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا ہے حسن سے مروی ہے اونہون نے کہا مین تمکو اللہ عزوجل سے ڈرنے ہمیشہ فکر کرنے کی وصیت کرتا ہون اسلئے کہ یہہ ساری نیک خصلتون کی کنجی ہے اسی کے ساتھہ اللہ تعالےٰ ہر موفق کو مخصوص فرماتا ہے اور تم جان رکھو کہ جو کچھہ کسی دریافت کرنیوالے نے تفکر سے حاصل کیا اوس سے بہتر اللہ تعالےٰ کا اخلاص اور اوسکی محبت کا پیالہ پینا ہے اور بیشک اللہ تعالےٰ کے وہی لوگ دوست ہین جنکو عمدہ زندگی نصیب ہوئی جینے کا مزہ چکھا اپنے حبیب سے مناجات کی اپنے دلون مین اوسکی محبت کی حلاوت پائی خاصکر جب کہ اونمین سے کسی کے دل پر یہہ خطرہ گزرا کہ وہ بالمشافہہ انمین میزبردے اوتہا دیگا ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی ہوگی اپنا جلال اونکو دکہائیگا اپنی گفتگو کی لذت اونکو سنائیگا جیتے جی جو مناجات اوس سے کی تھی جبکہ اونکے دل اوسکی محبت سے بھرے ہوئے تہے سب طرف سے اپنی محبت کو اوسی کیطرف پھیرے ہوئے تہے سب چیزون پر اوسکو اختیار کئے ہوئے تہے ہر طرف سے ٹوٹکر اوسکی طرف متوجہ تہے اس مناجات کا جواب دیگا اور جو لوگ محبت مین خالص نہین ہین اونکی ملاقات اپنے دوست سے عمدہ شکل پر نہوگی قسم ہے اللہ کی کسی دانشمند کے لئے حلال نہین ہے اور نہ پسندیدہ کہ سوائے حب الٰہی کے اور کسی چیز کا استیعاب کرے اسکو ابن ابی الدنیا وغیرہ نے روایت کیا ہے ؛

باب چہارم سچی محبت کی نشانیونکے بیان مین اور وہ چندہین

طاعت الٰہی کا التزام اوسکی راہ مین لڑنا اس باب مین ملامت کو لذیذ جاننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا فرمایا اللہ تعالےٰ نے یاایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم یعنی اے ایمان والو جو کوئی تم مین پہریگا اپنے دین سے تو اللہ آگے لاویگا ایک لوگ کہ اونکو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست ہین کافرون پر لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتے نہین کسی کے

الزام سے یہ فضل ہے اللہ کا دیگا جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے خبردار ف جب حضرت کی وفات پر عرب دین سے پھرے تو حضرت صدیق نے یمن سے مسلمان بلائے اونسے جہاد کروایا کہ تمام عرب مسلمان ہوئے یہ اونکے حق مین بشارت ہے اللہ تعالے نے اس آیت مین اپنے محبون کے چند وصف بیان فرمائے ایک یہ کہ وہ نرم دل ہین مسلمانون پر مراد اس سے نرمی جانب اور جھکا نا بازو کا ہے یعنی وہ مومنین پر رحم کرتے ہین اونسے نرمی کرتے ہین ہر طرح سے اونکی طرف متوجہ رہتے ہین اونکے ساتھ ترش روئی سے پیش نہین آتے اونسے اکڑتے نہین جیسا کہ اور آیت مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین یعنی اور جھکا اپنا بازو اونکے لئے جنھون نے تیری پیروی کی ایمان والون سے اور ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا وصف فرمایا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم یعنی محمد رسول اللہ اور جو اونکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چاہنے والے ہین وہ اُسکے چاہنے والون کو چاہتے ہین اونسے نرمی کرتے ہین اونسے رحمت وعطوفت کا معاملہ رکھتے ہین دوسرا وصف یہ ہے کہ وہ کافرون پر زبردست ہین اس سے مراد اونپر سختی اور زبردستی کرنا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم یعنی اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغا بازون سے اور سختی کر اونپر اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالے سے محبت رکھتے ہین وہ اوسکے دشمنون سے بغض رکھتے ہین یہ بات سچی محبت کے لوازم سے ہے جیسا کہ پہلے اسکا بیان گزر چکا تیسرا وصف یہ ہے کہ وہ اوسکی راہ مین لڑتے ہین اس سے مراد ہاتھ زبان کے ساتھ اللہ تعالے کے دشمنون سے لڑنا ہے یہ ایسا امر ہے کہ بغیر اسکے دشمنی اللہ تعالے کے دشمنون سے کامل نہین ہوسکتی اور پوری دشمنی اونکی لوازم محبت سے ہے خلق کو اللہ کیطرف بلانا اور زبردستی اور غلبے کے ساتھ اللہ تعالے کے دروازے پر کھینچ کے لیجانا یہ بھی اس لڑائی مین داخل ہے جیسا کہ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ ولو اٰمن اھل الکتاب لکان خیرا لھم منھم المؤمنون واکثرھم الفاسقون یعنی تم ہو سب امتون سے بہتر جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات پر اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان مین آتے اہل کتاب تو اونکو بہتر تھا کوئی ہین اونمین ایمان پر اور اکثر وہ بے حکم ہین مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی تم بہتر ہو لوگونکے لوگون کے لئے سو بہتر لوگونکا لوگون کے لئے وہی ہے جو زیادہ نفع پہونچادے اونکو اور کوئی نفع اس سے بڑھکر نہین ہے کہ اونکو توحید وطاعت کیطرف بلاوے شرک ومعصیت سے منع کرے حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک آدمی ہے کہ اوسکی ماں بدکار ہے فرمایا اوسکو قید کرے اوسکی صلہ رحمی اس سے بڑھکر اور کوئی نہین ہے کہ اوسکو اللہ عزوجل کی نافرمانیون سے روکے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے دو زاہدونکو سنا کہ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ محبت والون نے اپنی محبت سے کیا میراث پائی اوسنے جواب دیا کہ اللہ کے نور کے ساتھ دیکھنا اور اللہ تعالے کی نافرمانی والون پر مہربانی کرنا اون کو میراث مین ملا مینے اوس سے کہا کہ وہ کیونکر مہربانی کرینگے ایسے لوگون پر جنھون نے اونکے محبوب کی مخالفت کی اوسنے کہا وہ اونکے اعمال کو ناپسند رکھتے ہین اور اونپر مہربانی اسلئے کرتے ہین کہ وعظ ونصیحت کرکے اونکو اونکے برے کاموں سے چھڑادین وہ اونکے بدنون پر آگ سے ڈرے سچا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ پسند کرے لوگون کے لئے جو اپنی جان کے لئے پسند کرتا ہے چوتھا وصف یہ ہے کہ وہ کسی کے الزام سے نہین ڈرتے مراد یہ ہے کہ جن کاموں سے اللہ تعالے راضی ہوتا ہے وہ اونمین نہایت کوشش کرتے ہین جب دیکھتے ہین کہ فلان کام مین اپنے حبیب اپنے مولی کی مرضی ہے پھر اونکو کوئی ملامت کرے وہ کچھ اوسکی پروا نہین کرتے یہ بات سچی محبت کی نشانیون سے ہے کہ محب اپنے محبوب کی مرضی مین مشغول ہو اور اوسکے نزدیک مدح کرنیوالا اور ملامت کرنیوالا اسباب مین دونون برابر ہون پانچوان وصف اس آیت مین بیان فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم یعنی تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ف کوئی کسی کی محبت کا دعوی کرے تو اوسطرح محبت کرے جسطرح محبوب چاہے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اور اوسیطرح چاہے تو محبوب اوسکو چاہے اور اللہ بندونکو چاہے تو یہی کہ اونپر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے اور خیالات عبث ہین انتہے قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین تو کہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا پھر اگر وہ ہٹ رہین تو اللہ نہین چاہتا منکرون کو ف یعنی بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے انتہے پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا اونکی راہ چلنا اونکے حکم کو ماننا محبان الٰہی کی نشانی ہے مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کئی لوگ یون کہتے تہے کہ ہم اپنے رب کو بہت چاہتے ہین اللہ تعالے نے چاہا کہ اپنی محبت کی ایک نشانی مقرر فرماوے سو یہہ آیت نازل فرمائی یعنی مجھے دوست رکھا چاہو تو میرے رسول کی راہ چلو اس آیت سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت کی پیروی کرنے سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور گناہ بخشے جاتے ہین دوسری آیت مین اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کو جمع فرمایا پھر کہا جو ان دونون طاعتون سے ہٹ رہین وہ کافر ہین اللہ تعالے اونکو نہین چاہتا اور ایک آیت مین اپنی محبت اور رسول کی محبت کو یکجا بیان فرمایا جیسا کہ قل ان کان اباؤکم الخ مین پہلے گزر چکا غرضکہ بدون محبت وطاعت رسول کے نہ محبت خدا کی حاصل ہوتی ہے نہ ایمان نصیب ہوتا ہے جو کچھہ ہے وہ رسول ہی کی طاعت مین ہے بہت سی حدیثون مین بھی یہی بات وارد ہوئی ہے چنانچہ بعض حدیثین سابق مین گزر چکین حاصل یہہ ہے کہ اللہ تعالے کیطرف وصول بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ کے کسیطرح ممکن نہین ہے اور اونکی راہ یہی اونکی فرمان برداری اور اونکی پیروی ہے جیسا کہ جنید رضی اللہ عنہ اور اونکے سوا اور عارفون نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے کیطرف پہونچنے کی سب راہین بند ہین مگر پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ائمہ عارفین کا کلام اس باب مین بہت کچھہ ہے ابراہیم بن جنید رضی اللہ عنہ نے کہا محب کی نشانی سچی محبت پر چھہ خصلتین ہین ایک دوام ذکر ہے دل سے اپنے مولی کی خوشی کے لئے دوسرے مالک کی محبت کو اپنی جان اور مخلوق کی محبت پر اختیار کرے اپنی جان اور خلائق کی محبت سے قبل اپنے مولے کی محبت کے ساتھہ ابتدا کرے تیسری خصلت یہہ ہے کہ محبوب کے ساتھہ انس ہو اور جو چیز اوس سے قطع کرے یا اوس سے مشغول کرے اوسکے ساتھہ شغل نکرے چوتھے شوق محبوب کی ملاقات کا اور اوسکے مونہہ کے دیکھنے کا پانچوین ہر سختی وتکلیف مین محبوب سے راضی رہنا چھٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے دو درجے ہین ایک ان دونون مین سے فرض ہے وہ یہہ ہے کہ آپکے ساتھہ ایسی محبت رکھے کہ وہ مقتضی ہو اس امر کی کہ جو آپ اللہ تعالے کے پاس سے لائے اوسکو قبول کرے اوسکے ساتھہ محبت وتعظیم سے پیش آوے اوسکو تسلیم کرے اوسکے ساتھہ راضی ہو سوا اونکے طریقے کے اور کوئی طریقہ نہ ڈھونڈے پھر جو کچھہ آپنے اپنے رب سے پہونچایا اوسمین اچھی طرح سے آپکی پیروی کرے یعنی جو آپنے خبر دی اوسکی تصدیق کرے جن واجبات کا آپنے حکم فرمایا اونکی فرمانبرداری کرے جن حرام چیزون سے منع فرمایا اونسے باز رہے دین کی مدد کرے جو دین کے مخالف ہین اونسے موافق قدرت کے لڑے اسقدر محبت تو نہایت ہی ضروری ہے کہ بدون اسکے ایمان پورا نہین ہوتا دوسرا درجہ محبت کا فضل ہے یعنی فرض پر زائد ہے وہ ایسی محبت ہے کہ اس بات کی مقتضی ہو کہ اچھی طرح سے آپکی پیروی کرے پورا پورا آپکی سنت کا اقتدا کرے آپکے اخلاق وآداب ونوافل وتطوعات کھانے پینے پہننے بیبیون کے ساتھہ اچھا برتاؤ کرنے مین اسکے سوا اور آداب واخلاق آپکے جو حدیثون کی کتابون مین بتفصیل لکھے ہین سب مین پوری پوری آپکی چال اختیار کرے آپکی سیرت آپکے وقائع کے پہچاننے کا نہایت اہتمام رکھے جب آپکا ذکر وتصور ہو دل خوش ہو جاوے بکثرت آپ پر درود بھیجے اسلئے کہ دلمین آپکی محبت وتعظیم وتوقیر جمی ہوئی ہے آپکے کلام سننے کی محبت ہووے اور مخلوق کے کلام پر اوسکو اختیار کرے ان سب سے بڑھکر آپکا اقتدا کرنا ہے زہد دنیا مین تھوڑی دنیا کے ساتھہ کفایت کرنے مین آخرت کی رغبت مین سہل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن شریف کی محبت اللہ تعالے کی محبت کی نشانی سے ہے اور حب اللہ اور حب قرآن علامت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی اور

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی نشانی سنت کی محبت ہے اور حب سنت کی علامت آخرت کی محبت ہے اور حب آخرت کی نشانی سے بغض دنیا ہے
اور بغض دنیا کی نشانی یہ ہے کہ اوس سے اتنا توشہ لیلیوے کہ اوسکو آخرت تک پہونچا دے پہلے باب مین گزر چکا کہ اللہ عزوجل کی محبت واجبہ
اس بات کی مقتضی ہے کہ جو عبادتین اوسنے فرض کی ہین اونکے ساتھہ محبت ہو اونکو اچھی طرح سے ادا کرے جو چیزین اوسنے حرام کی ہین اونکو مکروہ
سمجھا ہے اونکو مکروہ سمجھے اونسے بچے اور محبت مستحبہ اسکی مقتضی ہے کہ اللہ تعالے کیطرف نوافل کے ساتھہ نزدیکی چاہنے کی محبت ہو چھوٹی چھوٹی
مکروہ چیزونسے پرہیز کرے اور محبت واجبہ جیسی طاعات کی محبت کو چاہتی ہے ایسے ہی مخالفت ہوئی کو بھی چاہتی ہے اور اس امر کی مقتضی ہے کہ جو
چیز اللہ تعالے کو محبوب اور پسند ہے اوسکو خواہش نفس پر اختیار کرے پھر جب محبت الٰہی دل مین جم جاتی ہے دل اوس سے بھر جاتا ہے تو یہہ محبت
اور مکروہ الٰہی کی محبت کو نکالدیتی ہے اور سوا محبت الٰہی اور محبت محبوب الٰہی کے کوئی چیز قلب مین باقی نہین رہتی اور اعضا اون عبادتون کے سوا
جو تقرب الی اللہ کو چاہتی ہین اور کسیطرف متوجہ نہین ہوتی اور نفس اسوقت مطمئنہ ہو جاتا ہے اسیطرف حدیث قدسی مین اشارہ کیا گیا ہے یعنی حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے جب مین بندے کو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ سنتا
ہے اور اوسکی آنکھہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اوسکا ہاتھہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے چنانچہ اسکا ذکر سابق مین ہو چکا
ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ باسناد خود فرقد سنجی سے روایت کرتے ہین اونہون نے کہا مینے بعض کتب مین پڑھا جو شخص اللہ تعالے کو دوست رکھتا ہے
اوسکے نزدیک کوئی چیز مرضی الٰہی سے زیادہ پسندیدہ نہین ہوتی اور جو کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے اوسکے نزدیک کوئی چیز اپنے ہوے نفس سے بڑھکر
مرغوب نہین ہوتی محبت قربت و اجتہاد کا منتہی ہے محبان الٰہی اللہ تعالے کے لئے طول اجتہاد سے ملول نہین ہوتے وہ اللہ تعالے کو چاہتے ہین اوسکے
ذکر کو محبوب رکھتے ہین اللہ تعالے کو اوسکی مخلوق کیطرف محبوب کرتے ہین بندگان الٰہی کی خیرخواہی کرتے ہین اونپر اونکے اعمال سے ڈرتے ہین جسمین
ساری فضیلتین کہلجاوینگی یہی لوگ اولیاء اللہ اور اوسکے احباب اور اوسکے منتخب ہین یہہ وہی لوگ ہین جنکو بدون ملاقات اللہ تعالے کے کوئی
راحت نہین ثور بن یزید سے روایت ہے کہتے ہین اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کیطرف دیکھا اور وہ تن تنہا لوگون سے جدا بیٹھے فرمایا تجھے کیا
ہوا کہ تو اکیلا ہے عرض کیا کہ مینے تیری ذات مین لوگون سے بیتمنی کی ہے فرمایا کیا تجھے یہہ بات نہین معلوم کہ میری محبت سے ہے یہہ کہ تو میرے بندون پر
مہربانی کرے اونپر تفضل کرے اسجگہہ مین تجھے اپنے اولیاء اپنے احباب سے لکھونگا جب تو ایسا ہو جائیگا تو مین تجھے اہل محبت کے دفتر مین لکھونگا عتبہ بن یقظان
بن محمد تیمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے لوگون سے سنا کہ وہ بعض اولیاء فخام سے یہہ نقل کرتے تھے کہ جو عمل ڈر کر کیا جاتا ہے رجا اوسکو کبھی متغیر کر دیتی ہے
اور جو کام محبت کی بنا پر ہوتا ہے اوسمین فتور نہین ہوتا عبد اللہ بن ابی نوح رحمہ اللہ سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ مین نے ایک عابد سے
سنا کہ وہ اپنی باتون مین یہہ کہہ رہا تھا جبکہ بطال اپنی بطالت سے ملول ہو گئے تو تیرے دوست تیری مناجات و ذکر سے ملول نہین ہوئے ابو جعفر محول
رحمہ اللہ کہتے ہین ولی اللہ وہی ہے جو اللہ تعالے کا محب ہے اوسکا دل اپنے رب کی یاد سے خالی نہین رہتا نہ اوسکی خدمت سے ملول ہوتا ہے پھر
جب وہ اعراض کرتا ہے تو وہ بھی اعراض کرتا ہے اور جب اللہ تعالے کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ اپنی رافت و رحمت سے اوسپر متوجہ ہو جاتا ہے مسلم ابو عبید اللہ رحمہ اللہ
کہتے ہین جو شخص اللہ عزوجل کو دوست رکھتا ہے تو اوسکی خواہش کو اپنی جان کی محبت پر اختیار کرتا ہے اور جو اللہ تعالے سے ڈرا وہ دنیا سے ٹوٹے
کے ساتھہ نکلا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حب خوف سے افضل ہے کیا تو نہین دیکھتا جب تیرے دو غلام ہوتے ہین ایک تجھے چاہتا ہے
دوسرا تجھہ سے ڈرتا ہے سو جو تیرے ساتھہ محبت رکھتا ہے تو چاہے حاضر ہو یا غائب وہ تیری خیرخواہی ہی کریگا اسلئے کہ وہ تجھہ سے محبت رکھتا ہے اور
جو تجھہ سے ڈرتا ہے وہ شاید جب تو حاضر ہو تو خوف سے تیری خیرخواہی کریگا اور جب تو نائب ہوگا تو تیری خیانت کریگا خیرخواہی نکریگا سعید بن عمر

بن زرارہ کہتے ہین کہ مینے کلاب بن جزی کو سنا کہ طفاوی کے ایک آدمی سے کہتے تھے اوسکو طریقے پر کی وصیت کرتے تھے اون باتونسے ایک یہہ ہے ؎

ولکن قرباك ذا بر لتخدمه		ان المحبین للاحباب خدام	

یعنی تو اپنے رب کے لئے صاحب بر ہوجا تاکہ تو اوسکی خدمت کرے اسلئے کہ محبین اپنے دوستون کی خدمت کرتے ہین سعید کہتے ہین کہ طفاوی نے ایک چیخ ماری پھر بیہوش ہوکے گر پڑا محمد بن نضر حارثی رحمہ اللہ کہتے ہین اللہ عزوجل کا محب اوسکی طرف نزدیکی حاصل کرنے سے نہین لگتا کہ ملول ہووے اور نہین لگتا کہ تھک جاوے محمد بن نعیم موصلی رحمہ اللہ نے کہا جو دل اللہ عزوجل کو چاہتا ہے وہ اللہ تعالے کے لئے تکلیف ومشقت اوٹھانے کو دوست رکھتا ہے حب الٰہی ہرگز چین وآرام سے نصیب نہین ہوتی کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

تھوی لیلی وتنام اللیل		وحقك ذا اطلب سمج ÷	

یعنی تو لیلیٰ سے محبت رکھتا ہے اور دن کو سوتا ہے قسم ہے تیرے حق کی کہ یہہ طلب تیری بیہودہ ہے بلکہ محبت مین ایسا ہونا چاہیے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم		حرام کرد برائے تو خواب شیرین را	

حکایت شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہم ایک جہاز مین تھے ہوا نے ہمکو ایک جزیرے کیطرف پھینکدیا وہان دیکھا کہ ایک آدمی بت کی پوجا کر رہا ہے ہم نے اوس سے پوچھا اے شخص تو کسکی پوجا کرتا ہے اوسنے بت کیطرف اشارہ کیا ہمنے کہا یہہ تیرا بت تو بنایا ہوا ہے ہمارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ اسکی مثل بنا سکتے ہین یہہ معبود نہین ہے کہ اسکی پوجا کیجاوے اوسنے کہا تم کسکو پوجتے ہو ہمنے کہا ہم ایسی ذات کو پوجتے ہین جسکا عرش آسمان ہین اور اوسکا دباؤ زمین مین ہے اور زندون مردون مین اوسکا حکم جاری ہے اوسکے نام پاک ہین اوسکی عظمت وکبریا بڑی ہے اوسنے کہا تمکو اسکی خبر کسنے دی ہم نے کہا اوس بادشاہ نے ایک معزز پیغمبر ہماری طرف بھیجا اوسنے یہہ باتین ہمکو بتلائین اوسنے کہا پھر رسول کا کیا حال ہوا ہم نے کہا جب اوس نے ہمکو پیغام پہونچا دیا تو بادشاہ نے اوسکو اپنی طرف بلا لیا اور اوسکے لئے اپنے یہان کا عیش وآرام پسند کیا اوسنے کہا وہ رسول تمہارے پاس کوئی نشانی بھی چھوڑ گیا ہے ہمنے کہا ہان بادشاہ کی کتاب ہمارے پاس چھوڑ گیا ہے اوسنے کہا تو بادشاہ کی کتاب مجھے دکھاؤ اسلئے کہ بادشاہون کی کتابین تو خوبصورت ہونی چاہئین ہم اوسکے پاس قرآن شریف لائے اوس نے کہا مین اسکو نہین جانتا پھر ہمنے ایک سورت اوسپر پڑہی وہ روتا رہا یہانتک کہ ہمنے سورت کو پورا کیا پھر اوسنے کہا جسکا یہہ کلام ہے چاہئے کہ اوسکی نافرمانی نہ کیجاوے پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اوسکا اسلام بہت اچھا ہوا ہمنے اوسکو دین کے احکام سکھائے اور کئی سورتین قرآن شریف کی اوسکو پڑہائین جب رات ہوئی تو ہمنے عشا کی نماز پڑہی اور اپنے بچھونون پر گئے اوسنے کہا اے لوگو جس معبود کو تم نے مجھے بتایا جب رات آتی ہے تو وہ سوتا ہے ہم نے کہا اللہ کے بندے وہ نہین سوتا وہ تو سب سے بڑا ہے جیتا ہے سب کا تھامنے والا ہے اوسے نہین پکڑتی اونگھ اور نہ نیند اوسنے کہا تو پھر تم برے غلام ہو کہ تم تو سوؤ اور تمہارا میان نہ سوئے ہمکو اوسکے کلام سے تعجب ہوا ہمنے جب وہان سے جانے کا ارادہ کیا تو اوسنے کہا مجھے بھی اپنے ساتھ لو ہمنے اوسکو اپنے ساتھ لیا جب ہم عبّادان مین پہونچے تو ہمنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ یہہ ابھی نیا مسلمان ہوا ہے کچھ روپیہ جمع کرکے اسکو دیوین پھر ہم نے کچھ روپیہ جمع کیا اور اوسکو دینے لگے اوسنے کہا یہہ کیا ہے ہمنے کہا یہہ روپیہ ہے تم اسکو خرچ کرنا اوسنے کہا لا الہ الا اللہ تمنے مجھے ایسا رستہ بتایا کہ تم اوسپر نہین چلتے دیکھو مین ایک جزیرے مین رہتا تھا اوسکے سوا بت کو پوجا کرتا تھا اور اوسکو نہین جانتا تھا جب تو اوسنے مجھے ضائع نہین کیا اور اب مین اوسے جانتا پہچانتا ہون اس حال مین وہ کیونکر مجھے ضائع کرے گا تین دن کے بعد کسی نے مجھسے کہا کہ وہ حالت نزع مین ہے مین اوسکے پاس گیا اوسنے پوچھا تیری کوئی حاجت ہے اوسنے کہا جو تمکو جزیرے تک لے آیا اوسنے میری سب حاجتین پوری

کردین عبدالواحد کہتے ہین نیند نے مجھپر غلبہ کیا مین اوسکے پاس ہو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک سبز باغ ہے اوسمین ایک قبہ ہے قبے مین ایک تخت ہے اوسپر
ایک نہایت خوبصورت عورت بیٹھی ہے وہ کہہ رہی ہے تمہین اللہ کی قسم تم اوسکو جلدی سے میرے پاس لاؤ مین نہایت اوسکی مشتاق ہون پھر مین نے
اوٹھا دیکھا تو وہ مرچکا رحمۃ اللہ مین نے نہلا کفنا کے بعد دفن کردیا جب رات ہوئی تو مینے خواب مین دیکھا کہ وہی باغ ہے اوسمین وہی قبہ قبے مین وہی
تخت اوسپر وہی عورت بیٹھی ہوئی ہے اور یہہ اوسکے ایک جانب مین بیٹھا ہے اور یہہ آیت پڑھ رہا ہے والملائکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی اور فرشتے داخل ہوتے ہین اونپر ہر دروازے سے سلامتی ہے تمپر اس سبب سے کہ تمنے صبر کیا پس اچھا ہے پچھلا گھر جاتا رہا ہے
کہ محبت صادقہ کی کئی نشانیان ہین منجملہ اونکے ایک جہاد فی سبیل اللہ ہے چنانچہ بیان اسکا پہلے ہوچکا اب ایک قصہ اوسکے متعلق بیان کیا جاتا ہے ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم ایک دن اپنی مجلس مین بیٹھے ہوئے تھے جہاد مین جانے کی تیاری کررہے تھے مین نے اپنے
دوستونکو کہدیا تھا کہ قرآن شریف کی دو آیتین پڑھنے کے لئے مستعد ہوجاوین ایک شخص نے ہماری مجلس مین سے یہہ آیت پڑھی ان اللہ اشتری
من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یعنی بیشک اللہ نے خرید لیا ایمان والون سے اونکی جانون کو اور اونکے مالون کو بدلے اسکے
کہ مقرر اونکے لئے جنت ہے ایک لڑکا پندرہ برس یا اسکے قریب کی عمر کا کھڑا ہوا اور اوسکا باپ مرگیا تھا بہت سا مال میراث مین اوسکو ملا تھا کہنے لگا
اے عبدالواحد بیشک اللہ تعالے نے مومنین سے اونکی جانون اور مالون کو خرید لیا بعوض اسکے کہ اونکے لئے جنت ہے مینے کہا ہان اسمیرے حبیب
کہا تو مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا جان و مال بیچدیا بعوض اسکے کہ میرے لئے جنت ہو مینے اوس سے کہا تلوار کی باڑہ اس سے بہت بڑھکر ہے اور
تو لڑکا ہے مین ڈرتا ہون کہ تو صبر نکرسکے اس سے عاجز ہوجاوے اوسنے کہا اے عبدالواحد اللہ تعالے سے مین جنت کا معاملہ کرون پھر عاجز ہوجاؤن
مین اللہ تعالے کو گواہ کرتا ہون کہ بیشک مین نے اوس سے لین دین کیا یا جیسا کہا عبدالواحد کہتے ہین ہمکو اپنی جانین قاصر معلوم ہونے لگین ہمنے کہا لڑکے
کو عقل ہے اور ہمکو نہین پھر وہ اپنے سارے مال سے نکل کھڑا ہوا سب خیرات کردیا ایک گھوڑا اور ہتھیار اور زاد راہ رہنے دیا جبکہ جانے کا دن آیا تو پہلے
پہل وہی ہمارے پاس آیا اور کہا السلام علیک یا عبدالواحد مینے کہا وعلیک السلام ربح البیع یعنی بیع مین نفع ہوا پھر ہم چلے اور وہ ہمارے ساتھ ہوا ونکو
روزہ رکھتا رات کو کھڑا رہتا ہماری اور ہمارے جانورونکی خدمت کرتا جب ہم سوجاتے تو پہرہ چوکی دیتا یہانتک کہ ہم دار روم تک پہونچے ہم وہان پہونچے
ہی تھے کہ اچانک وہ یہہ کہتا ہوا آیا واشوقاہ الی العیناء المرضیۃ میرے ہمراہیون نے کہا شاید اس لڑکے کو جنون ہوگیا اسکی عقل مین خلل آگیا ہے مینے
کہا اے میرے دوست عیناء مرضیہ کون ہے اوسنے کہا میری جھپک لگ گئی تھی خواب مین دیکھا کہ گویا ایک شخص میرے پاس آیا اوسنے کہا تو عیناء مرضیہ
کے پاس چل پھر وہ مجھے جلدی سے ایک باغ مین لیگیا اوسمین ایک نہر صاف پانی کی تھی اوسکے کنارے پر کئی عورتین زیور لباس پہنے ہوئے کھڑی تھین اونکا
زیور لباس ایسا عمدہ تھا کہ مجھ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا جب اونہون نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئین اور کہنے لگین یہہ ہے عیناء مرضیہ کا خاوند مینے
اونکو سلام کیا اور کہا کیا تم مین عیناء مرضیہ ہے اونہون نے کہا ہم تو اوسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے جا پھر مین آگے بڑھا ناگاہ ایک نہر شہد دار
دودھ کی ایک باغ مین دکھائی دی اوسمین ہر قسم کی آرایش تھی بیان ہی نہایت حسین عورتین تھین مین اونکا حسن و جمال دیکھکے مفتون ہوگیا
جب اونہون نے مجھکو دیکھا تو خوش ہوئین اور کہنے لگین واللہ یہہ ہے عیناء مرضیہ کا خاوند مین نے اونکو سلام کرکے پوچھا کیا تم مین عیناء مرضیہ
ہے اونہون نے مجھے سلام کیا اور کہا اے اللہ کے ولی ہم تو اوسکی خدمت کرنیوالی لونڈیان ہین تو آگے چل مین آگے چلا ناگاہ ایک نہر شراب کی
دکھائی دی اوسکے کنارے پر کئی عورتین خوبصورت کھڑی تھین انکے حسن و جمال نے مجھے اگلی عورتون کو بھلا دیا مینے سلام کیا اور پوچھا کیا تم مین
عیناء مرضیہ ہے اونہون نے کہا نہین ہم تو اوسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے بڑھ پھر مین آگے بڑھا یہان ایک اور نہر صاف شہد کی دکھائی دی

اور کئی عورتین دیکھین انکے نور و جمال نے اگلا سب دیکھا ہوا بھلا دیا مین نے انکو سلام کیا اور پوچھا کیا تم مین عینا رمرضیہ ہے اونھون نے کہا ہم تو اوسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے چل مین آگے چلا سفید موتی کے خیمے کے پاس پہونچا خیمے کے دروازے پر ایک عورت زیور لباس پہنے ہوئے کھڑی تھی یہہ عورت ایسی خوبصورت تھی کہ تجھہ سے اوسکی خوبی کا بیان نہین ہوسکتا جب اوسنے مجھے دیکھا تو بہت خوش ہوئی اور خیمے والی کو آواز دی اے عینا رمرضیہ یہہ تیرا خاوند آیا پھر مین خیمے کے نزدیک ہوا اور اوسکے اندر گیا وہان دیکھا کہ وہ سونے کے تخت پر جو موتی یاقوت سے جڑا ہوا تھا بیٹھی ہوئی ہے مین اوسکو دیکھتے ہی مفتون ہوگیا وہ کہنے لگی مرحبا بک یا ولی الرحمن ہمارے یہان آنیکا تیرا وقت قریب آگیا ہے مینے چاہا کہ اوس سے معانقہ کرون وہ بولی ٹھہر جا ابھی اسکا وقت نہین آیا ہے کہ تو مجھہ سے گلے ملے اسلئے کہ تجھہ مین روح حیات ہے تو تو آج کی رات ہمارے یہان افطار کریگا ان شاء اللہ تعالے وہ شخص کہتا ہے کہ اے عبد الواحد مین پھر بھاگ اوٹھا اب مین اوس سے صبر نہین کرسکتا عبد الواحد فرماتے ہین ہماری باتین پوری نہ ہونے پائی تھین کہ ایک ٹکڑا دشمن کے لشکر کا ظاہر ہوا جو ان نے اوسپر حملہ کیا مینے شمار کیا تو اوسنے نو آدمی دشمن کے مارڈالے اور دسوان وہ خود تھا اوسکو دیکھا تو اپنے خون مین آلودہ تھا اور مونہہ بھر کے ہنس رہا تھا یہانتک کہ دنیا سے انتقال کیا رضی اللہ عنہ

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہہ ایک دن بصرے کی گلیون مین جا رہے تھے ایک لونڈی بادشاہی سواری پر سوار اپنے خدم حشم کے جا رہی تھی جب مالک نے اوسکو دیکھا تو پکارا اے لونڈی کیا تجھے تیرا مالک بیچتا ہے اوسنے کہا یا شیخ تمنے کیا کہا انھون نے کہا کہ مینے یہہ کہا کیا تجھے تیرا مالک بیچتا ہے وہ بولی بالفرض اگر وہ بیچے تو تجھہ سا آدمی مجھے خرید لیگا انھون نے کہا ہان اور تجھہ سے بہتر اوسنے ہنسدیا اور اپنے خدام کو حکم دیا کہ اوسکے گھر تک انکو لیجاوین پھر انکو لیگئے اوسنے اپنے مالک کے پاس جاکے قصہ بیان کیا وہ ہنسا اور حکم دیا کہ انکو اوسکے پاس حاضر کرین یہہ وہان حاضر کئے گئے انکی ہیبت لونڈی کے مالک کے دل مین ڈالدی گئی اوس سے اور کچھہ نہ بنا صرف اتنا پوچھا کہ تمہاری کیا حاجت ہے انھون نے کہا تو اپنی لونڈی مجھے بیچ دے اوسنے کہا تم اسکی قیمت ادا کرسکتے ہو انھون نے کہا میرے نزدیک تو اوسکی قیمت کھجور کی دو گٹھلیان سُلی ہوئی ہے سب لوگ ہنسے لونڈی کے مالک نے کہا تمہارے نزدیک اوسکی یہہ قیمت کیونکر ہوئی انھون نے کہا اسوجہ سے کہ اسمین عیب بہت ہین اوسنے پوچھا وہ کیا عیب ہین انھون نے کہا اگر یہہ عطر نہ ملے تو اسمین بدبو آنے لگے اور جو مسواک نکرے تو اوسکا مونہہ بدبودار ہوجاوے اور جو کنگھی نکرے تیل نہ ڈالے تو اوسکے سر مین جوئین پڑجاوین بال بکھر جاوین گرد آلود ہوجاوین اور جو عمر بڑھے تو تھوڑے دن بعد بڑھیا ہوجاوے اسکو حیض آتا ہے موتنی لگتی ہے اسکو رنج غم ہوتا ہے کمدرہوتی ہے صرف اپنے نفس کے لئے تجھے دوست رکھتی ہے فقط اپنے عیش و آرام کیواسطے تجھے چاہتی ہے تیرا عہد وفا نہین کرتی تیری دوستی مین پختگی نہین ہے جس کسی کو اپنے بعد تو اوسپر خلیفہ کردے وہ اوسکو تجھی سا دیکھیگی اور مجھے بدون اس قیمت کے جو تو اپنی لونڈی کی مانگتا ہے ایسی لونڈی ملتی ہے جسکی صفت یہہ ہے کہ وہ سلالہ کافور و مشک و زعفران و جوہر و نور سے پیدا کی گئی ہے اگر اوسکا تھوک کھاری پانی مین ڈالدین تو میٹھا ہوجاوے اوسکی بات کے ساتھہ مردہ پکارا جاوے تو جواب دے اگر ہونچا اوسکا سورج کے مقابلے مین کیجاوے تو وہ سیاہ ہوجاوے اوسکو گہن لگ جاوے اور جو اندھیرے مین ظاہر ہو تو روشنی ہوجاوے اور جو اپنے زیور لباس کے ساتھہ دنیا کی طرف مونہہ کرے تو ساری دنیا خوشبودار ہوجاوے اوسکی زیب و زینت ہوجاوے مشک و زعفران یاقوت و مرجان کی ٹہنیون کے باغون مین اوسنے نشو و نما پایا نعیم کے خیمون مین روکی گئی تسنیم کے پانی سے اوسکو غذا دی گئی خلاف عہد نہین کرتی اپنی دوستی کو نہین بگاڑتی سوان دونون مین سے کونسی لونڈی زیادہ مستحق ہے کہ اوسکی قیمت دیجاوے لونڈی کے مالک نے کہا وہی ہے جسکی صفت تمنے بیان کی مالک رحمہ اللہ نے فرمایا پھر اس لونڈی کی قیمت ہر وقت میسر آسکتی ہے کچھہ بڑی چیز نہین ہے لونڈی کے مالک نے کہا اللہ تمپر رحم کرے اسکی قیمت کیا ہے مالک نے کہا تھوڑا سا خرچ کرنا بڑے مطلب حاصل کرنے کے لئے یہہ ہے کہ تو رات کو گھڑی بھر فراغت حاصل

کرے پھر دو رکعت نماز اخلاص کے ساتھ اپنے رب کے لیے پڑھے اور یہ ہے کہ تو اپنا کھانا رکھے پھر بھوکے کو یاد کرے اپنی خواہش پر اللہ عزوجل کو ترجیح کرے اور یہ ہے کہ رستے سے پتھر یا گندگی کو دور کرے اور یہ ہے کہ اپنی زندگی تھوڑے رزق سے بسر کرے اور اپنا ہم و فکر دنیا سے کم رکھے اور غفلت کا گھر ہے اوٹھالے پھر تو دنیا مین قناعت کی عزت کے ساتھ زندگی بسر کریگا اور قیامت کو موقف کرامت مین پہونچیگا اور دار نعیم جنت جوار ملک کریم مین نزول کریگا ہمیشہ ہمیشہ وہان رہیگا لونڈی کے مالک نے اوس سے کہا کیا نہین سنا جو شیخ نے فرمایا لونڈی نے کہا یان کہا سچ کہا یا جھوٹ اوسنے کہا نہایت سچ کہا اور خیر خواہی کی کہا تو پھر تو اب لوجہ اللہ آزاد ہے اور اتنا اتنا مال و سامان تجھپر صدقہ ہے اور خادمون سے کہا تم سب آزاد ہو اور اتنا اتنا سامان تمہارے لئے ہے اور یہ گھر اور جو کچھ اسمین ہے مع سارے مال کے فی سبیل اللہ ہے پھر اپنا ہاتھ ایک موٹے پردے کیطرف جو کسی دروازے پر پڑا ہوا تھا بڑھایا اوسکو کھینچا اور بدن سے سب لباس اوتار ڈالا پردے سے بدن چھپایا لونڈی بولی اے میرے مولی تیرے بعد کسیطرح کا عیش نہین اوسنے بھی اپنا لباس پھینکا موٹا کپڑا اپہنا میان کے ساتھ چل نکلی مالک رحمہ اللہ نے اون دونون کو رخصت کیا اونکے لئے دعا فرمائی اونھون نے انکے سوا اور راہ لی پھر دونون عبادت کرتے رہے یہانتک کہ اسی حال مین اونکا انتقال ہوگیا رحمہما اللہ تعالے ؛

حکایت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین میرا اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کا بصرے پر گزر ہوا ہم اوسمین گشت کر رہے تھے ایک محل تعمیر ہو رہا تھا ایک جوان خوبصورت بیٹھا تھا اوس سے زیادہ حسین میںنے نہین دیکھا وہ محل بنانے کا حکم دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا یہ بناؤ یہ کرو یہ سے مالک نے کہا کیا تو نہین دیکھتا اس جوان کو اور اسکی خوبصورتی کو اور اسکی حرص کو اس مکان کی تعمیر پر مجھے ان سب باتون نے اس امر کی طرف محتاج کیا ہے کہ مین اللہ تعالے سے سوال کرون کہ وہ اسکو مخلص کر دے امید ہے کہ اسکو اہل جنت کے جوانون مین سے کرے اے جعفر تو اوسکے پاس جا مین جعفر کہتے ہین پھر ہم اوسکے پاس گئے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مالک کو اوسنے پہچانا نہا تب پہچانا تو اونکے لئے کھڑا ہوا اور کہا آپکی کوئی حاجت ہے مالک نے کہا تو نے اس محل کی تعمیر مین کسقدر روپیہ خرچ کرنیکا ارادہ کیا ہے اوسنے کہا ایک لاکھ درہم مالک نے کہا یہ روپیہ تو مجھے کیون نہین دیتا کہ مین اوسکو اوسکے حق مین صرف کرون اور تیرے لئے اللہ عزوجل پر ضامن ہوجاؤن کہ وہ جنت مین ایک محل تجھے عنایت فرماوے کہ وہ مع اپنے ولدان و خدم و قبون کے اس محل سے بہتر ہو اوسمین سرخ یاقوت کا خیمہ جواہر سے جڑا ہوا ہو مٹی اوسکی زعفران اور گارا اوسکا مشک ہو تیرے اس محل سے وسیع ہو کسی خراب نہو کسی ہاتھ نے اوسکو نہ چھوا ہو نہ کسی بنانیوالے نے اوسکو بنایا ہو بلکہ اللہ سبحانہ کے کن کہنے سے طیار ہوا ہو جوان نے کہا آجکی رات مجھے مہلت دو کل سویرے میرے پاس آنا مالک نے کہا بہتر ہے جعفر کہتے ہین کہ مالک ساری رات جوان کے حال مین فکر کرتے رہے جب سحر کا وقت ہوا تو بہت دعا کی پھر صبح ہوتے ہی ہم اوسکے پاس گئے اوسکو دیکھا کہ اپنے محل کے دروازے پر بیٹھا ہے جب مالک کو دیکھا تو بہت ہشاش بشاش ہوا پھر کہا کل جو آپنے کہا تھا اوس باب مین کیا فرماتے ہو انھون نے کہا تو کرتا ہے اوسنے کہا ہان پھر دو پرزے توڑے منگائے دوات کاغذ طلب کیا ضمانت نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما ضمن مالک بن دینار لفلان بن فلان انی قد ضمنت لک علی اللہ تعالی قصرا بدل قصرک بصفتہ کما وصفت والزیادۃ علی اللہ تعالے واشتریت لک بھذا المال قصرا فی الجنۃ فیہ من قصورک ھذا فی ظل ظلیل بقرب العزیز الجلیل یعنی یہہ وہ چیز ہے جسکا مالک بن دینار ضامن ہوا فلانے بیٹے فلان کے لیے کہ بیشک مین ضامن ہوا اللہ تعالے پر ایک محل کا بدلے تیرے محل کے اوس صفت کے ساتھ جو مینے بیان کی اور زیادتی اللہ تعالے پر ہے اور خریدا مین نے تیرے لئے اس مال کے عوض مین ایک محل کو جنت مین کہ وہ تیرے اس محل سے وسیع ہے گنے سائے مین عزیز جلیل کے قرب مین پھر اسکو لپیٹ کے جوان کے حوالے کیا اور مال کو ہمراہ اوٹھا لائے مالک نے اوسکو سب خرچ کر دیا شام تک بمقدار ایک قوت رات کے بھی نہ بچا اور اوسی جوان پر چالیس دن نہ گزرے تھے

کہ مالک نے وقت فارغ ہونے صبح کی نماز کے ایک خط محراب مین رکھا ہوا پایا انہون نے اوسکو لیلیا اور کھولا تو اوسکی پشت پر بغیر سیاہی کے یہ عبارت لکھی ہوئی تھی ھذہ براءۃ من اللہ العزیز الحکیم لمالک بن دینار وفینا الشاب القصی الذی ضمنت لہ وزیادۃ سبعین ضعفا یعنی یہ چٹھی ہے اللہ غالب حکمت والے سے مالک بن دینار کے لئے کہ ہمنے جوان کو وہ محل دیدیا جسکی ضمانت تونے اوسکے لئے دی تھی اور ستر گنا اور زیادہ دیا جعفر کہتے ہین کہ مالک تعجب کرنے لگے اور خط کو لیلیا پھر ہم کھڑے ہوئے اور جوان کے گھر کیطرف چلے وہان دیکھا تو دروازہ کا لاتا کہرام مچا ہوا تھا ہمنے پوچھا جوان کا کیا حال ہے لوگون نے کہا کل اوسکا انتقال ہوگیا ہمنے نہلانے والے کو بلایا اوس سے کہا تونے کیا کیا تھا تونے اوسکو غسل دیا تھا اوسنے کہا ہان مالک نے کہا تو ہم سے بیان کر تونے کسطرح کیا تھا اوسنے بیان کیا کہ مرنے سے پہلے جوان نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ جب مین مرجاؤن اور تو مجھے نہلاوے کفنا وے تو اس خط کو میرے کفن اور بدن کے درمیان مین رکھدینا سو مینے اوس خط کو اسیطرح رکھدیا اور جوان کو مع اوسکے دفن کردیا مالک نے اپنے پاس کاغذ منگا لا غسال نے کہا یہ بعینہ وہی خط ہے قسم ہے اوس ذات کی جسنے اوسکو قبض کیا بیشک مینے اپنے ہاتھ سے اس خط کو درمیان اوسکے کفن اور بدن کے رکھدیا تھا جعفر کہتے ہین پھر بہت رونا پڑا ایک جوان اوٹھا اور کہنے لگا اے ملک تو مجھ سے دو لاکھ درہم لے اور اسیطرح میرا ضامن ہوجا انہون نے کہا ہیہات جو ہوا سو ہوا اور جو فوت ہوا سو فوت ہوا اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے پھر مالک جب کبھی اوس جوان کو یاد کرتے تو روتے اور اوسکے لئے دعا کرتے رحمۃ اللہ تعالے علیہ اس سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک یہ کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ اون لوگون مین سے تھے جنکے حق مین حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ بعض بندے اللہ تعالے کے ایسے ہین کہ دنیا مین اونکا یہہ حال ہے کہ بال پراگندہ گرد غبار مین آلودہ کسی کے پاس آوین تو اونکے آنے سے خوش نہوا اور جو نہ آوین تو اونکی کوئی خبر نہ پوچھے نکاح کا پیغام بھیجین تو کوئی اونسے نکاح نکرے کسی کی سفارش کرین تو قبول نہو دروازے پر آوین تو دھکے دیکر نکالدئے جاوین اور اللہ تعالے کے نزدیک اونکا وہ رتبہ ہے کہ اگر اللہ تعالے پر قسم کھا بیٹھین تو ضرور ہی اونکی قسم کو سچی فرماوے دوسرے یہہ کہ اللہ تعالے نے مالک کی دعا کی برکت سے اوس جوان کو مخلص کردیا یہانتک کہ اللہ تعالے کی محبت مین اوسنے اپنا سارا مال دیدیا تیسرے یہہ کہ جسقدر روپیہ بڑے بڑے مکانون کی تعمیر مین صرف ہوتا ہے اگر یہہ موقع پر صرف ہو مساکین مستحقین کو صرف رضاے الٰہی کے لئے دیا جاوے تو اللہ تعالے جنت الخلد مین عمدہ عمدہ مکان مع حور و غلمان عنایت فرماوے کہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہین کبھی فنا نہون دنیا کے مکان گو کتنے ہی مضبوط ہون مگر جلد بگڑ جاتے ہین سواے اسکے انکے بنانے مین کچھ اجر و ثواب نہین اجر اوسی چیز مین ہوتا ہے جو حکم الٰہی کے موافق ہو اور خاص اوسی کی مرضی کے لئے کیجاوے دل کی خوشی ریا سمعہ اوس سے مقصود نہو حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ انسان کے لئے سب چیز مین اجر ہے مگر اوس مال مین کچھ اجر نہین جو مٹی پتھر مین صرف کیا جاتا ہے ۔

حکایت محمد بن سماک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موسی بن محمد بن سلیمان ہاشمی ساری بنی امیہ سے عیش و آرام مین بڑھا ہوا تھا بڑا فراغ دل تھا اپنے نفس کی خواہشین پوری کرتا تھا کھانے پینے پہننے خوشبو لونڈی غلام سے ہر قسم کی لذت لیتا تھا سو اپنے عیش و مزے کے جسمین وہ تھا اور کوئی فکر اوسکو نہتھی جوان خوبصورت تھا چہرہ اوسکا گول چاند کا سا چمکتا دمکتا تھا اللہ تعالے نے پوری پوری نعمت اوسکو عنایت فرمائی تھی تین لاکھ تین ہزار اشرفی ہر سال اپنے عیش و آرام مین اوڑاتا تھا اوسکی ایک نہایت بلند سیرگاہ تھی کچھ دروازے اوسکے شاہراہ کی طرف تھے اور چند دروازے باغون کیطرف پہلے دنکو اونمین بیٹھکے لوگون کو دیکھتا تھا اوسمین ہاتھی دانت کا ایک قبہ بنایا تھا چاندی سے جڑا ہوا اوسپر سونے کا پانی پھرا ہوا تھا اس قبے مین ایک تخت تھا اوسپر ریشمی لباس پہنکے موتیونکا جڑا ہوا عمامہ باندھ کے بیٹھتا قبے مین اوسکے ساتھ اوسکے ہمنشین مصاحب اور بھائی بند ہوتے تھے اور خدمتگار اوسکے سر پر کھڑے رہتے تھے قبے کے باہر اوسکے مقابلے مین ایک مجلس بنی ہوئی تھی اوسمین ڈومنیان گانے والیان بیٹھتی تھین یہہ اونکو دیکھتا تھا جب اسکا جی گانا سننے کو

چاہتا تو پردے کیطرف دیکھتا وہ گانے لگتین جب اونکا چپ رہنا چاہتا تو اپنے ہاتھ سے پردے کیطرف اشارہ کرتا وہ چپ ہوجاتین اسکا یہ حال یہانتک رہتا کہ بہت رات گزر جاتی نشے مین چور ہوجاتا عقل جاتی رہتی پھر ہمنشین لوگ چلے جاتے اور یہ اون عورتون مین سے جسکے ساتھ چاہتا خلوت کرتا پھر جب صبح ہوتی تو اسکے سامنے شطرنج چوپڑ کھیلی جاتی یہ اوسکے دیکھنے مین مشغول ہوتا اسکے سامنے دکھ بیماری موت کا ذکر نہین کیا جاتا اور نہ ایسی چیز کا جسمین غم ہو سوا فرح وسرور اور اون لطائف وظرائف کے جنکے سننے سے ہنسی آوے طبیعت خوش ہو اور کسی بات کا ذکر ہوتا تھا ہر دن انواع واقسام کے عطر ملتا تھا ہر موسم کے پھول سونگھتا تھا ستائیس برس اسی عیش وآرام مین اسکے گزر گئے ایک رات اپنے قبے مین بیٹھا ہوا تھا اور کچھ رات گزر گئی تھی کہ ناگاہ ایک آواز دردناک بخلاف اوس آواز کے جو اپنے گانیوالون سے سنا کرتا تھا سنی اس آواز نے اوسکے دل کو پکڑ لیا اسکے سننے مین اپنی حالت سے جسمین وہ تھا مشغول ہوگیا گانے والون کیطرف اشارہ کیا کہ ٹھیر جاؤ اور قبے کے بعض جھروکونسے اپنا سر شاہراہ کیطرف نکالا اور جو آواز کہ دلمین اثر کر گئی تھی اوسکو سننے لگا وہ آواز کبھی تو اسکے کان مین آتی اور کبھی نہ آتی اپنے غلامونکو آواز دی کہ جسکی یہ آواز ہے اوسکو حاضر کرو اور یہ شراب مین سرشار تھا غلام محل سے نکلے ادہر اودہر پھرے ناگاہ انہون نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی دبلا باریک گردن زرد رنگ سوکھے ہونٹھ پریشان بال پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا دو چادرین اوڑھے ہوئے کہ انکے سوا اور کوئی کپڑا اوسکے پاس نتھا ننگے پاؤن مسجد مین کھڑا اللہ سبحانہ سے مناجات کر رہا ہے انہون نے اوسکو مسجد سے نکالا اور پیچھے اوس سے کلام نہ کیا یہانتک کہ اوسکو موسیٰ کے سامنے کھڑا کیا اسنے اوسکی طرف نظر کی کہا یہ کون ہے غلامون نے عرض کیا یہ وہی شخص ہے جسکی آواز حضور نے سنی پوچھا تمنے اسکو کہان پایا اونہون نے کہا مسجد مین کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا اور کچھ پڑھتا تھا موسیٰ نے کہا اے جوان تو کیا پڑھتا تھا اوسنے کہا اللہ عزوجل کا کلام موسیٰ نے کہا وہ آواز مجھے سنا جوان نے پڑھنا شروع کیا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان الابرار لفی نعیم علی الارائک ینظرون تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بھا المقربون یعنی بیشک نیک لوگ بین آرام بین تختون پر بیٹھے دیکھتے پہچانے تو اونکے مونہہ پر تازگی آرام کی اونکو پلائی جاتی ہے شراب مہر بین دہری جسکی مہر جمتی ہے مشک پر اور اوسپر چاہیئے ڈھونکین ڈھونکنے والے اور اوسکی ملونی اوپر سے پڑے ایک چشمہ جس سے پیتے ہین نزدیک والے پھر اوس جوان نے موسیٰ سے خطاب کرکے کہا اے مغرور یہہ تیری مجلس اور تیرے جھروکے اور تیرے بچھونون کے خلاف ہین وہ تو عمدہ تخت ہین اونپر بلند بچھونے بچھائے گئے ہین اونکا استر نافتہ ہے وہ لگے بیٹھے ہین سبز چاندنیون پر اور چہاپے کی خوش طرح اللہ تعالےٰ کا ولی وہانسے جھانکے گا دوچشمون پر جو بہتے ہین دو باغون مین جنمین ہر میوہ قسم قسم کا ہے جس سے نہ کچھ ٹوٹ چکانا اوس سے کچھ روک ٹوک ہے من مانتی گزران مین اونچے باغ ہین جسمین نہ سنے تو بکنا اوسمین ہے ایک چشمہ بہتا اوسمین تخت ہین اونچے بچھے اور آبخورے دھرے اور قالیچے قطار پڑی اور مخمل کے تہالچے کنڈ رہے سایون اور چشمون مین میوے اور سایہ اوسکا ہمیشہ ہے یہہ انجام ہے اون لوگون کا جو ڈرے اور منکرون کا انجام آگ ہے اور کیسی آگ البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہے اونپر اور وہ اوسی مین پڑے ہین ناامید غلطی مین ہین اور سوکے دین جسدن گسٹتے جاوینگے آگ مین اوندہے مونہہ چکھو مزہ آگ کا آنچ کی بھاپ مین اور جلتے پانی مین اور بھاؤن مین دھوئین کی تناویگا گنہگار کسیطرح چھڑوائی مین دے اوسدن کی مارے اپنے بیٹے اور ساتھ والے اور بھائی اور اپنا گھرانا جسمین رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہین سارے پھر آپکو بچاوے کوئی نہین وہ تپتی آگ ہے کینچ لینے والی کلیجا پکارتی ہے اوسکو جسنے پیٹھ دی اور پھر گیا اور اکٹھا کیا اور سینتا سخت تکلیف مین اور سخت مارین اور رب العالمین کے غصے مین اور نہین ہین وہ اوس سے نکلنے والے جب موسیٰ نے یہہ سنا تو اپنی مجلس سے اوٹھ کھڑا ہوا جوان سے معانقہ کیا رویا چلایا اپنے مصاحبون سے کہا میرے پاس سے چلے جاؤ اور آپ اپنے گھر کے صحن مین گیا ایک چٹائی پر جوان کے ساتھ بیٹھ گیا اپنی جوانی پر روتا اپنی جان پر آہ وزاری کرتا رہا اور جوان صبح تک اوسکو وعظ ونصیحت کرتا رہا اسنے اللہ سے

کرلیا کہ پھر کبھی آیندہ معصیت نکرے جب صبح ہوئی تو اپنی توبہ ظاہر کی مسجد مین رہنا عبادت کرنا اپنے نفس پر لازم کرلیا اور حکم دیا کہ سونا چاندی کپڑے سب بیچدیے جاوین وہ سب فروخت کئے گئے اونکو خیرات کردیا اور جو وظیفہ ملتا تھا اوسکو موقوف کردیا جاگیر کی زمینون کو بیہ دیا اور اپنا سامان غلام لونڈیان سب فروخت کردیا جسنے آزادی چاہی اوسکو آزاد کردیا اور سب کچھ خیرات کردیا صوف اور موٹے کپڑے پہن لئے جو کھانے لگا رات بھر جاگتا دن بھر روزہ رکھتا زہد وعبادت کی یہانتک نوبت پہونچی کہ صلحا اور اخیار اسکی زیارت کے لئے آتے اور کہتے کہ ذرا اپنے نفس کو آرام دے اسلئے کہ مولی کریم ہے تھوڑے عمل کی بھی قدردانی فرماتا ہے اوسپر بہت سا ثواب عنایت کرتا ہے وہ کہتا اے لوگو مین اپنے نفس کو خوب پہچانتا ہون بیشک میرا جرم بہت بڑا ہے مینے اپنے مولی کی رات دن نافرمانی کی ہے اور بہت روتا پھر پیادہ برہنہ پا حج کے لئے گیا سوا ایک خیمہ اور چھاگل اور ایک تھیلی کے اوسکے پاس اور کچھ نتھا یہانتک کہ اسیطرح مکے مین آیا اور حج ادا کیا مرنے تک یہین رہا رات کو حطیم مین جاتا اپنی جان پر روتا اور کہتا اے میرے سید کسقدر مینے اپنی خلوتون مین تیرا لحاظ نہ کیا اور کسقدر کہلم کہلا تیری نافرمانیان کین اے میرے سید نیکیان میری چلی گئین تبعات میرے رہگئے سو خرابی ہے میری جسدن مین تجھہ سے ملاقات کرون اور خرابی ہے میری پھر خرابی ہے میری اپنے نامۂ اعمال سے جسدن وہ کھولا جاویگا اور وہ میری فضیحتون اور گناہون سے بھرا ہوا ہوگا بلکہ خرابی نازل ہوگی مجھپر تیرے غصے اور تیری ڈانٹ سے کہ تونے تو مجھپر احسان کیا اور مینے تیری نعمت کے مقابلے مین نافرمانیان کین اور تو میرے فعلونپر مطلع تھا اے میرے سید تیرے سوا کسکی طرف بھاگون اور کس سے پناہ چاہون اور سوا تیرے کسپر بھروسا کرون اے میرے سید مجھے یہ لیاقت نہین کہ مین تجھہ سے جنت مانگون بلکہ تیرے جود تیرے کرم تیرے فضل سے یہ چاہتا ہون کہ تو میری مغفرت کر اور مجھپر رحم فرما بیشک تو اہل تقوی اور اہل مغفرت ہے رحمہ اللہ تعالے ؛

فصل

یہ نکتہ ذہن مین رکھنا چاہیے کہ بھی جنت کی نشانیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ہے ظاہرا باطنا اور اعلے درجہ کا اتباع زہد فی الدنیا ہے اسلئے چند حکایتین زہد کی اسجگہہ لکھی جاتی ہین ؛

حکایت خلیفہ ہارون رشید کا ایک بیٹا سولہ برس کی عمر کا تھا زاہد عابدونکے ساتھہ بہت رہا تھا قبرستان مین جایا کرتا مُردونکو مخاطب کرکے کہتا تم ہم سے پہلے تھے اور تم دنیا کے مالک ہوئے مین دیکھتا ہون کہ دنیا نے تمکو نجات ندی آخر تم قبرون ہی کیطرف آگئے کاش مین یہہ جان لیتا کہ تمنے کیا کہا اور تم سے کیا کہا گیا اور بہت روتا اکثر ایک شعر پڑہا کرتا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ جنازے مجھے ہر دن ڈراتے ہین اور رونے والیونکا رونا مجھے غمگین کرتا ہے ایک دن اسکا گزر اپنے باپ پر ہونکے آس پاس وزیرا کابر دولت اہل مملکت بیٹھے ہوئے تھے اور یہہ صوف کا جبہ پہنے ہوئے سر پر صوف کا عمامہ باندہے ہوئے تھا اون لوگون نے آپسمین ذکر کیا کہ اس لڑکے نے امیرالمؤمنین کو بادشاہون مین فضیحت کیا اگر خلیفہ اسپر کچھہ عتاب کرین تو شاید اسکی حالت بد بلجاوے پھر کسی نے اسکا ذکر خلیفہ سے کیا خلیفہ نے کہا اے میرے بیٹے تونے اپنی اس حال سے مجھے فضیحت کیا اسنے اونکی طرف دیکھا اور کچھہ جواب ندیا پھر اسنے ایک پرندے کیطرف دیکھا اور وہ محل کے کسی کنگرے پر بیٹھا ہوا تھا اوس سے کہا اے پرندے تجھے قسم ہے اوسکے حق کی جسنے تجھے پیدا کیا کہ تو میرے ہاتھہ پر آجاوے وہ فورا اسکی ہتیلی پر آگیا پھر اوس سے کہا کہ تو اپنی جگہہ چلا جا وہ چلا گیا پھر اسنے کہا تجھے قسم ہے اوسکی جسنے تجھے پیدا کیا کہ امیرالمؤمنین کی ہتیلی مین آجاوے وہ نہ اور ترا لڑکے نے خلیفہ سے کہا تو نے ہی دنیا سے محبت کرکے مجھے فضیحت کیا اب مینے آپکی مفارقت کا ارادہ کرلیا پھر خلیفہ سے جدا ہوگیا سوا ایک قرآن شریف اور ایک انگوٹھی کے اپنے ساتھہ اور کچھہ نہ لیا بصرے کیطرف چلا گیا یہان معمارون کے ساتھہ کام کیا کرتا سو ہفتے کے دن کے اور

ف یعنی ایک ہمسایہ کا گھر کسی کا نام سے شاذ کونی کان سے بنا ہوا کہ جسمین سونا چاندی ہوتا ہے اور اسکا بیچنا حلال ہوتا ہے واللہ تعالے اعلم ۱۲

دن کام نکرتا ایک درہم ایک دانق مزدوری لیتا ہر دن ایک دانق سے قوت بسری کرتا ابو عامر بصری کہتے ہین کہ میری دیوار مین ایک اور دیوار گر پڑی تھی مین دیوار بنا نیوالے کی تلاش مین نکلا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک لڑکا نہایت خوبصورت کہ اوس سے زیادہ حسین مین نے نہین دیکھا اپنے آگے زنبیل رکھے ہوئے قرآن مین دیکھکر پڑہ رہا ہے مینے اوس سے کہا اے لڑکے تو کام کریگا اوسنے کہا کام کیونکر نکرونگا عمل کے لئے ہی تو پیدا کیا گیا ہون لیکن تو یہہ بتا دے کہ تو مجہہ سے کونسا کام لیگا مینے کہا کہ گارے مٹی کا اوسنے کہا ایک درہم ایک دانق لونگا اور اپنی نماز بہی پڑہونگا مینے کہا تیرے لئے یہہ شرط قبول ہے پہر مین اوسکو کام کیطرف لیگیا اور اوسکو چہوڑ دیا وہ کام کرتا رہا جب مغرب کا وقت آیا تو مین اوسکے پاس گیا معلوم ہوا کہ اوسنے دس آدمیون کا کام کیا مینے اوسکے لئے دو درہم تولے اوسنے کہا اے ابو عامر مین انکو کیا کرونگا اور اونکے قبول کرنے سے انکار کیا پہر مینے اوسکے لئے ایک درہم ایک دانق تول دیا صبح کو پہر مین اوسکی تلاش مین نکلا وہ مجہے نہ ملا مینے لوگون سے اوسکا حال دریافت کیا کسی نے کہا وہ سوے ہفتے کے اور دن کام نہین کرتا اب وہ دوسرے ہفتے کو تجہے ملیگا مینے اپنا کام آیندہ ہفتے تک ڈال رکہا جب ہفتے کا دن آیا تو مین اوسکی تلاش مین نکلا پہر مینے اوسکو پہچان لیا حالت پر پایا مینے اوسکو سلام کیا کام پیش کیا اوسنے وہی کہا جو پہلی بار کہا تہا پہر مین اوسکو اپنے کام پر لے آیا اوسنے کام کرنا شروع کیا اور مین اوس سے دور ایسی جگہہ کہڑا رہا کہ مین اوسے دیکہون اور وہ مجہے نہ دیکہے مینے اوسے دیکہا کہ اوسنے مٹی بہرکر اور دیوار پر رکہدیا پتہر خود بخود اوسمین جڑتے جاتے مینے اپنے جی مین کہا کہ اسیطرح اولیاء اللہ کی اعانت کیجاتی ہے جب اوسے جانے کا ارادہ کیا تو مینے اوسکے لئے تین درہم تولے اوسنے سوا ایک درہم ایک دانق کے زیادہ لینے سے انکار کیا پہر مینے وہی اوسکو تول دیا تیسرے ہفتے کو پہر مین بازار گیا اوس سے ملاقات نہوئی لوگون سے اوسکا حال پوچہا معلوم ہوا کہ تین دن سے بیمار ہے ایک ویرانے مین پڑا ہوا ہے سکرات موت مین گرفتار ہے مینے ایک شخص کو کچہہ مزدوری دی تاکہ اوسکی جگہہ مجہے بتلا دے پہر ہم وہان گئے دیکہا کہ ایک ویرانہ جگہہ ہے جسکا دروازہ نہین اور وہ بیہوش پڑا ہے مینے اوسکو سلام کیا اوسکے سر کے نیچے آدہی اینٹ رکہی ہوئی تہی اور وہ نزع مین تہا مینے دوبارہ سلام کیا اوسنے مجہے پہچانا مینے اوسکا سر اوٹہا کے اپنی گود مین رکہا اوسنے مجہے منع کیا پہر اوسنے تین شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے اے میرے دوست عیش و آرام کے ساتہہ دہوکا نہ کہا اسلئے کہ عمر بڑی جاتی ہے اور عیش و آرام مٹا جاتا ہے تجہے ایک بار یہی کسی قوم کا حال معلوم ہو جاوے تو جان رکہہ کہ تو اونسے پوچہا جاویگا قبرون کیطرف جب کوئی جنازہ تو اوٹہا لیجاوے تو جان رکہہ کہ تو بہی اسکے بعد اوٹہایا جاویگا پہر کہا اے ابو عامر جب میری روح بدن سے نکل جاوے تو تو مجہے نہلانا اور میرے جبہ مین جو یہہ ہے مجہے کفنا دینا مینے کہا اے میرے دوست نئے کپڑون مین تجہے کیون نہ کفناؤن کہا نئے کپڑے کیطرف زندہ زیادہ حاجتمند ہے مردے سے کپڑے تو بوسیدہ ہو جاتے ہین اور عمل باقی رہتا ہے اور میرا زنبیل اور عمامہ قبر کہودنے والے کو دیدینا اور یہہ قرآن اور انگوٹہی تو لے لینا اور ان دونون کو لیکے امیر المؤمنین ہارون رشید کے پاس جانا اور اپنے ہاتہہ سے اونکے ہاتہہ مین دیدینا اور اونسے کہنا اے امیر المؤمنین میرے پاس ایک مسافر لڑکے کی امانت ہے وہ آپ سے یہہ کہتا ہے کہ آپ اپنی اس غفلت پر ہرگز نہ مرنا یا کہا اس اپنے دہوکے پر پہر اوسکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ اب مجہے معلوم ہوا کہ یہہ خلیفہ کا لڑکا تہا مینے اوسکی وصیت کے موافق سب کام کیا اور قرآن شریف اور انگوٹہی لیکے بغداد کو گیا خلیفہ ہارون رشید کی محلسرا کا ارادہ کیا ایک بلند جگہہ پر ٹہیر گیا اتنے مین ایک بڑا لشکر نکلا جسمین تخمیناً ہزار سوار ہونگے پہر اسکے پیچہے دس لشکر اور آئے ہر لشکر مین ہزار سوار تہے دسوین لشکر مین امیر المومنین تہے مین چلایا کہ اے امیر المومنین تمہین قسم ہے قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ تم میرے لئے تہوڑی دیر ٹہیر جاؤ جب اونہون نے مجہے دیکہا تو مینے کہا یا امیر المومنین میرے پاس ایک مسافر لڑکے کی امانت ہے پہر مینے قرآن شریف اور انگوٹہی اونکو دیدیا اور مینے اونسے کہا اسیطرح مجہے اوسنے وصیت کی تہی خلیفہ نے سر جہکا لیا اونکے آنسو بہنے لگے اپنے بعض دربانون کو حکم دیا کہ یہہ شخص تیرے

پاس رہے یہانتک کہ مین تجھہ سے اوسکا حال پوچھون جب خلیفہ اور اونکے اصحاب لوٹ کر آئے تو حکم دیا کہ پردے اٹھائے جاوین پھر دربان سے کہا کہ اوس آدمی کو لاؤ اگرچہ وہ میرا غم تازہ کرتا ہے حاجب نے مجھہ سے کہا اے ابو عامر امیرالمومنین غمگین ہین اگر تو اونسے دس باتین کیا چاہتا ہے تو پانچ ہی کرنا مینے کہا بہتر ہے مین خلیفہ کے پاس گیا اونکی مجلس خالی تھی جب اونھون نے مجھے دیکھا تو فرمایا میرے قریب آ مین اونکے نزدیک گیا کہا تو میرے بیٹے کو پہچانتا ہے مین نے کہا ہان کہا کیا کام کرتا تھا مینے کہا مٹی پتھر کا کہا تو نے اوس سے کام لیا مینے کہا ہان کہا تو نے اوس سے کام لیا اور اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ تھا مینے کہا مین اللہ تعالے سے عذر کرتا ہون پھر آپ سے یا امیرالمومنین مین اوسکو نہین جانتا تھا کہ وہ کون ہے مگر اوسکے مرنے کے وقت مینے پہچانا کہ یہ خلیفہ کا بیٹا ہے کہا اوسکو تو نے اپنے ہاتھہ سے نہلایا مینے کہا ہان کہا اپنا ہاتھہ لا پھر اوسکو پکڑا اور اپنے سینے پر رکھا اور یہہ کہتے جاتے تھے کہ میرا باپ تجھپر قربان ہو تو نے پیارے مسافر کو کس طرح کفنایا پھر چند شعر اوسکے مرثیے کے پڑھے ابو عامر کہتے ہین کہ خلیفہ نے تیاری کی اور بصرے کیطرف چلے مین اونکے ہمراہ تھا اوسکی قبر پر گئے قبر کو دیکھتے ہی اونکو غش آگیا جب ہوش مین آئے تو چند شعر اوسکے مرثیے کے پڑھے جب رات ہوئی تو مینے اپنا ورد ادا کیا اور لیٹ رہا خواب مین دیکھا کہ ایک نور کا قبہ ہے اوسپر نور کا بادل ہے ناگاہ وہ بادل کھلگیا دیکھا تو وہی لڑکا پکار رہا ہے اے ابو عامر اللہ میری طرف سے تجھے جزاے خیر دے مینے کہا اے میرے لڑکے تو کدہر گیا کہا ایسے رب کیطرف گیا جو کریم ہے راضی خفا نہین اوسنے مجھے ایسی چیزین دین کہ اونکو نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اونکا خطرہ گزرا اور اوسنے اپنے نفس پر قسم کھائی کہ نہ نکلے گا دنیا سے کوئی بندہ جیسا مین نکلا مگر وہ اوسکی آرزو بھگت کریگا جیسے میری کی پھر مین جاگ اوٹھا اس حال مین کہ مین اوس سے خوش تھا اور جو اوسنے مجھہ سے کہا اور جسکی اوسنے مجھے بشارت دی رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ حکایت سواے اس طریق کے اور طریق سے بھی بیان کیگئی ہے راوی کہتا ہے کہ ہارون رشید سے کسی نے اس لڑکے کا حال پوچھا اونھون نے کہا کہ یہہ لڑکا میرے خلیفہ ہونے سے پہلے پیدا ہوا تھا اسنے اچھی طرح سے پرورش پائی قرآن پڑھا علم سیکھا جب مین خلیفہ ہوا تو اوسنے مجھے چھوڑ دیا اوسکو میری دنیا سے کچھہ نہ ملا یہہ انگوٹھی اوسکی ماں نے اوسے دیدی تھی اسکا یاقوت مال کثیر کی قیمت کا ہے مینے اوسکی ماں سے کہا تھا کہ یہہ انگوٹھی اسے دیدیتی ہے یہہ لڑکا اپنی ماں سے احسان کیا کرتا تھا رحمۃ اللہ تعالے علیہ ؛

حکایت عبداللہ بن مہران رحمہ اللہ کہتے ہین ہارون رشید حج کے لئے چلے کوفے پہونچے یہان چند دن ٹھیرے پھر کوچ کیا لوگ باہر نکلے بہلول مجنون رضی اللہ عنہ بھی لوگون مین نکلے ایک گھورے پر بیٹھہ گئے لڑکے اونکو ایذا دیتے تھے اونکی چھیڑ کرتے تھے اتنے مین ہارون رشید کی ہودج آئی لڑکے انکے چھیڑنے سے رک گئے جب ہارون بہلول کے مقابلے مین آئے تو انھون نے چلاکے کہا یا امیرالمومنین یا امیرالمومنین خلیفہ نے اپنے ہاتھہ سے پردہ کھولا اور کہا حاضر ہون اے بہلول حاضر ہون انھون نے کہا یا امیرالمومنین ایمن بن نائل نے قدامہ بن عبداللہ عامری سے ہمکو حدیث کی قدامہ نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منیٰ مین اونٹ پر سوار دیکھا اور آپکے نیچے پرانا پالان تھا مارنا ہانکنا کچھہ نہ تھا نہ ہٹو ہٹو تھی یا امیرالمومنین اس سفر مین تواضع تیرے لئے بہتر ہے تکبر و تجبر سے ہارون رو دیا یہانتک کہ آنسو زمین پر گرے پھر کہا اے بہلول اور کہو انھون نے کہا مینے مانا کہ ساری زمین کا تو مالک ہو گیا اور اللہ کے سارے بندے تیرے فرمان بردار ہو گئے سو پھر کیا ہوا کیا کل کو قبر کے پیٹ مین تو نہ جائیگا اور ایک کے بعد دوسرا تجھپر مٹی نہ ڈالے گا ہارون رو دیا پھر کہا یا بہلول تمنے خوب کہا اسکے سوا اور بھی کچھہ ہے انھون نے کہا ہان یا امیرالمومنین جس آدمی کو اللہ نے مال و جمال دیا پھر اوسنے اپنے مال سے خرچ کیا اپنے جمال مین پرہیزگار رہا وہ اللہ تعالے کے خالص دیوان مین ابرار سے لکھا جاویگا ہارون نے کہا یا بہلول تمنے خوب کہا تمھین جائزہ یعنی صلہ ملیگا بہلول نے کہا جائزے کو اون لوگون پر پھیر دے جنسے تو نے اوسکو لیا ہے

مجھے اوسکی کچھہ حاجت نہین ہارون نے کہا یا بہلول اگر تمپر کچھہ قرض ہو تو ہم اوسکو ادا کر دین انہون نے کہا یا امیر المومنین دین دین سے ادا نہین کیا جاتا حق کو حقدار کیطرف پہیر دے اور اپنے نفس کا قرض اپنے نفس سے ادا کر ہارون نے کہا یا بہلول تمہارے لئے اتنا وظیفہ جاری کر دین کہ تمہین کفایت کرے انہون نے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا پہر کہا یا امیر المومنین ہین اور تو دونون اللہ تعالے کے بندون سے ہین یہہ محال ہے کہ وہ تجھے تو یاد کرے اور مجھے بہول جاوے ہارون نے پردہ ڈالا اور چلدیا ؛

حکایت کہتے ہین سعدون مجنون رضی اللہ عنہ بصرے کی گلی کوچون مین گشت کرتے جس گہر پر اونکا گزر ہوتا ٹہیر جاتے اور یہہ آیت پڑہتے یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیئ عظیم اے لوگو ڈرو اپنے رب سے بیشک زلزلہ قیامت کا بڑی چیز ہے اور روتے اور کہتے اے ابن آدم اگر مرنے گلنے اعضا جدا ہونے گوشت ریزہ ریزہ ہونے کے سوا اور کچھہ ہوتا تو بہی تجھے لایق تہا کہ تو زمانے کے حوادث پر روتا اور جب بہوک کی شدت ہوتی تو کہتے الہی تونے سچی قسم کہائی ہے کہ تو اپنی مخلوق کو ضائع نکریگا اور بیشک تو رزق کا ضامن ہے یہانتک کہ ادا کرے جسکا تو ضامن ہوا جیسا تونے قسمت کیا اور مجھے بیشک تیرے ساتھہ وثوق ہے لیکن دلون کا حال جو ہے وہ تجھے معلوم ہے یہہ صوف کا جبہ پہنے رہتے تہے اوسکی سیدہی آستین پر یہہ سطر لکہی ہوئی تہی اے سعید تونے اپنے مولی کی نافرمانی کی غلام ایسا نہین کیا کرتے ہین اور بائین آستین پر دو سطرین لکہی ہوئی تہین ہلاک ہو وہ جسکا قوت ایک روٹی ہے سعید لطیف اوسکو دیتا ہے پہر وہ نافرمانی کرتا ہے ایسے معبود کی جو جلال والا ہے اور اوسپر رحیم و رزوق ہے اور پیچہے دو سطرین لکہی ہوئی تہین جو دن گزرتا ہے وہ میرا ایک ٹکڑا لیلیتا ہے اطیبان مجھہ سے گزرتے جاتے ہین اے نفس گناہون سے باز رہ اور توبہ کر گناہ بندونپر فرض نہین ہین کہ اونکو ادا کیا جاوے اور آگے دو سطرین لکہی ہوئی تہین

ایہا الشامخ الذی لا یرام ؛	نحن من طینۃ علیک السلام	انما ہذہ الحیوۃ متاع	ثم موت بہ تساوی الانام

اونکے عصا پر دو سطرین لکہی ہوئی تہین عمل کر اور تو امن دنیا مین خوف کی حالت پر ہے اور جان رکہہ کہ بیشک تو موت کے بعد اٹہایا جاویگا اور جان رکہہ کہ جو عمل تونے آگے بہیجا ہے وہ بیشک تجہپر شمار کیا جاویگا اور جو تونے پیچہے چہوڑا وہ میراث مین جاویگا کسی نے انسے کہا کہ تم تو حکیم ہو مجنون نہین ہوا انہون نے جواب دیا کہ مین اعضا کا مجنون ہون دل کا مجنون نہین ہون پہر پٹہہ پہیر کر بہاگ گئے ؛

حکایت ہارون رشید جب حج کے لئے مکے کیطرف چلے تو اونکے لئے بیچ عراق سے حرم تک لبود مرعزی کا فرش بچہایا گیا تہا انہون نے قسم کہائی تہی کہ پیادہ پانچ حج کو جاوین ایک دن میل سے تکیہ لگایا تہک گئے تہے ناگاہ سعدون مجنون یہہ کہتے ہوئے اونکے سامنے آئے مینے مانا کہ دنیا تجھہ سے موافق ہے کیا تجھے موت نہ آئیگی پہر تو دنیا کو کیا کریگا تجھے تو میل کا سایہ کافی ہے ہشیار ہو اے دنیا کے طالب تو اوسکو اپنے دشمن کے لئے چہوڑ دے زمانے نے جیسا تجھے ہنسایا ہے ویسا ہی وہ تجھے رولاویگا ؛

چلا ہے اودل راحت طلب کیا شادمان ہوکر	زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر

ہارون رشید نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑے یہانتک کہ تین نمازین اونسے فوت ہوگئین جب ہوش مین آئے تو اونکی ڈہونڈہا اونکا اتا پتا نہ لگا یہہ افسوس کرتے رہگئے ؛

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے تین رات اللہ عزوجل سے اس بات کا سوال کیا کہ میرا رفیق جنت مین مجھے دکہادے مجھسے کہا گیا کہ اے عبد الواحد تیرے رفیق جنت مین میمونہ سودا رہے مینے عرض کیا وہ کہان ہے مجھسے کہا گیا کہ کوفے مین فلان قبیلے مین ہے مین کوفے کو گیا اوسکا پتا پوچہا لوگون نے کہا وہ دیوانی ہے بکریان چراتی ہے مین نے کہا مین اوسکو دیکہنا چاہتا ہون لوگون نے کہا تو جبانہ کی طرف جا

مین وہان گیا مینے دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑہ رہی ہے اوسکے آگے ایک برچھی گڑی ہوئی ہے اوسپر صوف کا جبہ رکھا ہوا ہے جبہ پر یہہ لکھا ہوا ہے لاتباع ولاتشتری یعنی نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے اور بکریان بھیڑیونکے ساتھ چر رہی ہین نہ تو بکریان اونسے ڈرتی ہین نہ وہ اونکو کہاتی ہین جب اوسنے مجھے دیکھا تو نماز کو مختصر کیا پھر کہا اے ابن زید تو لوٹ جا یہان وعدہ نہین ہے وعدہ تو کل کو ہے مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے تجھے کسنے بتلایا کہ مین ابن زید ہون کہا تو نہین جانتا کہ ارواح جنود مجندہ تھے جنکا وہان تعارف ہوگیا اونکے درمیان مین یہان الفت ہوئی اور جنکی پہچان وہان نہین ہوئی وہ یہان مختلف رہے مینے کہا مجھے نصیحت کر کہا بڑا تعجب ہے ایسے واعظ سے کہ وہ خود نصیحت کیا جاے مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ جس بندے کو دنیا سے کچھہ دیا جاوے پھر وہ اوسکے ساتھہ اور چیز چاہے تو اللہ تعالے اوس سے اپنی خلوت کی محبت چھین لیتا ہے اور اوسکے بدلے مین قرب کے بعد دوری دیتا ہے اور اس کے بعد وحشت دیتا ہے پھر واعظ کیطرف خطاب کرکے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اے واعظ تو احتساب کے لئے کھڑا ہوا لوگون کو گناہون سے منع کرتا ہے اور تو خود یقیناً بیمار ہے یہہ نہایت بری بات ہے اگر تو وعظ سے پہلے اپنے عیب کی اصلاح یا توبہ کر لیتا تو اے میرے دوست جو کچھہ تو کہتا وہ دلون مین اچھی طرح جم جاتا تو تو گمراہی سے منع کرتا ہے اور تیرا یہہ حال ہے کہ تو نہی مین مثل شک کرنے والے کے ہے مینے کہا مین ان بھیڑیون کو بکریون کے ساتھہ دیکھہ رہا ہون نہ تو بکریان اونسے بھڑکتی ہین نہ وہ اونکو کہاتی ہین یہہ کس وجہ سے ہے کہا دور ہو مینے اپنے اور اپنے شیخ کے درمیان مین اصلاح کر لی ہے اوسنے بھیڑیون اور بکریون کے درمیان مین اصلاح کر دی ؂

حکایت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم حج کے لئے چلے جب مسجد حرام مین داخل ہوئے تو بیت اللہ کیطرف دیکھا اور روئے یہانتک کہ اونکی آواز بلند ہوئی کسی نے کہا کہ آپکی طرف لوگ دیکھتے ہین اگر آپ کسیقدر آواز کو پست فرمائین تو بہتر ہے آپنے فرمایا مین کیون نہ روؤن شاید اللہ تعالے رحمت سے میری طرف دیکھے تو اوسکے سبب سے کل کو اوسکے نزدیک اپنی مراد کو پہونچون پھر کعبے کا طواف کیا مقام کے پیچھے نماز پڑہی سجدے سے اپنا سر اوٹھایا سجدے کی جگہہ اونکے آنسوؤنسے تر تھی اپنے بعض اصحاب سے فرمایا مین غمگین ہون میرا دل مشغول ہے عرض کیا گیا آپکو کیا غم ہے آپکے دل کا شغل کیا ہے فرمایا جس شخص کے دل مین صاف خالص اللہ کا دین داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے ماسوا سے اوسکو مشغول کر دیتا ہے اور دنیا تو عنقریب فنا ہونے والی ہے اوسکی حقیقت تو اسیقدر ہے کہ جیسے جہاز کہ اوسپر سوار ہو لیا یا کپڑا کہ اوسکو پہن ڈالا یا عورت کہ اوس سے صحبت کر لی یا لقمہ کہ اوسکو کہا لیا یا جیسا فرمایا اور فرمایا کہ اہل تقوی انکی مؤنت دنیا والون سے بہت تھوڑی ہے اور انکی معونت بہت زیادہ ہے اگر تو بھول جاوے تو تجھے یاد کرین اور جو تو اونکو یاد کرے تو تیری اعانت کرین حق اللہ کو خوب کہتے ہین امر اللہ کو خوب قایم کرتے ہین تو دنیا کو ایسی سمجھہ جیسے منزل کہ تو اوسمین اوتر پڑا پھر وہانسے کوچ کیا یا جیسے مال کہ خواب مین تونے اوسکو پایا پھر جاگ اوٹھا اور تیرے پاس اوس سے کچھہ بھی نہین ایک شعر پڑہا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ دنیا ایسی ہے جیسے سوئے ہوئے کا خواب اور جو عیش ہمیشہ نہین رہتا وہ خیر نہین ہے تو غور کر کہ جب کوئی لذت تونے کل حاصل کی اور اوسکو فانی کر دیا تو تو ایسا ہی ہوا جیسے خواب دیکھنے والا کہ آنکھہ کھلی تو کچھہ نتھا اور فرمایا کہ غنی اور عزت مومن کے دلمین پھرتے رہتے ہین جب ایسے مکان مین پہونچتے ہین کہ جسمین توکل ہے تو اوسمین اپنا وطن کر لیتے ہین امام یافعی کہتے ہین کہ اگر اوسمین توکل کو نہین پاتے تو وہانسے کوچ کر دیتی ہین حضرت امام نے جو یہہ فرمایا کہ جس شخص کے دل مین صاف خالص اللہ کا دین داخل ہوتا ہے تو اوسکو ماسوا سے مشغول کر دیتا ہے سو اس قول مین محبت کیطرف اشارہ کیا اسلئے کہ صاف خالص اللہ کا دین اس بات کا مستلزم ہے کہ محبت الٰہی حقیقۃً اوس دل مین ہوتی ہے جسمین وہ نازل ہوا سو اسوقت وہ دل محبوب کے ساتھہ اوسکے ماسوا سے مشغول ہو جاتا ہے نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے مگر اللہ تعالے کے ساتھہ عبداللہ بن عطار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے جیسا علما کے علم کو محمد بن علی بن حسین کے نزدیک حقیر پایا ایسا کسی کے نزدیک نہین پایا بعض اہل لغت نے کہا کہ محمد کا لقب باقر اسلئے ہوا کہ یہہ علم کو پھاڑتے تھے انکا علم بہت وسیع تھا عرب کہتے ہین بقر الشیء

بقر اجبکہ تو کسی چیز کو کھولدے اوسکو وسیع کردے شیر کو باقر اسلیئے کہتے ہین کہ وہ اپنے شکار کا پیٹ پھاڑ تا ہے محمد بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہین میرا ایک بھائی میری آنکھ مین نہایت عظیم تہا اور جس چیز نے اوسکو میری آنکھ مین عظمت دی وہ یہی ہے کہ دنیا اوسکی آنکھ مین حقیر تہی ؛

حکایت لیث بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین ۱۱۳ ہجری مین پیدل حج کے لیے گیا کہ پہونچا جب عصر کی نماز پڑہ چکا تو جبل ابوقبیس پر چڑہا وہان دیکہا کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا دعا کر رہا ہے یارب یارب کہتا ہے اسکو اتنا کہا کہ اوسکا دم ٹوٹ گیا پہر کہا یارباہ یارباہ یہانتک کہ اوسکا دم منقطع ہوا پہر کہا یا اللہ یا اللہ یہانتک کہ دم ٹوٹا پہر کہا یاحی یاحی یہانتک کہ سانس منقطع ہوئی پہر کہا یارحمن یارحمن یہانتک کہ دم تمام ہوا پہر کہا یارحیم یارحیم یہانتک کہ سانس پوری ہوئی پہر کہا یاارحم الراحمین سات بار یہانتک کہ دم ختم ہوا پہر کہا الٰہی مین انگور چاہتا ہون تو مجہے کہلادے اور بیشک میری دونون چادرین پرانی ہوگئین لیث کہتے ہین واللہ اوسنے اپنی بات پوری نہ کی تہی کہ مینے ایک زنبیل انگور سے بہرا ہوا دیکہا اور اوسوقت روے زمین مین انگور نہتا اور دو چادرین رکہی ہوئی دیکہین اوس شخص نے انگور کہانے کا ارادہ کیا مینے کہا مین بہی تیرا شریک ہون اوسنے کہا کیون مینے کہا تو دعا کرتا تہا اور مین آمین کہتا تہا مجہسے کہا آگے بڑہ اور کہا اسمین سے کچہہ ذخیرہ نہ کرنا مین آگے بڑہا اور اوسکے ساتہہ مینے یہہ ایسی چیز کہائی کہ کبہی نہ کہائی تہی انگور مین تخم نہ تہا مینے اسقدر کہایا کہ سیر ہوگیا اور زنبیل مین سے کچہہ کم نہوا پہر مجہسے کہا ان چادرون مین سے جو تجہے پسند ہو وہ لیلے مین نے کہا انکی مجہے حاجت نہین ہے پہر مجہسے کہا کہ تو علحدہ ہوجا کہ مین انکو پہن لون مین اوسکے پاس سے الگ ہوگیا اوسنے ایک کا تہمد باندہا دوسری کو اوڑہ لیا اور پرانی چادرون کو اپنے ہاتہہ پر رکہا اور اوترا مین اوسکے پیچہے چلا یہانتک کہ جب وہ سعی مین پہونچا تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی اوسنے کہا یا ابن رسول اللہ تو مجہے کپڑا پہنادے اللہ تعالے تجہے جنت کے حلون سے حلہ پہناوے انہون نے دونون چادرین اوسکو دیدین مین اوس آدمی کے پاس گیا اوس سے پوچہا یہہ کون ہین کہا یہہ جعفر بن محمد ہین پہر مینے اونکو تلاش کیا تاکہ کچہہ اون سے سنون مجہے نفع ہو مگر اونکو نہ پایا رضی اللہ عنہ امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تہے سلامت نادر ہوگئی یہانتک کہ اوسکی تلاش کرنے کی جگہہ چہپ گئی اگر کسی چیز مین ہے تو گمنامی مین ہو اگر اسمین نہ ملے تو خلوت مین ہو اور یہہ مثل خمول کے نہین ہے اور خلوت مین نہ ملے تو سکوت مین ہو اور یہہ مثل خلوت کے نہین ہے اگر سکوت مین نہ ملے تو سلف صالح کے کلام مین ہو سعادتمند وہی ہے جو اپنے نفس مین خلوت پاتا ہے روایت ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے جعفر کو طلب کیا اوپر خفا ہوگیا تہا اونکے قتل کی وعید کی تہی جب یہہ اوسکے پاس تشریف لیگئے تو اونکو دھمکایا گہرکایا اوسنے کہا تجہے اہل عراق نے امام بنایا ہے تجہکو اپنے مال کی زکوۃ بہیجتے ہین تو میری سلطنت مین الحاد کرتا ہے فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتا ہے اللہ مجہے قتل کرے اگر مین تجہے قتل کرون انہون نے فرمایا یا امیرالمومنین سلیمان علیہ السلام کو نعمت دی گئی تہی اونہون نے شکر کیا ایوب علیہ السلام کو بلا ہوا تہا اونہون نے صبر کیا یوسف علیہ السلام پر ظلم کیا گیا تہا اونہون نے معاف کیا منصور کا غصہ گیا شرجاتا رہا خیر خوشی آئی جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خوش ہوا انکی تعریف کی جب یہہ اوسکے پاس سے نکلے تو کسی نے انسے پوچہا کہ جب آپ اوسکے پاس گئے تہے تو آپنے کیا کہا تہا انہون نے فرمایا مینے یہہ دعا پڑہی تہی اللھم احرسنی بعینک التی لا تنام واکنفنی بکنفک الذی لا یرام واغفرلی یاکما وارحمنی بقدرتک علی لا اھلک وانت رجائی اللھم انت اجل واکبر مما اخاف والحذر اللھم بک ادفع فی نحرہ واعوذ بک من شرہ جعفر فرماتے ہین مجہے میرے باپنے میرے دادا سے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر اللہ کسی نعمت کے ساتہہ انعام کرے اوسے چاہیئے کہ اوسکی حمد کرے اور جسکے رزق مین تاخیر ہو اوسے چاہیئے کہ وہ استغفار کرے اور جسکو کوئی کام پیش آوے تو چاہیئے کہ کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مکے مین ہمارے نزدیک ایک جوان آدمی رہتا تہا پرانے کپڑے پہنے رہتا ہمسے خلط ملط نہین رکہتا تہا

نہ ہمارے پاس بیٹھتا اوسکی محبت میرے دلمین آگئی ایک بار دو سو درہم وجہ حلال سے مجھے ملے مین اونکو اوٹھاکے اوسکے پاس لے گیا مصلے کے کنارے پر رکھدئے مین نے اوس سے کہا کہ یہہ درہم مجھے وجہ حلال سے ملے ہین تو انکو اپنی کسی حاجت مین صرف کرنا اوسنے کن انکھیون سے میری طرف دیکھا پھر کہا کہ مینے تو اس جلسے کو اللہ تعالے کے ساتھہ فارغ ہونے کے لئے بعوض ستر ہزار اشرفی سوے اور سامان و اسباب و مستغلات کے خریدا ہے تو یہہ چاہتا ہے کہ مجھے ان درہمونکے ساتھہ اوس سے دہوکا دے اور کھڑا ہوگیا اور اونکو پھیلا دیا مین بیٹھکے اونکو اوٹھانے لگا مین نے اوسکی مثل عورت نہ دیکھی جبکہ وہ چلاگیا اور نہ اپنی کیسی ذلت دیکھی کہ مین اونکو اوٹھاتا تھا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۴۱ سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن مدینے منورہ کی مسجد مین بیٹھا ہوا وعظ کرتا تھا اتنے مین ایک جوان آدمی اچھے قیمتی کپڑے پہنے ہوئے آکر کھڑا ہوا اور اوسکے ہمراہ اوسکے اصحاب تھے مین نے وعظ کرنا شروع کیا اوسنے مجھہ سے وعظ مین یہہ بات سنی کہ ضعیف سے تعجب ہے کہ وہ کیونکر قوی کی نافرمانی کرتا ہے اوسکا رنگ متغیر ہوگیا اور چلاگیا جب صبح ہوئی تو مین پھر اپنی مجلس مین بیٹھا ناگاہ وہی شخص آیا سلام کیا دو رکعت نماز پڑہی اور کہا یا سری مینے کل یہہ تجھہ سے سنا کہ تو یہہ کہتا تھا تعجب ہے کہ وہ کیونکر زور آور کی نافرمانی کرتا ہے اسکے معنی کیا ہین مینے کہا مولی سے زیادہ کوئی قوی اور غلام سے بڑہکر کوئی ضعیف نہین ہے اور وہ اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے وہ اوٹھا اور چلاگیا پھر کل کو آیا اور اوسپر دو سفید کپڑے تھے اور کوئی اوسکے ہمراہ نہ تھا کہا اے سری اللہ تعالے کیطرف راہ کیونکر ہے مینے کہا اگر تو عبادت کرنا چاہتا ہے تو دنکو روزہ رکھہ اور رات کو نماز پڑہ اور اگر اللہ عزوجل کو چاہتا ہے تو اوسکے سوا ہر چیز کو چھوڑ دے تو اوسکی طرف پہونچ جاویگا اور مساجد و ویرانے و قبرستان کے سوا اور کہین نہ وہ یہہ کہتا ہوا کھڑا ہوگیا کہ قسم ہے اللہ کی مین نہ چلونگا مگر وہ رستہ جو سب رستون سے سخت ہوگا پھر وہ نکلتا ہوا چلاگیا چند دن کے بعد بہت سے لڑکے میرے پاس آئے مجھہ سے پوچھا احمد بن یزید کاتب کا کیا حال ہے مین نے کہا مین اوسکو نہین پہچانتا مگر ایک آدمی میرے پاس آیا تھا جسکی فلان فلان صفت ہے میرے اوسکے درمیان مین فلان فلان بات ہوئی اب مین اوسکے حال کو نہین جانتا وہ کہنے لگے تجھے قسم ہے اللہ کی تو کب اوسکے حال سے واقف ہوا تھا تو ہمین اوسکو بتا دے اور اوسکا گھر بتا دے مجھے سال بھر نکلا اوسکی کوئی خبر معلوم نہوئی ایک رات عشا کے بعد مین اپنے گھر مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ کسی نے دروازہ ٹھونکا مینے اوسکو اندر آنے کی اجازت دی دیکھا تو وہی جوان تھا ایک ٹکڑا اکمل کا کمر سے باندہے، دوسرا کاندہے پر رکھے ہوئے تھا ہاتھہ مین زنبیل اوسمین کھجور کی گٹھلیان تھین اوسنے میری دونون آنکھونکے درمیان کا بوسہ لیا اور کہا یا سری اللہ تعالے تجھے آگ سے آزاد کرے جیسا تونے مجھے دنیا کی غلامی سے آزاد کیا مینے اپنے ایک دوست کیطرف دیکھا اوسکو اشارہ کیا کہ تو اسکے گھر والون کے پاس جا اونکو خبر کردے وہ شخص گیا ناگاہ اوسکی بی بی مع بچون غلامون کے آئی اوسنے اندر آکے بچے کو اوسکی گود مین ڈالدیا بچا زیور اور عمدہ لباس پہنے تھا بی بی نے اوس سے کہا اے میرے مالک تونے مجھے رانڈ کردیا اور تو زندہ ہے اور تونے اپنے بچے کو یتیم کردیا اور تو زندہ ہے سری فرماتے ہین کہ اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا اے سری یہہ وفا نہین ہے پھر اپنی بی بی بچے کیطرف متوجہ ہوا اور اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی بیشک تم میرے دل کا پھل ہو اور میرے قلب کے دوست ہو اور یہہ میرا لڑکا مجھے ساری مخلوق سے زیادہ عزیز ہے سوا اس بات کے کہ یہہ سری بیٹھے ہوئے ہین انہون نے مجھے یہہ خبر دی کہ جو کوئی اللہ تعالے کی خوشی چاہتا ہے وہ اوسکے سوا سب چیز کو قطع کرتا ہے پھر اوسنے لڑکے کا زیور اتارا اور بی بی سے کہا کہ اسکو بھوکے کلیجون اور ننگے بدنون مین رکھہ اور اپنے کمل سے ایک ٹکڑا پھاڑا اوسمین لڑکے کو لپیٹ دیا بی بی بولی مین اپنے بچے کو اس حالت مین نہین دیکھہ سکتی اور بچے کو مع زیور و کپڑے کے میان سے چھین لیا اوسنے جب دیکھا کہ وہ بچے کے ساتھہ مشغول ہوگئی تو کھڑا ہوگیا اور کہا تمنے میری رات ضائع کردی میرے اور تمہارے درمیان مین اللہ ہے اور نکلتا ہوا چلاگیا گھر رونے سے

گونج گیا بی بی نے سری سے کہا اگر یہہ پھر آوے یا تم اسکی خبر سنو تو مجھے اطلاع کر دینا مینے کہا ان شاء اللہ تعالے کئی دن کے بعد میرے پاس ایک بڑھیہ آئی کہنے لگی اے سری شونیزیہ مین ایک جوان آدمی ہے وہ تجھے بلاتا ہے مین وہان گیا دیکھا تو وہی جوان تہا اوسکے سر کے نیچے ایک اینٹ رکہی ہوئی تہی مینے اوسے سلام کیا اوسنے آنکھین کہولین اور کہا اے سری تو دیکہتا ہے کہ وہ میرے لئے گناہ بخشوا دیگا مینے کہا ہان کہنے لگا مجھ سے آدمی کی بخشش کریگا مینے کہا ہان کہا مین تو ڈوبا ہوا ہون مینے کہا وہ ڈوبے ہوئے کو نجات دینے والا ہے کہا مجھپر مظالم ہین مینے کہا نہین وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن تائب کو حاضر کرینگے اور اوسکے ساتھ اوسکے خصوم ہونگے اونسے کہا جاویگا کہ تم اسکو چہوڑ دو اللہ تعالے تمکو عوض دیگا کہا یا سری میرے پاس گٹھلیان چننے کی مزدوری کے چند درہم ہین جب مین مرجاؤن تو تو انسے ضرورت کی چیزین خرید کرنا اور مجھے کفنا دینا اور میرے گہر والونکو خبر کرنا تاکہ وہ میرے کفن کو حرام سے متغیر کرین مینے تہوڑی دیر اوسکے پاس بیٹہا اوسنے آنکھین کہولین اور کہا لمثل ھذا فلیعمل العاملون پہر اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ مینے درہم لیکر حاجت کی چیزین خریدین اور اوسکی طرف چلا لوگونکو دیکہا کہ دوڑتے ہوئے چلے آتے ہین مینے کہا کیا خبر ہے کہنے لگے ایک ولی کا اولیاء اللہ مین سے انتقال ہوگیا ہے ہم اوسپر نماز پڑہنا چاہتے ہین پہر مین آیا اوسکو نہلایا مینے اوسپر نماز پڑہی دفن کر دیا ایک مدت کے بعد اوسکے گہر والے خبر پوچہنے کے لئے آئے مینے اونکو اوسکے مرنے کی خبر دی اوسکی بی بی روتی ہوئی آئی مینے اوسکے حال کی اوسے خبر دی اوس نے مجھ سے چاہا کہ مین اوسے اوسکی قبر بتا دون مینے کہا مین اس سے ڈرتا ہون کہ تم اوسکا کفن بدل دوگی اوسنے کہا نہین واللہ ہم نہ بدلین گے پہر مینے اوسکو قبر بتا دی وہ روئی اور دو گواہ کو بلایا وہ حاضر ہوئے اوسنے اپنی لونڈیون کو آزاد زمین کو وقف کر دیا اور سارے مال کو صدقہ کیا اور اوسکی قبر پر بیٹہی رہی یہانتک کہ مر گئی رحمۃ اللہ علیہا ؛

حکایت ۱۵ کہتے ہین کہ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ابناء ملوک سے تہے یہہ اپنے اہل و مال جاہ و ریاست سے علحدہ ہوگئے اسکا سبب یہہ ہوا کہ ایک دن شکار کے لئے گئے لومڑی یا خرگوش کو بہگایا اوسکی طلب مین تہے کہ ناگاہ غیب سے یہہ آواز آئی کیا تو اسلئے پیدا کیا گیا ہے یا تجھے اسکا حکم دیا گیا ہے پہر ایک ہاتف نے انکے زین کے قربوس سے آواز دی اور کہا قسم ہے اللہ کی تو اسلئے پیدا نہین کیا گیا نہ تجھے اسکا حکم دیا گیا یہہ اپنی سواری سے اوتر پڑے انکے والد کا ایک چرواہا تہا اوس سے ملاقات ہوئی اوسکا جبہ جو صوف کا تہا لیا اوسکو پہن لیا اور اپنا گہوڑا اور جو کچہہ ساتہہ تہا سب اوسکو دیدیا پہر جنگل مین چلے گئے انکا حال جو ہوا سو ہوا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۶ بیان کرتے ہین کہ شیخ ابو الفوارس شاہ بن شجاع کرمانی رضی اللہ عنہ شکار کے لئے نکلے یہہ اون دنون مین کرمان کے بادشاہ تہے شکار کی تلاش مین بہت دور نکل گئے یہانتک کہ ایک ویران جنگل مین جا پہونچے انہون نے دیکہا کہ ایک جوان آدمی درندے پر سوار ہے اور اوسکے گرد اور درندے ہین اونہون نے جب انکی طرف دیکہا تو وہ انکی جانب دوڑے جوان نے اونکو روکا جب وہ جوان انکے قریب آیا تو انکو سلام کیا اور انسے کہا یا ملتا اللہ سے یہہ کیا غفلت ہے اپنی دنیا کے ساتہہ اپنی آخرت سے مشغول ہوگئے اور اپنی لذت و ہوی کے ساتہہ اپنے مولی سے غفلت کی اللہ تعالے نے تو دنیا تمہین اسلئے دی تہی کہ تم اوسکے ساتہہ اوسکی خدمت پر قوت حاصل کرو سو تمنے اوسکو اللہ سے مشغول ہونے کا ذریعہ ٹہیرایا وہ جوان انسے باتین کر رہا تہا کہ اتنے مین ایک بوڑہیا پانی کا پیالہ ہاتہہ مین لئے ہوئے آئی اوسنے وہ پیالہ جوان کو دیا اوسنے پیا باقی شاہ کو دیا انہون نے پیا یہہ کہتے ہین اوس سے زیادہ لذیذ ٹہنڈی شیرین کوئی چیز مینے کبہی نہین پی پہر وہ بوڑہیا چلی گئی جوان نے کہا یہہ دنیا ہے اللہ تعالے نے میری خدمت کے لئے اسکو مقرر فرمایا ہے جب مجھے کسی چیز کی حاجت ہوتی ہے تو یہہ حاضر کرتی ہے جبکہ اوسکا خطرہ میرے دلمین گزرتا ہے کیا تجھے یہہ بات نہین پہونچی کہ اللہ تعالے نے جب دنیا کو پیدا کیا تو اوس سے فرمایا اے دنیا جو میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کرنا اور جو تیری خدمت کرے تو اوس سے خدمت لینا شاہ نے جب یہہ قصہ

دیکھا تو توبہ کی اور جو کچھ انسے ہوا سو ہوا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے کسی نے انکے توبہ کرنے کا سبب پوچھا انہون نے کہا مین سپاہی تھا شراب پینے مین منہمک رہتا تھا مین نے ایک عمدہ لونڈی خریدی وہ مجھے نہایت پسند تھی اوس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اوس سے مجھے بہت محبت ہو گئی جب وہ پاؤن چلنے لگی تو اوسکی محبت میرے دلمین اور بڑھ گئی اوسے مجھ سے مجھے اوس سے الفت ہو گئی جب مین شراب رکھتا تو وہ میرے پاس آتی اور شراب کو چھین کے میرے کپڑون پر ڈالدیتی جب وہ پوری دو برس کی ہوئی تو مر گئی مجھے بہت رنج ہوا جب شب برات آئی اور وہ جمعے کی رات تھی تو مین شراب کے نشے مین چور سو رہا عشا کی نماز بھی نہ پڑھی خواب مین دیکھا کہ گویا قبرون سے مردے نکلے خلق کا حشر ہوا اور مین بھی اونکے ساتھ ہون مینے اپنے پیچھے ایک آہٹ سنی پھر کے دیکھا تو ایک نہایت بڑا اژدہا کالا کبھی آنکھون کا مونہہ کھولے ہوئے جلد جلد میری طرف آرہا ہے مین ڈرتا گھبراتا سہتا ہوا اوسکے آگے سے بھاگا راہ مین ایک بوڑھا آدمی پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے خوشبودار دیکھا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا تو مجھے پناہ دے میری فریاد رسی کر اوسنے کہا مین کمزور ہون اور یہ مجھسے بہت قوی ہے مجھے اوسپر قدرت نہین ہے لیکن تو جلد جلد چلا جا شاید اللہ تعالے کسی شخص کو تیری نجات کا سبب کر دے پھر مین سیدھا بھاگتا ہوا چلا گیا قیامت کی بلند جگہون مین سے کسی بلند جگہ پر چڑھ گیا وہان سے مینے دوزخ کے طبقات کو جہانکا اوسکی دہشت ناک چیزون کو دیکھا قریب تھا کہ اژدہے کے ڈر کے مارے جو میری طلب مین آرہا تھا دوزخ مین گر پڑون اتنے مین کسی نے چلا کے مجھ سے کہا کہ تو لوٹ جا تو دوزخیون مین سے نہین ہے مجھے اوسکی بات سے تسلی ہوئی اور مین لوٹا اژدہا بھی میری طلب مین لوٹا پھر کسی نے مجھے چلا کے آواز دی اسکے بعد مین اوسی بوڑھے آدمی کے پاس آیا مینے اوس سے کہا یا شیخ مینے تجھ سے سوال کیا تھا کہ تو مجھے اس اژدہے سے پناہ دے تو نے نہ دی اوسنے رو دیا اور کہا مین ضعیف ہون لیکن تو اس پہاڑ کیطرف جا اوسمین مسلمانون کی امانتین ہین اگر تیری بھی اوسمین کوئی امانت ہے تو وہ تیری مدد کریگی مین نے دیکھا تو وہ پہاڑ گول تھا اوسمین بہت سے طاق تھے اور پردے پڑے ہوئے تھے ہر طاق کے دو کواڑ سونے کے یاقوت و موتیون سے جڑے ہوئے تھے ہر ایک کواڑ پر ریشمین کپڑے کا پردہ تھا مین پہاڑ کو دیکھتے ہی اوسکی طرف بھاگا اور اژدہا میرے پیچھے تھا یہانتک کہ مین پہاڑ کے نزدیک پہونچا کسی فرشتے نے چلا کے کہا پردے اوٹھا دو کواڑ کھولدو جھانکو شاید تم مین اس مصیبت زدہ کی بھی کوئی امانت ہو کہ وہ اوسکو اوسکے دشمن سے بچا لیوے پھر جھٹ پٹ پردے اوٹھائے گئے کواڑ کھولدئے گئے بچے چاند سے مونہہ والے مجھے جھانکنے لگے اور اژدہا میرے قریب آپہونچا مین متحیر ہوا اتنے مین بعض بچے چلائے کہ تمہارا برا ہو سب جھانکو اژدہا تو اوسکے قریب آگیا ہے پھر وہ سب جٹ کے جٹ جھانکنے لگے ناگاہ میری لڑکی جو مر گئی تھی وہ بھی اونکے ساتھ میری طرف جھانکنے لگی جب اوسنے مجھے دیکھا تو رو دیا اور کہنے لگی واللہ یہ میرا باپ ہے پھر وہ نور کے پتلے مین تیر کی طرح کود دی یہانتک کہ میرے آگے آکھڑی ہوئی پھر اوسنے اپنا بایان ہاتھ میرے داہنے ہاتھ کیطرف بڑھایا اور اوس سے لٹک گئی اور سیدھا ہاتھ اژدہے کیطرف بڑھایا وہ بھاگ گیا پھر اوسنے مجھے بٹھایا اور وہ میری گود مین بیٹھ گئی اور داہنا ہاتھ میری ڈاڑھی پر مارا اور کہا اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ مینے رو دیا اور کہا اے بیٹی تم لوگ قرآن کو پہچانتی ہو اوسنے کہا ابا ہم تو تم سے زیادہ جانتے ہین مینے کہا تو مجھے بتا کہ یہ اژدہا جو مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا کون تھا کہا یہ تیرا عمل بد تھا تو نے اوسکو قوی کر دیا تھا وہ زور آور ہو گیا اوسنے چاہا کہ تجھے آگ مین ڈبو دے مینے کہا یہ بتا کہ وہ بوڑھا کون تھا جسپر راہ مین میرا گزر ہوا کہا ابا وہ تمہارا نیک عمل تھا تمنے اوسکو ضعیف کر دیا تھا وہ کمزور ہو گیا یہانتک کہ اوسکو تمہارے برے عمل کے مقابلے کی طاقت نہ رہی مینے کہا بیٹی تم اس پہاڑ مین کیا کرتی ہو کہا ہم مسلمانون کے بچے ہین قیامت تک کے یہان بسائے گئے ہین ہم تمہارا انتظار کر رہے ہین کہ تم ہمارے پاس آؤگے ہماری شفاعت تمہارے حق مین قبول کیجاویگی پھر مین ڈرتا گھبراتا جاگ اٹھا جب صبح ہوئی تو مین اپنی حالت سے علحدہ ہوا اور اللہ عزوجل سے توبہ کی یہ سبب ہوا میری توبہ کا رضی اللہ عنہ اتمام بافعی رحمہ اللہ تعالے

کہتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ انسان کا عمل اوسکے ساتھہ قبر مین دفن کیا جاتا ہے اگر عمل اچھا ہے تو عمل والے کی آؤ بھگت کیجاتی ہے اور جو برا ہے تو اوسکو ہلاک کرتا ہے یعنی اگر عمل صالح ہے تو میت کا مونس ہوتا ہے اوسکو خوشخبری دیتا ہے قبر کو روشن کردیتا ہے اوسکو فراخ کردیتا ہے شدائد و اہوال سے اوسکو بچاتا ہے اور جو عیاذا باللہ برا ہے تو اوسکو ڈراتا گھبراتا ہے قبر کو تاریک کردیتا ہے تنگ کرتا ہے عذاب کرتا ہے شدائد و اہوال و عذاب کے حوالے کردیتا ہے مینے بعض صالحین سے سنا کہ ملک یمن مین کسی شخص کو دفن کیا لوگ چلے آئے قبر مین سخت مارکوٹ کی آواز سُنی گئی پھر قبر سے ایک کالا کتا نکلا اوس سے شیخ صالح نے کہا تیرا بُرا ہو تو کون ہے اوسنے کہا مین مُردے کا عمل ہون اونہون نے کہا یہ مارکوٹ تجھپر تھی یا میت پر اوسنے کہا بلکہ مجھپر مینے میت کے پاس سورۂ یٰس اور اوسکی مثل اور سورتونکو پایا وہ میرے اور اوسکے درمیان مین حائل ہوگئین اور مجھپر مار پڑی نکالا گیا امام یافعی کہتے ہین چونکہ اوسکا عمل صالح عمل قبیح سے قوی تھا اسلیے وہ اوسپر غالب ہوگیا اللہ تعالے کے کرم و رحمت سے اوسکو نکالدیا اور جو عمل بد قوی ہوتا تو عمل صالح پر غلبہ کرکے اوسکو گھبراتا عذاب کرتا نسأل اللہ الکریم لطفہ و رحمتہ وعفوہ وعافیتہ لنا ولاحبابنا ولکافۃ المسلمین

حکایت کہتے ہین کسی گنہگار کا انتقال ہوا جب اوسکے لیے قبر کھودی تو اوسمین ایک بڑا سانپ پایا پھر دوسری قبر کھودی اوسمین بھی وہی سانپ دیکھا پھر اسیطرح ایک قبر کے بعد دوسری قبر کھودتے رہے یہانتک کہ قریب تیس قبر کے اوسکے لئے کھودین ہر ایک مین وہی سانپ پایا جب دیکھا کہ اللہ تعالے سے کوئی بھاگنے والا بھاگ نہین سکتا نہ اوسپر کوئی غلبہ کرنے والا غالب ہوسکتا ہے تو اوس شخص کو مع اوس سانپ کے دفن کردیا یہ سانپ اوسکا عمل تھا جیسا کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی حکایت مین گزرا نسأل اللہ سبحانہ الکریم التوفیق وحسن الخاتمۃ فی عفو وعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ انہ المنان الکریم البر الرحیم ؛

حکایت حلف بن سالم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے علی بن مغیرہ سے کہا تم رات کو کہان رہتے ہو کہا ایسے گھر مین جسمین عزیز ذلیل دونون برابر ہین مینے کہا یہ گھر کہان ہے کہا قبرستان مینے کہا کیا تمہین رات کے اندھیرے سے وحشت نہین ہوتی کہا مین قبر کی تاریکی اوسکی وحشت یاد کرلیتا ہون تو رات کی اندھیری مجھپر آسان ہوجاتی ہے مینے کہا قبرستان مین کبھی کوئی چیز مکروہ دیکھتے ہوگے کہا ہان کبھی دیکھتا ہون لیکن آخرت کا ہول ایسی چیز ہے کہ قبرستان کی دہشت سے مشغول کردیتا ہے ؛

حکایت کندہ کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ لہو ولعب مین مشغول رہتا تھا عیش و لذت مین مصروف ایک دن شکار یا اور کسی کام کے لئے سوار ہوا اپنے ساتھہ والون سے جدا رہگیا اوسنے دیکھا کہ ایک آدمی مردون کی ہڈیان اپنے سامنے جمع کئے ہوئے بیٹھا ہے اونکو لوٹ پوٹ رہا ہے بادشاہ نے اوس سے کہا تیرا کیا قصہ ہے تجھے یہ کیا آفت پہونچی ہے جو مین دیکھہ رہا ہون تو بدحال ہورہا ہے تیرا جسم سوکھہ گیا ہے رنگ متغیر ہوگیا ہے اس جنگل مین تنہا پڑا ہے اوسنے کہا تونے یہ باتین جو ذکر کین وجہ اوسکی یہ ہے کہ مین دور دراز سفر کی تیاری مین ہوا مجھپر دو موکل ہین وہ مجھے کھدیڑتے ہین ایسی منزل کیطرف ہانکے لیے جاتے ہین جو نہایت تنگ ہے اوسکی تلی تاریک ہے وہان کا رہنا بہت مکروہ ہے پھر وہ مجھے بوسیدگی کی مصاحبت ہلاکت کی مجاورت مین زمین کے طبقون کے نیچے سونپین گے اسکے بعد بھی اگر وہ مجھے اوس منزل مین باوجود اسکی تنگی اور وحشت کے چھوڑدین تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے میرا گوشت کھالین اور مین ریزہ ریزہ ہوجاؤن میری ہڈیان ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوین تو رنج ملنے کا خاتمہ ہو شقاوت کا انتہا ہو لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ اسکے بعد حشر کی چنگھاڑ کیطرف لیجایا جاؤن گا اہوال و مواقف جزا کی طرف پھیرا جاؤنگا پھر نہین معلوم کہ دو گھرون مین سے کونسے گھر کیطرف لیجانے کا حکم ہوگا پھر جسکا یہ انجام ہونا ہے وہ کونسے حال سے لذت لیوے بادشاہ نے جب یہ باتین سنین تو اپنے گھوڑے پر سے کود کے اوسکے آگے بیٹھہ گیا اور کہا اے شخص تیری باتون نے میرے عیش و صفا کو مکدر کردیا اور میرے دل پر قبضہ کرلیا تو اپنی

بعض باتون کو مجھپر پھر دوہرا اور میرے لئے اوسکی شرح کرادو سنے کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے یہہ جو میرے آگے رکھے ہوئے ہین بادشاہ نے کہا ہان کہا یہہ بادشاہون کی ہڈیان ہین دنیا نے اپنی زینت سے اونکو دہوکا دیا اپنے دہوکے سے اونکے دلونپر غالب ہوگئی ان بچھڑنے کی جگہون کی تیاری سے اونکو غافل کردیا یہانتک کہ اچانک اونکو موت آگئی آرزوئین پوری نہوئین نعمت کی رونق ستیاناس ہوگئی قریب ہے کہ یہہ ہڈیان اوٹھائی جاوینگی جسم بنجاوینگی پھر انکو اعمال کا بدلہ دیا جاویگا اسکے بعد یا تو دار نعیم و قرار کیطرف یا دار عذاب و بوار کیطرف جاوینگے پھر وہ شخص غائب ہوگیا بادشاہ کو نہین معلوم کدہر گیا اتنے مین بادشاہ کے ساتھ والے آگئے بادشاہ کا رنگ متغیر تھا آنسوؤن کی جھڑ لگی ہوئی تھی جب رات آئی تو بادشاہی لباس اتار ڈالا اور چادرین پہن لین رات کے اندھیرے مین چلا گیا آخر ملاقات اوسکی یہی ہوئی رحمہ اللہ تعالے ؛

حکایت حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اپنے لشکر مین چلے جاتے تھے پرندا ونکو سایہ کرتے تھے دواب و وحوش و انعام و جن و انس اور باقی حیوانات اونکے دائین بائین تھے بنی اسرائیل کے ایک عابد پر اونکا گزر ہوا اوسنے کہا واللہ اے ابن داؤد بیشک اللہ تعالے نے تجھے ملک عظیم عنایت کیا حضرت سلیمان نے اوسکا یہہ کہنا سن لیا فرمایا بیشک ایک تسبیح مومن کی نامۂ اعمال مین اوس سے بہتر ہے جو ابن داؤد کو دیا گیا اسلئے کہ یہہ تو جاتا رہیگا اور تسبیح باقی رہیگی ؛

حکایت اگلی امتون کے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے ایک شہر نہایت خوش اسلوب بسایا اوسکے حسن و زینت مین بہت سا بالغہ کیا پھر کھانا پکا لوگون کو بلایا کئی آدمیونکو اوسکے دروازون پر بٹھایا اسلئے کہ جو شخص وہانسے نکلے اوس سے پوچھین کہ تونے کوئی عیب اسمین پایا یا غرضکہ جو کوئی کھانا کھاکے نکلتا اوس سے پوچھتے کہ تونے اسمین کوئی عیب پایا وہ کہتا نہین یہانتک کہ آخر کو چند آدمی چادرین اوڑھے ہوئے آئے اونسے بھی یہی پوچھا اونہون نے کہا اسمین دو عیب ہین دروازے والون نے اونکو روکا بادشاہ کو اسکی اطلاع کی بادشاہ نے کہا مین تو ایک عیب بھی پسند نہین کرتا دو عیب کیسے تم اونکو میرے پاس لاؤ وہ حاضر کئے گئے اونسے پوچھا وہ عیب کیا ہین اونہون نے کہا یہہ شہر خراب ہوجاویگا اسکا مالک مرجاویگا بادشاہ نے کہا تم کوئی گھر ایسا جانتے ہو کہ وہ نہ خراب ہو نہ اوسکا مالک مرے اونہون نے کہا ہان پھر جنت اور اوسکی نعیم کا ذکر کیا بادشاہ کو اوسکا اشتیاق کیا دوزخ اور اوسکے عذاب کا ذکر کیا اوس سے ڈرایا اللہ عزوجل کی عبادت کیطرف اوسکو بلایا بادشاہ نے اونکا کہا مانا اپنی سلطنت سے بھاگا اللہ سبحانہ و تعالے کی طرف رجوع ہوا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت اگلے زمانے مین یمن کے دو بادشاہ آپسمین لڑے ایک اونمین سے دوسرے پر غالب ہوا اوسکو مار ڈالا اوسکے اصحاب کو نکالدیا اسکے لئے تخت تیار کئے گئے دار السلطنت آراستہ کیا گیا لوگ اسکے استقبال کے لئے گئے تاکہ شہر مین داخل ہو یہہ گلی کوچون مین سے دار السلطنت کو چلا آتا تھا اتنے مین ایک آدمی دیوانہ سا اسکے لئے ٹھیر گیا اور چند شعر پڑھے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اگر تو دور اندیش ہے تو زمانے سے نفع اوٹھالے اس لئے کہ تو اوسمین آمر و ناہی ہے مین نے بہت بادشاہون کو دیکھا ہے کہ اونپر بہت سی مٹی پڑی ہوئی ہے اور کل کو وہ منبرون پر تھے اگر تجھکو دنیا مین بصیرت ہے تو تجھے اوس سے اسقدر کفایت کرتا ہے جسقدر مسافر کو زاد درکار ہوتا ہے جبکہ دنیا آدمی کا دین صحیح و سالم چھوڑ دے تو جو کچھ دنیا کا مال و متاع اوس سے فوت ہوگیا اوسکو کچھ ضرر نہین پہونچاتا بادشاہ نے اوس شخص سے کہا تونے سچی بات کہی اور اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا ساتھیون سے جدا ہوگیا ایک پہاڑ پر چڑھ گیا اپنے ہمراہیون کو قسم دی کہ اوسکے ساتھ کوئی نہ آوے اونکی یہی آخر ملاقات اوس سے ہوئی کئی دن تک یمن کا ملک بے حاکم رہا یہانتک کہ ایک اور شخص سے بیعت سلطنت کی اوسکو بادشاہ بنایا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ کسی گاؤن پر میرا گزر ہوا ایک بلند زمین پر تین قبرین برابر بنی ہوئی دیکھین اونپر چند شعر لکھے ہوئے تھے پہلی پر

یہ لکھا تھا کہ جو شخص یہ جانتا ہے کہ مخلوق کا معبود اوس سے ضرور پوچھے گا اور جو ظلم اوسنے بندگان خدا پر کیا ہے اوس سے اوسکا مواخذہ کریگا اور جو اوسنے بھلائی کی ہے اوسکا بدلا دیگا سوایسے شخص کا عیش کیونکر مزے دار ہو سکتا ہے دوسری قبر پر یہ لکھا تھا کہ جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ موت یکایک جلدی سے اوسکو آجاویگی اوسکا بڑا ملک اور رونق و تازگی اوس سے چھین لیگی قبر مین اوسکو بسائیگی جہان وہ ایک مدت دراز رہیگا ہلا ایسے شخص کا عیش کیونکر لذیذ ہو سکتا ہے تیسری قبر پر یہ لکھا تھا کہ جو شخص قبر کیطرف جاویگا جہان اوسکی جوانی مٹ جاویگی جھٹ پٹ مونہہ کی رونق جاتی رہیگی اوسکا جسم اور جوڑ بوسیدہ ہو جاوینگے ہلا ایسے آدمی کا عیش کیونکر مزے دار ہو سکتا ہے ایک بوڑہا آدمی اوس گاؤن مین تھا مین اوسکے پاس بیٹھ گیا اوس سے مینے کہا کہ تمہارے گاؤن مین ایک اچنبے کی چیز دیکھی اوسنے کہا کیا دیکھا پھر مینے قبرونکا قصہ بیان کیا اوسنے کہا جو تونے اونکی قبرون پر دیکھا اوس سے اونکا قصہ زیادہ عجیب ہے مین نے کہا بیان کرا اوسنے کہا یہ تین بھائی تھے ایک امیر دوسرا تاجر تیسرا زاہد جب زاہد مرنے لگا تو اوسکے پاس دونون بھائی آئے اور کہا جتنا مال تو چاہے ہم سے لیلے اور خیرات کرا اوسنے انکار کیا اور کہا مجھے تمہارے مال کی کچھ حاجت نہین ہے لیکن مین تم سے ایک عہد کرتا ہون تم اوس عہد مین میری مخالفت نکرنا اونہون نے کہا عہد زاہد نے کہا جب مین مرجاؤن تو مجھے نہلانا کفنانا جمعہ کا نماز پڑہنا ایک بلند زمین پر مجھکو دفن کر دینا اور میری قبر پر یہ دو شعر لکھدینا ؎

وکیف یلذ العیش من ھو عالم	بان الہ الخلق لا بد سائلہ	فیاخذ منہ ظلمہ لعبادہ	ویجزیہ بالخیر الذی ھو فاعلہ

پھر جب تم یہہ کر چکو تو ہر روز میری قبر پر آنا شاید تمہین نصیحت نصیب ہو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا اوسنے عہد کیا تھا اسکا بھائی جو امیر تھا سوار ہو کر اپنے لشکر مین آتا قبر پر ٹھیرتا اوترتا اوسپر کچھ پڑہتا اور روتا جب تیسرا دن ہوا تو حسب عادت لشکر کے ساتھہ آیا اوترا پڑہا رویا جیسا رویا کرتا تھا جب لوٹ کے جانے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے ایک سخت آواز سنی قریب تھا کہ اوسکے صدمے سے اسکا دل پھٹ جاوے پھر گھبراتا ڈرتا وہانسے اپنے گھر آیا رات کو اپنے بھائی کو خواب مین دیکھا پوچھا بھائی تیری قبر سے مینے آواز سنی یہہ کیا تھا کہا یہہ گرز کی آواز تھی مجھسے کہا گیا کہ تونے ایک مظلوم کو دیکھا اوسکی مدد نہ کی یہہ صبح کو خوفناک غمگین اوٹھا اپنے بھائی کو اور خاص لوگون کو بلایا اور کہا مین دیکھتا ہون کہ میرے بھائی نے جو قبر پر لکھنے کی وصیت کی اوس سے خاص مین ہی مراد ہون مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ اب مین تم مین کبھی نہ ہونگا پھر امارت کو چھوڑکے عبادت کرنا اختیار کیا پہاڑون جنگلون مین رات کو رہا کرتا یہانتک کہ بعض چرواہون کے ساتھہ اوسکو موت آگئی اوسکے بھائی کو جب خبر ہوئی تو وہ اوسکے پاس آیا اور کہا بھائی تم وصیت کیون نہین کرتے اوسنے کہا مین کس چیز کی وصیت کرون میرے پاس کچھہ مال نہین ہے کہ مین وصیت کرون لیکن مین تجھہ سے یہہ عہد کرتا ہون کہ جب مرجاؤن تو مجھے میرے بھائی کے پہلو مین دفن کر دینا اور میری قبر پر یہہ شعر لکھدینا

وکیف یلذ العیش من کان موقنا	بان المنایا بغتۃ ستعاجلہ	فتسلبہ ملکا عظیما و بھجۃ	وتسکنہ القبر الذی ھو اھلہ

پھر میرے مرنے کے بعد تین دن میری زیارت کو آنا اللہ تعالے سے دعا کرنا شاید وہ مجھپر رحم فرماوے پھر مر گیا اوسکے بھائی نے اوسکے کہنے کے موافق سب کام کاج کیا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکی قبر پر آیا رویا اوسکے لیے دعا کی جب لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے ایک بڑی آواز سنی قریب تھا کہ اسکی عقل جاتی رہے پھر وہانسے بیقرار رنجیدہ لوٹا جب رات ہوئی تو خواب مین دیکھا کہ اسکا بھائی آیا اور کہا بھائی تو ہماری زیارت کے لیے آیا اوسنے کہا ہیہات بعد المزار فلا مزار واطمانت بنا الدار پھر اوس سے پوچھا تم کسطرح ہو اوسنے کہا اچھی طرح تو بہ کیا خوب ہر بھلائی کی جمع کرنے والی ہے اوسنے کہا میرے بھائی کا کیا حال ہے کہا وہ قوائمہ ابرار کے ساتھہ ہے اوسنے کہا تم ہمین کیا حکم کرتے ہو کہا جو شخص آگے بھیجتا ہے وہ اوسکو پاتا ہے تو اپنی تونگری کو مفلسی سے پہلے غنیمت جان جب صبح ہوئی تو نیہ دنیا سے علحدہ ہو گیا اسکا دل دنیا سے بالکل اوٹھہ گیا اپنا مال زمین تقسیم کر دیا اللہ عز و جل کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا اسکا ایک لڑکا نہایت حسین جمیل جوان تھا اوسنے تجارت کا کاروبار سنبھالا یہانتک کہ اسکے باپ کو موت آئی بیٹے نے کہا آپ تم کیون نہین وصیت کرتے اسنے کہا بیٹا تیرے باپ کا کچھہ مال نہین ہے کہ وہ اوسکے ساتھہ وصیت کرے لیکن مین تجھہ سے یہہ عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن تو تو مجھے اپنے چچاؤن کے پاس دفن کر دینا اور

میری قبر پر یہہ دو شعر لکھدینا ؎

وکیف یلذ العیش من کان صائرا	الی جدث یبلی الشباب منازلہ	ویذھب ماء الوجہ بعد بھائہ	سریعا ویبلی جسمہ ومفاصلہ	

جب تو یہہ کرچکے تو تین دن تک میری خبر لینا اللہ تعالے سے دعا کرنا شاید مجھپر رحم فرماوے اوسکے لڑکے نے ایسا ہی کیا جب تیسرا دن آیا تو لڑکے نے قبر سے ایک ایسی آواز سنی کہ اوس سے اسکے بدن پر بال کھڑے ہوگئے رنگ متغیر ہوگیا پھر غمگین اپنے گھر لوٹ کے آیا یا کہا کہ اوسکو بخار چڑہ آیا جب رات ہوئی تو اوسکا باپ خواب مین آیا بیٹے سے کہا تو عنقریب ہمارے پاس آنیوالا ہے اور کام آخر ہے اور موت اس سے بہی زیادہ قریب ہے تو اپنے سفر کی تیاری کرلے کوچ کے لیے تیار ہوجا اور جس منزل سے تو کوچ کرنیوالا ہے وہان سے سامان اوٹھاکے اوس منزل مین لیجا جہان تو رہیگا اور جس چیز کے ساتھہ تجھکو نے تجھہ سے پہلے دھوکا کہایا تو اوسکے ساتھہ دھوکا نہ کہانا لمبی ترنگی تمنا مین آرزو مین کہین آخرت کے کام مین تصور کیا پھر موت کے وقت بہت پشیمان ہوئے عمر ضائع کرنے پر نہایت افسوس کیا پھر موت کے وقت نہ ندامت نے اونکو نفع دیا نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو اوس برائی سے جو اونکو پہونچی اور اوس شدت سے جسنے اونکو گہبرایا نجات دی پھر کہا بیٹا جلدی کر پھر جلدی کر لڑکے نے صبح کو کہا مین اس امر کو نہین گمان کرتا مگر اوسنے مجھے آگہیر اپہر اپنا قرض ادا کیا اور مال تقسیم کرتا دیتا خیرات کرتا رہا یہانتک کہ خواب دیکہنے کی صبح سے تیسرا دن آگیا اپنے بی بی بچون کو بلایا اونکو رخصت کیا اونکو سلام کیا پھر قبلے کیطرف مونہہ کیا کلمۂ شہادت پڑہا پھر انتقال کیا رحمہ اللہ تعالے سو لوگ انکی قبر کی زیارت کیا کرتے ہین ؛

حکایت ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے کسی سفر مین کوفے کو گیا مینے یہان بعض رؤسا کا ایک محل دیکہا ناز و نعمت اوسپر چہا رہی تہی اوسکے دروازے پر بہت سے غلام لڑکے خدمت تہے اوسکے بعض حجروکون مین ایک عورت دو شعر گا رہی تہی مضمون اونکا یہہ تہا کہ اے محل تجھہ مین غم نہ داخل ہو نہ زمانہ تیرے ساتھہ کیلے تو ہر مہمان کے لیے بہت اچہا گہر ہے جبکہ مہمان کو کوئی گہر میسر نہ آوے جنید فرماتے ہین کہ ایک مدت کے بعد پہر میرا گزر ہوا دیکہا تو اوس محل کا دروازہ سیاہ تہا ذلت و خواری اوسپر برس رہی تہی مینے اوسکا حال پوچہا کسی نے کہا اسکا مالک مرگیا انجام اسکا یہہ ہوا جو تو دیکہہ رہا ہے مینے اوسکا دروازہ ٹہونکا جسکو کوئی نہ ٹہونکتا تہا ایک لونڈی آہستہ سے بولی مینے کہا اس مکان کی رونق اسکے سورج چاند اسکے آنے جانے والے اسکی زیارت کرنے والے کیا ہوئے اوسنے رو دیا پھر کہا اے شیخ وہ لوگ اسمین عاریۃً تہے تقدیر الٰہی اونکو یہانسے نقل کرکے دار القرار کو لیگئی دنیا کی یہی عادت ہے کہ جو اسمین رہتا ہے اوسکو نکالدیتی ہے جو اس سے احسان کرتا ہے اوس سے برائی کرتی ہے مینے کہا اے لونڈی ایک برس میرا گزر یہان ہوا تہا ایک عورت کو مینے دو شعر گاتے سنا تہا وہ روئی اور کہا واللہ مین وہی ہون اب میرے سوا اس گہر کے لوگون مین سے کوئی باقی نہین رہا سو خرابی ہے اوسکی جسکو دنیا نے دہوکا دیا مینے کہا تجھے اس ویرانے مین کیونکر چین آتا ہے وہ بولی کہ تیری جفا کیا بڑہی ہوئی ہے یہہ کیا منزل احباب نہین ہے پہر اوسنے چند شعر محبت منزل دوست کے بیان مین پڑہے پہر مین اوسکو چہوڑکے چلدیا اوسکے شعر میرے دلمین اثر کرگئے میرے دل کا شور زیادہ ہوگیا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حضرت جنید کو اوسکی باتین اسلیے پسند آئین کہ اوسنے حب و محبوب و محب کی صفت بیان کی اور وہ اس وصف مین سچی تہی اور جو محبت اوسنے بیان کی اوسمین پکی تہی جب تو اوسنے منزل احباب کو نہ چہوڑا اوسکو پکڑے رہی باوجود اسکے کہ اوسکی حالت تباہ ہوگئی صورت بگڑ گئی تازے تازے رنج و غم موجود تہے مگر پہر بہی وہان سے نہ گئی کہتے ہین کہ ایک چور کا سیدہا ہاتہہ چوری مین کاٹا گیا پہر چوری کی تو دہنا پاؤن کاٹا گیا پہر چورا یا تو بایان ہاتہہ کاٹا گیا پہر چوری کی تو سیدہا پاؤن کاٹ ڈالا جیسا کہ اس باب مین حکم شرع شریف ہے پہر چوری کی تو تعزیر کے لیے ہوا مین اوسکو لٹکایا اسلیے کہ چارون عضو کاٹنے کے بعد سوائے تعزیر کے اب کچہہ باقی نرہا بعض شیوخ صوفیہ کا اوسپر گزر ہوا اور وہ لٹکا ہوا تہا ہاتہہ پاؤن اوسکے کٹے ہوئے تہے شیخ نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین اس شخص کا غلام ہون اونہون نے کہا کسلیے شیخ نے کہا اسلیے کہ اسنے

اپنے محبوب کی طلب مین جو کچھ مصیبت پہونچی اوسپر صبر کیا اور جو کچھ ایذا و تکلیف اسکو ہوئی اوسنے محبوب سے باز نرکھا بعض عارفین نے ذم دنیا مین کیا خوب کہا ہے کہ اگر دنیا سونا فانی اور آخرت ٹھیکری باقی ہو تو بھی ٹھیکری باقی کی رغبت و طلب بہتر ہے سونے فانی سے سو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے امر تو بالعکس ہے یعنی ٹھیکری فانی تو دنیا ہے رہی آخرت سو وہ سونا باقی ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بلکہ آخرت سونے سے بھی اجل و افضل ہے اسلئے کہ جنت تو قسمتی جواہر اور نور سے پیدا کی گئی ہے اوسمین لذات و نعیم سرور و حور ہین بعض عارفین نے کہا دنیا کی طلب مین نفوس کی ذلت ہے اور آخرت کی طلب مین نفوس کی عزت سو اوس شخص سے تعجب ہے جو کہ فانی کی طلب مین ذلت کو اختیار کرتا ہے اور باقی کی طلب مین عزت کو چھوڑتا ہے ؛

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کسی مسئلے مین فتوی دیا ایک شخص نے اونسے کہا کہ فقہا نے اس مسئلے مین آپکی مخالفت کی ہے حسن نے اوس سے فرمایا تیرا برا ہو کیا تو نے کبھی کوئی فقیہ دیکھا فقیہ تو وہی ہے جو دنیا مین زاہد ہو یعنی اوسمین بے رغبت ہو حضرت حسن نے فرمایا لوگ اس دنیا مین پانچ قسم کے ہین علمائے ربہ انبیاء کے وارث ہین زہاد ربہ راہ بتانے والے ہین غازی ربہ اللہ کی تلوارین ہین تجار ربہ اللہ تعالے کے امین ہین بادشاہ ربہ خلق کے چرواہے ہین سو جب عالم طمع کرے مال جمع کرے تو کسکا اقتدا کیا جاے اور جب زاہد راغب ہو تو رستہ کس سے پوچھا جاے راہ کون بتائے غازی جب ریا کا ہو اور ریا کے لئے کوئی عمل نہین ہے تو دشمنو پر کون فتحیاب ہوتا اجر جب خائن ہو تو کسے امین کیا جائے بادشاہ جب بھیڑیا بنجائے تو بکریونکی حفاظت کون کرے اونکو کون چراوے قسم ہے اللہ کی نہین ہلاک کیا لوگونکو مگر مداہن عالمون اور راغب زاہدون اور غازیون ریاکار اور خائن تاجرون اور ظالم بادشاہون نے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؛

حکایت بعض سلف کہتے ہین کہ ایک وقت عیسی علیہ السلام بعض بلاد شام مین جارہے تھے اتنے مین پانی بہت برسا گرج کڑک بہت ہوئی بجلی چمکی کوئی چیز پناہ کی ڈھونڈنے لگے ایک خیمہ دور سے دکھائی دیا اوسکے پاس گئے دیکھا تو ایک عورت تھی وہانسے چلدئے پھر پہاڑ مین ایک کھوہ ملی اوسکے اندر گئے وہان ایک درندہ تھا اونہون نے اپنا ہاتھ اوسپر رکھا پھر کہا الہی تو نے ہر چیز کے لئے ایک ٹھکانا مقرر کیا میرے لئے کوئی ماوی و مسکن نہ بتایا اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا کہ تیرا ماوی میرے نزدیک ہے میری مستقر رحمت مین مین قیامت کے دن سو حورون سے تیرا بیاہ کرونگا جنکو مینے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے تیرے ولیمے مین چار ہزار برس تک کھانا کھلاؤنگا اونکا ہر دن ایسا ہوگا جیسے عمر دنیا کی اور ایک منادی کو حکم دونگا وہ ندا کریگا کہان ہین دنیا مین زہد کرنے والے عیسی بن مریم کے ولیمے مین حاضر ہون صلی اللہ علیہ وسلم ؛

حکایت روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ہمراہ ایک شخص ہوا اوسنے عرض کیا یا نبی اللہ مین آپکے ساتھ رہونگا پھر یہہ دونون ایک نہر کے کنارے پر پہونچے بیٹھ گئے صبح کا کھانا کھانے لگے انکے ساتھہ تین روٹیان تھین دونون نے دو روٹیان کھائین ایک بچی عیسی علیہ السلام نہر کی طرف گئے پانی پیا پھر کر آئے تو روٹی کو نہ پایا اپنے ہمراہی سے کہا روٹی کسنے لی اوسنے کہا مجھے نہین معلوم پھر اپنے ہمراہی کے ساتھہ چلے ایک ہرنی کو دیکھا اوسکے دو بچے تھے حضرت عیسی نے ایک بچے کو بلایا وہ آگیا اوسکو ذبح کیا اوسکا گوشت بھونا انہون نے اور انکے ہمراہی نے کھایا پھر اسکے بعد اوس سے کہا قم باذن اللہ عز و جل وہ کھڑا ہوگیا پھر اپنے ہمراہی سے کہا مین تجھے اوس ذات کی قسم دیتا ہون جسنے تجھے یہہ معجزہ دکھایا تو بتا روٹی کسنے لی اوسنے کہا مجھے نہین معلوم پھر چلے یہانتک کہ ایک جنگل مین پہونچے حضرت عیسی نے مٹی اور ریت کو جمع کیا پھر اوس سے فرمایا اللہ عز و جل کے حکم سے تو سونا ہوجا وہ سونا ہوگیا آپنے اوسکے تین حصے کئے پھر فرمایا ایک حصہ میرا ایک تیرا ایک اوسکا جسنے روٹی لی انکے ہمراہی نے کہا مین وہی ہون جسنے روٹی لی حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا یہہ سب تیرے ہی لئے ہے اور اوس سے مفارقت کی اوسی جنگل مین اس شخص کے پاس دو آدمی اور آئے اور سونا اسکے ساتھہ تھا اونہون نے ارادہ کیا کہ سونا اس سے لے لیوین اور اسکو قتل کر ڈالین اسنے کہا ہم اسکو آپسمین بانٹ لین اونہون نے

قبول کیا پہر اسنے کہا ایک آدمی گاؤن کو جاوے تاکہ وہان سے کچھہ کہانا خرید لاوے ایک شخص گیا کہانا خریدا اور اپنے جی مین کہا کہ مین کیون اس مال مین اونکو شریک کرون اس کہانے مین زہر ملا دون اور دونون کو مار ڈالون سارا مال مین ہی لے لون پہر اسنے کہانے مین زہر ملا دیا اور اون دونون آدمیون نے آپسمین یہہ صلاح کی کہ ہم کیون اوسکو تیسرا حصہ دین وہ جب لوٹکے آوے تو اوسکو مار ڈالین اور ہم دونون مال کو نصفا نصف بانٹ لین جب وہ آدمی لوٹ کے آیا تو اونہون نے اوسکو قتل کیا پہر دونون نے کہانا کہایا یہہ بہی مرکے رہگئے مال جنگل مین پڑا رہگیا اوسکے پاس یہہ تینون مردہ پڑے رہگئے حضرت عیسی علیہ السلام کا اونپر گزر ہوا اور اونکا یہہ حال تہا اپنے اصحاب سے فرمایا یہہ دنیا ہے تمہارے پیچھے

حکایت مروی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے لیے ایک بوڑہیا کی صورت مین دنیا کشف کی گئی جسکے بال کڑبڑی اور ہر قسم کی زینت سے آراستہ اپنے اوس سے پوچہا تونے کتنے لوگون سے نکاح کیا اوسنے کہا مین اونکو شمار نہین کر سکتی آپنے فرمایا کیے سب تجھے چہوڑکے مرگئے یا سبنے تجھے طلاق دی کہا نہین بلکہ سبکو مینے مار ڈالا آپنے فرمایا خرابی ہو تیرے باقی خاوندونکی دو کیون نہین گزرے ہوؤن سے عبرت حاصل کرتے تو کسطرح سے ایک کو بعد دوسرے کے ہلاک کریگی وہ تجھہ سے پرہیز نہین کرتے ؛

حکایت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ خواب مین ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اوسنے دیکہا کہ ایک عورت بیچ راہ مین کہڑی ہوئی ہے ہر قسم کی زینت زیور لباس قیمتی سے آراستہ ہے جو اوسکے پاس سے گزرتا ہے اوسکو زخمی کر دیتی ہے جب پیٹہہ پہیرتی ہے تو نہایت خوبصورت دکہائی دیتی ہے جب مونہہ کرتی ہے تو نہایت بدصورت معلوم ہوتی ہے بڑہیا کیری آنکہون والی کڑبڑے بال والی چند ہی مینے اوس سے کہا اعوذ باللہ منک اوسنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی اللہ تجھکو پناہ نہ دیگا مجھہ سے یہانتک کہ تو روپیہ سے بغض رکہے مینے کہا تو کون ہے وہ بولی مین دنیا ہون نعوذ باللہ منہا ؛

حکایت ابراہیم بن بشار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین سفر مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہما کے ساتھہ تہا ہمارے پاس کوئی چیز نہ تہی کہ جس سے روزہ افطار کرین نہ ہمکو کوئی حیلہ آتا تہا شیخ یعنی ابراہیم نے مجھے غمگین دیکہا مجھہ سے فرمایا اے ابن بشار اللہ تعالے نے فقرا اور مساکین پر دنیا و آخرت مین کیا انعام کیا ہے کیسے نعیم و راحت عنایت فرمائی ہے اللہ تعالے قیامت کے دن نہ اونسے زکوۃ کا سوال کریگا نہ حج کا نہ صدقے کا پوچہے گا نہ صلۂ رحم کا نہ مواسات کا وہ تو انہین مساکین یعنی اغنیا سے پوچہیگا حساب لیگا پہر فرمایا بیشک جو دنیا مین غنی ہین وہ آخرت مین فقیر ہونگے جو دنیا مین عزت دار ہین قیامت کے دن ذلیل و خوار تو غم نکہا رنجیدہ نہو اللہ تعالے کا رزق مضمون ہے ابہی آویگا واللہ ہم اغنیا کے ملوک ہین ہم نے دنیا و آخرت مین راحت کو جلد لے لیا ہم نہ غمگین ہوتے ہین نہ رنج کرتے ہین جبکہ ہمنے اللہ تعالے کی اطاعت کی تو کسی حال پر صبح کرین شام کرین کچھہ پروا نہین کرتے پہر وہ اپنی نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے مین اپنی نماز پڑہنے کے لئے کہڑا ہوا ہم گہڑی بہر ٹہیرے ہونگے کہ ناگاہ ایک آدمی آٹہہ روٹیان بہت سی کہجورین ہمارے پاس لایا اونکو ہمارے سامنے رکہدیا کہا اور حکم اللہ تعالے ابراہیم نے سلام پہیرا اور کہا کہا اے مغموم اے حزین اتنے مین ایک سائل کا گزر ہوا اوسنے کہا لوجہ اللہ تعالے مجھے کچھہ کہلاؤ ابراہیم نے تین روٹیان کچھہ کہجوار اوسکو دیدین تین روٹیان اور کچھہ کہجور مجھے دین اور فرمایا مواساۃ مومنین کے اخلاق سے ہے

حکایت ابراہیم بن شبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم جمعے کے دن بعد نماز بیٹہے تہے ناگاہ ایک آدمی ایک کپڑا اوڑہے ہوئے آیا ہمارے پاس بیٹہا کسی مسئلے کا ذکر کیا ہم فقہ مین کلام کرتے رہے یہانتک کہ ہم وہانسے چلے گئے دوسرے جمعے کو پہر وہی شخص آیا ہم نے اوس سے محبت کی باتین کین اوسکا مکان پوچہا اوسنے بہکو اپنا مکان بتایا پہر ہمنے اوس سے اوسکی کیفیت پوچہی اوسنے کہا ابو عبد اللہ ہمنے اوسکی مجلس مین رغبت کی اسیطرح ایکنے مانے تک وہ ہمارے پاس آتا ہم اور وہ بات چیت کیا کرتے پہر وہ ہم سے جدا ہو گیا اسکے بعد ہم جمع ہو کے اوسکی طرف چلے اوسکے گاؤن مین پہونچے اوسکا حال پوچہا لوگونے

کہا وہ تو ابو عبد اللہ صیاد ہے شکار کو گیا ہے ابھی آتا ہے ہم اوسکے منتظر بیٹھے اتنے مین وہ بھی آگیا ایک کپڑے کا تھمبا ندھے ہوئے کاندھے پر ایک اور کپڑا لپکے ہوئے تھا اوسکے پاس کچھ پرندے ذبح کئے ہوئے اور کچھ زندہ تھے جب اوسنے ہمکو دیکھا تو تبسم کیا ہمنے کہا تو ہماری مجلس کو آباد کرتا تھا تو کیون ہمارے پاس سے غائب ہوگیا کہا اب مین تم سے سچی بات کہتا ہون وہ یہہ ہے کہ میرے پڑوس مین ایک شخص رہتا تھا جو کپڑا کہ مین اوسکو اوڑہکے تمہارے پاس آتا تھا مینے اوس کپڑے کو اوس سے عاریت لیا تھا اور وہ سفر کو چلا گیا پھر کہا تمہین حاجت ہے کہ تم گھر مین چلو اللہ تعالے کے رزق سے کہاؤ ہم اوسکے گھر مین داخل ہوئے بیٹھے وہ اپنی بی بی کے پاس گیا ذبح کئے ہوئے پرندے اوسکے حوالے کئے زندہ پرندے آپنے لئے اونکو بازار مین بیچا اوسکی قیمت سے روٹی خریدی لایا یہان عورت نے پرندے پکا کے تیار کرلئے تھے روٹی طیور کا گوشت نمک ہمارے آگے رکھا ہمنے کہا یا پھر وہان سے چلے جماعت نے آپسمین ذکر کیا کہ اس شخص کے حال کو اسکے فقر کو کیا تم نہین دیکھتے باوجود اسکے فضل و صلاح کے اور تمکو اس بات پر قدرت ہے کہ تم اسکے لئے اسقدر جمع کرو جس سے اسکا حال درست ہوجاوے سب نے اسپر اتفاق کیا کہ اوسکے واسطے جمع کرین ہم اس ارادے پر چلے کہ جو آپسمین وعدہ ہوا ہے وہ اوسکے پاس لیجاوین اور یہہ پانچہزار درہم تھے جب مرو پر ہمارا گزر ہوا تو ناگاہ محمد بن سلیمان امیر بصرہ جمعہ کے مین بیٹھا تھا اوسنے اپنے غلام سے کہا کہ ابراہیم بن شبیب کو میرے پاس لے آ پھر مین امیر کے پاس گیا اوسنے مجھہ سے قصد پوچھا اور پوچھا کہ تم کہانسے آئے ہو مینے سچی بات اوس سے بیان کردی اوسنے کہا اوسکے احسان کیطرف مین تم سے سبقت کرتا ہون پھر اوسنے دس ہزار درہم منگائے اپنے غلام فراش کے حوالے کئے اوسکو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھہ ابو عبد اللہ کے گھر تک لیجاوے مین خوش ہوگیا جلدی سے کھڑا ہوا جب مین اونکے دروازے پر پہونچا تو مینے سلام کیا ابو عبد اللہ نے سلام کا جواب دیا پھر وہ میری طرف نکلے جب اونہون نے فراش کی گردن پر روپیون کا توڑا رکھا دیکھا تو اونکا چہرہ متغیر ہوگیا کہا تجھسے مجھسے کیا واسطہ تو چاہتا ہے کہ مجھے فتنے مین ڈالے مینے کہا اے ابو عبد اللہ تم بیٹھو تاکہ مین تمہین خبر دون کہ یہہ یہہ قصہ ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ امیر جبار ہے فاتقوا اللہ فی نفسک یعنی تم اپنی جان مین اللہ سے ڈرو وہ اور زیادہ جھپر خفا ہوئے اور کہڑے ہوگئے دروازہ بند کردیا مین امیر کیطرف لوٹ کے گیا سوا سچ بولنے کے اور کوئی چارہ نتھا مینے اوس سے قصہ بیان کیا امیر نے کہا واللہ وہ خارجی ہے غلام تلوار لا پھر اوس سے کہا کہ تو اس غلام کے ساتھہ اوس آدمی کے پاس جا اوسکی گردن مار اور اوسکا سر میرے پاس لا مینے کہا اصلح اللہ الامیر تم اس آدمی کے قتل مین اللہ سے ڈرو واللہ بیشک ہمنے اوس آدمی کو دیکھا ہے وہ خوارج سے نہین ہے لیکن مین جاتا ہون اوسکو تمہارے پاس لئے آتا ہون میرا مقصود اس بات سے اونکی طرف سے فدیہ دینا تھا امیر کو اس بات سے اطمینان ہوا مین وہانسے چلا ابو عبد اللہ کے دروازے پر آیا مینے سلام کیا ماگاہ اونکی بی بی روتی تھی کہنے لگی تمہارا اور ابو عبد اللہ کا کیا حال ہے مینے کہا اونکا کیا حال ہے کہا وہ گھر مین داخل ہوئے اور جو اونپر تھا اوسکو اوتار ڈالا وضو کیا پھر نماز پڑہی مینے اونکو یہہ کہتے سنا کہ الٰہی تو مجھے اپنی طرف قبض کرلے اور مجھے فتنے مین نہ ڈال پھر لیٹ گئے اور یہی کلمہ کہہ رہے تھے مین اونکے پاس گئی تو وہ مرچکے تھے دیکھہ وہ یہہ مردہ پڑے ہوئے ہین مینے اوس سے کہا اے عورت ہمارا ایک بڑا قصہ ہے تو کوئی نئی بات نکرنا مین امیر کے پاس گیا اوسکو خبر کی اوسنے کہا مین سوار ہوتا ہون مین اوسپر نماز پڑہون گا بصرے مین خبر مشہور ہوگئی امیر اور سارے بصرے والے اونکے جنازے پر حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ ۔

حکایت ۳۲ بعض مشائخ کے پاس بہت دنیا تھی وہ اوسکو وجوہ خیر مین صرف کرتے تھے ایکدن اونکے بعض اصحاب نے کہا یا سیدی آپ تو ساری دنیا کو اپنے پاس سے نکالدین اور مجرد ہوجائین یہہ بات آپکی شان کے بہت لایق ہے جو لوگ اللہ تعالے کے ساتھہ مشتغل اوسکے ماسوا سے معرض ہوتے ہین اونکی یہی عادت ہوتی ہے شیخ نے فرمایا جسقدر تو میرے پاس دیکھتا ہے اس سبکو صرف کرڈال کوئی چیز نہ رکھہ اوسنے روپیہ پیسا سامان سب کچھہ نکالکے اوسی دن صرف کردیا جب دوسرا دن ہوا تو پھر ہر طرف سے شیخ کیطرف دنیا متوجہ ہوئی پہلے سے بھی زیادہ شیخ کے پاس جمع ہوگیا شیخ نے اوس شخص سے فرمایا جبکہ اللہ تعالے کسی چیز کو چاہتا ہے تو ہمکو قدرت نہین کہ ہم اوسکے ارادے سے نکل جاوین بعض صالحین نے فرمایا کہ جب دل مین آخرت کی حب ہوتی ہے تو دنیا آکے اوسے

۱۲ موضع

مزاحمت کرتی ہے اور جب حُبّ دنیا دلمین آبستی ہے تو آخرت اوس سے مزاحمت کرتی ہے اسلئے کہ آخرت کریمہ ہے اور دنیا لئیمہ امام جلیل سبیعی ولی مقرب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک دنیا کمینہ ہے اور وہ ہر کمینے کی طرف زیادہ جھکتی ہے اور دنیا سے بڑھکر کمینہ وہ شخص ہے جو کہ اوسکو بغیر حق کے لیتا ہے اور جو طریقہ اوسکی طلب کا ہے اوس طریقے سے اوسکو طلب نہین کرتا اور بے جگہہ اوسکو رکھتا ہے اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی شریف نہ کوئی عالم نہ کوئی صاحب فضل مگر اوسمین ایک عیب ہوتا ہے ولکن من الناس من لا ینبغی ان تذکر عیوبہ فمن کان فضلہ اکثر من نقصہ وھب نقصہ لفضلہ

حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ محمد بن واسع رضی اللہ عنہ نے ایک دن مجھہ سے کہا کہ تو میری موافقت کرتا ہے ایک آدمی کی زیارت مین اولیاء اللہ سے مین نے کہا ہان پھر وہ اپنے گھر مین گئے اور نکلے اونکے پاس ایک ٹکڑا روٹی کا تھا ہم بصرے سے نکلے اوس شخص کے گھر پہونچے اوسکا گھر آبادی سے دور تھا ہم اوسکے دروازے پر کھڑے ہوئے ہمنے سنا کہ اوسکی بیٹیان اوس سے لڑتی جھگڑتی تھین اپنے حال مین اور جس فقر و محتاجی مین کہ وہ مبتلا تھین اوسنے اپنی لڑکیون سے کہا بیشک جس ذات نے کہ تمکو پیدا کیا تمہارے سونہ چیرے تمہارے لئے ڈاڑھین پیدا کین تمہارے پیٹ پیدا کئے وہ زیادہ مہربان ہے تمپر تمسے اپنی جانون کے لئے ہمنے اوس سے اذن مانگا اوسنے کہا کون ہے ہمنے کہا محمد اور سفیان وہ ہماری طرف نکل کے آیا ہم سے کہا تمہین کون چیز لائی محمد بن واسع نے کہا ایک ٹکڑا روٹی کا ان لڑکیون کے لئے لایا ہون اوسنے کہا لاؤ تم پر لایا پھر ہم اندر گئے اوسکے پاس بیٹھے یہانتک کہ ہمنے ایک آدمی کا استیذان سنا اوسنے کہا کون ہے کہا مالک بن دینار وہ اونکی طرف گیا اوسنے کہا تجھے کون چیز لائی مالک نے کہا وہی جو ہمکو ان لڑکیون کے لئے لایا ہون کہا محمد بن واسع نے تجھہ سے سبقت کی وہ اونکے واسطے اسقدر لیے آیا کہ آج اونکو کفایت کرے مالک نے کہا تم انکو لیا دو کل تک اونکے واسطے رکھہ چھوڑو اوسنے کہا اے مالک کیا تو مجھے ڈراتا ہے واللہ تو اندر نہ آسفیان کہتے ہین کہ محمد نے مجھہ سے کہا تو اس شخص کے مقام کو اور اسکے فقر کو جسمین یہہ مبتلا ہے دیکھتا ہے مینے کہا یہہ فضلا سے ہے کہا ہان مینے کہا زہاد سے کہا ہان مین اوسکے لئے مقامات ذکر کرتا رہا محمد کہتے رہے ہان ہان یہانتک کہ کہا یہہ فقراء صابرین سے ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ایک جوان آدمی دیکھا عبا پہنے ہوئے تھا ہاتھہ مین چھاگل تھی اوسنے مجھہ سے کہا مین ایک آدمی ہون ورع کا ارادہ کرتا ہون مین نہین کھاتا مگر وہ چیز جسکو لوگ پھینکدیتے ہین کبھی کسی چیز کا چھلکا پاتا ہون کہ چیونٹیان مجھہ سے پہلے اوسکی طرف آگئی ہین تو میں اونکو گرا دیتا ہون اور اوس چھلکے کو کھا جاتا ہون اس بات مین مجھپر کوئی گناہ ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ روئے زمین پر کوئی شخص باقی نہین رہا کہ ایسا ورع کرتا ہو مینے دیکھا تو ناگاہ وہ شخص سفید چاندی کی زمین پر کھڑا ہوا ہے مجھہ سے کہا کہ غیبت حرام ہے اور میری نظر سے غائب ہو گیا اس حکایت کے معنی مین کہا گیا ہے کہ اوس شخص نے جبکہ اوس چیز کو ترک کیا جو کہ خلق کو اللہ سے روکتی ہے تو اللہ تعالے نے نور اشراق کے ساتھہ اوسکا اکرام فرمایا یا کہا نور اشراف کے ساتھہ یہانتک کہ انکار کا خطرہ جو اوسکے دلمین گزرا تھا اوسنے اوسکو کہدیا پھر اللہ تعالے نے بسبب شومی اعتراض کے اوسکو چھپا دیا اسیطرح اولیاء اللہ مین عادۃ اللہ جاری ہے کہ جو لوگ اونکے رتبہ و منزلت کو نہین پہونچے ہین اونسے اونکو ستر فرماتا ہے شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین پہونچا کوئی کسی حالت شریفہ و مرتبہ عالیہ کو مگر بملازمت موافقت و مداناۃ ادب و ادا و فرائض و صحبت صالحین و خدمت فقراء صادقین کے رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

حکایت ایک صالح ایک فقیر کے گھر گئے اوسمین سامان اسباب کچھہ نہ پایا اوسنے کہا کیا تمہارے یہان کچھہ سامان نہین ہے اونہون نے کہا ہے ہمارے دو گھر ہین ایک امن کا گھر دوسرا خوف کا سو جو ہمارا مال ہے ہم اوسکو امن کے گھر مین جمع رکھتے ہین یعنی دار آخرت کے لئے آگے سے بھیجتے ہین اونہون نے کہا کہ اس گھر کے لئے بھی تو سامان ضرور ہے کہا اس گھر کا مالک ہمکو یہان نہ چھوڑے گا کسی نے کہا دنیا عاریت ہے یا امانت اور یہہ بات ضروری ہے

کہ جسکی عاریت ہے وہ اپنی عاریت کو پھیر لیگا اور جسکی امانت ہے ● اپنی امانت کو لیگا ●

وما المال والاهلون الا ودیعة	ولابد یوما ان ترد الودائع

حکایت ربیع بن ہیثم رضی اللہ عنہ ایک دن کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اونکا گھوڑا آگے بندھا ہوا تھا اتنے مین چور آیا گھوڑا کھولا اور پر سوار ہوکے چلدیا اور یہ اوسکی طرف دیکھہ رہے تھے انہون نے نماز نہ توڑی گھوڑا بیس ہزار درہم کی قیمت کا تھا انکے پاس انکے اصحاب آئے انکو ملامت کرنے لگے انسے کہا اے ربیع تمنے یہہ کیا تفریط کی کہ تم چور کیطرف دیکھا کئے وہ تمہارا گھوڑا لے گیا اور تم چپ رہے تمنے نماز کو کیون نہ قطع کیا کہ اوس سے گھوڑا لیتے پھر نماز پڑھنے لگتے انہون نے کہا اے لوگو مین ایسی چیز مین تھا کہ وہ اہم تھی یا کہا مجھے گھوڑے سے زیادہ محبوب تھی لاکہہ گھوڑون سے زیادہ پسند تھی مینے اوسکو فی سبیل اللہ کردیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے پہونچا ہے کہ شیخ امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ کا عمامہ چور نے جھپٹ لیا اور بھاگا یہہ اوسکے پیچھے دوڑے اوس سے کہتے جاتے تھے کہ مینے تجھے اوسکا مالک کردیا تو کہہ مینے قبول کیا اور چور کو اسکی خبر نہین مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے مجھے یہہ بات پہونچی کہ قاضی عبد الرشید میرے مامون زاد بھائی کے دادا دوراہہ علاقہ بھوپال کے قاضی تھے وہ نہایت سیدھے سادھے بھولے آدمی تھے اسلیئے لوگ اونکو بھی قاضی کہتے تھے ایک بار وہ راہ مین جارہے تھے چور نے اونکی پگڑی اوتار لی اور بھاگا یہہ اوسکے پیچھے بھاگے اوس سے کہتے جاتے تھے کہ اسمین ایک روپیہ بندھا ہے اوسکو کھول لینا کہین ضائع نہو جاوے ؛

حکایت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنی فکر کو جمع کیا اپنے دل کو حاضر کیا اپنے نفس کو رب العالمین کے روبرو کھڑا کیا مجھہ سے ارشاد فرمایا اے ابو یزید تو میرے پاس کیا چیز لیکے آیا مینے عرض کیا یارب زہد فی الدنیا فرمایا اے ابو یزید دنیا کی قدر تو میرے نزدیک مچھر کی پر کی برابر ہے اسمین تو نے کیا زہد کیا مینے عرض کیا الٰہی وسیدی مین اس حالت سے تجھہ سے مغفرت چاہتا ہون مین تیرے پاس توکل لایا فرمایا اے ابو یزید جس چیز کا کہ مین تیرے لئے ضامن ہوا اسمین کیا اوسمین ثقہ نہین ہون کہ تو نے مجھپر توکل کیا مینے عرض کیا الٰہی وسیدی مین ان دونون حالتون سے مغفرت چاہتا ہون جسکا تو نے کہا بالافتقار الیک اسوقت ارشاد فرمایا ہمنے تجھے قبول کیا ؛

فصل کثرت عبادت وغیرہ کے بیان مین یہہ بھی ایک نشانی ہے حب صادق کی

حکایت بعض صالحین کہتے ہین میرے قریب ایک بڑہیارہتی تھی اوسکو عبادت نے ضعیف ونا توان کردیا تھا مینے اوس سے کہا کہ تو اپنے نفس کے ساتھہ نرمی کر اوسنے کہا اے شیخ تو کیا نہین جانتا کہ نفس کے ساتھہ نرمی کرنے نے ہی تو مجھے مولیٰ کے دروازے سے غائب کردیا اور جو شخص دنیا مین مشغول ہوکے اوس سے غائب ہوا اوسنے اپنے نفس کو بلاؤن اور محنتون کے روبرو کیا اور مین جبکہ عمل کرون محنت ومشقت اپنے اوپر گوارا کرون تو میرے عمل کی کیا قدر ہے اور جو عمل مین کوتاہی کرون تو پھر کیسے بنے پھر کہنے لگے کہ حسرت سباق اور فجعہ فراق کیا بری چیز ہے حسرت سباق تو یہہ ہوگی کہ جب لوگ اپنی قبرون سے اوٹھینگے اور ابرار انوار کی سواریون پر سوار ہونگے عز وجلال کے محلون کیطرف چلینگے محبون کی منازل اونکے لئے بلند کیے جاوینگے مقربین کی سواریان اونکے آگے کیجاوینگی جو پیچھے رہجائیگا وہ جملہ محزونین مین باقی رہیگا تو اسوقت حسرت وتاسف کے مارے اوسکا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگا ندامت وافسوس کے مارے پگھلنے لگیگا اور فجعہ فراق یہہ ہے کہ جب اللہ وسبحانہ وتعالےٰ ایک زمین مین خلق کو جمع کریگا تو ایک فرشتے کو حکم دیگا وہ ندا کریگا اے گناہگارو چھٹ جاؤ بیشک متقی مراد کو پہونچے جیسا کہ قرآن شریف مین فرمایا ہے وامتازوا الیوم ایھا المجرمون سو اسوقت مرد اپنی بی بی سے جدا کیا جاویگا لڑکا اپنے ماں باپ سے علحدہ ہوگا دوست اپنے دوست سے جدا ہوگا ایک کو تعظیم سے جنات

نعیم کیطرف لیجاوینگے دوسرے کو بڑیان طوق ڈالے ہوئے عذاب جحیم کیطرف ہنکالین گے اور وہ بہت دیر تک پھر پھر کے دیکھتے رخصت کرتے ہونگے جدائی کے رنج کے سبب سے اونکے آنسو نہرون کیطرح جاری ہونگے ؛

حکایت شعوانہ رضی اللہ عنہا بوڑہی ہوگئین نماز وعبادت سے عاجز ہوگئین خواب مین ایک شخص آیا اوسنے یہ دو شعر پڑہے ؎

اذہری دموعک اذما کنت شاجیۃ	ان النیاحۃ لاتشفی الحزینینا	جدی وقومی وصومی الدہر ہائمۃ	فانما الدأب من فعل المطیعینا

انہون نے ترنم وبکا شروع کیا عبادت وعمل پھر کرنے لگین یہ اس بیت کو بار بار پڑہتین اور روتین اور اونکے ساتھہ اور عورتین روتین ؎

لقد امن المغرور دار مقامہ	ویوشک یوما ان یخاف فیامن

فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ جب انکے پاس آئے تو انسے دعا چاہی انہون نے کہا اے فضیل کیا تیرے اور تیرے رب کے درمیان مین کوئی سریڑہ نہین ہے کہ اگر تو اوس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے قبول فرماوے فضیل رضی اللہ عنہ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑے ؛

حکایت بعض فقرا کہتے ہین میری ایک لونڈی تہی جب مین اوسے کسی کام کا حکم کرتا تو فورا وہ اوسکو کردیتی تہی ایک دن مینے اوس سے کہا تو کچھہ شعر پڑہیگی اوسنے کہا ہان یاسیدی مینے کہا پڑہ اوسنے یہ شعر پڑہا ؎

فلولاک یا لیلی ولولاک یا نعمی	ولولاک ما طبنا ولا طابت الدنیا

مینے کہا تونے خوب پڑہا کہو اسکا صلہ تجھے کیا دون اسکے عوض تجھے آزاد کرکے کچھہ دنیا دیدون اوسنے کہا یاسیدی تم میرے مقصود ہو اور میرا آزاد کرنا مجھپر نعمت ہے سو مین نعمت کے ساتھہ منعم سے مشغول نہین ہوتی مینے کہا تو لوجہ اللہ تعالے آزاد ہے اور جو کچھہ گھر مین ہے وہ سب تیری ملک ہے پھر مجھے اوسکے کلام نے بھر دیا مین اوسکو چھوڑکے اوسیوقت سیاحت کے لئے چلا سال بھر مین اوس سے غائب رہا جب اوسکی بات میرے دلپر گزرتی تو وہ میرے دلمین لوہے کیطرح لگتی اس سفر مین بیحد وبیحساب باتین مینے معائنہ کین کہ مجھہ سے اونکا بیان نہین ہوسکتا پھر مین اپنے گھر لوٹکے آیا مینے اوسکو اچھی حالت پر پایا سات دن تک برابر روزہ رکھتی مہینے مین چار دن کھانا کھاتی مینے اوس سے نکاح کیا سال بھر میرے پاس رہی میرے احوال کی مراقب رہتی میری خدمت مین لگی رہتی پھر دوسرے برس اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہا ؛

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہین جزیرہ مصر مین ایک عاشق عورت کو مینے دیکھا کہ وہ خلفار کے درمیان مین ایک جگہہ تیس برس سے زیادہ دونون پاؤن پر کھڑی رہی نہ رات کو بیٹھتی نہ دنکو نہ سردی مین نہ گرمی مین نہ کوئی ایسی چیز تہی کہ دھوپ اور پانی سے اوسکو بچاوے سانپ اوڑ رہا اوسکے گرد رہتے اوسکا عجیب حال تہا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ پر خوف غالب نہایت مجاہدہ نہایت جہد کرتے جب انکے اصحاب نے انکا یہ حال دیکھا تو کہا اے شیخ اگر آپ اس مجاہدے سے جسکو ہم دیکھتے ہین کچھہ کم کرین تو ان شاء اللہ تعالے آپ اپنی مراد کو پہونچ جاوین سفیان نے جواب دیا کہ مین کیونکر بہت اجتہاد نکرون مجھے تو یہ بات پہونچی ہے کہ اہل جنت اپنے منازل مین ہونگے کہ اونکے لئے ایک نور عظیم تجلی کریگا اوسکی روشنی اور خوبی چمک کے مارے آٹھون جنتین روشن ہوجاوینگی اونکو گمان ہوگا کہ یہہ رحمن سبحانہ وتعالے کیطرف سے نور ہے وہ سجدے مین گرینگے ایک منادی ندا کریگا کہ تم اپنے سر اوٹھاؤ یہہ وہ نہین ہے جسکا تمہین گمان ہے یہہ تو ایک حور کا نور ہے کہ اوسنے اپنے خاوند کے روبرو تبسم کیا ہے سو اوسکے تبسم سے یہہ نور ظاہر ہوا ہے اے میرے بہائیو جو شخص کہ حور حسان کی طلب مین مجاہدہ کرتا ہے اوسکو تو کوئی ملامت نہین کرتا سو جو شخص مولای رحمن کو طلب کرتا ہے اوسکو کیون ملامت کیجاتی ہے ؛

لہ یعنی ایسا عامل کو خالص اللہ تعالے کے لئے کیا ہو اوسمین ریا وسمعہ کا دخل نہو کیونکہ اللہ تعالے اپنے خالص مخلص بندے کی دعا قبول فرماتا ہے ۱۲

نا یعنی ۱۲

فصل ترک ہوے نفس کے بیان مین

حکایت سفیان بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سکتے ہین کہ مین مکے مین تھا سوق لیل مین مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی وہ روتے تھے مین اونکو راہ سے ایک طرف کو لے گیا مینے اونکو سلام کیا اونکے پاس نماز پڑہی اور اونسے پوچھا اے ابو اسحٰق یہ کیا رونا ہے اونہون نے کہا خیر ہے پہر مینے دوبارہ سہ بارہ اونسے پوچھا جب مین اونسے پوچھتا رہا تو اونہون نے کہا اے سفیان اگر مین تجھے بتا دون تو تو ظاہر کردیگا یا چہپا دیگا مینے کہا یا اخی آپ جو چاہین کہین کہا میرا نفس مجھ سے سکباج کو چاہتا تھا اور مین اوسکو بہت روکتا تھا شب گزشتہ اوسکو مجھپر پسند غالب ہوئی ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت ہاتھ مین سبز پیالہ لئے ہوئے آیا اوسمین سے بہاپ نکلتی تہی سکباج کی خوشبو آتی تہی مین نے اپنی ہمت کو اوسطرف سے سمیٹا وہ میرے قریب آیا اور کہا اے ابراہیم کہا مین نے کہا مین اوس چیز کو نہین کہاؤنگا جسکو اللہ عزوجل کے لئے چہوڑ دیا اوسنے کہا اگر اللہ تعالے تجھے کہلاوے تو بہی نہ کہائیگا واللہ مجھے سوے اردنے کے اور کچھہ جواب نہ آیا پہر اوسنے مجھہ سے کہا کہا اللہ تجھپر رحم کرے مین نے کہا ہمکو حکم ہے کہ ہم اپنے برتن مین نہ ڈالین مگر اوس چیز کو جسے ہم جانتے ہین اوسنے کہا کہا اللہ تجھے عافیت مین رکہے یہ تو مجھے رضوان نے دیا ہے اور مجھہ سے کہا اے خضر تو اس کہانے کو لیجا نفس ابراہیم بن ادہم کو کہلا ابراہیم شہوات سے اوسکو روکتا تہا اوسنے مدت دراز اسپر صبر کیا سو اللہ تعالے نے اوسپر رحم فرمایا پہر اوسنے کہا کہ اوسکو تو اللہ عزوجل کہلاتا ہے اے ابراہیم تو اوسکو منع کرتا ہے مینے فرشتون کو یہ کہتے سنا کہ جو شخص کچھہ دیا جاوے اور وہ اوسے نہ لے تو وہ اوسکو طلب کریگا اور اوسے ندینگے مین نے کہا اگر یون ہی ہے تو مین تیرے روبرو ہون مینے اللہ کے عہد مین خلل نہین کیا ناگاہ ایک اور جوان نے اوسکو کچھہ دیا اور کہا اے خضر تو اسکو کہلا پہر وہ مجھے اپنے ہاتھہ سے کہلاتے رہے اتنے مین جاگ اوٹھا اور اوسکا مزہ میرے مونہہ مین ہے اور رنگ زعفران کا میرے ہونٹھون مین پہر مین زمزم پر گیا مونہہ دہویا سو نہ مزہ گیا نہ زعفران کا اخرد ہوا سفیان کہتے ہین مینے اونسے کہا مجھے تو دکہاؤ مینے دیکہا تو اثر نہین گیا تہا مینے کہا یا من یطعم منا ع الشہوات اذا صحو المنع لانفسہم یا من الزم قلوب اولیائہ التصبر اسق قلوبہم من شراب محبتہ اترى سفيان عند ذلك قال ثم اخذت بيد ابراهيم ورفعتها الى السماء وقلت اللهم بقدر هذا الكف وقدر صاحبها وحرمته عندك وبالجود الذي وجد لا منك يا الله جد على عبدك الفقير الى فضلك واحسانك برحمتك يا ارحم الراحمين وان لم يستحق ذلك منك يا رب العالمين ٭

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ حج کے لئے بیت اللہ شریف کو گئے طواف کر رہے تہے کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت دیکہا یہ شخص ایسا حسین تہا کہ اوسکے حسن وجمال نے لوگون کو متحیر کیا ابراہیم اوسکی طرف دیکہتے اور روتے تہے اونکے بعض اصحاب نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ شخص پر غفلت آگئی پہر اونسے کہا یا سیدی یہ کیسا دیکہنا ہے کہ اسمین رونا ملا ہوا ہے اونہون نے کہا یا اخی مینے اللہ تعالے سے ایک عہد کیا ہے کہ مین اوسکو توڑ نہین سکتا ورنہ مین اس جوان کے قریب جاتا اوسکو سلام کرتا وہ میرا بیٹا ہے میری آنکہہ کی ٹہنڈک ہے مین اوسکو چہوٹا سا چہوڑ کے اللہ تعالے کیطرف بہاگ نکلا تہا وہ اب بڑا ہو گیا ہے جیسا کہ تم دیکہتے ہو مین اللہ سبحانہ وتعالے سے شرماتا ہون کہ مین اوس چیز کیطرف رجوع کرون جسسے مین نکلا اور اوسکو اللہ تعالے کے لئے چہوڑا پہر اوس شخص سے کہا کہ تو جا اوسکو سلام کر شاید تیرے سلام سے مجھے تسلی ہو مین اپنے جگر کی آگ کو ٹہنڈا کرون وہ شخص کہتے ہین کہ مین اوسکے پاس گیا اوسسے کہا کہ اللہ تعالے تیرے باپ کے لئے تجھمین برکت دے اوسنے کہا اے میرے چچا میرے باپ کہان ہین وہ تو اللہ تعالے کیطرف بہاگ نکلے ہین کاش مین اونکو دیکہتا گو ایک ہی بار ہوتا اوسوقت میرا دم نکلجاتا ہیہات ہیہات اسقدر رویا

کر رونے نے اوسکا حلق بند کر دیا اور کہا واللہ کاش مین اونکو دیکھ لیتا اور اسی جگہ مر جاتا پھر رونے لگا مین لوٹ کے ابراہیم کے پاس آیا وہ مقام ابراہیم مین سجدہ کر رہے تھے آنسوؤن سے کنکریون کو تر کر دیا تھا اللہ عزوجل سے تضرع کرتے تھے اور روتے تھے مینے کہا تم اوسکے لئے دعا کرو کہا اللہ اپنے معاصی سے اوسکو روکے اور اوس چیز پر اوسکی اعانت کرے جو اوسکو راضی کرے ۔

حکایت شیخ ابوبکر وراق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین بیس برس مکے مین رہا اور دودہ پینے کو میرا جی چاہتا تھا نفس نے مجھپر غلبہ کیا عسفان کیطرف گیا وہان ایک قبیلۂ عرب کے یہان مہمان ہوا میری آنکھ ایک خوبصورت لڑکی پر پڑی اوسنے میرا دل لیلیا اوسنے کہا اے شیخ اگر تو سچا ہوتا تو دودہ کی خواہش تجھہ سے جاتی رہتی پھر مین مکے کو لوٹ کے آیا کعبے کا طواف کیا یوسف صدیق صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے عرض کیا یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ آپکی آنکھ کو ٹھنڈا کرے کہ آپ زلیخا سے سلامت رہے اونہون نے فرمایا اے مبارک بلکہ اللہ تعالیٰ تیری آنکھ کو ٹھنڈا کرے کہ تو عسفان مہ سے سلامت رہا پھر اونہون نے نرم آواز سے یہہ آیت شریف پڑہی ولمن خاف مقام ربہ جنتان بعض صالحین نے کہا کہ نفس سے نفس کے ساتھہ خروج نہین ہو سکتا اللہ کے ساتھہ نفس سے خروج ہو سکتا ہے اور یہہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھہ راحت چاہ اللہ سے راحت نہ چاہ اسلئے کہ جسنے اللہ کے ساتھہ راحت چاہی اوسنے نجات پائی اور جس نے اللہ سے راحت چاہی وہ ہلاک ہوا استراحت مع اللہ یہہ ہے کہ اوسکے ذکر کے ساتھہ قلب کو راحت دے اور استراحت عن اللہ مداومت غفلت ہے شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر قلب کو تر اور نرم کرتا ہے جب وہ ذکر سے خالی ہوا تو اوسکو نفس کی حرارت شہوات کی آگ پہونچتی ہے پھر سخت ہو جاتا ہے سوکھہ جاتا ہے اعضا طاعت سے رک جاتے ہین جب تو اونکو دراز کرتا ہے تو ٹوٹ جاتے ہین جیسے درخت کہ جب وہ سوکھہ گیا تو سوائے کاٹنے کے وہ اور کسی کام کے لائق نہین رہتا آگ کا ایندہن ہو جاتا ہے اعاذنا اللہ الکریم منہا شیخ ابوعبداللہ محمد بن فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اوس شخص سے تعجب ہے کہ وہ اودیہ ومفاوز کو قطع کرتا ہے اسلئے کہ اوسکے گھر اوسکے حرم تک پہونچے اسواسطے کہ اوسمین انبیاء اللہ کے آثار ہین یہہ اپنے نفس اپنے ہوا کو کیون نہین قطع کرتا کہ اپنے دل تک پہونچے اسلئے کہ اسمین اوسکے مولے کے آثار ہین شیخ ابوتراب نخشبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص غفلت کی حالت مین اللہ تعالیٰ کے ساتھہ مشغول ہوا اوسکو اوسکی موت پالیتا ہے یا جیسا کہا نعوذ باللہ الکریم من مقتہ وعذابہ الا لیہ امین بعض صالحین نے کہا ہجر نفس ہو اصلت حق ہے اور مواصلت نفس ہجر حق ہے بعض نے کہا ہجر زیان ہے اور وصل جنان ہے ۔

والہجر لو سکن الجنان تحولت		نعم الجنان علی العبید جمیعا		والوصل لو سکن الجحیم تحولت		نقم الجحیم علی العباد نعیما	

بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک بندے کو اپنی معرفت سے ایک مقدار عنایت فرمایا ہے اور جسقدر اوسکو معرفت بخشی اوسیقدر اوسکو بلا کا متحمل کیا تاکہ اوسکی معرفت حمل بلا پر اوسکے لئے معین ہو جاوے ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے سمنون کو طواف مین جولتے ہوئے دیکھا مینے اونکا ہاتھہ پکڑا اور کہا یا شیخ تجھے اوسکے سامنے کھڑے ہونیکی قسم ہے تو مجھے بتا دے کہ تجھے کونسی بات نے اوس تک پہونچایا اونہون نے جبکہ اوسکے آگے کھڑے ہونے کا ذکر سنا تو بیہوش ہو کے گر پڑے جب افاقہ ہوا تو یہہ شعر پڑہے ۔

وملتہب لجی السقام بجسمہ		کلما اقلبہ بین القلوب سقیم		یحق لہ لو مات خوفا ولوعۃ		فموقفہ یوم الحساب عظیم	

پھر کہا یا اخی مینے اپنے نفس کو پانچ خصلتون کے ساتھہ مضبوط پکڑا ہے پہلی خصلت یہہ ہے کہ جو چیز مجھہ مین زندہ تھی اوسکو مینے مارڈالا وہ ہوای نفس ہے یعنی جی کی چاہ اور جو چیز مردہ تھی اوسکو مینے زندہ کیا وہ قلب ہے دوسری یہہ ہے کہ جو چیز مجھہ سے غائب تھی اوسکو مینے حاضر کیا وہ میرا

حصہ ہے دار آخرت سے اور جو چیز میرے پاس تھی اوسکو مینے غائب کیا وہ میرا حصہ ہے دنیا سے تیسری یہہ ہے کہ جو چیز میرے نزدیک فانی تھی اوسکو مینے باقی رکھا وہ تقویٰ ہے اور جو چیز میرے نزدیک باقی تھی اوسکو مینے فانی کیا وہ ہوئی ہے چوتھی یہہ ہے کہ جس چیز سے تم وحشت کرتے ہو اوسکے ساتھ مینے اُنس کیا اور جسکی طرف تم سکون کرتے ہو اوس سے مین بھاگا پھر کچھ شعر پڑھتے چلے گئے ؛

حکایت شیخ ابوالربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین ہمارا ایک گروہ فقرا کا تھا اونمین کئی لوگ ایسے تھے کہ اونہون نے سیر وسیاحت بہت کچھ کیا تھا اونکو بہت سے حال حاصل ہوگئے تھے مین اپنے نفس سے بحث کرتا تھا آخر کو بحث اسپر تمام ہوئی کہ مینے اپنے لئے کوئی عمل صالح نہ پایا مینے اپنے جی مین فکر کی کہ میرے لئے بھی کوئی حال ہے کہ مستقبل مین اوسکا منتظر رہون کہ وہ مجھپر وارد ہو سو مینے اپنے تئین اوس سے خالی پایا مینے کہا یہہ عجز ہے کہ جو چیز نہین ہے اوسکا انتظار کرون تو جو چیز مجھے اوسوقت لازم تھی مینے اوسکا کرنا شروع کیا مینے یہہ بات سمجھی کہ کوئی عمل صالح طواف سے افضل نہین ہے مین بہت طواف کیا کرتا تھا بعض آدمی مجھہ سے کہتے کہ تو کب تک چرخ کے گدھے کیطرح چکر مارا کریگا کیا اس سب کام مین تو اپنے دل کو پانیوالا ہے مینے کہا نہین مین قلب ہی کو نہین پہچانتا ہون کہ اوسکو پاؤنگا نہ مین اوسکی جگہہ پہچانتا ہون کہ اوسکو طلب کرون لیکن مینے اللہ تعالےٰ کا قول سنا ہے ولیطوفوا بالبیت العتیق سو مین ظاہر امر پر عمل کرتا ہون ؛

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جماعت صوفیہ آئی وہ لوگ مرقعات پہنے ہوئے تھے اونہون نے کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اس لباس کو چھوڑ دو اسلئے کہ تم اس سے پہچانے جاتے ہو سب لوگ چُپ رہے مگر اونمین سے ایک جوان آدمی نے کہا واللہ ہم اوسکو نہ چھوڑینگے پھر پہنینگے پھر پہنینگے یہانتک کہ سارا دین اللہ کے لئے ہوجاوے اونہون نے کہا تو نے خوب کہا تجھہ سے آدمی کو لایق ہے کہ تو اوسکو پہنے رضی اللہ عنہم ؛

فصل علو ہمت وصدق معاملہ کے بیان مین

حکایت ابوجعفر حداد استاذ حضرت جنید رضی اللہ عنہما فرماتے ہین مین مکے مین تھا میرے بال بڑھگئے میرے پاس کوئی چیز کاٹنے کی نتھی مین ایک حجام کیطرف گیا مینے فراست سے اوسمین خیر معلوم کی تھی مین نے اوس سے کہا تو للہ تعالےٰ میرے بال مونڈتا ہے اوسنے کہا ہان اوسکے آگے ایک شخص اینٹ رکھے ہوا تھا اوسنے اوسکو ہٹا دیا مجھے بٹھایا میرے بال مونڈے پھر اوسنے ایک کاغذ مجھے دیا اوسمین کچھ درہم تھے اور کہا کہ تو اپنے کسی کام مین انکو صرف کرنا مینے اونکو لے لیا مینے عہد کیا کہ جو چیز پہلے پہل مجھے ملیگی وہ مین اوسکو دونگا پھر مین مسجد کے اندر گیا بعض اخوان میرے سامنے آئے مجھہ سے کہا کہ تیرے بعض اخوان نے بصرے سے ایک تھیلی بھیجی ہے اوسمین تین سو اشرفیان ہین اوسنے تیرے لئے اونکو فی سبیل اللہ کردیا ہے مینے تھیلی لیلی اور اوسکو اوٹھاکے حجام کے پاس لے گیا مینے اوس سے کہا یہہ تین سو اشرفیان ہین تو اپنے کسی کام مین انکو صرف کرلے اوس نے کہا اے شیخ کیا تجھے شرم نہین آتی کہ تو تو مجھہ سے کہے کہ للہ میرے بال مونڈ دے پھر مین اوسپر کچھہ لون تو چلا جا عافاک اللہ تعالےٰ رضی اللہ عنہما ؛

فصل عفت کے بیان مین

حکایت بادشاہ کرمان نے شیخ شاہ کرمانی رضی اللہ عنہ کے پاس اونکے بیٹی کا پیغام بھیجا شیخ نے تین دن کی مہلت چاہی پھر شیخ نے مسجد مین پھرنا شروع کیا ایک جوان آدمی کو اچھی طرح سے نماز پڑھتے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو شیخ نے اوس سے کہا تیری بی بی ہے اوسنے کہا نہین انہون نے

کہا تو ایسی بی بی کیا چاہتا ہے کہ قرآن نماز پڑہتی ہو روزے رکہتی ہو جمیلہ نظیفہ عفیفہ ہو اوسنے کہا میرا کون نکاح کراتا ہے شاہ نے کہا مین تیرا نکاح کرائے دیتا ہون تو ایک درہم کی روٹی ایک درہم کا سالن ایک درہم کی خوشبو لیلے بس فراغت ہوئی پہر اوسکا نکاح کر دیا جب وہ لڑکی جوان کے گہر مین گئی تو اوسنے ایک سوکہی روٹی ٹہلیا کے سر پر رکہی دیکہی خاوند سے پوچہا یہ کیا ہے اوسنے کہا یہ کل کی روٹی بچی ہوئی ہے مینے اسکو رکہہ چہوڑا ہے کہ اسپر روزہ افطار کرون جب اوسنے یہ بات سنی تو وہ چلی جوان نے کہا مجہے معلوم ہوا کہ شاہ کی بیٹی میری محتاجی پر قناعت نکریگی نہ اوسے یہ پسند ہوگا کہ مین اوسکا خاوند ہوؤن لڑکی نے کہا کہ شاہ کی بیٹی تیرے گہر سے تیری محتاجی کے سبب سے نہین نکلی بلکہ اسلیے نکلی کہ توضعیف الیقین ہے مجہے تجہ سے تعجب نہین تعجب تو مجہے اپنے باپ سے ہے کہ اونہون نے کیسا کہا کہ مینے تیرا نکاح جوان عفیف سے کر دیا اونہون نے ایسے شخص کا وصف عفت کے ساتہہ کیون کیا جو کہ اللہ تعالےٰ پر اعتماد نہین کرتا ہے مگر اس بات کے ساتہہ کہ ایک روٹی رکہہ چہوڑی جوان نے کہا مین اس سے عذر کرتا ہون اوسنے کہا تو جو عذر کرتا ہے سو تو خوب اپنے حال کو پہچانتا ہے رہی مین سو مین ایسے گہر مین نہین رہتی جسمین کہانا ہو یا تو مین نکلی جاتی ہون یا تو روٹی کو گہر سے نکال جوان نے روٹی کو خیرات کر دیا رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ شاہ کرمانی یہ شیخ جلیل عارف باللہ شاہ بن شجاع کرمانی ہین انہون نے بعد ملک چہوڑنے طریق قوم مین داخل ہونے کے اپنی بیٹی کا نکاح کیا انکی حکایت اس سے پہلے بہی گزر چکی ہے مینے اس حکایت کو کتاب ارشاد مین اور طرح پر ذکر کیا ہے لیکن اختلاف دونون حکایتون کا قریب قریب ہے یہ بی بی اس لائق ہین کہ انکے حق مین یہ کہا جاوے ؎

ولو کان النساء کما ذکرنا	لفضلت النساء علی الرجال	فلا التانیث لاسم الشمس عیب	ولا التذکیر فخر للہلال

فصل عبدیت کے بیان مین

حکایت ۵۲ بعض صالحین کہتے ہین مینے ایک غلام خریدا مین نے پوچہا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا آپ جو نام رکہین مینے کہا تو کیا کام کریگا کہا جو آپ حکم دین مینے کہا تو کیا کہائیگا کہا جو آپ کہلائین مینے کہا تیرے لئے کسی چیز مین کوئی ارادہ نہین ہے کہا غلام کے لئے اپنے مالک کے ساتہہ کونسا ارادہ ہوتا ہے وہ کہتے ہین اوسنے مجہے رولا دیا اور میرا حال اپنے مالک کے ساتہہ مجہے یاد دلایا مین نے اوس سے کہا بیشک تونے اپنے مالک کے ساتہہ مجہے ادب سکہایا پہر وہ یہ شعر پڑہنے لگا ؎

لو تم لی کونی لعبدک خادما	ما کنت اطلب فوق ذالک نعیما	فارحم بفضلک ذلتی وتحیری	فلکذا عرفتک محسنا ورحیما

فصل خصال صالحین کے بیان مین

حکایت ۵۳ ایک شخص نے بطور امتحان کے بعض صالحین کو گہڑی بہر مین بہت بار اپنے گہر بلایا جب وہ دروازے تک پہونچتے تو بلانے والا اونکو پہیر دیتا اور اونسے کچہہ بہی خفگی ظاہر نہوئی اونکے حلم وصبر سے بلانے والے کو تعجب ہوا اونہون نے کہا تو یہ نہ سمجہہ کہ مجہہ سے کوئی بڑی بات ہوئی یہ تو کتون کی صفت ہے اسلئے کہ کتے کو جب بلاتے ہین تو چلا آتا ہے اور جب ہنکا دیتے ہین تو چلا جاتا ہے حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تین خصلتین ہین ہر مؤمن کو چاہیے کہ وہ اوسمین ہون پہلی یہ ہے کہ وہ بہوکا رہتا ہے سو یہ آداب صالحین سے ہے دوسری یہ کہ اوسکے لئے کوئی مکان معروف نہین ہوتا یہ علامت متوکلین سے ہے تیسری یہ کہ وہ رات کو کم سوتا ہے یہ صفات مجتہدین سے ہے چوتہی یہ کہ جب وہ مرجاتا ہے تو اوسکی کوئی میراث نہین ہوتی یہ صفات زاہدین سے ہے پانچوین یہ کہ وہ اپنے مالک کو نہین چہوڑتا گو وہ اوسپر جفا کرے اوسکو مارے یہ علامت مریدین صادقین سے ہے

چھٹی یہ ہے کہ وہ ادنی جگہ کے ساتھ راضی ہوتا ہے یہ علامات متواضعین سے ہے ساتوین یہ ہے کہ جب کوئی اوسکے مکان پر غالب ہوجاتا ہے تو وہ اوسکو چھوڑکے اور جگہ چلاجاتا ہے یہ راضیین کی نشانیون سے ہے آٹھوین یہ ہے کہ جب اوسکو مارین ہنکالین پھر اوسکے لئے ملکر لڑا ڈالین تو آجاتا ہے پہلی مار پر کینہ نہین کرتا یہ علامات خاشعین سے ہے نوین یہ کہ جب کہا نار کہا جاتا ہے تو وہ دور بیٹھا ہوا دیکھا کرتا ہے یہ علامات ساکین سے ہے دسوین یہ ہے کہ جب کسی مکان سے کوچ کرتا ہے تو اوسکی طرف التفات نہین کرتا یہ علامات مخزونین سے ہے ؛

حکایت ۵۴ بعض صالحین سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ بعض بلاد مین ہماری ایک جماعت تھی بعض ایام مین ہم شہر کے دروازے کیطرف گئے شہر سے ایک کتا ہمارے پیچھے ہوا ہم جب دروازے پر پہونچے تو ہمنے دیکھا کہ ایک جانور مرا ہوا پڑا ہے کتے نے جب اوسکی طرف دیکھا تو وہ شہر کی طرف لوٹ گیا گھڑی بھر کے بعد پھر آیا اور اوسکے ساتھ قریب بیس کتے کے تھے وہ سب مردار کے پاس آئے اوسمین سے کہا یا اور وہ کتا کھڑا ہوا دور سے دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوچکے اپنی حاجت پوری کرکے چلے گئے پھر وہ کتا آیا اور جو کتون کا جھوٹا بچا ہوا ہڈیان اور اونپر گوشت تھا اوسمین سے کھایا پھر چلا گیا ؛

فصل قناعت کے بیان مین

حکایت ۵۵ بعض صالحین نے دیکھا کہ کئی کتے ایک پہاڑ کے غار مین رہتے تھے ہفتے مین ایک دن وہان سے نکل کے شہر مین جاتے گھورون پر جو پڑا ہوتا اوسمین سے کھاتے پھر پہاڑ مین چلے آتے اونکی یہی عادت تھی یہ صالح بھی ایک مدت تک اونکے ساتھ رہے جسدن کتے شہر مین جاتے یہ بھی اونکے ساتھ جاتے گھورونپر اونکے ساتھ جو انسے کھایا جاتا کھاتے پھر اونکے ساتھ پہاڑ مین لوٹ آتے انکو کتون کے سبب سے ریاضت و آداب حاصل ہوئے بعض صالحین کہتے ہین کہ لوگ شکاری کتے لئے ہوئے نکلے گلی کوچون کے کتے اونپر ہونکے انہون نے کہا سبحان اللہ گویا یہ کتے اون کتون سے باتین کرتے ہین گلی کے کتے شکاری کتون سے کہتے ہین اے ساکین تمنے بادشاہون کی نعمت مین رغبت کی سو اونہون نے تمہین قید کیا اگر تم ہماری طرح گری پڑی چیز پر قناعت کرتے تو تم چیتھڑے ہوئے پھرتے شکاریون نے اونسے کہا کہ تمپر ہماری کیفیت مخفی ہے بادشاہون نے جبکہ ہم مین آلۂ خدمت دیکھا تو ہمکو خدمت کے لئے روکا ہمارے کھانے پینے کے خبرگیران ہوئے گلی والون نے کہا جب کوئی تم مین سے بوڑھا ہوجاتا ہے تو وہ چھوڑدیا جاتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ ہوجاتا ہے شکاریون نے کہا اسلئے کہ جو حق اوسپر واجب تھا اوسنے اوسمین قصور کیا اور جو کوئی حق واجب ادا کرنے مین قصور کرتا ہے وہ ہنکالدیا جاتا ہے اللھم لا تطردنا عن بابك ولا تعاقبنا بسخطك وعذابك ؛

حکایت ۵۶ اویس قرنی رضی اللہ عنہ گھورون پر سے قوت ولباس حاصل کرتے تھے ایک دن کسی گھورے پر کتا انکو دیکھکے بھونکا اویس نے فرمایا تو اپنے آگے سے کہا مین اپنے آگے سے کہا ؤن تو مجھپر نہ بھونک اسلئے کہ اگر مین پل صراط پر سے گزر گیا تو مین تجھسے بہتر ہون ورنہ تو مجھسے بہتر ہے اویس کے گھر والے اونکو دیوانہ کہا کرتے رشتے دار اونکو خفیف سمجھتے اونسے مسخرہ پن کرتے لڑکے اونکو چھیڑتے پتھر مارتے حدیث شریف یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ عزوجل دوست رکھتا ہے اپنے خلق سے اتقیاء اصفیاء اخفیاء ابرار کو جنکے بال پریشان مونہ غبار آلود پیٹ دُبلے ہین جب وہ امراء کے یہان آنے کی اجازت چاہین تو اونکے لئے اجازت نہ دیجاوے اگر مالدار عورتون سے نکاح کا پیغام کرین تو اونسے نکاح نکرین غائب ہون تو اونکو تلاش نکرین آجاوین تو اونکے آنے سے خوش نہون بیمار ہون تو اونکی عیادت نکرین مرجاوین تو اونکے جنازے مین حاضر نہون ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو

کوئی آدمی اونمین سے کیونکر ملے فرمایا وہ اویس قرنی ہے عرض کیا یارسول اللہ اویس قرنی کون ہے فرمایا وہ اشہل ہے یعنی اوسکی آنکھہ کی پتلی
مین سرخی ہے ذوصہوبۃ ہے یعنی اوسکے بال کالے سرخی مائل ہین اوسکے دونون کاندہون کے درمیان مین دوری ہے میانہ قد سخت گندمگون
ہے اپنی ٹہوڑی سینے سے لگائے ہوئے اپنی نگاہ سجدے کی جگہہ جمائے ہوئے ہے داہنا ہاتہہ بائین پر رکہے ہوئے اپنی جان پر روتا ہے دو چادر
والا ہے لوگون مین بے اعتبار ہے صوف کا تہمد باندہے صوف کی چادر اوڑہے ہوئے ہے زمین والون مین مجہول آسمان والون مین معروف
ہے اگر اللہ تعالے پر قسم کہا بیٹہے تو وہ ضرور اوسکی قسم کو سچا کردے خبردار بیشک اوسکے بائین کاندہے کے نیچے ایک سفید داغ ہے خبردار جب
قیامت کا دن ہوگا تو بندون سے کہا جاویگا کہ تم جنت مین داخل ہو اور اویس سے کہا جاویگا تو ٹہیر جا شفاعت کر اللہ عزوجل شمار
ربیعہ ومضر مین اوسکی شفاعت قبول کریگا اے عمر اور اے علی جب تم اوس سے ملو تو تم اوس سے درخواست کرنا کہ وہ تمہارے لئے استغفار
کرے اللہ تعالے تمہاری مغفرت فرماویگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عمر وعلی رضی اللہ عنہما دس برس اویس کی تلاش مین رہے اونکی
ملاقات پر قدرت نہوئی پہر جس برس مین عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا جب وہ آخر ہونے کو ہوئی تو وہ جبل قبیس پر کہڑے ہوئے باواز بلند ندا
کی کہ اے اہل یمن تم مین اویس قرنی ہے ایک بوڑہا آدمی لنبی ڈاڑہی والا کہڑا ہوا اور کہا ہم نہین جانتے کہ اویس کون ہے لیکن میرا ایک بہتیجا
ہے اوسے اویس کہتے ہین اور وہ نہایت گمنام اور بغایت کم مال ہے ہم بہت خفیف جانتے ہین کہ اوسکو آپکی خدمت مین حاضر کرین وہ تو
ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے ہم لوگون مین حقیر ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ارادۂ ملاقات کو اوس سے چہپایا اور کہا یہہ تیرا بہتیجا کہان ہے کیا وہ
ہمارے حرم مین ہے اوسنے کہا ہان فرمایا وہ کہان ملیگا اوسنے کہا عرفات کے پیلو کے درختون مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عمر وعلی
رضی اللہ عنہما سوار ہوکے جلدی جلدی عرفات کیطرف گئے ناگاہ اویس کہڑے ہوئے ایک درخت کیطرف نماز پڑہ رہے تہے اور اونٹ اونکے
آس پاس چرتے تہے انہون نے اپنے گدہونکو باندہ دیا پہر اویس کیطرف گئے انہون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اویس رضی اللہ عنہ نے
نماز کو ہلکا کیا پہر سلام کا جواب دیا ان دونون نے کہا کون آدمی ہے اویس نے کہا اونٹون کا چرواہا اور ایک قوم کا مزدور انہون نے کہا
ہم چرانے کا پوچہتے ہین نہ مزدوری کا تیرا کیا نام ہے اویس نے کہا عبداللہ انہون نے کہا ہم خوب جانتے ہین کہ آسمانون والے زمین والے
سبکے سب اللہ تعالے کے بندے ہین تیرا کیا نام ہے جسکو تیری مان نے رکہا اویس نے کہا تم دونون مجہہ سے کیا چاہتے ہو انہون نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اویس قرنی کا ہمکو حلیہ بتایا ہے سو ہمنے صہوبت وشہولت کو تو دیکہہ لیا اور ہمکو خبر دی ہے کہ تیرے
بائین کاندہے کے نیچے ایک سفید داغ ہے سو تو اوسکو ہمارے لئے کہول اگر وہ تجہہ مین ہے تو تو وہی ہے اویس نے کاندہا کہولا دیکہا تو وہ داغ تہا
یہہ دونون جلدی سے اوسکا بوسہ لینے لگے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو بیشک اویس قرنی ہے تو ہمارے لئے استغفار کر اللہ تیری مغفرت کرے
اویس نے کہا کہ مین اپنی استغفار کے ساتہہ نہ اپنے نفس کو خاص کرتا ہون نہ اور کسیکو بنی آدم سے لیکن خشکی ودریا مین مؤمنین ومؤمنات مسلمین
ومسلمات سے وہ شخص ہے کہ وہ مستجاب الدعوت ہے انہون نے کہا تو ضرور ہی ہمارے لئے استغفار کر اویس نے کہا کہ تم دونون کے لئے اللہ تعالے
نے میرا حال مشہور کردیا میرا تم کو بتلا دیا سو تم کون ہو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہہ تو امیرالمؤمنین عمر بن خطاب ہین رضی اللہ عنہ اور مین علی
بن ابی طالب ہون یہہ سنتے ہی اویس سیدہے کہڑے ہوگئے اور کہا السلام علیک یا امیرالمؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی اے امیرالمؤمنین تمپر سلام
اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتین ہون اور تمپر اے ابوطالب کے بیٹے اللہ تعالے تم دونون کو اس امت سے جزاے خیر دے انہون نے کہا تمکو بہی
اللہ تعالے تمہارے نفس سے جزاے خیر دے حضرت عمر نے کہا اللہ تمپر رحم کرے تم اسیجگہہ ٹہیرو یہانتک کہ مین مکے کو جاؤن اپنی عطا سے کچہہ

۵ مصوبن بہلی کی تمامی پر بالون کی صہوبۃ سرخی اور شہولت آنکہہ کی پتلی کی سرخی کو کہتے ہین ۱۲

خرچ اور اپنے لباس سے کچھ فاضل کپڑا لے آؤن یہی جگہہ میرے اور تمہارے درمیان مین مقرر ہے اویس نے کہا یا امیر المؤمنین میرے اور تمہارے درمیان مین کوئی وعدہ نہین ہین آجکے بعد تمہین نہ دیکھون تمہین بتاؤن خرچ کو کیا کرونگا لباس کو کیا کرونگا تم کیا نہین دیکھتے ہو کہ مین صوف کا تہمد باندہے صوف کی چادر اوڑہے ہوئے ہون تم دیکھتے ہو کہ مین انکو کب پہاڑونگا کیا تم نہین دیکھتے کہ میری جوتیان گٹھی ہوئی ہین دیکھتے ہو کہ مین کب انکو پرانی کرونگا کیا تم نہین جانتے کہ چرائی کی مزدوری سے چار درہم مینے لئے ہین دیکھتے ہو مین کتنے انکو کہاؤنگا یا امیر المؤمنین میرے اور تمہارے آگے ایک گہاٹی دشوار گزار ہے اوس سے گزر نہین کرجائیگا مگر جو پتلا دبلا ہلکا پہلکا ہے سو تم ہلکے جاؤ اللہ تمپر رحم کرے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہہ بات سنی تو اپنا وہ زمین پر مارا اور باواز بلند ندا کی خبردار کاش عمر کو اوسکی مان نہ جنتی کاش وہ ایسی بانجھ ہوتی کہ اپنے حمل کا علاج نکرتی خبردار کون شخص ہے کہ اوسکو لیوے مع اوس چیز کے جو اوسمین ہے اور جو اوسکے لئے ہے یعنی خلافت پھر اویس نے کہا یا امیر المؤمنین تم یہہ رستہ لو یہانتک کہ مین یہہ رستہ لون عمر رضی اللہ عنہ مکے کیطرف چلے اور اویس نے اپنے اونٹون کو ہنکالا اپنی قوم کے پاس آئے اونٹونکو اونکے حوالے کیا چرانا چھوڑ دیا عبادت پرستوجہ ہوئے یہانتک کہ اللہ عزوجل سے ملاقات کی صحیح مسلم مین آیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے کہ آئیگا تمہارے پاس اویس بن عامر اُمدادا اہل یمن کے ساتھہ جو کہ قبیلۂ مراد پھر قرن سے ہین اوسکو برص کی بیماری تہی وہ اوس سے اچھا ہوگیا مگر ایک درہم کی برابر سفیدی باقی ہے اوسکی ایک مان ہے وہ اوسکے ساتھہ احسان کرتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کہا بیٹہے تو وہ ضرور اوسکو سچا کرے اگر تجھہ سے ہوسکے کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے تو کر پھر حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ ذکر کیا اونکی ملاقات کا حضرت عمر کے ساتھہ اونہون نے اویس سے استغفار کے لئے کہا اویس نے اونکے واسطے استغفار کی عمر رضی اللہ عنہ نے اویس سے فرمایا تمہارا ارادہ کہانکا ہے اویس نے کہا کوفے کا اونہون نے فرمایا کیا مین تمہارے لئے عامل کوفہ کو نہ لکہدون اویس نے کہا مجھے بہت محبوب ہے کہ مین فقرا و محتاج لوگون مین رہون یہہ حدیث کا ٹکڑا ہے مسلم کی اکیاور روایت مین عمر رضی اللہ عنہ سے وارد ہوا ہے کہ اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ بیشک بہتر تابعین کا ایک مرد ہے کہ اوسکو اویس کہتے ہین اوسکی ایک مان ہے اوسکے بدن مین سفیدی تہی سو تم اوسکو حکم کرو کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ آپنے جو یہہ ارشاد فرمایا کہ اویس خیر التابعین ہین سو اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ مطلقاً خیر التابعین ہین اور یہی قول اس بات پر بھی دلیل ہے کہ کبھی نفع لازم نفع متعدی سے بہتر ہوتا ہے اور علماء باطن جو کہ عارف باللہ ہین وہ افضل ہین علماء ظاہر سے جو کہ عارف باحکام اللہ سبحانہ ہین علقمہ بن مرثد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ زہد آٹھہ تابعین کیطرف منتہی ہوا اونمین سے ایک اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہین اونکے گہر والون نے گمان کیا کہ وہ مجنون ہین اونکے لئے بابت دراہم پر ایک گہر بنایا وہ اوسمین رہتے برسین گزر جاتین کہ وہ اونکا مونہہ تک نہ دیکہتے انکا کہانا یہہ تہا کہ کہجور کی گٹہلیان اوٹہا لیتے جب شام ہوتی تو اپنی افطاری کے لئے اونکو بیچدیتے جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو اونہون نے حج کے موسم مین یہہ کہا کہ اے لوگو کہڑے ہوجاؤ وہ سب کہڑے ہوگئے پہر کہا بیٹہجاؤ مگر جو لوگ یمن کے ہون وہ نہ بیٹہین لوگ بیٹہہ گئے پہر فرمایا بیٹہہ جاؤ مگر جو مراد کے قبیلے کا ہو وہ نہ بیٹہے وہ بیٹہہ گئے پہر فرمایا بیٹہجاؤ مگر جو قرن کا ہو وہ نہ بیٹہے وہ بیٹہہ گئے مگر ایک شخص نہ بیٹہا یہی شخص اویس رضی اللہ عنہ کے چہاتے عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کیا تم قرن کے ہو اونہون نے کہا ہان فرمایا تم اویس کو پہچانتے ہو اونہون نے کہا یا امیر المؤمنین تم کیا اوسکا پوچہتے ہو واللہ ہم مین تو اوس سے بڑہ کر کوئی احمق مجنون محتاج نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے رو دیا پہر فرمایا یہہ تو تجھمین ہے اوسمین نہین ہے اسلئے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۷ ارادہ صحیح مسلم کی مراد کے موافق اویس کے اوصاف مین جو کہ اوپر گزرے

وآلہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے داخل ہونگے اوسکی شفاعت سے جنت مین مثل ربیعہ ومضر کے عمار بن یوسف ضبّی سے روایت کیا گیا ہے اونہون نے کہا کہ ایک شخص نے اویس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تمنے کسطرح صبح کی یا کسطرح شام کی اونہون نے کہا صبح کی مینے اس حال مین کہ مین اللہ تعالےٰ کی حمد کرتا ہون اور شام کی مینے اس حال مین کہ مین اللہ تعالےٰ کی حمد کرتا ہون اور تو ایسے شخص کا حال کیا پوچھتا ہے کہ جب وہ صبح کرتا ہے تو اوسکو یہہ گمان ہے کہ شام نکریگا اور جب شام کرتا ہے تو یہہ سمجھتا ہے کہ صبح نکریگا بیشک موت اور اوسکے ذکر نے کسی مومن کے لئے کوئی خوشی نہین چھوڑی اور بیشک اللہ تعالےٰ کے حق نے مسلمان کے مال مین نہ چاندی کو چھوڑا نہ سونے کو اور بیشک امر بالمعروف نہی عن المنکر نے کسی مؤمن کے لئے کوئی دوست نہین چھوڑا وہ تو لوگون کو نیک بات کا حکم کرتا ہے اور وہ ہماری بے آبروئی کرتے ہین اور اونکو اس بات پر فاسقون مین سے اعوان مل جاتے ہین یہانتک کہ واللہ مقرر اونہون نے بڑی بڑی باتون کے ساتھہ مجھے متہم کیا قسم ہے اللہ کی مین اللہ کا حق قائم کرنے کو اونہین نہ چھوڑونگا پھر اویس نے رستہ لیا یعنی چلے گئے اور مجھے چھوڑ دیا ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا مجھے اویس کی حدیث پہونچی مین کوفے مین آیا سوا اونکی تلاش کے اور کوئی ارادہ میرا نتھا یہانتک کہ دوپہر کے وقت فرات کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے پایا وضو کر رہے تھے جو وصف اونکا بیان کیا گیا تھا اوس سے مینے اونکو پہچان لیا ناگاہ وہ ایک آدمی دبلے سخت گندم گون اشعث تھے اونکا سر منڈا ہوا تھا اونکی صورت ہیبت ناک تھی مینے اون کو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا اور میری طرف دیکھا مینے اپنا ہاتھہ اونکی طرف بڑہایا تاکہ مصافحہ کرون اونہون نے میرے مصافحے سے انکار کیا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اویس رضی اللہ عنہ نے مصافحہ نہ کیا اور اونکا حال ٹوٹا پھوٹا تھا لوگون سے وحشت کرتے اونسے جدا رہتے جہال اونکی نسبت جنون وانتقال کی طرف کرتے تقشف وابتذال سے بسر کرتے اسکے سوا اونمین اور احوال بھی تھے ان سب باتون مین اظہر دلیل ہے فقرا صادقین کے لئے جو کہ اونکی چال پر چلے اونکا طریقہ اختیار کیا اور جو لوگ اونپر انکار کرتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ یہہ خلاف سنت ہے اونکے انکار کرنے کی کچھہ پروا نہین وہ یہہ نہ سمجھے کہ بڑی سنت تو دنیا کو چھوڑنا مخلوق سے اعراض کرنا مولیٰ پر متوجہ ہونا سوا اللہ عزوجل کے سارے علائق کو ترک کرنا ہے ہرم بن حیان کہتے ہین مینے کہا اے اویس اللہ تمپر رحم کرے تمہاری مغفرت فرمائے تم کسطرح ہو پھر مجھے اونکی محبت آئی اونکا حال دیکھہ کے رقت ہوئی آنسوؤن نے میرا گلا گھونٹ دیا یہانتک کہ اونہون نے رو دیا اور مین بھی رویا ؎

اب یہہ حالت ہے کہ رو کر وہ ستمگر بولا	ہمکو توفیق کے احوال پہ رقت آئی ✦

پھر کہا وانت فحیاک اللہ یا ہرم بن حیان یا اخی تو کسطرح ہے مجھے تجھکو کسنے بتایا مینے کہا اللہ نے اویس نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا مینے کہا تمنے میرا نام میرے باپ کا نام کہانسے پہچانا مینے تو آج سے پہلے تمہین نہین دیکھا نہ تمنے مجھے دیکھا اونہون نے کہا نبانی العلیم الخبیر یعنی علیم خبیر نے مجھے آگاہ کر دیا جسوقت کہ میرے نفس نے تیرے نفس سے کلام کیا اوسوقت میری روح نے تیری روح پہچان لیا بیشک مومنین بعض بعض کو پہچانتے ہین اور اللہ تعالےٰ کی روح کے سبب سے آپسمین محبت رکھتے ہین گو اونکی ملاقات نہو گھر دور رہون منازل کا فرق ہو مینے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھے حدیث کرو اللہ تمپر رحم کرے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین پایا نہ مجھے اونکی صحبت نصیب ہوئی میرے باپ ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے قربان ہون لیکن مینے اون لوگون کو دیکھا ہے جنہون نے آپکی زیارت کی ہے مین دوست نہین رکھتا کہ اس دروازے کو اپنے نفس پر کھولون اسلئے کہ محدث ہون یا قاضی بنون یا مفتی ہون مجھے اپنے نفس مین لوگون سے شغل ہے مینے کہا اے اخی تم کچھہ آیتین اللہ تعالےٰ کی کتاب سے مجھپر پڑہو کہ مین اونکو تم سے سنون اور مجھے کوئی وصیت کرو کہ مین اوسے یاد رکھون اسلئے کہ مین نہین فی اللہ دوست رکھتا ہون اونہون نے میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

فرمایا میرے رب نے اور احق القول میرے رب کا قول ہے اور اصدق الحدیث میرے رب کی حدیث ہے پھر یہہ آیت پڑہی وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین ما خلقناہما الا بالحق الی قولہ العزیز الرحیم پھر ایک چیخ ماری مجھے گمان ہوا کہ اونکو غش آگیا پھر کہا اے ابن حیان تیرا باپ حیان مرگیا اور قریب ہے کہ تو بھی مریگا پھر یا جنت کیطرف یا نار کیطرف اور تیرے باپ آدم مرگئے اور تیری ماں حوّا مرگئین اے ابن حیان اور نوح نبی اللہ مرگئے اور ابراہیم خلیل اللہ کا انتقال ہوا اور موسیٰ نجی اللہ نے وفات پائی اور داؤد خلیفۃ اللہ الرحمن مرگئے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال کیا اور میرے بھائی میرے دوست عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میںنے کہا اللہ تمپر رحم کرے عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال نہین ہوا کہا ہان لوگون نے اونکے مرنے کی خبر دی اور میرے رب تبارک وتعالے نے مجھے اون کی موت کی خبر دی اور میرے نفس نے مجھے نعی کی اور مین اور تو مردون مین ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور ہلکی دعائین کین پھر کہا میری وصیت تجھکو کتاب اللہ ہے اور مرسلین اور صالح مؤمنین کے مرنے کی خبر ہے سو تو موت کی یاد کو لازم کرلے اور جب تک تو زندہ رہے چاہیے کہ طرفۃ العین وہ تیرے دل سے جدا نہو اور جب تو اپنی قوم کی طرف لوٹ کے جاوے تو اونکو ڈرا اور ساری امت کے لئے خیر خواہی کر اور خبردار جماعت سے علحدہ نہونا ورنہ تو اپنے دین سے علحدہ ہوجاویگا اور تجھے خبر ہی نہوگی تو پھر تو نار مین داخل ہوگا تو میرے لئے اور اپنے نفس کے واسطے دعا کر پھر کہا الٰہی اس شخص نے یہہ زعم کیا کہ وہ مجھے تیری ذات مین دوست رکھتا ہے اور تیرے لئے اوسنے میری زیارت کی سو تو مجھے اوسکا مونہہ جنت مین بتانا اور اوسکو تیرے گھر دار السلام مین داخل کرنا اور اوسکی دنیا مین حفاظت کرنا جب تک کہ وہ زندہ رہے اور دنیا سے تھوڑے کے ساتھہ اوسکو راضی کر اور جو تونے اوسکو دیا ہے اپنی نعمتون سے سو اوسکو شاکرین مین سے کر اور مجھے اوسکو جزائے خیر دے پھر کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالے تجھپر رحم کرے مین تجھے آجکے بعد نہ دیکھون اسلئے کہ مین شہرت سے ناخوش ہون اور تنہائی مجھے بہت محبوب ہے اسواسطے کہ مین کثیر الغم ہون جب تک کہ ان لوگون کے ساتھہ زندہ رہونگا سو تو میرا پتا نہ پوچھنا نہ مجھے تلاش کرنا اور جان رکھہ کہ مجھے تیرا خیال ہے گو مین تجھے نہ دیکھون نہ تو مجھے دیکھے اور تو مجھے یاد رکھنا میرے لئے دعا کرنا مین بھی تیرے لئے دعا کرونگا تجھے یاد رکھونگا ان شاء اللہ تعالے تو اجگہ جانا کہ مین اس جگہہ جاؤن مینے حرص کی کہ گھڑی بھر اونکے ساتھہ جاؤن اونھون نے نہ مانا پھر مینے اونسے مفارقت کی مینے رونا شروع کیا وہ بھی رونے لگے مین اونکی طرف دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ بعض گلیون مین گمس گئے اسکے بعد پھر مینے اونکا حال پوچھا اونکو تلاش کیا کوئی ایسا نہ ملا کہ مجھے اونکی کچھہ خبر دیتا کوئی جمعہ نہین گزرتا تھا مگر ایکبار یا دوبار مین خواب مین اونکو دیکھہ لیتا تھا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اویس رضی اللہ عنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہا جیساکہ اونسے پہلے اور انبیاء مین کہا اسلئے کہ آپکا فضل معروف ہے اور جو شخص کمال شرف وسؤدد کے ساتھہ معروف ہوتا ہے وہ اسکا محتاج نہین ہے کہ اوسکی مدح کیجاوے بزرگی بیان ہو دیکھو ہمارے اصحاب جبکہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہین تو کہتے ہین قال الشافعی اور جبکہ اونکے بعض اصحاب کا ذکر کرتے ہین تو اونکا فضل بیان کرتے ہین اور یون کہتے ہین قال الامام الفضیل السید الجلیل یا مثل اسکے اسیطرح جب کسی امیر کا ذکر کرتے ہین تو اوسکی فضیلت بتانے کے لئے کلمات مدح ذکر کرتے ہین اور سلطان کے ساتھہ ایسا نہین کرتے اسلئے کہ شئے جب کہ کمال فضل یا شرف کے ساتھہ مشہور ہوتی ہے تو وہ مدح وتعریف کے محتاج نہین ہوتے کیونکہ جب وہ مدح کیجاوے تو وہ مدح کثیر کی محتاج ہوتی ہے اور کبھی اوسکی مدح مین تقصیر واقع ہوجاتی ہے سو اسوجہ سے اوسکی شہرت قدر ہی اوسکے ذکر سے مغنی ہے اجمع رحمہ اللہ تعالے سے مروی ہے کہا اویس رضی اللہ عنہ شام کرتے تو کہتے یہہ رات لیلۃ الرکوع ہے پھر صبح تک رکوع کرتے اور کہتے کہ یہہ رات لیلۃ السجود ہے پھر صبح تک سجدہ کرتے اور جب شام کرتے تو گھر مین جو کچھہ کھانا پینا بچا ہوا ہوتا اوسکو خیرات کردیتے پھر کہتے الٰہی جو کوئی بھوک سے مرے تو تو اوسکا مواخذہ

مجھ سے نکرا اور جو کوئی ننگا مرے تو تو اوسکا مواخذہ مجھ سے نکر نضر بن اسمعیل رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا کہ اویس رضی اللہ عنہ گھورون پر سے روٹی کے ٹکڑے اوٹھا لیتے اونکو دھو ڈالتے اونمین سے کچھ خیرات کر دیتے کچھ کھا لیتے اور کہتے الٰہی مین تیری طرف بری ہوتا ہون ہر ایک کلیجے ہوکے سے عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا کہ زمانہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مین آذربیجان کا جنے غزوہ کیا اور اویس رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ تے جب ہم وہانسے پھرے تو وہ بیمار ہوگئے جنے اونکو اوٹھا لیا وہ ٹہیر نہین سکتے تے پھر اونکا انتقال ہوگیا ہم منزل مین جاکے اوترے دیکھا تو ناگاہ قبر کھدی ہوئی تہی پانی بیٹھا ہوا تہا کفن وحنوط تیار تہا جنے اونکو نہلایا کفنایا اونپر نماز پڑہی اور دفن کر دیا پھر وہان سے چلے ہم نے آپس مین کہا کہ اگر پھر آوین تو قبر کیونکر ملیگی جنے اونکی قبر کا نشان بنا دیا پھر ہم لوٹ کے قبر کیطرف آئے تو نہ قبر تہی نہ اوسکا نشان تہا عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا صفین کے دن ایک منادی نے ندا کی کہ کیا لوگون مین اویس قرنی ہے پھر اونکو علی رضی اللہ عنہ کیطرف کے شہدا مین پایا رضی اللہ عنہم اجمعین واللہ اعلم ؛

فصل رضا بمقسوم کے بیان مین

حکایت ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ سے خواب مین کہا گیا کہ میمونہ سودا جنت مین تمہاری بی بی ہے جب صبح ہوئی تو انہون نے میمونہ کو تلاش کیا کسی نے اونکو بتا دیا دیکہا تو میمونہ بکریان چرا رہی تہین انہون نے کہا کہ مین اسکے پاس ہون اسکا عمل دیکہون انہون نے میمونہ کو دیکہا کہ وہ فرض پر اور کچھ زیادہ نہین کرتی تہین جب شام ہوئی تو میمونہ اپنی بکری کی طرف گئین اوسکو دوہا پھر دودہ پیا اسکے بعد پھر دوہا اور انکو دودہ پلایا تیسرے دن انہون نے میمونہ سے کہا کہ تم مجھے اس بکری کے سوا اور کسی بکری کا دودہ کیون نہین پلاتی ہو میمونہ نے کہا اے اللہ کے بندے یہ بکریان میری نہین ہین انہون نے کہا تو پھر اس بکری کا دودہ مجھے کیون پلاتی ہو انہون نے کہا کہ یہ بکری دودہ پینے کے لئے مجھے دیدی ہے سو اسکا دودہ مین پیتی ہون اور جسکو چاہتی ہون پلاتی ہون پھر ربیع نے اونسے کہا کہ جو مینے دیکہا اس سے زیادہ اور کوئی عمل تمہارا نہین ہے اونہون نے کہا نہین مگر یہان اتنی بات ہے کہ مین کسی حال پر صبح کرون شام کرون اوسکے سوا کبہی کسی چیز کی تمنا نہین کرتی اسلئے کہ جو کچھ اللہ تعالے نے میرے لئے قسمت کیا ہے مین اوسکے ساتھ راضی ہون ربیع نے کہا کیا تجھے یہ معلوم ہے کہ مینے خواب مین دیکہا کہ تو جنت مین میری بی بی ہے میمونہ نے کہا ربیع بن خیثم تو ہی ہے انہون نے کہا ہان راوی سے کسی نے پوچہا کہ میمونہ نے یہ بات کیونکر جانی راوی نے کہا کہ شاید انہون نے بہی خواب مین مثل ربیع کے دیکہا ہو امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ جو راوی نے کہا وہ صحیح ہے اسلئے کہ یہ بہی ایک احتمال ہے لیکن یہ بات کچھ خواب ہی مین منحصر نہین ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ بیداری مین اونکو کشف ہوا ہو یہ بات اونسے کہدی گئی ہو اور اونہون نے اوسکو سنا ہو یا منامًا ہوا ہو تو دیکہ لیا ہو حال سکرین مجھے بعض نے خبر دی کہ بیداری مین اونسے کہا گیا کہ جنت مین تمہاری بی بی فلان عورت صالحات مشہورات سے ہے رضی اللہ عنہم ؛

فصل باوجود کثرت عبادت و اعمال صالحہ کے اپنے تئین قصور وار سمجھنا اور اوسپر گریہ و بکا کرنا

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے عرفہ کو مینے ایک شخص کو دیکہا کہ اوسپر رونا غالب تہا اور وہ روتا بہت چیختا چلاتا تہا اور یہ پڑہتا جاتا تہا ؎

سبحان من لو سجدنا بالعیون لہ		علی شبا الشوک والمحمی من الابر		کو اکشف الستر جھلا عند معصیتی		وانت تلطف بی حلما و تسترنی	

پھر وہ مجھ سے چھپ گیا مینے اوسکا حال پوچھا مجھ سے کہا گیا کہ یہہ ابو عبید خواص خاص لوگون مین سے ایک آدمی ہے ستر برس ہوئے کہ اس نے آسمان کیطرف مونہہ نہین اوٹھایا کسی نے اونسے اس باب مین کہا اونہون نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ جس کیطرف گنہگار مونہہ اوٹھاوین رضی اللہ عنہ آمین یا نعمی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین واعجبا ممن مطیع یتذلل ویستحی مع احسانہ ومن عاص یتدلل ولا یستحی من عصیانہ اللھم لا تحرمنا النظر الی وجھک الکریم وانفعنا ببرکۃ اولیائک الصالحین واحشرنا معھم فی الدارین آمین ؛

حکایت ۵۹ ایک شخص علا بن زیاد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونسے کہا کہ ایک شخص خواب مین میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ تو علا بن زیاد کے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تو کبتک روئیگا تیری تو مغفرت کی گئی علا نے یہہ بات سنکے رونا شروع کیا پھر کہا کہ اب تو مجھے یہہ لائق ہے کہ روئے جاون رونا نہ چھوڑون ؎

وما فی الارض اشقی من محب		وان وجد الھوی حلو المذاق		تراہ باکیا فی کل حین		مخافۃ فرقۃ او لاشتیاق	
		فیبکی ان نأوا شوقا الیھم		ویبکی ان دنوا خوف الفراق			

حکایت ۶۰ جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے آدم علیہ السلام کو خواب مین روتے دیکھا مینے عرض کیا آپ کیون روتے ہین کیا اللہ تعالے نے آپکے لئے مغفرت نہین فرمائی جنت کی طرف رجوع کرنے کا وعدہ نہین کیا اونہون نے ایک ورقہ لکھا ہوا مجھے دیا پھر مین خواب سے بیدار ہوا اوسکو مین نے اپنے ہاتھہ مین پایا اوسمین یہہ شعر لکھے ہوئے تھے ؎

اتحرقنی بالنار من النوی		ونار النوی نار احر من النار		شغفت بجارلا یجاورسکنتھا		علی الجار ابکی لا علی سکنۃ الدار	
		ولو لم یعدنی بالرجوع الی المنی		ھلکت ولکن نلت بالوعد اوطاری			

حکایت ۶۱ محمد بن السماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کوفے مین ایک شخص میرا جار تھا اوسکا ایک لڑکا تھا وہ دن بھر روزہ رکھتا رات کو کھڑا رہتا جب رات ہوتی تو روتا اور یہہ شعر پڑہتا ؎ ..

لما رایت اللیل اقبل خاشعا		بادرت نحوی انسی یتحببی		ابکی فتقلقنی الیہ صبابتی		فابیت مسرورا بقرب حبیبی	

اور جب آخر رات ہوتی تو روتا اور یہہ شعر پڑہتا ؎

قد رت فی اللیل اذ لاحت معالمہ		ما کان انسی بہ فیہ ملولانا		ضمنت فی القلب حبا قد کلفت بہ		واللہ یعلم ما مکنون احشایا	

محمد بن السماک کہتے ہین کہ اوسکا باپ نہایت بوڑہا تھا ایک دن اوسنے مجھہ سے یہہ بات چاہی کہ مین اوسکے بیٹے سے کہون کہ وہ اپنے نفس کے ساتھہ نرمی کرے مین ایک دن اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے پاس ایک جماعت میرے اصحاب سے تھی اتنے مین وہان سے اوس لڑکے کا گزر ہوا مینے اوسکو پکارا اے جوان ادہر آوہ آیا مینے اوسکو غور سے دیکھا تو بیشک وہ پرانی مشک کی طرح ہو گیا تھا اتنا ضعیف ہو گیا تھا کہ اگر ہوا چلے تو اوسکو گرادے اوسنے سلام کیا اور بیٹھہ گیا مینے کہا اے میرے دوست مقرر اللہ تعالے نے تجھپر تیرے باپ کی طاعت فرض کی ہے جیسے کہ اوسنے اپنی طاعت تجھپر فرض کی ہے اور باپ کی معصیت سے تجھے منع فرمایا ہے جیسا کہ اپنی معصیت سے تجھکو منع کیا ہے تیرے باپ نے تجھکو ایک بات کا حکم کیا ہے تو تجھکو بات کرنے کی اجازت دیتا ہے اوسنے کہا اے چچا شاید تم یہہ چاہتے ہو کہ عمل مین کمی کرنیکا مجھے حکم کرو اور اللہ عزوجل کیطرف سبا درت ترک کرنیکا کہو مینے کہا نہین قسم ہے اللہ کی تو توان شاء اللہ تعالے بدون اسکے جس بات کو تو طلب کرتا ہے اوسکو پہونچ جاویگا اوسنے کہا بہتات اے

چچا مینے تو قبیلے کے چند جوان آدمیون سے اس بات پر بیعت کی ہے یعنی اللہ عزوجل کیطرف سبقت کرون اونہون نے کوشش کی اجتہاد کیا اور وہ بلائے گئے اونہون نے دعوت قبول کی سوا میرے اور کوئی باقی نہین رہا میرا عمل ہر ایک دن مین دوبار اونپر پیش کیا جاتا ہے سو اگر وہ میرے عمل مین کوئی خلل یا کوئی تقصیر دیکھین گے تو وہ کیا کہین گے پھر کہا اے چچا مینے تو اس بات پر ایسے لوگون سے بیعت کی ہے جنہون نے رات کو اپنے لئے سواری بنایا پھر اوس سے جنگلون کی مسافت کو طے کیا اور اونچے اونچے پہاڑونکی چوٹیون پر چڑھ گئے اگر صبح کے وقت اونکو دیکھو تو بیداری کی مہربون کے ساتھہ رات نے اونکو ذبح کر ڈالا مشقت کے خنجرون سے اونکے اعضا جدا ہوگئے رات کے چلنے سے اونکے پیٹ دبلے پتلے ہوگئے نہ اونکو قرار ہو نہ وہ اشرار کے جوار مین رہین وہ بلائے گئے تو اونہون نے ملک جبار کی دعوت قبول کی ابن السماک کہتے ہین کہ واللہ وہ مجھے حیرت مین چھوڑکے چلا گیا تین دن گزرے تھے کہ کہا گیا جوان مرگیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ نے جبکہ عرفات مین وقوف کیا تو کچھہ کلام نہ کیا چپ رہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا جب علمین سے تجاوز کیا تو اونکی آنکھین بہنے لگین اور یہہ شعر پڑہنے لگے ؎

ارروح وقد خفت علی فؤادی		بحبک ان یحل به سراکا		فلوانی استطعت غضضت طرفی		فلم انظر به حتی اراکا
وفی الاحباب مختص بوجد		واخرید عی معه اشتراکا		اذا انسکبت دموع فی خدود		تبین من بکی ممن تباکا

فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور لوگ عرفات مین کھڑے ہوئے تھے تم کیا کہتے ہو اگر یہہ مہمان کسی کریم کے پاس جاوین اور ایک دانق اوس سے مانگین کیا وہ اونکو پھیر دیگا لوگون نے کہا نہین فضیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی مقرر مغفرت اللہ تعالے کے کرم کی مقابلے مین نہایت بے حقیقت ہے اللہ عزوجل پر ایک دانق سے اوس شخص کے کرم کے مقابلے مین فضیل رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی حج مین وقوف کیا کچھہ نہ بولے جب آفتاب غروب ہوگیا تو کہا واسوأتاہ وان عفوت ؛

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بعض ایام مین ایک جوان آدمی کو دیکھا دعا کے آثار اجابت کا نور اوسپر ظاہر تھا اوسکے آنسو مونہہ پر گر رہے تھے مینے اوسے پہچان لیا اس سے پہلے مین اوسکو جانتا پہچانتا تھا بصرے مین وہ بہت مالدار تھا مینے اوسکا حال دیکھہ کے رونا دیا جب اوسنے مجھے دیکھا تو اوسنے بھی رونا دیا ابتدا اوسنے مجھے سلام کیا اور کہا اے مالک تجھے اللہ کی قسم تو مجھے اپنے اوقات خلوت مین یاد رکھنا اور اللہ تعالے سے میرے لئے توبہ و مغفرت کا سوال کرنا شاید وہ مجھپر رحم کرے میری مغفرت فرمائے پھر یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

وعرض بذکری حین تسمع مرتیب		وقل این مخلوساعة منک باله		عساها اذا مامرة ذکری بسمعها		تقول فلان عندکم کیف حاله

مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر وہ چلا گیا اور اوسکے آنسو گرتے جاتے تھے جب حج کے مہینے آئے تو مین مکے کیطرف متوجہ ہوا مین مسجد الحرام مین تھا کہ ناگاہ مینے ایک حلقہ دیکھا کہ لوگ وہان جمع ہو رہے تھے اور ایک جوان تضرع و زاری کر رہا تھا اوسکے رونے کی کثرت نے لوگونکا طواف قطع کر دیا تھا مین بھی وہان جاکے کھڑا ہوا کہ لوگون کے ساتھہ اوسکی طرف دیکھون ناگاہ وہ وہی شخص تھا یعنی میرا دوست مین اوسکو دیکھہ کے خوش ہوا مینے اوسے سلام کیا اور کہا کہ اللہ تعالے کے لئے حمد ہے کہ اوسنے تیرے خوف کو امن سے بدل دیا اور جو تو تمنا کرتا تھا وہ تجھے دیدیا مالک کہتے ہین مینے اوس سے کہا تجھے قسم ہے اللہ کی کہ تو مجھے اپنے حال پر مطلع کر کیا ہوا اوسنے کہا نہین ہے مگر خیر اوسنے مجھے اپنے فضل سے بلایا مین نے اوسکی اجابت کی اور جو مینے اوس سے طلب کیا وہ مجھے دیا پھر کچھہ شعر پڑہے مالک کہتے ہین کہ پھر وہ طواف کرنے لگا اور مجھے چھوڑکے چلا گیا اسکے بعد نہ مینے اوسے دیکھا نہ اوسکی کوئی خبر ملی ؛

حکایت حضرت یحیی اور حضرت عیسی علیہما السلام ایک غار مین ہمراہ تھے ایک وقت حضرت عیسی علیہ السلام نے سجدہ کیا حضرت یحیی علیہ السلام اوسپر سو رہے

عیسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ اونکو بیدار کرین اللہ تعالےٰ نے اونکی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ روح یحییٰ کی میرے نزدیک میرے حضرت قدس مین ہے اور اوسکا جسم میرے روبرو میری زمین مین ہے بیشک مینے اوسکے ساتھ اپنے ملائکہ کرام پر فخر کیا ؎

قف علی الباب قلیلا		واجعل الذکر سبیلا		والزم الباب غدوا		وعشیا واصیلا	
ان تطعنی لم تجدنی		للطیعین خذولا		ان عندی للطیعین		شرابا سلسبیلا	
		فاتعبوا الیوم قلیلا		تنعموا دهرا طویلا			

حکایت ۶۴ سری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن ہمراہ ایک جماعت اخوان کے کسی جنگل مین تھا میرا گزر ایک محل پر ہوا زمانے کے تغیر سے خراب و ویران ہوگیا تھا اوسکے ستون گرے ہوئے دیوارین ٹوٹی ہوئی تھین اوسکے آثار اور دروازے رہگئے تھے اوسکے دروازون پر کچھ لکھا ہوا تھا مین نے اوسپر سے مٹی کو جھاڑا پھر اوسمین تامل کیا ناگاہ اوسپر یہ شعر لکھے ہوئے تھے ؎

هو السبیل فمن یوم الی یوم		کفرحة النائم المهیوع فی النوم		ان المنایا وان صبحت فی شغل		تهوم حولک هوما ایما هوم	
		لا تعجلن رویدا انما دول		دنیا تنقل من قوم الی قوم			

پھر مین اور میرے ہمراہی محل کے اندر گئے اوسکے وسط مین ایک قبہ سبز زمرد کا موتی یا توت جواہر سے جڑا ہوا تھا طول مدت کی وجہ سے اوسپر گرد جمی ہوئی تھی یا توت کے چار ستونون پر وہ معلق تھا مینے خوب غور کرکے دیکھا تو اوسپر یہ نظم لکھی ہوئی تھی ؎

قف بالقبور وناد المستقر بها		من اعظم بلیت فیها واجساد		قوم تقطعت الاسباب بینهم		بعد الوصال فصاروا تحت احجار	
		والله لو بعثروا یوما ولو نشروا		قالوا بان التقی من افضل الزاد			

پادشاہ کی مجلس کو غور سے دیکھا تو اوسپر یہ لکھا ہوا تھا ؎

لا تامن الموت فی طرف ولا نفس		ولو تمنعت بالحجاب والحرس		واعلم بان سهام الموت نافذة		فی کل مدرع منا ومترس	
ما بال دینک ترضی ان تدنسه		وثوبک الدهر مغسول من الدنس		ترجو النجاة ولم تسلک مسالکها		ان السفینة لا تجری علی الیبس	
		کم قد وقفت کما وقفتنا		وکم قرأت کما قرأتنا			

باب پنجم اس امر کے بیان مین کہ محب اپنے محبوب کے کلام سے لذت لیتے ہین محبوب کا کلام اونکے دلونکی غذا اور عبادت مطلوبہ اونکا ہوتا ہے

ابن ماجہ نے اوزاعی سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص تلاوت قرآن شریف باواز بلند کیا کرتا تھا وہ مدینے مین مرگیا لوگون نے اوسکا جنازہ اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اسکے ساتھ نرمی کرو اللہ تعالےٰ اوسکے ساتھ نرمی فرماوے اسلئے کہ وہ اللہ تعالےٰ اور اوسکے رسول سے دوستی رکھتا تھا اوزاعی کہتے ہین آپ اوسکی قبر پر تشریف لیگئے فرمایا کشادہ کرو اوسکے لئے اللہ تعالےٰ اوسپر کشادگی فرماے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اونچگہین ہے فرمایا ہان مقررہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تلاوت خدا و رسول کی محبت کا سبب ہے، اور تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ مہربانی فرماتا ہے قبر مین کشادگی ہوتی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن شریف کو باواز بلند پڑہنا موجب لذت ہے ابو اسحٰق نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نہین سوال کیا جاویگا کوئی اپنے نفس سے مگر قرآن کا اگر وہ قرآن کو دوست رکھتا ہے تو بیشک وہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے حسن بن مالک نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جسنے یہہ خوش آوے کہ وہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست

رکھے تو اوسے چاہیے کہ مصحف مین پڑہے اس مرفوع سے موقوف زیادہ صحیح ہے عبدالرحمن بن یزید نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے کہا جو شخص چاہے کہ اوسے علم ہوجاوے اس بات کا کہ وہ اللہ عزوجل کو چاہتا ہے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے نفس کو قرآن پر پیش کرے سو جو کوئی قرآن کو چاہتا ہی وہی اللہ عزوجل کو چاہیگا اسلئے کہ قرآن اللہ تعالے ہی کا کلام ہے پس جسنے قرآن کو دوست رکھا وہی اللہ عزوجل کو دوست رکھیگا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عیینہ کو یہہ کہتے سنا کہ تم نہ پہونچوگے اس امر کی یعنی دین کی بلندی کو یہانتک کہ نہو کوئی چیز زیادہ محبوب تمکو اللہ عزوجل سے اور جسنے قرآن کو دوست رکھا اوسنے بیشک اللہ عزوجل کو دوست رکھا ابن ابی الحواری کہتے ہین مینے محمد بن مفضل کو عروہ رقی سے یہہ ذکر کرتے سنا کہ اونہون نے کہا اللہ عزوجل کی حب قرآن کی حب ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حب اونکی سنت کے ساتھ عمل کرنا ہے ابوسعید خراز رحمہ اللہ نے کہا جو شخص اللہ عزوجل کو دوست رکھیگا وہ اوسکے کلام کو دوست رکھیگا اور اوسکی تلاوت سے سیر نہوگا سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہین حب اللہ کی نشانی حب قرآن ہے اسکو ابوطالب مکی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور یہہ بھی کہا کہ لوگون نے ہمکو بعض مریدین سے حدیث کی کہ اوسنے کہا مینے سات سو مناجات کی شدت حرص ارادت مین پائی تو مینے قرارت قرآن پر مداومت کی رات دن پڑہا کرتا تہا پھر مجھے فتور لاحق ہوگیا تلاوت سے منقطع ہوگیا خواب مین ایک کہنے والے کو یہہ کہتے سنا کہ اگر تجھے میری محبت کا زعم ہے تو کیون میری کتاب کو چھوڑ دیا کیا تونے اوسمین میرے لطیف عتاب کا دہیان نہین کیا کہتے ہین پھر مین بیدار ہوگیا اور میرے دلمین قرآن کی محبت پلا دی گئی پھر مینے اپنی پہلی حالت پر رجوع کیا ؂

باب ششم اس بیان مین کہ محبان الٰہی کو اللہ تعالے سے انس ہوتا ہے اور دنیا و آخرت سے سوا اوسکی ذات کے اور کوئی مقصود انکا نہین ہوتا

صحیحین و سنن و مسانید مین کئی طریق سے ثابت ہوا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احسان کا سوال کیا آپنے فرمایا احسان یہہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اسطرح سے کرے کہ گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اور جو تو اوسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے ضرور ہی دیکھ رہا ہے بعض عارفین سلف رحمہم اللہ نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کے لئے مشاہدے کے طور پر عمل کرتا ہے سو عارف وہی ہے اور جو شخص اس بنا پر عمل کرتا ہے کہ اللہ تعالے اوسے مشاہدہ کر رہا ہے تو وہ مخلص ہے یہہ دو مقام ہین ایک ان دو مین سے اخلاص ہے وہ یہہ ہے کہ بندہ اس طور پر عمل کرے کہ اللہ تعالے اوسکو مشاہدہ کر رہا ہے اور اوسپر مطلع ہے اوس سے نزدیک ہونیکا استحضار کرے یا ذکر کرے پھر جب بندہ اپنے عمل مین ان باتون کا خیال کریگا اور اس مقام کی بنا پر عمل کریگا تو وہ مخلص ہے اللہ کے لئے اسواسطے کہ بندے کا یاد کرنا ان چیزونکو اپنے عمل مین غیر اللہ کی طرف التفات کرنے سے اوسکو روکیگا دوسرا مقام معرفت ہے یہہ محبت خاص کو مستلزم ہے اسکی صورت یہہ ہے کہ بندہ اسطرح عمل کرے کہ وہ اپنے دل سے مشاہدہ کر رہا ہے وہ یہہ ہے کہ اوسکا دل نور ایمان سے روشن ہوجاوے اور اوسکے دل کی آنکھ عرفان مین نفوذ کرے یہانتک کہ اوسکے نزدیک غیب عیان کی مثل ہوجاوے یہہ وہی احسان کا مقام ہے جسکی طرف جبریل علیہ السلام کی حدیث مین اشارہ کیا گیا ہے اس مقام کے لوگ بقدر قوت نفوذ بصائر کے متفاوت ہوتے ہین یعنی جسقدر جسکی بصیرت کے نفوذ کی قوت بڑہی ہوئی ہے اوسیقدر وہ بڑہکر ہے جسکی جتنی کم ہے اوتنا ہی وہ کم رتبے مین ہے ایک جماعت علمانے مثل اعلے کو جو اس آیت مین مذکور ہے وللہ المثل الاعلی فی السموات والارض اسی مقام کے ساتھ تفسیر کیا ہے اور اسی مثل کی یہہ آیت ہے اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح الآیہ سلف مین سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے کہ مثال اللہ کے نور کی مومن کے دل مین اسی باب سے ہے حدیث مشہور حارثہ رضی اللہ عنہ کی جبکہ انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ گویا مین دیکھ رہا ہون اپنے رب کے عرش کیطرف کہ وہ ظاہر ہے اور گویا مین دیکھ رہا ہون جنت والون کیطرف کہ وہ جنت مین ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہین اور دوزخ والون کیطرف کہ وہ اوسمین عوعو کر رہے ہین تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہچان گیا تو پس لازم پکڑ یعنی تجھے معرفت حاصل ہوگئی اب تو اسپر قائم رہ یہہ ایک

بندہ ہے کہ روشن کردیا اللہ نے ایمان کو اسکے دل مین یہہ حدیث مرسلاً روایت کی گئی ہے مسند متصل بھی مروی ہے لکن وجوہ ضعیفہ سے عروہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انکی بیٹی کو مانگا یعنی منگنی کا پیام دیا اور یہہ دونون طواف کررہے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اونکو کچھہ جواب نہ دیا پھر طواف کے بعد عروہ سے ملاقات ہوئی تو عذر کیا کہا ہم طواف مین تھے اللہ تعالےٰ کو اپنی آنکھون کے درمیان مین خیال کررہے تھے اسکو ابو نعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر طواف مین یا اور کسی عبادت مین ہو تو اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر سمجھے گویا وہ ہمکو دیکھہ رہا ہے ہم سے نزدیک ہے ہمارے حال کی اوسکو اطلاع ہے ایسی حالت مین اگر اور کوئی کچھہ بات کرے تو اوسکو جواب نہ دے اسلئے کہ غیر کیطرف متوجہ ہونا حضور کو کھو دیتا ہے عبادت کی روح نکل جاتی ہے جسم بیجان رہجاتا ہے عارفین کے لئے ان دونون مقام یعنی اخلاص و معرفت سے مقام حیا پیدا ہوتا ہے یعنی اللہ عزوجل سے شرم پیدا ہوجاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہز بن حکیم کی حدیث مین اس مقام کیطرف اشارہ فرمایا ہے وہ یہہ ہے کہ بہز کے دادا نے خلوت مین کشف عورت کرنے سے سوال کیا آپنے فرمایا اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اوس سے حیا کیجاوے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی حدیثون مین اس امر کی رغبت دلائی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی معیت اور اوسکے قرب کا استحضار کرین اور بسبب اسی معیت و قرب کے اوس سے حیا کرین چنانچہ یہہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے وھو معکم اینما کنتم یعنی اور اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھہ ہے جہان کہین تم ہو اور یہہ آیت وما تکون فی شان وما تتلوا منہ من قران ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شھودا اذ تفیضون فیہ وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین یعنی اور نہین ہوتا تو کسی حال مین اور نہ پڑہتا ہے اسمین سے کچھہ قرآن اور نہ کرتے ہو تم لوگ کچھہ کام کہ ہم نہین ہوتے حاضر تم پر جب تم لگتے ہو اسمین اور غائب نہین رہتا تیرے رب سے ایک ذرہ بھر زمین مین نہ آسمان مین نہ اس سے چھوٹا نہ اس سے بڑا جو نہین لکھی کتاب مین بزار نے عبداللہ بن معاویہ غاضری کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی کے نفس کا تزکیہ کیا ہے آپنے فرمایا یہ جانے کہ بیشک اللہ اوسکے ساتھہ ہے جہان کہین وہ ہو طبرانی نے بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا افضل ایمان یہہ ہے کہ تو جانے کہ بیشک اللہ تیرے ساتھہ ہے جہان کہین تو ہو اور بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ تین شخص اللہ تعالےٰ کے سایے مین ہونگے جسدن کہ سوا اوسکے سایے کے اور کوئی سایہ نہوگا اونمین سے ایک وہ آدمی ہے کہ جدہر وہ متوجہ ہوتا ہے جانتا ہے کہ بیشک اللہ تعالےٰ اوسکے ساتھہ ہے اسکی سند مین نظر ہے اور سعید بن یزید ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے وصیت فرمائین آپنے فرمایا مین تجھے یہہ وصیت کرتا ہون کہ تو اللہ سے حیا کرے جیسے تو کسی نیک آدمی سے اپنی قوم کے نیکون سے حیا کرتا ہے اور یہہ بھی ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالےٰ سے حیا کر جیسے تو اپنے قبیلے کے نیک لوگون سے دو آدمی کی حیا کرتا ہے کہ وہ دونون تیرے ساتھہ ہون تجھہ سے جدا نہون اسکی اسناد مین ضعف ہے اس حیا سے بھی اللہ تعالےٰ کے ساتھہ اُنس اوسکی مناجات و ذکر کے لئے خلوت پیدا ہوتا ہے لوگون کے ساتھہ میل جول کرنا اونکے ساتھہ مشغول ہونا ثقیل معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ یہہ باتین اللہ تعالےٰ سے مشغول کردیتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور صحیح یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ آپنے فرمایا بیشک ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اوسکا رب درمیان اوسکے اور درمیان قبلے کے ہوتا ہے اور فرمایا بیشک اللہ اوسکے مونہہ کیطرف ہے جب نماز پڑہتا ہے حارث اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ بیشک اللہ کھڑا کرتا ہے اپنے مونہہ کو اپنے بندے کے مونہہ کے لئے اوسکی نماز مین جب تک کہ ادہر اودہر نہ دیکھے ابو ہریرہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتھہ ہون جب وہ مجھے یاد کرے اور اوسکے دونون ہونٹھہ ہلین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے مین اپنے بندے کے

گمان کے ساتھ ہون جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور مین اوسکے ساتھ ہون جسجگہ وہ مجھے یاد کرتا ہے سو جب وہ مجھے اپنے نفس مین یاد کرے مین اوسکو
اپنے نفس مین یاد کرون اور جو وہ مجھے مجمع مین یاد کرے مین اوسکو مجمع مین یاد کرون کہ وہ اونسے بہتر ہین اور اگر وہ میرے طرف بالشت بھر نزدیک ہو تو مین
اوسکی طرف ہاتھ بھر نزدیک ہون اور اگر وہ میری طرف ہاتھ بھر قریب ہو تو مین اوسکی طرف باع بھر قریب ہون اور جو وہ میری طرف چلتا ہوا آوے مین
اوسکی طرف دوڑتا ہوا آؤن انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے کہ جب ایک تمہارا چاہے کہ اپنے رب سے باتین کرے تو اوسے چاہئے کہ قرآن پڑھے
اسکی اسناد مین ضعف ہے ثور بن یزید رحمہ اللہ نے کہا مینے توریت مین پڑھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے گروہ حواریون کے اللہ سے باتین کرو بہت
اور لوگون سے باتین کرو تھوڑی اونہون نے عرض کیا ہم کیونکر اللہ سے بہت باتین کرین فرمایا اوسکی مناجات کے ساتھ خلوت کرو اوسکی دعا کے ساتھ
خلوت کرو اسکو ابونعیم نے روایت کیا توریت سب اگلی کتابون کے لئے اسم جنس ہے اور انجیل و قرآن کو بھی کہتے ہین ابونعیم نے باسناد خود رباح سے روایت
کیا انہون نے کہا ہمارے یہان ایک آدمی تھا کہ ہر رات مین ہزار رکعت پڑھتا تھا یہانتک کہ اوسکے دونون پاؤن بیکار ہوگئے تو بیٹھکر ہزار رکعت
پڑھنے لگا جب عصر کی نماز پڑھ چکتا تو گوٹ مار کے بیٹھتا قبلے کیطرف مونہہ کرتا اور کہتا مین تعجب کرتا ہون کہ مخلوق کو کیونکر تیرے غیر کے ساتھ انس ہوا بلکہ مین تعجب
کرتا ہون کہ اونکے دلون نے تیرے غیر کے ساتھ کیونکر انس کیا اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا گیا ہے انہون نے کہا مین محمد بن نصر حارثی رضی اللہ
عنہ کے پاس گیا مینے اونکو دیکھا کہ گویا منقبض ہوتے ہین مینے کہا گویا تم مکروہ جانتے ہو کہ کوئی تمہارے پاس آوے کہا ہان مینے کہا کیا تمہین وحشت نہین ہوتی
کہا مجھے کیون وحشت ہو مین تو اوسکا جلیس ہون جو مجھے یاد کرتا ہے بکر مزنی رحمہ اللہ نے کہا کون تیری مثل ہے اے آدم کے بیٹے تیرے درمیان اور محراب کے
درمیان مین تخلیہ کیا گیا ہے اور جب تو رات کرتا ہے تو اللہ عزوجل پر داخل ہوتا ہے تیرے درمیان اور اوسکے درمیان مین کوئی ترجمان نہین ہے اسکو عبداللہ
بن امام احمد رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے باسناد خود شمیط بن عجلان سے روایت کیا ہے انہون نے کہا بیشک اللہ تعالے نے دنیا کو وحشت
کے ساتھ داغ دیا ہے تاکہ فرمان بردارون کا انس اپنے ساتھ ہو حبیب بن محمد رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ یہا اپنے گھر مین خلوت کرتے پھر کہتے تھے جسکی آنکھ تیرے
ساتھ ٹھنڈی نہو تو ٹھنڈی نہو جسکو تیرے ساتھ انس نہوا اوسکو انس نہو حبیب ذکریا بن عدی رحمہ اللہ سے روایت ہے انہون نے کہا مینے یمن مین
ایک عابد کو سنا کہ وہ کہتا تھا مومن کا سرور اور اوسکی لذت خلوت کے ساتھ ہے اپنے سید کی مناجات کے لئے احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے ابو
عبدالرحمن ازدی نے حدیث کی انہون نے کہا بیروت مین میرا گزر ایک شخص پر ہوا کہ وہ اپنے دونون پاؤن دریا مین لٹکائے ہوئے تکبیر کہتا تھا مین نے اوسے
کہا اے عوان تجھے کیا ہوا ہے کہ تو تنہا بیٹھا ہے اوسنے کہا تو اللہ سے ڈرا اور نہ کہہ مگر سچ مجھے جب سے میری ماں نے جنا ہے مین کبھی اکیلا نہ ہا بیشک میرے
ساتھ میرا رب عزوجل ہے جہان کہین مین ہون اور میرے ساتھ دو فرشتے ہین کہ وہ میری حفاظت کرتے ہین اور ایک شیطان ہے کہ مجھے نہین چھوڑتا
سو مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو اپنے رب کیطرف مین اوسکو اپنے دلمین اوس سے مانگتا ہون وہ اوس حاجت کو پوری کر دیتا ہے ابراہیم بن ادہم
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ تعالے کو اپنا مصاحب بنالے اور لوگون کو ایک طرف چھوڑ دے عبدالواحد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا غزوان
کے صاحب اونسے کہتے تھے تمکو اپنے بھائیون کی ہمنشینی سے کون چیز مانع ہے وہ روتے اور کہتے مینے اپنے دل کا آرام اوسکی مجالست مین پایا جسکے پاس
میری حاجت ہے مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا مزہ نہین لیا مزہ لینے والون نے مثل خلوت کے واسطے مناجات اللہ عزوجل کے
عبدالعزیز بن سلیمان راسبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسے کسی نے کہا جن چیزون کے ساتھ مزہ لیا جاتا ہے اونمین سے کیا باقی رہا کہا ایک تہ خانہ ہو
کہ اوسمین اپنے رب کے ساتھ تنہا رہون انکو رابعہ رضی اللہ عنہا سید العابدین کہتی تھین مسلم عابد رحمہ اللہ کہتے ہین اگر جماعت نہوتی یعنی نماز مجمع مین
تو مین اپنے دروازے سے کبھی نہین نکلتا اور کہا بروگ اللہ کے مطیع ہین اونہون نے کوئی لذت نہین پائی کہ وہ بڑھکر ہو حلاوت مین اپنے مالک کی

مناجات کی خلوت سے اور مین نہین گمان کرتا کہ آخرت مین ثواب عظیم اونکے سینون مین بہت بڑا اور اونکے دلون مین زیادہ لذیذ ہو اللہ تعالے کیطرف دیکھنے سے پہر اونکو غش آگیا شعیب بن حرب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین مالک بن مغول کے پاس گیا اور وہ اپنے گہر مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے مینے کہا کیا تمہین وحشت نہین ہوتی اونہون نے کہا اللہ کے ساتھ کسیکو وحشت ہوتی ہے یحیی بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین نصر بن یحیی بن ابی کثیر نے کہا ہے اور یہ حکیمون مین سے تھے کہ بندے کے دلمین آخرت کا غم بیٹھہ جانے سے بعد کوئی چیز نہین پائی کہ وہ نہایت درجے کی ہو زہد دنیا مین اور جسکے دل مین یہہ بیٹھہ جاتا ہے اوسکو اللہ تعالے تنہائی کے ساتھہ انس دیتا ہے پہر اوسکو تنہائی سے انس ہوجاتا ہے اور مخلوق سے اوسکو وحشت ہوتی ہے پہلی چیز جو تنہائی کی محبت سے پیدا ہوتی ہے یہہ ہے کہ بندہ اپنے سارے قول وفعل مین اخلاص وصدق ڈہونڈہنے لگتا ہے اپنے درمیان مین اور اپنے رب کے درمیان مین دوسرے اس سے لوگون کی پہچان مین بے رغبتی اور اللہ تعالے کے ساتھہ انس پیدا ہوتا ہے تیسرے لوگون سے وحشت ہوتی ہے اونکی باتین بہاری معلوم ہوتی ہین اللہ تعالے کے کلام کے ساتھہ انس ہوتا ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ سب درجون سے بڑا درجہ یہہ ہے کہ تو اپنے رب کیطرف منقطع ہوجاوے اور اپنے دل اور عقل اور سارے اعضا سے اوسکی طرف اُنس کرے یہانتک کہ نہ امید رکھے تو مگر اپنے رب سے اور نہ ڈرے تو مگر اپنے گناہ سے اور اوسکی محبت تیرے دل مین یہانتک جمجاوے کہ اوسپر کسی چیز کو نہ اختیار کرے پہر جب تو ایسا ہوگیا تو تجھے پروا نہین کہ جنگل مین ہو تو یا دریا مین نرم زمین مین ہو یا پہاڑ مین اور تیرا شوق اپنے حبیب کی ملاقات کا ایسا ہو جیسا پیاسے کا شوق ٹہنڈے پانی کیطرف اور بہوکے کا شوق اچھے کہانے کیطرف اور ذکر اللہ تیرے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھا اور صاف شیرین پانی سے زیادہ مرغوب ہوجاوے پیاسے کے نزدیک گرمی دن مین فضیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوشی ہے اوسکے لیے جسنے لوگون سے وحشت کی اور اللہ تعالے اوسکا انیس ہوگیا ابوسلیمان رحمہ اللہ نے کہا کبھی انس نہ دے مجھے اللہ مگر اپنے ساتھہ ایک شخص نے معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے وصیت فرمائین اونہون نے فرمایا تو اللہ پر بہروسا کر یہانتک کہ وہ تیرا جلیس تیرا انیس تیرا موضع شکوی ہوجاوے اور موت کی یاد بہت کیا کر یہانتک کہ اوسکے سوا اور کوئی تیرا جلیس نہو اور جان رکھہ کہ بیشک جو تجھپر نازل ہوا اوسکا اور بیشک لوگ نہ تجھے نفع پہونچا سکتے نہ ضرر نہ تجھے دے سکتے ہین نہ تجھسے روک سکتے ہین سعید بن عثمان رحمہ اللہ نے کہا مینے ذوالنون رضی اللہ کو کہتے سنا کہ محب الٰہی کی نشانیون سے ہے چھوڑنا ہر چیز کا کہ اوس سے مشغول کردے یہانتک کہ شغل اکیلے اللہ تعالے ہی کا ہوجاوے پہر کہا محبان الٰہی کی علامت سے ہے یہہ کہ اوسکے سوا کسی کے ساتھہ انس نہو نہ اوسکے ساتھہ وحشت ہو پہر کہا جب اللہ کی محبت دل مین بستی ہے تو اللہ کے ساتھہ انس ہوتا ہے اسلیے کہ اللہ تعالے عارفون کے سینون مین بہت بڑا ہے اس سے کہ وہ سوا اوسکے اور کسی سے محبت رکھین بعض عرفا سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ایک مکان مین تنہا نماز پڑہ رہے تھے جب سلام پہیرا تو کسی نے کہا آپکے ساتھہ کوئی مونس نہین ہے کہا ہے کہا گیا وہ کہان ہے کہا میرے آگے اور میرے پیچھے اور میرے ساتھہ ہے اور میرے دائین اور بائین طرف ہے اور میرے اوپر ہے کہا گیا آپکے ساتھہ توشہ ہے کہا ہان اخلاص ہے کسی نے کہا آپکو تنہا وحشت نہین ہوتی کہا بیشک اللہ کے انس نے مجھسے ہر وحشت کو قطع کردیا یہانتک کہ اگر مین درندون کے درمیان مین ہون تو اونسے نہین ڈرتا بعض عارفین نے فرمایا مجھے تعجب آتا ہے اوس شخص سے کہ اوسنے اللہ تعالے کیطرف راہ پہچانے وہ کیونکر اوسکے غیر کے ساتھہ زندگی کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون اور رجوع ہو اپنے رب کیطرف اور اوسکی حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آوے تمپر عذاب پہر کوئی تمہاری مدد کو نہ آویگا اس باب مین اتنے آثار ہین کہ اگر اون سبکا استقصا کیا جاوے تو کتاب نہایت دراز ہوجاوے انس الٰہی سے ہے انس اوسکے کلام اور اوسکے ذکر اور علم نافع کے ساتھہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے کیطرف سے مخلوق کو پہونچایا ابونعیم نے باسناد خود ذوالنون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالے کے ساتھہ انس ایک نور روشن ہے اور لوگون کے ساتھہ غم واقع ہے کسی نے ذوالنون رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ تعالے کے ساتھہ انس کیا ہے کہا علم اور قرآن ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے کلام سے ہے کہ کفایت کرتا ہے کہ اللہ تعالے محب ہو اور قرآن مونس

اور موت واعظ تو اللہ تعالے کو اپنا صاحب بنالے اور لوگون کو ایک طرف چھوڑ دے اور کہا جو شخص قرآن کے ساتھ انس نکرے اللہ اوسکی وحشت کو اُنس نصیب نفرماوے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے کہ علامت اللہ تعالے کی حب کی حب اوسکے ذکر کی ہے اور علامت اللہ کی بغض کی اوسکے ذکر کا بغض ہے یہ حدیث دو طریق غیر صحیح سے روایت کی گئی ہے فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے تھے اللہ تعالے سے محبت رکھنے والا اوسکی محبت کے ساتھ دنیا کی کوئی لذت نہین پاتا اور اللہ عزوجل کے ذکر سے پلک مارنے کے برابر بھی غافل نہین ہوتا اسکو ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور باسناد خود ربیع بن انس سے یہہ بھی روایت کیا ہے کہ نشانی حب الٰہی کی اوسکے ذکر کی کثرت ہے اسلئے کہ تو ہرگز نہ دوست رکھیگا کسی چیز کو مگر اوسکا ذکر کثرت سے کریگا اور دین کی نشانی اللہ عزوجل کے لئے اخلاص ہے اور علم کی علامت اللہ عزوجل کی خشیت ہے اور شکر کی نشانی قضاے الٰہی کے ساتھ رضا ہے اور اوسکی قدر کے لئے تسلیم ۵ حضرت توفیق مدعبدہ

جہان لذت ہے فدا ہر تیر پر	شکر واجب ہے ترے ہر تیر پر

معرفت الٰہی اور اوسکی محبت سے جو چیزین پیدا ہوتی ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ اللہ کے ساتھہ اکتفا ہو اور اوسی کے ساتھہ اوسکی مخلوق سے استغنا رہو اسی سے ہے قول احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ کا کہ جسنے اللہ عزوجل کو پہچانا اوسنے اوسکے ساتھہ کفایت کی اور جسنے اوسکو نہ پہچانا تو اوسنے اوسکے سوا اوسکی مخلوق کے ساتھہ کفایت کی پھر اوسکا غم دراز ہوا اوسکی شکایت بڑھہ گئی اور جو شخص اللہ تعالے کو دوست رکھتا ہے اوسکے دل مین پھر اتنی گنجائش نہین رہتی کہ اور کسی کو دوست رکھے اور جو ارادہ کرے تو نہین چھوڑا جاتا اور اسی سے ہے علی بن کاتب رحمہ اللہ کا قول کہ جب بندہ بالکل اللہ تعالے کی طرف منقطع ہو جاتا ہے تو پہلا فائدہ جو اوسکو عنایت فرماتا ہے یہہ ہے کہ اپنے ماسوا سے اوسکو مستغنی کر دیتا ہے اسی سے ہے بعض عارفین کا قول کہ جسنے دروازہ پکڑا وہ خاموشون مین ثابت کیا گیا اور جو اللہ کے ساتھہ مستغنی ہوا وہ صدم سے امن مین ہوا بعض اسرائیلات مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مجھے ڈھونڈ تو مجھے پائیگا سو جو تو نے مجھے پایا تو تو نے سب کچھہ پالیا اور جو مین تجھہ سے فوت ہو گیا تو سب چیز تجھہ سے فوت ہو گئی اور مین ہر چیز سے تیری طرف زیادہ محبوب ہون کسی نے کیا خوب کہا ہے

لقد کنت اخشی الفقر حتی وجدتکم	فصرت اخاف المفلسین علی الکنز

یعنی مین محتاجی سے خوف کیا کرتا تھا یہانتک کہ مینے تمکو پایا سو اب مین ایسا ہو گیا کہ مفلسون کو خزانہ بتاتا پھرتا ہون جاننا چاہیے کہ جو لوگ اللہ تعالے کو جانتے پہچانتے ہین اور اوس سے دوستی رکھتے ہین یعنی عرفاے محبین اونکی ہمتین آخرت کے ساتھہ اسلئے متعلق ہین کہ اللہ تعالے کا دیدار ہوگا اوسکے موننہ کیطرف دیکھین گے اوسکی دار کرامت مین اوس سے نزدیک ہونگے اس باب مین قول مسلم عابد کا گزر چکا اور عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اگر عابد لوگ یہہ بات جان لین کہ وہ اپنے رب کو قیامت کے دن نہ دیکھین گے تو بیشک مر جاوین اور ایک روایت مین یون ہے کہ مقررا اونکے نفس گھل جاوین ابراہیم بن صالح رحمہ اللہ نے کہا مجھے نہین خوش آتا کہ بدون دیدار کے میرے لئے آدھی جنت ہو پھر یہہ آیت پڑھی کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون کوئی نہین وہ اپنے رب سے اوسدن روکے جاوینگے اسکو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ابن مندہ نے باسناد خود عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے کہا اگر مجھے اختیار دیا جاوے درمیان دخول جنت اور میرے رب عزوجل کیطرف نظر کرنے مین تو مین البتہ سبحانہ کیطرف دیکھنے ہی کو اختیار کرون عزوان رقاشی رحمہ اللہ نے آیت ولدینا مزید کے بیان مین کہا مجھے نہین خوش آتا کہ بدلے اپنے حصے کے مزید سے ساری دنیا ہو روایت کیا اسکو امام احمد رضی اللہ عنہ نے مراد مزید سے دیدار اللہ تعالے کا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ تعالے نے باسناد خود حبیب ابو محمد سے یہہ بھی روایت کیا ہے انہون نے کہا اگر مین ایسے پتھر مین ہون کہ مجھپر سوا اوسکے سایے کے اور کچھہ نہو اور مین اپنے رب عزوجل کا

پڑوسی ہون تو مجھے تمہاری اس جنت سے وہ زیادہ محبوب ہے، اس قول مین تنبیہ ہے اون عابدون کے لئے جنکی ہمت انواع نعیم جنت کے ساتھ متعلق ہوئی وہ نعیم جو کہ جنت مین مخلوقات کے ساتھ متعلق ہے اور اونکی ہمت اسی پر مقصور ہوئی اسی لئے ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ دنیا اللہ تعالے کے نزدیک مچھر کے بازو سے بھی زیادہ کم ہے سو مچھر کے بازو کی کیا قیمت ہے کہ اوسمین زہد کیا جاوے زہد تو جنت و حور عین اور ہر نعیم ہی مین ہے جسکو اللہ تعالے نے پیدا کیا اور کریگا یہانتک کہ اللہ تعالے تیرے دلمین اپنے غیر کو نہ دیکھے اور کہتے تھے کہ معرفت والون کی دعا لوگون کی دعا کی غیر ہے اور اونکی ہمتین آخرت سے سوائے لوگون کی ہمتون کے ہین کسی نے انسے پوچھا کہ جن چیزون کے ساتھ بندہ اللہ تعالے کیطرف تقرب چاہتا ہے انمین سے زیادہ تقرب کی کیا چیز ہے کہتے ہین کہ انہون نے کہا مجھ سے کیا اس بات سے پوچھا جاے افضل اوس چیز کا جسکے ساتھ بندہ اللہ تعالے کیطرف تقرب چاہتا ہے یہ ہے کہ وہ تیرے دل پر مطلع ہو اور تو دنیا و آخرت سے اوسکے غیر کو نہ چاہتا ہو کہا اگر اہل معرفت کے لئے سوا اس آیت کے اور کوئی نعمت تو اونکو یہی کفایت کرتی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنی کتنے مونہہ اوسدن تازے ہین اپنے رب کیطرف دیکھتے ف یقین ہے کہ آخرت مین اللہ کو دیکھنا ہے گمراہ لوگ منکر ہین ہوا اونکی نصیب مین نہین انتہے اور کہا کیا چیز ہے کہ اہل معرفت نے اوسکو چاہا اون سنے تو کچھ نہین چاہا مگر وہ چیز جسکا سوال موسی علیہ السلام نے کیا ابن ابی الدنیا نے باسناد خود سمیع بن عاصم سے ذکر کیا کہ ہمارے نزدیک عابدون نے ولایت مین اختلاف کیا اور اس باب مین بہت کچھ کلام کیا اور اس بات پر متفق ہوئے کہ بنی عدی مین کی عورت کے پاس جاوین جسکو امۃ الجلیل بنت عمر کہتے تھے یہ عورت کثرت ریاضت سے نہایت منقطع تھی مخلوق کے ساتھ اوسکو کچھ تعلق نہ رہا تھا پھر یہ سب اوسکے پاس گئے اپنا اختلاف اور اپنی گفتگو اوسپر پیش کی اوس نے کہا ولی کی ساعتا ساعات شغل ہین دنیا سے ولی مستحق کے لئے دنیا مین کوئی حاجت نہین پھر کلاب بن جزی کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا جو شخص تجھے خبر دے یا تجھ سے حدیث کرے کہ ولی اللہ کے لئے غیر اللہ کا قصد ہے تو تو اوسکی تصدیق مکر نا سمع کہتے ہین کہ مین اطراف گھر سے نہین سنتا تھا مگر چیخنا چلانا ابراہیم بن جنید نے محمد بن الحسین سے روایت کیا انہون نے کہا مجھے حدیث کی حکیم بن جعفر نے انہون نے کہا کہ نفیع نے کلاب سے کہا کہ بیشک اللہ تعالے کی حب نے اوسکے مریدون کے دلونکو غیر کی محبت کی لذت لینے سے مشغول کر دیا سو اللہ تعالے کے چاہنے والون کے لئے اوسکی محبت کے ساتھ ایسی لذت نہین رہی کہ وہ اوسکی محبت کے قریب ہوا اور یہ لوگ امید نہین رکھتے آخرت مین کرامت ثواب سے کہ وہ بڑھکر ہوا اونکے نزدیک اللہ سبحانہ کے مونہہ کیطرف دیکھنے سے راوی کہتا ہے کہ کلاب نے جب یہ بات سنی تو غش کھاکر گر پڑے اور یہی ابراہیم بن جنید باسناد خود عبد العزیز بن سلیمان عابد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ اپنی باتونمین کہا کرتے تھے کہ اے محب تجھے گمان ہے کہ تیری محبت اللہ تعالے کے لئے سچی پکی ہے ہوشیار ہو قسم ہے اللہ کی اگر تو ایسا ہی ہوتا تو بیشک زمین باوجود اپنی وسعت کے تجھپر تنگ ہوجاتی یہانتک کہ تو اپنے حبیب کی رضا کیطرف پہونچتا اور اوسکے کبریا و عزت کے گھر مین اوسکے مونہہ کیطرف دیکھتا راوی کہتا ہے کہ جب وہ یہہ بیان شروع کرتے تو مین اطراف مسجد سے لوگون کا چیخنا چلانا سنتا تھا حبیب فارسی نے یزید رقاشی سے کہا دنیا مین کس چیز سے عابدون کی آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین اور آخرت مین کس چیز سے اونھون نے کہا جس چیز کے ساتھ دنیا مین اونکی آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین سو مین نہین جانتا کہ کوئی چیز زیادہ ٹھنڈی کرنے والی اونکی آنکھون کو ہو تہجد سے رات کی اندھیری مین اور جس سے آخرت مین اونکی آنکھین ٹھنڈی ہون سو مین نہین جانتا کہ جنتون کے عیش و آرام اور اونکے سرور سے کوئی چیز اونکے نزدیک زیادہ لذیذ اور بہت ٹھنڈا کرنے والی اونکی آنکھون کو ہو دیکھنے سے طرف بڑائی و عظمت والے کے جبکہ وہ پردے اوٹھائے جاوین اور اللہ کریم اونکے لئے تجلی فرماوے اسوقت جسنے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر پڑے علی بن موفق رحمہ اللہ بہت کہا کرتے تھے الٰہی اگر تو یہہ جانتا ہے کہ مین تیری عبادت تیری آگ سے ڈر کر کرتا ہون تو مجھے اوسکے ساتھ عذاب کیجیو اور جو تو یہہ جانتا ہے کہ مین تیری عبادت تیری جنت کے شوق کے لئے کرتا ہون تو مجھے اوس سے محروم رکھیو اور جو تو یہہ جانتا ہے کہ مین تجھے اس لئے پوجتا ہون کہ مجھے تجھ سے محبت ہے اور مین تیری وجہ کریم کا مشتاق ہون تو تو اوسکا دیدار میرے لئے مباح کر دیجیو اور میرے ساتھ جو تو چاہے کر رقیہ موصلیہ رحمہا اللہ کہا کرتی تھین

مین بیشک اپنے رب کو بہت دوست رکھتے ہون اگر وہ میرے لئے دوزخ کے جانے کا حکم کرے تو مقربین اوسکی محبت کے ہوتے ہوئے آگ کی گرمی کو نپاؤنگی اور جو میرے واسطے جنت کیطرف جانے کا حکم فرماوے تو مین باوجود اوسکی محبت کے ہرگز جنت کی کچھ لذت نپاؤنگی اسلئے کہ اوسکی حب مجھپر غالب ہے اور کہتی تہین اے میرے معبود اے میرے سید اے میرے مولی اگر تو مجھے اپنے سارے عذابکے ساتھہ عذاب کرے تو جو تیرا قرب مجھہ سے فوت ہوگیا وہ میرے نزدیک عذاب سے بڑھکر ہے اور جو تو مجھے سب نعیم جنت کے ساتھہ عیش و آرام عنایت فرماوے تو تیری محبت کی لذت جو میرے دلمین ہے وہ نہایت بڑی ہے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے کلام سے ہے نہین اچھی ہوئی دنیا مگر اوسکے ذکر سے اور نہین اچھی ہوئی آخرت مگر اوسکے عفو سے اور نہین اچھی ہوئین جنتین مگر اوسکے دیدار سے احمد بن ابی الحواری نے کہا مجھے حدیث کی محمد بن یحیی موصلی نے یہہ کہتے ہین مینے نافع کو سنا اور یہہ جزیرہ کے عابدون مین سے تھے کہتے تھے کاش میرا رب میرے عمل کا ثواب یہہ کرتا کہ مین اوسکی طرف ایک نظر دیکھہ لیتا پھر وہ کہتا اے نافع تو مٹی ہوجا ؛

حکایت بعض عارفین کہتے ہین مین نے اپنے کشف مین چالیس حورونکو دیکھا کہ چاندی سونے جواہر کے کپڑے پہنے ہوئے ہوا مین دوڑ رہی ہین ایک نظر مینے اونکی طرف دیکھا اس سبب سے چالیس دن تک عقاب مین گرفتار رہا اسکے بعد پھر انمین حورونکو کشف مین دیکھا یہہ اونسے حسن و جمال مین بڑھی ہوئی تہین مجھہ سے کہا گیا کہ تو انکی طرف دیکھہ مین سجدے مین گر پڑا اور آنکھین بند کرلین اور کہنے لگا الٰہی مین تیرے ساتھہ تیرے ماسوا سے پناہ مانگتا ہون مجھے اسکی کچھہ حاجت نہین ہے اور زاری کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے میری طرف سے اونکو پھیر دیا اس سے معلوم ہوا کہ محبان الٰہی کو ادنی توجہ غیر کیطرف کرنے سے عقاب ہوتا ہے تقرب کی وجہ سے ذرا سی بے اعتدالی پر مواخذہ کیا جاتا ہے کسی نے سچ کہا ہے ع نزدیکان رابیش بود حیرانی ؛

حکایت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جامع مسجد کوفے مین تین دن تک رہا نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا چوتھے دن بھوک نے مجھے ضعیف کردیا مسجد کے دروازے پر مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دیوانہ آدمی آیا اوسکے ہاتھہ مین بڑا پتھر تھا اوسکی گردن مین بھاری طوق تھا لڑکے اوسکے پیچھے تھے اوسنے مسجد پر ہانا شروع کیا جب وہ میرے مقابلے مین آیا تو مجھے غور سے دیکھنے لگا مین اپنے جی مین ڈرا مینے کہا اے میرے معبود اے میرے مالک تو نے مجھے بھوکا رکھا اور مجھپر ایسے آدمی کو مسلط کیا کہ وہ مجھے مار ڈالے اوس شخص نے میری طرف التفات کیا اور یہہ شعر پڑھا ؎

محل نبات الصبر فیک عزیزۃ		فیا لیت شعری ھل لصبرک اخر	

فضیل کہتے ہین میرا خوف میری گھبراہٹ جاتی رہی مین نے کہا الٰہی اگر رجا نہوتی تو مین صبر نہ کرسکتا اوسنے کہا رجا کا مستقر کہان ہے مین نے کہا جہان ہجوم عارفین کا مستقر ہے اوسنے کہا تو نے خوب کہا بیشک عرفا کے دل ایسے ہی ہوتے ہین کہ ہموم اونکی آبادی اور غموم اونکے وطن ہین اونہون نے اللہ تعالے کو پہچانا تو اوس کے ساتھہ انس کیا اوسکی طرف رحلت کی اونکی عقلین درست ہین اونکے دل چمکتے ہوئے نورون مین ڈوبے ہوئے ہین اونکی روحین ملکوت اعلے مین لٹکے ہوئے ہین پھر وہ چلا گیا قسم ہے اللہ کی اوسکی باتون نے مجھے ایسا وجد آیا کہ دس دن تک مین نے نہ کہایا نہ پیا خوشی ہے اوسکے لئے جسنے خلق سے وحشت کی اور حق کے ساتھہ انس کیا کسی نے خوب کہا ہے کہ جسنے تنہائی کے ساتھہ انس کیا اور اپنے گھر کو لازم پکڑا سو میرے لئے عمدہ انس ہوا اور صاف سرور حاصل ہوا جبکہ زمانے نے مؤدب کردیا اب مجھے اسکی پروا نہی کہ لوگ مجھے چھوڑ دین نہ وہ میری ملاقات کرین نہ مین اون سے ملون مین جب تک زندہ رہونگا کسی سے نہ پوچھونگا کہ لشکر گیا یا امیر سوار ہوا ایک اور شخص نے کہا ہے کہ سب لذتون سے مجھے اسیقدر کفایت کرتی ہے کہ نہ کسی وزیر کا مجھے خوف ہو نہ کسی امیر کا مجھپر دباؤ ہو ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے جبل لبنان کے ایک غار مین ایک آدمی دیکھا اوسکا سر اور ڈاڑھی دونون سفید تھے بال بکھرے گرد آلود تھے نہایت دبلا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو مین نے سلام کیا اوس نے جواب دیا پھر نماز پڑھنے لگا رکوع سجدے کرتا رہا یہانتک کہ اوس نے عصر کی نماز پڑھی پھر ایک پتھر سے ٹیکہ لگاکے تسبیح کرنا شروع کیا یہہ سے بات نہ کی مین نے کہا اللہ تجھپر رحم کرے تو میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کر اوس نے کہا

انسك الله بقربه مین نے کہا اور دعا کرو کہا اے میرے بیٹے جسکو اللہ تعالے نے اپنے قرب کے ساتھہ انس عنایت فرمایا اوسکو چار خصلتین عطا کین عزت بدون قبیلے کے علم بغیر طلب کے غنی بدون مال کے انس بغیر جماعت کے پھر ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا تین دن کے بعد ہشیار ہوا پھر کھڑا ہوا وضو کیا مجھہ سے پوچھا کتنی نمازین فوت ہوئین مینے اوسکو بتا دین پھر کہنے لگا ؎

ان ذکر الحبیب هیج شوقی		فرحب الحبیبا ذهل عقلی	

مین نے رب العالمین سے انس کیا مخلوق کی ملاقات سے وحشت کی تو میرے پاس سے سلامتی کے ساتھہ چلا جا مینے کہا اللہ تعالے تجھہ پر رحم کرے مین تو تین دن تک زیادتی کی امید سے آپکے پاس ٹہیرا آپسے نصیحت چاہتا ہون اوسنے رو دیا اونہون نے کہا اپنے مولی کو دوست رکھہ اوسکی حب کا بدل مت چاہ اللہ کے محب عباد کے تاج رہتے ہین اللہ کے برگزیدہ اور اوسکے دوست اوسکے بندے اوسکے اولیا مین پھر ایک چیخ ماری اور انتقال کیا تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک گروہ عباد کا پہاڑ سے اوترا اونہون نے اوسکی تجہیز تکفین کی یہانتک کہ دفن کردیا مین نے پوچھا شیخ کا کیا نام ہے اونہون نے کہا شیبان مصاب ہے رحمہ اللہ تعالے ؛

حکایت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کوفے کی جامع مسجد کو شب جمعہ مین گیا چاندنی رات تھی دیکھا کہ ایک جوان آدمی مسجد کے صحن مین سجدہ کر رہا ہے اور زار زار رو رہا ہے مین نے کہا بیشک یہ کوئی ولی ہے مین اوسکے قریب گیا تاکہ سنون وہ کیا کہتا ہے مینے سنا کہ وہ یہہ کہتا تھا یا ذا الجلال تیرے ہی اوپر میرا اعتماد ہے تو جسکی مراد ہوا اوسکے لئے خوشی ہے جو کوئی رات کو ڈرتا لرزتا ذوالجلال سے اپنی بلا کا شکوہ کرے اوس کے لئے خوشی ہے اوسکو اپنے مولی کی محبت سے بڑہکر نہ کوئی علت ہے نہ کوئی بیماری جب رات کو تاریکی مین تنہا عاجزی کرتا ہے گڑگڑاتا ہے تو اللہ سبحانہ اوسکو جواب دیتا ہے پھر لبیک فرماتا ہے وہ بار بار لبیک یا ذالجلال معتمدی کہتا تھا اور روتا تھا مین بھی اوسکے رونے کے سبب سے روتا تھا پھر ایک بات ذکر کی مراد اوس سے یہہ ہے کہ اوسنے نور دیکھا اور ایک قائل کو یہہ کہتے سنا ؎

لبیک عبدی فانت فی کنفی	وکل ما قلت قد سمعناه	صوتك تشتاقه ملائکتی	وذنبك الآن قد غفرناه	

امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ رویت وسماع حالت نوم مین واقع ہوا ہو یا حالت حال وغیبت مین واللہ اعلم ضحاک کہتے ہین مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر مین نے اوس سے کہا اللہ تعالے تیری اس رات مین برکت دے اور تجھہ مین برکت دے اللہ تجھہ پر رحم فرماوے تو کون ہے کہا مین راشد بن سلیمان ہون مین اوسکا حال سنا کرتا تھا اس سبب سے مین نے اوسکو پہچان لیا مین اوسکی ملاقات کی آرزو رکھتا تھا مجھے اسپر قدرت نہوتی تھی یہانتک کہ اللہ تعالے نے اوسکی ملاقات سہل کردی مینے کہا اجازت ہو تو مین تمہارے ساتھہ ہون کہا ہیہات جو شخص مناجات رب العالمین سے لذت لیتا ہے وہ مخلوق سے انس نہین کرتا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی اگر کوئی ایک مشائخ اصحاب نیات صحیحہ سے ہمارے اہل عصر سے ملاقات کرے تو کہے کہ یہہ لوگ یوم حساب کا یقین نہین رکھتے پھر وہ میری آنکھہ سے غائب ہوگیا مین نہین جانتا کہ وہ آسمان پر چڑہ گیا یا زمین مین گھس گیا مجھے اوسکی جدائی کا رنج ہوا مین نے اللہ تعالے سے دعا کی کہ مرنے سے پہلے میری اوسکی ملاقات ہوجاوے ایک برس مین حج کے لئے بیت اللہ کو گیا مینے دیکھا کہ وہ کعبے کے سایے مین بیٹھا ہے اور ایک جماعت سورۂ انعام اوسپر پڑہ رہی ہے جب اوسنے میری طرف دیکھا تو مسکرایا اور کہا یہہ لطف علما رہے وہ تواضع اولیا تھی پھر میرے لئے کھڑا ہوا مجھہ سے معانقہ کیا مصافحہ کیا اور کہا کیا تونے اللہ تعالے سے دعا کی تھی کہ موت سے پہلے ہماری ملاقات ہو مینے کہا ہان کہا الحمد للہ رب العالمین علی ذلک مین نے کہا اللہ تجھہ پر رحم کرے تو مجھے بتا کہ تونے اوس رات کو کیا دیکھا تھا اور کیا سنا تھا اوسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مجھے گمان ہوا کہ اوسکے دل کا پردہ پھٹ گیا وہ غش کھا کے گر پڑا اور جو لوگ اوسپر قرآن پڑہ رہے تھے وہ بھاگ گئے جب اوسے ہوش آیا تو مجھہ سے کہا یا اخی کیا غائب ہوتی ہے تجھہ سے وہ ہیبت الٰہی جو کہ اوسکے اہل محبت کے دلون مین ہے اوس اجابت کی تفسیر سے مین نے پوچھا یہہ لوگ کون تھے جو تمہارے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہا یہہ جماعت جن تھی جو پڑوسی قدیم صحبت کی حرمت ہے یہہ لوگ مجھہ پر قرآن پڑہتے

ہین ہر برس میرے ساتھ حج کرتے ہین پھر اوسنے مجھے رخصت کیا اور کہا یا اخی اللہ تعالے میرے تیرے ملاقات جنت مین کرے جہان نہ کوئی جدائی ہے نہ کوئی تکلیف ہے نہ کسی طرح کا غم ہے نہ کوئی رنج پھر میری آنکھ سے غائب ہوگیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جنید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تہا اونہون نے ایک گوئیے کو یہہ شعر گاتے سُنا ؎

منازل کنت تہواہا وتالفہا		ایام انت علی الایام منصور	

یعنی جن منازل کو تو چاہتا تہا اون سے الفت رکہتا تہا وہ دن تہے کہ زمانے پر تجھے نصرت حاصل تہی زمانہ تیرے موافق تہا جنید روئے اور کہنے لگے الفت و دوانست کیا اچھی چیز ہے مخالفت و وحشت کے مقامات کیا وحشت ناک ہین مین ہمیشہ اپنے پہلے زمانے ارادت کو اور محنت و کوشش کو یاد کیا کرتا ہون ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے اپنی سیر و سیاحت مین ایک بدوانی کم عمر کو دیکہا مینے اوس سے پوچہا کہان اوترتے ہو کہا جنگل مین مین نے کہا تمہین وحشت نہین ہوتی کہا اے بطال جس شخص کو اللہ کے ساتھہ انس ہے کیا اوسکو باوجود معیت اللہ کے وحشت ہوگی مینے کہا تم کہان سے کہاتے ہو کہا اللہ ہی خوب جانتا ہے وہ کہان سے اپنے بندونکو رزق دیتا ہے وہ تو اوسکے منکرونکو رزق دیتا ہے سو جو لوگ اوسکی توحید کرتے ہین اونکو کیونکر رزق نہ دیگا پھر کہا جو دل اوسکی معرفت سے زندہ ہین اوسکی وحدانیت مین فنا ہین اوسکی محبت مین متلاشی ہوگئے ہین اونکی غذا انس باللہ اور مشاہدہ ہے یہ لوگ ربانی روحانی ہین رات دن تسبیح کرتے ہین سست نہین ہوتے ؛

حکایت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا یا ابا سعید یہان ایک آدمی ہے کہ ہم نے اوسکو کبہی نہین دیکہا مگر وہ تنہا ستون کے پیچھے بیٹہا رہتا ہے حسن اوسکے پاس گئے اوس سے کہا اللہ کے بندے مین تجھے دیکہتا ہون کہ تجھے عزلت محبوب ہے لوگون کی مجالست سے تجھے کون چیز مانع ہے کہا ایک امر ہے کہ اوسنے مجھے لوگون سے مشغول کردیا ہے کہا تجھے اس سے کیا مانع ہے کہ تو اس شخص کے پاس جسے حسن بصری کہتے ہین جاوے اوسکے پاس بیٹھے کہا ایک ایسی بات ہے کہ اوسنے مجھے لوگون سے اور حسن بصری سے مشغول کردیا ہے حسن نے کہا وہ کیا شغل ہے اللہ تعالے تجھپر رحم کرے کہا مینے نعمت و گناہ مین صبح کی ہے سو مین نے اپنے نفس کو اس بات مین مشغول کیا کہ وہ نعمت کا شکر اور گناہ سے استغفار کرے حسن نے فرمایا اللہ کے بندے تو حسن سے زیادہ سمجھدار ہے تو اپنے حال کو لازم کئے رہ ؛

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیبان مصاب سے میری ملاقات ہوئی مینے اون سے کہا تم میرے لئے دعا کرو اونہون نے کہا اللہ اپنے قرب کے ساتھہ تجھے انس دے پھر ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے دو دن کے بعد ہوش آیا جب ہوشیار ہوئے تو ایک شعر پڑہا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ دوست کا ذکر میرے شوق کو بیجان مین لے آیا پھر جب جیبنے میری عقل کہودی اور یہہ شعر بہی پڑہے جنکا مضمون یہہ ہے کہ تو دیکہے محبین کو کہ اپنے گردن مین پہڑے ہوئے پڑے ہین احباب کہنے کیطرح اونہین نہین معلوم کہ کتنا ٹہیرے واللہ اگر عشاق قسم کہا بیٹہین کہ فرقت کے دن جب سے قتل کئے گئے ہین تو وہ حانث نہون ؛

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کیطرف وحی بہیجی کہ اے موسی تو ایسا ہو جا جیسا تنہا پرندہ کہ وہ درختون کے سرون سے کہاتا ہے صاف پانی پیتا ہے یا کہا نہرون سے پانی پیتا ہے جب رات آتی ہے تو میرے ساتھہ انس میرے نافرمانون سے وحشت چاہنے کے لئے کسی غار مین بسیرا لیتا ہی اے موسی مینے اپنے نفس پر یہہ قسم کہائی ہے کہ کسی مدعی کا کوئی کام پورا نکرون جو میرے غیر سے آرزو کرے اوسکی آرزو کو قطع کردون جو میرے سوا اور کسی پر تکیہ کرے اوسکی پیٹہہ توڑ دون جو میرے غیر کے ساتھہ انس کرے اوسکی وحشت کو دراز کردون جو میرے سوا کسی دوست کو دوست رکہے اور سے اعراض کردون اے موسی بیشک میرے لئے ایسے بندے ہین کہ اگر وہ مجھہ سے مناجات کرین تو مین اونکی طرف کان لگاؤن اور جو مجھے پکارین تو اونپر متوجہ ہون جو وہ میری طرف متوجہ ہون تو اونکو اپنی طرف قریب کرون جو وہ مجھہ سے قریب ہون تو مین اونکو اپنی طرف قریب کرون جو وہ مجھہ سے تقرب

چاہین تو اون سے مواصلت کرون اور اونکی کفایت کرون جو وہ مجھ سے موالاۃ کرین تو مین اونسے موالاۃ کرون جو وہ مجھ سے مصافاۃ کرین تو مین اونسے مصافاۃ کرون جو وہ میرے لئے عمل کرین تو مین اونکو جزا دون سو مین اونکے امر کا مدبر اونکے دلون کا خبر گیران اونکے احوال کا متولی ہون مین نے اونکے دلون کی کسی چیز مین راحت نہین رکھی مگر اپنے ذکر مین سو یہ ایسے لوگ ہین کہ انکی بیماری شفا ہے انکے دلون پر روشنی ہی نہین انس کرتے مگر میرے ساتھ اپنے دلون کے کہاوے نہین اوتارتے مگر میرے پاس انکو چین نہین آتا تھکانے مین مگر میری طرف یا رب العالمین ہمکو اونکے ساتھ ملا دے آمین ؛

حکایت ایک شخص فضیل رضی اللہ عنہ کے پاس آیا یہ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اوسنے انکو سلام کیا پھر انکے پاس بیٹھ گیا فضیل نے اوس سے کہا تو کیون آیا اوسنے کہا یا اباعلی آپکے ساتھ انس کرنے کے لئے فضیل نے کہا واللہ یہ نہین ہے مگر وحشت یا تو تو میرے پاس سے اوٹھ جا یا مین تیرے پاس سے اوٹھ جاؤن پھر وہ آدمی اوٹھ گیا حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا اگر تو توبہ کے آئینے مین خوب نظر جماکے دیکھے تو معصیت کی برائی تیرے لئے ظاہر ہوجاویگی اور کہا کہ لوگون سے اپنی پہچان کم کرو اور جنسے پہچان نہین ہے اونسے پہچان نہ پیدا کرو اور جنکو پہچانتے ہو اون سے انجان ہوجاؤ لوگون سے ایسے بھاگو جیسے درندے لوگرے بھاگتی ہو اور جمعے جماعت سے پیچھے نہ ہو بعض نے کہا تم تو جنسے پہچان نہین ہے اونسے تعرف کرتے ہو اور ہم پہچان والون سے انجان بنتے ہین بعض نے تین شعر پڑہے مضمون اونکا یہ ہے کہ مینے لوگون کا امتحان کیا کہ تکلیف کے وقت کوئی بھروسے کا دوست ملے سو مینے دنیا مین تنگی و فراخی کے وقت خوب غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میری مصیبت کے وقت شماتت اور خوشی کے وقت حسد کرتے ہین امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ابراہیم بن ادہم وغیرہ سے جو ذکر کیا گیا یہ ایک مذہب ہے سلف رضی اللہ عنہم کے دو مذہب ہے بعض کے نزدیک ناجائز ہے کہ دوست بنائے جاوین لوگون سے پہچان کیجاوے اسلئے کہ یہ اقرب ہے طرف سلامتی کے آفات سے اور بعید ہے مخالطت کے حقوق کے تحمل سے اور اسمین عبادات کے شغل کے لئے نہایت فراغت ہے اور بعض لوگ اسکو جائز رکھتے ہین اسلئے کہ جو احادیث اخوان متقین کی محبت کی ترغیب مین وارد ہوئی ہین جنکی دوستی آخرت مین باقی رہیگی اون حدیثون کا ظاہر یہی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین اللھم اجعلنا منھم احمد ابن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نجات کا طریقہ کیا ہے کہا بسمات ہمارے اور اوسکے درمیان مین گہاٹیان ہین اونکا طے کرنا بغیر جلدی چلنے معاملہ درست کرنے علائق شاغلہ کے دور کرنے کے ممکن نہین

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین ایک برس حج کو گیا اوس برس گرمی اور لو بہت تھی جب ہم وسط زمین حجاز مین پہونچے تو ایک دن قافلے سے مین جدا رہگیا تھوڑی دیر سو رہا جب بیدار ہوا تو مجھے اور کچھ معلوم نہین مگر مین جنگل مین تنہا تھا مجھے اپنے آگے ایک شخص دکہائی دیا مین جلدی سے اوسکی طرف گیا اور جا ملا ناگاہ وہ ایک لڑکا بے ڈاڑہی مونچہ کا تھا اوسکے رخسارون پر خط نہین آیا تھا اوسکا چہرہ ماہ منیر یا مہر درخشان کیطرح چمکتا تھا ناز و نعمت کے آثار اوسپر ظاہر تھے مینے کہا یا غلام السلام علیک اوسنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابراہیم مجھے اوس سے نہایت تعجب ہوا اور اوسکے حال مین شک پیدا ہوا پھر مجھ سے رہا نہ گیا مینے کہا اے سبحان اللہ تو نے مجھے کہانسے پہچانا تو نے تو اس سے پہلے مجھے دیکھا نہ تھا اوسنے مجھ سے کہا اے ابراہیم مین نہین بھولا جب سے پہچانا اور قطع نہین کیا جب سے وصل کیا مینے کہا اس جنگل مین کس چیز نے تجھے ٹھیرایا اس برس تو نہایت سخت گرمی ہے اوسنے جواب دیا اے ابراہیم اوسکے سوا کسی کے ساتھ مینے انس نہین کیا نہ اوسکے سوا کسی کو رفیق بنایا مین بالکل اوسکی طرف منقطع ہون اوسکے لئے عبودیت کا مقر ہون مینے پوچھا کھانا پینا کہانسے ہے کہا محبوب میرے لئے اوسکا ضامن ہے مین نے کہا واللہ مین تجھ پر ترس کھاتا ہون اوس سبب سے جسکا مینے ذکر کیا یعنی گرمی کی شدت سے پھر اوسنے مجھے جواب دیا اور اوسکے آنسو تازے موتیون کیطرح گالون پر گرتے جاتے تھے اور یہ شعر پڑہنے لگا ؎

موخ ایخوفنی بالبرا قطعہ		الی المحب وقد قدمت ایمانا		الحب اقلقنی والشوق ازعجنی		ولا اخاف سھا اللہ انسانا
فالوجوع اذکر اللہ یشبعنی		ولا اکون بحمد اللہ عطشانا		وان ضعفت فوجد منہ یحملنی		من الحجاز الی اقصی خراسانا

		فهل لصغری تکون الیوم تحقرنی		دع عنک عذلک لی قد کان ما کانا			

مین نے کہا اے غلام مین تجھے اللہ تعالے کی قسم دیتا ہون کہ تو مجھے اپنی عمر کی حقیقت بتا دے اوسنے کہا بیشک تو نے مجھے ایسی قسم دی کہ وہ سب قسمون سے میرے نزدیک بڑی ہے میری عمر بارہ برس کی ہے پھر کہا اے ابراہیم تجھے کونسی بات نے مضطر کیا کہ تو مجھ سے میری عمر پوچھتا ہے مین نے تجھے اوسکی حقیقت بتا دی پھر مینے کہا کہ جو مین نے تجھ سے سنا اوسنے مجھے دہشت مین ڈالدیا اوسنے کہا حمد ہے اللہ کے لئے اسپر کہ اوسنے ہمکو اپنی نعمتین عنایت فرمائین اور اپنے بہت سے مؤمنین بندون پر ہمکو فضیلت دی مجھے اوسکی حسن صورت رونق طلعت حلاوت گفتگو سے تعجب ہوا مینے کہا سبحان اللہ الخالق المصور پھر اوسنے تھوڑی دیر اپنا سر زمین کیطرف جھکایا پھر آسمان کیطرف اوٹھایا کن انکھیون سے میری طرف دیکھنے لگا اور یہہ شعر پڑہنا شروع کیا ؎

ویحی اذا کان الجحیم جزائی		ماذا یحل بمهجتی وبهائی		یبلی العذاب محاسنی ویشینها		ویطول منی فی الجحیم بکائی	
ویقول لی الجبار جل جلاله		یاعبد سوء انت من اعدائی		بارزتنی وعصیت امری جاهلا		انسیت عهدی ثم یوم لقائی	
وتری وجوه الطائعین کانها		بدر بدا فی لیلة الظلماء		کشف الحجاب تعاینوه فاوهشوا		ونسوا نعیمهم وکل رخاء	
		وکساهم حلل المهابة والرضا		وحبا الوجوه بنضرة وبهاء			

پھر کہا اے ابراہیم جان رکھہ کہ بیشک منقطع وہ ہے جسکو حبیب نے قطع کیا ہوا ور موصل وہ ہے جسنے طاعت سے حصہ لیا ہو لیکن تو تو حاجیون کے قافلے سے منقطع ہے مین نے کہا ہان مین وہی ہون اور مین اللہ کے ساتھہ تجھے سوال کرتا ہون کہ تو میرے لئے دعا کر کہ مین اپنے ہمراہیون سے ملجاؤن جو کہ آگے چلے گئے ہین مین نے اوسکی طرف دیکھا کہ اوسنے اپنی آنکھہ سے آسمان کیطرف دیکھا اور کچھہ کلمے کہے اونکے ساتھہ اپنے ہونٹ ہلائے اسوقت مجھے نیند آگئی بیہوشی مجھہ پر طاری ہوگئی مجھے افاقہ نہوا مگر اوسوقت کہ مین وسط قافلے مین تہا اور میرا اونٹ والا مجھہ سے کہرہا تہا کہ اے ابراہیم خبردار سواری سے نگر پڑنا مجھے نہین معلوم کہ وہ غلام آسمان کی طرف چڑہ گیا یا زمین مین اوتر گیا پھر جب ہم مکے مین پہونچے اور مین حرم مین گیا تو ناگاہ وہی غلام کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا رو رہا تہا اور یہہ کہتا تہا ؎

تعلقت باالاستار والبیت زرته		وانت بما فی القلب والسر اعلم		اتیت الیه ماشیا غیر راکب		لانی علی صغری محب متیم	
هویتک طفلا حیث لا عز للهوی		فلا تعذلونی انی متعلم		وان کان قد حانت الهی منیتی		لعلی بوصل منک احظی واغنم	

پھر اوسنے اپنی جان کو گرو یا سجدے مین گر پڑا اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تہا مین اوسکے پاس آیا اوسکو ہلایا ناگاہ وہ مرچکا تہا رضی اللہ عنہ مجھے اوسپر نہایت تاسف ہوا مین اپنی سواری کیطرف گیا کپڑا لیا کچھہ لوگ ہمراہ لئے تاکہ اوسکو دفن کرون پھر مین اوسکے پاس آیا اوسکو نہ پایا مین نے حجاج سے پوچھا کوئی ایسا نہ ملا کہ وہ کہتا کہ مینے اوسکو زندہ مردہ دیکھا ہے مین سمجھہ گیا کہ وہ خلق کی آنکھون سے مستور ہے اور میرے سوا کسی نے اوسکو نہ دیکھا پھر مین اپنے مکان پر آیا تھوڑی دیر سو رہا مینے اوسے خواب مین دیکھا کہ وہ ایک بڑے لشکر مین ہے اور وہ اوس لشکر کے اگلے لوگون مین ہے اور بہ نور تہا اور ایسے حلے تہے کہ مجھہ سے اچھی طرح اونکا وصف نہین ہوسکتا مین نے کہا کیا تو میرا دوست نہین ہے کہا ہان مینے کہا کیا تو نہین مرا اوسنے کہا یہہ ہوا ہے مینے کہا کہ واللہ مینے تجھے تلاش کیا کہ تجھے کفناؤن تجہیز نماز پڑہون سو مینے تجھے نہ پایا اوسنے کہا اے ابراہیم جان رکھہ کہ بیشک جسنے مجھے میرے شہر سے نکالا اپنی محبت کا مجھے شوق دیا میرے گھر سے مجھے مسافر کیا اوسی نے مجھے کفن دیا مجھے کسی کا محتاج نہین کیا مینے کہا اسکے بعد تیرے معبود نے تیرے ساتھہ کیا کیا اوسنے کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ تیرا کیا مقصد ہے مینے عرض کیا الٰہی وسیدی تو ہی میرا مقصد و مطلب ہے ارشاد فرمایا تو ہی میرا بندہ سچا پکا اور تیرے لئے میرے نزدیک یہہ ہے کہ مین تجھہ سے حجاب نکرون تو کیا چاہتا ہے مینے عرض کیا مین یہہ چاہتا ہون کہ جس قرن مین مین ہون تو اونمین میری شفاعت قبول فرما ارشاد ہوا کہ مین نے تیری شفاعت اوس قرن مین قبول کی پھر اوسنے مجھہ سے مصافحہ کیا بعد مصافحہ کے مین جاگ اوٹھا اور صبح کو حج کے فرائض و نسک جو مجھہ پر تھے اونکو ادا کیا

میرے دل کو غلام کے ذکر اور اوسکے تاسف سے قرار نہین آتا تھا پھر مین قافلۂ حجاج مین چلا قافلے مین جسکو مین دیکھتا تھا وہ مجھسے یہی کہتا کہ اے ابراہیم تو نے اپنے ہاتھہ کی خوشبو سے لوگون کو گھبرا لیا اسی خبر کی وجہ سے بعض محدثین نے کہا کہ ہمیشہ ابراہیم کے ہاتھہ سے خوشبو نکلا کی یہانتک کہ اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت ۱۱ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین ایکبار حج کے لئے گیا چاندنی رات تھی مین سو رہا تھا مینے ایک ضعیف آدمی کی آواز سنی کہ وہ مجھہ سے کہتا ہے اے ابو اسحٰق مین صبح سے تیرا منتظر ہون مین اوسکے قریب گیا ناگاہ وہ ایک جوان آدمی دبلا پتلا تھا گویا مرنے کے قریب تھا اوسکے آس پاس بہت سے پھول تھے اونمین سے بعض کو مین پہچانتا ہون اور بعض کو نہین پہچانتا مین نے کہا تو کہان کا ہے اوسنے اپنے وطن کا نام بتایا اور کہا کہ مین عزت و فروت مین تھا میرے نفس نے عزلت چاہی سو مین دشت و بیابان کیطرف نکل آیا اور اب مین قریب الموت ہون مین نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تھی کہ وہ کسی ولی کو اپنے اولیا سے میرے لئے مقرر فرماوے مین امید رکھتا ہون کہ تو وہی ہے مین نے کہا کیا تیرے ماں باپ ہین اوسنے کہا ہان اور بھائی بہنین بھی ہین مین نے کہا کیا تو اون کا مشتاق ہے یا تو نے اونکو یاد کیا ہے کہا نہین مگر آج مینے چاہا کہ اونکی خوشبو سونگھون سو سباع و بہائم نے مجھے گھیر لیا اور میرے ساتھہ رونے لگے اور یہ پھول میرے پاس اوتھا لائے اتنے مین ایک بڑا سانپ آیا اور اوسکے مونہہ مین بہت سا نرگس تھا اوسنے کہا تو اپنا شر اس سے چھوڑ دے اللہ تعالےٰ اپنے اولیا اور اہل طاعت پر مطلع ہے مجھے غش آگیا پھر مجھے ہوش نہ آیا یہانتک کہ اوسکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ پھر مجھے نیند آگئی اسکے بعد مین بیدار ہوا تو رستہ پر تھا جب مین حج ادا کر چکا تو جس شہر کا اوسنے ذکر کیا تھا وہان گیا ایک عورت ہاتھہ مین چھاگل پانی کی لئے ہوئے میرے سامنے آئی مینے اوس عورت سے زیادہ مشابہ اوس جوان کے ساتھہ کسی کو نہ دیکھا جب اوسنے مجھے دیکھا تو کہنے لگی اے ابو اسحٰق تو نے جوان کو کسطرح دیکھا مین تو تین دن سے تیرے انتظار مین ہون پھر مینے اوس سے قصہ بیان کیا یہانتک کہ مینے کہا کہ اوس جوان نے کہا مینے چاہا کہ مین اونکی خوشبو سونگھون وہ عورت چلائی اور کہا آہ خوشبو پہونچگئی اور اوسکی روح پرواز کر گئی پھر اوسکی ہم عمر عورتین مرقع پہنے ہوئے کمر بند باندہے ہوئے نکلین اونہون نے اوسکی تجہیز تکفین وغیرہ کا بندوبست کیا رحمۃ اللہ علیہا ؛

حکایت ۱۲ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نزدیک شیخ ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کے تھا ایک شخص اونکے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مین اُنس کی ایک بساط پر تھا مجھپر بسط کا ایک دروازہ کھولدیا گیا مجھہ سے ایک زلت ہوگئی اسلئے مین اپنے مرتبے سے روکدیا گیا سو مین آپسے پوچھتا ہون کہ جس حال پر مین تھا اوسطرف راہ کیونکر ہے ابو محمد نے رو دیا اور کہا کل اس خلعت کے قہر مین ہے لیکن ہر کبھی شعر پڑہتا ہون تو اونمین اپنا جواب پالیگا ؎

قف بالدیار فھذہ آثارھم	وابك لاحبة حسرة وتشوقا	کم قد وقفت بربعھا مستخبرا	عن اھلھا متحیرا و مشفقا
	فاجابنی داعی الھوی فی رسمھا	فارقت من تھوی وعز الملتقی	

حکایت ۱۳ واسطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جنگل مین جا رہا تھا ناگاہ میری نظر پڑی کہ ایک بدوی تنہا بیٹھا ہوا ہے مین اوسکے قریب گیا اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر مینے چاہا کہ اوس سے بات کرون اوسنے کہا کہ تو ذکر اللہ مین مشغول ہو اسلئے کہ اوسکا ذکر قلوب کی شفا ہے پھر کہا کہ ابن آدم اوسکے ذکر و خدمت سے کیون سست ہوتا ہے موت تو اوسکے پیچھے لگی ہے اور اللہ تعالےٰ اوسکی طرف دیکھہ رہا ہے پھر اوسنے رو دیا مین بھی اوسکے ساتھہ رو دیا مین نے اوس سے کہا کہ مین کیون تجھے تنہا دیکھتا ہون اوسنے کہا مین تنہا نہین ہون اللہ میرے ساتھہ ہے مین اکیلا نہین ہون وہ میرا انیس ہے پھر کھڑا ہوا اور جلدی جلدی میرے پاس سے چلا گیا اور کہا یا سیدی تیری اکثر خلق تجھہ سے تیرے غیر کے ساتھہ مشغول ہے اور تو جمیع مافات سے عوض ہے یا صاحب کل غریب و یا مونس کل وحید و یا موجود کل فرید وہ چلا جاتا تھا اور مین اوسکے پیچھے جاتا تھا پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا پھر جا اوسکی طرف جو کہ تیرے لئے مجھہ سے بہتر ہے اور تو مجھے مشغول نکر اوس سے جو کہ میرے لئے تجھہ سے بہتر ہے پھر وہ میری نظر سے غائب ہوگیا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ۱۴ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک راہب پر میرا گزر ہوا مین نے اوسسے پوچھا کہ تو اس جگہہ کتنی مدت سے ہے اوس نے کہا چوبیس

برس سے مین نے کہا تیرا انیس کون ہے اوسنے کہا فرد صمد مین نے کہا مخلوق سے تیرا انیس کون ہے کہا وحشی جانور مینے کہا تیرا کھانا کیا ہے کہا ذکر اللہ مین نے کہا ماکولات سے کہا ان درختون کے پتے اور زمین کی روئیدگی مین نے کہا کیا تو کسی طرف مشتاق نہین ہوتا ہے اوسنے کہا ہان طرف حبیب قلوب عارفین کے مین نے کہا مخلوق سے کہا جسکا شوق اللہ سبحانہ کیطرف ہو وہ کیونکر غیر کیطرف مشتاق ہوگا مین نے کہا تو کسلئے خلق سے علحدہ ہوگیا کہا اسواسطے کہ وہ عقول کے چور اور قطاع الطریق ہین یعنی طریق ہدایت کے رہزن ہین مینے کہا طریق ہدایت کو بندہ کب پہچانتا ہے کہا جبکہ وہ اپنے رب کی طرف بھاگے اوسکے سوا ہر چیز سے اور اوسکے ذکر کے ساتھہ مشغول ہو اوسکے ماسوا سے ؛

حکایت بعض علما فرماتے ہین کہ مینے امام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ کو جنگل مین دیکھا اونپر مرقع تھا ہاتھہ مین چاقو اور برچھی تھی اس حال سے پہلے بغداد مین ایک سو اصحاب عمائم اولاد امرا انکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے اور یہہ تین سو آدمیون کو درس دیتے تھے علما فضلا طلبہ نجبا انکی مجلس مین حاضر ہوتے مینے عرض کیا یا امام کیا تدریس علم کی بغداد مین اس سے بہتر نہین ہے اونہون نے کن انکھیون سے میری طرف دیکھا اور فرمایا لما بزغ بدر السعادۃ فی فلک الارادۃ وجعت شموس الاصول الی مغارب الوصول ؎

ترکت ھوی لیلی وسعدی بمعزل	وعدت الی مصحوب اول منزل	ونادت بی الاشواق مھلا فھذہ	منازل من تھوی رویدک فانزل	

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین یعنی قال لسان حال الاشواق وصلت الی منازل الاحباب فدع عنک تعب السیر والمشاق مین نے ان کے مناقب کتاب ارشاد مین لکھے ہین بہت سے اولیا نے انکے لئے ولایت عظمی مقام عالی اسنے درجہ صدیقیت وشرف معالی کی شہادت دی ہے پس ہر حاسد مشوم ومعاند محروم کی ذم انکے حق مین قابل التفات نہین ہے اور جو شخص انکے محاسن سے اندھا ہے وہ غیر موفق ہے عنقریب دیکھہ لیگا جبکہ پردہ کھل جاویگا جھوٹ سچ معلوم ہوجاویگا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابو عامر واعظ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک حبشی غلام رقعہ لئے ہوئے میرے پاس آیا مینے رقعے کو پڑھا اوسمین یہہ لکھا ہوا تھا اسعدک اللہ یا اخی بمساعرۃ الفکرۃ ونعمک بموانسۃ العبرۃ وافردک بحب الخلوۃ ویقظک من الغفلۃ اے ابو عامر مین ایک بھائی ہون تمہارے بھائیون سے مجھے تمہارے آنے کی خبر پہونچی مین اس سے خوش ہوا تمہاری ملاقات تمہاری مجالست تمہاری باتین سننے کا مشتاق ہوا مجھے اسقدر شوق ہے کہ اگر وہ میرے اوپر ہوتا تو وہ مجھپر سایہ کرتا اور جو میرے نیچے ہوتا تو مجھے اوٹھا لیتا مین تمہین اوس ذات کی قسم دیتا ہون جسنے تمہین بلاغت عنایت فرمائی کہ تم ضرور اپنی زیارت سے مجھے مشرف کرو والسلام ابو عامر کہتے ہین کہ مین قاصد کے ساتھہ کھڑا ہوا وہ مجھے قبا کیطرف لیگیا ایک ویرانہ شاہ مکان مین مجھے اوتارا اور کہا تو یہان ٹہیر تا کہ مین تیرے لئے اجازت مانگون مین ٹہیر گیا پھر وہ میری طرف کل کے آیا اور کہا داخل ہو مین اندر گیا ناگاہ ایک گھر تنہا ویرانے مین تھا کھجور کی ٹہنیون کا دروازہ تھا اور ایک آدمی بوڑھا قبلے کیطرف مونہہ کئے ہوئے بیٹھا ہوا تھا اگر تو اوسے دیکھے تو گمان کرے کہ وہ ولی سے مکروب اور خشیت سے محزون ہے اوسکے چہرہ پر حزن کے آثار ظاہر تھے روتے روتے آنکھین جاتی رہی تھین اوسکی انکھونکے پردے مرض تھے مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا ناگاہ وہ اندھا اپانج دکھیا تھا اوسنے کہا اے ابو عامر اللہ تعالے تیرے دلکو گناہون کے میل کچیل سے دھووے میرا دل تیری طرف تیرے وعظ ونصیحت سننے کیطرف مشتاق رہا کرتا تھا میرے ایک غم ہے کہ وہ ناسور ہوگیا ہے واعظون کو اوسکے علاج نے تھکا دیا ہے طبیبون کو اوسکی شفا نے عاجز کردیا مجھے خبر پہونچی ہے کہ تیرے مرہم غمون اور دردون کو نفع دیتے ہین سو اللہ تعالے تجھپر رحم کرے تو تریاق رکھنے مین جلدی کر گو تلخ ہی کیون نہو اسلئے کہ مین اون لوگون مین سے ہون جو کہ بامید شفا دوا کی ایذا پر صبر کرتے ہین ابو عامر کہتے ہین کہ مین نے ایسی صورت دیکھی کہ اوسنے متحیر کردیا ایسا کلام سنا کہ مجھے گھبرا دیا مین دیر تک فکر کرتا رہا پھر مجھے ایسی باتین آگئین کہ مشکل مضمون بآسانی سمجھہ مین آجاوے سے والون کو اوسکا مطلب حاصل ہوجاوے مین نے کہا اے شیخ تو اپنے دل کی نگاہ کو ملکوت سمار مین

ڈال اپنی معرفت کے کان کو سکان ارجاء مین جولان دے اپنی حقیقت ایمان کو جنت الماوی کیطرف نقل کر سو جو اللہ تعالے نے اپنے اولیا کے لئے اوسمین تیار رکھا ہے
تو اوسکو دیکھ لیگا پھر تو نار لظی کو جانک تو جو کچھ اللہ تعالے نے اشقیا کے لئے اوسمین تیار رکھا ہی تو اوسے دیکھے گا ان دونون گھرون مین بہت تفاوت ہے یہ
دونون گروہ موت مین برابر نہین ہین شیخ رویا چیخا چلایا سمٹ گیا دوہرا ہو گیا اسقدر رویا کہ زمین کو سیراب کر دیا اور کہا اے ابو عامر واللہ تیری دوا
میری بیماری پر لگ گئی مین امید رکھتا ہون کہ تیرے پاس میری شفا ہے تو اور زیادہ کر اللہ تجھپر رحم فرماوے یہنے کہا اے شیخ بیشک اللہ تعالے تیرے چہپے کو
جانتا ہے تیرے دل کی حقیقت پر مطلع ہے خلوت مین تجھے اپنی آنکھہ سے دیکھتا ہے جہان کہین تو ہو جبکہ تو اوسکی خلق سے پردہ کرتا ہے اور اوسکے روبرو
کھلم کھلا پیش آتا ہے شیخ جسطرح پہلے چیخا تھا اب بھی اوسیطرح چیخا پھر کہا کون ہے میرے فقر کے لئے کون ہے میرے فاقے کے لئے کون ہے میرے گناہ کے لئے کون
ہے میرے خطیئہ کے لئے تو ہی ہے میرے لئے اے میرے مولی اور تیری ہی طرف ہے میرا پھر جانا اور ٹھکانا پھر کر گر پڑا رحمہ اللہ تعالے اسکے بعد ایک لڑکی صدیہ
کا کرتا پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے نکل کے میری طرف آئی سجدے کے مارے اوسکی پیشانی اور ناک جاتی رہی تھی اوسکے پاؤن کہڑے رہتے رہتے ورم
کر آئے تھے رنگ اوسکا زرد ہو گیا تھا اوسنے مجھہ سے کہا واللہ تو نے خوب کیا یا حادی قلوب العارفین ومثیر اشجان غلیل الحزونین لا نسی اللہ الخ
ھذا المقام رب العالمین یہ شیخ میرے والد تھے بیس برس سے بیماری مین مبتلا تھے نماز پڑہتے پڑہتے اپاہج ہو گئے کہڑے ہونے کی طاقت نرہی یہانتک روتے
روتے نابینا ہو گئے اللہ تعالے سے یہہ تمنا کیا کرتے اور کہتے کہ مین مجلس ابو عامر مین حاضر ہوتا اپنی فکر مردہ کو زندہ کرتا نیند کی اونگ کو دور کرتا اگر مین دوبارہ
اوسکا وعظ سنتا تو وہ مجھے قتل کرتا سو اللہ تعالے تجھے جزاے خیر دے اور جو کچھہ کہ اوسنے اپنی حکمت سے تجھے عنایت فرمایا ہے اوسکے ساتھہ تجھے متمتع کرے پھر وہ
اپنے باپ پر جھک پڑی اوسکی آنکھون کے درمیان کا بوسہ لینے لگی روتی اور یہہ کہتی جاتی تھی اے میرے باپ اے میرے باپ اے وہ شخص جسکو گناہ پر رونے
نے اندہا کر دیا اے میرے باپ اے میرے باپ اے وہ شخص جسکو اپنے رب کی وعید کے ذکر نے قتل کر دیا اے میرے باپ اے میرے باپ اے گریہ و سوز کے دوست
اے میرے باپ اے میرے باپ اے زاری و دعا کے ہمنشین اے میرے باپ اے میرے باپ اے واعظون خطیبون کے پچھاڑے ہوئے اے میرے باپ اے
میرے باپ اے وعظ و حکمار کے مارے ہوئے ابو عامر کہتے ہین یہنے اوسے جواب دیا اور کہا اے حیران رونے والے نوحہ کرنے والے بیشک تیرے باپ نے اثقال
کیا اور وہ دار جزا مین پہونچ گیا جو اوسنے کیا اوسکا معائنہ کر لیا اور وہ ایسے رب کی کتاب مین ضبط کیا گیا ہے جو کہ نہ بہنکتا ہے نہ بہولتا ہے سو اگر وہ محسن
ہے تو اوسکے لئے قرب ہے اور جو گناہ گار ہے تو وہ برائی والون کے گہر مین وارد ہو گا یہہ لڑکی بھی اپنے باپ کیطرح چلائی اور اوسکے بدن سے پسینا پکنے لگا پھر گئی
رحمہا اللہ تعالے ہمنے دونون پر نماز پڑہی پہر اونکو دفن کر دیا مینے دریافت کیا کہ یہہ کون تھے کسی نے کہا کہ یہہ دونون حسین بن علی بن ابی طالب علیہما السلام کی
اولاد سے تھے مین ہمیشہ گہبراتا رہا سو جہ سے کہ مین نے اونپر جنایت کی یہانتک کہ مین نے اونکو خواب مین دیکھا، اونپر سبز حلے تھے یہنے اونکو مرحبا و اہلاً و سہلاً کہا اور
یہہ عرض کیا کہ مینے جو تم دونون کو وعظ و نصیحت کی مین اس سے ڈرتا رہا اب تم مجھے بتاؤ کہ اللہ تعالے نے تمہارے ساتھہ کیا کیا شیخ نے یہہ شعر پڑہے ؎

انت شریکی فی الذی نلتہ	مستاھلا ذاک ایا عامر	وکل من ایقظ ذا غفلۃ	فنصف ما یعطاہ للآمر
من رد عبدا مذنبا کان لکم	قد راتب رب العزۃ القاھر	وا جتمعا فی دار عدن وفی	جوار رب سید غافر

اے ابو عامر مین ایسے رب کریم پر وارد ہوا جو کہ راضی ہے خفا نہین سو اوسنے مجھے جنتون مین بسایا خوبصورت حورون سے میرا نکاح کر دیا اے ابو عامر تو ہر وقت کثرت
سے استغفار کیا کر اور رات کو سحر کے وقت اور اس بات پر حرص کر تو رب عزیز غفار کے جوار مین رہیگا ؛

باب ہفتم محبان الہی کی بیماری اور اونکی مناجات کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالےٰ نے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقون الگ رہتی ہین اونکی کروٹین اپنے سونے کیجگہ سے پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین ف اللہ سے لالچ برا نہین نہ اوس سے ڈرا اور اسواسطے بندگی کرتے ہین تو قبول ہے مگر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف و رجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہین اتنے نہایت عمدہ اور شریف لالچ محبت والون کا لالچ ہے اپنے مولیٰ کے دیدار اور اوسکے قرب و جوار مین ابونعیم نے باسناد خود حسین بن زیاد سے روایت کیا یہہ کہتے ہین فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا اے حسین اللہ تعالےٰ ہر رات سمار دنیا کیطرف نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے وہ جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعوی کرتا ہے جب رات کی اندہیری آتی ہے تو مجھہ سے سو رہتا ہے کیا نہین دوست رکھتا ہر دوست تنہائی کو اپنے دوست کے ساتھہ ہشیار ہو مین یہہ ہون اپنے دوستون پر مطلع ہون جب اونکو رات آگھیرتی ہے تو مین اونکی آنکھون کے درمیان مین اپنے نفس کی مثال بناتا ہون پھر وہ مجھہ سے بالمشاہدہ خطاب کرتے ہین اور میرے حضور مین مجھہ سے بات چیت کرتے ہین کل کو میری جنتون مین اپنے دوستون کی آنکھین ٹھنڈی کرونگا یہہ قول ایک اور وجہ سے بھی روایت کیا گیا ہے اوسمین یہہ ہے کہ مین اونکی بینائیان اونکے دلون مین کر دیتا ہون اور اونکی آنکھون کے درمیان مین اپنے نفس کی مثال بناتا ہون ابونعیم نے باسناد خود احمد بن ابی الحواری سے روایت کیا احمد نے کہا مین ابوسلیمان رحمہ اللہ کے پاس گیا اونکو روتے دیکھا مین نے کہا تمھین کیا چیز رولاتی ہے اونھون نے کہا خرابی ہو تیری اے احمد جب رات آتی ہے اور ہر دوست اپنے دوست کے ساتھہ خلوت کرتا ہے تو اہل محبت اپنے پاؤن کو بچھاتے ہین اور اونکے گالون پر آنسو بہتے ہین اور جلیل جل جلالہ اونکو جھانکتا ہے اور فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی آنکھہ کی کہ جو لوگ میرے کلام سے لذت لیتے ہین اور میری مناجات سے راحت چاہتے ہین اور مین اونپر اونکی خلوتون مین مطلع ہون تو مین اونکا ٹھنکنا سنتا ہون اور اونکا رونا اور اونکا حنین دیکھتا ہون اے جبریل تو اونمین ندا کر دے کہ یہہ کیا ہے جو مین تم مین دیکھہ رہا ہون کیا تمھین کسی مخبر نے یہہ خبر دی ہے کہ حبیب اپنے احباب کو آگ کے ساتھہ عذاب کریگا یہہ بات کیونکر اچھی ہو سکتی ہے کہ مین ایسے لوگون کو عذاب کرون کہ جب رات اونکو گھیرتی ہے تو وہ میری خوشامد کرتے ہین سو مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ جب وہ قیامت مین مجھپر وارد ہونگے تو مین اونکے لئے اپنا مونھہ کھولونگا اور میرے ریاض قدس اونکو عنایت کرونگا یہہ قصہ اور طرح پر احمد بن ابی سلیمان سے روایت کیا گیا ہے اوسکے اول مین یہہ زیادہ ہی کہ بیشک اللہ تعالےٰ ہر رات سمار دنیا کیطرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوی کرتا ہے جب اوسکو رات آگھیرتی ہے تو مجھہ سے سو رہتا ہے حبیب اپنے حبیب سے کیونکر سوتا ہے اور مین اوسپر مطلع ہون جب وہ اوٹھتے ہین تو مین اونکے ابصار اونکے دلون مین کر دیتا ہون پھر وہ مجھہ سے بالمخاطبہ باتین کرتے ہین باقی قصہ مثل اول کے مختصر طور پر ذکر کیا ابونعیم نے باسناد خود ذوالنون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اونھون نے کہا کاش تو دیکھتا کسی ایک کو محبان الٰہی مین سے اس حال مین کہ وہ اپنی نماز اور قرارت کیطرف کھڑا ہوا ہو پھر جب وہ اپنی نمازگاہ مین ٹھیرا اور اپنے مالک کا کلام شروع کیا تو اوسکے دل پر خطرہ گزرا کہ یہہ مقام وہ مقام ہے جسمین رب العالمین کے لئے لوگ کھڑے ہونگے سو اوسکا دل اپنی جگہہ سے سرک گیا اور اوسکی عقل جاتی رہی ان لوگون کے دل ملکوت سموات مین لٹکے ہوئے ہین اور انکے بدن خالق کے روبرو عاریت ہین انکے ہموم ہمیشہ فکر کے ساتھہ ہین اور ابونعیم نے بسند خود ذوالنون رضی اللہ عنہ سے انکے وصف مین یہہ بھی روایت کیا ہے کہ یہہ لوگ کلام رحمٰن سے لذت لیتے ہین اور اوسکے کلام کے ساتھہ اپنی جانون پر روتے ہین مثل رونے کبوتر کے اس حال مین کہ خوش ہین اپنی خلوتون مین کوئی عضو اونکا سست نہین ہوتا اور نہ کوئی قدم اونکا تاریکیون کے پردون کے نیچے راحت چاہتا ہے ابواسحق سلولی کہتے ہین سعید بن علقمہ کی ماں نے مجھہ سے بیان کیا اور یہہ قبیلہ بنی طی کی تھین کہا ہمارے درمیان مین اور داؤد طائی کے درمیان مین ایک چھوٹی دیوار تھی سو مین اکثر رات اونکا رونا سنتے تھے اونکا رونا نہین رکتا تھا اور مینے آدھی رات مین اکثر اونکو یہہ کہتے سنا الٰہی تیرے غم نے مجھپر سارے غم بیکار کر دئے اور میرے اور جاگنے کے درمیان مین دوستی کر دی اور تیرے دیدار کے شوق نے سب خواہشین اور لذتین مجھہ سے دور کر دین سو مین اے کریم تیرے قید خانے مین مطلوب

ہون کہتے ہین اور اکثر سحر کے وقت کچھ قرآن کے ساتھہ ترنم کرتے تھے مین یہہ گمان کرتی ہون کہ دنیا کی ساری نعیم اوس گھڑی اونکے ترنم مین جمع کی گئی تھی کہتے ہین یہہ اپنے گھر مین تنہا رہتی اور چراغ نہین روشن کرتی تھی ربیع نے کہا مین اور محمد بن منکدر اور ثابت بنانی ابلہ مین ریحانہ مجنونہ کے پاس رات کو رہی وہ رات کو اوٹھین اور یہہ کہتی تھین ؎

قام المحب الی المؤمل قومۃ		کاد الفؤاد من السرور یطیر	

یعنی کھڑا ہوا محب اوسکی طرف جسکی وہ آرزو رکھتا ہے لگتا ہے کہ دل خوشی کے مارے اوڑجاوے پھر جب آدھی رات ہوئی تو مینے اونکو کہتے سنا ؎

لا تستانسن بمن توحشک نظرتہ		فقنعن من التذکار فی الظلم		واجھد ولا تکسل فانک فی اللیل فارغ		یسقیک کأس وداد العز والکرم

یعنی انس نکر ایسے شخص کے ساتھہ کہ اوسکا دیکھنا تجھے وحشت مین ڈالے اسلئے کہ تو اندھیریون مین ذکر کرنے سے روکا جائیگا اور تو کوشش و محنت کر اور رات مین غمگین رہا کر وہ تجھے عزت و کریم کی دوستی کا پیالہ پلائیگا پھر آواز سے کہتین واحزناہ واسیداہ مینے اونسے کہا یہہ غم و حزن کا پکارنا کس سبب سے ہے اونھون نے کہا ؎

ذھب الظلام بانسہ وبالفہ		لیت الظلام بانسہ یتجدد	

یعنی یہہ غم مجھے اسوجہ سے ہے کہ اندھیری اوسکی انس والفت کو لیگئی کاش یہہ تاریکی اوسکے انس کی نئی ہوتی جاتی اسکو حافظ ابوالفرج نے باسناد خود ربیع سے روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے مطرف بن ابی بکر ہذلی سے نقل کیا یہہ کہتے ہین کہ قبیلۂ عبدالقیس مین ایک بوڑھیا عابدہ تھی جب رات آتی تو کھڑی ہوتی اور کہتی کہ محب اپنے حبیب کی خدمت سے ملول نہین ہوتا ہے حسن بن علی کے طریق سے روایت کیا گیا ہے یہہ یحیی بن سلام سے روایت کرتے ہین یحیی نے کہا کہ یحیی بن معاذ رازی سے کسی نے کہا کہ ایک نیک آدمی سے جسنے اوزاعی و سفیان کو پایا یہہ بات روایت کی گئی ہے کہ کسی شخص سے یہہ پوچھا کہ غائب پر فراست کب واقع ہوتی ہے اسنے کہا جبکہ محبوب الٰہی کا محب اور مبغوض الٰہی کا مبغض ہو تو اوسکی فراست غائب پر واقع ہوتی ہے یحیی نے چند شعر پڑھے مضمون اونکا یہہ ہے کہ جس چیز کے ساتھہ اللہ کے سوا محبت رکھے وہ اسراف و ہموم و غموم و افسوس ہے اور کوئی محبوب ہو اوسکا عوض ہو سکتا ہے سوائے رحمن کے کہ اوسکا کوئی بدل نہین محب کی کئی نشانیان ہین جب وہ محبت والے سے ظاہر ہوتی ہین تو وہ پہچانا جاتا ہے محبت والے کا دل غمگین رہتا ہے اور وہ ہمیشہ مغموم مریض ہوتا ہے غم اوسکا اللہ ہی مین ہوتا ہے نہ اوسکے غیر مین عقل اوسکی جاتی رہتی ہے اللہ کے ساتھہ اوسکو عشق ہوتا ہے بال سر کے پریشان پیٹ پیٹھہ سے لگا ہوا چہرے کا رنگ زرد آنکھہ بہتی ہوئی جسکی محبت پلے درجے کا شرف ہے اوسکی محبت کا ہمیشہ ذکر کرتا رہتا ہے پھر جب وہ محبت مین نہایت مشغول ہوتا ہے اور شوق اوسپر غالب ہوجاتا ہے تو اپنی نمازگاہ مین لگا ہوا اپنا احوال کہولتا ہے اور اوسکے آگے اللہ مولی اوسکا کھڑا رہتا ہے یہہ اوسکے سامنے کھڑا ہوا قرآن شریف کی آیتین پڑھتا ہے کبھی رکوع مین کبھی سجدے مین روتا ہے آنسو زمین پر ٹپکتے ہین ابو محمد عبداللہ بن عروہ رحمہ اللہ نے کہا بعض نے چند شعر محبین کی صفت مین میرے سامنے پڑھے مضمون اونکا یہہ ہے کہ ایک قوم اپنی دنیا کے ساتھہ مشغول ہوئی اور ایک قوم نے اپنے مولی کے لئے خلوت اختیار کیا سوا اوسنے اپنی رضا کے دروازے پر اونکو لگا رکھا اور ساری خلق سے اونکو بے پروا کر دیا پس وہ سوا اوسکی محبت اور طاعت کے زندگی بھر اور کچھہ نہین جانتے رات مین اپنے پاؤن کی صف باندھتے ہین اور اللہ مہین کی آنکھہ اونکی نگہبانی کرتی ہے کبھی وہ سجدے کی حالت مین اوس سے مناجات کرتے ہین اور کبھی اپنی خطاؤن پر روتے ہین جب اپنے گزشتہ گناہون مین فکر کرتے ہین تو یہہ فکر اونکے دلونکو گھلاتی اور اونکو رلاتی ہے اور جو خوف ہوتا ہے تو اوسکے ساتھہ پناہ پکڑتے ہین اور اوسی سے اپنا شکوہ بیان کرتے ہین باوجود محنت و مشقت کے روزہ رکھتے ہین بابرکت ہے وہ ذات جس نے اونکو قوت دی یہہ وہی لوگ ہین جنھون نے شاہنشاہ سے سچے دلون سے معاملہ کیا سوا اوسنے اونسے دوستی کی یہہ وہی لوگ ہین کہ اپنی نیند کے سبب سے پسند کئے گئے انھون نے اللہ تعالے کی رضا چاہی

اوسنے اونکو اپنی رضا عنایت فرمائی اور اونکو اپنی جنتون مین بسایا اور اعلے درجے کے منازل مین اونکو جگہہ دی پھر اپنی مراد کو پہونچے سو خوشی ہی اونکے لئے پھر خوشی ہے اونکے لئے ۔

حکایت شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین میری پنڈلی مین ایک بیماری ہوئی سو مین نماز کے لئے تبکلف اوسپر کھڑا ہوتا تھا ایک رات مین اوسپر کھڑا ہوا درد کی مجھے نہایت ایذا ہوئی مین بیٹھہ گیا پھر اپنا تہمد لپیٹا محراب مین اوسپر سر رکھہ کے سو رہا مین سوتا تھا کہ ایک جوان عورت نہایت حسین جمیل اور عورتون کے درمیان مین آئی یہ سب عورتین سنوری ہوئی تھین پھر وہ میرے سر پہ کھڑی ہوئی اور وہ عورتین اوسکے پیچھے کھڑی رہین بعض عورتون سے اوسنے کہا کہ اسکو اوٹھاؤ اور جگاؤ نہین وہ میری طرف آئین مجھے اوٹھایا مین اونکی طرف خواب مین دیکھہ رہا تھا پھر اور عورتون سے جو اوسکے ساتھہ تھین یہہ کہا کہ اسکے لئے فرش بچھاؤ بچھونا کر تکیے لگاؤ یہہ کہتے ہین کہ اونھون نے میرے نیچے سات توشکین بچھائین مین نے اونکا مثل دنیا مین کبھی نہین دیکھا اور میرے سر کے نیچے خوبصورت سبز تکیے رکھے پھر جن عورتون نے مجھے اوٹھایا تھا اونسے کہا کہ آہستہ سے اسکو بچھونے پر رکھو ہلائیو نہین اونھون نے مجھے بچھونون پر رکھدیا اور مین اوسکی طرف اور جو میرے لئے حکم کر رہی تھی دیکھہ رہا تھا پھر کہا اسکے آس پاس ریحان رکھدو چنبیلی کے پھول لائے گئے اونسے بچھونا سجایا گیا پھر وہ میری طرف کھڑی ہوئی بیماری کی جگہہ اوسنے اپنا ہاتھہ رکھا اور اوس جگہہ کو مسح کیا پھر کہنے لگی قم شفاک اللہ الی صلوتک غیر مضرور یعنی کھڑا ہو اللہ تجھے شفا دے اپنی نماز کیطرف اس حال مین کہ تجھے کوئی ایذا نہ ہو پہنچے پھر مین جاگ اوٹھا قسم ہے اللہ کی میرا یہہ حال ہوا کہ گویا ایک رسی تھی کہ مجھسے کھولدی گئی پھر اوس رات سے اب تک وہ بیماری مجھے نہین ہوئی اور نہ اوسکی بات کی لذت میرے دل سے گئی ۔

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک رات مین اپنی معمولی نماز سے سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک جوان عورت سبز ریشمین کپڑے پہنے ہوئے آئی نہایت حسین تھی اوس سے زیادہ خوبصورت مینے کبھی نہین دیکھا اوسکے دونون پاؤن مین دو جوتیان تھین یہہ تسبیح کرتی تھین اور انکی دونون باگین تقدیس کرتی تھین اور وہ عورت کہتی تھی اے ابن زید میری طلب مین کوشش کر اسلئے کہ مین تیری طلب مین ہون پھر کہنے لگی مجھے کون خریدتا ہے میرا خاوند کون بنتا ہے کہ اوسکو اپنے نفع مین کسیطرح کا نقصان نہو مینے کہا تیری کیا قیمت ہے اوسنے کہا اللہ تعالے کی محبت پھر اوسکی طاعت اور طول فکر جو رونے کے ساتھہ ملا ہوا ہو مینے پوچھا تو کسکی ملک ہے اوسنے کہا مین ایسے مالک کی ہون کہ جو اوسکے پاس قیمت لے آوے وہ اوسکو نہین پہنچتا راوی کہتا ہے کہ عبدالواحد جاگ اوٹھے اور قسم کہائی کہ رات کو نہ سوئین یہہ سلف صالح کے اوس گروہ مین سے ہین جنھون نے چالیس برس تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہی ۔

حکایت شیخ ابوبکر ضریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے پڑوس مین ایک جوان خوبصورت رہتا تھا دن کو روزہ رکھتا افطار نہین کرتا رات کو کھڑا رہتا تھا سوتا نہین ایک دن وہ میرے پاس آیا مجھہ سے کہا اے اوستاد مین رات کو اپنے ورد سے سو گیا خواب مین دیکھا کہ گویا محراب پھٹ گئی اور کئی عورتین نہایت خوبصورت اوسمین سے نکلین اونسے زیادہ خوبصورت عورتین مینے کبھی نہین دیکھی نہین اونمین ایک عورت بدصورت بڑے ہونٹھہ والی تھی اوس سے بڑھکر بدصورت عورت مینے کبھی نہین دیکھی تھی مینے اونسے پوچھا تم کسکے لئے ہو اور یہہ بدصورت عورت کسکے واسطے ہے اونھون نے کہا ہم تیری وہ راتین ہین جو گزر گئین اور یہہ بدصورت وہ رات ہے جسمین تو سو رہا اگر اس رات مین تو مرجاتا تو یہی بدشکل عورت تیرا حصہ ہوتی پھر وہ عورت بدصورت کہنے لگی تو اپنے مولی سے سوال کر اور مجھے اپنی پہلی حالت پہ پھیر دے تو نے ہی مجھے اپنے ہمسرون مین بدشکل کر دیا اب تو زندگی بھر راتون کو نہ سونا اور جو سوئیگا تو وہ ہمیشہ میری مثل ہونگی جس شخص نے تاریکیون مین ہم سے سرور حاصل کیا ہم اوسکے لئے سرور ہین اوسکے واسطے اونچے اونچے محل ہین وہ اون مین بسے گا تیرے لئے اللہ تعالے نے بھلائی چاہی جب تو ہمکو تیرے پاس بھیجکر تجھے نصیحت کر دی گئی سو تو خوش ہو جا کہ مولی کو تیرا خیال ہے ایک عورت نے خوبصورت عورتون مین سے اوسکو جواب دیا اور کہا تجھے بھلائی کی بشارت ہو تو اپنے مقصد کو پہونچ گیا جنۃ الخلد مین ہمیشہ ہمیشہ رہیگا ہم تیری وہ راتین ہین جنمین تو جاگتا اور آہستہ آہستہ خوش آوازی سے قرآن پڑہتا تھا

ہم وہ خوبصورت عورتین ہین کہ اندھیریون مین آہ و نالہ کرکے ہم سے منگنی کرتا تھا خوش ہوجا جو تو ملک برجواد سے امید رکھتا تھا وہ تجھے حاصل ہوگیا قیامت کو تو اوسے دیکھیگا وہ کہلم کہلا تجلی فرمائیگا تجھے اوسکے قریب لیجاوینگے تو تحیات سے خطا اوٹھائیگا پھر اوس جوان نے ایک چیخ ماری اور گر کر مرگیا رحمہ اللہ تعالے ؛

حکایت ایک عارف باللہ رحمہ اللہ فرماتے ہین ایک رات مین اپنے ورد سے سو رہا خواب مین ایک خوبصورت عورت کو دیکھا کہ اوس سے زیادہ حسین اور اوس سے بڑھکر خوشبودار عورت مینے کبھی نہین دیکھی تھی ایک رقعہ اوسکے ہاتھ مین تھا وہ مجھے دیا اور کہا جو اسمین لکھا ہے اوسکو پڑھ لے مین نے اوسکو پڑھا اوسمین یہہ لکھا ہوا تھا کہ تونے ذرا سی نیند کے ساتھ ایسے عمدہ عیش سے لذت لی جو کہ جنت کے بالاخانون مین ولدان کے ساتھ ہوگا خوبصورت عورتون کے ساتھ باغون مین رہیگا ہمیشہ ہمیشہ عیش و آرام کریگا وہان موت نہین اب تو اپنے خواب سے بیدار ہوا سلئے کہ قرآن کا تہجد مین پڑھنا نیند سے بہتر ہے کہتے ہین کہ مین جاگ اوٹھا اور رعب مجھپر طاری تھا واللہ جب کبھی مین اوسکو یاد کرتا ہون تو میری نیند اوڑ جاتی ہے ؎

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم	حرام کرد برائے تو خواب شیرین را

حکایت شیخ مطہر سعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالے کے شوق مین ساٹھہ برس روئے ایک بار خواب مین دیکھا کہ گویا وہ ایک نہر کے کنارے پر کھڑے ہین مشک خالص کے ساتھہ وہ بہ رہی ہے اوسکے دونون جانب موتیون کے درخت سونے کی ٹہنیان ہین اور کئی عورتین سنوری ہوئی ایک آواز سے کہہ رہی ہین پاک ہے وہ ذات جسکی ہر زبان سے تسبیح کیجاتی ہے پاک ہے وہ پاک ہے وہ ذات جو ہر مکان مین موجود ہے یعنی اوسکا علم پاک ہے وہ ذات جو سب زمانون مین ہمیشہ سے پاک ہے وہ انہون نے اونسے پوچھا تم کون ہو اونہون نے کہا ہم رحمن پاک کی خلق سے ایک خلق ہین انہون نے کہا تم یہان کیا کرتی ہو اونہون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب اور لوگون کے معبود نے ایسے لوگون کے لئے ہمکو پیدا کیا ہے جو کہ رات کو اپنے پاؤن پر کھڑے رہتے ہین پروردگار عالم معبود عالم سے مناجات کرتے ہین سوا اونکے سارے غم چلے جاتے ہین اور لوگ سوتے ہوتے ہین ؛

حکایت شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اونکو روتے پایا پوچھا آپ کیون روتے ہین کہا رات کو میرے پاس لڑکی آئی کہا آج کی رات گرمی ہے یہہ کوزہ آپکے لئے یہان لٹکائے جاتی ہون تاکہ ٹنڈا ہوجاوے مینے کہا بہتر ہے فرماتے ہین پھر مجھپر نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک عورت نہایت حسین آسمان سے اوتری مینے پوچھا تو کسکے لئے ہے اوسنے کہا مین اوسکے لئے ہون جو کوزہ کا ٹنڈا کیا ہوا پانی نہین پیتا پھر مین جاگ اوٹھا اور اوس کوزے کو لیکے زمین پر دے مارا حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے بچشم خود اوسکے ٹکڑے ٹوٹے ہوئے دیکھے کسی نے اونکو اوٹھایا نتھا یہانتک کہ اوسپر مٹی چڑھ گئی تھی ؛

حکایت شیخ ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک رات اپنے ورد سے سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک حور کہہ رہی ہے اے ابو سلیمان تو سوتا ہے اور مین تیرے لئے پانسو برس سے خیمون مین پالی جاتی ہون یا جیسا کہ کہا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کو پسند نہین کہ اوسکے دوست دنیا کی لذت لین اور اوسکی لذیذ چیزون سے مزہ اوٹھائین تاکہ پورا پورا ثواب آخرت کا اونکو نصیب ہو ہمیشہ ہمیشہ کا آرام وہین حاصل ہو دنیا چند روزہ ہے اسکی لذت بہت جلد مٹ جاتی ہے ایسے ہی یہان کا رنج و غم بہی جلدی سے گزر جاتا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بہی نماز روزہ تہجد جہاد وغیرہ کرتے تہے مگر دنیا کو بے حقیقت سمجھتے تہے اسکی لذتون کیطرف کچھہ توجہ نہتی اسکے عیش و آرام سے بچتے تہے اسکے لئے نہایت اہتمام رکھتے تہے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مین چاہون تو میرے لئے بہی پتلی پتلی روٹیان پکائی جاوین مگر اللہ تعالے یہہ فرماتا ہے اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا اس سے معلوم ہوا کہ دنیاے فانی کی لذائذ کی تمتع لینے سے عالم باقی کے اجر و ثواب مین کمی ہوجاتی ہے ؛

حکایت ایک عابد نے چالیس برس اللہ عزوجل کی عبادت کی ایک رات اونکو ناز نے آگیر کہنے لگے آہی تونے میرے لئے جنت مین مہیا کیا ہے وہ مجھے

دکھاے اور جتنی حورین تیرے واسطے تیار کیا ہے اونکو مجھے بتادے بات پوری نکرنے پاے تھے کہ محراب پھٹ گئی اوسمین سے ایک حور نکلی اگر وہ دنیا کیطرف نکلتی تو ساری دنیا والون کو مفتون کردیتی انہون نے اوس سے کہا تو انس ہے یا جن وہ کہنے لگی تو نے اپنے مولی سے شکوہ کیا اوسکو تیرا شکوہ معلوم ہوا اور جو تو اوس سے امید رکھتا تھا وہ تجھے عنایت فرمایا رنج و بلا دور کیا تیرے انس کے لئے اوسنے مجھے تیرے پاس بھیجا اگر تو میری باتین سننا چاہتا ہے تو مین تجھ سے رات بھر باتین کرونگی انہون نے کہا تو کسکے لئے ہے اوسنے کہا مین تیرے واسطے ہون انہون نے کہا میرے لئے تیری مثل اور کتنی حورین ہین اوسنے کہا ایک سو اور ہر حور کے سو خادم اور ہر خادم کے لئے سو وصیفہ اور ہر وصیفہ کیواسطے سو قہرمانہ یہ سنکے خوش ہوگئے اور خوشی کے مارے کہنے لگے اے حور ایسا کوئی ہے کہ مجھ سے زیادہ اوسکو عطا ملی ہو وہ بولی اے مسکین یہ عطا تو نہایت کم رتبے والون کی ہے جو کہ استغفر اللہ العظیم کہا کرتے ہین اور اللہ تعالے انکی مغفرت فرماتا ہے پھر سورج ڈوبتے وقت اللہ تعالے سے مغفرت چاہتے ہین وہ اونکو بخشدیتا ہے پھر کہنے لگی اللہ تعالے کے لئے خاص منتخب لوگ ہین کہ پہلے ہی سے اپنی محبت کیواسطے اونکو پسند فرمایا ہے اپنی خلق کی پیدایش سے پہلے اونکو چن لیا ہے سو وہ حکمت و بیان کے ودایع ہین اس سے معلوم ہوا کہ استغفار پڑھنے سے حورین ملتی ہین اسکے سوا قرآن شریف مین تین فائدے استغفار کے بیان فرمائے ہین ایک مینہ کا برسنا دوسرا مال کا بڑھنا تیسرا اولاد کثرت سے پیدا ہونا حدیث شریف مین بھی استغفار کی بہت فضیلت ذکر فرمائی ہے ایک یہ ہے کہ جب آدمی سے بمقتضاے بشریت گناہ ہوجاتا ہے پھر وہ استغفار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ اپنی وسعت رحمت سے اوسکے گناہ سے درگزر فرماتا ہے کتاب معوا کو بہ اس باب مین بے مثل و بیمثال ہے ۔

حکایت عمرہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کی بی بی اپنے خاوند کو رات کو جگاتین اور کہتین اے شخص رات چلی گئی اور تیرا رستہ دور و دراز ہے اور ہمارا توشہ تھوڑا ہے صالحین کے قافلے ہمارے آگے چلے گئے اور ہم باقی ہین بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ عشا کی نماز پڑھ چکتی تو کپڑے پہنتی خوشبو ملتی بخور کرتی پھر میرے پاس آتی اور کہتی کیا تجھے حاجت ہے اگر مین کہتا ہان تو میرے ساتھ رہتی اور جو مین کہتا نہین تو اپنے کپڑے اوتار کے اور لباس پہنکے صبح تک کھڑی ہوکے نماز پڑھا کرتی ۔

حکایت بعض ملوک کی ایک لونڈی تھی اوسکا نام جوہرہ تھا وہ آزاد کردی گئی تھی ایک دن اوسکا گزر ابو عبداللہ ترابی رضی اللہ عنہ پر ہوا یہ ایک کوٹھری مین عبادت کیا کرتی تھی اوسنے انکے ساتھ نکاح کرلیا اور انکے ساتھ عبادت کرنے لگی اسنے خواب مین دیکھا کہ خیمے لگے ہوئے ہین پوچھا یہ خیمے کسکے لئے لگائے گئے ہین کسی نے کہا یہ اونکے لئے ہین جو قرآن کو تہجد مین پڑھتے ہین اس خواب کے بعد اوسنے سونا چھوڑ دیا اپنے خاوند کو جگاتی اور کہتی اے ابو عبداللہ قافلہ چلا گیا ۔

حکایت عسقلان کے عابدون مین سے کوئی عابد ایک رات چھت پر کھڑا ہوا تہجد پڑھنا چاہتا تھا اتنے مین یکایک دریا سے ایک ہاتف نے آواز دی کہ اے گروہ عابدون کے مین نے عبادت کے تین حصے کئے ایک قیام لیل دوسرا دن کا روزہ تیسرا دعا و تسبیح و استغفار اور یہ بہتر تقسیم ہے سو تم اسمین سے بڑا حصہ لو وہ عابد یہ آواز سنتے ہی مونہہ کے بل گر پڑا روایت ہے کہ ابلیس نعوذ باللہ منہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے لئے صورت بنکے آیا انہون نے اپنا مونہہ اوسکی طرف سے پھیر لیا اللہ تعالے نے یحییٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم اس سے سوال کرو یہ سچ کہیگا انہون نے اوس سے کئی مسئلے پوچھے اونمین سے ایک یہ ہے کہ انہون نے اوس سے پوچھا کہ کبھی تیرا داؤ میرے اوپر چلا کہا ہان ایک رات کھانے سے تمہارا پیٹ بھر گیا تھا اور تم اپنے ورد سے سو گئے تھے حضرت یحییٰ نے فرمایا مین اب کبھی پیٹ بھرکے نہ کھاؤنگا ابلیس نے کہا مین کبھی اب کسی سے خیرخواہی کی بات نہ کہونگا بعض صلحا نے دو شعر پڑھے مضمون اونکا یہ ہے کہ چند لقمے ایسے ہوتے ہین کہ گھڑی بھر کے کھا لینے سے مدت دراز کے کھانے سے منع کرتے ہین اور کئی طالب ایسے ہوتے ہین کہ کسی چیز کے لئے سعی و کوشش کرتے ہین اور اوسمین اونکا ہلاک ہونا ہے اگر وہ سمجھین ۔

حکایت ۱۱ حضرت یحیی علیہ السلام نے ایک بار جو کی روٹی پیٹ بھر کے کھائی اوس رات اپنے ورد سے سو رہے اللہ تعالے نے اونکو وحی بھیجی کہ اے یحیی کیا تو نے کوئی گھر پایا کہ وہ تیرے لئے میرے گھر سے بہتر ہے یا کوئی پڑوس کہ وہ میرے پڑوس سے تیرے لئے بہتر ہے قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ اگر تو فردوس مین ایکبار جھانکے تو تیرا جسم گھل جاوے اور فردوس کے اشتیاق سے تیری جان نکل جاوے اور اگر جہنم مین ایک بار جھانکے تو آنسو رونے کے بعد تو پیپ روویگا اور ٹاٹ پہننے کے تو ہا پہنے لوگون نے دو شعر اس جگہہ پڑہے مضمون اونکا یہ ہے کہ تھوڑے کے ساتھہ قناعت کر غنی کے ساتھہ زندگانی کریگا اسلئے کہ جو شخص زیادہ طلب کرتا ہے وہ فقیر ہے جو کی روٹی پانی کے ساتھہ اور ٹاٹ جو نجات طلب کرتا ہے اوسکے لئے بہت ہے ۔

حکایت ۱۲ رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کہتی ہین کہ رابعہ ساری رات نماز پڑہتین جب صبح صادق طلوع ہوتی تو تہوڑی دیر اپنی نماز گاہ مین سو رہتین یہانتک کہ صبح روشن ہوجاتی جب وہ گہبراکے اس نیند سے بیدار ہوتین تو مین اون کو یہہ کہتے سنتی کہ اے نفس تو کبتک سویگا اور کہانتک نہ اوٹھیگا قریب ہے کہ تو ایسی نیند سویگا کہ سوائے نفخۂ یوم النشور کے اوس سے نہ اوٹھیگا خادمہ کہتی ہین کہ مرتے دم تک اونکی یہی حالت رہی جب اونکے مرنے کا وقت آیا تو اونہون نے مجھکو بلایا اور کہا تو میرے مرنے کی کسی کو خبر نکرنا اور میرا جبہ جو یہہ ہے اسمین مجھے کفنا دینا یہہ جبہ بالون کا تہا جب لوگ سو جاتے تو یہی جبہ مین نماز پڑہتین پہر پہنے اونکو اوس جبے مین اور صوف کی اوڑہنی مین جسکو وہ پہنا کرتی تہین کفنا دیا مین نے اونکو خواب مین دیکہا کہ اونپر سبز استبرق کا حلہ ہے سبز سندس کی اوڑہنی ہے یہہ دونون چیزین ایسی خوبصورت تہین کہ اون سے بہتر پہنے کبہی نہین دیکہین مین نے کہا اے رابعہ وہ جبہ اور وہ اوڑہنی کیا ہوئی جسمین پہنے تجکو کفنایا تہا کہا وہ تو مجھہ سے اوتار لئے گئے اوسکی عوض مین مجھے یہہ دیا گیا جو تو دیکہہ رہی ہے اور میرے کفن تہ کئے گئے اونپر مہر لگائی گئی علیین مین رکہی گئی تاکہ قیامت کے دن اوسکا ثواب مجھے ملے مینے کہا تم اسی لئے دنیا مین عمل کرتی تہین کہا یہہ کیا ہے اوسکے مقابلے مین جو اللہ تعالے نے کرامتین اپنے اولیا کے لئے مہیا فرمائی ہین اور مینے اونکو دیکہا ہے تم مجھے ایسی بات بتلاؤ جس سے مین اللہ تعالے کا تقرب حاصل کرون کہا ذکر اللہ کی کثرت لازم کرلے قریب ہے کہ اسکے ساتھہ تیری قبر مین تو رشک کیجاویگی ۔

حکایت ۱۳ سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بعض اصحاب کہتے ہین کہ مینے تیس برس تک اونکی خدمت کی مینے نہین دیکہا کہ اونہون نے رات دن مین پہلو کو بچہونے پر رکہا ہو صبح کی نماز عشا کے وضو سے پڑہا کرتے تہے لوگون سے بہاگ کے ایک جزیرے مین جو عبادان و بصرے کے درمیان مین تہا جا بسے تہے وجہ بہاگنے کی یہہ ہوئی کہ ایک آدمی کسی سال حج کو گیا جب وہ وہان سے لوٹ کے آیا تو اوسنے اپنے بہائی سے کہا کہ مین نے سہل بن عبد اللہ کو عرفات مین دیکہا اوسنے کہا یوم ترویہ یعنی آٹہوین تاریخ ذی الحجہ کو اونکے رباط مین جو باب بشر حافی مین ہے ہم اونکے پاس تہے اوس شخص نے طلاق کی قسم کہائی کہ اوسنے اونکو موقف مین دیکہا ہے اوسکے بہائی نے کہا چل اوٹہہ ہم اونکے پاس چلین اون سے پوچہین پہر وہ دونون اوٹہکر اونکے پاس گئے سارا ماجرا اون سے بیان کیا اور حکم یمین پوچہا سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجکو اس بات کی کیا حاجت ہے تم تو اللہ تعالے کے ساتھہ مشغول ہو اور حاجی سے کہا تو اپنی بی بی کو رہنے دے اور اس بات کو کسی سے نہ کہنا ۔

حکایت ۱۴ استاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بشر حافی رضی اللہ عنہ کا گزر بعض لوگون پر ہوا اونہون نے کہا یہہ شخص رات بہر نہین سوتا ہے اور افطار نہین کرتا ہے مگر تین دن مین ایک بار بشر روئے اور کہا واللہ مجھے نہین یاد کہ مین ساری رات جاگا ہون اور نہین روزہ رکہا کسی دن مگر اوسکی رات کو افطار کرلیا لیکن اللہ سبحانہ و تعالے اپنے لطف و کرم سے جو بندہ کرتا ہے اوس سے زیادہ دلون مین القا کردیتا ہے ۔

حکایت ۱۵ ابو عبد اللہ بن شجاع صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین مین زمانۂ سیاحت مین مصر پہونچا وہان میرا جی عورتون کو چاہا مینے اپنے بعض دوستون سے اسکا ذکر کیا اوسنے کہا یہان ایک صوفی عورت ہے اوسکی ایک بیٹی خوبصورت ہے قریب بلوغ ہوگئی ہے مین نے اوسکو پیغام بہیجا اوس سے نکاح کیا جب مین اوسکے

پاس گیا تو اوسکو قبلے کیطرف مونہہ کئے ہوئے نماز پڑہتے پایا مجھے شرم آئی کہ یہہ لڑکی ہوکے ایسی عمر مین نماز پڑہ رہی ہے اور مین نہ پڑہون مینے بھی قبلے کیطرف مونہہ کیا جسقدر مقدر تہا اوسقدر نماز پڑہی یہانتک کہ مجھپر نیند کا غلبہ ہوا مین اپنی نماز گاہ مین سورہا وہ اپنی نماز کی جگہہ سورہی جب دوسرا دن ہوا تو بہی ایسا ہی ہوا جب اسپر ایک مدت دراز گزری تو مینے کہا اے عورت میری تیری یکجائی کا کیا فائدہ ہے وہ بولی کہ مین تو اپنے مالک کی خدمت مین ہون اور جسکا حق ہے مین اوسے اوس سے منع نہین کرسکتی مجھے اوسکی بات سے حیا آئی اور اس بات کو ایک مہینے کے قریب زمانہ گزر گیا پہر مجھے سفر درپیش ہوا مینے کہا اے عورت اوس نے کہا بیشک مین نے کہا کہ مینے سفر کا ارادہ کرلیا اوسنے کہا جاہر مکروہ سے سلامتی وعافیت تیرے ساتہہ رہے اور اللہ تعالے تجھے تیری ہر محبوب چیز عنایت کرے مین اوسکہ ہوا جب دروازے کے پاس پہونچا تو کہڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا سیدی درمیان ہماری دنیا مین عہد تہا وہ پورا نہونے پایا امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالے جنت مین پورا ہوجاوے پہر کہا مین تجھے اللہ تعالے کو سونپتی ہون جو خیر مستودع ہے مین اوسکو رخصت کرکے چلدیا دو برس کے بعد مینے اوسکا حال دریافت کیا تو مجھسے کہا گیا کہ تو جس عبادت واجتہاد پہ اوسکو چہوڑ گیا تہا وہ اب اوس سے افضل ہے رضی اللہ عنہا ؛

باب ششم اس امر کے بیان مین کہ محبان الہی اوسکی ملاقات کے مشتاق ہوتے ہین

جاننا چاہئے کہ لقاے الہی کا شوق ایک عالی درجہ ہے اللہ تعالے کی قوت محبت سے پیدا ہوتا ہے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درجے کا سوال اللہ تعالے سے فرماتے تہے جیسا کہ امام احمد وابن حبان نے اپنی صحیح مین اور حاکم نے حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ دعا کرتے تہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی انی اسألک خشیتک فی الغیب والشہادۃ وکلمۃ الحق فی الغضب والرضا والقصد فی الفقر والغنا واسألک نعیما لا ینفد وقرۃ عین لا تنقطع واسألک الرضا بعد القضاء وبرد العیش بعد الموت واسألک لذۃ النظر الی وجہک والشوق الی لقائک من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مہتدین یعنی الہی اپنے علم غیب اور اپنی قدرت کے ساتہہ خلق پر زندہ رکہہ مجھے جب تک کہ جینا میرے لئے بہتر ہو اور وفات دے مجھے جبکہ تو مرنا میرے واسطے بہتر جانے مین تجھہ سے سوال کرتا ہون تیرے خوف کا غیبت وحضور مین اور حق بات کہنے کا غصے اور خوشی مین اور بیچ کی چال چلنے کا محتاجی اور تونگری مین اور سوال کرتا ہون مین تجھہ سے عیش کا کہ تمام نہوجاوے اور آنکھہ کی ٹھنڈک کا کہ منقطع نہو اور مانگتا ہون مین تجھہ سے رضا کو بعد قضا کے اور عیش کی ٹھنڈک کو بعد موت کے اور چاہتا ہون تجھہ سے لذت دیکھنے کی تیرے مونہہ کیطرف اور شوق تیری ملاقات کا کہ کسی مصیبت ضرر دینے والی اور فتنے بہٹکانے والے کیوجہ سے نہو اے اللہ ایمان کی زینت سے ہمکو سنوار دے اور کرہمکو ہدایت کرنے والی راہ پائی ہوئی اور امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو ایک دعا تعلیم فرمائی اور حکم دیا کہ تعاہد کرین اسکے ساتہہ اپنے اہل کا ہر دن اور اس دعا مین یہہ لفظ ہین اللھم انی اسألک الرضا بالقدر وبرد العیش بعد الموت ولذۃ النظر الی وجہک وشوقا الی لقائک من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ واللہ اعلم یعنی اے اللہ مین سوال کرتا ہون تجھہ سے رضا کا قدر کے ساتہہ اور ٹھنڈک عیش کی موت کے بعد اور دیکھنے کی لذت کا تیرے مونہہ کیطرف اور تیری ملاقات کے شوق کا کہ بدون کسی آفت ضرر پہونچانے والی اور کسی فتنے بہٹکانے والے کے ہو اور یہہ لفظ کہ من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ ہے اسلئے فرمایا کہ اللہ تعالے کی ملاقات کی محبت یہہ بعینہ موت کی محبت ہے اور یہہ اکثر یا تو دنیا کی ایذا وتکلیف سے ہوتی ہے اور ایسے وقت مین موت کی تمنا کرنا شرعا منع ہے بہت حدیثون مین اس سے نہی وارد ہوئی ہے یا فتنۂ مضلہ کیوجہ سے موت کی تمنا کی جاتی ہے یعنی دین مین جب کسی فتنے کا خوف ہوتا ہے تو انسان اوس سے بچنے کے لئے موت کی آرزو کرتا ہے یہہ تمنا ایسی حالت مین محمود ہے شرعا منع نہین اور دعا مذکور مین جسکا

سوال کیا گیا ہے وہ اللہ تعالے کی ملاقات کا شوق ہے جو کہ ان دونون باتون سے علحدہ ہے بلکہ یہہ شوق محض محبت سے پیدا ہوتا ہے نہ اسمین دنیا کی تکلیف کا لحاظ ہے نہ دین کے فتنے کا خوف دیکھو اللہ تعالے نے یہود کے حق مین ارشاد فرمایا قل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اگر تمکو ملنا ہے گہر آخرت کا اللہ کے ہان الگ سوا اور لوگون کے تو تم موت کی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو یعنی کہتے تھے کہ جنت مین ہمارے سوائے کوئی نہ جاویگا اور ہمکو عذاب نہوگا اللہ تعالے نے فرمایا اگر یقیناً بہشتی ہو تو مرنے سے کیون ڈرتے ہو اسلئے کہ جو کوئی اچھی حالت پر ہوتا ہے اور اللہ تعالے کی ملاقات کا اسباب درست کرلیتا ہے وہ بیشک لقاے الٰہی کی تمنا کرتا ہے اوسکو ملاقات کی محبت ہوتی ہے اسکو وہی ناخوش کریگا جسکو اپنے کام مین شک شبہہ ہوگا اسیلئے اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین یعنی اور یہہ آرزو کبھی نکرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھ اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگارونکو پھر فرمایا ولتجدنہم احرص الناس علی حیوۃ ج ومن الذین اشرکوا ج یود احدہم لو یعمر الف سنۃ وما ہو بمزحزحہ من العذاب ان یعمر واللہ بصیر بما یعملون یعنی اور تو دیکھے اونکو سب لوگون سے زیادہ حرص جینے کی اور شریک پکڑنے والون سے بھی ایک ایک چاہتا ہے کہ عمر پاوے ہزار برس اور کچھہ اوسکو سرکا نہ دیگا عذاب سے اتنا جینا اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہین اللہ تعالے نے اس آیت مین یہود کی مذمت اس بات پر فرمائی کہ وہ دنیا کی زندگی مین حرص کرتے ہین امام احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا ہرگز موت کی تمنا نکریگا مگر وہ جسکو اپنے عمل پر وثوق ہوگا اور بہت سے سلف صالح لقاے الٰہی کے شوق سے موت کی تمنا کرتے تھے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے مین موت کو دوست رکھتا ہون میرے رب کے اشتیاق کی وجہ سے اور فقر کو چاہتا ہون اپنے رب کی تواضع کے لئے اور بیماری کو دوست رکھتا ہون تاکہ میرا گناہ مٹایا جاوے محمد بن زیاد رحمہ اللہ نے کہا چند نیک لوگ یا کہا علماء وعباد جمع ہوئے اور موت کا ذکر کیا بعض نے کہا اگر میرے پاس کوئی آنیوالا یا ملک الموت آوے پھر کے جو کوئی تم مین کا اس ستون کیطرف دوڑے اور اوسپر اپنا ہاتھہ رکھے وہ مرجاویگا تو مین امید رکھتا ہون کہ تم مین سے کوئی اوسکی طرف مجھہ سے سبقت نکریگا اللہ عزوجل کی ملاقات کے شوق کے سبب سے عبد اللہ بن زکریا نے کہا اگر مجھے اختیار دیا جاوے اس امر مین کہ طاعت الٰہی مین مجھے سو برس کی عمر دیجاوے یا مین آج یا اس گھڑی قبض کیا جاؤن تو بیشک مین یہہ اختیار کرون کہ آج یا اس گھڑی قبض کیا جاؤن اللہ تعالے اور اوسکے رسول اور صالح بندون کے شوق سے ابو عبد الرب زاہد رحمہ اللہ تعالے نے کہا اگر یہہ کہا جاوے کہ جو کوئی اس ستون کو چھوئے گا وہ مرجاویگا تو مجھے خوش آتا ہے کہ مین اللہ ورسول کے شوق سے اوسکی طرف اٹھہ کھڑا ہون ابو عتبۂ خولانی رحمہ اللہ تعالے نے کہا تمہارے بھائیون کو اللہ تعالے کی ملاقات شہد سے زیادہ محبوب تھی سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے کہا کوفے مین ہمدان کا ایک عابد تھا وہ کہا کرتا تھا کیسے نفس کو میرے نفس کے لئے موت خوش نہین آتی مگر جبکہ اللہ تعالے کی ملاقات کو یاد کرتا ہے تو مین اپنے نفس کو اسوقت دیکھتا ہون کہ اوسے موت خوش آتی ہے اسلئے کہ اللہ تعالے کی ملاقات مین برکت وسرور کی امید رکھتا ہے سفیان نے کہا کہ لوگ اوس سے نقل کرتے ہین کہ وہ یہہ بھی کہا کرتا تھا کہ جب مین اللہ تعالے کے روبرو حاضر ہونیکو یاد کرتا ہون تو مین موت کیطرف اس سے زیادہ مشتاق ہوتا ہون کہ پیاسا جسکی پیاس نہایت درجے کی ہو گرمی دن مین جسکی گرمی بڑھی ہوئی ہو ٹھنڈے پانی کیطرف جو بغایت ٹھنڈا ہو مشتاق ہوتا ہے رباح قیسی کہتے ہین کہ مین ابو دہن ضرار کے پاس آیا اونہون نے مجھہ سے کہا اے رباح کیا رات دن تیری دراز ہوگئی مینے کہا کس سبب سے کہا اللہ تعالے کی ملاقات کے شوق سے مینے سکوت کیا اور ربیعہ کے پاس گیا اونسے یہہ ذکر کیا پھر مینے اونکے کپڑے کی دری سے کرتا پھاڑنے کی آواز سنی اور وہ یہہ کہتی تھین لیکن مین ہان یعنی میرے دن رات لقاے الٰہی کے شوق مین دراز ہوگئی ؎

چلا ہے روز قیامت برابری کرنے		تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری رات		تو روز حشر کو کاٹے گا کسطرح زاہد		کبھی کوئی غم فرقت مین ہے گزاری رات	

عبید اللہ بن محمد تیمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک عابد عورت کو یہہ کہتے سنا قسم ہے اللہ کی بیشک مین اپنے سے ملول ہوگئی یہانتک کہ اگر موت کو بھیجتے ہوئے پاؤن تو

اللہ تعالےٰ کے شوق اور اوسکی ملاقات کی محبت سے اوسکو خریدلون مین نے اوس سے کہا کہ تو کر تجھے اپنے عمل پر وثوق ہے اوسنے کہا نہین لیکن مین اوس سے محبت رکھتی ہون مجھے اوسکے ساتھ حسن ظن ہے کیا تجھے یہہ گمان ہے کہ وہ مجھے عذاب کریگا اور مین اوس سے محبت رکھتی ہون اوسکو چاہتی ہون ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ اپنی مناجات مین کہتے تھے بیشک تو خوب جانتا ہے اس بات کو اگر تو مجھے اختیار دیدے ان دو باتون مین ایک یہہ کہ دنیا جب سے پیدا کی گئی ہے میرے لئے ہو اور مین دنیا مین حلال عیش و آرام کرون اور قیامت مین اوس سے نہ پوچھا جاؤن دوسرے یہہ کہ اسی گھڑی میری جان نکل جاوے تو مین اسی کو اختیار کرون کہ ابھی میری جان نکل جاوے پھر کہتے کیا تو دوست نہین رکھتا کہ بسکی تو فرمان برداری کرتا ہے اوس سے ملاقات کرے ایک شخص تیس برس فتح بن شخرف کے ساتھ رہا وہ کہتا ہے مینے اونکو نہین دیکھا کہ اونہون نے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا ہو مگر ایک بار سر اوٹھایا اور آنکھون کو کھولا اور آسمان کیطرف دیکھا پھر کہا میرا شوق تیری طرف دراز ہوا سو جلدی سے مجھے اپنے پاس بلالے فتح موصلی رحمہ اللہ نے عید الضحیٰ کے دن کہا بیشک نزدیکی چاہنے والون نے اپنی قربانیون کے ساتھ تقرب حاصل کیا اور مین اپنے طول حزن کے ساتھ تیری طرف تقرب کرتا ہون اے محبوب اور تو مجھے دنیا کی گلیون مین کیون محزون چھوڑتا ہے پھر اونکو غش آگیا اور لوگ اونکو اوٹھا لیگئے تین دن کے بعد دفن کردئے گئے رحمہ اللہ تعالےٰ یہہ حال اون لوگون کا ہے جنپر شوق و رجا غالب ہوا جسپر خوف غالب ہوتا ہے وہ اسکے خلاف ہے وہ موت کی آرزو نہین کرتا بلکہ اوسکو نہایت بڑی سمجھتا ہے یہانتک کہ اوسکے ذکر سے دل اوسکا لگتا ہے کہ پھٹ جاوے ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ اون لوگون سے جھگڑے جو کہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کے شوق کے لئے موت کی تمنا کرتے ہین انہون نے اس باب مین اونکی مخالفت کی اور کہا اگر مین جان لون کہ بات یہی ہے جیسا یہہ کہتے ہین تو دوست رکھتا ہون کہ میری جان اسی گھڑی نکل جاوے لیکن عبادت کے انقطاع اور برزخ مین رکنے کی وجہ سے یہہ کیونکر ہوسکتا ہے ہم تو اوس سے بعث کے بعد ملاقات کرینگے احمد ابن ابی الحواری نے کہا اللہ تعالےٰ تو دنیا مین لائق تر ہے کہ ہم اوسکی ملاقات کرین یعنی ذکر کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ ابو سلیمان اور انکے مصاحب احمد کہتے ہین کہ جو طاعت کی حلاوت اور معاملے کی لذت اور دلون کی روشنی اور تقرب اونکا علام الغیوب ہے عارفین محبین کو دنیا مین حاصل ہوتا ہے یہہ اوس سے اکمل ہے جو قبل بعث برزخ مین اونکو حاصل ہوگا اسلئے کہ اللہ تعالےٰ کا آنکھون سے دیکھنا بدون قیامت کے ممکن نہین ہے یہہ دیدار تو قیامت کے دن ہی ہوگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کا دن پہلا دن ہے کہ جسمین آنکھہ اللہ عز و جل کیطرف دیکھیگی اور اکثر لوگ انکے مخالف ہین وہ کہتے ہین محبین کے لئے برزخ مین اللہ تعالےٰ سے کبھی قرب و اتصال حاصل ہوتا ہے اور ارواح کو اوسکی رویت نصیب ہوتی ہے سو یہہ اوس سے اکمل ہے جو کہ دنیا مین عمل کے سبب سے اونکو نصیب ہوا جیسا کہ عیش و آرام برزخ کا مخلوقات جنت کے ساتھ دنیا کی نعیم سے اکمل ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جان رکھو کہ تم اپنے رب کو ہرگز نہ دیکھوگے یہانتک کہ تم مرجاؤ اسکا مفہوم اسپر دلالت کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ کا دیدار مرنے کے بعد حاصل ہوگا اس باب مین قدیماً و حدیثاً اسقدر خواب نقل کئے گئے ہین کہ اونکا ذکر کرنا طول ہے کل عارفون نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ جو عارفین محبین کو بعث کے بعد حاصل ہوگا وہ اوس سے اکمل ہے جو اونکے دلون کو دنیا مین حاصل ہوتا ہے اسلئے کہ دنیا مین جو دلون کو حاصل ہوتا ہے غایت درجہ اسکا یہہ ہے کہ انوار ایمان کی تجلی دلمین یہانتک ہوتی ہے کہ غیب مثل شہادت کے ہوجاتا ہے اور جو لوگ یہہ کہتے ہین کہ روحین اور دل بالمشافہہ ظاہر ظہور اللہ تعالےٰ کو دنیا مین دیکھتے ہین سو یہہ لوگ غلطی پر ہین اسلئے کہ یہہ کسی کے لئے ثابت نہین ہوا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے معراج کی رات مین جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسکو ذکر فرمایا ہے بعض نے ایک کتاب تفضیل العبادات علی نعیم الجنات نام تالیف کی اسمین یہہ اشارہ کیا کہ عبادتین رب کا حق ہے اور نعیم نفس کا حظ ہے گویا یہہ گمان کیا کہ جنت مین سوائے برتنے مخلوقات جنت کے اور کوئی نعیم اوسمین نہین ہے سو یہہ بڑی غلطی ہے اسلئے کہ اعلےٰ نعیم جنت وہ ہے جو اللہ سبحانہ کی معرفت اور اوسکا مشاہدہ اوسمین حاصل ہوگا اسواسطے کہ علم یقین وہان عین یقین ہوجائیگا اور ایسی بڑی معرفت حاصل ہوگی جو اس سے پہلے موجود نہ تھی بلکہ کسی بشر کے دلپر بھی کبھی اوسکا خطرہ نہین گزرا اور ایسی ہی جنت والون کی توحید اور اونکا دوام ذکر

اونکی سب لذتون سے زیادہ کامل ہے اور اسی لئے اونکو تسبیح کا الہام کیا جاویگا جیسا کہ سانس لینے کا الہام ہوگا ابن عیینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لا الہ الا اللہ اہل جنت کے لئے ایسا ہے جیسا ٹھنڈا پانی دنیا والون کے لئے اور ایسا ہی اونکا گنگنانا قرآن شریف کے ساتھ اور اوسکا سننا اور ان سب سے بڑھکر قرآن شریف کا سننا اللہ تعالے سے سو یہہ کہان اور اہل دنیا کا پڑھنا اور اونکا ذکر کہان ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ ما للتراب و رب الارباب اور اسکے سوا اور عبادتین سو جنمین بدن پر مشقت ہے وہ اہل جنت سے ساقط ہین ایسے ہی وہ عبادت جسمین ایکطرح کی ذلت و خضوع ہے جیسے سجدہ وغیرہ اور جو عبادتین کہ دنیا مین اونکے سبب سے اہل معرفت کو نعیم حاصل تھے وہ اونکے لئے جنت مین کئی درجے زیادہ حاصل ہونگی اور بدن تکلیف دنیا کی مشقت سے راحت مین ہوگا وہان اونکے لئے دل اور بدن کی راحت بالکل وجوہ جمع ہوجاویگی مثلاً نماز کہ دنیا مین عارف لوگ اس سے لذت لیا کرتے تھے اونکو نہایت مزہ حاصل ہوتا تھا اسلئے کہ نماز مین اللہ تعالے کی مناجات ہوتی ہے آثار قرب کے ظاہر ہوتے ہین کتاب عزیز کی تلاوت مین اور نیز حالتین وارد ہوتی ہین اور اسکی مثل اور دلکی نعیم نصیب ہوتی ہے اور کبھی ایسے مستغرق ہوجاتے ہین کہ بدن کی تکلیف کا شعور تک باقی نہین رہتا سو اسقدر کہ جسکے سبب سے دنیا مین انکو لذت حاصل ہوتی تھی جنت مین بلاشک یہہ زیادہ ہوگا خصوصاً نماز کے وقتون مین اسلئے کہ زیادہ کامل انمین سے وہ ہوگا جو کہ اللہ عزوجل کے موعہ کی طرف دن بھر مین دو بار دیکھیگا صبح و شام صبح و عصر کی نماز کے وقت مین جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث مین مرفوعاً اور موقوفاً وارد ہوا ہے اور اسی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جریر بجلی مین اشارہ فرمایا ہے یعنی بعد ذکر رویت الٰہی کے ان دونون نمازون پر محافظت کرنے کی ترغیب فرمائی ہے پس جو نعیم کہ اہل جنت کے لئے الی وقتونمین رویت و مخاطبت کے ساتھ حاصل ہوگی وہ زیادہ کامل ہے اوس سے جو اونکو دنیا مین حاصل ہوتی ہے ایسے ہی جمعے کی نماز کہ اہل جنت اسوقت یوم المزید مین جمع ہونگی اور اللہ سبحانہ اونکے لئے تجلی فرمائیگا اونسے بات چیت کریگا اور ایسے ہی دونون عیدون مین سو یہہ زیادہ کامل ہے اوس سے جو اونکو دنیا مین اپنی خلوتون مین آثار قرب اور حلاوت مناجات کی حاصل ہوتی تھی باوجود بدن کی راحت اور اوسکی نعیم کے پس اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ نعیم جنت کی دنیا کی نعیم سے مطلقاً اکمل ہے اور برابر ہے اسمین بدن کی لذت کھانے پینے جماع کے ساتھ اور قلوب و ارواح کی لذت معارف علوم قرب و اتصال انس و مشاہدے کے ساتھ اور اس سے یہہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ من جاء بالحسنة فله خير منها اپنے ظاہر پر ہے تاویل و تکلف کی کچھہ ضرورت نہین اسلئے کہ بہت سے مفسرون نے اس آیت کی تفسیر مین حسنہ کی تفسیر کلمۂ توحید کے ساتھ کی ہے اور جزا کی تفسیر جنت کے ساتھ پھر اسمین اشکال بیان کیا ہے کہ اس صورت مین جنت کی تفضیل توحید پر لازم آتی ہے سو تقریر مذکور سے یہہ اشکال جاتا رہا اور یہہ بات کھل گئی کہ جو توحید جنت مین ہوگی وہ دنیا کی توحید سے اکمل ہے ایسے ہی محبت و معرفت و شوق کا حال ہے بعض حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ یوم المزید مین جنت والے جمعے کے دن سے زیادہ کسی چیز کیطرف مشتاق نہونگے اور جس غلطی کیطرف اشارہ کیا مشابہ اوسکے یہہ قول ہے جو کہ لوگ کہتے ہین کہ عرفا دنیا مین اللہ عزوجل کیطرف مشتاق نہین ہوتے اسلئے کہ وہ تو اپنے دلون سے اوسکو حاضر مشاہدہ کرتے ہین اور اونکے دلون مین اوسکے انوار رہتے ہین اونکے دلون کے لئے اللہ تعالے تجلی فرماتا ہے سو اسکے ساتھہ اونکو انس ہوتا ہے اور وہ اطیفان پکڑتے ہین یہہ بات اگرچہ بعض سلف متقدمین سے نقل کیگئی ہے لیکن یہہ بھی غلط ہے شاید یہہ بات اوس شخص سے صادر ہوئی کہ اوسنے جس چیز کا مشاہدہ کیا اوسکو اوسمین حالت استغراق کی پیدا ہوگئی اوسنے گمان کیا کہ اسکی دراء اور کوئی مطلب نہین ہے یہہ بات ایسی ہے جیسے بعض نے کہا کہ مجھپر کبھی وقت اسطرح کے گزرتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ جس حال مین مین ہون اگر اہل جنت اپنے حال مین ہین تو بیشک وہ نہایت عمدہ عیش مین ہین اور یہہ بات معلوم ہے کہ یہہ شخص جس عیش و لذت مین ہے جنت والے کئی درجے زیادہ اس سے مزے مین ہین لیکن اسکو جو مزہ حاصل ہوا اسنے اوسکو بڑا سمجھا اور گمان کیا کہ اسکے دراء اور کوئی چیز نہین ہے عند التحقیق یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو تجلی انوار ایمان کی دنیا مین دلون کو حاصل ہوتی ہے وہی لذات کرتی ہے اوسکی عظمت پر جو کہ جنت مین حاصل ہوگی اور ان دونون مین کسی طرح کی نسبت نہین اسیوجہ سے اسکے ماورا کیطرف شوق بڑھتا جاتا ہے دیکھو اعظم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اسکے کہ آپ مشاہدے اور معرفت مین ساری خلق سے زیادہ کامل تھے اپنے رب سے اوسکی ملاقات کے شوق کا سوال فرماتے تھے اور وصال کے باب مین ارشاد فرماتے تھے کہ مین تمنا نہین ہون مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے اس قول مین اس امر کیطرف اشارہ فرمایا کہ آپکے قلب کے لئے آثار قرب وانس کے ظاہر ہوتے ہین کہ آپکو قوت دیتے ہین اور بمنزلہ غذا کے ہوجاتے ہین اسوجہ سے کھانے پینے کی کچھہ پروا نہین رہتی جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

لھا احادیث من ذکراک تشغلھا	عن الطعام وتلھیھا عن الزاد

ائمہ عارفین ہمیشہ سے شوق کا اثبات کرتے آئے ہین اور اپنے نفوس سے اوسکی خبر دیتے رہے ہین جیسا کہ عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا اے میرے بھائیو تم کیون نہین روتے اللہ عزوجل کے شوق کے لئے خبردار بیشک جو کوئی اپنے مالک کے شوق مین رویا وہ اوسکو اپنے دیدار فائض الانوار سے محروم نفرمائیگا صالح مری رحمہ اللہ نے کہا مجھے کعب رضی اللہ عنہ سے یہہ بات پہونچی کہ وہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ عزوجل کے اشتیاق مین رویا اللہ تبارک وتعالے اپنا دیدار اوسکے لئے مباح فرمادیگا ابوعبیدہ خواص رحمہ اللہ بازارون مین چلتے اور اپنے سینے پر ہاتھہ مارتے اور کہتے واشوقاہ الی من یرانی ولا اراہ یعنی جو مجھے دیکھتا ہے اور مین اوسے نہین دیکھتا مین اوسکی طرف مشتاق ہون کہتے ہین ایک عورت عابدہ ہمیشہ چلاتی اور کہتی کیا یہہ بات تعجب کی نہین ہے کہ مین تم مین زندہ رہون اور میرے دل مین میرے رب کا ایسا شوق ہو جیسے آگ کے شعلے کہ کبھی نہ بجھے یہانتک کہ مین اپنے طبیب کیطرف جاؤن جسکے ہاتھہ مین میری بیماری کی صحت وشفا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن جب اللہ تعالے کے ساتھہ ایمان لاتا ہے اور اوسکا ایمان مضبوط ہوجاتا ہے تو اللہ تعالے سے ڈرنے لگتا ہے پھر جب اوسنے اللہ تعالے سے خوف کیا تو اس خوف سے ہیبت اللہ تعالے کی پیدا ہوجاتی ہے اور جب ہیبت جم جاتی ہے تو اوسکی طاعت کو دوام ہوتا ہے پھر جب فرمانبردار ہوگیا تو طاعت سے رجا پیدا ہوتی ہے اور جب رجا کا درجہ جم گیا تو رجا سے محبت پیدا ہوتی ہے جب اوسکے دل مین محبت کے معانی مضبوط ہوجاتے ہین تو اسکے بعد شوق کا درجہ جمتا ہے پھر جب مشتاق ہوا تو یہہ شوق اوسکو انس باللہ کیطرف پہونچا دیتا ہے اور جب اللہ تعالے کے ساتھہ انس ہوا تو اللہ تعالے کیطرف مطمئن ہوجاتا ہے جب اللہ تعالے کیطرف مطمئن ہوگیا تو اوسکی رات مزے مین کٹتی ہے اور اوسکا دن لذت مین گزرتا ہے اوسکا چپا آرام مین اور کھلا چین مین ہوتا ہے ؎

اب اوسکے ساتھہ گزرتی ہے بخیر توفیق	مزے مزے کے ہین ایام پیاری پیاری رات

لیکن اسمین شک نہین کہ شوق اضطراب وبیچینی کا مقتضی ہے مگر اللہ سبحانہ اپنے بعض مشتاقون کو ایسا انس اور طمانینت عنایت فرماتا ہے کہ جسکی وجہ سے اونکی بیقراری کو سکون ہوجاتا ہے جیسا کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہین کہ مینے ایک دن کہا الٰہی اگر تو نے اپنے محبین مین سے کسی کو ایسی چیز عنایت فرمائی ہو کہ اوس سے اونکے دلون کو تیری ملاقات سے پہلے سکون نصیب ہوا ہو تو یہہ مجھے بھی عنایت فرما اسلئے کہ بیقراری نے مجھے نہایت ستایا ہے کہتے ہین مینے اللہ تعالے کو خواب مین دیکھا مجھے اپنے سامنے ٹھیرایا اور مجھہ سے ارشاد فرمایا اے ابراہیم کیا تجھے مجھہ سے شرم نہین آتی کہ تو مجھہ سے سوال کرتا ہے کہ بول تجھے ایسی چیز دون کہ جس سے تیرے دل کو میری ملاقات سے پہلے سکون ہو کیا قرار پکڑتا ہے مشتاق کا دل اپنے غیر حبیب کیطرف بلکہ کیا آرام پاتا ہے محب سوا اوسکے جسکی طرف مشتاق ہے کہتے ہین مین نے عرض کیا یارب مین تو تیری محبت مین حیران ہوگیا سو مین نہین جانتا کہ کیا کہون ابونعیم نے باسناد خود عبدالعزیز بن محمد سے روایت کیا یہہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا یہہ کہرہا ہے کون حاضر ہوتا ہے کون حاضر ہوتا ہے مین اوسکے پاس گیا اوسنے مجھہ سے کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے اس شخص کو کہ کھڑا ہوا لوگون کو وعظ کررہا ہے اور اعلے مراتب انبیا سے اونکو خبر دے رہا ہے تو اوسکے لے شاید تو اوس سے ملے اوسکی بات سنی اوسکے فارغ ہونے سے پہلے پھر مین اوس شخص کے پاس گیا دیکھا کہ لوگ اوسکے گرد ہین اور وہ کہہ رہا ہے ؎

ما نال عبد من الرحمن منزلۃ	اعلی من الشوق ان الشوق محمود

یعنی نہین پایا کسی بندے نے کوئی مرتبہ رحمن سے کہ وہ شوق سے اعلے ہو بیشک شوق عمدہ چیز ہے پھر اوسنے سلام کیا اور منبر سے اوتر پڑا میرے قریب ایک آدمی تھا

مین نے اوس سے پوچھا یہ کون ہے اوسنے کہا کیا تو اسکو نہین پہچانتا مینے کہا نہین کہا یہ داؤد طائی ہین مجھے خواب مین اوس سے تعجب ہوا اوس شخص نے کہا کیا تو تعجب کرتا ہے اوس سے جو تو نے دیکھا قسم ہے اللہ کی بیشک جو قربت و نزدیکی کہ داؤد کے لیے اللہ کے ہان ہے وہ اس سے اکثر ہے اور اکثر ہے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے راہ مین دیکھا کہ ایک جوان آدمی دبلا پتلا بیتابی پنہ لیون والا رو رہا ہے اور کہتا ہے واشوقاہ لمن یرانی ولا اراہ یعنی مین اوسکا مشتاق ہون جو مجھے دیکھتا ہے اور مین اوسکو نہین دیکھتا مینے کہا وہ کون ہے اوسنے دو شعر پڑہے مضمون اونکا یہ ہے کہ میرا ایسا دوست ہے کہ کیفیت اوسکی بیان نہین ہوسکتی نہ اوسکا کوئی مشابہ ہے اور میرا ایسا مقام ہے کہ نہ کوئی گھر ہے نہ کوئی خیمہ مین عشق کے گھر سے آیا ہون اوسکی مثال نہین بیان کرسکتا ایسے شخص کے پاس سے کہ مجھے طاقت نہین کہ مین اپنے مونہہ سے اوسکی شرح کرون پھر دیر تک غشی رہی جب اوسکو ہلایا تو وہ مرچکا تھا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین رات کو وادی کنعان سے چلا ناگاہ ایک شخص یہ آیت پڑہتا ہوا میری طرف چلا آرہا ہے وبدا لھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون جب وہ میرے قریب آیا تو معلوم ہوا کہ عورت ہے اوسپر صوف کا جبہ صوف کا برقع تھا ہاتھہ مین برچھی و ڈول تھی اوسنے کہا تو کون ہے مجھہ سے خوف نکر مینے کہا غریب آدمی ہون وہ بولی کیا تو اللہ تعالے کے ساتھہ غربت پاتا ہے وہ تو غربا کا مونس ضعفا کا معین ہے مین نے رو دیا اوسنے کہا تو کیون روتا ہے مین نے کہا دکھہ کی وجہ سے اوسنے کہا اگر تو اپنے قول مین صادق ہے تو پھر کیون روتا ہے مینے کہا اللہ تجھہ پر رحم کرے کیا صادق نہین روتا کہا نہین مینے کہا کیون کہا اسلیے کہ رونا تو دل کی راحت ہے اور ایک جاے پناہ ہے کہ دل اوسکی طرف پناہ پکڑتا ہے جو کچھہ دل نے پوشیدہ رکھا ہے وہ زیادہ مقدار ہے جسنے چلانے سے رہا رونا سو یہ اولیا کے نزدیک ضعف ہے مین اوسکی بات سے متعجب ہوا اوسنے کہا تجھے کیا ہوا مینے کہا مین تیری بات سے متعجب ہوگیا اوسنے کہا کیا اوس دکھہ کو بھول گیا جسکا تو نے ذکر کیا مینے کہا اللہ تجھہ پر رحم کرے اگر تیری رائے ہو تو تو مجھے کچھہ فائدہ پہونچا شاید اللہ تعالے اوس سے مجھے نفع دے کہا جو بات فائدے کی حکیم نے تجھے بتا دی تو اوسکے ساتھہ طلب زیادتی سے غنی نہین ہوا مینے کہا اللہ تجھہ پر رحم کرے مین تو مستغنی نہین ہون کہ اولیا سے زیادہ نہ چاہون اوسنے کہا سچ کہا تو نے اے مسکین تو اپنے مولی کو دوست رکھہ اوسکی طرف مشتاق ہو اسلیے کہ اوسکے واسطے ایک دن ہے جسمین وہ اپنے نورانی جمال کے ساتھہ تجلی فرماویگا اپنی کرامت اپنے اولیا و اصفیا و اہل مودت کے واسطے ظاہر کریگا پھر اپنے صفات کے کمال جمال کی تجلی کے وقت شراب جمال سلسبیل وصال سے ایک ایسا پیالہ اونکو پلاویگا کہ اوسکے بعد پھر کبھی پیاسی نہونگی پھر اوسکو رجدا گیا چلاکے کہنے لگی اے میرے دلکے دوست کبتک تو مجھے ایسے گھر مین ڈالے رکھیگا جہان مین کوئی سچا دوست نہین پاتی پھر وہ مجھے چھوڑکے وادی مین اوتر گئی اور یہ کہتی جاتی تھی الیک لا الی النار الیک لا الی النار یہانتک کہ اوسکی آواز مجھسے منقطع ہوگئی رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بیت المقدس کے کسی جنگل مین بیٹھا ہوا تھا ناگہان ایک آواز سنی کہ کوئی شخص یہ مناجات کر رہا ہے اے بے گنتی نعمتون والے اور اے جود و بقا والے تو میرے دل کی آنکھہ کو نفع دے کہ وہ تیرے جبروت مین جولان کرے اور اے لطیف تو اپنے جود لطف کے ساتھہ میری ہمت کو متصل کردے اور اے رؤف تو اپنے جلال بہار کے ساتھہ متحیرون کی راہون سے مجھے پناہ دے اور دونون حالون مین تو مجھے اپنا خادم و طالب کرلے اور اے میرے دل کے روشن کرنے والے اور میری طلب کی غایت تو قصد مین میرا رفیق ہوجا مینے اوس آواز کو تلاش کیا تو وہ ایک عورت تھی جیسے جلی ہوئی لکڑی صوف کا کرتا پہنے بالون کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے تھی اوسکو محنت و مشقت نے و بلا رنج نے فنا دینے پگھلا دیا و بہ دف قتل کردالا تا مینے کہا السلام علیک اوسنے کہا اے ذوالنون وعلیک السلام مینے کہا لا الہ الا اللہ تو نے میرا نام کیونکر پہچانا تو نے تو اس سے پہلے مجھے نہین دیکھا تھا کہا جیسنے میرے لیے اپنا سر کھولدیا پردہ نا بینائی میرے دل سے دور کردیا میرا نام مجھے بتلا دیا مینے کہا تو پھر اپنی مناجات کرا اوسنے کہا اے نوروبہار کے صاحب مین تجھہ سے یہ چاہتی ہون کہ جو مین پاتی ہون اوسکی بابت میری طرف سے پھیر دے مجھے زندگی سے وحشت ہوگئی پھر مرکر گر پڑی مین متحیر و متفکر رہ گیا اتنے مین ایک جرہیا دیوانی سی آئی اسنے اوسکی طرف دیکھا پھر کہا حمد ہے اوس اللہ کو جسنے اوسکا اکرام کیا مینے پوچھا یہ عورت کون تھی کہا مین تو زہار و لہانہ ہون اور یہ میری بیٹی تھی بیس برس سے لوگون کا یہ گمان تھا کہ یہ دیوانی ہے اسکو

رب عزوجل کے شوق نے قتل کیا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے جنگل مین ایک نوجوان آدمی دیکھا اوسکا بدن گورا مثل چاندی کے تہا اوسکے جسم پر عشق ومحبت کا اثر تہا جی کرنے کا ارادہ تہا مین اوسکے ہمراہ ہوا مینے اوسکو وصیت کی بعد مسافت کا ذکر کیا وہ یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

*	بعید علی الکسلان اوذی ملالة	فاما علی المشتاق غیر بعید	

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مین نے ایک عورت کو دیکہا کہ وہ کعبے کے پردے سے لٹکی ہوئی یہہ شعر پڑہ رہی تہی ؎

یا حبیب القلوب ما لسواکا	فارحم الیوم زائرا قد اتاکا	علیل صبری وزاد میک اشتیاقی	وابی القلب ان یحب سواکا
انت سؤلی وبغیتی ومرادی	لیت شعری متی یکون لقاکا	لیس قصدی من الجنان نعیمها	غیر انی ارید ها لاراکا

حکایت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے مکے کی راہ مین ایک اپاہج آدمی کو دیکہا کہ وہ سُرین کے بل چلتا تہا مینے اوس سے پوچہا تو کہان سے آیا اوسنے کہا سمرقند سے مین نے کہا راہ مین کتنی مدت گزری اوس نے دس برس سے زیادہ بیان کیا مینے اپنی آنکہہ اوسکی طرف اوٹہائی متعجب ہوکر دیکہنے لگا اوسنے کہا ای شقیق تو کیون میری طرف دیکہتا ہے مینے کہا مین تعجب کرتا ہون تیرے ضعف محبت اور بُعد سفر سے اوسنے کہا اے شقیق سفر کی دوری کو تو شوق قریب کر دیتا ہے اور میرے ضعف محبت کو میرا مولی اوٹہاتا ہے اے شقیق تو کیا تعجب کرتا ہے بندہ ضعیف ہے کہ اوسکو مولاے لطیف اوٹہاتا ہے پہر یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

از درکم والهوی صعب مسالکه	والشوق یحمل من لا مال یعدله	لیس الحبب الذی یخشی مهالکه	کلا ولا شدة الاسفار تقعده

حکایت عبداللہ بن فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نزدیک سری سقطی رضی اللہ عنہ کے حاضر تہا اور اونکی جان نکل رہی تہی اونہون نے میری طرف دیکہا تو مین روتا تہا اونہون نے مجہہ سے فرمایا۔ ابو محمد تو کیون روتا ہے مین نے کہا مین آپکا حال دیکہہ کے روتا ہون فرمایا تو نہ رو اسلئے کہ مینے اپنا حساب اللہ عزوجل کے ساتہہ کر رکہا ہے بیس برس تک تو مینے اوسکو ڈہونڈا یہانتک کہ مینے اوسکو پایا جب اوسکو پایا تو اوسنے مجہہ سے خدمت چاہی سو بیس برس مینے اوسکی خدمت کی پہر اوسنے مجہے رُلایا تو بیس برس اوسپر رویا پہر اوسنے مجہے مشتاق کیا تو بیس برس تک اوسکی طرف مشتاق رہا پہر اوسنے مجہے فنا کیا تو بیس برس اوسکے ساتہہ فانی رہا اور اب مین آرزو رکہتا ہون کہ اوسکو دیکہون فابقی له ویمعه اے ابو محمد اب تو تجہے چاہیے کہ تو مجہے مبارکباد دیوے بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین سری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مینے اونکو دیکہا کہ وہ ایک کپڑے سے اپنا گہر جہاڑ رہی تہی اور یہہ دو شعر پڑہتی جاتی تہی ؎

وما رهمت الدخول علیه حتی	حللت محلة العبد الذلیل	واغضت الجفون علی قذاها	وصُنتُ النفس عن قال وقیل

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے ایک کالے آدمی کو دیکہا کہ وہ کعبے کے گرد طواف کرتا تہا اور کہتا جاتا تہا انت انت یعنی تو ہی تو ہے اور اسپر اور کچہہ زیادہ نہین کرتا تہا مینے اوس سے کہا اے اللہ کے بندے اس سے تیری کیا مراد ہے اوسنے یہہ شعر پڑہے ؎

بین الجنین سر لیس یفشیه	خط ولا قلم عنه فیحکیه	ناء یقابلها انس یماثله	نور یخبره عن بعض ما فیه
	شوق الیه ولا ابغی به بدلا	هذی سرائر کتمان تناجیه	

باب نہم اس بیان مین کہ محبان الہی تلخی تقدیر کے ساتہہ راضی رہتے ہین اور جو بلا خالق مختار کیطرف سے پہونچتی ہے اوس سے لذت لیتے ہین مزہ اوٹہاتے ہین حرف شکایت زبان پر نہین

لاتے بلکہ اونکے دلپر شکوے کا خطرہ تک نہین گزرتا جاننا چاہیے کہ پہلے یہہ بات گزر چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا مین یہہ فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی مین تجھہ سے رضا کا سوال کرتا ہون بعد قضا کے اور ٹھنڈک عیش کی چاہتا ہون بعد موت کے اور تیرے مونہہ کیطرف دیکھنے کی لذت اور شوق تیری ملاقات کا مانگتا ہون ترمذی نے بروایت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ بیشک اللہ تعالےٰ جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو بلا مین گرفتار کرتا ہے سو جو شخص راضی ہوا اوسکے لئے رضا ہے اور جو خفا ہوا اوسکے واسطے خفگی ہے جعفر بن برقان یزید بن اصم سے یہہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین حضرت عمر فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا اور وہ دُنبے کی کھال سے کمر باندھے ہوئے تھے آپنے فرمایا اس شخص کیطرف دیکھو اللہ تعالےٰ نے اسکے دل کو روشن کردیا بیشک مینے اسکو مان باپ کے درمیان مین دیکھا ہے کہ وہ اوسکو بہت اچھی طرح سے کھلاتے پلاتے تھے اللہ و رسول کی محبت نے اوسکو اس چیز کیطرف بلایا جسکو تم دیکھہ رہے ہو اس حدیث کو اسمٰعیلی نے سند عمر رضی اللہ عنہ مین روایت کیا ہے اور ابونعیم نے حلیہ مین ایک اور طریق سے مرسلاً بھی روایت کی گئی ہے حسین بن علی جعفی نے اور یہہ ضعیف ہے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا نہین ہے کوئی بندہ کہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھے مگر محتاجی اوسکی طرف سیدھی ہے سیل کے بہاؤ پہاڑ کی چوٹی سے زیادہ تیز دوڑتی ہے اور فقر زیادہ جلد دوڑتا ہے اوس شخص کیطرف جو کہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے سیدھے سیل کے بہاؤ سے اور جو شخص اللہ تعالےٰ اور اوسکے رسول کو دوست رکھے اوسے چاہیئے کہ بلا کے لئے زرہ طیار کرے یعنی صبر اس حدیث کے معنی کئی وجوہ سے روایت کئے گئے ہین لیکن اکثر مین سوائے حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ذکر نہین ہے موسیٰ بن وردان کہتے ہین جبکہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا اور موت نے آگیرا انہون نے کہنا شروع کیا کہ تو اپنی رسّی سے گلا گھونٹ دے قسم ہے تیری عزت کی مین بیشک تجھے چاہتا ہون شہر بن حوشب عبد الرحمٰن بن غنم سے یہہ حارث بن عمیرہ کی حدیث سے روایت کرتے ہین کہ معاذ رضی اللہ عنہ کو ایسی نزع کی حالت ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی جب انکو سکرات موت سے افاقہ ہوتا تو اپنی آنکھہ کھولتے پھر کہتے اپنی رسّی سے گلا گھونٹ دے قسم ہے تیری عزت کی تو بیشک جانتا ہے کہ مقرر میرا دل تجھہ سے محبت رکھتا ہے ضمرہ بن حبیب نے کہا جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت آئی تو انہون نے کہا یہہ آخر گھڑی ہے دنیا سے آہا تو بیشک جانتا ہے کہ مقرر مین تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہون ابو علی رازی کہتے ہین کہ مین تیس برس فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کی صحبت مین رہا مینے اونکو نہ ہنستے دیکھا نہ تبسم کرتے مگر جبکہ اونکا بیٹا علی مرا مینے اون سے اس باب مین عرض کیا اونہون نے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ نے ایک امر کو دوست رکھا سو مینے دوست رکھا جسکو اللہ نے دوست رکھا وہ کیا کہتے ہین مینے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ درجہ رضا کا اللہ تعالےٰ سے درجہ مقربین کا ہے نہین ہے درمیان اونکے اور درمیان اللہ کے مگر روح و ریحان کہتے ہین یہہ بھی مینے اونکو کہتے سُنا کہ سب سے زیادہ مقدار رضا کے ساتھہ اللہ سے عارف باللہ ہین ابو عبد اللہ باجی نے کہا ایک آدمی نے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آدمی غایت محبت الٰہی کو کب پہونچتا ہے آپنے اوس سے کہا جبکہ اوسکا دینا اور مدینا تیرے نزدیک دونون برابر ہوجاوین تو بیشک تو اوسکی محبت کی غایت کو پہونچگیا حافظ ابو القاسم دمشقی نے اپنی تاریخ مین باسناد خود ابو شعیب سے ذکر کیا ہے یہہ کہتے ہین مین نے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مکے تک ہمراہ جانے کا سوال کیا اونہون نے مجھہ سے کہا کہ اس شرط پر کہ نہ دیکھے تو مگر اللہ کے لئے اور اللہ کے ساتھہ مین نے اس بات کی اپنے نفس پر اون سے شرط کی پھر مین اونکے ساتھہ چلا ایک وقت ہم طواف مین تھے کہ ناگاہ ہمکو ایک لڑکا ملا کہ اوس نے اپنے حسن و جمال سے لوگون کو مفتون کیا ابراہیم نے اوسکی طرف نظر جمائی جب وہ دیر تک اوسکو دیکھتے رہے مین نے عرض کیا اے ابو اسحٰق کیا آپ نے مجھہ سے شرط نہین لی کہ ہم نہ دیکھین مگر اللہ تعالےٰ کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھہ اونہون نے کہا

ہان مین نے کہا آپکو مین دیکھ رہا ہون کہ آپ اس لڑکے کیطرف نظر جمائے ہوئے ہو اونہون نے کہا یہ میرا بیٹا ہے اور یہہ لوگ میرے غلام اور میرے خادم ہین جو اوسکے ساتھہ ہین اگر کوئی چیز نہوتی تو مین اوسکا بوسہ لیتا لیکن تو جا اور میری طرف سے اوسکو سلام کہہ یہ کہتے ہین کہ مین اوسکے پاس گیا اور اوسکے والد کا سلام کہا وہ اپنے والد کے پاس آیا اونکو سلام کیا انہون نے اوسکو مع خادمون کے پھیر دیا اور کہا تو لوٹ جا انتظار کر اوس چیز کا جو تجھہ سے ارادہ کی جاوے پھر کہنے لگے مین نے ساری خلق کو تیری محبت مین چھوڑ دیا اور اپنے عیال کو یتیم کر دیا تاکہ تجھے دیکھون سو تو محبت مین اگر میرے جوڑ جوڑ ٹکڑے ٹکڑے کردے تو ہرگز میرا دل تیرے غیر کیطرف نہ جھکے گا ابن ابی الدنیا نے باسناد خود عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا یہہ کہتے ہین کہ مین ناحیہ حبشہ کیطرف نکلا ناگاہ ایک کالا جذامی آدمی ملا جذام کے سبب سے ہر عضو اوسکا جدا ہو گیا تھا اندھا اور اپاہج ہو گیا تھا لڑکے اوسکو پتھر مارتے تھے یہانتک کہ اوسکے مونہہ کو خون آلود کر دیا تھا مین نے اوسے دیکھا کہ وہ اپنے ہونٹھہ ہلاتا تھا مین اوسکے قریب گیا تاکہ سنون کہ وہ کیا کہتا ہے وہ یہہ کہہ رہا تھا الٰہی میرے سید بیشک تو خوب جانتا ہے کہ اگر تو میرا گوشت مقراضون سے کترے اور ہڈیان میری آرون سے چیرے تو یہہ نہ بڑھاویگا تیرے لئے مگر محبت کو سو جو تو چاہے میرے ساتھہ کراوزاعی رحمہ اللہ سے مروی ہے یہہ کہتے ہین مجھے بعض حکمار نے حدیث کی کہ مین نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اوسکے دونون ہاتھہ پاؤن جاتے رہے تھے اور وہ یہہ کہتا تھا الٰہی مین تیری ایسی حمد کرتا ہون کہ تیری خلق کی تعریفون کی برابر ہو مثل تیری بڑائی کے ساری خلق پر اسلئے کہ تو نے فضیلت مین مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر بڑھا دیا مینے اوس سے کہا کہ تو کونسی نعمت پر اوسکی حمد کرتا ہے اوسنے کہا کیا تو نہین دیکھتا کہ اوسنے میرے ساتھہ کیا کیا مین نے کہا ہان اوس نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر اللہ تعالےٰ آسمان سے آگ مجھہ پر برسا دے کہ وہ مجھے جلا دے اور پہاڑونکو حکم دے کہ وہ مجھے ہلاک کر دین اور دریاؤن کو حکم کرے کہ وہ مجھے ڈبو دین اور زمین کو حکم دے کہ مجھے دھسا دے تو مین نہ زیادہ کرونگا اوسکے لئے مگر محبت کو اور نہ زیادہ کرونگا مگر شکر کو بکر بن خنیس رحمہ اللہ کہتے ہین میرا گزر ایک مجذوم پر ہوا وہ یہہ کہتا تھا قسم ہے تیری عزت و جلال کی اگر تو مجھے بلا کے ساتھہ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو مین نہ زیادہ کرونگا تیرے لئے مگر حب کو ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ بسند خود خلف بزار سے روایت کرتے ہین کہ اونکے پاس ایک مجذوم کو کہ جسکے ہاتھہ پاؤن جاتے رہے تھے اندھا ہو گیا تھا لائے انہون نے اوسکو جذامیون کے ساتھہ رکھا اور اوس سے غافل ہو گئے پھر اوسے یاد کیا اور کہا اے فلانے مین تجھہ سے غافل ہو گیا اوسنے کہا میرا حبیب اور وہ جس سے مین محبت رکھتا ہون اوسکی محبت نے میری آنتون وغیرہ کو گھیر لیا سو مین جس حال مین ہون اوسکی محبت کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی ایذا و تکلیف معلوم نہین ہوتی اور وہ مجھہ سے غافل نہین ہے پھر مین نے اوس سے کہا کہ بیشک مین تجھے بھول گیا اوسنے کہا بیشک میرے لئے وہ شخص ہے کہ مجھے یاد کرتا ہے اور کیونکر دوست اپنے دوست کو نہ یاد کرے وہ تو عقل کھوے ہوئے اوسکے پیش نظر ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے باسناد خود بنان حمال رح سے ذکر کیا بنان نے کہا محبت مین پکا نہین ہوتا یہانتک کہ محبت مین بلا کے ساتھہ مزہ لیوے جیسے اغیار نعمتون کے اسباب کے ساتھہ مزہ لیتے ہین عبدالصمد زاہد رحمہ اللہ کہتے تھے کہ اللہ تعالےٰ اپنی تقرب مین اونکے لئے ایک شیرینی پیدا کرتا ہے یعنی وہ ایذا و فقر پر صبر کرتے ہین ایک عارف عورت نے کہا تین نہین ہین مگر انس اللہ تعالےٰ کے ساتھہ اور موافقت اوسکی تدبیر کے لئے ایک آدمی نے فضیل رضی اللہ عنہ سے محتاجی کا شکوہ کیا انہون نے کہا کہ تو دے کو مٹھا کر خیر اللہ کو چاہتا ہے رابعہ رحمہا اللہ نے کہا جب اولیا کے لئے اللہ کسی چیز کا حکم کرتا ہے وہ اوس سے ناخوش نہین ہوتی یحیٰی بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا جو تو اپنے رب سے محبت رکھے پھر وہ تجھے بھوکا مارے اور ننگا کرے تو تجھہ پر واجب ہے کہ تو اوسکی برداشت کرے اور خلق سے اوسکو چھپاوے اسلئے کہ دوست تو اپنے دوست کی ایذا کی برداشت ہی کرتا ہے یہہ کیونکر ہو تیرا تو یہہ حال ہے کہ جو اوسنے تیرے ساتھہ نہین کیا تو اوسمین اوسکا شکوہ کرتا ہے فتح موصلی رحمہ اللہ سردی کی راتون مین اپنے بال بچون کو جمع کرتے اور اوپر اپنا کمل ڈالتے پھر کہتے الٰہی تو نے مجھے محتاج کیا اور میرے گھر والون کو فقیر کیا اور مجھے بھوکا مارا اور میرے عیال کو بھوکا مارا اور تو نے مجھے ننگا کیا اور میرے بال بچونکو ننگا کیا کونسے وسیلے کے ساتھہ تیری طرف توسل کرون یہہ تو تو اپنے اولیا

اور اپنے دوستون کے ساتھ کرتا ہے پھر کیا مین اونمین سے ہون تاکہ خوش ہوجاؤن ایک رات اپنے گھر والون کے پاس آئے اور انکا روزہ تھا افطار کے
نہ کھانا ملا اور نہ تیل کہ چراغ روشن کرین بیٹھ گئے خوشی کے مارے روتے تھے اور کہتے تھے الٰہی مجھسا بغیر کھانے اور چراغ کے چھوڑا جاوے مجھ سے کونسا
احسان ہوا یعنی جسکے سبب یہ مرتبہ نصیب ہوا پھر صبح تک روتے رہے رحمہ اللہ تعالےٰ اسیکی مثل فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے بھی نقل کیا گیا ہے سلف مین سے
کسی کا لڑکا جہاد مین شہید ہوگیا لوگ اوسکی تعزیت کے لئے انکے پاس آئے یہ روئے اور کہا مین اوسکے مرنے پر نہین روتا ہون مین تو فقط اس بات پر روتا
ہون کہ جب اوسکو تلوارون نے لیا تو اوسکی رضا اللہ سے کیونکر تھی محبان الٰہی جن چیزون کو پسند کرتے ہین مزے دار جانتے ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ ذلت
کو شرف پر گمنامی کو نام پر اختیار کرتے ہین مخلد بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہین نہین دوست رکھتا اللہ تعالےٰ کو کوئی بندہ پھر وہ یہ دوست رکھے کہ لوگ اوسکے
مکان کو پہچانین احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین جو شخص محبت سے اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے وہ نہین چاہتا کہ اوسکی خدمت کو سوا اوسکے محبوب کے
اور کوئی دیکھے ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین جو مطیع ہے وہ مستانس ہے اور جو عاصی ہے وہ مستوحش ہے اور جو محب ہے وہ ذلیل ہے اور جو ڈرتا ہے وہ
بھاگتا پھرتا ہے اور جو امید رکھتا ہے وہ طالب ہے بشر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اپنی دعا مین الٰہی بیشک تو جانتا ہے کہ ذلت مجھے بہت محبوب ہے عزت سے اور فقر
مجھے زیادہ محبوب ہے غنا سے اور مین تیری محبت پر کسی چیز کو اختیار نہین کرتا ایک آدمی نے انکی یہ بات سن لی وہ رونے لگا انہون نے کہا تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اگر
معلوم ہوتا کہ یہ شخص یہان ہے تو مین کلام نکرتا یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا محبین کو کیا ہوا ہے کہ محبت مین ذلت کے ساتھ مزے اوٹھاتے ہین
وہ کہنے لگے کہ محبت مین ذلت عزت ہے اور محب کی ذلت اپنے حبیب کے لئے فخر ہے جعفر بن سلیمان مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ
موسیٰ علیہا السلام نے کہا الٰہی مین تجھے کہان ڈھونڈون اللہ تعالےٰ نے اونکو وحی بھیجی کہ اے موسیٰ تو مجھے اون لوگون کے پاس تلاش کر جنکے دل ٹوٹے ہوئے
ہین مین ہر دن رات مین اون سے ایک باع قریب ہوتا ہون اگر یہ نہو تو وہ منہدم ہوجاوین جعفر نے کہا مینے مالک سے کہا کہ اونکے دل کیونکر ٹوٹے ہوئے ہین
مالک نے کہا مین نے اوس شخص سے پوچھا جسنے کتاب پڑھی تھی اوس نے کہا مین نے اوس شخص سے سوال کیا جس نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ
جنکے دل ٹوٹے ہوئے ہین انسے کیا مراد ہے عبد اللہ نے کہا وہ لوگ کہ جنکے دل اللہ عزوجل کی محبت کے ساتھ ٹوٹے ہوئے ہین اوسکے غیر کی محبت سے اسکو ابراہیم
بن جنید رحمہا اللہ نے روایت کیا ہے ؎

شہر دلچسپ ہمارا دل ہے		عرش وہ ہے یہ تری منزل ہے

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کھیتی کاٹنے کی مزدوری کرتے باغون کی حفاظت کیا کرتے تھے ایک دن ایک سپاہی آیا کچھ میوہ انسے مانگا
انہون نے دینے سے انکار کیا سپاہی نے کوڑا پھیر کے انکے سر کو مارا انہون نے اپنا سر اوسکے لیے جھکا دیا اور کہا اس سر کو مارا اسنے بہت مدت اللہ عزوجل کی نافرمانی
کی ہے سپاہی نے جب انکو پہچانا تو انسے عذر کیا انہون نے فرمایا جو شخص کہ عذر کا محتاج تھا مین اوسکو بیچ مین چھوڑ آیا آنہون نے طواف کرتے ہین ایک شخص سے کہا کہ
جان رکھ تو ہرگز صالحین کے درجے کو نہ پہونچیگا یہانتک کہ چھ گھاٹیون کو طے کرلے پہلی یہ ہے کہ نعمت کا دروازہ بند کرے اور سختی کا دروازہ کھولے دوسری یہ کہ
عزت کا دروازہ بند کرے اور ذلت کا کھولے تیسری یہ کہ راحت کا دروازہ بند کرے اور تکلیف کا کھولے چوتھی یہ کہ نیند کا دروازہ بند کرے اور جاگنے کا دروازہ
کھولے پانچوین یہ غنا کا دروازہ بند کرے اور فقر کا دروازہ کھولے چھٹی یہ کہ امل کا دروازہ بند کرے اور استعداد موت کا دروازہ کھولے کسی نے کیا خوب
کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کئی دانشمند بندے ایسے ہین جنہون نے دنیا کو طلاق دی اور فتنون سے ڈرے جب اونہون نے دنیا مین خوب سے دیکھا اور سمجھا کہ
یہ کسی زندے کے لئے وطن نہین ہے تو اونہون نے دنیا کو دریا سمجھا اور اعمال صالحہ کی کشتیان اوسمین چلائین ؛

حکایت روایت ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہا السلام سے کہا کہ جو شخص دنیا والون سے زیادہ عابد ہو مجھے بتا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام

اونکو ایک آدمی کے پاس لیگئے جذام نے اوسکے ہاتھ پاؤن قطع کردئے تھے اور وہ یہہ کہتا تہا الٰہی جب تک تونے چاہا مجھے اونسے متمتع رکہا اور جب چاہا اونکو مجھ سے چہین لیا اور میرے لئے اپنی ذات مین آرزو کو باقی رکہا یا بات یا وصول یونس علیہ السلام نے فرمایا یا جبریل مینے تو تم سے یہہ سوال کیا تہا کہ تم مجھے بہت روزہ رکہنے والا بہت نماز پڑہنے والا بتاؤ جبریل علیہ السلام نے کہا بلا سے یہہ ایسا ہی تہا اب مجھے حکم ہوا کہ مین اسکی آنکہین چہین لون انہون نے اونکی طرف اشارہ کیا وہ بہ گئین اس شخص نے کہا جب تک تونے چاہا اُسے مجھے متمتع رکہا جب چاہا اونکو مجھ سے چہین لیا اور میرے لئے اپنی ذات مین امید کو باقی رکہا یا بار یا وصول جبریل علیہ السلام نے کہا آ دعا کر اور ہم بہی تیرے ساتہہ دعا کرین تاکہ اللہ تعالےٰ تیرے ہاتہہ پاؤن آنکہون کو پہیر دے اور جو عبادت تو کیا کرتا تہا وہ پہر کرنے لگے اوسنے کہا مین اسکو دوست نہین رکہتا جبریل علیہ السلام نے فرمایا کیون کہا جبکہ اوسکی محبت امین ہے تو مجھے اوسکی محبت زیادہ محبوب ہے یونس علیہ السلام نے فرمایا مین نے کسیکو اس سے بڑہکر عابد نہین دیکہا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا یہہ ایک طریق ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا کیطرف کسی چیز کے ساتہہ وصول نہین ہوتا کہ وہ اس سے افضل ہو ؛

حکایت ابو الحسن سراج رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین حج کے لئے بیت اللہ شریف کو گیا مین کعبے کا طواف کر رہا تہا کہ ناگاہ ایک خوبصورت عورت کو دیکہا مین نے کہا واللہ آجتک مین نے مثل اس عورت کے تر و تازہ خوبصورت کبہی کسیکو نہین دیکہا اور یہہ صرف اسلئے ہے کہ اسکو ہم و حزن کم ہے اوس عورت نے میری بات سن لی مجھ سے کہنے لگی اے شخص تونے یہہ کسطرح کہا واللہ مین تو غمون سے جکڑی ہوئی ہون میرا دل رنج و غم سے زخمی ہے مین ایسی رنجیدہ ہون کہ میری مصیبت مین کوئی میرا شریک نہین ہے مینے کہا یہہ بات کسطرح ہے اوسنے کہا کہ میرے خاوند نے قربانی کی بکرے کو ذبح کیا اور میرے دو چہوٹے لڑکے کہیل رہے تھے اور ایک چہوٹا بچہ میری چہاتی سے دودہ پی رہا تہا مین کہڑی ہوئی تاکہ اونکے لئے کہانا پکاؤن اتنے مین میرے بڑے بیٹے نے چہوٹے سے کہا مین تجھے دکہاؤن کہ اتا نے بکری کے ساتہہ کیا کیا اوسنے کہا ہان پہر اوسنے اپنے بہائی کو لٹا کے ذبح کر ڈالا اور پہاڑ کیطرف بہاگتا ہوا چلا گیا اوسکو بہیڑیے نے کہا لیا اوسکا باپ اوسکی تلاش مین چلا اوسے پیاس کی شدت ہوئی وہ مر گیا مین بچے کو رکہہ کے دروازے کیطرف گئی کہ دیکہون اونکے باپ نے کیا کیا اتنے مین چہوٹا بچہ ہانڈی کیطرف چلا گیا وہ آگ پر رکہی ہوئی تہی اوسنے اپنا ہاتہہ ہانڈی مین رکہدیا اور اپنی جان پر اوسکو گرا لیا اور وہ جوش کہا رہی تہی اوسکا گوشت ہڈی سے جدا ہو گیا یہہ خبر میری لڑکی کو پہونچی وہ اپنے خاوند کے گہر تہی اوسنے یہہ خبر سنکے اپنی جان کو زمین پر دے مارا اور مر گئی زمانے نے مجھے اون سب کے درمیان سے تن تنہا کر دیا مینے کہا تو اتنی بڑی مصیبتون پر کسطرح صبر کرتی ہے اوسنے کہا جو کوئی کہ صبر و جزع مین تمیز کرتا ہے لابد اوسکو ان دونون کے درمیان مین ایک رستہ متفاوت ملجاتا ہے سو جو صبر کہ ظاہر کی درستی کے ساتہہ ہے اوسکا انجام اچہا ہوتا ہے رہی گہبراہٹ سو جو گہبراتا ہے اوسکو عوض نہین ملتا پہر چند شعر مدح صبر مین پڑہتی ہوئی میری طرف سے اعراض کر کے چلی گئی رضی اللہ عنہا آمین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا مین نے ایک فقیر کو طواف کرتے دیکہا اوسنے اپنی جیب سے ایک رقعہ نکالا اور اوسکو دیکہا جب دوسرا تیسرا دن ہوا تو ہر روز اوسنے ایسا ہی کیا پہر کسی دن اوسنے طواف کیا اور رقعے کو دیکہا تہوڑی دور طواف سے علحدہ ہو کے گر پڑا اور مر گیا مینے رقعے کو اوسکی جیب سے نکالا اوسمین یہہ لکہا ہوا تہا واصبر لحکم ربک فانک باعیننا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض سلف کہتے ہین کہ لقمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے غلام حبشی تہے وہ بیچنے کے لئے اونکو بازار مین لایا جب کوئی آدمی انکے خریدنے کو آتا تو یہہ اوس سے کہتے کہ تو مجھے کیا کریگا جب وہ کہتا کہ مین تجھ سے فلان فلان کام لونگا تو یہہ اوس سے کہتے کہ میری تجھ سے یہہ حاجت ہے کہ تو مجھے نہ خریدے یہانتک کہ ایک شخص آیا لقمان نے اوس سے کہا تو مجھے کیا کریگا اوسنے کہا مین تجھے دربان بناؤن گا اپنے دروازے پر تجھے رکہونگا انہون نے کہا تو مجھے خرید لے پہر وہ انکو خرید کے اپنے گہر لے آیا اوسکے تین بیٹیان تہین گاؤن مین زنا کراتی تہین اوس نے اپنی زمین کی طرف جانے کا قصد کیا لقمان سے کہا

کہا کہ مینے انکا کھانا پینا حاجت کا سامان گھر مین رکھہ دیا ہے جب مین چلا جاؤن تو تو دروازہ بند کرکے اوسکے ورے بیٹھہ جانا اوسکو نہ کھولنا یہانتک کہ مین آجاؤن جب انکا مالک چلا گیا تو انہون نے اوسکے حکم کی بجا آوری کی لڑکیون نے اُنسے کہا کہ دروازہ کھول انہون نے انکار کیا لڑکیون نے انکو زخمی کیا اور لوٹ گئین انہون نے خون دہو ڈالا اور بیٹھہ گئے جب انکا مالک آیا تو انہون نے اوس سے خبر نہ کی پھر اوس نے جانے کا ارادہ کیا اور اُنسے کہہ گیا کہ مینے ضرورت کا سامان رکھدیا ہے تو انکے لئے دروازہ نہ کھولنا جب وہ چلا گیا تو لڑکیان لقمان کے پاس آئین اور کہا دروازہ کھولدے انہون نے نہ کھولا وہ دوبارہ انکو زخمی کرکے لوٹ گئین یہہ بیٹھے رہے جب انکا مالک آیا تو اوس سے انہون نے کچھہ نہ کہا اونمین سے بڑی لڑکی نے کہا کہ اس حبشی غلام کو کیا ہوا ہے کہ یہہ اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتھہ مجھہ سے اولی ہے واللہ مین توضرور توبہ کرونگی پھر اوسنے توبہ کرلی چھوٹی لڑکی نے کہا کہ اس حبشی غلام اور بڑی بہن کو کیا ہوا کہ یہہ دونون اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتھہ مجھسے اولی ہین واللہ مین توضرور توبہ کرونگی پھر اوس نے بھی توبہ کرلی منجملی لڑکی نے کہا کہ اس حبشی غلام اور دونون بہنون کو کیا ہوا ہے کہ یہہ سب اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتھہ مجھہ سے اولی ہین واللہ مین توضرور توبہ کرونگی پھر اوسنے بھی توبہ کرڈالی گاؤن کے بدکار لوگون نے کہا کہ اس حبشی غلام کو اور فلان شخص کی لڑکیون کو کیا ہوا ہے کہ یہہ سب اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتھہ ہم سے اولے ہین واللہ ہمتو ضرور ہی توبہ کرینگے پھر سب نے توبہ کرڈالی اللہ سبحانہ وتعالے کی طرف رجوع ہوئے وہان کے عُبّاد بنگئے رحمہم اللہ تعالے ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک شخص میرا دوست تہا اللہ تعالے نے اوسکو جذام مین مبتلا کیا یہانتک کہ اوسکی آنکھین جاتی رہین ہاتھہ پاؤن گرگئے مین اوسکو اوٹھاکے جذامیون مین لے آیا اور اوسکا خبرگیران رہتا تہا کئی دن مین اوس سے غافل ہوگیا پھر وہ مجھے یاد آیا مین اوسکے پاس گیا اوس سے کہا کہ بیشک مین تجھہ سے غافل ہوگیا اوسنے کہا میرے لئے وہ ہے جو مجھسے غافل نہین ہوتا مین نے کہا واللہ تجھے مینے یاد نہین کیا اوسنے کہا میرے لئے وہ ہی جو مجھے یاد رکھتا ہے پھر کہا دور ہو میرے پاس سے تونے مجھے ذکر اللہ سے مشغول کردیا اسکے بعد تھوڑے دن نہ ٹہیرا کہ اوسکا انتقال ہوگیا مینے کفن نکالا اوسمین کچھہ طول تہا مینے جو زیادہ تہا اوسکو قطع کردیا پھر اوسکو کفنا کے دفن کردیا مینے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص کہڑا ہے اوس سے بڑہکر نہ کوئی مونہہ خوبصورت دیکہا نہ کوئی صورت اوس سے زیادہ حسین دیکہی اوسنے کہا کہ تونے لینے کفن کے ساتھہ ہم سے بخل کیا تو اپنا کفن لیلے ہمنے تجھے پھیر دیا ہمکو تو سندس واستبرق مین کفن دیا گیا پھر مین خواب سے بیدار ہوگیا ناگاہ وہ کفن میرے سرہانے رکھا ہوا تہا رضی اللہ عنہ آمین ۔

حکایت ابوالحسین نوری رضی اللہ عنہ ایک رات گھر سے نکلے انہون نے دیکہا کہ ایک چوکیدار درب کے نیچے ایک مرد وعورت کو پکڑے ہوئے ہے اونسے کہہ رہا ہے کہ مین ضرور تم دونون کو کوتوال کے پاس لیجاؤنگا شیخ ابوالحسین اونکے پاس گئے چوکیدار سے کہا تو ان دونون کو چہوڑدے انکا ستر کرانے نہ مانا انہون نے کچھہ دینے کو کہا تو بہی اوسنے نہ مانا انہون نے اپنی آستین سے رومال نکالا اوسمین کچھہ درہم تہے اور اپنی چادر کو اوتارا یہہ سب اوسکو دیدیا اور کہا تو انکو چہوڑدے یہہ سب لیلے اور مین تیرے ہمراہ چلتا ہون تو مجھے حاکم کے سپرد کردینا جسطرح تو چاہے چوکیدار نے کہا مین اس شرط پر لیتا ہون کہ جو مین تمہاری نسبت کہون تم اوس سے انکار نہ کرنا انہون نے منظور کیا پھر اوسنے لیا اور انکو چہوڑدیا شیخ کی گردن مین کپڑا ڈالکے اوسکو کھینچتا ہوا لے چلا یہانتک کہ حاکم کے پاس آکہڑا ہوا اور کہا مینے اس شخص کو ایک عورت کے ساتھہ درب کے نیچے پایا کوتوال نے شیخ سے پوچہا کہ کہتے ہو انہون نے کہا ہان مین اور یہہ تہے اور ایک عورت ہمارے ساتھہ تہی کوتوال نے کہا تمہاری صورت اوس شخص کی نہین ہے جو یہہ کام کرے پھر چوکیدار سے کہا سچ کہہ ورنہ تجھے سزا دونگا اوسنے سارا قصہ بیان کردیا کوتوال نے اور چوکیدار نے توبہ کی اور شیخ ابوالحسین چلے گئے رضی اللہ عنہ آمین

حکایت شیخ یوسف بن حمدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بصرے کی راہ سے مکہ کی طرف چلا میرے ہمراہ فقرا کی ایک جماعت تہی اونمین ایک

جوان آدمی تھا اوسکی حسن صحبت مراعاۃ حال اشتغال ذکر اللہ عزوجل دوام مناجات پر مین رشک کرتا تھا جب ہم مدینہ منورہ مین پہونچے تو وہ سخت بیمار ہوگیا ہمسے علحدہ رہنے لگا مین ایک جماعت اصحاب کے ہمراہ اوسکی خبر دریافت کرنے کے لئے گیا جب ہمنے اوسکو اور اوسکی ایذا کو دیکھا تو جماعت مین سے کسی نے کہا اگر ہم کوئی طبیب بلا دین کہ وہ اوسکو دیکھے اوسکی بیماری بیان کرے تو شاید اوسکے پاس اسکی دوا ہو جوان نے یہہ بات سن لی مسکرایا اور کہا اے میرے مشائخ اور اے میرے دوستو موافقت کے بعد مخالفت کیا بری بات ہے اللہ تعالے جس شخص کے لئے کسی حال کا ارادہ کرے اور وہ اوسکے سوا اور حال کو چاہے کیا اسنے اللہ عزوجل کے ارادے مین مخالفت نہین کی شیخ یوسف کہتے ہین کہ ہم اوسکی بات سے خجل ہوئے پھر اوسنے ہماری طرف دیکھا اور کہا لوعز فتم داء القتیل من ذی سلوان لطلبتم لداء القتیل دواء ان الاعراض والاستقام فیہا تطہیر وتکفیر وتذکیر وداء القتیل مشاہدۃ النفس ومواقفۃ الہوی پھر یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

بید اللہ دوائی	وبعلم اللہ دائی	انما اظلم نفسی	باتباعی لہوائی	کلما داویت دائی	غلب الداء دوائی

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین ابتدا ریاضت مین بعض مشائخ کی صحبت مین رہا کرتا تھا وہ مجھے خدمت کا حکم فرمایا کرتے مجھے اونکے حکم مین مزہ آتا تھا لذت معلوم ہوتی تھی ایک دن اونہون نے مجھے قصاب کیطرف بھیجا تاکہ فقرا کے لئے گوشت اوٹھا لاؤن مین اوسکے پاس گیا بقدر ضرورت اوس سے گوشت خریدا اور اوسکو اوٹھا لیا پیٹھ پھیر کے دیکھا تو ایک شخص لدے ہوئے جانور کو ہانکے لیے جاتا تھا اوس نے مجھے مکا مارا قصاب کی دوکان مین ایک میخ تھی مین اوسپر گر پڑا میری پسلی مین چوٹ لگی دوکان والے نے مجھے اوٹھایا مجھے اوس سے نہایت ایذا پہونچی ہمتو زخم کے باندھنے مین مشغول تھے کہ ناگاہ جانور والا آکھڑا ہوا اور اوسکے ساتھ تین آدمی عوام لوگون مین سے تھے اوسنے کہا میری ہمیانی گر گئی اوسمین دس اشرفیان تھین اور وہ میرے سر مین تھی قصاب کو اور مجھے اور ہمارے سوا اور دو آدمیون کو شہر کے حاکم پاس لے گیا اور کہا ان لوگون نے میری ہمیانی لے لی حاکم نے ہم مین سے ہر ایک کو خوب مارا اونہین مجھپر بھی مار پڑی اور وہ مار میرے زخم پر پڑتی تھی اون عوام لوگون مین سے ایک شخص نے اوس برتن کیطرف دیکھا جسمین گوشت تھا اوسمین ہمیانی ملگئی لوگون نے کہا یہی چور ہے حاکم شہر نے کہا ہم اس کا ہاتھہ کاٹین گے پھر تیل منگایا گیا اوسکو جوش دیا گیا ساری خلق جمع ہوکے مجھے مارنے پیٹنے گالیان دینے لگی اور مین چار آدمیون کے روبرو تھا ایک منادی نے ندا کی کہ چور کو حاضر کرو تیل خوب پک گیا اور مین اپنے امر کو اوسکے ہاتھہ مین سونپے ہوئے تھا کہ جسکے ہاتھہ مین ہر چیز کی سلطنت ہے اون آدمیون سے ایک نے ایسا تپیڑ مارا کہ مین بیہوش ہوگیا اور مین اس بلا پر صابر اور اس امر مین اللہ تعالے کی طرف رجوع کرنیوالا تھا اوس شخص نے مجھہ سے کہا لے اُچکے اے چور پھر مجھے کھینچا یہانتک کہ مین مونہہ کے بل گر پڑا سو مین سجدہ کرتا ہوا گرا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھہ رہے ہین اور تبسم فرماتے ہین مین سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تھا کہ مین جس ایذا مین تھا وہ مجھہ سے دور ہوگئی پھر اوسیوقت ایک منادی نے ندا کی کہ جسکو تمنے پکڑا ہے وہ شیخ کا خادم ہے لوگون نے میری طرف دیکھا اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر جن آدمیونکے ساتھہ مین تھا وہ میرے پاؤن پر گرے اور حاکم شہر بھی دوڑتا ہوا آیا میرے پاؤن کا بوسہ لیا اور کہا یا سیدی اللہ عظیم کے ساتھہ مین تجھہ سے سوال کرتا ہون کہ تو ہمارے لئے بخشدے پھر ہمیانی والا آیا زاری کی رویا دہویا اور کہا یا سیدی تو مجھہ سے راضی ہوجا مین نے اون سے کہا اللہ تعالے میری اور تمہاری مغفرت کرے یہہ ایک سابقہ تھا کہ اوسنے سریرۂ کا منہ کو ظاہر کردیا پھر یہہ بات ظاہر ہوئی کہ دس اشرفیان اور جانور کا بوجھا جسکو وہ آدمی ہانکے لئے جاتا تھا جسکی اشرفیان گر گئین یہہ سب کسی شخص نے شیخ کے پاس بھیجا تھا حسن اتفاق سے ایک یہہ بات ہے کہ جسوقت مین بلا مین گرفتار تھا اوسوقت شیخ اور جماعت فقرا استغفار مین مشغول تھے کسی قضیہ کی وجہ سے جو کہ درمیان فقرا کے واقع ہوا تھا اور جماعت مین سے ایک شخص بھی نہین نکلا تھا یہانتک کہ مین دروازہ پر کھڑا ہوا اور میرے ساتھہ گوشت اور ہمیانی تھی مین نے یہہ سب شیخ کو سونپ دیا اور اون سے

قصہ بیان کیا شیخ نے فرمایا من صبر تجمل و تکمل پھر کہا اے میرے بیٹے مین فقر کے ساتھ تیری اس حالت کا منتظر تھا اسلئے کہ اسکا علم مقدم ہو چکا تھا پھر مجھ سے فرمایا کہ اے محمد یہ تیری حالت طریق مین تیرے کمال کا سبب ہو گئی اب تو جہان چاہے سفر کر رضی اللہ عنہ آمین ۔

حکایت محمد مقدسی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہین کہ شام مین ایک گھر تھا اوسمین دیوانے مجنون رہا کرتے تھے مین ایک دن وہان گیا مینے دیکھا کہ ایک جوان آدمی کی گردن مین طوق پڑا ہوا ہے پاؤن مین بیڑیان زنجیر سے جکڑی ہوئی ہین جب اوسکی نظر مجھپر پڑی تو کہا اے محمد تو دیکھتا ہے کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا پھر کہا مینے تجھے اوسکی طرف اپنا قاصد کیا اوس سے یون کہنا کہ اگر تو آسمانون کا طوق میری گردن مین اور زمینون کی بیڑیان میرے پاؤن مین ڈالدے تو بھی مین طرفۃ العین تیرے غیر کیطرف التفات نکرون پھر یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

علی بعدک لا یصبر من عاد تہ القرب	ولا یقوی علی قطعک من تیمہ الحب	وحبک فی قلبی وفی کبدی اذا	لم ترک العین فقد ابصرک القلب	

فصل بیان مین آیات فضیلت صبر و صابرین کے

فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین اے مسلمانو قوت پکڑو ثابت رہنے سے اور نماز سے بیشک اللہ ساتھ ہے ثابت رہنے والون کے ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون اور البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور میوون کے اور خوشی سنا ثابت رہنے والون کو کہ جب اونکو پہونچے کچھہ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین اور ہمکو اوسیکی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس اور ٹھیرنے والے سختی مین اور تکلیف مین اور وقت لڑائی کے اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون وہی لوگ ہین جو سچے ہوئے اور وہی بچاؤ مین آئے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ٹھیرنے والون کے الصابرین والصادقین والقنتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار وہ منت اوٹھانے والے اور سچے اور بندگی مین لگے رہتے اور خرچ کرتے اور گناہ بخشواتے پچھلی رات کو واللہ یحب الصابرین اور اللہ چاہتا ہے ثابت رہنے والون کو یا ایہا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہونچو **ف** ثابت رہو یعنی دین پر اور مقابلے مین یعنی جہاد مین اور لگے رہو یعنی کافرون کے سامنے وان تصبروا خیر لکم اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاہم نصرنا یعنی اور جھٹلایا ہے بہت رسولون کو تجھسے پہلے پھر صبر کرتے رہے جھٹلانے پر اور ایذا پر جب تک پہونچی اونکو مدد ہماری استعینوا باللہ واصبروا مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور پورا ہوا نیکی کا وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر اسپر کہ وہ ٹھیرے رہے واللہ مع الصابرین اور اللہ ساتھ ہے ثابت رہنے والون کے واتبع ما یوحی الیک واصبر حتی یحکم اللہ واللہ خیر الحاکمین اور چل اوسی حکم پر جو حکم پہونچے تیری طرف اور ثابت رہ جب تک فیصلہ کرے اللہ اور وہ بہتر ہے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے ولئن اذقناہ نعماء بعد ضراء مستہ لیقولن ذہب السیئات عنی انہ لفرح فخور الا الذین صبروا وعملوا الصالحات اولئک لہم مغفرۃ واجر کبیر اور اگر ہم چکھاوین اوسکو آرام بعد تکلیف کے جو پہونچے اوسکو تو کہنے لگے گئین برائیان مجھ سے تو وہ خوشیان کرے بڑائیان

کرتا اگر جو لوگ ثابت ہین اور کرتے نیکیان اونکو بخشش ہے اور ثواب بڑا فاصبران العاقبة للمتقین سو تو ٹہیرا رہ البتہ آخر بھلا ہے ڈر والون کا واصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اور ٹہیرا رہ البتہ اللہ ضائع نہین کرتا ثواب نیکی والون کا فصبر جمیل اب صبر ہی بن آوے انه من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین البتہ جو کوئی پرہیزگار رہو اور ثابت رہے تو اللہ نہین کہوتا حق نیکی والون کا والذین صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوة وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية ویدرؤن بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار جنات عدن یدخلونها ومن صلح من ابائهم وازواجهم وذریاتهم والملائكة یدخلون علیهم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبى الدار اور وہ جو ثابت رہے چاہتے توجہ اپنے رب کی اور کہڑی رکہی نماز اور خرچ کیا ہمارے دئے مین سے چہپے اور کہلے کرتے ہین برائی کے مقابل بہلائی اون لوگون کو ہے پچہلا گہر باغ ہین رہنے کے داخل ہونگے اونمین اور وہ جو نیک ہوے اون کے باپ دادون مین اور جورؤن مین اور اولاد مین اور فرشتے آتے ہین اون پاس ہر دروازے سے کہتے ہین سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب ملا پچہلا گہر ولنجزین الذین صبروا اجرهم باحسن ما کانوا یعملون اور ہم بدلے دینگے ٹہیرنے والون کا حق بہتر کامون پر جو کرتے تہے ثم ان ربك للذین هجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربك من بعدها لغفور رحیم پہر یون ہے کہ تیرا رب اون لوگون پر کہ وطن چہوڑا ہے بعد اسکے کہ پچہلائے گئے پہر لڑتے رہے اور ٹہیرے رہے تیرا رب ان باتون کے بعد بخشنے والا مہربان ہے وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خیر للصابرین واصبر وما صبرك الا باللہ ولا تحزن علیهم ولا تك فی ضیق مما یمکرون اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اسقدر جتنی تمکو تکلیف پہونچے اور اگر صبر کرو تو یہہ بہتر ہے صبر والون کو اور تو صبر کر اور تجہہ سے صبر ہو سکے اللہ ہی کی مدد سے اور نہ غم کہا اون پر اور مت خفا رہ اونکے فریب سے اولئك یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیها تحیة وسلاما اونکو بدلا ملیگا کوٹہون کے بہروکے اسپر کہ ٹہیرے رہے اور لینے آوینگے اونکو وہان دعا اور سلام کہتے ف یعنی فرشتے آگے آگے لے جاوینگے ۔

فصل بیان مین توکل کے

توکل یہہ ہے کہ اپنے سارے امور اللہ سبحانہ وتعالے کے سپرد کرے اسطرح سے کہ ذرہ برابر بہی بندے کا تصرف نہو شعب ایمان سے ایک یہہ ہے کہ اللہ عزوجل پر توکل کرے اور یہہ واجب ہے اسلئے کہ اللہ تعالے نے قرآن پاک مین کئی جگہہ توکل کا امر فرمایا ہے پہلی آیت فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین یعنی پہر جب ٹہیرا چکا تو بہروسا کر اللہ پر اللہ چاہتا ہے توکل والون کو اس سے معلوم ہوا کہ توکل اللہ عزوجل کو محبوب ہے اسلئے اوسکا امر فرمایا دوسری وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور اللہ پر بہروسا چاہیے مسلمانون کو تیسری فاعرض عنهم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا سو تو تغافل کر اونسے اور بہروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے پر بہروسا کرنے سے سارے کام دین دنیا کے بنجاتے ہین چوتہی انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبهم واذا تلیت علیهم ایاته زادتهم ایمانا وعلی ربهم یتوکلون الذین یقیمون الصلوة ومما رزقناهم ینفقون اولئك هم المؤمنون حقا لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق کریم ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین دل اونکے اور جب پڑہے اوسکے کلام زیادہ آوے اونکو ایمان اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین جو کہڑی رکہتے ہین نماز اور بہلا دیا کچہہ خرچ کرتے ہین وہی ہین سچے ایمان والے اونکو درجے ہین اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی آبرو کی اس سے ثابت ہوا کہ بدون توکل کے پورا پورا ایمان نصیب نہین ہوتا اسلئے کہ مومنین کے پہلے صیغہ حصر ارشاد فرمایا

یعنی سچے پکے ایمان والے وہی ہین جو ان صفتون کے ساتھ موصوف ہون پانچوین وتوکل علی اللہ اور بھروسا کر اللہ پر ان اللہ ھو السمیع العلیم بیشک
وہی ہے سنتا جانتا چھٹی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا وھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون تو کہہ ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو لکھدیا اللہ
نے ہمکو وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان ساتوین فاعبدہ وتوکل علیہ سو اوسکی بندگی کر اور اوسپر بھروسا رکھ آٹھوین
ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون حکم کسی کا نہین سوا اللہ کے اوسی پر مجھے بھروسا ہے اور اوسی پر بھروسا چاہیے بھروسا کرنے
والونکو نوین وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون وما لنا ان لا نتوکل علی اللہ وقد ھدانا سبلنا ولنصبرن علی ما اٰذیتمونا وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون
اور اللہ پر بھروسا چاہیے ایمان والون کو اور ہمکو کیا ہوا کہ بھروسا نکرین اللہ پر اور وہ سوجھا چکا ہمکو ہماری راہین اور ہم صبر کرینگے ایذا پر جو ہمکو
دیتے ہو اور اللہ پر بھروسا چاہیے بھروسے والون کو دسوین وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اور بھروسا کر
اوس زبردست رحم والے پر جو دیکھتا ہے تجھکو جب تو اوٹھتا ہے اور تیرا پھرنا نمازیون مین انہ ھو السمیع العلیم وہ جو ہے وہی ہے سنتا جانتا گیارھوین
یعنی جب تو تہجد کو اوٹھتا ہے اور یارونکی خبر لیتا ہے کہ یاد مین ہین یا غافل بارھوین ان ربک یقضی بینھم بحکمہ وھو العزیز العلیم فتوکل
علی اللہ انک علی الحق المبین تیرا رب اونمین فیصلہ کرے اپنی حکومت سے اور وہی ہے زبردست سب جانتا سو تو بھروسا کر اللہ پر بیشک تو ہی
صحیح کہلی راہ پر ہا تیرہوین وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا اور بھروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا چودھوین ولا تطع الکافرین
والمنافقین ودع اذاھم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا اور کہنا نہ مان منکرون اور دغا بازون کا اور چھوڑ دے اونکو ستانا اور بھروسا
کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا پندرھوین انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ
فلیتوکل المؤمنون یہ جو ہے کانا پھوسی سو شیطان کا کام ہے کہ دلگیر کرے ایمان والون کو اور وہ انکا کچھ نہ بگاڑیگا بے حکم اللہ کے اور اللہ پر
چاہیے بھروسا کرین ایمان والے سولہوین اللہ لا الہ الا ھو وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اللہ اوس بن کسی کی بندگی نہین اور اللہ پر چاہیے
بھروسا کرین ایمان والے ان آیتون کے سوا چند جگہہ انبیا ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اور مؤمنین سے بطور خبر وحکایت کے توکل کو ذکر فرمایا ہے
پہلی آیت ومن یتوکل علی اللہ فان اللہ عزیز حکیم اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو اللہ ہے زبردست حکمت والا دوسری فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پھر اگر وہ پھر جاوین تو تو کہہ بس ہے مجھے اللہ کسی کی بندگی نہین سوائے اوسکے اوسی پر مینے
بھروسا کیا اور وہی ہے صاحب بڑے تخت کا تیسری الی توکلت علی اللہ ربی وربکم مینے بھروسا کیا اللہ پر جو رب ہے میرا اور تمہارا چوتھی وما
توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب اور بن آتا ہے اللہ سے اوسی پر مینے بھروسا کیا اور اوسی کیطرف رجوع ہون پانچوین الذین صبروا
وعلی ربھم یتوکلون جو ثابت رہے اور اپنے رب پر بھروسا کیا چھٹی انہ لیس لہ سلطان علی الذین اٰمنوا وعلی ربھم یتوکلون اوسکا زور نہین چلتا
اونپر جو یقین لاتے ہین اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین ساتوین نعم اجر العاملین الذین صبروا وعلی ربھم یتوکلون یعنی خوب نیک ملا کام
کرنے والون کو جو ٹھیرے رہے اور اپنے رب پر بھروسا کیا آٹھوین قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون تو کہہ مجھکو بس ہے اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے
ہین بھروسا رکھنے والے نوین ذلکم اللہ ربی علیہ توکلت والیہ انیب وہ اللہ ہے رب میرا اوسی پر مجھے بھروسا اور اوسیکی طرف میری رجوع
دسوین وما عند اللہ خیر وابقی للذین اٰمنوا وعلی ربھم یتوکلون اور جو اللہ کے ہان ہے بہتری ہے اور رہنے والا واسطے ایمان والون
کے اور جو اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین گیارھوین ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر اے رب ہمارے ہمنے تجھپر بھروسا کیا اور تیری
طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پھرآنا بارھوین ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے تیرھوین

قل هو الرحمن امنا به وعلیه توکلنا فستعلمون من هو فی ضلال مبین تو کہدو وہی رحمن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اوسی پر بھروسا کیا سو اب تم کو معلوم ہوجاویگا کون پڑا ہے صریح بھکاوے مین صحیحین مین بذیل حدیث طویل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ ستر ہزار جو بغیر حساب کے جنت مین داخل ہونگے کون ہین آپ نے فرمایا وہ وہ لوگ ہین جو داغ نہین لگاتے اور منتر نہین جانتے اور شگون نہین مانتے اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین عکاشہ بن محصن اسدی کھڑے ہوئے کہا مین اونمین سے ہون یارسول اللہ آپ نے فرمایا تو اونمین سے ہے ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا مین اونمین سے ہون یارسول اللہ آپنے فرمایا اوسکے ساتھہ عکاشہ تجھسے سبقت کرگیا اسکے سوا اور بہت حدیثین فضیلت توکل مین وارد ہوئی ہین رہا اسباب کیطرف توجہ کرنا سو یہہ کچھہ توکل کو منافی نہین ہے دیکھو صحیحین مین بروایت زبیر رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک تم مین کا اپنی رسی لیوے پھر لکڑی کا بھارا اپنی پیٹھہ پر لادے اوسکو فروخت کرے اوس سے غنا حاصل کرے یہہ اوسکے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگون سے سوال کرے پھر وہ اوسے دین یا نہ دین صحیح بخاری مین بروایت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ کبھی کسی نے کوئی کھانا نہین کھایا کہ اس سے بہتر ہو کہ وہ اپنے ہاتھون کے کام سے کھاوے کھا اور نبی داؤد علیہ السلام کہ نہین کھاتے مگر اپنے ہاتھون کے عمل سے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھہ سے محنت مزدوری حلال پیشہ جیسے تجارت کتابت وغیرہ کرکے روزی حلال حاصل کرنا کچھہ منافی توکل کو نہین ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین صحابہ رضی اللہ عنہم تجارت وغیرہ کیا کرتے تھے اونمین سے کوئی کھیتی کرتا کوئی حمالی کوئی کچھہ اور کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسیکو بھی منع نہ فرمایا بلکہ احادیث صحیحہ مین کسب حلال حاصل کرنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے اگر تکسب وتسبب ممنوع ہوتا تو ضرور اونکو منع کردیا جاتا اب چند حکایتین مجبین متوکلین کی ذکر کیجاتی ہین ؎

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین حج کے لئے بیت اللہ شریف کو چلا راہ مین دیکھا کہ ایک جوان آدمی جارہا تھا اوسکے پاس نہ پانی تھا نہ زاد وراحلہ مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اے شخص تو کہانسے آیا اوسنے کہا اوسکے نزدیک سے مین نے کہا کدہر جاتا ہے کہا اوسکی طرف مین نے پوچھا زاد کہان ہے کہا اوسپر مینے کہا رستہ تو بدون پانی اور زاد کے قطع نہین ہوسکتا کیا تیرے پاس کچھہ ہے اوسنے کہا ہان مینے نکلتے وقت پانچ حرفون کا توشہ اپنے ساتھہ لیلیا ہے مینے کہا وہ پانچ حرف کیا ہین اوسنے کہا اللہ تعالے کا قول کہ یعنی کہا کاف تو کافی کا ہا ہادی کی یا مؤدی کی عین عالم کا صاد صادق کی سو یہہ سب کچھہ وہی ہے بھلا جو شخص کافی ہادی مؤدی عالم صادق کے ہمراہ ہو وہ کیون ضائع ہونے ڈرنے لگا اوسے کیا حاجت کہ پانی اور زاد لادے پھرے مالک کہتے ہین جب مینے اوسکی بات سنی تو مینے اپنا کرتا اوتارا تاکہ اوسے پہناؤن اوسنے قبول نہ کیا اور کہا اے شیخ ننگا رہنا دنیا کے کرتے سے بہتر ہے اوسکے حلال کا حساب اور حرام پر عقاب ہوگا جب رات ہوتی تو وہ اپنا مونہہ آسمان کیطرف اوٹھاتا اور کہتا یا من تسره الطاعات ولا تضره المعاصی هب لی ما یسرك واغفر لی ما لا یضرك جبکہ لوگون نے احرام باندھا تلبیہ کہا تو مین نے اوس سے کہا تو تلبیہ کیون نہین کہتا اوسنے کہا اے شیخ مین اس سے ڈرتا ہون کہ مین تو لبیک کہون اور وہ یون کہے کہ لا لبیک ولا سعدیک مین تیری بات نہین سنتا نہ تیری طرف دیکھتا پھر وہ چلا گیا اسکے بعد مینے اوسکو نہ دیکھا مگر منیٰ مین اور وہ یہہ شعر پڑھتا تھا ؎

ان الحبیب الذی یرضیه سفك دمی	دمی حلال له فی الحل والحرم	واللہ لو علمت روحی بمن علقت	قامت علی راسها فضلا عن القدم
یا لائمی لا تلمنی فی هواه فلو	عاینت منه الذی عاینت لم تلم	یطوف بالبیت عریانا ولو بجارحة	باللہ طافوا لاغناهم عن الحرم

ضحی الحبیب بنفسی یوم عیدھم	والناس ضحوا بمثل الشاۃ والنعم	للناس حج ولی حج الی سکنی	تھدی الاضاحی واھدی مھجتی ودمی	

پھر کہا الٰہی لوگون نے تو قربانی کی تیرا تقرب حاصل کیا اور میرے پاس سوا اپنی جان کے اور کچھ نہین ہے کہ مین اوس سے تیرا قرب حاصل کرون سو مین اپنی جان کو تیرے پاس ہدیہ لایا ہون تو اوسے قبول فرما پھر ایک چیخ ماری اور مر گیا رحمہ اللہ تعالےٰ ناگہان کوئی قائل کہہ رہا ہے کہ یہ اللہ کا محب ہے یہ اللہ کا قتیل ہے اللہ تعالےٰ کی تلوار سے مارا گیا ہے مینے اوسکی تجہیز تکفین کرکے اوسکو دفن کر دیا مین اوس رات اوسکے حال مین فکر کرتا کرتا سو رہا مینے اوسے خواب مین دیکھا اوس سے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا اوسنے کہا میرے ساتھ ایسا کیا جیسا کہ شہدا راحد کے ساتھ کیا اور اوس سے کچھ زیادہ کیا مینے پوچھا تیرے ساتھ زیادہ کیون کیا کہا اسلئے کہ وہ تو سیوف کفار سے مارے گئے اور مین محبت جبار سے مارا گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابو عبدالرحمن بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بغداد مین پہونچا حج کو جاتا تھا میرے سر مین نخوت صوفیت بھری ہوئی تھی یعنی حدت ارادت اور شدت مجاہدہ کی اور ترک ماسوی اللہ تعالےٰ کا یہ کہتے ہین کہ چالیس دن تک مینے کھانا نہ کھایا نہ پانی پیا نہ جنید رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور وہان سے نکلا اور مین اپنی طہارت پر تھا مینے جنگل مین دیکھا کہ ایک ہرن کنوین کے سر پہ کھڑا ہوا پانی پی رہا ہے مین بھی پیاسا تھا جب مین کنوین کے قریب گیا تو ہرن بھاگا اور پانی کنوین کی تہ مین چلا گیا مین وہان سے چلا آیا مینے کہا یا سیدی تیرے نزدیک اس ہرن کی برابر بھی میری قدر نہین ہے مینے سنا کہ کوئی قائل میرے پیچھے سے یہہ کہہ رہا ہے کہ ہمنے تجھے آزمایا سو تونے صبر نہ کیا اب تو لوٹ جا اور پانی لیلے ہرن کے پاس تو نہ چاگل تھی نہ رسی اور تو دونون لیکر آیا تھا پھر مین لوٹ کے کنوین پہ آیا دیکھا تو بھرا ہوا تھا مینے اپنی چاگل کو بھر لیا مین اوسی پانی سے مدینے تک پیتا طہارت کرتا رہا وہ تمام نہین ہوتا تھا جب مین حج سے پھر کے بغداد مین آیا تو جامع مسجد مین گیا جنید رضی اللہ عنہ نے مجھپر نظر پڑتے ہی فرمایا اگر تو گھڑی بھر صبر کرتا تو پانی تیرے دونون پاؤن کے نیچے سے ابلنے لگتا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جنگل مین دیکھا کہ ایک نابالغ لڑکا جا رہا ہے اور ہونٹ ہلاتا جاتا ہے مینے اوسی سلام کیا اوسنے جواب دیا مینے کہا لڑکے تو کدہر جاتا ہے کہا بیت اللہ کو مینے کہا ہونٹ کس چیز کے ساتھ ہلاتا ہے کہا قرآن پڑھتا ہون مینے کہا ابھی تو مرفوع القلم ہے قلم تکلیف تجھپر جاری نہین ہوا ہے اوسنے کہا مینے دیکھا ہے کہ جو مجھ سے عمر مین چھوٹا ہے موت اوسکو بھی پکڑ لیتی ہے مینے کہا تیرا قدم چھوٹا اور تیرا رستہ دور ہے اوسنے کہا کہ مجھپر تو قدم اوٹھانا ہے اور پہونچا دینا اللہ تعالےٰ پر ہے مینے کہا زاد راحلہ کہان ہے کہا میرا زاد میرا یقین ہے اور میری سواری میرے پاؤن ہین مینے کہا کہ مین تجھ سے روٹی پانی کا پوچھتا ہون اوسنے کہا چچا تمہین بتاؤ کہ اگر کوئی مخلوق تمہین اپنے گھر بلاوے تو کیا تمہین یہہ لائق ہے کہ تم اپنے ساتھ توشہ لاوکے لیجاؤ مینے کہا نہین کہا تو پھر میرے مالک نے بندونکو اپنے گھر بلایا ہے سو ضعف یقین نے اونکو اسپہ مجبور کیا کہ اپنا کھانا پینا لاوکے لے چلے اور مجھے یہہ بات بری معلوم ہوئی مینے اوسکا پاس ادب کیا کیا تم یہہ جانتے ہو کہ وہ مجھے ضائع کرے گا مینے کہا حاشا و کلا پھر وہ میری نظر سے غائب ہو گیا اسکے بعد مینے اوسے نہ دیکھا مگر مکے مین جب اوس نے مجھے دیکھا تو کہا اے شیخ ابھی تک تو اوسی ضعف یقین پر ہے پھر یہہ شعر پڑھنے لگا ؎

مالک العالمین ضامن رزقی	فلماذا اکلف الخلق رزقی	قد قضی لی بما علی ومالی	مالکی فی قضائہ قبل خلقی
صاحب الفضل والذی فی یدیہ	ورفیقی فی عسرتی حسن صدقی	فلما لا یرد عجزی رزقی	فکذا لا یجر رزقی حذقی

حکایت شیخ ابو یعقوب بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک بار ایسا ہوا کہ مین دس دن تک حرم شریف مین بھوکا رہا مجھے ضعف معلوم ہوا نفس نے مجھے اسطرف کھینچا کہ شہر مین جاؤن شاید کوئی ایسی چیز لمجاوے جس سے بھوک کو تسکین ہو پھر مین نکلا ایک شخص متغیر پڑا ہوا ملا مینے اوسکا اوٹھا لیا

دل مین اوس سے وحشت معلوم ہوئی گویا کوئی قاتل مجھسے کہتا ہے کہ تو دس دن تک تو بھوکا رہا اور انجام تیرا یہہ ہوا کہ ایک شلجم متغیر پڑا ہوا تیرا حصہ ٹہیرا مینے اوسے پہینکدیا اور مسجد مین چلا آیا مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور میرے سامنے بیٹہ گیا اوسنے ایک جزودان نکالا اور کہا یہہ تیرے لئے ہے اس تہیلی مین پانسو اشرفیان ہین مینے کہا کہ تونے مجھے کیون خاص کیا اوسنے کہا ہم دس دن سے دریا مین تہے جہاز ڈوبنے کے قریب ہوگیا تہا ہر آدمی نے ہم مین سے یہہ نذر کی کہ اگر اللہ تعالے ہمکو نجات دیگا تو وہ کچھہ خیرات کریگا اور مینے یہہ نذر کی تہی کہ اگر اللہ تعالے مجھے نجات دیگا تو جس شخص پر یہان کے مجاورون سے پہلے پہل میری نظر پڑیگی مین اوسکو پانسو اشرفی کا صدقہ دونگا سو پہلے تجھسے میری ملاقات ہوئی مینے کہا اسکو کہول اوسنے کہولا تو ناگاہ اوسمین کعک سمید مصری اور لوز مقشر اور سکر کعاب تہی مینے مٹھی بہر اوسمین سے مٹھی بہر اوسمین سے لیلیا اور اوس سے کہا کہ باقی تو اپنے لڑکون کے واسطے لیجا یہہ میری طرف سے اونکے لئے ہدیہ ہے اور مین اونکو قبول کرچکا پہر مینے اپنے جی مین کہا کہ اے نفس تیرا رزق تو دس دن سے تیری طرف چلا آتا تہا اور تو اوسے شہر مین تلاش کرتا تہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بنان حمال رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے کی راہ مین تہا مصر سے آتا تہا میرے پاس کچھہ زاد بہی تہا ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا اے بنان تو حمال ہے اپنی پیٹہہ پر بوجہہ لادے پہرتا ہے تو یہہ وہم کرتا ہے کہ وہ تجھے رزق نہ دیگا بنان کہتے ہین مینے اپنا زاد پہینکدیا پہر تین دن مجھپر گزرے کہ مینے کچھہ نہ کہایا مینے ایک خلخال راہ مین پڑی ہوئی پائی مینے اپنے جی مین کہا کہ اسکو اوٹہالون یہانتک کہ اوسکا مالک آجاوے سو وہ مجھے کچھہ دیگا ناگاہ وہی عورت آئی مجھہ سے کہنے لگی تو تاجر ہے یون کہتا ہے کہ اسکا مالک آویگا تو مین اوس سے کچھہ لونگا پہر اوسنے کچھہ درہم میری طرف پہینکے اور کہا تو انکو خرچ کر مصر کے قریب تک وہ درہم مجھے کافی ہوئے ؛

کم من قوی قوی فی تقلبه		مهذب الرای عنه الرزق منحرف		وکم ضعیف ضعیف فی تقلبه		کانه من خلیج البحر یغترف	
		هذا دلیل علی ان الاله له		فی الخلق سر خفی لیس ینکشف			

حکایت ایک عابد حرم شریف کے عابدون سے تہا ہر رات ایک شخص دو قرص روٹی کے اوسکے پاس لایا کرتا تہا یہہ عابد اوسنے روزہ افطار کرلیتا سوائے اللہ عزوجل کے اسکو اور کوئی شغل نہتا ایک دن اسکے نفس نے کہا کہ تونے اپنی قوت مین اس مخلوق پر بہروسا کیا اور رازق مخلوق کو بہول گیا یہہ کیا غفلت کی بات ہے جب وہ شخص حسب عادت دو قرص روٹی کے اسکے پاس لایا تو اسنے اونکو پہیر دیا وہ چلا گیا یہہ عابد تین دن تک بہوکا رہا کچھہ قوت اسکو نہ ملا اسنے اپنے رب سبحانہ وتعالے سے اسکا شکوہ کیا اوس رات خواب مین دیکہا کہ یہہ اللہ تعالے کے روبرو کہڑا ہوا ہے اس سے ارشاد فرمایا اے میرے بندے تونے کیون پہیر دیا جو مینے اپنے بندے کے ساتھہ تیرے پاس بہیجا اسنے عرض کیا یارب مینے اسلئے پہیر دیا کہ میرے دل مین یہہ بات آئی کہ اسمین تیرے غیر کیطرف سکون ہوتا ہے فرمایا اے میرے بندے اوس شخص کو تیرے پاس کسنے بہیجا اسنے عرض کیا یارب تونے ہی اوسکو بہیجا فرمایا تو پہر تو اب کس سے لیگا اسنے کہا تجھسے فرمایا تو لے اور اب ایسا نکرنا اسکے بعد اسنے دیکہا کہ جو شخص اسکو خیرات دیا کرتا تہا وہ بہی اللہ سبحانہ وتعالے کے روبرو کہڑا ہوا ہے اوس سے ارشاد فرمایا اے میرے بندے تونے کیون میرے بندے سے اوسکا قوت روکا اوسنے عرض کیا یارب تو خوب اس بات کو جانتا ہے فرمایا اے میرے بندے تو کسکے لئے دیتا تہا اوسنے کہا یارب تیرے لئے فرمایا تو فقیر کی عادت کے موافق اوسکا قوت جاری رکہہ اور تو اپنی عادت پر رہ تیرا ثواب جنت ہے رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ نے بعض قصائد مین فرمایا ہے ؛

فکل جمیل او بمال فجوده		وصنعته عن حکمة ذات اتقان		فلا نعمة الا ومن عنده انت		الیك وان جاءتك عن عند انسان	

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے مکے کی راہ مین ایک جوان آدمی کو دیکہا کہ وہ اکڑتا ہوا چلتا تہا گویا وہ اپنے گہر کے صحن مین ہے مینے اوس سے

کہا اے جوان یہہ کون چال ہے اوسنے کہا یہہ جوانون کی چال خدام رحمٰن کی رفتار ہے اور یہہ شعر پڑہے ؎

اَتیتُکَ افتخارًا غیرانی	اذوبُ من المہابۃ عند ذکرک	ولولا نی قدرت لمت شوقا			واجلالا لاجل عظیم قدرک

مینے اوس سے پوچہا زادراحلہ کہان ہے اوسنے میری طرف بری طرح دیکہا اوسے میری بات بری معلوم ہوئی کہا تو مجہے بتا کہ بندۂ ضعیف مولائے کریم کا قاصد ہو پہر وہ اوسکے گہر کیطرف کہانا پینا لادکے لیجاوے اگر وہ ایسا کرے تو وہ کریم اپنے خدام کو حکم دے کہ وہ اوسکو اوسکے دروازے سے ہنکا لدین جبکہ مولائے جلیل القدرت نے مجہے اپنی طرف بلایا تو اوسنے مجہے حسن توکل عنایت فرمایا پہر وہ غائب ہوگیا اسکے بعد مینے اوسے نہین دیکہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی آئے بشر کو سلام کیا اونہون نے پوچہا تم کون ہو کہا ہم شام کے ہین تمہین سلام کرنے کے لئے آئے ہمارا حج کا ارادہ ہے بشر حافی نے فرمایا اللہ تعالےٰ تمہاری قدر دانی فرمائے اونہون نے کہا تم ہمارے ساتہہ چلو تاکہ ہم تمہارے ہمراہ حج کرین انہون نے انکار اونہون نے اصرار کیا بشر نے فرمایا جبکہ تمہارا یہی قصد ہے تو مین تین شرط پر تمہارے ہمراہ چلتا ہون ایک یہہ کہ ہم اپنے ساتہہ کچہہ نہ رکہین دوسرے یہہ کہ کسی سے کچہہ نہ مانگین تیسرے یہہ کہ اگر کوئی ہمکو دے تو اوسے قبول نکرین اونہون نے کہا یہہ شرط کہ ہم کچہہ اپنے ساتہہ نہ رکہین نہ کسی سے کچہہ مانگین ہمکو منظور ہے یہی یہہ شرط کہ جو کوئی ہمکو دے ہم اوسے قبول نکرین سو یہہ بات ہم سے نہین ہوسکے گی بشر نے فرمایا کہ یا تم اپنے گہرون سے حاجیون کی توشون پر بہروسا کرکے نکلے ہو اللہ تعالےٰ پر متوکل نہین ہو تم مجہے اور میرے حال کو چہوڑ دو اور اپنے کام کو جاؤ پہر کہا کہ فقرا مین تین قسم کے فقیر بہت اچہے ہوتے ہین ایک وہ فقیر کہ کسی سے کچہہ نہ مانگے اور جو کوئی اوسے دے اوسکو قبول نکرے سو یہہ روحانیون سے یا کہا روحانیون کے ساتہہ ہے دوسرا وہ فقیر کہ سوال نہین کرتا اور جو اوسے دیا جاتا ہے اوسکو لیلیتا ہے اسکے لئے حضرت قدس مین خوان رکہے جاوینگے تیسرا وہ فقیر کہ سوال کرتا ہے اور جو کوئی اوسے دیتا ہے اوسمین سے بقدر کفایت قبول کرتا ہے سو اسکا کفارہ اوسکا صدق ہے ؛

حکایت شیخ ابوحمزہ خراسانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک سال مین حج کے لئے چلا راہ مین جارہا تہا کہ ناگاہ ایک کنوین مین گر پڑا میرا نفس مجہسے جھگڑنے لگا کہ فریاد کرون مینے کہا واللہ مین فریاد نکرونگا یہہ خطرہ تمام نہونے پایا تہا کہ کنوین کے سر پر سے دو آدمیون کا گزر ہوا ایک نے دوسرے سے کہا آؤ جی اس کنوین کا سر بند کردین تاکہ کوئی اسمین نہ گر پڑے اونہون نے بانس اور بوریا لاکے اوسکا سر بند کرکے اوسے بے نشان کردیا اب مینے ارادہ کیا کہ چیخون چلاؤن مینے اپنے جی مین کہا واللہ مین نہ چلاؤنگا مین تو اوسے پکارون جو ان دونون سے زیادہ قریب ہے اور سکوت کیا گہڑی بہر گزری ہوگی کہ کوئی چیز آئی کنوین کا سر کہولا اپنا پاؤن اوسمین لٹکایا گویا وہ اپنی آواز مین مجہہ سے کہتا ہے کہ تو مجہہ سے لٹک جا مجہے یہہ بات اوس سے معلوم ہوگئی پہر مین اوس سے لٹک گیا اوسنے مجہے نکال لیا دیکہا تو وہ درندہ تہا پہر وہ چلا گیا ایک ہاتف نے یہہ آواز دی یا ابا حمزۃ الیس ھذا احسن بحیاتک من التلف بالتلف رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ بعض فقہا مصنفین نے فقرا پر انکار کیا ہے اونمین سے ابوالفرج ابن الجوزی رحمہ اللہ ہین انہون نے بعض حکایات فقرا کے انکار مین مبالغہ کیا منجملہ اون حکایات کے حکایت مذکورہ ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حکایت کا انکار کیا اور کہا کہ یہہ جو ابوحمزہ نے کیا جائز نہین ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ انکا انکار صحیح نہین ہے اسلئے کہ ابوحمزہ سے جو یہہ فعل صادر ہوا یہہ کچہہ مستبعد نہین ہے اللہ تعالےٰ نے اونکو یقین کامل قلب شاہد حال عالی حیا زاجر عطا کی تہی اوسنے اونکو اس سے روکا کہ اپنے مولی کے سوا کسی کیطرف التفات کرین یا اوسکے ساتہہ اور کسیکو دیکہین جیسا کہ شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حق کے ساتہہ خلق سے کسیکو نہین دیکہتے اگر بالفرض کچہہ دیکہا بہی تو ایسا دیکہا جیسے ہوا مین ہبا کو دیکہا اگر ڈہونڈو تو کچہہ نہ پاؤ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ جو شخص فقرا پر انکار کرتا ہے اگر اوسکو کچہہ بہی حاصل ہوجاتا

اوسمین سے جو اونکو حاصل ہے تو وہ ہرگز اونپر انکار نکرے تعجب تو ابن جوزی رحمہ اللہ سے ہے کہ وہ ایسی بات کا انکار کرین باوجود اسکے کہ وہ صوفیہ کرام کے معتقد ہین اپنے کلام کو اونکے کلام وحکایات وکرامات سے مطرز ومزین کرتے ہین اور اس قسم کے قصے کا ایسے شخص پر کسطرح انکار کرتے ہین جو کہ ماسوا رحق سے فانی ہوگیا ہے صاحب قلب مشاہد ہے ملک وملکوت مین نہین دیکھتا مگر اوسکو جو کہ اوسکے نفس سے بھی زیادہ قریب ہے کاشف الضر آلہ واحد ہے سب سے بڑکر تعجب یہہ ہے کہ جس بات کا انکار کیا ہے اوسکا شاہد شرع شریف مین موجود ہے وہ یہہ ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام والصلوۃ جبکہ آگ مین ڈالے گئے تو اللہ تعالے کے حکم سے جبریل علیہ السلام اونکے لئے ہوا مین ظاہر ہوئے اون سے کہا کیا تمہین کوئی حاجت ہے حضرت خلیل نے فرمایا تمسے تو مجھے کوئی حاجت نہین ہے جبریل علیہ السلام نے کہا تو پھر تم اپنے رب سے سوال کرو اونہون نے فرمایا حسبی من سؤالی علمہ بحالی یعنی مجھے سوال کی ضرورت نہین وہ میرے حال کو جانتا ہے مجھے یہی کافی ہے اور کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل سو یہہ بات جو حضرت خلیل سے صادر ہوئی یہہ کیا ہے صرف اونکا کمال یقین اور مقام رفیع لیکن ہے اسکے سوا ایک اور بات یہہ ہے کہ علماء رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے کہ لوگ توکل مین تین قسم پر ہین ایک تو وہ لوگ ہین جنہون نے اپنے نفوس کو اللہ تعالے کے سپرد کردیا نہ اونکے لئے کوئی نفع کمینچین نہ اونسے کوئی ضرر دفع کرین ہر ضرورت وغیرہ مین اونکا یہی حال ہے نہ دشمن سے بچاؤ کرین نہ درندے سے حفظ رکھین نہ اپنے نفوس کے لئے کوئی سبب حاصل کرین یہانتک کہ بعض کا یہہ حال تھا کہ کانی ہڈی ورغت کے پاس سے گزر کیا اور اونکا کپڑا اوجھ گیا تو اوسکے چھوڑانے مین کوئی تدبیر نہ کی یہانتک کہ ہوا چلی اوسنے کپڑے کو چھوڑا دیا قطب مقامات یقین حجۃ اللہ علی العارفین ابو محمد سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلا مقام توکل مین یہہ ہے کہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالے کے روبرو ایسا ہوجاوے جیسے مردہ آگے نہلانے والے کے وہ جسطرح چاہے اوسکو لوٹے پوٹے اوسکو نہ کسیطرح کی حرکت ہو نہ تدبیر دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ ضرورات مین جلب نفع اور دفع ضرر کی تدبیر کرتے ہین نہ بدون ضرورت کے یہہ طریقہ جمہور انبیاء واولیاء کا ہے اسی قبیل سے وہ بات ہے جسکے ساتھہ منکر نے حجت پکڑی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کافر دشمنون سے احتراز فرماتے تھے جیسا کہ ہجرت مین کیا غار ثور مین جاکے چھپے سو یہہ طریقہ جمہور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے جیسا کہ ہم ذکر کرچکے اسمین منکر کے لئے کوئی حجت نہین ہے اسلئے کہ بعض اولیاء نہ اپنا بچاؤ کرتے نہ اپنے نفوس کے لئے کسی چیز مین کبھی کوئی تدبیر فرماتے جیسا کہ گزرچکا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اونپر ایسے احوال غالب ہوجاتے ہین کہ اختیار اونسے سلب ہوجاتا ہے اوسوقت اونسے کچھہ باتین صادر ہوجاتی ہین سو ایسی حالت مین اونکا قیاس اونکے غیر پر نہین ہوسکتا ہے اور ہم یہہ نہین کہتے کہ جو اولیاء ضرورات مین تسبب وتدبیر نہین کرتے وہ افضل ہین اونسے جو تسبب وتدبیر کرتے ہین بلکہ کبھی امر بالعکس بھی ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز مین احتراز نہین فرماتے تھے بلکہ بیشک ایسا ہوا ہے کہ بعض خوفناک مقامون مین خود تن تنہا مقابلہ فرمایا ہے جیسے حنین وغیرہ کے دنون مین کیا ایسا ہی آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کیا ہے ایسے امور بہت سی حدیثون مین وارد ہوئے ہین جنکے ذکر مین طول ہے رہے بعض اولیاء کے احوال کی قوت اور جو کچھہ یقین وکرامات کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے اونکو عنایت فرمایا سو اس سب کی آمد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے فیض فضل سے ہے اور آپ ہی کیطرف یہہ سب منسوب ہے آپ توراہ بتانے والے ہدایت فرمانے والے تھے آپ ایسا صاف سہل رستہ چلتے جسپر عام خاص سب چل سکین اگر قافلون کا مقدم یعنی پیش رو ایسا سخت مشکل دشوار گزار رستہ چلے کہ اوسپر آپ ہی چل سکے اور بہت لوگ نہ چل سکین تو وہ لوگون کے ساتھہ رؤف ورحیم نہوگا لیکن آپ تو اپنی امت کے ساتھہ رؤف ورحیم ہین جیسا کہ اللہ تعالے نے حضور کی مدح مین ارشاد فرمایا ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم جزاہ اللہ عنا افضل الجزاء کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قافلے سے بعض قوی لوگ بوجہ کسی مصلحت کے دشوار گزار رستے مین چلتے ہین اور اونکو مقدم منع نہین کرتا تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ بضرورت وبغیر ضرورت کے کل اسباب مین داخل ہوئے لیکن اتنی بات ہے کہ باوجود اسکے سبب پر اعتماد

کرتے ہین نہ سبب پر رضی اللہ عنہ ۔

حکایت ایک دن شبلی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب پر نکلے اور وہ چالیس آدمی تھے اونسے فرمایا اے لوگو بیشک اللہ تعالے اپنے بندون کے رزق کا کفیل ہے اوسنے ارشاد فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ سو تم اللہ تعالے پر توکل کرو اوسیکی طرف متوجہ ہو اوسکے غیر کیطرف توجہ نکرو پہر اونکو چھوڑکے چلے گئے یہ لوگ تین دن تک ٹہیرے رہے اپر کچھہ فتوح نہوئی جب چوتھا دن ہوا تو شیخ اونکے پاس آئے اور کہا اے لوگو بیشک اللہ تبارک وتعالے نے بندون کے لیے سبب کو مباح فرمایا ہے اور یہ ارشاد کیا ھو الذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبھا وکلوا من رزقہ سو تم دیکھو تم مین سے جسکی نیت سب سے زیادہ سچی ہو اوسے چاہیے کہ وہ نکلے امید ہے کہ وہ کچھہ قوت تمہارے پاس لے آویگا اونہون نے اس کام کے لئے ایک فقیر کو پسند کیا وہ نکلا بغداد کے دونون جانب مین پہرا کچھہ قوت اوسے نہ ملا بھوک نے اوسکو ستایا چلنے سے عاجز ہوگیا ایک نصرانی طبیب کی دکان کے پاس بیٹھہ گیا اوسکے پاس بہت مخلوق جمع تھی وہ اونکو دوا بتا رہا تھا اوسنے اس فقیر کیطرف دیکھا اور کہا تجھے کیا ہے تیری بیماری کیا ہے اسکو نصرانی سے بھوک کا شکوہ کرنا برا معلوم ہوا اسنے کچھہ نہ کہا طبیب نے اپنا ہاتھہ اسکی طرف بڑہایا اسکی نبض دیکھی کہا جو بیماری تجھے ہے مین اسے پہچانتا ہون اسکی دوا بھی جانتا ہون پہر اوسنے اپنے غلام کیطرف التفات کیا اور کہا تو بازار جا ایک رطل روٹی اور ایک رطل بہونا گوشت ایک رطل مٹھائی لے آغلام بازار گیا یہ سب خرید کرکے لے آیا نصرانی نے اوسکو لیکے فقیر کے حوالہ کیا اور کہا میرے نزدیک تیرے مرض کی یہ دوا ہے فقیر نے اوس سے کہا اگر تو اپنی حکمت مین سچا ہے تو یہ بیماری چالیس آدمیون کو ہے نصرانی نے غلام سے کہا تو پہر جلدی سے بازار جا اور جو تو لایا ہے چالیس رطل ایسا ہی اور لے آغلام جلدی سے گیا اور یہ سب لے آیا نصرانی نے فقیر کو دیدیا اور ایک حمال کو حکم دیا کہ اوٹھاکے اسکے ساتھہ مکان تک پہونچا دے اور فقیر سے کہا تو اسکو چالیس فقیرون کے پاس لے جا جنکا تو نے ذکر کیا فقیر اور حمال اوسکے ساتھہ چلا یہانتک کہ اپنے اصحاب تک پہونچا اور نصرانی بھی دور دور اسکے پیچھے چلا آیا تاکہ اسکے سچ کا امتحان کرے جب یہ فقیر گھر کے اندر داخل ہوا جسمین اسکے اصحاب تھے تو نصرانی دروازے کے باہر طاق کے پیچھے ٹہیر گیا اسنے کہا نان کہدیا لوگون نے حضرت شبلی کو پکارا کہانا اونکے سامنے رکہا شیخ نے کہانے سے ہاتھہ اوٹھایا اور فرمایا اے فقیرو اس کہانے مین ایک عجب سر ہے پہر اوس فقیر پر متوجہ ہوئے جو کہانا لایا تھا اوس سے فرمایا تو مجھے اس کہانے کا قصہ بتا اوسنے پورا قصہ بیان کیا شیخ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم کیا اس بات سے راضی ہو کہ جس نصرانی نے تمہین یہ کہانا دیا تم اوسکا کہانا کہاؤ اور اوسکی مکافات نکرو اونہون نے عرض کیا یا سیدنا اسکی مکافات کیا ہے فرمایا تم اوسکے کہانا کہانے سے پہلے اوسکے لئے دعا کرو اونہون نے دعا کی اور نصرانی باہر سے سن رہا تھا جب نصرانی نے دیکھا کہ یہ لوگ باوجود حاجت کے کہانے سے رکے اور جو شیخ نے اونسے فرمایا وہ بھی سن لیا تو وہ اندر چلا آیا اپنا زنار توڑ ڈالا اور کہا اے شیخ تم اپنا ہاتھہ بڑہاؤ مین مسلمان ہوتا ہون اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر وہ مسلمان ہوگیا اور اوسکا اسلام بہت اچھا ہوا منجملہ اصحاب شبلی رضی اللہ عنہ کے ایک وہ بھی ہوگیا ۔

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ جبکہ سفر کا ارادہ کرتے تو کسیکو اطلاع نہ کرتے نہ اوسکا ذکر فرماتے صرف اپنی چھاگل لیکے چلدیتے تھے حامد اسود کہتے ہین کہ ہم اونکے ساتھہ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ اونہون نے چھاگل لی اور چلے مین اونکے پیچھے ہولیا جب ہم قادسیہ مین پہونچے تو مجھہ سے فرمایا اے حامد تو کدہر جاتا ہے مینے کہا یا سیدی مین تو آپکے نکلنے کی وجہ سے نکلا ہون اونہون نے کہا مین تو مکے کا ارادہ رکہتا ہون انشاء اللہ تعالے مینے کہا میرا بھی مکے کا ارادہ ہے انشاء اللہ تعالے تین دن کے بعد ایک جوان آدمی ہمارے ساتھہ ہوا ایک دن ایک رات ہمارے ساتھہ چلا اوسنے ایک سجدہ بھی اللہ عزوجل کے لئے نہ کیا مینے ابراہیم کو اطلاع کی کہ یہ جوان نماز نہین پڑہتا ہے وہ بیٹھہ گئے اور اوس سے کہا اے جوان تجھے کیا ہوا ہے کہ تو نماز نہین پڑہتا نماز تو حج سے بھی زیادہ تجھپر واجب تر ہے اوسنے کہا اے شیخ مجھپر نماز ہی نہین ہے اونہون نے کہا کیا تو مسلمان نہین ہے اوس نے

کہا نہین اونہون نے کہا تو پھر تو کون چیز ہے کہا نصرانی لیکن نصرانیت مین مجھے توکل کیطرف اشارہ ہے میرے نفس نے دعوی کیا کہ اوس نے حال توکل کو پکا کرلیا سو مینے اوسکے دعوی کی تصدیق نہین کی یہانتک کہ مینے اوسکو اس جنگل کیطرف نکالا جسمین سوائے معبود کے کوئی موجود نہین ہے مین اپنے ساکن کو اوبھارتا اپنی خاطر کا امتحان کرتا ہون ابراہیم کہڑے ہوکے چلے اور کہا تو اسکو چھوڑ دے تیرے ہمراہ رہے پھر وہ ہمارے ساتھ چلتا رہا یہانتک کہ ہم بطن مرّ مین پہونچے ابراہیم ٹھیر گئے اپنے کپڑے اوتارے اونکو پانی سے پاک کیا پھر بیٹھے اوس سے کہا تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا عبد المسیح ابراہیم نے فرمایا اے عبد المسیح یہ دلیز کہ یعنی حرم ہے اللہ تعالے نے تجھ سے آدمیون پر اوسمین داخل ہونے کو حرام کیا ہے اور ارشاد فرمایا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام یعنی مشرک ناپاک ہین مسجد حرام کے قریب نہ جاوین اور تو نے جو اپنے نفس کی کشف حقیقت چاہی تھی سو وہ تجھے ظاہر ہوگئی اب تو مکے مین داخل ہونے سے ڈر اسلئے کہ اگر ہم تجھے وہان دیکھینگے تو تجھپر انکار کرینگے حاسد کہتے ہین کہ ہم اوسے چھوڑکے مکے مین داخل ہوئے اور عرفات کیطرف چلے ہم وہان بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ وہی جوان دو کپڑون مین احرام باندھے ہوئے آیا لوگون کے مونہہ ناکتا پھرتا تھا یہانتک کہ ہمپر آکر کہڑا ہوا ابراہیم پر اوندھا ہوکے اونکے سر کا بوسہ لینے لگا ابراہیم نے کہا اے عبد المسیح کیا خبر ہے کہا مہمات مین تو آج اوسکا بندہ ہون جسکے مسیح بندے ہین ابراہیم نے فرمایا تو مجھسے اپنا قصہ تو بیان کر اوسنے کہا جب تمنے مجھے چھوڑکے سفر کیا تو مین اپنی جگہہ بیٹھہ گیا یہانتک کہ حاجیون کا قافلہ آیا مین کہڑا ہوا مینے مسلمانون کی صورت بنالی گویا مین محرم ہون پھر جبکہ میری آنکھہ کعبے پر پڑی تو سوائے دین اسلام کے ہر دین مجھسے جاتا رہا سو مین مسلمان ہوگیا غسل کیا احرام باندھا اور مین یہہ ہون سارے دن تمہین تلاش کرتا پھرا ابراہیم نے میری طرف دیکھا اور کہا اے حامد صدق کی برکت نصرانیت مین تو دیکھہ کسطرح سے اوسکو اسلام کیطرف ہدایت کی پھر وہ ہمارے ساتھہ رہا یہانتک کہ فقرا مین اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ تعالے علیہ ؛

حکایت ۱۲ بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین اور ایک میرا دوست ہم کسی پہاڑ مین عبادت کرتے تھے میرا دوست تو زمین کی روئیدگی کھاتا کرتا تھا رہا مین سو میرے پاس ایک ہرنی ہر روز آتی اپنے دونون پاؤن پھیلا دیتی مین اوسکا دودھہ پی لیا کرتا پھر وہ چلی جاتی ہم اسی حالت مین ایک مدت تک رہے میرا دوست مجھہ سے دور تھا وہ ایک دن میرے پاس آیا مجھہ سے کہا کہ ہمارے قریب ایک جماعت بدو کی اوتری ہے آؤ وہان چلین شاید کچھہ دودھہ یا کچھہ اور اونسے ہمکو حاصل ہوگا مین نے انکار کیا وہ مجھہ سے اصرار کرتا رہا یہانتک کہ مینے اوسکی موافقت کی پھر ہم اونکے پاس گئے اونہون نے اپنے کھانے سے ہمکو کھلایا ہم وہان سے پھرے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ چلا گیا مینے ہرنی کا انتظار کیا اوسوقت مین جسمین وہ میرے پاس آیا کرتی تھی وہ نہ آئی اسکے بعد پھر مین نے اوسکا انتظار کیا تو بھی نہ آئی اوسنے میرے پاس آنا چھوڑ دیا مین سمجھہ گیا کہ یہہ میرے گناہ کی شومی کے سبب ہے جسکو مین نے کیا بعد اسکے کہ مجھے اوسکے دودھہ کے ساتھہ غنا حاصل تھی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ واللہ اعلم ظاہر یہہ بات ہے کہ جس گناہ کا ذکر کیا وہ تین چیزون مین ایک تو توکل سے اوسکا نکلنا جسمین وہ داخل ہوا تھا دوسرے اوسکی طمع اور عدم قناعت اوس رزق کے ساتھہ جسکے سبب سے وہ مستغنی تھا تیسرے اوسکا کھانا طعام خبیث کو جو کہ پاک تھا اوسکے سبب سے رزق طیب حلال محض سے محروم ہوا ؛

حکایت ۱۳ ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مصر سے بعض قریٰ کیطرف چلا راہ مین سو رہا پھر بیدار ہوا آنکھین کھولین ناگاہ ایک قبیلہ اندہا درخت سے گر پڑا پہر زمین شق ہوگئی اوسمین سے دو تشتریان نکلین اونمین سے ایک سونے کی دوسری چاندی کی تھی ایک مین تلی دوسری مین گلاب کا پانی تھا اوسنے اسمین سے کہایا اوسمین سے پیا مینے کہا وہ مجھے کافی ہے اور دروازہ پکڑ لیا یہانتک کہ اوسنے مجھے قبول فرمایا ؛

حکایت ۱۴ کہتے ہین ایک آدمی اہل خیر سے کہیتی کٹنے کے زمانے مین طلب رزق کے لئے نکلا پانی برسنے لگا وہ ایک غار مین جا چھپا اسنے وہان ایک اندہا عقاب دیکھا یہہ فکر کر رہا تھا کہ یہہ عقاب کہان سے کہاتا ہوگا ناگاہ ایک کبوتر پانی کے بچاؤ سے غار کے اندر چلا آیا اور عقاب پر گر پڑا اوسنے پکڑکے کہا لیا

یہ شخص لوٹ کے اپنے گھر چلا آیا اور اللہ عزوجل پر توکل کیا ۔

حکایت ۱۵ ایک کردی رہزنون لٹیرون سے تہا وہ کہتا ہے کہ مین اور ایک جماعت میرے ہمراہیون کی ہم بیٹھے ہوئے تہے رہزنی کے لئے نکلے تہے ہم ایک جگہ پہونچے وہان کہجور کے تین درخت تہے ایک درخت مین پہل نہتا ناگاہ ایک چڑیا پہل والے درخت سے ایک کہجورا اوٹھاکے اوس درخت کی چوٹی پر لیجاتی تہی جسمین پہل نہ تہا دس بار اوسنے ایسا ہی کیا اور مین اوسکی طرف دیکہ رہا تہا میرے دلمین خطرہ گزرا کہ کہڑا ہون اور دیکہون پہر مین اوس درخت پر چڑہ گیا دیکہا تو اوسکی چوٹی مین ایک اندہا سانپ تہا وہ مونہہ کہولے ہوئے تہا چڑیا کہجور کو اوسکے مونہہ مین رکہتی تہی مینے رو دیا اور کہا سبحان یہ سانپ جسکے مار ڈالنے کا تیری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے جبکہ تونے اوسے اندہا کیا تو اوسکے لئے ایک چڑیا کو مقرر فرمایا کہ وہ اوسکی قوت کا بندوبست کرے اور مین تیرا بندہ ہون اقرار کرتا ہون کہ بیشک تو معبود واحد ہے تونے مجھے رہزنی اور راہ خوفناک کرنے کے لئے مقرر فرمایا میرے دل مین یہ بات واقع ہوئی کہ اے فلان میرا دروازہ توبہ کے لئے کہلا ہوا ہے پہر مینے اپنی تلوار کو توڑ ڈالا اور سر پہ مٹی ڈالی اور چلایا الاقالہ الاقالہ ناگاہ ایک ہاتف کہہ رہا ہے اقلناک قد اقلناک پہر مین اپنے رفیقون کے پاس آیا اونہون نے کہا تجھے کیا ہوا تونے تو ہمین گہبرا دیا مینے کہا کہ مین تو مہجور تہا اور اب مجھسے صلح کی گئی اور سارا قصہ اونسے بیان کیا اونہون نے کہا کہ ہم سب صلح کرتے ہین پہر ہمنے کپڑے ہتہیار پہینکدئے احرام باندہا مکے کا قصد کیا تین روز تک ہم جنگل مین چلتے رہے پہر ہم ایک گاؤن مین پہونچے ناگاہ ایک اندہی بڑہیا پر سے ہمارا گزر ہوا اوسنے ہم سے پوچہا کہ تم مین فلان کردی ہے ہمنے کہا ہان اوسنے کپڑے نکالے اور کہا میرا بیٹا مرگیا اور یہ کپڑے چہوڑ گیا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین رات برابر خواب مین دیکہا آپ مجھسے فرماتے ہین کہ تو یہ کپڑے فلان کردی کو دیدینا مینے اون کپڑون کو لیلیا مینے اور میرے ہمراہیون نے اونکو پہن لیا پہر ہم چلے یہانتک کہ مکے مین پہونچے ۔

حکایت ۱۶ بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تہے اونکے پاس لوگ آئے عرض کیا اے ابو اسحٰق شیر ہمارے رستے پر کہڑا ہے ابراہیم شیر کے پاس تشریف لائے اوس سے کہا اے ابو الحارث اگر تجھے ہمارے حق مین کچہہ حکم کیا گیا ہے تو جو تجھے حکم ہے تو اوسکو بجا لا اور اگر تجھے کچہہ حکم نہین ہے تو تو ہمارے رستے سے ہٹ جا شیر غراتا ہوا چلا گیا پہر ابراہیم نے فرمایا کیا مشکل ہے ایک تمہارے پر کہ صبح و شام اس دعا کو پڑہ لیا کرے اللھم احرسنی بعینک التی لا تنام واحفظنا بکنفک الذی لا یرام وارحمنا بقدرتک علینا فلا نہلک وانت ثقتنا ورجاؤنا ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک بار جنگل مین تہا دوپہر کے وقت چلتا ناگاہ ایک بڑا درندہ مجھے للمیری طرف آیا مین ایک درخت کے نیچے اتر ا ہوا تہا مینے تسلیم اختیار کی حکم الٰہی کا منقاد ہوا جب وہ میرے قریب آیا تو وہ لنگ کرتا تہا اوسنے آواز کیا میرے آگے بیٹہہ گیا اور اپنا ہاتہہ میری گود مین رکہدیا مینے دیکہا تو اوسکا ہاتہہ پہولا ہوا تہا اوسمین پیپ و خون بہرا ہوا تہا مینے ایک لکڑی لی جسکا پیپ خون تہا اوسکو چیر دیا اور اوسکے ہاتہہ پر ایک کپڑا باندہ دیا وہ چلا گیا گہڑی بھر کے بعد پہر وہ آیا اور اوسکے ساتہہ مین دو بچے تہے وہ میری طرف دو روٹیان اوٹہا لائے ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے کی راہ مین تہا رات کے وقت ایک ویرانے مین پہونچا ناگاہ وہان ایک بڑا درندہ تہا مین ڈر گیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ ثابت رہ تیرے گرد ستر ہزار فرشتے ہین تیری حفاظت کر رہے ہین ۔

حکایت ۱۷ ایک عابد کسی مسجد مین معتکف تہے اونکے لئے کہین سے کچہہ مقرر نہتا امام مسجد نے اونسے کہا اگر تم کسب کرتے تو تمہارے لئے بہتر تہا اونہون نے کچہہ جواب نہ دیا امام نے تین بار اس بات کی تکرار کی چوتہی بار مین اونہون نے کہا کہ مسجد کے جوار مین ایک یہودی ہے وہ ہر روز دو روٹیون کا میرے لئے ضامن ہوا ہے امام نے کہا اگر وہ اپنی ضمانت مین سچا ہے تو تیرا مسجد مین بیٹہنا بہتر ہے عابد نے کہا اگر تو امام نہوتا کہ اللہ تعالےٰ اور اوسکے بندون کے

درمیان مین باوجود اس نقص توحید کے کھڑا ہوتا ہے تو تیرے لئے بہتر ہوتا تو ایک یہودی کی ضمانت کو اللہ عزوجل کی ضمانت پر فضیلت دیتا ہے اسی باب مین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے ؎

اتطلب رزق اللہ من عند غیرہ	وتصبح من خوف العواقب امنا	وترضی بعوان وان کان مشرکا	ضمینا ولا ترضی بربک ضامنا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے جبکہ عدم مین خلق کو ظاہر کیا تو اونکے لئے سارے پیشے ظاہر کردیے ہر آدمی نے اپنے اپنے پیشے کو پسند کرلیا پھر جب اونکو عالم وجود مین پیدا کیا تو ہر ایک کی زبان پر وہی پیشہ جاری کیا جو اوسنے اپنے لئے پسند کرلیا تھا ایک گروہ منفرد رہا اوسنے کچھ پسند نہ کیا اوس سے فرمایا تو بھی پسند کرلے اوسنے عرض کیا کہ جو ہمنے دیکھا اوسمین سے ہمین کچھ پسند نہ آیا کہ ہم اوسے اختیار کرین اللہ تعالے نے اونکے لئے مقامات عبادت ظاہر فرمائے اونہون نے عرض کیا یا مولانا ہمنے تیری خدمت کو اختیار کیا فرمایا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ مین اونکو ضرور تمہارا مسخر کرونگا اور اونکو تمہارا خدام بناؤنگا اور قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ مین ضرور تمہاری شفاعت اونکے حق مین قبول کرونگا جنہون نے تمہین پہچانا تمہاری خدمت کی ؛

حکایت کہتے ہین کہ ایک جماعت ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اون سے کہا کہ ہم اپنا رزق طلب کرتے ہین اونہون نے فرمایا اگر تم جانتے ہو کہ وہ کہان ہے تو اوسکو طلب کرو اونہون نے کہا ہم اسکا سوال اللہ تعالے سے کرتے ہین فرمایا اگر جانتے ہو کہ وہ تمہین بھول جاتا ہے تو اوسے یاد دلاؤ اونہون نے کہا ہم اپنے گھرون مین داخل ہون اور توکل کرین فرمایا اللہ تبارک وتعالے کے ساتھ تجربہ کرنا شک ہے اونہون نے کہا تو پھر کیا حیلہ ہے فرمایا ترک حیلہ ؛

حکایت بعض مریدین طلب رزق مین نکلے سعی کی یہانتک کہ تھک گئے ایک ویرانہ پایا وہان آرام لینے کے لئے بیٹھ گئے وہ اوسکی دیوارون کو دیکھ رہے تھے کہ کسی دیوار مین ایک تختی سبز پتھر کی نظر آئی اوسپر بخط سفید یہ شعر لکھے ہوئے تھے ؎

لما رایتک جالسا مستقبلا	ایقنت انک للھموم قرین	ما لا یکون فلا یکون بحیلۃ	ابدا وما ھو کائن سیکون
سیکون ما ھو کائن فی وقتہ	وانحو الجہالۃ متعب محزون	فلعل ما تخشاہ لیس بکائن	ولعل ما ترجوہ سوف یکون
یسعی الحریص فلا ینال بحرصہ	حظا ویحظی عاجز ومھین	فارفض لھا وتمن امنا بہا	ان کان عندک للقضاء یقین
ھون علیک وکن بربک واثقا	فاخو التوکل شانہ التھوین	طرح الاذی عن نفسہ فی رزقہ	لما تیقن انہ مضمون

اونہون نے ان شعرونکو پڑہا اور لوٹ کے اپنے گھر چلے آئے اسکے بعد پھر رزق مین اہتمام نہ کیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت کہتے ہین کہ ابویزید رضی اللہ عنہ نے کسی مسجد مین ایک امام کے پیچھے نماز پڑہی جب اوسنے سلام پھیرا تو اوسنے کہا اے ابویزید تم کہانسے کہاتے ہو انہون نے کہا تو صبر کر یہانتک کہ جو نماز مینے تیرے پیچھے پڑہی اوسکا اعادہ کرلون اس وجہ سے کہ تونے رازق مخلوقین مین شک کیا جو شخص ملک رزاق تبارک وتعالے کو نہ پہچانتا ہو اوسکے پیچھے نماز جائز نہین ہے ؛

حکایت اصمعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین ایک دن جامع مسجد بصرے سے چلا آتا تھا مین بصرے کی کسی گلی کوچے مین جارہا تھا کہ ایک بدوتندخو برہنہ پا اونٹ پر سوار تلوار لٹکائے ہاتھ مین کمان لئے ہوئے ملا وہ میرے قریب آیا مجھے سلام کیا مجھسے پوچھا تو کون قبیلے کا ہے مینے کہا بنی اصمع کا کہا اصمعی تو ہی ہے مینے کہا ہان کہا تو کہان سے آتا ہے مینے کہا ایسی جگہ سے جسمین رحمن کا کلام پڑہا جاتا ہے کہا رحمن کا کلام ایسا ہے کہ اوسکو آدمی پڑہتے ہین مینے کہا ہان کہا تو اوسمین سے کچھ مجھپر پڑہ دینے کہا تو اپنے اونٹ پر سے اوترا وہ اوترپڑا مینے سورۂ ذاریات پڑہنا شروع کیا یہانتک کہ مین اس آیت شریف پر پہونچا وفی السماء رزقکم وما توعدون اوسنے کہا اے اصمعی یہ کلام اللہ عزوجل کا ہے مینے کہا ہان قسم ہے اوسکی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا بیشک اوسیکا کلام ہے جسکو اوسنے اپنے نبی صلعم

پر نازل فرمایا اوسنے کہا تو یہ کافی ہے پھر وہ اپنے اونٹ کی طرف کھڑا ہوا اوسکو نحر کیا اوسکے چمڑے پر گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا مجھ سے کہا تو اسکی تقسیم مین میری مدد کر جو لوگ آتے جاتے تھے ہمنے اونکو تقسیم کر دیا پھر اوسنے اپنی تلوار اور کمان کو توڑ ڈالا ریت مین اونکو دیا دیا اور جنگل کیطرف چلا گیا اور یہ پڑھتا جاتا تھا وفی السماء رزقکم وما توعدون مین اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا اوس سے کہا کہ تو کیون نہ متنبہ ہوا جسکے لئے یہ متنبہ ہوا جب مین رشید کے ہمراہ حج کو آیا تو مکہ مشرفہ مین داخل ہوا مین کعبے کا طواف کر رہا تھا کہ کسی شخص نے باریک آواز سے آواز دی مینے پھر دیکھا تو وہی اعرابی تھا وہ بلا زرد رنگ ہو گیا تھا مجھے سلام کیا میرا ہاتھ پکڑا مقام ابراہیم کے پیچھے مجھے بٹھا دیا مجھ سے کہا تو رحمن کا کلام مجھپر پڑھ مینے سورۂ ذاریات پڑھنا شروع کیا جب مین وفی السماء رزقکم وما توعدون پر پہونچا تو وہ چلایا اور کہا بیشک جو ہم سے ہمارے رب نے وعدہ کیا ہمنے اوسکو سچا پایا پھر کہا اوسکے سوا اور بھی ہے مینے کہا ہان اللہ عزوجل فرماتا ہے فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون اوسنے ایک چیخ ماری اور کہا سبحان اللہ کسنے جلیل کو خفا کیا یہانتک کہ اوسنے قسم کھائی کیا اوسکو سچا نہ جانا کہ قسم کیطرف اوسے مجبور کیا تین بار اسی کلمے کو کہا اسی مین اوسکی جان نکل گئی رحمۃ اللہ علیہ

حکایت بعض معاصرین کہتے ہین کہ ایک بار مجھے تنگی پہونچی سخت خوف ہوا مین حیران و پریشان بدون زاد و راحلہ کے مکے کی طرف چلا تین دن تک برابر چلتا رہا جب چوتھا دن ہوا تو مجھے پیاس و گرمی کی شدت ہوئی جان کے ہلاک ہونے کا خوف ہوا جنگل مین کوئی درخت بھی نہ ملا کہ اوسکے سایے مین بیٹھتا مینے اپنا کام اللہ تعالے کو سونپا اور قبلے کیطرف متوجہ ہو کر بیٹھ گیا نیند نے مجھپر غلبہ کیا مین سو رہا اور مین بیٹھا ہوا تھا خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نے میری طرف ہاتھ بڑھایا اور مجھ سے کہا تو اپنا ہاتھ مجھے دے مینے اوسکی طرف ہاتھ بڑھایا اوسنے مجھ سے مصافحہ کیا اور کہا تو خوش ہو جا تو سلامت رہیگا بیت اللہ مین پہونچیگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے تو کون ہے کہا مین خضر ہون مینے کہا تم میرے لئے دعا کرو انہون نے کہا کہ یا لطیفا بخلقہ یا خبیرا بخلقہ الطف بی یا لطیف یا علیم یا خبیر تین بار پھر مینے اس دعا کو پڑھا اونہون نے فرمایا یہ ایسا تحفہ ہے کہ ہمیشہ تجھے اس سے غنا ہوگی جب تجھے کوئی تنگی پہونچے یا کوئی حادثہ تجھپر نازل ہو تو اس دعا کو پڑھ لیا کر تجھے کفایت و شفا ہوگی پھر وہ غائب ہو گئے اور مین سن رہا ہون کہ کوئی شخص مجھے پکارتا ہے یا شیخ یا شیخ مین جاگا اوٹھا ناگاہ ایک آدمی اپنی سواری پر سوار کھڑا ہوا ہے اوسنے مجھ سے کہا تو نے کسی جوان آدمی کو دیکھا ہے جسکی ایسی ایسی صفت ہے مینے اوس سے کہا کہ مینے کسی کو نہین دیکھا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے کہ ایک جوان ہمارے گھر والون مین سے نکل گیا ہے ہم سے کسی نے کہا کہ وہ حج کو گیا ہے پھر اوسنے مجھ سے پوچھا کہ تو کہہ ہر جاتا ہے مینے کہا جہر اللہ چاہے اوسنے اپنی سواری کو بٹھایا اوسپر سے اوترا تھیلی کیطرف ہاتھ بڑھایا اوسمین سے دو قرص سمید روٹی کے نکالے اونکے درمیان مین حلوا رکھا ہوا تھا چھاگل پانی کی بھری ہوئی نکالی اور کہا پی مینے پانی پیا اور ایک قرص کھایا پھر اوسنے مجھ سے کہا سوار ہو جا مین سوار ہو گیا وہ میرے آگے بیٹھا ہم دو رات ایک دن چلے پھر قافلے سے ملگئے اون سے جوان کا حال پوچھا اوسے خبر ملگئی کہ وہ قافلے مین ہے پھر وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا گھڑی بھر کے بعد اوس جوان کو ہمراہ لئے ہوئے میرے پاس آیا کہا اے بیٹے اللہ تعالے نے اس شخص کی ملاقات کے سبب سے تیری ملاقات مجھپر آسان کر دی مینے اون دونون کو رخصت کیا اور چلدیا پھر وہی آدمی ایک کاغذ لئے ہوئے مجھے ملا اوسنے کاغذ مجھے دیا اور میرا ہاتھ چوما اور چلا گیا مینے پانچ دینار سکہ دار اوسمین پائے اوس سے مکے تک مینے سواری کرایہ کر لی باقی کو کھانے پینے مین خرچ کیا اوس سال مینے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا خلیل علیہ السلام کیطرف بھی گیا جب کبھی کوئی مجھے تنگی یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو مین اونہین کلمون کو پڑھ لیتا ہون جنکی تعلیم خضر علیہ السلام نے مجھے فرمائی ہے اور مین اونکے فضل و منت کا مقر ہون اور اللہ تعالے کا اوسکی نعمت پر شکر ادا کرتا ہون ؛

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مین اور دس آدمی اور جبل لکام مین داخل ہوئے کئی دن تک اوسمین چلتے رہے پھر ایک وادی کیطرف اوترے وہان

ایک چوٹا تالاب میٹھے پانی کا تھا اوسکے کنارے پر ایک مسجد سفید پتھر کی بنی ہوئی تھی مسجد کے نیچے ایک پتھر تھا اوسمین سے ایک پانی کا چشمہ بھکے تالاب کیطرف جاتا تھا ہم مسجد مین بیٹھے جب ظہر کا وقت آیا تو ایک شخص آیا اوسنے اذان کہی پھر مسجد کے اندر آیا ہمکو سلام کیا دو رکعت نماز پڑہی پھر تکبیر کہی ایک شیخ آئے اور اونکے ہمراہ تیس آدمی تھے وہ محراب کیطرف بڑہے ہمکو نماز پڑہائی پھر سب چلے گئے ہمسے کچھ بات نہین کی جب عصر کا وقت آیا تو ہمنے نماز پڑہی اونکو نہ دیکھا جب مغرب کا وقت آیا تو وہی شخص آیا اذان دی تکبیر کہی شیخ آگے بڑہے ہمکو نماز پڑہائی پھر وہ کھڑے ہوئے سرخ شفق ڈوبنے تک نماز پڑہتے رہے پھر اذان دی تکبیر کہی شیخ نے ہمکو عشا کی نماز پڑہائی پھر وہ چلے گئے اور ہم سے کلام نہ کیا نہ ہمنے اون سے کلام کیا گھڑی بھر کے بعد اونمین سے ایک آدمی آیا اوسکے پاس کوئی چیز تھی اوسنے اوسکو مسجد کے کونے مین رکھدیا پھر ہمسے کہا آؤ اللہ تمپر رحم کرے ہم اوسکی طرف اوٹھے ناگاہ وہ ایک سفید رومال تھا ہمنے اوسکی مثل نہین دیکھا اوسکے نیچے ایک سرپوش تھا سبز زمرد کا سرپوش کو ہمنے کہولا تو ایک خوان یاقوت سرخ کا تھا اوسپر ثریدہ کی مثل کوئی کھانا تھا ہمنے اوسمین سے کھایا ہم کھاتے جاتے تھے اور اوسمین سے کچھ کم نہوتا تھا جب سحر کا وقت آیا تو وہی شخص آیا اوسنے خوان اوٹھالیا پھر اذان دی اقامت کہی شیخ آگے بڑہے ہمکو نماز پڑہائی اور محراب مین بیٹھ گئے قرآن شریف کا ختم کیا اللہ تعالے کی حمد وثنا کی بہت اچھی دعا مانگی پھر کہا بیشک اللہ تعالے نے اپنی خلق پر دو فرض ایک آیت مین فرض فرمائے ہین اور خلق اوس سے غافل ہے مینے کہا اللہ تعالے آپ پر رحم کرے وہ کون آیت ہے شیخ نے مجھ سے کہا خبرک اللہ تو آگے بڑہ مجھے جماعت سے مقدم بنایا مجھ سے کہا ہان اے میرے بیٹے خبرک اللہ جلیل جل جلالہ نے فرمایا ان الشیطان لکم عدو یعنی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے اوسکی عداوت ہمارے لئے بیان فرمائی پھر فرمایا فاتخذوہ عدوا سو تم اوسکو دشمن ٹہیراؤ اوسنے ہمکو یہ حکم دیا کہ ہم اوسے اپنا دشمن سمجھین مینے پوچھا ہم اوسے دشمن کسطرح ٹہیرائین اوس سے کسطرح بچاؤ کرین شیخ نے کہا تو جان رکھہ اللہ تمپر رحم کرے کہ اللہ جل جلالہ نے ہر مومن کے لئے سات قلعے مقرر فرمائے ہین مینے پوچھا وہ کون قلعے ہین کہا پہلا قلعہ تو سونے کا ہے اور وہ اللہ تعالے کی معرفت ہے اوسکے گرد ایک قلعہ چاندی کا ہے وہ ایمان باللہ ہے اوسکے گرد ایک قلعہ لوہے کا ہے وہ اللہ تعالی پر توکل کرنا ہے اوسکے گرد ایک قلعہ پتھر کا ہے وہ شکر اور اللہ تعالے سے راضی ہونا ہے اوسکے گرد ایک قلعہ ٹیکری کا ہے وہ امر و نہی ہے اور ان دونون کے ساتھہ قیام کرنا ہے اسکے گرد ایک قلعہ زمرد کا ہے وہ صدق و اخلاص ہے جمیع احوال مین اوسکے گرد ایک قلعہ نارنجی موتیون کا ہے وہ ادب نفس ہے سو مومن ان قلعون کے اندر ہے اور ابلیس انکے درے بہونکا کرتا ہے جسطرح کتا بہونکتا ہے اور مومن اوسکی کچھہ پروا نہین کرتا اسلئے کہ اوسنے تو ان قلعون سے اپنا بچاؤ کرلیا مومن کو چاہئے کہ اپنے احوال مین ادب نفس کو نہ چہوڑے جو کام کرے اوسمین سستی سے ادب نفس کو ترک نکرے اسلئے کہ جسنے ادب نفس کو چہوڑا اوسکے ساتھہ سستی کی تو اوسکو اوپر سے خذلان آتا ہے اوسکی مدد نہین ہوتی پھر جبکہ اوسنے ادب نفس چہوڑ دیا تو ابلیس ایک قلعہ کے بعد دوسرا قلعہ اوس سے لیتا رہتا ہے اوسمین طمع کرنے لگتا ہے یہانتک کہ اوس سے ساتون قلعے چہین لیتا ہے اور کفر کیطرف اوسے پھیر دیتا ہے پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کو جہنم مین رہتا ہے نعوذ باللہ من جمیع ذلک ونسال اللہ حسن التوفیق وحسن الادب مینے شیخ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت کرین فرمایا ہان خبرک اللہ تو اپنے خالق کی رضا مین اوسقدر کوشش کر جسقدر تو اپنے نفس کی رضا مین کوشش کرتا ہے اور دنیا مین اوتنا کام کاج کر جتنا تجھے اوسمین ٹہیرنا ہے اور اپنے رب کیلئے اوسقدر عمل کر جسقدر تجھے اوسکی حاجت ہے اور ابلیس لعنہ اللہ کی اوتنی اطاعت کر جتنی وہ تجھے نصیحت کرے اور یہ اوسکا دہوکا ہے اور معاصی کا اوسقدر مرتکب ہو جسقدر نار پر ٹہیرنے کی تجھے طاقت ہو اور جس بات مین تجھے ثواب کی امید نہو اوس سے اپنی زبان کو روک جیسا کہ تو اپنے نفس کو اور اسباب وسامان سے بچاتا ہے جسمین تجھے نفع کی امید نہین ہوتی اور چار چیزون کو چار کے لئے چہوڑ دے پھر تو پروا نکر جب چاہے مرجا شہوات کو چہوڑ جنت تک اور نیند کو قبر تک راحت کو پل صراط تک فخر کو میزان تک پھر شیخ کھڑے ہوئے اور چلے گئے اور ہم اوس دن ٹہیرے رہے جب رات آئی تو وہی شخص آیا اوسکے ساتھہ وہی خوان تھا اوسپر ویسا ہی کھانا تھا ہمنے کہا کھایا تین روز تک اونکے پاس رہے جب چوتھا دن ہوا تو شیخ نے ہمکو رخصت کیا اور آخر بات ہم سے

یہ کہی کہ اے جوانو اس مکان کو چھپانا اللہ تعالے دنیا و آخرت مین تمہاری ستر پوشی کرے پھر ہم اونکے پاس سے چلے ہمارا گزر ایک وادی پر ہوا اوسکے ایک جانب مین میوہ دار درخت تھے اور نہین ہر قسم کا میوہ تھا ہمنے دور سے نہر کے کنارے پر ایک مکڑی کو دیکھا کہ کھڑا ہوا ہے ہم اوسکے نزدیک گئے تو وہ اندھا تھا ہم اوسکے حال سے تعجب کرتے رہے کہ ناگاہ ایک کالی مکھی شہد کی آئی اوسکے پیچھے بہت سی مکھیان تھین جب وہ مکھی مکڑی کی طرف پہونچی تو زمین پر چلنے لگی مکڑی نے اپنی چونچ کھولدی مکھی نے اوسمین شہد رکھدیا پھر اور مکھیان ایک کے بعد ایک آتی جاتی تھین اور اوسکے مونہہ مین شہد ڈالتی تھین یہانتک کہ اونمین کچھ بھی باقی نرہا مکڑی کا مونہہ شہد سے بھر گیا اوسنے اپنی چونچ کو بند کرلیا اوسمین سے کچھ شہد زمین پر گر پڑا اینے اوسکو لیکے کہا لیا اور ہم وہانسے چلے آئے رضی اللہ عنہم آمین امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شیخ مذکور رضی اللہ عنہ نے یہہ ذکر کیا کہ شیطان نعوذ باللہ منہ حصون مذکورہ کو لیتا رہتا ہے یہانتک کہ بندے کو کفر کیطرف پھیر لیجاتا ہے پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کو آگ مین رہتا ہے نعوذ باللہ منہ سو یہہ نہایت عمدہ تحقیق ہے لیکن شیطان کبھی بعض قلعون پر غالب ہوجاتا ہے بعض پر نہین ہوتا تو وہ بندے کو فسق کیطرف لیجاتا ہے نہ کفر کیطرف پھر وہ مستحق جہنم کا ہوجاتا ہے گو ہمیشہ کو اوسمین نرہے اور کبھی ایسا کرتا ہے کہ بندے کو فسق کیطرف نہین لیجاتا مگر اضعف الایمان کیطرف پہونچا دیتا ہے تو وہ دوزخ کا مستحق نہین ہوتا لیکن جو لوگ کامل ایمان والے ہین اونکے درجے کو نہین پہونچتا اور یہہ سب تفاوت بسبب تفاوت حصون مذکورہ کے ہے اسلئے کہ معرفت و ایمان کے قلعون کو لینا مثل لینے باقی قلعون کے نہین ہے اور باقی قلعے وہ بھی آپسمین متفاوت ہین اسواسطے کہ صدق و اخلاص کے قلعے کو لینا مثل لینے امر و نہی کے قلعے کے نہین ہے ایسا ہی اور قلعون کا حال ہے اس باب مین طول طویل کلام ہے لیکن جبکہ بندے کے لئے ایمان کامل توکل کامل کا قلعہ باقی رہتا ہے تو شیطان کو اوسپر قدرت نہین ہوتی دیکھو اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک شیطان کا دباؤ اون لوگون پر نہین ہے جو کہ ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین یہہ وہی لوگ ہین جو کہ عبودیت کاملہ کے ساتھ متصف ہین اسلئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ بیشک میرے بندون پر تیرا کچھ دباؤ نہین ہے اور وہی ہین سچے ایمان والے اسواسطے کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ مومن وہی ہین کہ جب اللہ کا ذکر ہو تو اونکے دل ڈر جاوین اور جب پڑھے اوسکے کلام زیادہ آوے اونکو ایمان اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین پھر اونکے آخر وصف مین یہہ فرمایا کہ وہی ہین سچے ایمان والے کبھی ایک قلعہ کا لے لینا بھی کفر کیطرف پہونچا دیتا ہے ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین گرا دیتا ہے جیسے ایمان کا قلعہ لیکن شیطان کو اسکے لینے پر قدرت نہین ہوتی یہانتک کہ اور قلعے جو اوسکے گرد ہین اونکو نہ لے لیوے اگر وہ موجود ہون نسأل اللہ الکریم التوفیق والھدی والسلامۃ من الزیغ والردی ۔

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگل مین تھا مجھے بھوک بہت لگی میرے نفس نے چاہا کہ مین اللہ تعالے سے کھانا مانگون مینے کہا کہ یہہ کام متوکلین اہل ہمت کا نہین ہے پھر اوسنے مجھ سے یہہ بات چاہی کہ مین اللہ سبحانہ سے صبر کا سوال کرون جب مینے اسکا قصد کیا تو مینے ایک ہاتف کو یہہ شعر پڑھتے سنا ؎

یزعم انہ منا قریب		وانا لا اطیع من اتانا		فقرا ابو سعید سؤل صبر		کانا لا نرا ولا یرانا	

کہتے ہین کہ دل کا دیکھنا مشاہدہ کا ایقان سے ہوتا ہے کہ آنکھون سے غائب ہو ۔

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک عرب کے آدمی کا مجھ سے وصف بیان کیا گیا لوگون نے اوسکے لطائف شان و حسن کلام کا اشارات اہل معرفت مین ذکر کیا مین اوسکی طرف گیا یہانتک کہ اوسکے مکان پر پہونچا چالیس دن تک صبح کے وقت اوسکے پاس ٹھیرا رہا لیکن اتنا وقت مجھے نہ ملا کہ اوسکے علم سے فیضیاب ہون اسلئے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ ہمیشہ مشغول رہتا تھا ایک دن اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا تو کہان کا ہے مینے اوسکو اپنا وطن بتا دیا اوسنے کہا تو کیون میرے پاس آیا مینے کہا اسلئے کہ تمہارے علم سے کوئی ایسی بات حاصل کرون کہ وہ مجھے میرے رب کیطرف راہ بتا دے اوس نے کہا تو

اللہ سے ڈرا اور یاد اس سے مدد مانگ اور اوسپر بھروسا کر اسلئے کہ وہ ولی حمید ہے پھر وہ چپ ہو رہا مینے کہا اللہ تجپر رحم کرے کچھ اور زیادہ مجھے بتاؤ مین مسافر آدمی ہون دور شہر سے تمہارے پاس آیا ہون مین چاہتا ہون کہ تم سے کئی باتین پوچھون جو کہ میرے دل مین کھٹک رہی ہین اوسنے کہا تو متعلم ہے یا عالم یا مناظر مین نے کہا مین متعلم محتاج ہون اوسنے کہا تو متعلمین کے درجے مین کھڑا رہ اور ادب سوال کا نگاہ رکھ اسلئے کہ اگر تو اس سے تجاوز کریگا اور حرمت کو چھوڑ دیگا تو یہ بات نفع متعلم کو بگاڑ دیگی اسلئے کہ جو لوگ علما سے دانشمند اور عارفین سے منتخب ہین وہ صدق و وفا کا رستہ چلے ہین قرب و صفا کے قدم پر کھڑے رہے ہین حزن و بلا کے وادیون کو طے کیا ہے پھر وہ دارین کی خیر اور لذت کو لیگئے مین نے کہا اللہ تعالے تجپر رحم کرے جو تمنے بیان کیا بندہ اسکو کب پہونچتا ہے کہا جبکہ وہ اسباب و انساب سے خارج ہو جاوے ہر تعلق سے اپنے دل کو قطع کر دے مینے کہا بندے کا یہہ حال کب ہوتا ہے کہا جبکہ وہ سارے حول و قوت سے نکل جاوے نہ اوسکے لئے کوئی چیز ہو جسکا وہ مالک ہو نہ اوسکے لئے کوئی حال ہو جسکو وہ پہچانے رضی اللہ عنہا ✦

حکایت شیخ ابو جعفر فرغانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نزدیک بعض اخوان صوفیہ کرام کے دینور مین تھا اونکے پاس کچھ لوگ اکراد کے آئے تاکہ وہ اون لوگون کے لئے کچھ سامان خرید دین پھر اونھون نے کہا کہ اگر تمہین یہہ معلوم ہو جاوے کہ ہم یہہ سامان کس کے لئے خریدتے ہین تو تم اوسکے خریدنے مین جلدی کرو اونھون نے کہا کہ تم مجھ سے قصہ بیان کرو اون لوگون نے کہا بہتر ہے پھر اونھون نے اپنے سردار کیطرف اشارہ کیا جسکے ہمراہ وہ تھے کہا یہہ شخص قبیلے کا سردار ہے اسکی ایک بی بی تھی اوسنے کئی بیٹیان جنین، اسنے اپنی بی بی سے کہا اور وہ حاملہ تھی کہ اگر اب کی بار تو نے بیٹی جنی تو تجھے طلاق ہے اور حکم دیا تو ہمنے سردی کے موسم کا سفر کیا سراغہ اور اوسکے اطراف کیطرف جانے کا قصد کیا ہم ایک دن جا رہے تھے کہ اسکی بی بی کو درد زہ ہوا اوسنے پانی لیا گویا اوس سے طہارت کریگی اوسکے لڑکی پیدا ہو گئی اوسنے لڑکی کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے پہاڑ کے غار مین ڈال دیا اور چلی آئی ظاہر کیا کہ وہ حمل صرف ہوا تھی سو وہ نکل گئی پھر ہم چھ مہینے تک اوس جگہ سے غائب رہے جب پھرے تو اوسی جگہ اوترے عورت نے پانی لیا اور اوس غار کیطرف گئی جسمین لڑکی کو چھوڑ آئی تھی جب وہ اوسکے قریب پہونچی تو ناگاہ ایک ہرنی لڑکی کے پاس کھڑی ہوئی تھی اوسکو دودہ پلا رہی تھی جبکہ ہرنی نے عورت کو دیکھا تو متوحش ہوئی اور چلی گئی اسنے لڑکی کو لے لیا وہ رونے چلانے لگی اسنے اوسے رکھدیا اور کنارے ہو گئی ہرنی پھر لوٹ کے آئی اور اوسکو دودہ پلاتی رہی اور وہ چپ تھی چیختی چلاتی نہ تھی عورت اپنے لوگون کے پاس آئی اور قصہ بیان کیا اوسکے خاوند نے بھی سن لیا پھر سب لوگ غار کیطرف گئے دیکھا تو ہرنی لڑکی کو دودہ پلا رہی تھی جب ہرنی کو انکی آہٹ معلوم ہوئی تو وہ علیحدہ ہو گئی اور لڑکی رونے لگی عورتون نے اوسکو لیلیا اوسنے پچکارتی ہین یہانتک کہ وہ چپ ہوئی انسے ہل گئی پھر اوسکو لیکے قبیلے کیطرف آئے اور ہرنی دور سے دیکھتی رہی یہانتک کہ ہمنے کوچ کر دیا یہہ سامان جسکا ہم خریدنا چاہتے ہین اوسی لڑکی کا جہیز ہے اوسکے باپنے ایک نیک آدمی سے نکاح کر دیا ہے سبحان اللہ اللطیف الخبیر المنان القدیر ✦

باب دہم اس بیان مین کہ محبین عارفین اللہ سبحانہ سے ڈرتے رہتے ہین اور اوانکا خوف ڈر نیوالون سے بڑھا ہوا ہوتا ہے

فرمایا اللہ عزوجل نے فجار کے حق مین کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون ثم انھم لصالوا الجحیم ثم یقال ھذا الذی کنتم بہ تکذبون کوئی نہین پر زنگ پکڑ گیا انکے دلون پر وہ جو کچھ کماتے تھے کوئی نہین وہ اپنے رب سے اوسدن روکے جاوینگے پھر مقرر وہ بیٹھنے والے ہین دوزخ مین پھر کہیگا یہہ ہے جسکو تم جھوٹ جانتے تھے اللہ سبحانہ نے فجار کا حال بیان فرمایا کہ اونکی کمائی زنگ پکڑ گئی اونکے دلون پر اور ان وہی ہے جو کہ گناہون کی ظلمت دل پر چھا جاتی ہے اسوجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے اعمال صالحہ کیطرف متوجہ نہین ہوتا بھلائی برائی کا تمیز اوٹھ جاتا ہے پھر اونکی جزا اسپر تین قسم کی بیان فرمائی ایک تو رب سے حجاب دوسرے جہنم مین داخل ہونا تیسرے جھڑکی یعنی بدون دیدار الٰہی کے

جہنم مین داخل کیے جاوینگے پھر اونسے کہین گے یہہ وہی ہے جسکی تم تکذیب کیا کرتے تھے سو سب سے بڑا عذاب اہل نار کا یہی ہے کہ اللہ عزوجل کے دیدار فائض الانوار سے روکے جاوین چونکہ اونکے دل دنیا مین سخت وتاریک تھے نور ایمان اور حقائق عرفان سے کوئی چیز بھی اونکے دلون مین نہین پہنچی تھی اسلئے آخرت مین اونکی جزا یہی ہے کہ رحمن کے دیدار سے روکے گئے بعض عرفانے فرمایا جو شخص اللہ سبحانہ کو دنیا مین پہچانیگا وہ بھی بقدر اوسکی معرفت حاصل کرنے کے اوسکو پہچانیگا اور جسقدر دنیا مین اوسکی معرفت حاصل کی تھی اوسیقدر آخرت مین اوسکے لئے تجلی فرماویگا سو دنیا مین تو اوسکو دل کی آنکھ سے دیکھا اور آخرت مین سر کی آنکھ سے دیکھیگا جسنے اوسکو دنیا مین دل سے نہ دیکھا وہ اوسکو آخرت مین اپنی آنکھ سے نہ دیکھیگا سو جو لوگ عارف باللہ ہین اونکو یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ دنیا مین کہین چشم بصیرت سے حجاب نہ ہوجاوے اور آخرت مین آنکھون کے دیکھنے سے نہ چھپ جاوے اوزاعی رحمہ اللہ نے اپنے بھائی کو یہہ لکھا امابعد تو ہر طرف سے گھیرا گیا ہے تو یقین کرلے کہ تجھے ہر دن رات مین لیجاتے ہین سو تو اللہ سے اور اوسکے آگے کھڑے ہونے سے ڈر اور اوس سے ڈر کہ یہی تیرا آخر وقت ہو والسلام عقبہ غلام رحمہ اللہ رات کو روتے اور کہتے اللہ تعالے کی روبکاری کے یاد کرنے نے دوستون کے جوڑ کاٹ ڈالے اور کہتے اے میرے مولی تو جائز رکھتا ہے کہ اپنے دوستون کو عذاب کرے اور تو حی کریم ہے ایک رات دریا کے کنارے پر کھڑے ہوئے ان کلمون کو بار بار کہتے رہے اور کوئی کلمہ اسپر زیادہ نہین کیا اور صبح تک رویا کیے وہ کلمے یہہ ہین اگر تو مجھے عذاب کرے سو مین بیشک تیرا محب ہون اور جو تو رحم فرماوے تو مین تیرا محب ہون ۵

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا		سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے	۱

کہس رحمہ اللہ رات کو کہتے تھے کیا تو روا رکھیگا کہ مجھے عذاب کرے اور تو میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اے میرے دل کے دوست ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ روتے اور کہتے اگر وہ مجھ سے میرے گناہون کے ساتھہ مطالبہ کریگا تو مین بیشک اوسکے عفو کے ساتھہ مطالبہ کرونگا اور جو میرے بخل کے ساتھہ مطالبہ کریگا تو مین بیشک اوسکے جود کے ساتھہ مطالبہ کرونگا اور جو مجھے آگ مین داخل کریگا تو مین بیشک دوزخیون کو خبر دونگا کہ مین اوسکو دوست رکھتا تھا محبان الٰہی مین سے ایک شخص نزدیک ایک گروہ کے تھا کہ وہ خوف سے رو رہے تھے اسنے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ سب لوگ تیری آگ کے ڈر سے تجھے پوجتے ہین اور نجات کو بڑا فضل جانتے ہین یا اسلئے کہ جنتون مین بسائے جاوین اور کوئی چین اونکے چمنون مین سے اور سلسبیل اونکو دیا جاوے میری جنتون مین کوئی غرض نہین اسلئے کہ مین اپنی محبت کا عوض نہین چاہتا کسی نے اوس شخص سے کہا اگر وہ تجھکو نکالدے تو تو کیا کرے اوسنے کہا اگر مجھے حب کیوجہ سے وصل نصیب نہو تو مین اپنا گھر دوزخ مین بناؤنگا پھر دوزخ والون کو صبح شام اپنی ندا سے پریشان کرونگا کہ اے گروہ مشرکون کے اوس شخص پر نوحہ کرو جو دعوی کرتا تھا کہ جلیل سے محبت رکھتا تھا وہ اپنے دعوی مین سچا نہ تھا سو اوسکی جزا عذاب طویل ہے اور رقیہ سوصلیہ کا قول پہلے گزر چکا کہ اے میرے معبود اور اے میرے سیدا ور اے میرے مولی اگر تو مجھے اپنے سارے عذاب کے ساتھہ عذاب کرے تو جو تیرا قرب کہ مجھسے فوت ہوگیا وہ میرے نزدیک عذاب سے بڑھکر ہے ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آگ کا ڈر خوف فراق کے مقابلے مین ایسا ہے جیسا ایک قطرہ دریاے متواج مین شبلی رحمہ اللہ اپنے گھر مین جوش مین آتے اور کہتے جسکی عادت قرب ہے وہ تیرے بعد پر صبر نہین کرسکتا اور جسکو محبت نے عاشق کردیا وہ تیرے حجاب پر قوی نہین ہوسکتا سو اگر آنکھہ تجھے نہین دیکھہ سکتی تو دل تو تجھے دیکھتا ہے عارفین جن باتون سے ڈرتے ہین اونمین سے رضاے الٰہی کا فوت ہونا ہے گو اوسنے عفو کیا جاے یا ترک عقوبت ہو سو جو نعیم جنت کہ اعراض وبعد کے ساتھہ ہو اس سے اونکے نزدیک رضاے الٰہی بہت زیادہ محبوب ہے دیکھو اللہ سبحانہ نے قرآن پاک مین ارشاد فرمایا ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ورضوان من اللہ اکبر یعنی اللہ سبحانہ کی ذرا سی رضا نعیم جنت سے بہت بڑی ہے صحیح حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالے اہل جنت سے فرماویگا کیا مین تمکو اس سے افضل نہ دون وہ

کہین گے اس سے افضل اور کیا ہے ارشاد ہوگا کہ مین اپنی رضا تمپر نازل کرتا ہون سو اسکے بعد کبھی تمپر خفا نہونگا معروف رحمہ اللہ کہتے تھے الٰہی تو ہمسے راضی ہوجا اگر تو ہم سے راضی نہین ہے تو ہم سے عفو کر کسی آدمی کو خواب مین دیکھا اوس سے حال پوچھا اوسنے کہا میری مغفرت فرمائی اور مجھ سے اعراض کیا اور اوس گروہ اہل علم سے جنہون نے اپنے علم کے ساتھہ عمل نہ کیا سو نہین عارفین ایسے حال سے ڈرتے ہین اور شروع ہی سے رضا ہی کا سوال کرتے ہین فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہین جسنے اللہ تعالے سے اوسکی رضامندی کا سوال کیا سو مقرر اوسنے بڑی چیز کا سوال کیا اور کہتے ہین اگر مین جبریل و اسرافیل سے شدت اجتہاد کی خبر پاجاؤن تو مجھے کچھہ تعجب نہو اور جسکے یہہ طالب ہین اوسکے مقابلے مین یہہ نہایت کم ہے تم جانتے ہو یہہ کیا طلب کرتے ہین اور کس چیز کو چاہتے ہین اپنے رب کی رضا چاہتے ہین جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ نے کہا کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین دوست رکھتا ہون کہ جب اللہ تعالے قیامت کے دن ساری خلق کو جمع فرماویگا تو مجھہ سے فرماوے اے مالک مین کہون لبیک یعنی حاضر ہون پھر مجھے اذن دے کہ مین اوسکے روبرو سجدہ کرون اور مین جان لون کہ بیشک وہ مجھہ سے راضی ہوگیا پھر مجھہ سے ارشاد فرماوے کہ اے مالک تو آج مٹی ہوجا ابو عبید سری یا ابو عبد اللہ تستری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھے رنج و غم صرف اسکا ہے کہ وہ مجھے اون لوگون مین سے کرے جنسے اوسنے عفو کیا کسی نے کہا کیا عفو پر خلق کی نجات نہوگی انہون نے کہا ہان لیکن اس سے بڑکر کونسی چیز قبیح ہوگی کہ مجھسا بوڑہا کل کو اللہ عزوجل کے روبرو ٹہیرایا جاوے پھر اوس سے کہین کہ تو بڑا بوڑہا تہا چل جا اب مینے تجھے عفو کیا مین تو یہہ آرزو کرتا ہون کہ جن لوگون نے فی اللہ مجھہ سے دوستی رکہی اوسکو میرے لئے بخشدے جن چیزون سے غرفا کا قلق زیادہ ہوتا ہے اونمین سے حیا ہے اللہ عزوجل سے جسوقت کہ اوسکے سامنے وقوف ہوگا بعض نے کہا مجھپر کوئی چیز نہین گزری کہ وہ زیادہ سخت ہو حیا سے جو اللہ عزوجل سے ہوگی حسن رض نے کہا اگر ہم نہ روئین مگر صرف اوس مقام کی حیا سے تو ہمکو لائق ہے کہ ہم روئین پھر لنبا رونا روئین فضیل رض نے کہا کیا بڑی بات ہے کہ وہ تجھہ سے عفو کرے احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن حاتم ابو جعفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ فضیل بن عیاض رض نے فرمایا اگر مین اختیار دیا جاؤن اس بات مین کہ زندہ کیا جاؤن پھر جنت مین داخل ہون اور اسمین کہ زندہ نہ کیا جاؤن تو مین اسی کو اختیار کرون کہ زندہ نہ کیا جاؤن احمد کہتے ہین مینے محمد سے پوچھا کہ یہہ حیا کی وجہ سے ہے اونہون نے کہا ہان احمد نے کہا مینے مضا بن عیسے کو کہتے سنا کہ بعض تابعین کہتے تھے اگر مجھے جنت سے نار کیطرف حکم کیا جاوے تو یہہ زیادہ محبوب ہے اس سے کہ اوسکے آگے ٹہیرایا جاؤن پھر مجھہ سے سوال کرے پھر مجھے جنت کی طرف حکم کیا جاوے مینے یہہ بات ابو سلیمان سے بیان کی اونہون نے کہا بلکہ ہم موقف مین ٹہیرائے جاوین پھر ہماری آنکھین اوسکے ساتھہ ٹھنڈی ہون ابو یزید وغیرہ اسی طرف گئے ہین اور حذیفہ مرعشی نے فضیل کا قول اختیار کیا ہے اسلئے کہ حذیفہ نے کہا اگر مجھپر ایک فرشتہ آسمان سے اوترے وہ مجھے یہہ خبر دے کہ مین دوزخ کو ندیکھون گا یعنی مین جنت کی طرف جاؤنگا مگر اتنی بات ہے کہ مین اپنے رب کے آگے ٹہیرونگا پھر جنت کی طرف جاؤنگا تو مین یہہ کہون کہ نہ مین جنت چاہتا اور نہ اوس موقف مین ٹہیرنا یہی بات احمد بن ابی الحواری سے بھی روایت کی گئی ہے نقل کیا گیا ہے کہ جب اسود بن یزید کے مرنے کا وقت آیا اونہون نے رویا کسی نے کہا یہہ کیا گھبراہٹ ہے اونہون نے کہا مین کیونکر نہ گھبراؤن مجھہ سے زیادہ اسکا کون مستحق ہے قسم ہے اللہ کی اگر اللہ عزوجل سے میری مغفرت ہوگئی تو جو کچھہ کہ مینے کیا ہے اوسکی حیا مجھے غم مین ڈالیگی ایک آدمی ہے کہ اوسکے درمیان مین اور ایک اور آدمی کے درمیان چھوٹا سا گناہ ہے پھر اوس سے معاف کردے وہ اوس سے ہمیشہ شرمندہ رہیگا ابن ابی الدنیا کہتے ہین کہ حسین بن عبد العزیز نے مجھہ سے بیان کیا کہ ہمارے یہان ایک بوڑہا آدمی تہا وہ کئی برے کاموں پر قائم تہا پھر اوسنے اونکو چھوڑ دیا جب اوسکے مرنے کا وقت آیا تو اوسے بیہوشی ہوگئی پھر ہوش مین آیا کہنے لگا مینے دیکھا کہ گویا مین مرگیا اور ایک آنیوالا میرے پاس آیا پھر وہ مجھے اللہ عزوجل کیطرف لیگیا یہانتک کہ اوسنے مجھے پردے کے درے ٹہیرادیا گویا اوسنے چاہا کہ حضور مین مجھے لیجاوے مجھے حیا و خوف نے گھیر لیا اور وہ شخص گویا کہتا ہے کہ دو ہی امر ہین یا تو اللہ عزوجل کے حضور مین حاضر ہونا یا دوزخ

مین داخل ہونا سو مینے گویا دخول نار کو قبول کیا حیا کے سبب سے جو مجھپر طاری تھی پھر وہ لیچلا پھر اوسنے مجھکو چڑھایا اوس سے کہا گیا کہ تو اسکو جنت کی طرف لیجا ابو حامد خلقانی سے روایت کیا گیا ہے کہ انھون نے امام احمد رضی اللہ عنہ کے روبرو یہہ شعر پڑہے ؎

اذا ما قال لی ربی	اما استحییت تعصینی	وتخفی الذنب من خلقی	وبالعصیان تاتینی
	اقول لہ نعم یا رب	ارجو ان توفقنی	

یعنی جب مجھہ سے میرا رب فرماویگا کیا تجھے شرم نہ آئی کہ میری نافرمانی کرتا تھا اور میری خلق سے تو گناہ چھپاتا تھا اور میری نافرمانی کیا کرتا تھا تو مین اوس سے عرض کرونگا کہ ہان اے رب مین امید رکھتا ہون کہ تو مجھے توفیق عنایت فرماوے حضرت امام نے دوبارہ پڑہنے کا اوسکو حکم دیا اوس شخص نے اونکو مکرر پڑہا پھر اپنے گھر تشریف لیگئے ان شعرونکو بار بار پڑہتے تھے اور روتے تھے بعض نے یہہ شعر پڑہے ؎

یا حسرۃ العاصین عند معادھم	ھذا وان قدموا علی الجنات	لو لم یکن الا الحیاء من الذی	ستر القبیح لاعظم الحسرات

حکایت بہلول رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن بصرے کے کسی شارع عام مین تھا مینے دیکھا کہ لڑکے جائفل اور بادام کے ساتھہ کھیل رہے تھے اور ایک لڑکا اونکی طرف دیکھتا تھا اور روتا تھا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ لڑکا حسرت کرتا ہے اوس چیز پر جو لڑکون کے ہاتھہ مین ہے اور اسکے پاس نہین ہے اگر ہوتی تو یہہ بھی اونکے ساتھہ کھیلتا مینے اوس سے کہا میرے بیٹے تو کیون روتا ہے جو زلوز تیرے لیے خرید لاؤن کہ اونکے ساتھہ تو بھی کھیلے اوسنے میری طرف نگاہ اوٹھائی اور کہا لے کم عقل کھیل کے لیے ہم پیدا نہین کیے گئے ہین مینے کہا بیٹا پھر کسواسطے پیدا کیے گئے ہین اوس نے کہا علم وعبادت کے لیے مینے کہا اللہ تعالے تجھہ مین برکت دے تجھے یہہ بات کہان سے معلوم ہوئی اوسنے کہا اس آیت سے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون یعنی کیا پس تمنے گمان کیا کہ ہمنے تمکو عبث ہی پیدا کیا اور تم ہماری طرف رجوع نہ کیے جاؤگے مینے کہا بیٹا تو مجھے دانشمند معلوم ہوتا ہے تو مجھے نصیحت کر اور مختصر کر اوسنے چار شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ دنیا نے اپنا دامن چڑھا کے جانے کی تیاری کی دنیا کسی زندے کے لیے رہنے والی نہین ہے نہ کوئی زندہ اوسپر باقی رہنے والا ہے موت اور حوادث آدمی کی جان کیطرف ایسے دوڑتے ہین جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے سواے مغرور دنیا کے ساتھہ ٹھیرا اور اوس سے اپنے نفس کے لیے توشہ لے بہلول کہتے ہین کہ پھر اوسنے اپنی دونون آنکھون سے آسمان کیطرف دیکھا اور اپنی دونون ہتیلیون سے اوسکی طرف اشارہ کیا اور آنسو دونون گالون پر بہتے تھے اور کہنا شروع کیا اے وہ ذات جسکی طرف زاری ہے اے وہ ذات جسپر بھروسا ہے اے وہ ذات کہ جب کوئی امیدوار اوس سے امید رکھے تو اوسکی امید خطا نجاوے جب وہ اپنی بات پوری کر چکا تو بیہوش ہوکر گر پڑا مینے اوسکا سر اپنی گود مین اوٹھالیا اپنی آستین سے اوسکے مونہہ کی خاک کو جھاڑا جب وہ ہوش مین آیا تو مینے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا تھا تو ابھی چھوٹا بچا ہے تجھپر کوئی گناہ نہین لکھا گیا کہا بہلول تو میرے پاس سے دور ہو مینے اپنی ماں کو دیکھا ہے کہ جب وہ بڑی بڑی لکڑیون سے آگ جلانا چاہتی ہے تو بغیر چھوٹی چھوٹی لکڑیون کے آگ نہین جلتی مین اس سے ڈرتا ہون کہ مین جہنم کی چھوٹی لکڑیون سے ہوجاؤن مینے کہا بیٹا تو تو مجھے حکیم معلوم ہوتا ہے تو مجھے وعظ کر اور مختصر کر اوسنے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مین تو غفلت مین رہا اور موت کا حادی میرے پیچھے حدی کرتا آتا ہے سو اگر مین آج نہ گیا تو کل تو ضرور ہی جاؤنگا مین اپنے بدن کو نرم نرم لباس سے آرام دیتا ہون اور میرے جسم کو بوسیدہ لباس سے چارہ نہین گویا مین اب دیکھہ رہا ہون کہ میرا جسم قبر مین ہے اوپر اوسکے دیوار اور نیچے اوسکے لحد ہے ساری خوبی اور خوبصورتی میری مٹ گئی ہڈی پر نہ گوشت باقی رہا نہ عمدہ اعضا کو دیکھتا ہون تو وہ جلدی اور مین اپنے مقصد کو نہ پہونچا اور اب میرے پاس نہ توشہ ہے اور سفر نہایت دور دراز ہے مینے کہا تم کہلا اللہ تعالے کی نافرمانیان کین اور طرح طرح کی نئی نئی باتین نکالین اور اب اونکا کچھہ علاج نہین ہوسکتا لوگون کے

ڈر سے پردہ کیا حیا کی اور اس سے نہ ڈرا کہ کل کو اوسکے سامنے سب کچھ کھل پڑیگا ہان اوس سے ڈرا تو لیکن اوسکے حلم پر بھروسا کیا اور یہ سمجھا کہ اوسکے سوا اور کوئی عفو کرنیوالا نہین ہے سوا اوسکے لئے حمد ہے موت اور بوسیدہ ہونے کے سوا اگر کوئی چیز نہوتی اور نہ رب کا کوئی وعدہ وعید ہوتا تو بھی یہی موت اور رلنا ملنا ہمارے لئے کافی تھا کہ ہم لہو ولعب مین مشغول نہوتے لیکن کیا کرین ہماری عقل سے ہدایت زائل ہوگئی آمید ہے کہ گناہون کا بخشنے والا میرے گناہ کو بخشدے اسلئے کہ غلام جب گناہ کرتا ہے تو مالک اوسکی مغفرت ہی فرماتا ہے مین تو برا بندہ ہون جنہون نے اپنے مالک کے عہد مین خیانت کی برا غلام ایسا ہی ہوتا ہے کہ اوسکو عہد کا پاس نہین ہوتا سو کیسے بنے گی جب تو میرے بدن کو آگ سے جلاویگا کیسی آگ جسکی طاقت سخت پتھر بھی نہین رکھتا مین موت کے وقت تنہا اور بوسیدہ ہونے مین تنہا اور اکیلا ہی اوٹھایا جاؤنگا سو اے اکیلے اکیلے پر رحم فرما بہلول کہتے ہین جب وہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو مین بیہوش ہوکر گر پڑا اور وہ لڑکا چلا گیا جب مجھے ہوش آیا تو مینے لڑکونکی طرف دیکھا اوسکو اونکے ساتھہ نہ پایا مینے اونسے پوچھا یہ کون لڑکا ہے اونہون نے کہا تو اسے نہین پہچانتا مینے کہا نہین اونہون نے کہا یہ حسین بن علی بن ابیطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اولاد سے ہے مینے تعجب کیا اس سے کہ یہ ثمر سوا اس شجر کے اور کہان سے ہوسکتا ہے ؛

حکایت ہشام بن عبد الملک خلیفہ ہونے سے پہلے حج کے لئے آیا اسنے بہت چاہا کہ حجر اسود کا بوسہ لیوے مگر نہ لے سکا اتنے مین امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف لائے انکے لئے لوگ خود گئے الگ ہوگئے انہون نے حجر اسود کا بوسہ لیا کسی نے ہشام سے کہا یہ کون ہین اوسنے کہا مین نہین پہچانتا فرزدق شاعر نے کہا لیکن مین انکو پہچانتا ہون اور چند شعر حضرت امام کی مدح مین پڑہے مضمون اونکا یہ ہے کہ یہ اونکے بیٹے ہین جو کہ ساری خلق سے بہتر ہین یہ تقی نقی پاک مشہور ہین یہ وہ شخص ہین جنکے باوکو مکے کا سنگستان پہچانتا ہے انکو بیت اللہ اور حل وحرم سب جانتے ہین یہ ایسے شخص ہین کہ سوائے تشہد کے انہون نے لا کبھی نہین کہا اگر تشہد نہوتا تو ان کا لا نعم ہوجاتا قریش جب انکو دیکھتے ہین تو اونکا شاعر یہی کہتا ہے کہ انہین کے مکارم کیطرف کرم منتہی ہوتا ہے اگر متقیون کی گنتی کیجاوے تو یہ اون سب کے امام ہون یا اگر کہا جاوے کہ زمین والون کا بہتر و برتر کون ہے تو کہا جاوے کہ یہی ہین اگر تو انکو نہین پہچانتا ہے تو یہ فاطمہ کے بیٹے ہین انہین کے نانا کے ساتھہ سب انبیاء ختم کئے گئے ہین تیری یہ بات کہ یہ کون ہین انکا کچھہ ضرر نہین کرتی اسلئے کہ جنکو تو نہین پہچانتا اونکو سب عرب وعجم جانتے پہچانتے ہین یہ حیا کے مارے چشم پوشی کرتے ہین اور اپنے مہابت کی وجہ سے اغضا فرماتے ہین یہ بات نہین کرتے مگر اوسوقت کہ جب تبسم کرتے ہین روایت کیا گیا ہے کہ حضرت امام ہر رات دن مین ہزار رکعت پڑہا کرتے تہے رات کی نماز سفر حضر مین نہین چھوڑتے تہے جب وضو کرتے تو آپکا رنگ زرد ہوجاتا جب نماز پڑہنے کھڑے ہوتے تو بدن کانپ جاتا تہا کسی نے عرض کیا کہ آپکو یہ کیا ہوجاتا ہے فرمایا تم نہین جانتے ہو کہ کسکے سامنے کھڑا ہوتا ہون جب ہوا چلتی تو خشک کہا کرتے ایک بار جس گھر مین آپ تہے آگ لگی اور آپ سجدے مین تہے لوگون نے کہنا شروع کیا یا ابن رسول اللہ آگ آگ آپنے اپنا سر نہ اوٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی جب آپنے سر اوٹھایا تو کسی شخص نے اس باب مین عرض کیا فرمایا مجھے اس آگ سے آخرت کی آگ نے مشغول کردیا آپ یہ دعا اکثر کیا کرتے تہے الٰہی مین تیرے ساتھہ پناہ چاہتا ہون اس سے کہ تو میرے ظاہر کو آنکھون کی روشنی مین اچھا کردکھاوے اور میرے باطن کو برا کردے اور یہ بھی اکثر فرمایا کرتے تہے کہ ایک قوم نے ڈر سے اللہ عزوجل کی عبادت کی سو یہ غلامون کی عبادت ہے دوسرون نے رغبت کے لئے عبادت کی پس یہ تجار کی عبادت ہے ایک قوم نے شکر کے لئے عبادت کی یہ عبادت آزاد لوگون کی ہے آپکو یہ بات پسند نہ تہی کہ کوئی شخص وضو مین آپکی اعانت کرے اپنے وضو کے لئے آپ خود پانی بھرتے تہے اور سونیکے قبل اوسکو ڈہانک دیتے تہے جب رات کو بیدار ہوتے تو پہلے مسواک کرتے پھر وضو کرتے نماز پڑہنا شروع فرماتے دن کا ورد اگر قضا ہوجاتا تو رات کو اوسکی قضا کرتے جب چلتے تو آپکا ہاتھہ ران سے تجاوز نہین

کرتا تہا اپنے ہاتہ کو ادہر اودہر ہلاتے تہے فرماتے تہے مجہے تعجب ہے اوس متکبر فخور سے جو کہ کل نطفہ تہا اور کل کو مردار ہوگا اور نہایت تعجب اوس شخص سے آتا ہے کہ وہ اللہ تعالے مین شک کرتا ہے اور اوسکی خلق کو دیکہہ رہا ہے اور بڑا تعجب اوس سے ہے کہ جو پہلی پیدایش کا انکار کرتا ہے اور وہ اگلی پیدایش دیکہہ رہا ہے مین نہایت تعجب کرتا ہون اوس شخص سے جسنے فانی گہر کے لئے عمل کیا اور باقی گہر کو چہوڑا کئی لوگ مدینے والون مین سے اپنی گزران کرتے تہے اور یہہ نہین جانتے تہے کہ اونکو معاش کہانسے ملتی ہے جب حضرت امام کا انتقال ہوا تو جو کچہہ اونکو رات مین ملتا تہا وہ موقوف ہوگیا حضرت امام کی عادت تہی کہ پوشیدہ دیتے تہے جاہل لوگ یہہ خیال کرتے تہے کہ وہ بخیل ہین جب اونکا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ سو گہر والون کو نفقہ دیتے تہے آپکے صاحبزادے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے میرے باپنے وصیت کی کہ پانچ آدمیون کا مصاحب نہونا نہ اونسے بات چیت کرنا نہ راہ مین اونکو اپنا رفیق بنانا فاسق کے ساتہہ نہونا اسلئے کہ وہ ایک لقمے بلکہ اس سے کم کے عوض مین تجہے بیچ دیگا مینے عرض کیا ابا ایک لقمے سے کم مین کسطرح بیچیگا فرمایا وہ اوسمین طمع کریگا پہر اوسے نہ پاویگا اور بخیل کا مصاحب نہونا اسواسطے کہ وہ اوس حالت مین کہ تو اوسکی طرف نہایت محتاج ہوگا تجہے چہوڑ دیگا جہوٹے کے ساتہہ نہونا اسلئے کہ وہ مثل سراب کے ہے قریب کو تجہہ سے بعید اور بعید کو قریب کریگا احمق کے ہمراہ نہ رہنا اسلئے کہ وہ تجہے نفع پہونچانا چاہیگا اور ضرر پہونچا دیگا مثل مشہور ہے کہ دشمن عاقل احمق دوست سے بہتر ہے قاطع رحم کے ساتہہ نہ رہنا اسلئے کہ کتاب اللہ مین تین جگہہ ہے اوسکو پایا ہے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی شان مین کلمات بے ادبی کے کہے آپ پر اثر اکیا آپنے فرمایا اگر مین ایسا ہی ہون جیسا تونے کہا تو مین اللہ تعالے سے استغفار کرتا ہون اور جو مین ایسا نہین ہون جیسا تونے کہا تو اللہ تعالے تیری مغفرت فرماوے وہ آدمی عذر معذرت کرتا ہوا آپکی طرف کہڑا ہوا آپکے سر مبارک کا بوسہ لیا اور کہا مین آپ پر سے قربان ہون آپ ایسے نہین ہین جیسا ہے کہا آپ میرے لئے دعاے مغفرت فرمائین آپنے فرمایا اللہ تعالے تیری مغفرت فرماوے پہر اوسنے کہا اللہ تعالے خوب جانتا ہے جسجگہہ اپنے رسالتون کو رکہتا ہے کسی شخص نے خوب کہا ہے کہ لوگ تین قسم ہین ایک تو اعلے دوسرا ادنی تیسرا برابر کا سو جو مجہہ سے مرتبے مین بڑا ہے مین اوسکا حق پہچانتا ہون اوسمین حق کی پیروی کرتا ہون اور حق کا اتباع ضروری ہے اور جو مجہہ سے مرتبے مین کم ہے تو مین اوسکی بات سے اپنی آبرو کو بچاتا ہون اگرچہ اس باب مین مجہے کوئی ملامت کرے اور جو میرے برابر کا ہے اگر اوس سے کوئی بہول چوک ہوجاوے تو مین اوس سے درگزر کرتا ہون اسلئے کہ شریف کی یہی شان ہے کہ وہ درگزر کرے اب مین اپنے نفس پر لازم کئے لیتا ہون کہ ہر گنہگار سے تجاوز ہی کرونگا گو اوسکے جرائم مجہہ پر کثرت سے ہون ایک بار حضرت امام کے یہان مہمان آئے تہے آپکا خادم اونکے لئے بنا ہوا گوشت دوڑتا ہوا لئے آتا تہا وہ گوشت آپکے چہوٹے بیٹے پر اوسکے ہاتہہ سے گر پڑا اوسکے سر مین چوٹ لگ گئی لڑکی کا انتقال ہوگیا حضرت امام نے غلام سے فرمایا کہ تو آزاد ہے اسلئے کہ تونے اوسکے قتل کا ارادہ نہین کیا تہا اور اپنے بیٹے کی تجہیز تکفین کرنا شروع کیا محمد بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم بیمار تہے حضرت امام اونکے پاس تشریف لیگئے محمد رونے لگے آپنے فرمایا کیا حال ہے محمد نے عرض کیا کہ مجہپر قرض ہے آپنے پوچہا کتنا ہے اونہون نے کہا پندرہ ہزار اشرفی آپنے فرمایا وہ مجہپر ہے ایک دن آپ مسجد سے نکلے ایک شخص ملا اوسنے آپکو برا کہا آپکے غلام اوسکی طرف دوڑ پڑے آپنے فرمایا اس سے نہ بولو پہر اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارا حال جو تجہہ سے پوشیدہ ہے وہ بہت ہے کیا تیری کوئی حاجت ہے کہ ہم تیری مدد کرین وہ شخص شرما گیا آپنے اپنی چادر جو اوڑہے ہوئے تہے اوسپر ڈالدی اور ہزار درہم دینے کا اوسکے لئے حکم فرمایا وہ شخص اس قصے کے بعد کہتا تہا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اولاد رسول ہین امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کسی مغرور کو وہم نہو کہ یہہ لوگ دنیادار تہے اوس سے مال خرچ کرتے تہے یہہ تو اہل سخا صاحب فتوت و فضل صاحب مروت وجود و مکارم نبوت تہے انکے پاس دنیا آتی تہی جلد اوسکو اپنے پاس سے نکالدیتے تہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے انصار کے ایک قبیلے سے پوچھا کہ اے بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے تو اونہون نے عرض کیا کہ حر بن قیس مع کسیقدر بخل کے ہے آپنے فرمایا بخل سے بڑکر اور کونسی بیماری ہے بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے حسان رضی اللہ عنہ نے آپکا قول سنکر اوسکو چند شعرون مین نظم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے شعر سے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ بیشک بعض شعر حکمت ہین ایک روایت مین لحکما دوسرے مین لحکمۃ وارد ہوا ہے ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس کی سخاوت اوس چیز سے جو لوگون کے ہاتھون مین ہے بہہ افضل ہے اوس سخا نفس سے جو خرچ کرنے کے ساتھہ ہو ؛

حکایت محمد بن حامد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین امام احمد بن خضرویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اونکی جان کنی کا وقت تھا پچانوے برس کی عمر کو پہونچ گئے تھے اونکے اصحاب مین سے کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا اونکی آنکھین بھر آئین اور کہا اے بیٹے جس دروازے کو مین پچانوے برس سے ٹھونکتا تھا وہ میرے لئے اس گھڑی کھولا جاتا ہے مین نہین جانتا کہ سعادت کے ساتھہ کھولا جاویگا یا شقاوت کے ساتھہ اور جواب کا وقت اب آ پہونچا ہے انپر سات سو اشرفیان قرض تھین سب قرضخواہ موجود تھے انہون نے اونکی طرف دیکھا اور کہا الٰہی بیشک تونے گروکو ارباب اموال کے لئے وثیقہ کیا ہے اور تو اونپر اونکا وثیقہ لیتا ہے اور تونے فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو مین تمہارے لئے قبول کرونگا سو تو میرا قرض ادا کردے اور میرے خصوم کو مجھہ سے راضی کردے تو ہر چیز پر قادر ہے ایک شخص نے دروازہ ٹھونکا اور کہا احمد کے قرضخواہ کہان ہین وہ نکلے اوس شخص نے اونکا قرض ادا کردیا پھر اونکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہین بعض ایام مین مینے ایک جوان آدمی کو صلوٰۃ خائفین پڑہتے دیکھا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ جوان شائد کوئی ولی ہے اولیاء اللہ مین سے پھر مین ٹھیرا رہا یہانتک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام دیا مینے اوس سے کہا کیا تو نہین جانتا کہ جہنم مین ایک وادی ہے جسکو نطی کہتے ہین نزاعۃ للشوی تدعو من ادبر و تولی وجمع فاوعی یعنی تپتی آگ کینچ لینے والے کلیجا پکارتی ہے اوسکو جسنے پیٹھہ دی اور پھر گیا اور اکٹھا کیا اور سینتا جوان نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش مین آیا تو کہا اور پڑھہ مینے پڑھا یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ علیھا ملائکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے جسکی چپٹیان ہین آدمی اور پتھر اوسپر مقرر ہین فرشتے تند خو زبردست بے حکمی نہین کرتے اللہ کی جو بات اونکو فرمائی اور وہی کرتے ہین جو اونکو حکم ہو ف ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والون کو دین کی راہ پر لاوے للاج دیکر ڈر دکھا کر پیار سے مار سے تو بھی اگر نہ آوین تو اونکی کم بختی ہے بے گناہ انتہی جوان نے جب یہہ آیت شریف سنی تو مرکے گر پڑا مینے اوسکے کپڑے اوتارے دیکھا تو اوسکے سینے پر لکھا ہوا تھا فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ یعنی سو وہ ہے گزران مین من مانتے اونچے باغ مین جسکے میوے جھک رہے ہین جب تیسری رات ہوئی تو مینے اوسکو خواب مین دیکھا کہ تخت پر بیٹھا ہوا سر پر تاج رکھے ہوئے ہے مینے اوس سے پوچھا اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتھہ کیا کیا اوسنے کہا مجھے بخشدیا اور مثل اہل بدر کے مجھے ثواب عنایت کیا اور کچھہ زیادہ دیا مینے کہا زیادہ کیون دیا کہا اسلئے کہ وہ سیف کفار سے قتل کئے گئے اور مین ملک جبار کے کلام سے مارا گیا رحمہ اللہ تعالےٰ ؛

حکایت کہتے ہین سالم حداد رضی اللہ عنہ ابدالون مین سے تھے اکثر فتح موصلی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جایا کرتے تھے یہہ جب اذان سنتے تو انکا رنگ بدل جاتا زرد ہوجاتا بیچین ہوجاتے پھر دوڑتے دکان کو کھلی ہوئی چھوڑ دیتے ؛

حکایت بعض اصحاب فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن فتح موصلی کے پاس گیا اونکو روتے پایا اور اونکے آنسوؤن مین زردی ملی ہوئی تھی مینے کہا یاسیدی مین آپکو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا آپ خون روتے ہو فرمایا واللہ اگر تو مجھے اللہ کی قسم نہ دیتا تو مین تجھے نہ بتاتا مین آنسو رویا اور خون رویا مینے عرض کیا آپ آنسو کس بات پر روئے کہا اس بات پر کہ مین اللہ عزوجل سے متخلف رہا پھر مینے پوچھا کہ خون کس پر روئے فرمایا آنسوؤن پر کہ مجھسے قبول نہون جب اونکا انتقال ہوا تو مینے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالے نے آپکے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا اے فتح یہ سب رونا تو کس پر رویا مینے کہا یارب مین اسپر رویا کہ مین تیرے حق سے متخلف رہا فرمایا خون کیون رویا مینے عرض کیا یارب آنسوؤن پر رویا کہ قبول نہون ارشاد کیا اے فتح تونے اس سب سے کیا ارادہ کیا مین قسم کہاتا ہون اپنے عزت وجلال کی بیشک چڑھے میری طرف تیرے دونون محافظ چالیس برس سے تیرا نامۂ اعمال لیکر اور اوسمین ایک گناہ بھی نہتا ؛

حکایت کہتے ہین بنی اسرائیل مین ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت تھا اوس زمانے مین اوس سے بڑھکر اور کوئی خوبصورت نہین دیکھا گیا یہ شخص زنبیل بناکے بیچتا تھا ایک دن اپنی زنبیل لئے ہوئے گشت کر رہا تھا کہ اتنے مین ایک عورت ملوک بنی اسرائیل مین سے کسی بادشاہ کے گھر سے نکلی اوس عورت نے جب اسکو دیکھا تو جلدی سے لوٹ گئی بادشاہ کی بیٹی سے کہا کہ ایک جوان دروازے پر زنبیل بیچ رہا ہے مین نے اوس سے بڑھکر خوبصورت کبھی نہین دیکھا بادشاہ کی بیٹی نے کہا اوسکو اندر لے آیہ عورت باہر آئی جوان سے کہا تو اندر چل ہم تجھ سے خریدینگے وہ اندر آیا اسنے دروازہ بند کر دیا پھر دوسرے دروازے کے اندر آیا اوسکو بھی بند کر دیا یہانتک کہ تین دروازے بند کئے پھر بادشاہ کی بیٹی اپنا مونہہ اور چھاتی کھولے ہوئے اسکے سامنے آئی جوان نے کہا تمکو جو خریدنا ہے خرید لو اوسنے کہا ہمنے تمھکو اسلئے نہین بلایا ہے ہمنے تو تجھے فلان فلان بات کے لئے بلایا ہے یعنی جوان کو اوسکے نفس سے پھسلانے لگی جوان نے کہا تو اللہ سے ڈر لڑکی نے کہا اگر تو میرا کہا نہ مانے گا تو بادشاہ کو خبر کرونگی کہ یہ مجھے اپنے نفس سے پھسلانے آیا تھا جوان نے اوسکو نصیحت کی اوس نے ایک نہ سنی جب جوان نے دیکھا کہ اب کسیطرح جان نہین چھوٹتی تو کہا میرے لئے وضو کو پانی رکھو لڑکی بولی کیا تو مجھ سے بہانے کرتا ہے لونڈی جا اسکے لئے محل کے اوپر پانی رکھدو ایسی جگہ ہے کہ وہان سے نہ بھاگ سکیگا اوس محل کی بلندی تین سو چالیس گز تھی جب یہ محل کی بلندی پر گیا تو اسنے کہا الٰہی مین تیری معصیت کیطرف بلایا گیا ہون مین یہ پسند کرتا ہون کہ اپنی جان کو اس بلندی سے گرا دون اور مرتکب معصیت کا نہ ہون پھر کہا بسم اللہ اور اپنی جان کو گرا دیا اللہ تعالے نے ایک فرشتہ اوسکی طرف نازل فرمایا فرشتے نے اوسکے دونون بازو کو پکڑ لیا سو یہ اپنے دونون پاؤن پر کھڑا ہوا گرا جب زمین پر پہونچا تو کہا الٰہی اگر تو چاہے تو مجھے ایسا رزق دے سکتا ہے کہ اوسکے سبب سے مجھے زنبیل بیچنے کی حاجت نہ رہے اللہ تعالے نے ایک تیلی اشرفیون کی اوسکی طرف بھیجی اسنے اوسمین سے اسقدر لیا کہ اپنا کپڑا بھر لیا جب کپڑے مین رکھ چکا تو کہا الٰہی اگر یہ ایسا رزق ہے کہ تونے مجھے دنیا مین دیا ہے تو آخرت مین میرے لئے برکت دے اور جو یہ اوس اجر سے کم کرے جو تونے میرے لئے آخرت مین اپنے نزدیک مقرر کیا ہے تو مجھے اسکی کچھ حاجت نہین ندا آئی کہ یہ جو ہمنے تجھے دیا یہ پچیسوان حصہ ہے تیرے صبر کے اجر سے جو تونے اپنی جان کے گرانے پر کیا اسنے کہا الٰہی مجھے ایسی چیز کی کچھ حاجت نہین جو اوس اجر سے کم کرے جو میرے لئے آخرت مین تیرے نزدیک ہے وہ سونا اوسکے پاس سے اوٹھا لیا گیا اور شیطان ملعون سے کہا گیا کہ تونے کیون نہین اسکو گمراہ کیا یعنی ارتکاب فاحشہ کے ساتھ اوسنے عرض کیا مین کیونکر قادر ہوتا کہ ایسے شخص کو بہکاؤن جسنے اپنی جان کو اللہ عزوجل کے لئے خرچ کر دیا رضی اللہ عنہ

حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محراب مین ایک بڑھیا کو مینے دیکھا باون کا کرتہ پہنے ہوئے تھی اوسکی آنکھین جاتی رہی تھین نماز پڑھتی تھی اور روتی تھی مینے اپنی نماز کو چھوڑ دیا کھڑا ہوگیا اوسکو دیکھنے لگا جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو اوسنے اپنا مونہہ آسمان کیطرف اوٹھایا اور ان شعرونکو پڑھنا شروع کیا ؎

انت سؤلی وعصمتی فی حیاتی	انت ذخری وعدتی فی مماتی	یا علیما بما اکن واخفی	ویما فی بواطن الخطرات
	لیس لی مالک سواک فارجو	لدفع العظائم الموبقات	

مینے اوسے سلام کیا اور اوس سے پوچھا کہ تیری آنکھین جانے کا کیا باعث ہوا اوسنے کہا کثرت مخالفت ومعصیت پر رونے سے میری آنکھین جاتی رہین اور جو کچھہ مجھہ سے اوسکے ذکر وخدمت مین تقصیر ہوئی اگر وہ مجھہ سے عفو کرے گا تو آخرت مین اسنے بہتر مجھے عوض دیگا اور جو اوسنے عفو نہ کیا تو مجھے ایسی آنکھہ کی حاجت نہین جو آگ مین جلے صالح کہتے ہین مجھے اوسپر رحم آیا مینے بھی رونا پیٹنا اوسنے کہا اے صالح تجھپر آسان ہے کہ تو میرے مولی کی کتاب سے مجھپر کچھہ پڑھے قسم ہے اوسکی عزت کی مین اوسکی طرف بہت مشتاق ہون مینے یہہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ کہنے لگی اے صالح اوسکی خدمت کون کرسکتا ہے جیسا کہ اوسکی خدمت کا حق ہے پھر ایکدمسی چیخ ماری کہ جو اوسکو سنے اوسکا دل پھٹ جاوے اور مونہہ کے بل گر پڑے ناگاہ اوسنے دنیا سے انتقال کیا بعد اسکے مین نے اوسکو خواب مین دیکھا اور نہایت خوش حال پایا مینے اوسکی کیفیت پوچھی کہ وہان کیسی گزری ؎

یہان تو رنج مین گزری کبھی تھی تلخ مین کٹی		مسافران عدم واں کو تو کیا ٹھیری	

اوسنے کہا جب میری روح قبض کی گئی تو اللہ تعالے نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا اھلا بمن قتلھا الاسف علی تقصیرھا فی خدمتی پھر وہ یہہ شعر پڑھتی ہوئی چلی گئی ؎

جادلی بالذی ادل منہ	وحبانی بکل ما ارتجیہ	فی نعیم ولذۃ وسرور		ابدا عندہ اخلد فیہ

حکایت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہین زمانۂ بنی اسرائیل مین ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ حسن کا اوسکو دیا گیا تھا بدون سو اشرفی کے کسی سے صحبت نہین کرتی تھی ایک عابد نے اوسکو دیکھا وہ اوسکو پسند آگئی اپنے ہاتھہ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا سو اشرفیان جمع کین پھر اوسکے پاس آیا اور کہا تو مجھے پسند آگئی تھی مینے اپنے ہاتھہ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ مینے تیرے لئے سو اشرفیان جمع کین عورت نے کہا اندر آجا عابد اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ اپنے تخت پر بیٹھی پھر اس سے کہا آ یہہ جب صحبت کرنے کے لئے بیٹھا اسنے اللہ تعالے کے روبرو کھڑے رہنے کو یاد کیا اسکو لرزہ آگیا اوس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ مین نکل جاؤن اور یہہ اشرفیان تیری ملک ہین عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو یہہ کہتا تھا کہ مین تجھے پسند آگئی پھر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی تو تو نے یہہ کیا عابد نے کہا یہہ مینے اسلئے کیا کہ مین اللہ تعالے اور اوسکے روبرو کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے مبغوض کر دیا سو اب تو سب لوگون سے مجھے زیادہ مبغوض ہے عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میرا کوئی خاوند نہین ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ مین نکل جاؤن اوس نے کہا مین تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہہ کہ تو اقرار کرلے کہ تو میرے ساتھہ نکاح کریگا عابد نے کہا امید ہے کہ یہہ ہو جاویگا زاہد نے مونہہ پر سقمونیا ڈالا پھر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اوسکے بعد ہی اس عورت نے اپنے افعال پر پشیمان ہوکے کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر مین آئی اوسکا نام مکان دریافت کیا کسی نے اوسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عون ملک تھا کسی نے زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی ہے جب اوسکو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مرگیا ملکہ کے ہاتھہ مین گر پڑا اوس نے کہا یہہ تو مجھہ سے فوت ہوا اسکا کوئی رشتہ دار بھی ہے لوگون نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اوسنے کہا مین اسکی حب کے لئے اوس سے نکاح کرونگی پھر اوسنے اوسکے بھائی سے نکاح کرلیا اللہ تعالے نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے عنایت فرمائے سب کے سب صالح ہوئے ؛

حکایت رجا بن عمرو نخعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ کوفے مین ایک جوان خوبصورت تھا عبادت مین بہت اجتہاد کرتا تھا زاہدون مین ممتاز تھا نخع کے لوگون کے پڑوس مین اوترا اونہین کی ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا اوسپر عاشق ہوگیا عقل جاتی رہی جیسا اسکا حال تھا ویسا ہی لڑکی کا حال بھی ہوگیا اسنے اوسکے باپ کے پاس پیغام بھیجا باپ نے کہا کہ یہہ اپنے چچازاد بھائی سے نامزد ہوچکی ہے یہہ سنکے جوان اذکلیف عشق کی سہ رہے تھے وہ اور بڑھ گئی لڑکی نے اسکو کہلا بھیجا کہ مجھے خبر پہونچی ہے

کہ تجھے میرے ساتھ محبت شدید ہے سو میری بلا بھی بہت زیادہ ہوگئی اگر تو چاہے تو مین تیری زیارت کرون اور جو تو چاہے تو مین سہل طریقہ بتاؤن کہ تو میرے گھر آجاوے اسنے قاصد سے کہا کہ ان دونون باتون سے ایک بھی نہین ہوسکتی بیشک مین ڈرتا ہون اگر مین اپنے رب کی نافرمانی کرون بڑے دن کے عذاب سے مین اوس آگ سے ڈرتا ہون جسکا شعلہ نہ بجھے نہ اوسکی لپٹ ٹھنڈی ہو جب قاصد لڑکی کے پاس گیا اور اسکا پیغام پہونچایا تو کہنے لگی کہ باوجود اس شدت محبت کے مین گمان کرتی ہون کہ وہ زاہد ہے اللہ تعالے سے ڈرتا ہے قسم ہے اللہ کی مین نہین پاتی کسیکو کہ وہ زیادہ اس بات کا مستحق ہو سب اللہ کے بندے اس امر مین شریک ہین پھر دنیا سے علحدہ ہوگئی اوسکے علائق کو پس پشت ڈالدیا ٹاٹ پہن لیا عبادت کرنا شروع کیا مگر باوجود اس سب کے جوان کی محبت کے مارے پگھلی جاتی تھی اوسکے رنج سے سوکھتی جاتی تھی یہانتک کہ مرگئی جوان اوسکی قبر پر آیا کرتا تھا ایک بار خواب مین دیکھا کہ نہایت حسین صورت ہے اوس سے پوچھا کیا حال ہے کیسی گزری اوسنے یہ شعر پڑہا ؎

نعم المحبة یا حبی محبتنا	جا یقود الی خیر و احسان

یعنی اے میرے دوست ہماری محبت کیا اچھی محبت ہے کہ خیر و احسان کی طرف کھینچتی ہے اسکے بعد جوان نے پوچھا تو کدہر گئی اوسنے کہا ؎

الی نعیم وعیش لا زوال له	فی جنة الخلد ملک لیس بالفانی

یعنی مین ایسے عیش و آرام کیطرف گئی جسکو زوال نہین جنت الخلد مین ایسا ملک ہے جسکو فنا نہین جوان نے کہا تو وہان مجھے یاد کرنا مین تجھے یہان بھولتا نہین ہون اوسنے کہا واللہ مین تجھے نہین بھولتی ہون اپنے اور تیرے رب و مولی سے سوال کیا ہے تو اس بات پر اجتہاد و عبادت کے ساتھ میری مدد کرنا پھر پیٹھ پھیر کر چلی جوان نے کہا اب مین تجھے کب دیکھون گا اوسنے کہا تو عنقریب ہمارے پاس آنیوالا ہے اس خواب کے بعد سات رات زندہ رہا پھر مرگیا رحمہا اللہ تعالے ؛

حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے زنا کیا نہر مین نہانے کے لئے گھسا پانی نے آواز دی اے فلانے کیا تو نہین شرماتا کیا تونے اس گناہ سے توبہ نہین کی کیا تونے نہین کہا کہ اس گناہ کو پھر کرونگا وہ ڈرتا ہوا پانی سے نکل آیا اور یہ کہتا تھا کہ بقیۃ العمر اللہ تعالی کی نافرمانی کبھی نہین کرونگا پھر ایک پہاڑ پر گیا وہان بارہ آدمی اللہ عزوجل کی عبادت کر رہے تھے اونکے پاس ہا کیا یہانتک کہ اوس جگہ قحط ہوا وہ لوگ گھاس کی تلاش مین نیچے اترے اوس نہر پر اونکا گزر ہوا اس شخص نے کہا مین تمہارے ساتھ نہ جاؤنگا اونہون نے کہا کیون اسنے کہا اسلئے کہ اوس جگہ وہ شخص ہے جو میرے گناہ پر مطلع ہے مجھے اوس سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے دیکھے پھر اونہون نے اوسکو چھوڑ دیا اور خود چلے نہر نے اونکو پکارا کہ اے عابد و تمہارے ساتھی نے کیا کیا انہون نے کہا وہ کہتا ہے کہ یہان وہ شخص ہے جو اوسکے گناہ پر مطلع ہوا ہے اوسے حیا آتی ہے کہ وہ اوسکو دیکھے نہر نے کہا سبحان اللہ العظیم ایک تم مین کا اپنے لڑکے یا کسی قرابت والے پر خفا ہوتا ہے جب وہ توبہ کرتا ہے اور وہ کام کرنے لگتا ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے تو اوسکو چاہنے لگتا ہے تمہارا ہمراہی تو توبہ کر چکا اور جس بات کو مین دوست رکھتا ہون اوسکی طرف اوسنے رجوع کیا سو مین اوسکو دوست رکھتا ہون تم اوسکے پاس جاؤ اور اوس کو خبر کردو اور میرے کنارے پر اللہ تعالے کی عبادت کرو یہ گئے اوسکو خبر کی وہ انکے ساتھ آیا یہ سب ایک زمانے تک اللہ تعالے کی عبادت کرتے رہے پھر جس شخص نے زنا کیا تھا اوسکا انتقال ہوگیا نہر نے پکارا اے عابد و زاہد بندو اسکو میرے پانی سے نہلاؤ میرے کنارے پر دفن کرو یہانتک کہ قیامت کے دن میرے قریب سے اوٹھایا جاویگا اونہون نے ایسا ہی کیا اور کہا کہ آجکی رات اسکی قبر پر رہین صبح کو چلے جاوینگے پھر وہ رات کو وہین رہے جب سحر کا وقت ہوا تو انکو اونگھ آگئی صبح تک سوتے رہے جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ اللہ تعالے نے اوسکی قبر پر بارہ سرو کے درختون کو اوگا دیا پہلا سرو جو اللہ تعالے نے روے زمین پر اوگایا وہ یہی ہے انہون نے کہا کہ جو سرو کو اللہ تعالے نے اوگایا یہ اسلیے ہے کہ اللہ تعالے کو ہماری عبادت اسجگہ محبوب ہے پھر وہ اوسکی قبر کے پاس عبادت الہی کرتے رہے جب کوئی مرتا تو اوسکو اوسکے پاس دفن کردیتے تھے یہانتک کہ سب کے سب مرگئے کعب احبار فرماتے ہین کہ بنی اسرائیل اونکی قبرونکا حج کیا کرتے تھے ؛

حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دو آدمی بنی اسرائیل مین سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک تو مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھسا آدمی اللہ تعالے کے گھر مین جاوے پینے تو اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل مین کوئی گناہ ہوگیا اوسکو اوس گناہ کا رنج ہوا اندر سے باہر باہر سے اندر آنے جانے لگا اور یہہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھہ مین اپنے رب کو راضی کرون کونسی بات سے مین اپنے رب کو خوش کرون وہ اس ڈر کی وجہ سے صدیق لکھا گیا ؛

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین شام کے قافلے مین تھا بدو نکلے قافلے کو لوٹ لیا اوسکا سامان اپنے امیر پر پیش کرنے لگے ایک تہیلی نکلی اوسمین شکر اور بادام تھے سب بدوؤن نے اوسمین سے کہایا اونکے امیر نے نہ کہایا پینے کہا تو کیون نہین کہاتا اوسنے کہا مین روزہ دار ہون مین نے کہا تو رہزنی کرتا ہے لوگون کا مال لیتا ہے جان کو قتل کرتا ہے اور تو روزہ دار ہے اوسنے کہایا شیخ مین صلح کے لئے ایک جگہہ چھوڑتا ہون ایک زمانے کے بعد مینے اوسکو دیکہا کہ احرام باندہے ہوئے ہے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے عبادت نے اوسکو دبلا کر ڈالا یہانتک کہ پرانی مشک کی مثل ہوگیا مینے اوس سے کہا تو وہی آدمی ہے کہا ہان اوس روز نے میرے اور اللہ تعالے کے درمیان مین صلح کردی رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ گو آدمی کتنے ہی گناہون مین مبتلا ہو اور باوجود اسکے اوس سے کوئی نیک کام ہوتا ہو تو اللہ سبحانہ کے کرم وفضل سے بسبب برکت عمل نیک کے توبہ نصیب ہوجاتی ہے معاملہ درست ہوجاتا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے سے ڈرنا توبہ کا باعث ہوجاتا ہے گو ذرا سا ہی خوف کیون نہو آدمی یہہ خیال نکرے کہ ہم سے تو گناہ ہوتے ہین اب نیک کام کرنا کیا فائدہ دیگا یہہ شیطان کا دہوکا ہے نیک کام جو بنے کئے جائے اللہ سبحانہ اس برکت سے اعمال بد سے بچائیگا توفیق توبہ عنایت کریگا نیک کام برے کامون کو مٹا دینگے ان الحسنات یذھبن السیئات سے یہی مراد ہے اللھم وفقنا ؛

حکایت ایک جوان آدمی بعض وعاظ علماء سلف کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا جب وہ واعظ کو یاستار کہتے سنتا تو اسطرح ہل جاتا جیسے کہجور کا پتا ہلتا ہے کسی نے اوس سے اسکا سبب پوچہا اوسنے کہا مین عورتونکا لباس پہن کے نکلتا جسجگہ ولیمہ یا شادی ہوتی عورتونکا مجمع ہوتا مین وہان جایا کرتا تھا ایک دن کسی بادشاہ کی بیٹی کی شادی تھی مین ہی وہان گیا بادشاہ کی بیٹی کا ہار چوری گیا لوگ چلائے دروازہ بند کردو عورتون کا جہاڑا لو پہر اونہون نے ایک ایک عورت کا جہاڑا لیا یہانتک کہ سوا میرے اور ایک عورت کے اور کوئی باقی نرہا مینے اللہ عزوجل سے دعا کی اپنی نیت اور توبہ کو خالص کیا اور یہہ کہا کہ اگر اس فضیحت سے نجات پائی تو پہر ایسا کام کبھی نکرونگا لوگون نے وہ ہار اوس عورت کے پاس پایا جو باقی رہگئی تھی اونہون نے کہا دوسری عورت یعنی مجھکو چھوڑ دو پہر اونہون نے مجھے چھوڑ دیا اور میرا حال ستور رہا اوس دن سے جب مین ستار کا نام سنتا ہون تو مین اوس ستر کو یاد کرتا ہون جو اوسنے مجھپر کیا اور مین حرکت کرنے لگتا ہون جیسا کہ تم نے دیکھا اللھم یا ستار العیوب ویا غفار الذنوب ویا مقلب القلوب ویا کاشف الکروب استر عیوبنا واغفر ذنوبنا واصلح قلوبنا واکشف کروبنا وھمومنا وغمومنا وارزقنا حسن الخاتمۃ یا کریم برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

حکایت ابو عامر واعظ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے دیکہا کہ ایک لونڈی کم قیمت کو پکارے جاتی ہے مینے اوسکی طرف دیکہا تو اوسکا پیٹ پیٹھہ سے لگا ہوا تھا سر کے بال چپکے ہوئے تھے رنگ زرد ہوگیا تھا مینے اوسکے حال پر رحم کیا اوسکو خرید لیا مینے اوس سے کہا مین اور تو بازار چلین رمضان کی ضروری چیزین خرید لاوین اوسنے کہا حمد ہے اوس اللہ کے لئے جسنے سارے مہینون کو میرے واسطے ایک مہینا کیا اور میرے لئے کوئی شغل دنیا کا نرکہا وہ دن بھر روزہ رکہتی ساری رات نماز پڑہتی جب عید قریب آئی تو مینے کہا جب صبح ہو تو مین اور تو سویرے سے بازار کو چلین گے تاکہ عید کا سامان لے آوین اوسنے کہا اے میرے مولی تجھے کیا بڑا شغل ہے دنیا کے ساتھہ پردہ اندر چلی گئی نماز مین مشغول ہوئی ایک آیت کے بعد دوسری آیت پڑہتی رہی یہانتک کہ اس آیت تک پہونچی ویسقی من ماء صدید الخ اسکو بار بار پڑہتی رہی یہانتک کہ ایک چیخ ماری اوسی مین دنیا سے انتقال کیا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت بغداد مین ایک آدمی ایک عورت سے چمٹ گیا اوس سے متعرض ہوا عورت نے انکار کیا جو کوئی اوسکے چھوڑانیکو آتا تو چھری سے اوسکو چونکا لگاتا آدمی زبردست تہا لوگ اوسکے گرد کہڑے تہے اور عورت اوسکے قبضے مین چیختی چلاتی تہی اتنے مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ کا ادہر سے گزر ہوا یہہ اوسکے پاس گئے اور اپنے بازو کو اوسکے بازو سے رگڑ دیا وہ زمین پر گر پڑا عورت بہاگ گئی بشر چلے گئے لوگ اوس آدمی کے قریب گئے دیکہا تو بہت پسینا اوس سے ٹپک رہا تہا اونہون نے اوسکا حال پوچہا اوسنے کہا مین اور کچہہ نہین جانتا لیکن ایک شیخ نے میرا بازو رگڑدیا اور کہا کہ بیشک اللہ تعالے تیری طرف اور تیرے عمل کیطرف دیکہہ رہا ہے سو مین اوسکی بات سے بیہوش ہوگیا اور مجہے اوس سے سخت ہیبت ہوئی مجہے نہین معلوم یہہ کون آدمی تہا کسی نے کہا یہہ بشر بن حارث تہے کہا اے خرابی آج کے بعد وہ میری طرف کیونکر دیکہیگا اور اوسی دن سے اوسکو تپ آگئی سات دن مین مرگیا رحمہ اللہ تعالے ٭

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تہے اے علام الغیوب کاش مین جان لیتا کہ میرا نام تیرے نزدیک کیا ہے اے غفار الذنوب تو میرے ساتہہ کیا کرنے والا ہے اے مقلب القلوب کون سے عمل پر تو میرا خاتمہ کریگا پہر چند شعر پڑہتے مضمون اونکا یہہ ہے کاش مین جان لیتا کہ جو میرے چہپے کو جانتا ہے اوسکے نزدیک میرا ذکر کسطرح ہے اچہا ہے یا برا خیر کے ساتہہ ہے یا شر کے کاش مجہے معلوم ہوتا کہ حشر مین حاضر کیا جاؤنگا میرا حشر ہوگا اوسدن میرا کیا حال ہوگا میری موت کیون کر ہوگی یقین کے ساتہہ یا کفر کے کیا میری بات مانی جاویگی یا میرا شرح صدر ہوگا کاش مجہے علم ہوتا کہ مین کدہر جاؤن گا نعیم کیطرف یا آگ کیطرف تم میری مدح میرے وصف کو چہوڑ دو مین ہی خوب اپنی قدر کو جانتا ہون ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ تیہ بنی اسرائیل مین ایک آدمی کو دیکہا کہ عبادت نے اوسکو دبلا کر دیا تہا یہانتک کہ پرانی مشک کیطرح ہوگیا مین نے کہا کس چیز نے تجہے اس حالت کو پہونچایا اوس نے اس سوال سے متعجب ہوکر میری طرف دیکہا اور کہا کہ گناہونکے بوجہہ نا امید ہوگیا مین نے کہا خوف ملک جبار کی میانے بعض نے

اسی باب مین کہا ہے ؎

لما ذکرت عذاب النار عجنی	ذاک التذکر عن اہلی وولدانی	وصرت فی الفقر ارعی الوحش منفردا	لما تزانی علی وجدی واحزانی
وقد اقیل بلثلی بعد جرأتہ	فما عصی اللہ عبد مثل عصیانی	ناحوا علی وقالوا فی مجالسکم	ہذا المسیئ وہذا المجرم الجانی
	فما ارعویت ولا قصرت من کثب	ولا غسلت بماء الدمع اجفانی	

حکایت احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رابعہ کے احوال مختلف تہے یعنی انکی بی بی رابعہ شامیہ کے کہا کبہی تو اوسپر حب غالب ہوتی کبہی انس غلبہ کرتا کبہی خوف غالب ہوجاتا مینے اوسکو سنا کہ وہ حالت حب مین یہہ کہتے ؎

حبیب لیس یعدلہ حبیب	وما لسواہ فی قلبی نصیب	حبیب غاب عن بصری وشخصی	ولکن عن فؤادی ما یغیب

اور حالت انس مین یہہ کہتی ؎

وقد جعلتک فی الفؤاد محدثی	وابحت جسمی من اراد جلوسی	فالجسم منی للجلیس موانس	وحبیب قلبی فی الفؤاد انیسی

اور خوف کی حالت مین یہہ کہتی ؎

وزادی قلیل ما اراہ مبلغی	الزاد ابکی ام لطول مسافتی	اتحرقنی بالنار یا غایۃ المنی	فاین رجائی فیک این مخافتی

ایک بار رات بہر کہڑی رہی اسپر مینے اوس سے کہا کہ تیرے سوا مینے کسی کو نہین دیکہا کہ وہ رات بہر کہڑا رہتا ہو اوسنے کہا سبحان اللہ تجہسا آدمی ایسی بات کہے مین تو جب کہڑی ہوتی ہون کہ مجہے نیند آجاتی ہے ایک بار اوسکی نماز پڑہنے کا وقت تہا اور مین کہانیکو بیٹہا وہ مجہے وعظ و نصیحت کرنے لگی مینے کہا تو مجہے جہوٹا

کہ مین کہانا تو اچھی طرح سے کہالون اوسنے کہا مین اور تو اون لوگون مین سے نہین ہین کہ جنپر آخرت کے ذکر کے وقت کہانا منغص ہوجاوے اور مجہہ سے کہا کہ مین تیرے ساتہہ ایسی محبت نہین رکہتی جیسے بیبیان اپنے خاوندون سے رکہتی ہین ہین تو تجہے ایسا چاہتی ہون جیسے بہائی ایک دوسرے کو چاہتے ہین وہ جب ہانڈی پکاتی تو مجہہ سے کہتی یا سیدی اسکو کہا یہہ نہین پکی ہے مگر تسبیح کے ساتہہ ایک بار اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو جا نکاح کر پہر مینے تین نکاح کئے وہ مجہے گوشت کہلاتی اور رکہتی کہ تو اپنی قوت تیری بی بی کے پاس لیجا ایک بار یہہ کہا کہ مین بہت بار جنّون کو جاتے آتے دیکہتی ہون اور کئی بار مینے حورعین کو دیکہا رضی اللہ عنہا آمین یا رب العالمین رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین ظاہر واللہ اعلم یہہ ہے کہ یہہ دیکہنا بیداری مین تہا اسلئے کہ خواب مین دیکہنا تو غیر اولیا رکے لئے بہی ہوتا ہے **فائدہ** یہہ رابعہ ابن ابی اسحاق اسدی کی بی بی شامیہ ہین یہہ رابعہ عدویہ بصریہ نہین ہین جنکا ذکر اور حکایتون مین گزر چکا ہے بعض اہل علم یون فرماتے ہین کہ یہہ شامیہ رابعہ بیاسے ثمانیہ تحتانیہ ہین اور بعض انکو بیمار موحدہ بہی کہتے ہین رضی اللہ عنہا آمین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ بصرے مین ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی لوگ اوسے مشکی کہتے تہے اسلئے کہ اوس سے مشک کی خوشبو آتی تہی یہہ خوشبو اوسمین اسقدر تہی کہ جب وہ مسجد جامع مین آتا تو خوشبو کی تیزی سے لوگ پہچان لیتے تہے کہ وہ آیا اسیطرح جب وہ بازارون مین گزر کرتا تو لوگ جان لیتے تہے مین اوسکی ملاقات کو گیا رات اوسی کے پاس رہا مینے اوس سے کہا یا اخی ہمین تو خوشبو کی قیمت کے لئے بہت سے مال کی حاجت ہوتی ہوگی اوسنے کہا کہ مین نے تو کبہی خوشبو نہین خریدی نہ کبہی خوشبو ملی مین تجہہ سے اپنا قصہ بیان کرتا ہون شاید کہ میرے مرنے کے بعد جب تو مجہے یاد کرے تو تو مجہپر رحم کرے میری پیدائش بغداد مین ہوئی میرے والد مالدار تہے وہ میری تعلیم کیا کرتے تہے جسطرح لوگ اپنی اولاد کی تعلیم کرتے ہین مین نہایت خوبصورت حیادار تہا کسی نے میرے والد سے کہا کہ تم اگر اپنے بیٹے کو بازار مین بٹہادو تو اوسکو نشاط ہوگا اوسکی طبیعت خوش ہوگی وہ مجہے ایک بزاز کی دکان پر بٹہا گئے مین اوسکے پاس صبح شام بیٹہا کرتا تہا ایک دن اوسکے پاس ایک بڑہیا آئی بزاز سے قیمتی اسباب طلب کیا جو اوسنے طلب کیا وہ اوسنے نکالدیا بڑہیا نے کہا کہ تو میرے ساتہہ کسی آدمی کو کردے تاکہ جسکی ہمین حاجت ہوگی ہم اوسکو لیلوینگے اور اوسکی قیمت اوس آدمی کو دیدینگے باقی کو پہیر دینگے بزار نے مجہہ سے کہا کہ تو اپنا جی بہلا اور اس بڑہیا کے ساتہہ چلا جا مینے کہا بہتر مین اوسکے ساتہہ چلا یہانتک کہ وہ مجہے ایک بڑے محل کے اندر لیگئی اوسمین ایک قبہ تہا اوسکے دروازے پر نوکر چاکر دربان وغیرہ تہے جب وہ گہر کے صحن تک پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا مکان دیکہا اوسمین ایک قبہ تہا اوسپر ایک پردہ پڑا ہوا تہا اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو قبے کے اندر جا وہان بیٹہہ مین اندر گیا دیکہا تو ایک عورت تخت پر بیٹہی ہوئی تہی اور تخت پر منقش فرش بچہے ہوئے تہے اور یہہ سب کچہہ سنہری تہا اوس سے بڑہکر خوبصورت وعمدہ مینے کبہی نہین دیکہا اور وہ عورت ہر قسم کے زیور سے آراستہ تہی وہ تخت سے اوتری اوسنے اپنا ہاتہہ میرے سینہ پر مارا اور مجہے اپنی طرف کہینچا مینے اوس سے کہا اللہ اللہ کہنے لگی تجہپر کچہہ خوف نہین ہے جو تو چاہے وہ تیرے لئے میرے نزدیک ہے مینے کہا مجہے پاخانے کی حاجت ہے اوسنے لونڈیون کو آواز دی وہ جلدی سے حاضر ہوئین اور اوسنے کہا تم اپنے مالک کو بیت الخلا کیطرف لیجاؤ جب مین پاخانے کے اندر گیا تو مینے اوسمین اپنے لئے کوئی راہ نہ پائی کہ اوس سے نکل بہاگون مینے پاجامہ کہولکے اپنی مینگنی مین لگدا پہرا اوسکو اپنے مونہہ اور ہاتہون سے ملدیا اور دو آنکہون کو اولٹ لیا اتنے مین ایک لونڈی ہاتہہ مین پانی اور رومال لئے ہوئے اندر آئی مین نے دیوانے کیطرح اوسکے سامنے چیخ ماری وہ مجنون کہتی ہوئی بہاگ گئی پہر لونڈیان فرش لئے ہوئے آئین مجہے اوسمین لپیٹا پہر اوٹہاکے ایک باغ مین پہینک آئین جب مجہے یقین ہوا کہ وہ چلی گئین تو مین کہڑا ہوا اپنے کپڑونکو اور مونہہ کو اور سارے بدن کو دہویا پہر گہر کو چلا آیا یہ قصہ کسی سے بیان نہین کیا اوس رات کو مینے خواب مین دیکہا کہ ایک آدمی آیا اوسنے مجہہ سے کہا کہان ہین یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم تجہہ سے کیا تو مجہے پہچانتا ہی مینے کہا نہین کہا مین جبریل ہون پہر اونہون نے اپنا ہاتہہ میرے مونہہ اور بدن پر ملدیا اوسوقت سے میرے بدن مین مشک کی خوشبو ہوگئی میرے کپڑونمین مہکنے لگی سو یہہ خوشبو جبریل علیہ السلام کے ہاتہہ کی ہے

حکایت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالےٰ کو طریق محبت سے بدون خوف کے پہچانا تو وہ بسط وادلال مین بلا

ہوا اور جسنے طریق خوف سے بغیر محبت کے اوسکو پہچانا تو وہ بعد و استیحاش کے ساتھ اوس سے منقطع ہوا اور جسنے طریق محبت و خوف دونون سے اوسکو پہچانا تو اللہ نے اوسکو دوست رکھا اوسکی آؤ بھگت فرمائی اوسکو قرب دیا سمجھ عنایت فرمائی تمکین دی تعلیم کی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ تفضیل رضی اللہ عنہ کے قول کی صحت کے لئے وہ بات شہادت دیتی ہے جو کہ مشائخ کبار محبین عارفین سے مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ عزوجل سے ڈرتے لرزتے رہتے ہین رضی اللہ عنہم ؛

باب یازدہم بیان شرف اہل محبت کے اور اس امر کے بیان مین کہ اونکی لئے اللہ تعالے کے نزدیک نہایت بڑی درجے ہین

صحیحین مین بروایت انس رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا تو نے اوسکے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے اوسنے عرض کیا مینے اوسکے لئے کچھ بہت نماز روزہ صدقہ تیار نہین کر رکھا ہے لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس تو اوسکے ساتھ ہے جسکو تو دوست رکھتا ہے بخاری کی ایک روایت مین یہہ ہے کہ ہم نے کہا اور ہم ایسے ہی ہین آپنے فرمایا ہان انس کہتے ہین اوس دن ہم اس بات سے نہایت خوش ہوئے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ انس نے کہا کہ اسلام کے بعد ہم اس قول سے کہ فانت مع من احببت سے بڑھکر خوش کبھی نہین ہوئے انس کہتے ہین سو مین اللہ عزوجل اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہون اور ابوبکر اور عمر کو اور مین امید رکھتا ہون کہ مین اونکے ساتھ ہونگا اگرچہ مینے اونکے سے اعمال نہین کئے بعض عارفین نے کہا کہ محبین کو شرف کے لئے یہی معیت کافی ہے شروع کتاب مین یہہ بات گزر چکی کہ محبت واجبہ اللہ تعالے اوسکی طاعت کے امتثال اور اوسکی معصیت کے اجتناب کو مستلزم ہے اور ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اونکے اصحاب اور تابعین کی محبت ہے سو ان لوگون کی محبت صحیح انکے اصل عمل مین شریک ہونے کی مقتضی ہے گو انکی نہایت عمل کے پہونچنے سے عاجز ہو جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی لئے سائل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مینے اوسکے لئے کچھ بڑا نماز روزہ صدقہ تیار نہین کیا ہے سو یہہ بات اسپر دلالت کرتی ہے کہ اوس شخص نے ان چیزون سے وہی ادا کیا جو اوسپر واجب تھا اس سے زیادہ اور کچھ نہین کیا عبید بن عمیر نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ایک شخص نمازیون کو دوست رکھتا ہے اور وہ خود نہین پڑھتا مگر تھوڑی اور روزہ دارون کو دوست رکھتا ہے اور آپ تھوڑے ہی روزے رکھتا ہے اور ذکر کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور خود ذکر نہین کرتا مگر تھوڑا اور صدقہ دینے والون کو دوست رکھتا ہے اور آپ نہین دیتا مگر تھوڑا اور مجاہدین کو دوست رکھتا ہے اور خود نہین جہاد کرتا مگر تھوڑا اور وہ ان چیزون مین اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے آپنے فرمایا وہ قیامت کے دن اونکے ساتھ ہوگا جنکو وہ دوست رکھتا تھا ابو سالم جوشانی نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پر نور مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مین سخی آدمی کو دیکھتا ہون اور مین جود کو دوست رکھتا ہون اور مجھہ مین بخل ہے اور مین اچھی خلق والے کو دیکھتا ہون اور حسن خلق کو دوست رکھتا ہون اور میرا خلق اچھا نہین ہے اور مین بہادر آدمی کو دیکھتا ہون اور بہادری سے محبت رکھتا ہون اور مجھہ مین جبن ہے آپنے ارشاد فرمایا تو اونہین کے ساتھ ہے جنکو تو چاہتا ہے حسن بن آدم رحمہ اللہ نے کہا تو ڈھونڈھ نہ کہا یعنی اوس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا تھا اسلئے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے وہ اونکے آثار کی پیروی کرتا ہے تو ابرار سے ہرگز نہ ملیگا یہانتک کہ اونکے آثار کی پیروی کرے اونکی چال اختیار کرے اونکے طریقے کا اقتدا کرے اور تو صبح و شام کرے اس حال مین کہ تو اونکے طریقے پر ہو تجھے حرص ہو اس بات کی کہ تو اونمین سے ہو جاوے پھر اونکی راہ چلے اونکا طریقہ اختیار کرے گو عمل مین قاصر ہو اسلئے کہ اصل امر یہی ہے کہ تو استقامت پر ہو تو نہین دیکھتا کہ یہود و نصاریٰ اور اہل اہوا فرقہ اپنے نبیون سے محبت رکھتے ہین اور وہ اونکے ساتھ نہین ہین اسلئے کہ انہون نے

قول وعمل مین اونکی مخالفت کی اونکی چال نہ چلے اور رستہ اختیار کیا سوا اونکا مورد نار ہیا نعوذ باللہ من ذلک سند بزار مین ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مین ایسے لوگونکو پہچانتا ہون کہ نہ نبی ہین نہ شہید انبیا اور شہدا قیامت کے دن اون سے رشک کرینگے بسبب اونکے درجے کے نزدیک اللہ کے دوست رکھتے ہین وہ اللہ کو اور محبوب کرتے ہین اوسکو طرف اوسکی خلق کے حکم کرتے ہین اونکو اللہ کی طاعت کا جب وہ اللہ کی طاعت کرتے ہین تو اللہ اونکو دوست رکھتا ہے ابراہیم بن جنید رحمہا اللہ نے مثل اسکے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہین عثمان بن مظعون جب قبر مین رکھے گئے تو اونکی عورت نے کہا اے ابوالسائب تجھے جنت مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کہان سے اسکا علم ہوا اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو کھڑا رہتا تھا آپنے فرمایا تجھے کافی تھا اگر تو کہتی کہ وہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا تھا عقبہ غلام رحمہ اللہ کہتے ہین جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے وہ اوسکو چاہتا ہے اور جو اللہ کو چاہتا ہے وہ اوس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور جو اللہ کی طاعت کرتا ہے اللہ اوسکی آؤ بھگت فرماتا ہے اور اللہ جسکا اکرام فرماتا ہے اوسکو اپنے پڑوس مین بساتا ہے اور جسکو اپنے پڑوس مین بساتا ہے فطوبا لہ وحسن مآب لہ یعنی جو شخص اللہ تعالے کے جوار مین بسایا جاوے اوسکی لئے خوشوقتی ہے ہمیشہ کہتے رہے یہانتک کہ بیہوش ہوکر گر پڑے فرقد سبخی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بعض کتب مین پڑہا کہ اللہ کے لئے دوستی رکھنے والا امیر ہے اور امیرون پر امارت دیا گیا ہے یعنی امیر الامرا اوسکا گروہ قیامت کے دن سب گروہون سے اول ہوگا اور اوسکی مجلس اوس جگہ سب مجلسون سے زیادہ قریب ہوگی ان دونون قولون کو ابراہیم بن جنید رحمہا اللہ نے روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے باسناد خود عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارمیا علیہ السلام نے کہا اے رب تجھے اپنے بندون سے کون زیادہ محبوب ہین فرمایا وہ لوگ جو اونمین سے میرا ذکر محبت کرتے ہین وہ لوگ کہ میری یاد کے ساتھ مخلوق کی یاد سے مشغول ہین وہ لوگ جنکو بندون کے وسوسے عارض نہین ہوتے اور اپنے جیون مین باقی رہنے کی بات نہین کرتے وہ لوگ کہ جب دنیا کا عیش اونکے سامنے آتا ہے تو اوسکو کم جانتے ہین اور جب اون سے کینچ لیا جاتا ہے تو اس سے خوش ہوتے ہین سو یہ وہی لوگ ہین جنکے لئے مینے اپنی محبت مباح کردی اور جو اونہون نے اپنے دلی مین انتہا سمجھا اوس سے زیادہ مینے اونکو دیا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین حدیث کی ہمکو رباح نے انکو عبداللہ بن سلیمان نے انکو موسی بن ابی الصباح نے اس آیت کی تفسیر مین ان اللہ لذو فضل علی الناس موسی نے کہا جب دن قیامت کا ہوگا تو اولیا اللہ حاضر کئے جاوینگے اور تین صنف ہوکر اللہ عزوجل کے روبرو کھڑے ہونگے پہر ایک شخص پہلی صنف سے حاضر کیا جاویگا اللہ تعالے فرماویگا میرے بندے تونے کسلئے عمل کیا وہ عرض کریگا یارب تونے جنت کو پیدا کیا اور اوسکے درختون کو اور پہلون کو اور نہرون کو اور حورونکو اور اوسکے عیش و آرام کو اور جو تونے اپنے اہل طاعت کے لئے اوس سے تیار کیا ہے سو مین رات کو بیدار رہا اور دنکو پیاسا رہا اوسکے شوق مین اللہ تعالے فرماویگا میرے بندے تونے جنت ہی کے لئے عمل کیا یہ جنت ہے سو تو اوسمین داخل ہو اور یہ تجھپر میرے فضل سے ہے کہ مین تجھکو دوزخ سے آزاد کرتا ہون پہر یہ شخص مع اپنے ساتھیون کے جنت مین داخل ہوگا پہر دوسری صنف سے ایک شخص حاضر کیا جاویگا ارشاد ہوگا میرے بندے تونے کسلئے عمل کیا وہ عرض کریگا یارب تونے دوزخ کو پیدا کیا اور اوسکی زنجیرون کو اور طوقون کو اور دہکتی آگ کو اور گرم پانی کو اور جو تونے اپنے دشمنون اور اہل معصیت کے لئے تیار کیا ہے سو مین رات کو جاگا اور دن کو پیاسا رہا اوسکے ڈر سے اللہ تعالے فرماویگا میرے بندے تونے دوزخ ہی کے ڈر سے عمل کیا سو مینے تجھے آگ سے آزاد کیا اور یہ تجھپر میرے فضل سے ہے کہ مین تجھے اپنی جنت مین داخل کرتا ہون پہر وہ اور جو اوسکے ساتھ ہونگے جنت مین داخل ہونگے پہر تیسری صنف سے ایک آدمی حاضر کیا جاویگا فرماویگا میرے بندے تونے کسلئے عمل کیا وہ عرض کریگا اے رب تیری عزت کے لئے اور تیرے شوق کے واسطے قسم ہے تیری عزت کی بیشک مین رات کو جاگا اور دن کو پیاسا رہا تیرے شوق مین اور تیری حب کے لئے اللہ تبارک وتعالے فرماویگا میرے بندے تونے میری ہی حب کے لئے اور میرے ہی شوق مین عمل کیا پہر

رب تبارک وتعالی اوسکے لیے تجلی فرماویگا اور ارشاد کریگا خبردار مین یہ ہون دیکھ میری طرف پھر فرماویگا یہ تجھپر میرے فضل سے ہے کہ مین تجھے آگ سے آزاد کرتا ہون اور اپنی جنت کو تیرے لیے مباح کرتا ہون اور اپنے فرشتون کی تجھے زیارت کراتا ہون اور مین خود تجھپر سلام کرتا ہون پھر وہ اوسکے ساتھی جنت مین داخل ہونگے اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع مین اسحٰق بن نوح بن عبداللہ شامی کے طریق سے روایت کیا ہے اسحٰق نے نوح سے نوح نے عبداللہ سے روایت کیا عبداللہ کہتے ہین عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا آخر زمانے مین ایسی قومین ہونگی کہ اونکے نفس دنیا کی لذتون اور اوسکی خواہشون سے خالی ہونگے لگتا ہے کہ قیامت کے دن اونکے نور انبیا کے نور کے ساتھ لاحق ہوجاوین جب اوس موقف کے لوگ اور گروہ عظیم اونکے نور کیطرف دیکھین گے تو قریب ہے کہ اونکی بینائیان بسبب اوس نور کے جو اونکے چہرون پر ہوگا جاتے رہین کسی نے کہا یہ لوگ اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچے عبداللہ بن سلام نے فرمایا اسلیے کہ انہون نے اللہ کی محبت کے لئے اور اوسکے اتباع مسرت کیواسطے اپنی جانون کو بھوکا رکھا تاکہ اللہ قیامت کے دن بھوک سے اونکو بچادے جو کہ بڑی بھوک کا دن ہے اور انہون نے اپنی جانون کو پیاسا رکھا تاکہ بڑی پیاس کے دن اوسکے فضل سے سیراب کی حلاوت کو پہونچین اور اپنی آنکھون کو بہایا اس امید سے کہ قیامت کے اندھیرے مین کل کو اونکے لئے روشنی عنایت فرماوے اور اپنے بدنون کو کھانا پینا چھوڑنے سے پاک کیا اوسکے دیدار کے شوق مین یہ لوگ امن والے ہین اوسدن مین کہ جی قیوم کے لیے مونہہ ذلیل ہونگے اسحٰق بن نوح کے طریق سے روایت کیا گیا ہے یہ سکا سکے ایک آدمی سے روایت کرتے ہین وہ عبداللہ بن ضمرہ سے وہ کعب رضی اللہ عنہ سے کعب نے کہا مجھے بیشک ایک قوم کی صفت معلوم ہے جو بمنزلہ رہبانیت کے اس امت مین ہوگی دل اونکے نورین اور مونہہ اونکے نورین اونکی زبانین نور حکمت کے ساتھ بولتے ہین فرشتے اونکے اجتماع اور اونکے اتصال سے جو اللہ عزوجل کی محبت کے ساتھ ہے تعجب کرتے ہین احمد بن منیع سے مروی ہے انہون نے کہا مجھے بشر بن حارث کو اپنے خواب مین دیکھا مینے اون سے پوچھا معروف کرخی کا کیا حال ہے اونہون نے اپنا سر ہلایا پھر کہا بیہات ہمارے اور اونکے درمیان مین تو پردے حائل ہوگئے بیشک معروف نے اللہ کو نہین پوجا اوسکی جنت کے شوق سے اور نہ اوسکی آگ سے ڈرسے اوسنے تو خاص اوسکے شوق ہی سے اوسکی عبادت کی سو اللہ نے اوسکو رفیع اعلی کیطرف اوٹھالیا حافظ ابونعیم کہتے ہین مجھے محلبی سے حدیث کیگئی کہ ایک انصاری نے کہا مینے معروف کرخی کو خواب مین دیکھا کہ گویا وہ عرش کے نیچے ہین اور اللہ تعالے فرماتا ہے اے میرے فرشتو یہ کون ہے فرشتے عرض کرتے ہین تو خوب جانتا ہے یہ معروف کرخی ہے تیری محبت کے نشے مین چور ہے وہ ہوش مین نہین آتا مگر تیری ملاقات سے اس باب مین ایک حدیث مرفوع طویل حسن المتن ہے مگر وہ صحیح نہین ہے اسلیے اوسکا ذکر نہین کیا گیا ابراہیم بن ادہم کہتے ہین مینے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے دوزخیون کا بڑا ہوکاش وہ رحمن کی زیارت کرنیوالون کیطرف دیکھتے کہ وہ نجانب پروردگار کے گئے ہین وہ اونکو اللہ تعالے کیطرف لے جاتے ہین اور جمع کئے گئے ہین اس حال مین کہ وہ مہمان ہین اونکے لیے منبر کھڑے کئے گئے کرسیان رکھی گئی ہین اور جلیل جل جلالہ اپنی وجہ کریم سے اونپر متوجہ ہے تاکہ اونکو خوش کرے اور وہ اون سے فرماتا ہے میرے بندو میری طرف آؤ میرے خلق اولیا میری طرف آؤ میرے مشتاق احباب میری طرف آؤ میرے خزون اصفیا میری طرف آؤ لو مین یہ ہون مجھے پہچان لو جو تم مین سے مشتاق تھا یا محب یا خوشامد کرنیوالا اوسے چاہئے کہ یہ وقت کریم کیطرف دیکھنے کے ساتھ تمتع حاصل کرے مجھے قسم ہے اپنی عزت اور اپنے جلال کی مین ضرور تمکو اپنے جوار کے ساتھ خوش کرونگا اور بیشک اپنی مزید کے ساتھ تمہین سرور بخشون گا اور ہر آئینہ اپنی کرامت بالاخانون سے تمکو عنایت کرونگا کہ تو جانکو اور تختون پر تکیے لگاؤگے پھر تم بادشاہ ہوجاؤگے ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ دار مقامہ مین رہوگے وہان سے نہ جاؤگے اور امن مین ہوگے پھر نہ ڈروگے اور تندرست رہوگے پھر بیمار نہوگے فراغ عیش مین آرام وچین کروگے تمکو موت نہ آئیگی بڑی آنکھ والی خوبصورت حورون سے معانقہ کروگے پھر تم ملول نہوگے کھاؤ پیو رچتا پچتا بسبب اوسکے جو تم عمل کرتے تھے اور خوب عیش آرام کرو اوسکے بدلے مین کہ تمنے بدنون کو دبلا کردیا اور جسمون کو ضعیف کردیا روزے رکھتے رہے رات کو بیدار رہے اور لوگ سوتے تھے ابراہیم کہتے ہین

کہ یہہ بہی اونکو کہتے سُنا کہ اوسکی جنت نہین ملتی مگر اوسکی طاعت سے اور اوسکی ولایت نصیب نہین ہوتی مگر اوسکی محبت سے اور اوسکی رضا حاصل نہین ہوتی مگر اوسکی معصیت چہوڑنے سے قسم ہے اللہ کی مقرر مغفرت اوابین کے لئے تیار رکہی ہے اور رحمت توابین کے واسطے اور جنت ڈرنے والون کے لئے اور اپنا دیدار مشتاقون کے لئے اور حور فرمان بردارون کے واسطے مہیا رکہی ہے ؛

باب دوازدہم اہل محبت کے کلام اور اونکی تحقیق کے بیان مین جس سے اونکی چال چلنے پر دل قوی ہوجاتے ہین

علی بن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر الودود مین روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ودود کے معنی حبیب ہین اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین تخریج کیا ہے ابو جعفر رازی ربیع بن انس سے یہہ ابی العالیہ یا اور کسی سے یہہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قصہ طویل معراج ذکر سدرۃ المنتہیٰ مین روایت کرتے ہین کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ڈہانکا اوسکو یعنی سدرۃ المنتہیٰ کو نور خالق نے اور ڈہانکا اوسکو فرشتون نے اللہ جل ثناوہ کی حب سے مثل کوؤن کے جبکہ درخت پر گرتے ہین جوز جانی کہتے ہین ہمکو ابو صالح نے حدیث کی کہ معویہ نے اونکو یزید بن میسرہ سے حدیث کی یزید نے ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ کہتی تہین جب اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو زمین کیطرف اوتارا تو اونسے فرمایا اے آدم تو مجھے دوست رکہہ اور مجھے میری خلق کیطرف محبوب کر اور تجھسے نہ ہوسکیگا مگر میرے ساتہہ لیکن جب مین تجھے اس امر پر حریص دیکہونگا تو اوسپر تیری اعانت کرونگا پہر جب تو یہہ کرے تو اوسکے ساتہہ لذت لے اور آنکہہ کی ٹہنڈک اور اطمینان حاصل کر خلید عصری نے کہا اے میرے بہائیو تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اپنے حبیب کی ملاقات دوست نہین رکہتا خبردار ہو اپنے رب کو دوست رکہو اور اوسکی طرف چلو چلنا تعظیم کا اسکو امام احمد رحمہ اللہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے ایک روایت ابو نعیم مین یہہ ہے کہ دوست رکہو اللہ کو اور چلو اوسکی طرف اچہا چلنا یعنی نہ چرمہانے والا نہ جہکانے والا ابن ابی حاتم نے ابن لہیعہ کے طریق سے روایت کیا یہہ کہتے ہین عبد الحمید بن عبد اللہ بن ابراہیم قرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے مرنے کا وقت آیا تو اونہون نے اپنے بیٹے عبد اللہ سے فرمایا کہ مین تجھے وصیت کرنیوالا ہون اللہ کی حب اور اوسکی طاعت کی حب کے ساتہہ اور اللہ سے ڈرنے اور اوسکی معصیت کے ڈرنے کے ساتہہ اور بیشک جب تو ایسا ہوجاویگا تو تو موت کو برا نہ جانے گا جسوقت کہ وہ آویگی احمد بن ابی الحواری نے کہا حدیث کی مجھے ابو صالح خراسانی نے اونہون نے کہا حدیث کی مجھے اسحق بن نجیح نے اسمعیل کندی سے اونہون نے کہا ایک آدمی بصرے سے طاؤس کے پاس آیا تاکہ اونسے سنے اوس نے طاؤس کو بیمار پایا وہ اونکے سر کے پاس بیٹہہ کے رونے لگا طاؤس نے کہا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا مین نہین روتا کسی قرابت کیوجہ سے کہ میرے اور تمہارے درمیان مین ہو اور نہ دنیا کے سبب سے کہ مین تم سے اوسکا طالب ہون لیکن روتا ہون اوس علم پر جسکو تم سے طلب کرنے کے لئے آیا ہون کہ وہ تمہہ سے فوت ہوجاویگا طاؤس نے کہا مین تجھے تین باتون کی وصیت کرتا ہون اگر تو اونکو یاد کریگا تو تجھے اولین و آخرین کا علم اور ماکان اور مایکون کا علم معلوم ہوجاویگا اللہ سے ڈر یہانتک کہ کوئی چیز اوس سے بڑہکر خوفناک تیرے نزدیک نہو اور امید رکہہ اللہ سے یہانتک کہ کوئی چیز اوس سے ارجی تیرے نزدیک نہو اور دوست رکہہ اللہ کو یہانتک کہ کوئی چیز اوس سے زیادہ تجھے محبوب نہو جب تو یہہ کریگا تو تجھے علم اولین و آخرین اور علم ماکان و مایکون کا معلوم ہوجاویگا اوس آدمی نے کہا جب تک زندہ رہونگا تیرے بعد کسی سے کوئی چیز نہ پوچہونگا ابراہیم بن اشعث کہتے ہین مین نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تہے کہ تین آدمیون پر عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ہوا انکے جسم دبلے ہوگئے رنگ متغیر ہوگئے تہے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کس چیز نے تمہین اس حالت کو پہونچایا جو مین دیکہہ رہا ہون اونہون نے کہا آگ کے ڈر نے فرمایا تم مخلوق سے ڈرے اللہ پر حق ہے کہ ڈر نیوالیکو امن دے پہر اور تین آدمیون پر گزرے تو اونکا اور زیادہ رنگ متغیر اور بدن دبلا تہا فرمایا کس چیز نے تمہارا یہہ حال کیا جو مین دیکہتا ہون اونہون نے کہا جنت کے شوق نے فرمایا تم مخلوق کے مشتاق ہوئے اللہ پر حق ہے کہ جو تمنے امید کی ہے

وہ تمہین دیگا پہر اور تین آدمیون پر گزر ہوا وہ اور بہی زیادہ دبلے تہے اور رنگ نہایت متغیر تہا اونکے چہرون پر نور کے آثار تہے فرمایا کس چیز نے تمہاری یہہ حالت کی جو مین دیکہتا ہون اونہون نے کہا اللہ کی جنہے فرمایا تم مقربون ہو تم مقربون ہو تم مقربون ہو ابراہیم بن جنید رحمہا اللہ نے بسند خود کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ جیسا ابراہیم علیہ السلام نے مجہے دوست رکہا ایسا کسی نے مجہے دوست نہین رکہا ابوحازم قیساری سے روایت ہے کہ انجیل مین لکہا ہوا ہے اے عیسیٰ سچ ہے اور مین سچ ہی کہتا ہون بیشک مین اپنے بندے کو زیادہ محبوب ہون اوسکے نفس سے جو درمیان اوسکے دونون پہلو کے ہے ابن عیینہ ایک آدمی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر یمانی سے روایت کرتا ہے کہ یحییٰ نے کہا ہمنے خوب فکر کی اللہ عزوجل کی حب اور اوسکی طلب رضاۃ سے کوئی چیز افضل نہین پائی کہ لذت لینے والے اوس سے لذت لین حکیم بن حزام طواف کرتے تہے اور کہتے جاتے تہے لا الہ الا اللہ نعم الرب ونعم الالہ احمد واخشاہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے اچہا رب ہے اور اچہا معبود ہین اوسے چاہتا ہون اور اوس سے ڈرتا ہون اسکو سعید بن عامر نے محمد بن لیث کے بعض اصحاب سے روایت کیا بکر مزنی رحمہ اللہ کہتے ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچہہ روزے نماز سے فائق نہین ہوئے لیکن ایک چیز کے سبب سے کہ وہ اونکے دلمین جمی ہوئی تہی ابراہیم نے کہا مجہے ابن علیہ سے یہہ بات پہونچی کہ اونہون نے اس حدیث کے بعد کہا کہ جو چیز اونکے دلمین تہی وہ اللہ عزوجل کی حب اور اوسکی خلق کی خیرخواہی تہی ابن ابی الدنیا نے کہا حدیث کی مجہے ہارون بن سفیان نے اونکو عبداللہ ابن صالح نے یہہ کہتے ہین مجہے خبر دی بعض اہل بصرہ نے کہ جب سوار بصرے مین قاضی ہوئے تو اونکو اونکے ایک بہائی نے خط لکہا وہ اونکے ساتہہ طالب علم کیا کرتا تہا آپ کسی سرحد مین رہتا تہا مضمون خط یہہ ہے اما بعد مین تجہے اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہون جسنے تقوی کو دنیا کی ہر چیز فوت ہونے والی سے عوض ٹہیرایا اور دنیا کی کسی چیز کو تقوی کا بدل نہین کیا اسلیے کہ تقوی ہر عاقل بصیرت والے کا عقدہ ہے وہ اوسی کیطرف آرام لیتا ہے اور اوسی کے ساتہہ دوڑتا ہے اس دنیا کے عاجل اور آخرت کے آجل مین کوئی شخص فتحیاب نہوا اوس چیز کے ساتہہ جسکے ساتہہ اولیاء اللہ فعتمند ہوئے جنہون نے حب الٰہی کا پیالہ پیا سو اونمین اونکی آنکہون کی ٹنڈک ہوئی اور یہہ اسلیے کہ اونہون نے اپنے نفس سے جسم ادب مین کام لیا اور مثل ریاضت اصحاب صادقین کے اوسکی ریاضت کی فضول شہوات سے اوسکو طلاق دیا قوت بیچین کرنیوالا اوسکے لئے لازم کیا بہوک پیاس کو تہوڑی مدت کے لئے اوسکا شعار کیا یہانتک کہ زمان بردار ہوگیا اور مان گیا دنیا کی فانی فضول چیزون اونکے لئے بے رغبت ہوگیا پہر جب دنیا کی محبت اونکے دلون سے کوچ کرگئی اور خواہشین اوس سے دور ہوگئین آرزوئین منقطع ہوگئین اور آخرت انکی نصب العین ہوگئی اور منتہاے امید اونکا یہی آخرت ٹہیری تو اللہ تعالے نے اونکے دلون مین حکمت کا نور پیدا کردیا عصمت کے ہار اونکے گلون مین ڈالدئے اور اونکو معالم دین کیطرف بلانے والا ٹہیرا دیا وہ اوسکی پریشانی کو جمع کرتے ہین اوسکے زخمون کو درست کرتے ہین نہین ٹہیرے مگر تہوڑا یہانتک کہ آیا اونکو سچا وعدہ اللہ کیطرف سے جسکے ساتہہ اوسکے جاننے والے اوسکے لئے عمل کرنیوالے خاص ہین نہ اور لوگ انکے سوا سو جب تجہے خوش لگے کہ تو ابرار اتقیا کی صفت سنے تو ان لوگون کی صفت سن اور اونکی پاک عادتون کی پیروی کر اور بچیو لے سوار بنیات طریق سے یعنی گلی کوچون مین نہ چلنا شاہراہ اختیار کرنا والسلام ابونعیم نے باسناد خود ربیع بن برہ سے انہون نے حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر یا ایتہا النفس المطمئنۃ مین روایت کیا حسن نے کہا یہ نفس مومنہ ہے کہ وہ اللہ کیطرف مطمئن ہوا اور اللہ اوسکی طرف مطمئن ہوا اور اوسنے اللہ کی ملاقات کو دوست رکہا اور اللہ نے اوسکی ملاقات کو دوست رکہا وہ اسسے راضی ہوا اللہ اوس سے راضی ہوا سو اوسکی روح قبض کرنے کا حکم دیا پہر اوسکی مغفرت کی اور جنت مین داخل کیا اور اوسکو اپنے نیک بندون سے ٹہیرایا ابن ابی الدنیا نے باسناد خود مسمع بن عاصم سے انہون نے نعیم بن حبیب سعدی سے روایت کیا انہون نے کہا کہ نیک لوگون کی نیتین جنت رحمن کے ساتہہ متصل ہین اور اونکے دل نور ابصار کے ساتہہ دیکہتے ہین موضع عودت کیطرف آخرت سے مسمع بن عاصم کہتے ہین بیٹے بحرین کے ایک عابد کو آدہی رات کے وقت

یہ کہتے سُنا کہ اے میری آنکھ کی ٹھنڈک اور میرے دل کے سرور کس چیز نے تیری آنکھ سے مجھے گرا دیا یا مانع العظیم پھر چیخا یا رویا پھر چلایا خوشی ہوا ون دلون کو جنکو تیری خشیت نے بھر دیا اور اونپر تیری محبت غالب ہوگئی سو تیری محبت سوائے تیری مناجات کے ہر لذت سے اونکو روکتی ہے اور کشش و کوشش تیری خدمت مین اور تیری خشیت تیری خفگی کے ڈر سے ہر معصیت کی راہ کو قطع کرتی ہے پھر رویا اور کہا اے میرے بھائیو آخرت کی خیر فوت ہونے پر رووا سلئے کہ نہ پھر آنا ہے نہ کوئی حیلہ اور ابن ابی الدنیا نے باسناد خود ایوب بن حوط سے انہون نے قتادہ سے روایت کیا کہ حفرۂ عتیب مین ایک شیخ تھا اوسکو سوار بن محمد لیتے تھے یہ شخص خوف کی زیادتی کے سبب سے قرآن نہین سن سکتا تھا یہ کہا کرتے تھے کہ سید اعمال تقوی ہے پھر خوف کرنا پھر شکر پھر اسکے بعد رضا پھر اسکے بعد تعظیم پھر تعظیم کے بعد حب و اجلال اللہ کے لئے اس قول کے معنی یہہ ہین کہ حب کا مستحب درجہ جسکا ذکر اول کتاب مین گزرا وہ شکر رضا تعظیم بذل کے درجے سے متاخر ہے رہا حب کا واجب درجہ سو وہ تقوی مین داخل ہے جیسا کہ اوسکا بیان پہلے ہو چکا اسلئے سلف رحمہم اللہ خوف کے درجے کو شوق پر مقدم کرتے ہین جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے باسناد خود واقد عابد مولی ام بنین سے روایت کیا ہے یہہ کہتے ہین مجھہ سے ایک عابد نے کہا کہ مینے خوف سے بڑھکر کوئی چیز نہین دیکھی کہ دلونکو جلا دیوے یعنی اونکو صاف پاک روشن کر دیوے مینے کہا پھر شوق اوسنے کہا کبھی شوق ہوتا ہے اور رین کا رنگ ہی لگا ہوتا ہے کہا رین یعنی شام ہے اور ایسا ہی حال علمار ربانیین کا تھا جیسے حسن سفیان احمد وغیرہم رضی اللہ عنہم انپر خوف اور اوسکے لوازم ظاہر تھے اور اسی مین بہت گفتگو کرتے تھے محبت مین بقلت کلام کرتے تھے اور اوسکے آثار بھی اونپر کم ظاہر ہوتے تھے یہانتک کہ طوائف عبادنے اون لوگون سے ڈرایا ہے جو کہ بدون خوف کے شوق و محبت کا بہت کچھہ دعوی کرتے ہین اسلئے کہ ان لوگون سے شطح و دعاوی بلکہ اباحت و حلول وغیرہ مفاسد ظاہر ہوئے واللہ سبحانہ اعلم اسلئے ابو عبداللہ بن جلا جو کبار عارفین سے تھے جب کوئی انسے محبت کا سوال کرتا تو کہتے کہ مجھہ سے اور محبت مین کلام کرنے سے کیا علاقہ مین تو یہی چاہتا ہون کہ توبہ سیکھون کہتے ہین پہلے پہل جسنے محبت و شوق مین کلام ظاہر کیا اور ہمت اور صفار ذکر کو جمع کیا اور مجمع عام مین اسکا وعظ کہا وہ ابو حمزہ صوفی ہین یہہ اعیان عرفا سے تھے امام احمد رحمہ اللہ سے بہت ملاقات کرتے تھے امام احمد انسے سوال کرتے اور کہتے اے صوفی تو کیا کہتا ہے اور عباد بصرہ بعد طبقہ حسن اور انکے اصحاب کے جیسے عبدالواحد بن زید اور انکے اصحاب جیسے عتبہ وضیغم وغیرہما ان لوگون سے بھی باوجود شدت خوف کے محبت کا ظہور بہت ہوا اور ایسے ہی رابعہ فضیل داؤد طائی وغیرہم سے ابراہیم بن جنید رحمہا اللہ نے کہا مجھے عبدالرحیم بن یحیی رملی نے حدیث کی انکو عثمان بن عمارہ نے انہون نے کہا عتبہ نے کہا جس شخص کے دل مین اللہ کی حب جم جاتی ہے اوسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی عبدالرحیم کہتے ہین یعنی جسکے دل مین اللہ کی حب جمجاتی ہے وہ اوسکو شغول کر دیتی ہے یہانتک کہ وہ گرمی کو سردی سے نہین پہچانتا اور نہ میٹھے کو کھٹے سے اور نہ گرم کو سرد سے عبدالواحد بن زید کہتے ہین کہ عتبہ جمعے کے دن مسجد مین آتے اور لوگ سایے کی جگہہ لیلیتے تو یہ کنکرون پر کپڑے ہوتے اور بہت لنبا سجدہ کرتے عبدالواحد کہتے ہین مین نہین گمان کرتا کہ اونکو گرمی معلوم ہوتی ہو عتبہ نے کسی کہنے والے کو یہہ کہتے سنا کہ پاک ہے آسمان کا جبار بیشک محب مشقت مین ہے عتبہ نے کہا قسم ہے اللہ کی تو نے سچ کہا پھر بیہوش ہوگئے ضیغم نے ایک دن اپنے بیان سے کہا قسم ہے اللہ کی اللہ کی حب نے اوسکے غیر کی حب کے اشتغال سے مجھے روک دیا پھر غش کھا کر گر پڑی کلاب بن جزی عابد رحمہ اللہ سجدے مین کہتے تھے قسم ہے تیری عزت کی مقرر میرے دل مین تیری محبت سے ایسی چیز مختلط ہوگئی کہ جو مین اپنے جی مین اوسکو پاتا ہون میری زبان اوسکے بیان سے عاجز ہے شعوانہ عابدہ رحمہا اللہ اور اونکے خاوند کے مین آئے یہہ دونون طواف کیا کرتے نماز پڑھا کرتے تھے جب تھک جاتے تو انکے خاوند بیٹھہ جاتے اور یہہ اونکے پیچھے بیٹھہ جاتین وہ بیٹھے ہوئے یہہ کہتے کہ مین تیری محبت سے پیاسا ہون یعنی سیراب نہین ہوا اور یہہ زبان فارسی مین کہتین اے میرے سید کیا ہر بہاری کی دوا پہاڑون مین اوگی اور محبین کی دوا دنین نہین اوگی تبصرے مین ایک عابد کے پاس لوگ آئے اور وہ حالت نزع مین تھے اور یہہ کہتے تھے کہ مین اپنے رب کی حب سے پیاسا ہون سیراب نہین ہوا اور بھوکا ہون اپنے رب کی حب سے سیر نہین ہوا معافی بن عمران رحمہ اللہ

کہتے ہین کہ مینے فتح موصلی سے کسی چیز مین کلام کیا اونہون نے کہا اللہ کی محبت نے اوسکے اولیا کے دلونمین محبت غیر اللہ کے لیے کوئی جگہ نہین چھوڑی ابو معمر رحمہ اللہ نے کہا رابعہ نے ایک دن رباح قیسی کیطرف دیکھا اور وہ اپنے گھر کے کسی چھوٹے بچے کا بوسہ لے رہے تھے رابعہ نے کہا اے رباح کیا تو اسکو دوست رکھتا ہے اونہون نے کہا ہان رابعہ نے کہا مجھے یہ گمان نتھا کہ تیرے دلمین کوئی جگہ محبت ماسوی کے لیے فارغ ہے رباح غش کھاکر گر پڑے پھر ہوش مین آئے مونہہ سے پسینا پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے یہ ایک رحمت ہے کہ اللہ تعالے نے بچون کے لیے اپنے بندون کے دل مین اوسکو رکھا ہے حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایک آدمی کو رقہ مین دیکھا کہ دو لڑکے اوسکے سامنے کیسلئے اور آپسمین لڑتے تھے یہ اونکے ساتھہ مشغول تھا اونکو ڈانٹتا تھا اور منع کرتا تھا مینے اوس سے کہا مجھے یہ گمان ہے کہ تو اونکو چاہتا ہے اوسنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی مین اونکو چاہتا نہین لیکن اونپر رحم کرتا ہون مجھے اللہ عزوجل سے بڑھکر کوئی دوست نہین پھر ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ اور اونکے اصحاب جیسے احمد بن ابی الحواری اور قاسم جوعی کے زمانے مین بہت ہوا یہ لوگ شام مین تھے قاسم جوعی کہتے اولیا رمحبت کے ساتھہ بھوک سے سیر ہوگئے طعام و شراب شہوات و لذات دنیا کا مزہ کھو دیا اسلیے کہ اونہون نے ایسی لذت سے مزہ لیا کہ اوس سے بڑھکر کوئی لذت نہین اس لذت نے اونکو ساری لذتون سے قطع کر دیا عراق مین سری اور اونکے اصحاب جیسے جنید اور اونکے اصحاب کے زمانے مین اور مصر مین ذوالنون اور اونکے اقران کے عہد مین بھی محبت مین بہت کلام ہوا اور بعض لوگ جو ذکر و مذکور محبت کا کیا کرتے تھے اونکو کبھی وسوسہ اور کسی قسم کا تغیر عقل بھی عارض ہوگیا جیسے سعدون و ممنون رحمہما اللہ تعالے ممنون بہت شدید المحبت تھے کبھی انکو ایک قسم کا وسوسہ بھی ہوگیا کہتے ہین کہ انہون نے ایک دن محبت مین کلام کیا تو مسجد کی قندیلین آپسمین لڑکر ٹوٹ گئین ایک دن اور انہون نے محبت کا ذکر کیا ایک پرندہ آیا اپنی چونچہ زمین پر مار مار کر مر گیا ایسے ہی شبلی رحمہ اللہ کو بھی ایک طرح کا تغیر کبھی ہوگیا بعض کا انہین لوگون مین سے یہ قول ہے کہ اے میرے حبیب اگر مین تیرے ساتھہ مجنون نہون تو پھر کسکے ساتھہ انہین لوگون مین سے بعض کو مجنون کہتے تھے جیسے سعدون وغیرہ اور انکو عقلا رمجانین بھی کہتے تھے انکے اقوال و افعال غالبًا محفوظ تھے انسے کلام حسن بہت کچھہ صادر ہوا ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ صاحب استشاق نسیم الانس کہتے ہین کہ متاخرین نے ان لوگون کی شان مین یہ گمان کیا کہ انکا حال یہی غایت کمال ہے اور سب عقلا علما باللہ اور عمال للہ انکے درجے سے قاصر ہین سو یہ گمان انکا غلط اور نہایت خطا رقبیح ہے پھر انہین متاخرین نے ان لوگون کے طبقے مین ایسے لوگون کو داخل کیا کہ وہ اونکے زمرے سے نتھے یعنی اونکے طبقے مین ایسے لوگون کو داخل کیا کہ نہ جنکے پاس کوئی حکمت نہ احوال صحیحہ سے کوئی حال اونپر ظاہر ہوا اور جو اونسے ظاہر ہوا وہ بھی اعمال قبیحہ اقوال شنیعہ شریعت کی مخالفت لیکن متاخرین نے اونکے ساتھہ حسن ظن کیا اسلیے کہ بعض وقت بعض سے اخبار بالغیب ظاہر ہوا سو یہ کچھہ ایسی بڑی بات نہین اس سے زیادہ رہبان کہان سے ظہور اخبار بالغیب ہوا اسیوجہ سے یہ اعتقاد پیدا ہوا کہ اولیا کے لیے ایک طریقہ خلاف طریقہ انبیا علیہم السلام کے ہے اور وہ حقیقت کے ساتھہ واقف ہین شریعت کے پابند نہین اسکے سوا اور انواع و اقسام کی گمراہی اور بدعات تقطیع پیدا ہوگئے جنکے دل مین نفاق چھپا ہوا تھا جیسے انواع حلولیت و اباحت انکو جو انکے نفوس مین تھا اوسکے اظہار کا رستہ ملا اسوجہ سے بڑی بلا پھیل گئی نفاق نے سر اوٹھایا اگر ان باتون کو ائمہ طریقت عارفین باللہ جیسے جنید رضی اللہ عنہ اور جو لوگ انسے پہلے تھے سنتے تو وہ ضرور ان بڑی بڑی بری باتون کے مٹانے مین خوب ہی جہاد فی سبیل اللہ کرتے زمین ایسے لوگون سے جو کہ اللہ کے لیے حجت قائم کرتے ہرگز خالی نہین رہتی اور بیشک اللہ اوسکی مدد کرتا ہے جو کہ اللہ اور اوسکے رسولون کی بالغیب مدد کرتا ہے مقرر اللہ قوی عزیز ہے ایک حدیث مین آیا ہے ان اکثر اھل الجنۃ البلہ یعنی اکثر اہل جنت دنیا کے امور سے غافل ہین بھولے ہین ایسی باتون کیطرف اونکو توجہ نہین اس حدیث کے دو طریق ضعیف ہین ایک حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مسند ہے دوسرا مرسل ہے مراسیل عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے اسکو احمد بن ابی الحواری نے اپنی اسناد سے عمر تک مرسلًا روایت کیا ہے پھر اسکی تفسیر بیان کی کہ وہ لوگ شر سے غافل ہین اور اعلا علیین عقل والون کے لیے ہے اسمین یہ اشارہ کیا کہ عقلا کا درجہ اکمل و اعلا ہے

ان لوگون کے درجے سے اور یہ بیان کیا کہ مراد یہ ہے کہ وہ لوگ برائی سے بیخبر ہین اپنے سینے کی صفائی سے اوسکو نہین جانتے پہچانتے وہ صرف خیر ہی کو جانتے ہین
ایسے ہی اسکی تفسیر مین اوزاعی سے روایت کیا گیا ہے اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند مین کہا کہ ہمکو بقیہ بن ولید نے حدیث کی اونکو اوزاعی نے ابو یزید خولانی سے
انہون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر امتی دخولا الجنۃ البلہ یعنی اکثر امت میری جنت کے داخل ہونے مین بلہ ہین ابو یزید کہتے ہین
مینے اوزاعی سے پوچھا کہ بلہ کون ہین اونہون نے کہا وہ لوگ ہین کہ بھلائی کو جانتے اور برائی کو نہین جانتے ہین یہ بھی مرسل ہے ابن وہب کے بقیہ نے
اپنے چچا عبد اللہ بن وہب سے روایت کیا کہ اونہون نے امام مالک رحمہ اللہ سے اس حدیث کی تفسیر پوچھی اونہون نے فرمایا ابلہ جیسے عبد اللہ بن عمر کہ
اللہ کے معاصی مین ابلہ اور جس سے اللہ خوش ہوا وسمین دانشمند جو چیز اللہ تعالے کو خوش کرے اوسکی طرف جلدی کرتے تھے اور اللہ تعالے کے محارم
سے سستی کرتے تھے اللہ تعالے کے حکم کی بجاآوری مین ملامت کرنے والے کی ملامت کا کچھ خیال نہین کرتے تھے اسکو حسن بن حبیب دمشقی نے عبد اللہ بن عبد الحمید
سے انہون نے ابن وہب کے بقیہ سے روایت کیا **فائدہ** امام احمد رضی اللہ عنہ نے کتاب الزہد مین باسناد خود عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ موسی
علیہ السلام نے کہا یارب تیرے اہل کون لوگ ہین کہ وہ تیرے اہل ہین جنکو تو اپنے عرش کے سایے مین سایہ دیگا فرمایا وہ ہین جنکے ہاتھ برے ہین اونکے
دل پاک ہین میرے جلال کے سبب آپسمین دوستی رکھتے ہین جب مین یاد کیا جاتا ہون تو وہ میرے ساتھ یاد کئے جاتے ہین اور جب وہ یاد کئے جاتے
ہین تو اونکی یاد کے ساتھ مین یاد کیا جاتا ہون وہ پورا وضو کرتے ہین تکلیف مین اور میرے ذکر کیطرف رجوع ہوتے ہین جیسے نسور اپنے گھونسلون کیطرف
رجوع ہوتے ہین اور میرے محارم کے لیے غصہ کرتے ہین جبکہ وہ حلال کئے جاوین جیسا کہ چیتا غصہ کرتا ہے جبکہ اوسکو مارین یا جبکہ وہ لڑے ابراہیم بن
جنید رحمہما اللہ نے کتاب المحبہ مین احمد بن خلد خراسانی سے روایت کیا انہون نے کہا فرمایا اللہ عز وجل نے خبردار ہو دراز ہوا ابرار کا شوق میری ملاقات
کیطرف اور مین اونسے بڑھکر اونکا مشتاق ہون اور نہین ہے مشتاقون کا شوق مگر میرے شوق کی زیادتی سے جو اونکی طرف ہے خبردار ہو جو کوئی مجھے ڈھونڈیگا
وہ مجھے پائیگا اور جو میرے غیر کو ڈھونڈے گا وہ مجھے نہ پاویگا اور وہ کون ہے کہ میری طرف متوجہ ہوا اور مین اوسکی طرف متوجہ نہوا اور وہ کون ہے کہ اوسنے
مجھپر بھروسا کیا اور مینے اوسکی کفایت نکی اور وہ کون ہے کہ اوسنے مجھے پکارا اور مینے اوسکو جواب نہ دیا اور وہ کون ہے کہ اوسنے مجھسے سوال کیا اور
مینے اوسکو نہ دیا احمد بن ابی الحواری نے کہا ہمکو عمرو بن سلمہ سراج نے حدیث کی ابو جعفر سراج سے اونہون نے ابو جعفر مصری سے کہا فرمایا اللہ جل جلالہ نے
اے گروہ میری طرف متوجہ ہونے والو میری حب کے ساتھ نہین ضرر پہونچایا تمکو اوس چیز نے کہ دنیا مین تم سے فوت ہوگئی جبکہ مین تمہارے لئے حصہ ہوا نہین
ضرر پہونچایا تمکو جسنے تم سے عداوت کی جبکہ مین تمہارے لئے صلح ہوا یحیی بن معاذ رازی رحمہ اللہ کہتے ہین اگر ساری مخلوق دنیا پر رونے کی آواز فنا کی آواز
سے عالم غیب مین سن لے تو اونکے دل غم کے مارے گر پڑین اور اگر عقول ایمان کی آنکھون سے جنت کی سیر دیکھ لین تو شوق کے مارے اونکے نفوس نکل جاوین
اور اگر دل اپنے خالق کی ہیبت کی کنہ کو رعایت کرلین تو اونکے جوڑ جدا ہو جاوین حیرانی کے مارے اور اوسکی طرف دہشت کے مارے روحین اوڑ جاوین اپنے
بدنون سے سو پاک ہے وہ ذات جسنے مخلوق کو ان چیزون کی کنہ سے غافل کر دیا اور ان خبرون کے حقائق سے وصف کے ساتھ اونکو مشغول کر دیا سری
سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک قبرستان کیطرف گیا ناگاہ وہان بہلول تھے مینے کہا تم یہان کیا کرتے ہو کہا مین ایسے لوگون کے پاس بیٹھتا ہون کہ
وہ مجھے ایذا نہین دیتے غائب ہوتا ہون تو غیبت نہین کرتے مینے کہا کیا تم بھوکے نہین ہوتے ہو وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ بھوکا رہ بھوک تقوی کی
نشانی ہے جو بہت بھوکا رہیگا وہ ایک دن سیر ہو جاویگا ایک شخص عقلاء مجانین مین سے تھا وہ قبرستان کیطرف سے آتا تھا کسی نے اوس سے پوچھا کہان سے
آتے ہو کہا اس قافلے کے پاس سے جو اترا ہوا ہے اوس سے کہا تم نے اونسے کیا کہا اور اونہون نے تم سے کیا کہا کہا مینے اون سے کہا کب کوچ کروگے
اونہون نے کہا جب تم آجاؤگے ایک اور آدمی سے کسی نے پوچھا کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا اوسنے ایک عجیب غریب بات کہی اور یہ شعر پڑہے ؎

یقولون زرنا واقض واجب حقنا	وقد اسقطت حاق حقوقهم عنی	اذا هم رأوا حالی ولم یأنفوا لها	ولم یأنفوا منها الفت لهم منی

اور بعض لوگون نے یہ شعر پڑہا ہے

یقولون مجنون ولو علموا بما	قاسیه من فرط الجوی بسطوا العذرا

بعض صلحا سے کسی نے پوچھا کہ یہ مجانین حکمت اور معرفت کی باتین کیونکر کرتے ہین اونہون نے کہا یہ لوگ صاحب فضل وعقل تھے جب اللہ تعالے نے ان سے عقل لیلی تو انپر اپنا فضل باقی رکھا ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بیت المقدس مین تہا زہد وعباد کی تلاش کرتا تہا مینے دیکہا کہ ایک آدمی پتہر پر مرقع پہنے ہوئے سر نیچا کئے ہوئے بیٹہا ہے مینے کہا شیخ تم یہان کیا کرتے ہو کہا دیکہتا ہون اور نگاہ رکہتا ہون مینے کہا مین تو تمہارے سامنے سوا پتہرون کے اور کچہہ نہین دیکہتا تم کیا دیکہتے کیا نگاہ رکہتے ہو اوس کا رنگ متغیر ہوگیا پہر غصے سے میری طرف دیکہا اور کہا مین اپنے دل کے خطرات کو دیکہتا ہون اور اپنے رب کے اوامر کو نگاہ رکہتا ہون قسم ہے اوسکے حق کی جسنے تجہے مجہپر ظاہر کردیا کہ تو میرے پاس سے چلا جا مینے کہا تم مجہہ سے کوئی ایسی بات کہو جس سے مجہے نفع ہو تاکہ مین تمہارے پاس سے چلا جاؤن اوسنے کہا جسنے دروازہ پکڑا وہ خدام مین ثبت کیا جاتا ہے اور جسنے گنا ہونکو بہت یاد کیا تو اسکے بعد اوسکو بہت ندامت حاصل ہوتی ہے اور جو شخص اللہ تبارک وتعالے کے ساتہہ مستغنی ہوا وہ محتاجی سے امن مین ہوجاتا ہے پہر وہ مجہے چہوڑ کے چلا گیا ؛

حکایت سعد بن ابی عروبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حجاج بن یوسف حج کے لئے چلا مکے مدینے کے درمیان مین کسی پانی پر اوترا صبح کا کہانا منگایا اپنے دربان سے کہا کہ یہان کسی آدمی کو تلاش کر کہ میرے ساتہہ کہانا کہاوے اور مین اوس سے کچہہ پوچہونگا دربان نے چاروں طرف دیکہا ناگاہ ایک بدو دیکہا کہ اونٹ مین سو رہا تہا اسنے اوسکو اپنے پاؤن سے ٹہکرایا اور کہا کہ امیر کے پاس حاضر ہو وہ آیا حجاج نے کہا ہاتہہ دہو میرے ساتہہ کہانا کہا اوسنے کہا تجہہ سے بہتر میری دعوت کر چکا ہے اور مین اوسکو قبول کر چکا ہون حجاج نے کہا وہ کون ہے بدو نے کہا اللہ تبارک وتعالے اوسنے میری دعوت روزہ کی طرف کی مین نے روزہ رکہہ لیا کہا ایسی سخت گرمی مین کہا ہان مینے ایسے دن کے لئے روزہ رکہا ہے جسکی گرمی آجکی گرمی سے بہی نہایت سخت ہے حجاج نے کہا افطار کرلے کل روزہ رکہہ لینا بدو نے کہا اگر تو کل تک زندہ رہنے کا ضامن ہوسکتا ہے تو مین ابہی افطار کئے لیتا ہون حجاج نے کہا یہ میرے بس کی بات نہین ہے اوسنے کہا تو پہر تو کیون مجہہ سے عاجل کا سوال کرتا ہے بدلے آجل کے جسپر تجہے قدرت نہین ہے حجاج نے کہا یہ کہانا نہایت عمدہ ہے بدو نے کہا اس کہانے کو نہ تو نے نہ طباخ نے عمدہ کیا ہے لیکن عافیت نے عمدہ کیا ہے یعنی صحت وعافیت ایسی عمدہ چیز ہے کہ ہر کہانا لذیذ معلوم ہوتا ہے بیماری مین کیسا ہی لطیف وعمدہ کہانا ہو اوسکی لذت نہین معلوم ہوتی نہ اوسکے کہانے کو طبیعت چاہتی ہے ؛

حکایت حجاج بن یوسف حج کے لئے گیا ایک شخص کو سنا کہ وہ چلا کے کعبے کے گرد لبیک پکار رہا ہے حجاج نے کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ اوسکو حاضر کیا کہا تو کن لوگون مین سے ہے اوسنے کہا مسلمین سے حجاج نے کہا مین اسلام کا تجہہ سے نہین پوچہتا اوسنے کہا تو پہر کس سے پوچہتا ہے اوسنے کہا مین تو تیرا وطن پوچہتا ہون اوسنے کہا مین اہل یمن سے ہون حجاج نے کہا تو محمد بن یوسف میرے بہائی کو کس حال پر چہوڑ آیا ہے اوسنے کہا ترکتہ عظیما جسیما لبنا سائرا وکاسبا خسرا جادلا حجاج نے کہا مین اس سے نہین پوچہتا اوسنے کہا تو پہر کس چیز سے پوچہتا ہے حجاج نے کہا مین تو اوسکے چال چلن کا حال پوچہتا ہون اوسنے کہا ترکتہ ظلوما غشوما مطیعا للمخلوق عاصیا للخالق حجاج نے کہا تجہے کون چیز اس بات کے کہنے پر باعث ہوئی اور تو خوب جانتا ہے جو اوسکا رشتہ مجہسے ہے اوس شخص نے کہا کیا تو اوسکے رشتے کو تجہسے زیادہ عزیز جانتا ہے میرے تعلق سے جو اللہ تبارک وتعالے کے ساتہہ ہے اور مین اوسکے گہر کا مہمان اوسکے نبی کا مصدق ہون یا یون کہا کہ اوسکے گہر کی زیارت کرنیوالا اوسکے قرض کا ادا کرنیوالا اوسکے دین کی پیروی کرنے والا ہون حجاج نے سکوت کیا

کچھہ جواب نہ بنا اور وہ شخص بدون اذن کے چلا گیا کعبے کے پردے سے لٹکا اور کہا اللھم بک اعوذ وبک الوذ اللھم فرجک القریب ومعروفک القدیم وعادتک الحسنۃ رضی اللہ عنہ ؛

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ ایک عورت جب رات کو اوٹھتی تو یون کہتی الٰہی بیشک ابلیس ایک بندہ ہی تیرے بندون سے اوسکی چوٹی تیرے ہاتھہ مین ہی وہ تجھے اوس جگہہ سے دیکھتا ہی کہ مین اوسکو نہین دیکھتی اور تو اوسے اوسجگہہ سے دیکھتا ہی کہ وہ تجھے نہین دیکھتا الٰہی تو اوسکے سارے کام پر قدرت رکھتا ہی اور وہ تیرے کام سے کسی چیز پر قدرت نہین رکھتا الٰہی اگر وہ میرے ساتھہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو تو اوسکو روک دیجیو اور جو مجھسے مکر کرے تو تو اوس سے مکر کیجیو مین تیرے ساتھہ اوسکی شر سے پناہ مانگتی ہون اور دفع کرتی ہون تیرے ساتھہ اوسکی چھاتی مین پھر رویا کرتی یہانتک کہ اوسکی ایک آنکھہ جاتی رہی کسی نے اوس سے کہا خدا سے ڈر دوسری آنکھہ نہ جاتی رہی اوسنے کہا اگر میری آنکھہ اہل جنت کی آنکھون سے ہے تو عنقریب اللہ تبارک وتعالے اوسکے عوض مین اوس سے زیادہ خوبصورت دیگا اور جو وہ دوزخیون کی آنکھون سے ہے تو اللہ تعالے اوسکو مجھہ سے دور کرے رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ابو العباس بن مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بصرے مین تھا مینے دیکھا کہ ایک شکاری بعض سواحل پر مچھلی کا شکار کر رہا ہے اور اوسکے پہلو مین اوسکی چھوٹی لڑکی بیٹھی ہوئی ہے وہ جب کسی مچھلی کو شکار کرتا اور اوسکو اپنی تھیلی مین ڈالدیتا تو اوسکی لڑکی مچھلی کو پانی مین چھوڑ دیتی اوسنے پھر کے دیکھا تو کچھہ نہ پایا اوسنے اپنی بیٹی سے کہا تو نے مچھلیون کے ساتھہ کیا کیا وہ بولی ابا کیا مین نے تجھہ سے نہین سنا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آپنے فرمایا نہین گرتی کوئی مچھلی کسی جال مین مگر جبکہ وہ اللہ تبارک وتعالے کے ذکر سے غافل ہوتی ہے باپ نے رو دیا اور جال کو پھینکدیا امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ مراد لڑکی کی یہہ ہے کہ جو شخص ذکر اللہ سے غافل ہو ہم اوسکو اوسکے نقص اور بے برکتی کی وجہ سے نہین چاہتے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مدینے مین رات کو گشت کیا کرتے تھے ایک وقت چلے یہانتک کہ تھک گئے کسی دیوار سے ٹک گئے ناگاہ ایک عورت اپنی چھوٹی بیٹی سے کہہ رہی تھی اوٹھہ اس دودہ مین پانی ملادے اوس نے کہا اماں کیا تجھے معلوم نہین کہ امیر المؤمنین نے کیا حکم دیا ہے اوس نے کہا کیا ہے لڑکی نے کہا اونہون نے اپنی منادی کو حکم دیا ہے سو اوسنے یہہ پکارا ہے کہ دودہ مین پانی نہ ملایا جاوے ماں نے کہا تو ملادے اسلئے کہ تو ایسی جگہہ مین ہے کہ تجھے نہ عمر دیکھتے ہین نہ اونکا منادی لڑکی بولی واللہ مین وہ نہین ہون کہ ظاہر مین تو اونکی اطاعت کرون اور تنہائی مین اونکی نافرمانی کرون رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اس لڑکی کا حال بہت پسند آیا آپنے کسی لڑکے سے اوسکا نکاح کردیا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اسی لڑکی کی اولاد سے ہین ؛

حکایت شیخ حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے دروازے پر سے بعض امرا کا گزر ہوا اوسنے پانی مانگا جب پی چکا تو کچھہ مال گھر والون کیطرف پھینکدیا اوسکے ہمراہیون نے بھی اوسکی موافقت کی سب گھر کے لوگ خوش ہوئے سو شیخ کی چھوٹی بیٹی کے کہ وہ رونے لگی کسی نے اوس سے کہا تو کیون روتی ہے اوس نے کہا ایک مخلوق نے ہماری طرف ایک نظر دیکھا تو ہم غنی ہوگئے اگر خالق سبحانہ وتعالے ہماری طرف دیکھے تو پھر کیا کچھہ ہو ؛

حکایت شیخ یحیی بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے اپنے باپ سے کچھہ کھانے کی چیز مانگی اونہون نے کہا اپنے رب سے مانگ وہ بولی واللہ مجھے اوس سے نہایت شرم آتی ہے کہ مین اوس سے کوئی چیز کھانے کے لئے مانگون رضی اللہ عنہا ؛

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ لہو مین گھر مین تھے اونکے ہمنشین اونکے پاس تھے شراب وکباب لہو ولعب عیش وطرب مین مشغول تھے اتنے مین ایک مرد صالح کا وہان سے گزر ہوا اونہون نے دروازہ ٹھونکا گھر مین سے ایک لونڈی نکلی انہون نے اوس سے پوچھا کہ اس گھر کا مالک آزاد ہے

یا غلام لونڈی نے کہا آزاد ہے انہون نے اوس سے کہا تو سچ کہتی ہے اگر غلام ہوتا تو عبودیت کے آداب کا برتاؤ کرتا لہو و طرب کو چھوڑ دیتا بشر نے یہ بات چیت سنی ننگے پاؤن ننگے سر دروازے کیطرف دوڑے آئے اور وہ شخص چلے گئے تھے بشر نے لونڈی سے کہا تیرا برا ہو تجھ سے کون باتین کرتا تھا اوسنے جواب دیا تین مرد صالح نے کی تھین انسے بیان کین بشر اونکے پیچھے گئے یہانتک کہ اون سے جا ملے بشر نے اونسے کہا سیدی آپ وہی ہین جو دروازے پر تھیرے تھے لونڈی سے باتین کی تھین اونہون نے کہا ہان بشر نے کہا آپ اپنے کلام کو دوبارہ کہیئے اونہون نے جو کہا تھا پھر کہدیا بشر نے اپنے دونون گالون کو زمین پر رگڑا اور کہا بل عبد عبد پھر سیدی ننگے پاؤن ننگے سر چلے گئے یہانتک کہ حافی مشہور ہوئے کسی نے انسے کہا کہ آپ جوتیان پاؤن مین کیون نہین ڈالتے فرمایا کہ مین اسلئے نہین ڈالتا کہ مجھ سے میرے مولی نے اسی حال مین مصالحہ کیا ہے کہ مین برہنہ پا تھا سو مین مرتے دم تک اس حال کو چھوڑونگا کہتے ہین ایک دن انکی کسی چھوٹی بیٹی نے انسے کہا کہ اگر تم دو دانق کی دو جوتیان خرید لیتے تو حافی کا لقب تمسے دور ہو جاتا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت فضیل بن عیاض اور محمد بن سماک ایک جگہہ بیٹھے تھے فضیل نے فرمایا عالم دین کا طبیب ہے اور مال دین کی بیماری ہے جب طبیب خود ہی بیماری کو اپنے نفس کیطرف کھینچے تو وہ کیونکر اپنے غیر کا علاج کریگا رضی اللہ تعالے عنہما ؛

حکایت عمر بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین قبرستان مین ایک راہب پر میرا گزر ہوا اوسکی سیدہی ہتیلی مین سفید کنکریان تھین اور بائین مین سیاہ مینے کہا اے راہب تو یہان کیا کرتا ہے اوسنے کہا جب مین اپنے دل کو گم کرتا ہون تو قبرستان مین چلا آتا ہون جو لوگ یہان ہین اونسے عبرت کرتا ہون مینے کہا یہ کنکریان تیری ہتیلی مین کیا ہین اوسنے کہا جب مین کوئی نیکی کرتا ہون تو سفید مین سے ایک کالی مین ڈالدیتا ہون اور جب کوئی گناہ کرتا ہون تو کالی سے ایک سفید مین ڈالدیتا ہون جب رات ہو جاتی ہے تو دیکھتا ہون اگر نیکیان گناہون پر بڑھ گئین تو افطار کرتا ہون اپنا ورد وظیفہ پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہون اور جو گناہ نیکیون پر بڑھ جاتے ہین تو اوس رات نہ کھانا کھاتا ہون نہ پانی پیتا ہون یہ میرا حال ہے والسلام علیک ؛

حکایت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہمنے پانچ چیزونکو ڈہونڈا تو اونکو پانچ چیزون مین پایا قوت کی برکت کو تلاش کیا تو اوسکو صلوٰۃ ضحیٰ مین پایا قبر کی روشنی کو ڈہونڈا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر نکیر کو تلاش کیا تو اوسکو قرارت قرآن مین پایا عبور پل صراط کو ڈہونڈا تو اوسکو روزے اور صدقے مین پایا عرش کا سایہ تلاش کیا تو اوسکو خلوت مین پایا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک راہب کے صومعہ پر میرا گزر ہوا مینے اپنے ہمراہیون سے کہا ٹہیر جاؤ پھر مینے اوس سے بات چیت کی مینے کہا یا راہب اوسنے اپنے صومعے کا پردہ کھولدیا مینے کہا علم الیقین کیا ہے اوسنے کہا اے عبدالواحد اگر تو چاہتا ہے کہ علم الیقین کو جانے تو اپنی اور دنیا کی خواہشون کے درمیان مین ایک دیوار لوہے کی بنا یہ کہکے پردہ ڈالدیا ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین چین کے راہبون مین سے ایک راہب کے صومعے پر میرا گزر ہوا مین نے اوسکو آواز دی یا راہب اوسنے جواب نہ دیا پھر دوبارہ پکارا جواب نہ دیا پھر تیسری بار پکارا ایکبار اوسنے مجھے جھانکا اور کہا اے شخص مین راہب نہین ہون راہب تو وہی ہے جو اللہ عزوجل سے اوسکے آسمان مین ڈرے اوسکے کبریا مین اوسکی عظمت کرے اوسکی بلا پر صبر کرے اوسکی قضا کے ساتھہ راضی ہو اوسکی نعمتون پر اوسکی حمد کرے شکر کرے اوسکی عظمت کے لئے تواضع کرے اوسکی عزت کے لئے ذلیل ہو اوسکی قدرت کا منقاد ہو اوسکی ہیبت کے لئے خضوع کرے اوسکے حساب و عقاب مین فکر کرے سوچے پھر دن بھر روزہ رکھے ساری رات کھڑا رہے نماز پڑھے نار کا ذکر جبار کی پوچھہ پاچھہ اوسکو سونے نہ دے راہب یہی ہے اور مین تو ایک دیوانہ کتا ہون اپنے نفس کو اس صومعے مین لوگون سے روک رکھا ہے تاکہ اپنی زبان سے اونکو زخمی نکرون مینے کہا اے راہب کس چیز نے مخلوق کو اللہ عزوجل سے قطع کیا بعد اسکے کہ اونہون نے اوسکو پہچانا اوسنے کہا اے میرے بھائی نہین قطع کیا مخلوق کو اللہ عزوجل سے مگر دنیا کی حب

اور اوسکی زینت نے اسلئے کہ وہ ذنوب ومعاصی کی جگہ ہے عاقل وہ ہے جسنے دنیا کو اپنے دل سے نکالدیا اللہ تعالے کیطرف اپنے گناہ سے رجوع ہوا توبہ کی اور اوس چیز کیطرف متوجہ ہوا جو اوسکو رب سے قریب کردے ٭

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جبل لبنان مین ایک عابد عورت سے میری ملاقات ہوئی کثرت عبادت سے پرانی مشک کی شل ہوگئی تہی گویا وہ قبرستان والون سے خبر دے رہی ہے صاحب اجتہاد وعبادت تہی عبادت مین اوسکی مثل کبہی کسیکو مینے نہین دیکہا مین نے اوس سے پوچہا تیرا وطن کہان ہے وہ بولی میرے لئے کوئی وطن نہین ہے مگر نار یا عفو کریم عزیز غفار مینے کہا اللہ تعالے تجہپر رحم کرے کیا کوئی وصیت یا کوئی فائدہ ہے اوسنے کہا اللہ تعالے کی کتاب کو ایکمائدہ ٹہیرا اوسکے وعدو وعید کا ہمنشین ہو عزائم عمیدہ کے ساتہہ کوشش کر جہوٹی آرزو جسکے ساتہہ نکے تعلق رکہتے ہین نہ اونکو اوسمین کوئی تحقیق ہوتی ہے نہ یہہ جانتے ہین کہ اونکا انجام کسطرح ہوگا تو اس آرزو کو چہوڑ دے قسم ہے اللہ کی اس منزل مین نہین اوترتے مگر ریاضت کرنیوالے اور سبقت نہین لیجاتے مگر داس جینے والے سوائے میرے بہائی اپنے نفس کے لئے جسقدر لینا ممکن ہو لیلے اسلئے کہ مطلوب سوا تیرے اور کوئی نہین ہے اور تو عقل والون مین سے ہو جاینگے کہا تو میرے واسطے کوئی دعا کر اوسنے اللہ تعالے کی ایسی تعریف کین کہ اوسکا مثل مینے کبہی نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود پڑہا کہ اوسکا مثل مینے کبہی نہین سنا اور ایک عمدہ دعا کی ٭

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بعض سواحل شام مین ایک عورت کو دیکہا مینے پوچہا تو کہانسے آئی اوسنے کہا ایسے لوگون کے پاس سے جنکی کروٹین بستر ونسے جدا ہوتی ہین مینے کہا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا ایسے آدمیون کے پاس جنکو اللہ کے ذکر سے نہ تجارت مشغول کرتی ہے نہ بیع ہر مینے کہا اونکا وصف بیان کر اوسنے چند شعر اونکی صفت مین پڑہے ٭

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت دریا کے کنارے پر جارہا تہا کہ ناگاہ ایک عورت ننگے سر ومنہ کو لے ہوئے بدون اوڑہنی کے ملی مینے کہا تو اوڑہنی سے اپنا مونہہ چہپالے اوسنے کہا جس مونہہ پر ذلت چڑہی ہوئی ہے اوسکے ساتہہ اوڑہنی کیا کریگی پہر کہا دور ہو میرے پاس سے اے نکمے مینے تو گزری رات کو جہپکے کا پیالہ پیا سو رات بہر سرور رہی اور آج صبح سے اپنے مولی کی جب سے مخمور ہون مینے کہا تجہے وصیت کر کہا سکوت اختیار کر گہر مین رہا کر قوت کے ساتہہ راضی ہو یہانتک کہ تجہے موت آجاوے ٭

حکایت بعض سلف کہتے ہین کہ مینے کسی پہاڑ مین ایک جوان آدمی کو دیکہا آثار قلق کے اوسپر ظاہر تہے آنسو بہ رہے تہے مینے کہا تو کون ہے کہا غلام اپنے مولے سے بہاگا ہوا مینے کہا تو لوٹ جا اور عذر کر کہا عذر کے لئے اقامت حجت چاہئے مقصر کیونکر عذر کرے مینے کہا تو ایسے شخص کے پاس جا جو تیرے لئے سفارش کرے کہا سارے شفاعت کرنیوالے اوس سے ڈرتے ہین مینے کہا وہ کون ہے کہا وہ ایسا مولے ہے جسنے لڑکپن مین میری پرورش کی جب مین بڑا ہوا دیدیئے اوسکی نافرمانی کی سوبے اوسکے احسان اور اپنے عمل بد سے حیا آتی ہے پہر ایک بیماری اور گر کے مرگیا ایک بڑہیا نکلی کہا حیران آفت رسیدہ کس نے قتل کیا کہا اللہ اوسپر رحم کرے مین نے کہا مین تیرے پاس رہون اسکی تجہیز تکفین مین تیری مدد کرون اوسنے کہا اسکو تو اسکے قاتل کے روبرو پڑا چہوڑ دے شاید وہ اسکو بلا معین دیکہکے اسپر رحم فرماوے اپنے کرم وجود سے اسکو قبول کرے ٭

حکایت سلیمان بن عبدالملک رحمہ اللہ نے ابوحازم رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ ہم موت کو کیون مکروہ جانتے ہین اونہون نے کہا اسلئے کہ تمنے دنیا کو آباد آخرت کو ویران کیا سو تم آبادی سے ویرانی مین جانے کو مکروہ جانتے ہو سلیمان نے کہا تمنے سچ کہا کاش مین جان لیتا کہ کل کو اللہ کے نزدیک ہمارے لئے کیا ہے ابوحازم نے فرمایا تو اپنے عمل کو اللہ عزوجل کی کتاب پر عرض کر سلیمان نے کہا مین اسکو اللہ تعالے کی کتاب مین کہان پاؤن ابوحازم نے کہا اس قول سے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم یعنی بیشک نیک عیش وآرام مین ہین اور بدکار دوزخ مین سلیمان نے

کہا اللہ کی حکمت کہان ہے ابو حازم نے کہا محسنین سے قریب ہے سلیمان نے کہا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اللہ تعالے پر عرض کیونکر ہوگی ابو حازم نے کہا محسن تو اسطرح آویگا جیسا مسافر خوش خوش اپنے گھر آتا ہے اور گنہگار اسطرح سے آویگا جیسا غلام بھاگا ہوا اپنے مولی کے سامنے پشیمان ڈرتا ہوا آتا ہے سلیمان نے رو دیا کسی نے ابو حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نماز کسطرح پڑھتے ہو انہون نے کہا جب نماز کا وقت قریب آتا ہے تو مین پورا وضو کرتا ہون جتنے اوسکے فرض وسنت ہین اونکو کامل طور پر ادا کرتا ہون پھر قبلے کیطرف متوجہ کرتا ہون اور بیت الحرام کی مثال دونون بھنوون کے درمیان مین بناتا ہون جنت کو داہنی طرف دوزخ کو بائین طرف پل صراط کو دونون پاؤن کے نیچے سمجھتا ہون اور اللہ تعالے کو اپنے اوپر مطلع جانتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ یہ وہ نماز ہے کہ اسکے بعد پھر نہ پڑھونگا تعظیم سے تکبیر کہتا ہون تفکر سے پڑھتا ہون ذلت کے ساتھ رکوع تواضع کے ساتھ سجدہ کرتا ہون تمام ہونے پر سلام پھیرتا ہون اور خوف پر کھڑا ہوتا ہون پھر مین نہین جانتا کہ یہ نماز قبول ہوگی یا میرے موٹھ پر ماری جاویگی سائل نے پوچھا کہ تم یہ نماز کتنی مدت سے پڑھتے ہو کہا چالیس برس سے سائل نے کہا مین دوست رکھتا ہون کاش مین ساری عمر مین اس نماز سے ایک نماز پڑھتا کہ فائزین مین سے ہوجاتا ؛

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین کسی شہر مین گیا ایک مسجد مین اوترا جب ہم عشا کی نماز پڑھ چکے تو لوگون کے چلے جانے کے بعد مسجد کا امام آیا مجھ سے کہا کھڑا ہو نکل جا تاکہ دروازہ بند کرون مینے کہا مین مسافر آدمی ہون رات کو یہین رہونگا اوسنے کہا مسافر قندیلین چوراتے ہین ہم کسیکو مسجد مین رات کو نہین رہنے دیتے ہین مینے اوس سے کہا مین ابراہیم بن ادہم ہون اوسنے کہا تو نے بہت باتین کین اور میرے دونون پاؤن پکڑکے مونہہ کے بل مجھے گھسیٹا اور حمام کے چولہے کے دروازے پر ڈالکے چلا گیا وہ رات سردی کی تھی مین کھڑا ہوا مینے دیکھا کہ ایک شخص حمام کے چولہے مین آگ جلا رہا ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ اسکے پاس رات رہونگا پھر مین اوترکے اوسکے پاس آیا وہ خلیفہ کے وقت کے کپڑے پہنے ہوئے تھا مین نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب نہ دیا بلکہ اشارہ کیا کہ بیٹھ جا مین بیٹھ گیا اور وہ ڈرتا تھا کبھی داہنی طرف دیکھتا کبھی بائین طرف مجھے اوس سے ڈر لگا پھر جب وہ آگ جلانے سے فارغ ہوا تو اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مینے کہا تعجب ہے تو نے مجھے سلام کیون نہ کیا جبکہ مین نے تجھے سلام کیا تھا اوسنے کہا مین ایک قوم کا مزدور ہون مین ڈرا کہ سلام کرون اور سلام کے ساتھ مشغول ہون گنہگار ہون خائن بنون مینے اوس سے کہا تو دائین بائین دیکھتا تھا کیا تو ڈرتا تھا اوسنے کہا ہان مینے کہا کس چیز سے کہا موت سے مجھے نہین معلوم کہ وہ کدہر سے آتی ہے میرے دائین جانب سے یا بائین طرف سے مین نے پوچھا ہر روز کتنی مزدوری کرتا ہے کہا ایک درہم و دانق کی مینے کہا پھر اسکو کیا کرتا ہے کہا ایک دانق مین تو مین اور میرے گھر والے گزر کرتے ہین اور ایک درہم میرے بھائی کی اولاد پر صرف کرتا ہون مینے کہا کیا حقیقی بھائی ہے اوس نے کہا نہین بلکہ فی اللہ ہین اوسکو دوست رکھتا تھا اور اوسکا انتقال ہوگیا مین اوسکے اہل و اولاد کی خبر گیری کرتا ہون مینے اوس سے کہا کیا تو نے کسی حاجت مین اللہ عزوجل سے دعا کی ہے اور اللہ تعالے نے اوسکو قبول فرمائی ہے اوسنے کہا میری ایک حاجت ہے بیس برس سے اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہون اور وہ ابتک پوری نہین ہوئی مینے کہا وہ کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ عرب مین ایک شخص زاہدون مین ممتاز عابدون پر فائق ہے اوسکو ابراہیم بن ادہم کہتے ہین مینے اللہ عزوجل سے اوسکی ملاقات کی دعا کی ہے کہ مین اوسکو دیکھ لون اور اوسکے روبرو مرجاؤن مینے کہا تو خوش ہو جا اللہ عزوجل نے تیری حاجت کو روا کر دیا اور تیری دعا قبول فرمائی اوسنے میرے لئے پسند کیا کہ مین تیرے پاس آؤن مگر مونہہ کے بل گھسٹتا ہوا پھر وہ اپنی جگہ سے اوٹھا مجھ سے معانقہ کیا مینے اوسکو یہ کہتے سنا کہ الٰہی بیشک تو نے میری حاجت پوری کردی میری دعا قبول فرمائی الٰہی تو مجھے اپنی طرف قبض کرلے اللہ تعالے نے اوسکی دوسری دعا بھی فی الحال قبول فرمائی اور مرکے گر پڑا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک رات مجھے نیند نہ آئی اپنا ورد پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا مگر جو حلاوت مین پایا کرتا تھا اوسکو نہ پایا

مینے چاہا سو رہون پھر نہ سویا بیٹھہ گیا پھر بیٹھہ بھی نہ سکا تو مینے دروازہ کھولا باہر نکلا ناگاہ ایک آدمی دیکھا کہ عبا مین لپٹا ہوا راہ پر پڑا ہوا ہے جب اوس نے میری آہٹ پائی تو اپنا سر اوٹھایا اور کہا اے ابوالقاسم اسوقت تو میرے پاس آیا مینے کہا یا سیدی بغیر وعدے کے کہا ہان مینے محرک قلوب سے سوال کیا تہا کہ تیرے قلب کو میری طرف حرکت دے مینے کہا اوسنے کر دیا تیری حاجت کیا ہے کہا یہ کب ہوتا ہے کہ جو نفس کی بیماری ہے وہ اوسکی دوا ہو جاوے مینے کہا جب نفس اپنی ہوا کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکی بیماری اوسکی دوا ہو جاتی ہے وہ اپنے نفس پر متوجہ ہوا اور اوس سے کہا سن مینے سات بار تجھے یہی جواب دیا تہا سو تو نے نہ مانا مگر یہ کہ اوسکو جنید سے سنی سو تو نے سن لیا پھر وہ شخص چلا گیا مینے اوسکو نہ پہچانا نہ اوسکے حال پر مجھے وقوف ہوا شیخ خیر نساج رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے گھر مین بیٹھا ہوا تہا میرے دل مین یہہ خطرہ گزرا کہ جنید دروازے پر ہین مینے اسکو اپنے دل سے دور کیا پھر دوبارہ آیا تیسری بار پھر یہی خطرہ گزرا مین باہر نکلا ناگاہ جنید کہڑے تہے اونہون نے فرمایا پہلے خطرے کے ساتہہ کیون نہ نکلا ؛

حکایت روایت کیا گیا ہے کہ کرز جرجانی رضی اللہ عنہ عبادت مین اجتہاد کرتے تہے کسی نے اس باب مین اونسے کہا اونہون نے فرمایا قیامت کے دن کا مقدار تمکو کسقدر پہونچا ہے لوگون نے کہا پچاس ہزار برس کہا دنیا کی عمر تمکو کسقدر پہونچی ہے اونہون نے کہا سات ہزار برس کہا تو پہر کیا عاجز ہوتا ہے کوئی شخص اس سے کہ رات دن عمل کرے یہانتک کہ اوسدن امن مین رہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ بہ نسبت عمر دنیا کے ہے جو مذکور ہوئی اور بہ نسبت عمر ایک شخص کے جبکہ وہ مثلاً سو برس کی عمر دیا جاوے تو اس صورت مین اوسکی ساری عمر بہ نسبت دن قیامت کے خمس عشر عشر ہوگی ؛

حکایت بعض سلف سے مروی ہے کہ ایک قوم نے ایک عورت خوبصورت حسین سے کہا کہ تو ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ کے روبرو جا شاید وہ مفتون ہو جاوے اور اوسکے لیے ہزار درہم مقرر کئے اگر یہہ کام کر دیوے اوسنے اپنے مقدور کے موافق بہت عمدہ لباس و زیور پہنا خوشبو ملی پہر بن ٹہن کے اونکے سامنے آئی جبکہ وہ مسجد سے نکلے اونہون نے اوسکی طرف دیکہا اونکو اوسکے حال نے گہبرا دیا اور وہ مونہہ کہولے ہوئے بے پردہ اونکی طرف متوجہ ہوئی ربیع نے اوس سے کہا تیرا کیا حال ہوا اگر تجھے تب آجاوے پہر جو تیرا رنگ روپ کہ مین دیکہہ رہا ہون اوسکو بگاڑ دے بلکہ تیرا کیا حال ہوا اگر ملک الموت تجہپر نازل ہوا اور تیرے دل کی رگ کو قطع کر دیوے بلکہ تیرا کیسا حال ہوا اگر منکر نکیر تجھسے سوال کرین اوس عورت نے ایک چیخ ماری اور غش کہا کر گر پڑی راوی کہتا ہے کہ واللہ پہر اوسکو ہوش آیا اور اپنے رب کی عبادت اسقدر کی کہ جسدن اوسکا انتقال ہوا ایسی ہو گئی تہی جیسے کہجور کا تنا جلا ہوا ؛

حکایت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو چرواہون نے پہاڑ کی چوٹی پر یہہ کہا کہ یہہ کون نیک خلیفہ لوگون پر قائم ہوا کسی نے اونسے کہا تمکو اسکی خبر کس نے دی اونہون نے کہا کہ جسکوئی نیک خلیفہ قائم ہوتا ہے تو بہیڑیے اور شیر ہماری بکریون سے رک جاتے ہین اونکو نہین کہاتے عمری رضی اللہ عنہ نے ہارون رشید رحمہ اللہ سے کہا یہہ سعی کر رہے تہے صفا پر چڑہ گئے تہے اے ہارون اونہون نے کہا لبیک یا عم عمری نے کہا اپنی نگاہ زمین کیطرف ڈال ہارون نے کہا ڈالی کہا لوگون کو دیکہہ کتنے ہین ہارون نے کہا انکو کون گن سکتا ہے کہا انکی مثل لوگ نہین کتنے ہین ہارون نے کہا ایک خلق ہے کہ سوا اللہ تعالے کے کوئی اونکو شمار نہین کر سکتا عمری نے کہا تو جان لے کہ ہر آدمی انمین سے خاص اپنے نفس سے پوچھا جائیگا اور تو تنہا ان سب سے پوچھا جاویگا دیکہہ تو کیونکر بنے گی ہارون نے رو دیا پہر عمری نے کہا ایک اور بات کہتا ہون ہارون نے کہا کہو چچا کہا قسم ہے اللہ کی بیشک جب کوئی آدمی اپنے مال مین اسراف کرتا ہے تو مستحق ہو جاتا ہے کہ اوسکا ہاتہہ روکین اوسکا تصرف مال مین بند کرین اوس شخص کا حال کیسا ہوگا جو مسلمانون کے مال مین اسراف کرتا ہے اوسکو خلاف شرع کامون مین بیموقع خرچ کرتا ہے پہر عمری چلا گیا اور ہارون روتے رہگئے یہہ بھی عمری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مخلوق کے خوف سے چہوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالے کی ہیبت اوس سے چہین لیجاتی ہے پہر وہ اگر اپنی اولاد یا بعض غلامون کو کسی بات کا حکم دے تو وہ بھی اوسکا کہا نہین مانتے اور یہہ بھی کہا ہے کہ تیرا اعراض کرنا اللہ تعالے سے تیرے نفس کی غفلت سے ہے اسطرح کہ تو اللہ تعالے کی مبغوض چیز کو دیکہے اور

اوس سے تجاوز کرے نہ امر کرے نہ نہی اوسکے ڈر سے جو نہ تیرے ضرر کا مالک ہے نہ نفع کا ٭

حکایت ۲۵ حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جو شخص ہمارے مذہب مین داخل ہوا وسے چاہیئے کہ چار خصلتین اپنے نفس پر لازم کرے موت سے سفید موت یعنی بھوک اور کالی موت یعنی مخلوق کی ایذا پر برداشت اور سرخ موت یعنی عمل و مخالفت ہوئی اور سبز موت یعنی ٹکڑے پر ٹکڑا جوڑ کے پہننا عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ کہتے ہین مینے ایک راہب کو دیکھا کالا کرتا بالون کا پہنے ہوئے تھا مینے کہا کالا پہننے پر تمہین کون چیز باعث ہوئی ہے کہا یہ لباس محزون لوگون کا ہے اور مین اون سب سے بڑا محزون ہون مینے پوچھا تم کس چیز سے محزون ہو کہا مجھے اپنے نفس مین مصیبت پہونچی ہے مینے اوسکو گناہون کے معرکے مین قتل کیا ہے سو مین اوسپر غمگین ہون پھر اوس نے رونا دیا مینے کہا اسوقت تم کیون روئے کہا مینے اوس دن کو یاد کیا جو میری عمر سے گزر گیا اور اوسمین نیک عمل نہوا سو میرا رونا اسلیئے ہے کہ توشہ کم ہے سفر دور و دراز ہے اور ایک گھاٹی ہے کہ مجھے اوسپر چڑھنا ضرور ہے پھر مجھے نہین معلوم کہ کدہر اوترونگا جنت کیطرف یا نار کیطرف ٭

حکایت ۲۶ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے مرتے وقت کسی نے اون سے کہا کہ آپنے اپنی اولاد کو محتاج چھوڑا اونکے لیئے کچھ نہین ہے فرمایا میری اولاد ایک ہے دو آدمیون مین سے یا تو وہ آدمی جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے سو اللہ تعالےٰ اوسکے لیئے عنقریب کوئی مخرج کردیگا اور وہ صالحین کا متولی ہے یا وہ آدمی جو گناہون پر اوندھا ہو رہا ہے سو مین اللہ عزوجل کے معاصی پر اوسکو قوت نہین دیتا خلیفہ ہونے سے پہلے جب انکے پاس ہزار درہم کی قیمت کا حلہ لایا جاتا تو فرماتے یہ کیا خوبصورت ہے اگر اسمین سختی نہوتی اور خلافت کی حالت مین جب چار یا چھ درہم کی قیمت کا حلہ لایا جاتا تو فرماتے یہ کیا اچھا ہے اگر اسمین نرمی نہوتی کسی نے اس باب مین عرض کیا فرمایا میرا نفس تو اق ذواق ہے جب کسی چیز کیطرف مشتاق ہوتا ہے اور اوسکا مزہ لیتا ہے تو اوس سے مافوق کیطرف مشتاق ہوتا ہے سو یہانتک حرص کرتا رہا مزہ لیتا رہا کہ خلافت کا مزہ لیا اب اس سے مافوق کا مشتاق ہوا تو اس سے بڑھکر کوئی چیز نہ پائی مگر وہ جو دار آخرت مین اللہ تعالےٰ کے پاس ہے سو اوسکا مشتاق ہوا اور اوس تک وصول ممکن نہین ہے مگر ترک دنیا کے ساتھ رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ۲۷ حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپنے اپنی عمر کس چیز مین فنا کی فرمایا چار چیز و نہین مینے یقین کیا کہ مین طرفۃ العین اللہ تعالےٰ کی نظر سے خالی نہین ہون سو مینے اس سے حیا کی کہ مین اوسکی نافرمانی کرون اور یہ جانا کہ بیشک میرے لیئے رزق ہے وہ مجھ سے متجاوز نہوگا اور وہ میرے لیئے اوسکا ضامن ہے سو مینے اوسپر بھروسا کیا اوسکی طلب سے بیٹھ رہا اور یہ جان لیا کہ بیشک مجھپر ایک فرض ہے کہ میرے سوا اور کوئی اوسکو ادا نکریگا تو مین اوسکے ادا کرنے مین مشغول ہوا اور یہ جانا کہ مقرر میرے لیئے ایک اجل ہے کہ وہ مجھ سے مبادرت کرتی ہے سو مینے اوس سے مبادرت کی اور دار آخرت کے لیئے مستعد ہوگیا سو مین اوس چیز کے ساتھ مشغول ہون جسکی مین ملاقات کرون گا اللہ کے کرم اوسکے ثواب اوسکے عقاب سے ٭

حکایت ۲۸ ابراہیم بن اشعث رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایک رات فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کو سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے سنا وہ روتے تھے اور بار بار اس آیت شریف کو پڑہتے تھے ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم اور البتہ تمکو جانچینگے تاکہ معلوم کرین جو تم مین لڑائی والے ہین اور ثابت رہنے والے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین اور کہنا شروع کیا ونبلو اخبارنا یعنی تو ہماری خبرونکو تحقیق کریگا اور بار بار اسی لفظ کو کہتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اگر تو ہماری خبرونکو تحقیق کریگا تو ہمکو فضیحت کریگا ہمارے پردے کھولیگا اس کلام کو دوبارہ کہا اور یہ کہا اگر تو ہماری خبرونکو تحقیق کریگا تو ہمکو ہلاک کریگا اور ہمکو عذاب کریگا اور یہ بھی مینے اونکو کہتے سنا کہ اے فضیل تو نے لوگون کے لیئے زینت کی اونکے لیئے بناوٹ کی اونکے واسطے بناؤ کیا یہانتک رہا کرتا رہا کہ اونہون نے تجھے پہچان لیا اور کہنے لگے کہ صالح آدمی ہے سو تیرے حوائج پورے کیئے تیرے لیئے مجالس مین گنجائش کی تیری تعظیم کی تجھے بزرگ سمجھے بخلاف تیرے غیر کے تو ٹوٹے مین رہا کیا برا حال ہے تیرا

اگر یہہ تیرا کام ہے یہہ تیری شان ہے اور مینے اونکو یہہ کہتے سنا کہ اگر تجھہ سے ہوسکے کہ کوئی تجھے نہ پہچانے تو کر تیرا کیا ضرر ہے کہ لوگ تجھے نہ پہچانین اور تیرا کیا نقصان ہے کہ لوگون کے نزدیک تیری ثنا نہ کیجاوے تیرا کیا بگاڑ ہے کہ تو اونکے نزدیک مذموم ہو جبکہ تو اللہ تعالے کے نزدیک محمود ہے تو نہین جانتا کہ کل کو تو کس چیز کی ملاقات کرنیوالا ہے ٹوٹا ہوگا یا خوشی ہوگی کیا تو اپنے کامونکو یاد نہین کرتا کیا تو اپنی آرزوؤن کو کم نہین کرتا کیا تو اپنے اشغال و اثقال کو نہین چھوڑتا تجھے نہین معلوم کہ تیرا کیا حال ہوگا نخ نخ لك ان قيل بخوت واه اه ان قيل شقوت اللهم تب علينا وسامحنا بلطفك يا عظيم ادخل عظيم جرمنا فى عظيم عفوك وكرمك يا ارحم الراحمين ؛

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لوگ اللہ عز وجل کی محبت مین دو قسم ہین ایک خاص دوسرے عام عوام اللہ تعالے کی کثرت نعمت اور دوام احسان کے سبب سے اوسکو دوست رکھتے ہین مگر انکی محبت کم زیادہ ہوتی ہے اور خواص اسلیے کہ اونہون نے اوسکی صفات و اسماء حسنیٰ کو پہچانا وہ اونکے نزدیک مستحق محبت کا ہوا اسلیے کہ وہ اوسکا اہل ہے گو انسے ساری نعمتون کو زائل کردے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بازار کو گیا میرے ہمراہ ایک حبشی لونڈی تھی مین اوسکو بازار مین ایک جگہہ بٹھا گیا اور اوس سے کہدیا کہ تو یہین بیٹھی رہنا یہانتک کہ مین لوٹ کر آؤن پھر مین چلا گیا لوٹ کر اوس جگہہ آیا تو اوسکو وہان نہ پایا مین گھر کیطرف چلا اور مجھے اوسپر نہایت غصہ تھا جب مین گھر پہونچا تو وہ آئی اور مجھہ سے کہا اے میرے مولی تو مجھہ پر جلدی نکرنا اسلیے کہ تو مجھے ایسے لوگون کے درمیان مین بٹھا گیا تھا جو ذکر اللہ نہین کرتے مین ڈری کہ کہین یہہ زمین مین دہس نہ جائین اور مین بھی اونکے ساتھہ ہون مینے کہا خسف اس امت سے موقون کیا گیا ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے اوسنے کہا گو خسف مکان اوٹھایا گیا مگر خسف قلوب تو نہین اوٹھایا گیا یا من خسف بمعرفته قلبه وهو فى غفلة من بلائه وكربه بأوثرائى حميتك و دوائك قبل موتك وفنائك رضى الله عنها ؛

حکایت ابو الحسین دلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھہ سے لوگون نے بیان کیا کہ انطاکیہ مین ایک سیاہ آدمی ہے وہ قلوب پر کلام کرتا ہے مین نے اوسکی ملاقات کا ارادہ کیا جب مینے اوسکو دیکھا تو اوسکے پاس کوئی چیز مباحات سے دیکھی کہ وہ اوسکا بیچنا چاہتا تھا مینے کہا تو یہہ چیز کتنے کو بیچتا ہے اوسنے میری طرف دیکھا پھر کہا بیٹھہ یہانتک کہ مین اسکو بیچون اور اوسکی قیمت سے تجھے کچھہ دون کیونکہ تو دو دن سے بھوکا ہے اور مین فی الحقیقت دو دن سے بھوکا تھا مینے تغافل کیا گویا اوسکی بات کو سنا ہی نہین اور مین اوسکے پاس سے چلا گیا دوسرے آدمی سے کسی چیز کی قیمت کرنے لگا پھر لوٹ کے اوسکے پاس آیا مینے کہا تو یہہ چیز کتنے کو بیچتا ہے اوسنے پھر میری طرف دیکھا اور کہا بیٹھہ جا تو دو دن سے بھوکا ہے یہانتک کہ جب مین بیچ چکون گا تو تجھے اسکی قیمت مین سے کچھہ دونگا ایکبار میرے دل مین اوسکی ہیبت آگئی جب وہ بیچ چکا تو اوسمین سے مجھے کچھہ دیا اور چلدیا مین بھی اوسکے پیچھے چلا اس امید سے کہ جو کچھہ یہہ کیگا مین اوس سے فائدہ حاصل کرونگا اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا جب کوئی حاجت تجھے پیش آوے تو اوسکو اللہ ہی سے کہنا مگر یہہ کہ اوسمین تیرے نفس کے لیے کوئی حظ ہو تو اوسکو نہ کہنا ورنہ تو اللہ سے حجاب کیا جاویگا اور جو شخص یہہ جانتا ہے کہ بیشک اللہ تعالے اوسکو کافی ہے تو اوسکو مخلوق کے اعراض کرنے سے وحشت نہین ہوتی اور نہ مخلوق کی توجہ کرنے سے اوسکو انس ہوتا ہے اوسکو بھروسا ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالے نے اوسکے لیے قسمت کیا ہے وہ اوس سے فوت نہوگا گو لوگ اوس سے اعراض کرین اور جو اوسکے واسطے قسمت نہین کیا ہے وہ اوسکو نہ پہونچے گا گو لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون ؛

حکایت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جبل لکام مین جا رہا تھا میرا گزر ایک وادی پر ہوا وہان درخت بہت تھے سبز و بہت اگا ہوا تھا مین کھڑا ہوا سبزے کی طراوت و تازگی اوسکے حسن و خوبی سے تعجب کر رہا تھا کہ ایک ایسی آواز سنی کہ اوسنے مجھے رولادیا آنسوؤن کی جھڑی لگادی حزن کا ہیجان کردیا مین اوس آواز کیطرف گیا یہانتک کہ اوسنے مجھے ایک غار کے دروازے پر کھڑا کردیا یہہ غار اوس وادی کے کنارے مین تھے وہان

پہونچے کے معلوم ہوا کہ یہہ آواز غار کے اندر سے نکلتی ہے پینے اوسمین جا کے ناگاہ ایک آدمی اہل تعبد و اجتہاد سے اوسمین بیٹھا ہوا ہے پینے اوسکو یہہ بات کہتے سُنا پاک ہے وہ ذات جسنے اپنے روبرو مشتاقون کے دلون کو طاعت کے باغون مین سیر کرایا پاک ہے وہ ذات جسنے اصحاب بصائر کی عقلون مین نہر کو پہونچایا سو وہ اعتماد نہین کرتین مگر اوسپر پاک ہے وہ ذات جسنے نفوس اہل محبت کو مودت کے حوضون پر وارد کیا سو نہین جھکتے مگر اوسکی طرف جو رغبت ہوگیا پینے کہا السلام علیک اے غمون کے دوست اور رنجون کے مصاحب اوسنے کہا وعلیک السلام تجھے کس بات نے ایسے آدمی کیطرف پہونچایا جسکو سوال کے خوف نے مخلوق سے تنہا کیا اور وہ اپنے نفس کے محاسبے مین مشغول تکلف کی باتون سے غافل ہے پینے کہا تصفح و اعتبار مین رغبت کرنے نے اور قلوب مقربین و ابرار سے التماس مواہب نے مجھے تیری طرف پہونچایا اوسنے کہا اے جوان بیشک اللہ تعالے کے لئے ایسے بندے ہین کہ اونکے دلون مین شغف کی چقماق نے نار رہق کو نکالا ہے سو اونکی روحین شدت اشتیاق کیوجہ سے ریاض ملکوت مین چرتی ہین اور جو کچھہ کہ جبروت کے پردون مین اونکے لئے ذخیرہ کیا گیا ہے اوسکی طرف دیکھتے ہین پینے کہا تم اون لوگون کا وصف مجھہ سے بیان کرو اوسنے کہا وہ ایسے لوگ ہین کہ وہ اوسکی کمف رحمت کیطرف جا گیر ہوئے اور اونہون نے اوسکی شراب محبت کے پیالے پیئے پھر کہا اے میرے سید تو مجھے اونکے ساتھہ ملادے اور اونکے اعمال کی مجھے توفیق دے پینے کہا تم مجھے کوئی وصیت نہین کرتے اوسنے کہا تو اللہ تعالے کو دوست رکھہ اسلئے کہ تو اوسکی ملاقات کا مشتاق ہو اوسکے لئے ایک ایسا دن ہے کہ وہ اوسمین اپنے اولیا کیواسطے تجلی فرماویگا پھر چند شعر پڑے رضی اللہ عنہ +

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین آدہی رات کے وقت جبل لبنان پر جا رہا تھا بلوط کے پیڑون کا ایک چھپر دیکھا ناگاہ ایک جوان آدمی نے اوسمین سے سر نکالا اوسکا چہرہ چاند سے زیادہ خوبصورت تھا اور یہہ کلمات کہے شهد لك قلبي في النوازل بنهاية الصفات الكوامل وحيرت القلوب في كنه ذاتك وسكرتها ببراهم محبتك وكيف لا يشهد لك قلبي بذلك ولا يحس قلبي ان يالف غيرك هيهات هيهات لقد خاب لديك المقصورون عنك پھر اوسنے چھپر مین سر گھسا لیا اوسکا کلام مجھہ سے فوت ہوگیا طلوع فجر تک مین اوسی جگہہ ٹھیرا رہا پھر اوسنے سر نکالا چاند کیطرف دیکھا اور یہہ کلمات کہے اشرقت بنورك السموات والارض وانارت بنورك الظلمات وحجبت جلالك عن العيون ووصلت به معارف القلوب پھر کہا يا التجائي اليك في حزني لتنظر الي نظرة من نادبته فاجاب پھر مین اوسکی طرف دوڑا اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اللہ تعالے تجھپر رحم کرے مین تجھہ سے ایک مسئلہ پوچھتا ہون اوسنے کہا نہین مینے کہا کیون اوسنے کہا اسلئے کہ تیرا خوف میرے دل سے نہین نکلا ہے مینے کہا اے میرے دوست تجھے کس چیز نے مجھہ سے ڈرایا اوسنے کہا بطالتك في يوم شغلك وتركك الزاد ليوم معادك ووقوفك على الظنون یا ذا النون مین غش کھا کے گر پڑا مجھے ہوش نہ آیا مگر جب آفتاب کی گرمی لگی پھر مینے سر اوٹھایا تو نہ جوان تھا نہ چھپر مین کپڑا ہوا اور نہ چلدیا اور میرے دل مین اوسکی حسرت تھی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ذوالنون رضی اللہ عنہ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی اونہون نے کہا اللہ پر کھوئے گئے جسم جہان کیطرح رہگئے اللہ تعالے کے اجلال کیوجہ سے پھر کہا اکبر مجھے گمان ہوا کہ اونکی تکبیر کی ہیبت سے میرا دل منقطع ہوگیا ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ساحل شام پر بعض متعبدین کو مینے سنا کہ وہ یہہ فرماتے تھے ان لله تبارك وتعالے عبادا عرفوه بيقين من معرفته فشمروا قصد اليه احتملوا فيه المصائب لما يرجون عنده من الرغائب صحبوا الدنيا بالاشجان وتنعموا فيها بطول الاحزان فانظروا اليها بعين راغب وما تزودوا منها الا كزاد الراكب خافوا البيات فاسرعوا ورجوا النجاة فازعجوا وبذلوا لمحج نفوسهم في رضا سيدهم ونصبوا الآخرة نصب اعينهم واصغوا اليها بآذان قلوبهم فلو لم ايت قوما خربلا شفاههم نحصا بطونهم خزينة قلوبهم ناحلة اجسادهم باكية اعينهم

لو یصحبوا التعلیل والتسویف وقنعوا من الدنیا بقوت طفیف لبسوا من اللباس اطمارا بالیة وسکنوا من البلاد قفرا خالیة هربوا من الاوطان واستبدلوا الوحدة من الاخدان فلو رایتهم لرایت قوما قد ذبحهم اللیل بسکاکین السهر وفصل اعضاءهم بمناجز التعب خمص البطون لطول السری شعث الرؤس لفقد الکری قد وصلوا الکلال بالکلال وتاهبوا للنقلة والارتحال رضی اللہ عنهم ؛

حکایت ۳۵ ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بیت المقدس کے پہاڑون مین تنہا ناگاہ ایک شخص دیکہا خوف کا تہمد باندہے رجا کی چادر اوڑہے ہوئے تہا مین اوسکی طرف بڑہا اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے تم کہان سے آئے کہا ظیرۃ الانس سے مینے کہا کدہر جاتے ہو کہا راحت نفس کیطرف پہر کچہہ شعر پڑہتا ہوا چلا گیا ؛

حکایت ۳۶ امام ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ابتدا مین مجہے تردد ہوا کہ دشت و بیابان مین جاکے اللہ تعالے کیطرف منقطع ہوجاؤن یا آبادی شہر مین رہون علما واخیار کی صحبت اختیار کرون مین اس تردد مین تہا کہ کسی نے مجہہ سے بیان کیا کہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر ایک ولی ہین مین نے اونکی ملاقات کا قصد کیا شام کے بعد مین وہان پہونچا مینے کہا اس رات صبح تک اونکے پاس بجاؤن غار کے دروازے پر رات رہا مینے اونکو سنا کہ وہ غار کے اندر یہہ کہہ رہے تہے الٰہی بیشک تیرے بندون سے ایسے لوگ ہین کہ اونہون نے تجہہ سے سوال کیا کہ تو اونکے لئے اپنی مخلوق کو مسخر کردے سو تونے اونکے واسطے مخلوق کو مسخر کردیا وہ اس بات کے ساتہہ تجہہ سے راضی ہوگئی اور مین تجہہ سے یہہ سوال کرتا ہون کہ تو اپنی خلق کو مجہہ پر ٹہاکر دے تاکہ یارب العالمین سوا تیرے میرے لئے کوئی ملجا نہو مینے اپنے نفس سے کہا کہ سن تو یہہ شیخ کونسے دریا سے پانی بہرتا ہے جب صبح ہوئی تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا مینے سلام کیا اونکا رعب مجہپر چہاگیا مینے عرض کیا یا سیدی آپکا کیا حال ہے اونہون نے کہا مین اللہ تعالے سے رضا و تسلیم کی سردی کا شکوہ کرتا ہون جیسا کہ تو تدبیر و اختیار کی گرمی کا شکوہ کرتا ہے مینے عرض کیا یا سیدی تدبیر و اختیار کی گرمی کو تو مین پہچانتا ہون اور مین ابتک اوسی مین ہون رضا و تسلیم کی سردی کیا چیز ہے اور آپ کیون اسکا شکوہ کرتے ہین فرمایا مین اس سے ڈرتا ہون کہ کہین ان دونون کی حلاوت اور سے مجہے مشغول نکردے مینے عرض کیا یا سیدی مینے آپکو سنا کہ آپ یون کہتے تہے پہر مینے اوسکا ذکر کیا اونہون نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے بیٹے تو ہرگز یہہ نہ کہنا کہ میرے لئے تسخیر کردے یون کہنا کہ الٰہی تو میرے لئے ہوجا تو دیکہتا ہے کہ وہ جسکے لئے ہوجاوے تو وہ کسی دوسری چیز کا محتاج ہوگا تو پہر یہہ کیا جنابت ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے بعض مشائخ جلیل جامع علم و صلاح سے یہہ سنا کہ جب کوئی شخص اونسے دعا کی درخواست کرتا تو یہہ فرماتے کان اللہ لک یعنی اللہ تعالے تیرے لئے ہوجاوے قسم ہے اللہ کی اگرچہ اس کلمے کے لفظ تہوڑے ہین مگر اسکی قدر بہت بڑی ہے اسلئے کہ باوجود اختصار کے ہر مطلوب کا جامع ہے کیونکہ جب اللہ تعالے اسکے لئے ہوگیا تو وہ محبوبات اوسکو عنایت فرماویگا اور مرہوبات سے اوسکی کفایت کریگا لیکن اتنی بات ہے کہ جو شخص اللہ تعالے کے لئے ہوجاتا ہے تو اوسکے لئے اللہ تعالے ہوجاتا ہے جیسا کہ جو شخص اللہ تعالے کو اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالے اوسکو اختیار کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالے سے راضی ہوتا ہے تو اللہ تعالے بہی اوس سے راضی ہوتا ہے اسی طرح باقی صفات محمودہ کہ جنکے اتصاف پر قدرت نہین رکہتے مگر وہ لوگ جنکو اللہ تعالے نے اپنے حضرت قدس کے لئے برگزیدہ فرمایا ہے اور کدورات نفس سے اونکو پاک و صاف کردیا ہے ونحن نستغفر اللہ من اقوال بلا افعال ونسألہ التوبة والتوفیق وصلاح الحال وحسن الخاتمة فی المآل انه المنان الجواد المفضال آمین یارب العالمین ؛

حکایت ۳۷ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین اور شیخ ابو نصر خرائطی رحمہ اللہ کسی رات ایک جگہہ تہے ہمنے کچہہ مذاکرہ علمی کیا خرائطی نے کہا کہ جو شخص اللہ تعالے کا ذکر کرتا ہے اوسکو اول ذکر مین یہہ فائدہ ہے کہ وہ یہہ بات جان لیتا ہے کہ بیشک اللہ تعالے نے اوسکا ذکر فرمایا اسلئے کہ اسنے اللہ تعالے کے ذکر کرنے کے سبب سے اوسکا ذکر کیا مین نے اس بات مین اونکی مخالفت کی خرائطی نے کہا اگر خضر علیہ السلام یہان ہوتے تو اس بات کی صحت پر گواہی دیتے جب

اونہون نے یہ لفظ کہا تو ہمنے دیکہا کہ ناگاہ ایک شخص آسمان زمین کے درمیان مین چلا آتا ہے یہانتک کہ وہ ہماری طرف آیا ہمکو سلام کیا اور کہا سچ کہا الذاکر اللہ تعالے بفضل ذکر اللہ سبحانہ لہ ذکرہ ہم سمجہ گئے کہ وہ خضر علیہ السلام تہے ؛

ذکر لفظ سلام بر خضر علیہ السلام

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اس بات مین اختلاف ہے کہ خضر پر اسی طرح اون لوگون پر جنکی نبوت مین اختلاف ہے لفظ سلام ذکر کرنا چاہیے یا نہین بعض علما فرماتے ہین کہ اونپر لفظ سلام کہنا جائز ہے اور بعض کہتے ہین جائز نہین ہے بلکہ سلام خاص ہے ساتہہ انبیار و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے رہے وہ لوگ جوانکے سوا ہین سو اونپر صرف رضی اللہ عنہ کے ساتہہ اقتصار کرنا چاہیے قائل اول کی گویا غرض یہہ ہے کہ جنکی نبوت مین اختلاف ہے گو وہ درجہ انبیار علیہم السلام سے نازل ہین لیکن اپنے غیر سے تو بڑہے ہوئے ہین سو اونکے لئے درجہ ہین ہین ثابت ہے پس اونکے واسطے دعا بھی ایسی چاہیے جو کہ ہین ہو یعنی انبیار و ملائکہ کے لئے لفظ صلوٰۃ ذکر کیا جاوے اور صحابہ وسائر اولیار و علمار کے واسطے رضی اللہ عنہ اور جو لوگ انکے درمیان مین ہین اونکے واسطے لفظ سلام کہا جاوے یہہ قول انشار اللہ تعالے لا باس بہ ہے بلکہ یہہ بہتر ہے گو اکثر کا قول اسکے خلاف کیون نہو مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ مین اس مسئلے مین اختلاف ہے جو شخص مذہب سے واقف ہے وہ اوسکو خوب جانتا ہے واللہ سبحانہ وتعالے اعلم ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے ایک عورت کو بطریق توکل سیاحت کرتے دیکہا بالون کا کرتہ پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئی تہی مینے اوس سے کہا اللہ تجہپر رحم کرے سیاحت عورتون کے لئے درست نہین ہے اوسنے کہا دور ہو میرے پاس سے اے مغرور کیا تونے اللہ تعالے کی کتاب نہین پڑہی مینے کہا ہان پڑہی ہے اوسنے کہا پڑہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا اب مین سمجہ گیا کہ یہہ تو علم سے بہری ہوئی ہے مینے کہا تو نے اللہ تعالے کو کس چیز سے پہچانا اوسنے کہا مینے اللہ کو اللہ سے پہچانا اور جو اللہ تعالے کے سوا ہے اوسکو اللہ کے نور سے پہچانا مینے کہا اللہ تعالے کا اسم اعظم کیا ہے اوسنے کہا ہو اللہ کا اسم اعظم ہے رضی اللہ عنہا آمین ؛

حکایت بعض عارفین نے فرمایا مساکین اہل غفلت کثرت اعمال مین مشغول ہوتے ہین اوسکو بڑا جانتے ہین اوسکے ساتہہ فخر کرتے ہین رہے اہل معرفت سو وہ اگر اہل سموات وارض کا عمل ازل سے ابد تک کرین تو بھی بمقابلہ اللہ تعالے کی عظمت کے اونکی نظر مین زیادہ حقیر ہو ایک رائی کے دانہ سے جو کہ آسمان وزمین کے درمیان مین پڑا ہو ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک وقت اپنے کسی سیاحت مین تہا کہ ناگاہ مجھے ایک شیخ ملا اوسکے چہرہ پر عارفین کی علامت تہی مینے اوس سے کہا اللہ تعالے تجہپر رحم فرماوے اللہ تعالے کیطرف راہ کسطرح ہے اوسنے کہا اگر تو اللہ تعالے کو پہچانتا تو اوسکی طرف راہ بھی پہچانتا پہر کہا تو خلاف واختلاف کو چہوڑ دے مینے کہا اللہ تعالے تجہپر رحم کرے کیا علما کا خلاف اللہ تعالے کیطرف سے رحمت نہین ہے اوس نے کہا ہے مگر تجرید توحید مین مینے پوچہا تجرید توحید کیا چیز ہے اوس نے کہا فقدان رؤیۃ باسواہ لوجدانہ مینے کہا کیا عارف مسرور ہوتا ہے اوسنے کہا کیا عارف محزون ہوتا ہے مینے کہا کیا یہہ نہین ہے کہ جو شخص اللہ تعالے کو پہچانتا ہے اوسکا ہم طویل ہوتا ہے اوسنے کہا بلکہ جو شخص اللہ تعالے کو پہچانتا ہے اوسکا ہم زائل ہوجاتا ہے مینے کہا کیا عارفین کے دلون کو دنیا متغیر کردیتی ہے اوسنے کہا کیا عقبیٰ اونکے دلونکو متغیر کردیتی ہے یہانتک کہ دنیا اونکو متغیر کرے مینے کہا کیا یہہ بات نہین ہے کہ جو شخص اللہ تعالے کو پہچانتا ہے وہ وحشی ہوجاتا ہے اوسنے کہا اللہ کی پناہ کہ عارف وحشی ہو لیکن وہ تو مہاجر متحیر ہوتا ہے مینے کہا کیا عارف سوا اللہ تعالے کے اور کسی چیز پر تاسف بھی کرتا ہے اوسنے کہا کیا عارف اللہ تعالے کے سوا اور کسی چیز کو پہچانتا ہے کہ اوسپر افسوس کرے مین نے کہا کیا عارف

اپنے رب کیطرف مشتاق ہوتا ہے اوس نے کہا کیا عارف طرفۃ العین اوس سے غائب ہوتا ہے کہ اوسکی طرف مشتاق ہو مینے کہا اسم اللہ اعظم کیا ہے اوسنے کہا وہ یہہ ہے کہ تو کہے اللہ اور تو اوس سے ڈرے مین نے کہا کہ مین تو بہت وقت اوسکو کہتا ہون اور میرے دل مین ہیبت نہین آتی اوسنے کہا اسلئے نہین آتی کہ تو اللہ کہتا ہے اس حیثیت سے کہ تو ہے نہ اس حیثیت سے کہ وہ ہے مینے کہا تو مجھے وعظ کر اوسنے کہا تجھے یہی وعظ کافی ہے کہ تو یقین کرلے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے پھر مین اوسکے پاس سے کھڑا ہو گیا مینے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو کہا وہ تیری سب حالتون مین تجھپر مطلع ہے تو اوسکو نہ بھول رضی اللہ عنہا آمین ؛

حکایت شیخ ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم شیخ ابو احمد اندلسی کے پاس گئے ہم ایک جماعت مریدون کی تھے ہمنے اونکی زیارت کا قصد کیا تھا ہمنے دیکھا کہ اونکے گرد ایک خلق عظیم بیٹھی ہوئی تھی اور نقبا یعنی قوم کے سردار تھے ہر نقیب کے ہاتھہ کے نیچے بہت لوگ تھے شیخ نے ہماری طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جب لڑکا معلم کے پاس آتا ہے اور اوسکی تختی دہلی دہلائی صاف ہوتی ہے تو معلم اوسکے لئے لکھدیتا ہے اور جبکہ وہ آوے اور اوسکی تختی بھری ہوئی ہو تو وہ اوسکے واسطے کہان لکھے تو وہ اوس سے کہتا ہے کہ لوٹ جاوے پھر شیخ نے دوبارہ ہماری طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص کہ مختلف پانی پیتا ہے تو اوسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہے اور جو ایک ہی پانی پر اقتصار کرتا ہے اوسکا مزاج تغیر سے صحیح سالم رہتا ہے ابو العباس کہتے ہین کہ مینے شیخ ابو حامد کے اصحاب سے چار سو جوان آدمیون کو دیکھا کہ وہ سب ایک گھر مین تھے پندرہ پندرہ برس کی عمر سب کی تھی یا اسکے قریب اون سبکو کشف حاصل تھا ایک دن شیخ نے اپنا خادم میرے پاس بھیجا مین اوسکے ہمراہ چلا مینے دیکھا کہ شیخ کی خدمت مین ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے اور وہ کچھہ فرما رہے ہین جب مین بیٹھا تو مین لے لیا گیا یعنی مین اپنے نفس سے اور اس عالم سے غائب ہو گیا اور عالم ملکوت سے کوئی چیز میرے لئے کشف کیگئی شیخ کو مینے دیکھا کہ وہ میرے سر پر کھڑے ہوئے ہین اور ایک بسولا اونکے پاس ہے اور وہ مجھے ہدم کر رہے ہین مین مشاہدہ کر رہا ہون کہ میرے اعضا جدا ہوکے زمین پر گر رہے ہین یہانتک کہ میرے ٹخنے تک پہونچے مجھہ مین کوئی چیز ایسی نہین بچی کہ اوسمین ہدم نہ پہونچا ہو پھر اونہون نے میرے ٹخنے سے نئی بنا بنانا شروع کیا یہانتک کہ دماغ تک پہونچے پھر مجھہ سے فرمایا کہ تو ایستغنی ہو گیا اپنے شہر کو چلا جا پھر جب مین شیخ کے سامنے سے گزرا تو عالم علوی اسطرح سے میرے لئے منکشف ہو گیا کہ اوسمین سے کوئی چیز مجھہ سے پوشیدہ نہ رہی رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین اپنی سیاحت مین شیخ ابو العباس مرسی رضی اللہ عنہ پر وارد ہوا یہہ نہایت جلیل القدر آدمی تھے جب مین اونکے پاس بیٹھا تو ایک سائل نے اونسے سوال کیا اور کہا یا سیدی کون افضل ہے عقل یا روح مینے مشاہدہ کیا کہ شیخ کی روح کو سیر کرایا گیا اور میری روح بھی اونکے ساتھہ سیر کرائی گئی یہانتک کہ ہم سمار دنیا پر پہونچے مین وہان کے فرشتے اور نور دیکھنے مین مشغول ہوا اور شیخ میرے پاس سے غائب ہو گئے مینے ٹہیرنے کی جگہہ تلاش کی کہ وہان ٹہیرون سو مینے اوسکو نہ پایا پھر مین اور تیز اڑا اور دوڑ کیا شیخ کو دیکھا تو وہ اپنی غیبت میں مستغرق تھے ایک لحظے کے بعد حاضر ہو گئے سائل سے فرمایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمراہ جبریل علیہ السلام کے سیر کرایا گیا تو جبریل علیہ السلام آپکے ہمراہ اپنی حد تک پہونچے اور ٹہیر گئے اور کہا یا محمد ہم مین سے کوئی نہین ہے مگر اوسکے لئے ایک مقام معلوم ہے جب سے مین پیدا کیا گیا ہون اس جگہہ سے مین نے تجاوز نہین کیا ؛

اگر یک سر موے برتر پرم		فروغ تجلی بسوزد پرم

پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام کیطرف آگے بڑھے جو کہ اوسکے ساتھہ متصل تھا سو جبریل علیہ السلام روح تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوقات عقل تھے اونہون نے علم کو اوسکے معدن سے لیا نہ تقلید سے لیا نہ معقول سے اسیطرح جو لوگ کہ اس طائفے کے شیوخ ارباب معارف وعلوم لدنیہ ہین اونکی بھی یہی عادت ہے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس شخص نے غایات کو مبادی مین طلب کیا وہ راہ سے بھک گیا اور یہہ بھی فرمایا کہ لازم کر ادب کو اور اپنی حد کو عبودیت سے اور کسی چیز کے ساتھہ تعرض نکر اگر وہ اوسکا ارادہ تیرے لئے کریگا تو تجھے اوس تک پہونچا دیگا اور یہہ بھی فرمایا کہ رعایت کے ساتھہ تھوڑا عمل بھی منجح ہے رضی اللہ عنہ آمین ؛

حکایت عبد اللہ بن احنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مصر سے نکلا و زیارت کے لئے جاتا تھا مجھے عیسی بن یونس رحمہ اللہ نے دیکھا مجھہ سے کہا کہ مین تجھے راہ بتاؤن مینے کہا ہان کہا تو صور کو جا وہان ایک بوڑھا اور ایک جوان آدمی حالت مراقبہ مین جمع ہین اگر تو اونکی طرف ایک نظر دیکھہ لیگا تو یہہ دیکھہ لینا بقیہ عمر تجھے کفایت کریگا پھر مین اونکے پاس گیا اور مین بھوکا پیاسا تھا اور میرے بدن پر کوئی ایسی چیز بھی نتھی جس سے دھوپ کا بچاؤ ہوسکے اونکو دیکھا تو وہ قبلے کیطرف موند کئے ہوئے بیٹھے تھے مینے اونکو سلام کیا اونھون نے مجھسے کچھہ بات نکی مینے کہا کہ مین تمھین اللہ تعالے کی قسم دیتا ہون کہ تم مجھہ سے بات کرو بوڑھے آدمی نے سر اوٹھایا اور کہا اے ابن احنف کس بات نے تیرے شغل کو کم کردیا کہ تو فارغ ہوکے ہماری طرف آیا پھر اوسنے سر جھکا لیا مین اونکے روبرو ٹھیرا رہا یہانتک کہ جسنے ظہر عصر کی نماز پڑہی اور بھوک پیاس سب جاتی رہی مینے جوان سے کہا کہ تو مجھے کوئی نصیحت کر جس سے مجھے نفع ہو اوسنے کہا ہم تو مصیبت والے ہین ہمارے لئے زبان وعظ نہین ہے پھر مین تین دن تین رات اونکے نزدیک ٹھیرا رہا اس مدت مین نہ اسنے کھانا کھایا نہ پانی پیا جب تیسرے دن کی تمام ہوئی تو مینے اپنے جی مین کہا کہ مین ضرور اسنے کسی وصیت کا سوال کرون جس سے بقیہ عمر مجھے نفع ہو جوان نے سر اوٹھایا اور کہا کہ تو ایسے شخص کی صحبت اختیار کر کہ وہ اپنی نظر سے اللہ تعالے کو تجھے یاد دلاوے اور زبان فعل سے تجھے وعظ کرے نہ زبان قول سے پھر مینے التفات کیا تو اونکو نہ دیکھا رضی اللہ عنہما زبان حال نے یہہ شعر پڑہا ؎

شدوا المطایا قبیل الصبح وارتحلوا	وخلفونی علی الاطلال ابکیہا

باب تیرہوان کرامات اولیا رضی اللہ عنہم کے بیان مین

اسمین چند فصلین ہین ۔

فصل اول بیان مین فضائل اولیا اللہ کے جو قرآن شریف مین وارد ہوئے ہین ؛

قرآن مجید مین بہت جگہہ انکی فضیلت بیان فرمائی ہے مگر اختصار کے لئے دس آیتین یہان لکھی جاتی ہین پہلی فرمایا اللہ تعالے نے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا یسئلون الناس الحافا یعنی دنیا ہے اونمین سکونت جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین سمجھے اونکو بیخبر محفوظ اونکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے اونکو اونکے چہرے سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر دوسری آیت فرمایا اللہ تعالے نے من اہل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون ایات اللہ اناء اللیل وہم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الآخر ویأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین یعنی اہل کتاب مین ایک فرقہ ہے سیدہی راہ پہ پڑہتے ہین آیتین اللہ کی راتون کے وقت اور وہ سجدے کرتے ہین یقین لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہین پسندبات کا اور منع کرتے ہین ناپسند سے اور دوڑتے ہین نیک کامون پر وہ لوگ نیکبختون مین ہین تیسری آیت فرمایا اللہ تعالے نے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما

یعنی اور جو لوگ حکم مین چلتے ہین اللہ کے اور رسول کے سو اونکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہید اور نیکبخت اور خوب ہے اونکی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ بس ہے خبر رکھنے والا ف نبی وہ لوگ ہین جنکو اللہ کی طرف سے وحی آوے یعنی فرشتہ ظاہر ہین پیغام کہہ جاوے اور صدیق وہ کہ جو وحی ہین آئے اونکا جی آپ ہی اوپر گواہی دے اور شہید وہ جنکو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اوسپر جان دیتے ہین اور نیکبخت وہ جنکی طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے تو جو لوگ ایسے نہین لیکن حکم برداری مین لگے جاتے ہین اللہ انکو بھی اونکے ساتھ گنے گا چوتھی آیت اللہ عزوجل نے فرمایا یحبھم ویحبونہ یعنی وہ اونکو چاہتا ہے اور وہ اوسکو چاہتے ہین پانچوین الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین اٰمنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم یعنی سن رکھو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اونپر نہ وہ غم کھاوین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیزگرتے اونکو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی چھٹی آیت فرمایا اللہ تعالے نے ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یعنی وہ جو میرے بندے ہین اونپر نہین تیری حکومت ساتوین آیت فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عینک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا یعنی اور تھام رکھہ آپکو اونکے ساتھ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہین اوسکے مونہہ کے اور نہ دوڑین تیری آنکھین اونکو چھوڑکر تلاش مین رونق دنیا کے زندگی کی اور نہ کہا مان اوسکا جسکا دل غافل کیا ہمنے اپنی یاد سے آٹھوین آیت فرمایا اللہ تعالے نے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین یعنی اور جنہون نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سو جہاد سے اونکو اپنی راہین اور بیشک اللہ ساتھ ہے نیکی والون کے ف اپنی راہین یعنی راہ قرب کی اور رضا کی جو بہشت ہے نوین آیت اللہ جل شانہ نے ارشاد کیا من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ یعنی ایمان والون مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے دسوین آیت فرمایا اللہ پاک نے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلا من غفور رحیم یعنی تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر سیدھے رہے اونپر اترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے ؛

فصل بیان مین فضائل اولیاء رضی اللہ عنہم کی جو احادیث مین وارد ہوئے ہین

پہلی حدیث صحیح بخاری مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک فرمایا اللہ تبارک وتعالے نے کہ جس شخص نے دشمنی کی میرے ولی سے پس مقرر خبر دی مینے اوسکو لڑائی کی اور نہین قریب ہوا میری طرف میرا بندہ ساتھہ کسی چیز کے کہ وہ مجھے زیادہ محبوب ہو اوس چیز سے کہ فرض کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ نزدیک ہوتا رہتا ہے میری طرف نوافل کے ساتھہ یہانتک کہ مین اوسکو دوست رکھتا ہون پس جب مینے اوسکو دوست رکھا تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اوسکی آنکھہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اوسکا ہاتھہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھہ سے سوال کرے تو مین اوسکو دون اور اگر وہ مجھہ سے پناہ چاہے تو مین مقرر اوسکو پناہ دون دوسری حدیث صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ تیسری حدیث صحیحین مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ ایک آدمی آیا اوس نے عرض کیا یارسول اللہ کونسا آدمی افضل ہے فرمایا وہ مؤمن کہ اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے اللہ تعالے کی راہ مین
کہا پھر کون فرمایا پھر وہ آدمی کہ کسی شعب مین شعاب سے عزلت کرتا ہے اللہ تعالے کی عبادت کرتا ہے ایک روایت مین یہہ ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگونکو
اپنی شر سے بچاتا ہے چوتھی حدیث صحیح بخاری مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کاندہا پکڑا اور فرمایا
تو دنیا مین گویا تو مسافر ہے یا راستہ گزرنے والا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے جب تو شام کرلے تو صبح کا انتظار نکر اور جب تو صبح کرلے تو شام کا
انتظار نکر اور لے اپنی صحت سے اپنے مرض کے لئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے پانچوین حدیث ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل ہونگے فقرا جنت مین پانسو برس پہلے اغنیا سے ترمذی نے کہا یہہ حسن صحیح ہے امام
یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے بعض فقرا واجدین کو سنا کہ وہ گاتا تھا روتا تھا اور اپنے گانے مین یہہ کہتا تھا قال لنا حبیبنا الیوم لهم غدا لنا
یعنی ہم سے ہمارے حبیب نے کہا کہ آج وہ اونکے واسطے ہے کل کو ہمارے لئے ہوگا چھٹی حدیث صحیحین مین حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو عام لوگ جو اوسمین داخل ہوئے مساکین تھے اور مالدار لوگ روکے گئے تھے سوا اس بات کے کہ
دوزخ والون کو دوزخ کی طرف حکم ہو چکا تھا اور دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو عام لوگ جو اوسمین داخل ہوئے عورتین تھین ساتوین حدیث صحیحین
مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک شخص کا گزر ہوا آپنے ایک شخص سے جو آپکے پاس بیٹھا ہوا
تھا فرمایا کہ تیری راے اس شخص کے حق مین کیا ہے اوسنے کہا یہہ ایک آدمی ہے اشراف سے واللہ یہہ اسکے لائق ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو اسکا نکاح کردین اگر یہہ
سفارش کرے تو قبول کرین آپنے سکوت فرمایا پھر دوسرا آدمی گزرا آپنے اوس شخص سے فرمایا کہ اس شخص کے حق مین تیری کیا راے ہے اوسنے عرض کیا
یارسول اللہ یہہ ایک آدمی ہے فقرا مسلمین سے یہہ اسکے لائق ہے کہ اگر نکاح کا پیغام کرے تو اس سے نکاح نکرین اگر سفارش کرے تو قبول نکرین اگر یہہ کچھ کہے
تو اسکی بات کو نہ سنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ بہتر ہے زمین بھر اوسکی مثل سے آٹھوین حدیث صحیحین مین ابوموسی اشعری رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین ہے مثل ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کی مگر جیسے مشک کا حامل اور بھٹی کا پھونکنے والا سو مشک
کا اوٹھانیوالا یا تو تجھے دیگا یا تو اوس سے خریدیگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا نویں
حدیث ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا معاذ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے فرمایا اللہ عزوجل
نے جو لوگ میرے جلال ہین آپسمین دوستی رکھتے ہین اونکے لئے نور کے منبر ہین انبیا و شہدا اونسے غبطہ کرینگے ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور
مؤطای امام مالک رضی اللہ عنہ مین اونکی اسناد صحیح سے یون آیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالے فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت اون لوگون کے لئے جو
آپسمین دوستی رکھتے ہین میری ذات مین اور آپسمین بیٹھنے والے میری ذات مین اور ایکدوسرے کے لئے زیارت کرتے ہین میری ذات کی دسوین حدیث
صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ہین کہ سایہ دیگا اللہ اونکو اپنے سایہ کے نیچے
جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے اور سایہ نہوگا امام عادل اور وہ جوان جسنے اللہ تعالے کی عبادت مین نشو و نما پایا اور وہ آدمی جسکا دل مسجد
مین لگا ہوا ہے اور دو آدمی جنہون نے آپسمین محبت کی اللہ عزوجل کی ذات مین اوسی پر جمع ہوئے اور اوسی پر جدا ہوئے اور وہ آدمی جسکو منصب
وجمال والی عورت نے بلایا تو اوسنے کہا کہ مین بیشک اللہ تعالے سے ڈرتا ہون اور وہ آدمی جسنے صدقہ دیا اور اوسکو چھپایا یہانتک کہ اوسکا بایان
ہاتھہ نہین جانتا ہے کہ اوسکے دہنے ہاتھہ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا پھر اوسکی دونون آنکھین بہ نکلین امام یافعی رحمہ اللہ
تعالے فرماتے ہین کہ یہہ دس حدیثین سب کی سب صحیح ہین اب اور چند حدیثین ذکر کیجاتی ہین جنکو ایک جماعت نے ائمہ سے باسانید خود اپنی کتابونمین

ذکر کیا ہے پہلی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ابدال چالیس آدمی ہین بائیس شام مین اٹھارہ عراق مین جب اونمین سے ایک مرجاتا ہے تو اللہ اوسکی جگہہ دوسرے کو بدل دیتا ہے پھر جب امر آجاویگا تو سب قبض کیے جاوینگے دوسری حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تبارک وتعالے کے لئے زمین مین تین سو آدمی ہین اونکے دل آدم علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے لئے چالیس آدمی ہین جنکے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے واسطے سات آدمی ہین جنکے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے لئے پانچ آدمی ہین جنکے دل جبرئیل علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے لئے تین آدمی ہین جنکے دل میکائیل علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے لئے ایک آدمی ہے جسکا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہے جب یہہ ایک مرجاتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ تین آدمیون مین سے اور جب تین مین سے مرجاتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ پانچ مین سے اور جب پانچ مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ سات مین سے اور جب سات مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ چالیس مین سے اور جب چالیس مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ تین سو مین سے اور جب تین سو مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ عام لوگون مین سے دفع کرتا ہے اللہ انکے سبب سے بلا کو اس امت سے اور بعض نے عزرائیل علیہ السلام کا ذکر کیا اور موسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہین کیا انکی جگہہ ابراہیم علیہ السلام کو ٹھیرایا اور انکی جگہہ جبرئیل علیہ السلام کو اور اونکی جگہہ میکائیل علیہ السلام کو اور انکی جگہہ اسرافیل علیہ السلام کو اور انکی جگہہ عزرائیل علیہ السلام کو **فائدہ** ایک شخص جسکا ذکر اس حدیث مین ہے وہ قطب ہے اور وہی غوث ہے اوسکا مرتبہ اولیا سے ایسا ہے جیسے نقطہ دائرہ سے جو کہ دائرے کا مرکز ہے اس شخص کے سبب سے صلاح عالم واقع ہوتی ہے **فائدہ** بعض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قلب شریف کو جملہ قلوب انبیاء وملائکہ واولیاء مین ذکر نہین فرمایا اسلئے کہ اللہ تعالے نے عالم خلق وامر مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے کوئی قلب اعز واطف واشرف نہین پیدا کیا پس انبیاء وملائکہ واولیاء صلوات اللہ علیہم کے قلوب بہ نسبت آپکے قلب شریف کے ایسے ہین جیسے سارے تارے بہ نسبت کمال آفتاب کے شیخ عارف ابوالحسن نوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حق سبحانہ نے قلوب کا مشاہدہ کیا تو کوئی قلب زیادہ مشتاق اپنی طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے نہ پایا سو دیدار وبات چیت کی جلدی کے لیے معراج کے ساتھہ آپکا اکرام فرمایا شیخ عارف بحر معارف ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام کی روحین میدان معرفت مین دوڑین تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح شریف سارے انبیاء کی ارواح سے ریاض وصال کیطرف آگے بڑھگئی تیسری حدیث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ ابدال شام مین نجبار مصر مین عصائب عراق مین نقبار خراسان مین اوتاد باقی زمین مین ہین اور خضر علیہ السلام قوم کے سردار ہین خضر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا تین سو آدمی اولیا ستر نجبار چالیس اوتاد ارض دس نقبار سات عرفاء تین مختارین ہین اور ایک اونمین غوث ہے رضی اللہ عنہم اجمعین چوتھی حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے فرمایا بیشک اللہ کے لئے کئی بندے ہین کہ اونکو ابدال کہتے ہین یہہ لوگ جس مرتبے کو پہونچے کچھہ کثرت صوم وصلوٰۃ تخشع وحسن خلیہ کے سبب سے نہین پہونچے لیکن صدق ورع اور حسن نیت وسلامت صدور اور سب مسلمانونپر رحم کرنے کی وجہ سے پہونچی اللہ تعالے نے جان بوجھہ کے انکو برگزیدہ فرمایا اور اپنی ذات کے لئے انکو چن لیا یہہ چالیس آدمی ہین ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر نہین مرتا اونمین سے کوئی آدمی یہانتک کہ اللہ مقرر پیدا کرتا ہے اوس شخص کو جو اوسکا خلیفہ ہو **فائدہ** یہہ لوگ کسی چیز کو گالی نہین دیتے نہ اوسپر لعنت کرتے نہ اپنے ماتحت کو ایذا دیتے نہ اوسکو حقیر سمجھتے ہین اور جو اون سے فوق ہے اوسپر حسد نہین کرتے اطیب الناس خبرا والینھم عریکۃ واسخاھم نفسا لا تدرکھم الخیل المجراۃ

ولا لریاح العواصف فیما بینهم وبین ربهم انما تصعد قلوبهم فی السقوف العلی ارتیاحا الی اللہ تعالے فی استباق الخیرات اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ هم المفلحون پانچوین حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ کے لئے خواص لوگ ہین جنتون سے بلند مقام مین اونکو بسائیگا یہہ سب لوگون سے زیادہ دانشمند تھے براء کہتے ہین ہم نے عرض کیا یارسول اللہ پس کیونکر سب لوگون سے بڑہ کر عقلمند ہوئے فرمایا انکا ارادہ مسابقت کا تہا اپنے رب عزوجل کیطرف اور مسارعت کا طرف اوس چیز کے جو اللہ کو خوش کرے دنیا مین اور اوسکے فضول ہین بے رغبتی کی اور اوسکی ریاست وعیش مین سو وہ اونپر سہل ہوگئی تہوڑا صبر کیا اور مدت دراز راحت پائی چھٹی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فقرا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین قاصد بہیجا اوسنے عرض کیا یارسول اللہ مین فقرا کا قاصد ہون آپنے فرمایا تجھے مرحبا ہے اور اونکو جنکے پاس سے تو آیا تو ایسی قوم کے نزدیک سے آیا ہے جنکو مین دوست رکہتا ہون اوسنے کہا یارسول اللہ فقرا آپ سے عرض کرتے ہین کہ مالدار لوگ ساری خیر لیگئے بعض نے یون روایت کیا کہ جنت لیگئے وہ حج کرتے ہین اور ہمکو اوسپر قدرت نہین اور وہ صدقہ دیتے ہین ہم نہین دیسکتے اور وہ بردہ آزاد کرتے ہین ہمکو اسکی قدرت نہین اور جب وہ بیمار ہوتے ہین تو وہ اپنا بچا ہوا مال بہیجتے ہین تاکہ اونکے لئے ذخیرہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میری طرف سے فقرا کو یہہ پیغام پہونچا کہ اونمین سے جس شخص نے صبر کیا اور اجر طلب کیا تو اوسکے لئے تین خصلتین ہین کہ اغنیا کے لئے اونمین سے کچھ نہین ہے پہلی خصلت یہہ ہے کہ بیشک جنت مین یاقوت سرخ کے جہروکے ہین کہ جنت والے اونکی طرف اسطرح سے دیکہینگے جیسے دنیا والے آسمان مین ستارون کیطرف دیکہتے ہین اونمین نہ داخل ہوگا مگر نبی یا فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر اور دوسری خصلت یہہ ہے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین آدہے دن پہلے اغنیا سے یہہ آدہا دن برابر پانسو برس کے ہوگا تیسری خصلت یہہ ہے کہ جب فقیر اخلاص سے کہتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور غنی کہتا ہے مثل اسکے تو اسکی فضیلت اور زیادتی ثواب مین غنی فقیر کے برابر نہوگا اگرچہ غنی باوجود کہنے ان کلمون کے دس ہزار درہم خیرات کرے اور ایسے ہی سارے نیک کام ہین پہر قاصد لوٹکے اونکے پاس گیا اونکو اس بات کی خبر دی وہ بولے ہم راضی ہوئے یارب ہم راضی ہوئے ساتوین حدیث حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا کہ آپنے فرمایا فقرا سے بہت پہچان کرو اور اونکے نزدیک احسان رکہو بیشک اونکے لئے ایک دولت ہے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اونکی دولت کیا ہے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اونسے کہا جاویگا کہ اوس شخص کو دیکہو جسنے تمہین روٹی کا ٹکڑا کہلایا یا تمہین کپڑا پہنایا یا ایک گہونٹ پانی کا دنیا مین تمہین پلایا سو تم اوسکا ہاتہہ پکڑو پہر اوسکو جنت کیطرف پہونچاؤ آٹہوین حدیث حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بندہ فقیر قیامت کے دن حاضر کیا جاویگا اللہ عزوجل اوس سے عذر فرماویگا جیسے ایک آدمی دوسرے سے دنیا مین عذر کرتا ہے اللہ عزوجل فرماویگا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ نہین سمیٹا مینے دنیا کو تجھسے اسلئے کہ تو مجھپر ذلیل تہا ولیکن اسواسطے کہ تیار کر رکہا مینے تیرے لئے کرامت وفضیلت کو ولیکن اے میرے بندے تو ان صفون کیطرف جا اور اوس شخص کو دیکہہ جسنے تجھے کہلایا یا پہنایا اور اس سے میری ذات کا ارادہ کیا سو تو اوسکا ہاتہہ پکڑ وہ تیرے لئے ہے اور لوگ اوسدن موتہ تک پسینے مین غرق ہونگے یہ صفونکو چیرتا پہاڑتا جاویگا اور اوس شخص کیطرف دیکہیگا جسنے دنیا مین اوسکے ساتہہ یہہ کام کیا پہر اوسکا ہاتہہ پکڑیگا اور جنت مین اوسکو داخل کریگا اسی کی مثل ایمہ نے باسانید خود انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسمین یہہ کہا ہے کہ تو اوس شخص کی طرف دیکہہ جسنے تجھے کہلایا یا پلایا یا پہنایا پہر باقی حدیث کو ذکر کیا نویں حدیث ایمہ نے روایت کیا کہ اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کی طرف وحی بہیجی کہ اے موسی میرے بندون مین سے وہ شخص ہے کہ اگر وہ مجھہ سے ساری جنت مانگے تو مین بیشک اوسکو دیدون اور اگر وہ مجھہ سے کوڑی کا طالب

دنیا سے مانگے تو مین اوسکو نہ دون اور یہہ اسلئے نہین ہے کہ وہ میرے نزدیک ذلیل ہو ولیکن مین چاہتا ہون کہ اپنی کرامت کو آخرت مین اوسکے لئے ذخیرہ کرون اور مین دنیا سے اوسکو اسطرح بچاتا ہون جسطرح چرواہا اپنی بکریون کو بھیڑیئے کی چراگاہون سے بچاتا ہو دسوین حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز کے لئے ایک کنجی ہے اور جنت کی کنجی مساکین و فقرا صادقین صابرین کی حب ہے یہہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہمنشین ہونگے گیارہوین حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا الٰہی تو مجھے مسکین زندہ رکھہ اور مسکین مار اور مساکین کے زمرے مین میرا حشر کر امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مساکین کے لئے یہی شرف کافی ہے اگر آپ یون فرماتے کہ مساکین کا میرے زمرے مین حشر کر تو اونکے شرف کے واسطے کفایت کرتا تاہم چاہے کہ آپنے یون فرمایا کہ میرا حشر مساکین کے زمرے مین کر اس شرف سے بڑھکر اور کون شرف ہوگا بارہوین حدیث مشہور مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک نور جب قلب مین واقع ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکے لئے کوئی نشانی ہے آپنے فرمایا ہان دار غرور سے جدائی دار خلود کیطرف رجوع اور موت کے نزول سے پہلے اوسکے لئے تیاری کرنا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین اس بنا پر یہہ نور مذکور نہوگا مگر اوس دل کے لئے جو دنیا مین بے رغبت ہے تیرہوین حدیث حسن جسکو ترمذی وغیرہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے شداد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ عقلمند وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور مابعد موت کے لئے عمل کیا اور عاجز وہ ہے جسنے اپنے ہواے نفس کی پیروی کی اور اللہ پر امانی کی تمنا کی چودہوین حدیث زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی غنی نے اپنے عرض مال سے لاکھہ روپیہ نکالا پھر اوسکو خیرات کیا اور فقیر آدمی نے ایک درہم دو درہمون سے نکالا کہ اونکے سوا اور کچھہ اوسکی ملک مین نہین ہے تو ایک درہم والا افضل ہے لاکھہ درہم والے سے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین اس حدیث کی تائید کرتا ہے یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ایک درہم لاکھہ درہم پر سبقت کر گیا الی آخر الحدیث جسکو امام ابو عبد الرحمن نسائی نے اپنی سنن مین روایت کیا اور یہہ آیت بھی فقیر کے صدقے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے والذین لا یجدون الا جھدھم اور یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افضل الصدقۃ جھد المقل ان حدیثون کے سوا اور بہت سی حدیثین فضائل فقرا و غیرہم مین وارد ہوئی ہین جو کہ حصر سے خارج ہین مگر یہان اسی قدر پر انتصار کیا گیا ؛

فصل بیان مدین فضائل اولیا اللہ و مساکین و فقرا کے جو کہ سلف صالحین اور ائمہ عاملین کے آثار مین وارد ہوئی ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

جاننا چاہیئے کہ یہہ آثار بکثرت ہین مگر اسجگہہ چند آثار اختصار کے لئے بحذف سند لکھے جاتے ہین ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہتے ہین جس شخص کا گزر بازار مین ہوا اور کوئی چیز دیکھی جسکو اسکا جی چاہتا ہے اور اوسکے لینے پر قادر نہین ہے پھر اسنے صبر کیا اور اجر چاہا تو یہہ اوسکے لئے ہزار دینار سے بہتر ہے جو سب کے سب اللہ تعالے کی راہ مین خرچ کرے ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ فرماتے ہین فقیر کا نفس کسی خواہش کے لئے جسپر اوسکو قدرت نہین ہے غنی کی ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے امام ورعین علم زاہدین سرعارفین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقیر کی عبادت ایسی ہے جیسے جوہر کا ہار خوبصورت عورت کی گردن پر اور غنی کی عبادت ایسی ہے جیسے سبز درخت مربلے پر ہو بعض نے کہا صوف خشن اور مرقعات اور سیاہ کپڑا فقرا کا لباس جب اسکو زہاد پہنتے ہین تو اونپر زیبا ہوتا ہے اور جب انکے سوا اور کوئی پہنتا ہے تو اوسپر بدزیب معلوم ہوتا ہے ابن وہب رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے قبیلے مین آگ لگی قبیلے کے جوان لوگ کہنے لگے ابو یحیٰی مالک بن دینار کا گھر ابو یحیٰی مالک بن دینار کا گھر مالک بوریے کا تہمد باندہے ہاتھ مین وضو کا برتن لئے ہوئے نکلے اور یہہ کہتے جاتے تھے نجا المخففون نجا المخففون یا یہہ کہا فاز المخففون نحن وانتم یا کہا منا و منکم یوم القیامۃ اور یہہ بھی کہا اے گروہ اغنیا کے تم رنج مین مرو عیش تو آخرت ہی کا عیش ہے یا کہا دار آخرت مین اور یہہ بھی کہا کہ ایک درہم فقیر کا بہت پاک ہے اللہ کے نزدیک غنی کے دینار سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مال والے کہاتے ہین اور ہم بھی کہاتے ہین وہ پیتے ہین ہم بھی پیتے ہین وہ پہنتے ہین ہم بھی پہنتے ہین اونکے لئے فاضل مال ہے وہ اوسکی طرف دیکھتے ہین ہم بھی اونکے ساتھہ اوسکو دیکھتے ہین اونسے اوسکا حساب لیا جاویگا اور ہم اوس سے بری ہین اور یہہ بھی کہا کہ ہمارے غنی بھائیون نے انصاف نہین کیا کہ ہمکو اللہ تعالے کی ذات مین دوست رکھتے ہین اور دنیا مین ہم سے جلا ہوتے ہین اور بیشک عنقریب ایک دن ایسا آویگا کہ اوس دن اونکو خوش آویگا کہ وہ ہم جیسے ہون اور ہمکو خوش نہ آویگا کہ ہم اونکی مثل ہون سورۂ طٰہٰ مین اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر وابقی یعنی اور نہ پسارا اپنی آنکھین اوس چیز پر جو برتنے کو دی ہمنے اون بھانت بھانت لوگون کو رونق دنیا کی جیتے اونکے جانچنے کو اور تیرے رب کے دی روزی بہتر ہے اور دیر رہنے والی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہہ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے انکی بی بی آئین اور کہنے لگین کیا تو ان لوگون مین بیٹھتا ہے قسم ہے اللہ کی کہ گھر مین نہ کوئی چیز کھانے کی ہے نہ پینے کی انہون نے کہا اے عورت بیشک ہمارے آگے ایک گھاٹی دشوار گزار ہے کہ نہ نجات پاویگا اوس سے مگر ہر ہلکا پھلکا وہ خوش ہوکر چلی گئین بعض شیوخ اکابر سے روایت ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ آپ اللہ سے میرے لئے دعا کرین مقروض مجھے گھر والون نے ستایا ہے شیخ رضی اللہ عنہ نے اوس سے فرمایا کہ جب تجھہ سے تیرے گھر والے کہین کہ ہمارے پاس آٹا نہین ہے روٹی نہین ہے تو تو خود اللہ سے دعا کر اسلئے کہ اوسوقت تیری دعا زیادہ لایق قبول کے ہے میری دعا سے تیرے لئے بعض اکابر سے روایت ہے کہ اون سے اونکی اولاد نے کہا کہ ہمارے پاس رات کا کھانا نہین ہے اونہون نے فرمایا کہ ہم ہلکے ہین اللہ پہ اس سے کہ وہ ہمکو بھوکا رکھے وہ تو اپنے احباب کو بھوکا رکھتا ہے یا کہا اپنے اولیا کو بعض اکابر سے مروی ہے کہ جب فقر آتا تو فرماتے مرحبا بشعار الصالحین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے انسے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقر سے پناہ مانگتے تھے حالانکہ جو اسمین ثواب ہے اوسکی خبر دی ہے حضرت امام نے فرمایا کہ اس سے مراد تو فقر قلب ہے نہ ہاتھہ کا فقر جیسے غنی قلب کی غنا ہے نہ غنا ہاتھہ کی ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پانسو درہم لیکے اونکے پاس آیا اونکو اونکے سامنے رکھدیا اور کہا کہ آپ ان کو لوگون پر تقسیم فرماوین شیخ نے فرمایا تیرے ملک مین انکے سوا اور بھی ہین کہا ہان میرے پاس بہت دینار ہین فرمایا تو اونکا بڑہنا دوست رکھتا ہے کہا ہان فرمایا تو اکلو لیلے تو ہم سے زیادہ اونکا حاجتمند ہے اور اونکو قبول نہ کیا طراز معلم طیب الثنا جمیل الشیم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی دس ہزار درہم لیکے آیا آپنے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا تو چاہتا ہے کہ بعوض دس ہزار درہم کے دیوان فقرا سے میرا نام محو کردے مین یہہ نکرونگا کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ولست بمیال الی جانب الغنی	اذا کانت الطیاء فی جانب الفقر

امام جلیل سید حفیل عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آدمی کون ہین فرمایا علما عرض کیا گیا بادشاہ کون ہین فرمایا زہاد عرض کیا گیا سفلے کون ہین فرمایا جو دین کے عوض مین کھاوے یعنی جو دین کے پیرایے مین دنیا کماوے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ابنائے دنیا نے دنیا مین راحت کو طلب کیا سو چوک گئے اگر یہہ جانلین کہ ملک وہی ہے جسمین ہم ہین تو بیشک وہ تلوار کے ساتھہ اوسپر ہم سے لڑین ذو النون مصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا زہاد آخرت کے بادشاہ ہین اور وہ فقرا عارفین باللہ ہین شیخ کبیر ابو مدین شہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ملک دو ہین

ایک تو ملک بلاد دوسرا ملک قلوب عباد اور ملوک حقیقت مین زہاد ہین علماء رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے کہا ایک اونمین سے امام شافعی رضی اللہ عنہ ہین جب کوئی آدمی وصیت کرجاوے کہ میرا مال اوسکو دینا جو سب سے بڑا بڑا تقلند ہو تو یہ مال اونکو دیا جاویگا جو دنیا مین بے رغبت ہین شیخ کبیر عارف خبیر ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فوائد و ثمرات فقر سے ہے گرسنگی و برہنگی کی تکلیف پانا اور ان دونون سے مزہ لینا اور انکا زیادہ چاہنا اور اسمین رغبت کرنا قطب اخوان کبیر الشان ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالے کے لئے ایسے بندے ہین کہ اگر جنت مین اپنے دیدار فائض الانوار سے اونکو روکے تو وہ جنت سے اسطرح فریاد کرین جسطرح دوزخ والے دوزخ سے فریاد کرتے ہین شیخ کبیر عارف باللہ خبیر ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عارف باللہ کے لئے انوار علم روشن ہوتے ہین وہ اونسے عجائب غیب کو دیکھتا ہے شیخ کبیر عارف شہیر ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالے یہ ارادہ فرماتا ہے کہ کسی بندے کو اپنے بندون مین سے دوست رکھے تو اپنے ذکر کا دروازہ اوسپر کھولدیتا ہے پھر جب وہ ذکر سے لذت لیتا ہے تو اوسپر قرب کا دروازہ کھولدیتا ہے پھر اوسکو مجالس انس کیطرف لیجاتا ہے پھر اوسکو توحید کی کرسی پر بٹھاتا ہے پھر اوس سے حجاب دور کردیتا ہے اور دار فردانیت مین اوسکو داخل کرتا ہے اور اوسکے لئے جلال و عظمت کا پردہ کھولدیتا ہے پھر جب اوسکی نظر جلال و عظمت پر پڑجاتی ہے تو بلا شعور ہوجاتا ہے اسوقت بندہ اپاہج فانی ہوجاتا ہے اللہ سبحانہ و تعالے کے حفظ مین واقع ہوتا ہے اپنے دواعی نفس سے بری ہوجاتا ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا تو دوست رکھتا ہے کہ تو ولی اللہ ہوجاوے اوس نے عرض کیا ہان فرمایا تو دنیا و آخرت کی کسی چیز مین رغبت نکر اپنے نفس کو اللہ تعالے کے لئے فارغ کردے اور بالکل اوسکی طرف متوجہ ہوجاتا کہ وہ تیری طرف متوجہ ہو اور تجھ سے دوستی رکھے شیخ ابو نصر سراج رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ادب مین لوگون کے تین طبقے ہین ایک تو اہل دنیا سو اکثر ادب انکا فصاحت بلاغت حفظ علوم اور اسمار ملوک و اشعار عرب مین ہوتا ہے دوسرے اہل دین سو اکثر ادب انکا ریاضت نفس تادیب جوارح حفظ حدود ترک شہوات مین ہوتا ہے تیسرے اہل خصوصیت سو اکثر ادب انکا قلوب کی طہارت اسرار کی مراعات عہود کی وفا اور وقت کے حفظ مین ہوتا ہے خطرون کیطرف کم التفات کرتے ہین مواقف طلب اوقات حضور مقامات قرب مین حسن ادب کے ساتھ برتاؤ کرتے ہین شیخ کبیر امام سالکین حجۃ اللہ علی العارفین قطب مقامات کثیر الکرامات ابو محمد سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تمام اعمال برز اہدین کے مصحائف مین ہین امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یہ قول عارف صدیق کا نہایت تصدیق مین ہے اسکا مختصر بیان یہ ہے کہ بعض اہل دنیا کچھ مال اپنا بعض اعمال بر مین نکالتے ہین اور مال کی کثرت اور اوسکی وسعت کو دوست رکھتے ہین اور اسکے سبب سے فتنے کے معترض ہوتے ہین اور انواع طاعت سے اونکو مشغول کردیتا ہے رہے زہاد سو وہ بالفعل اور بالنیت دنیا کی بغض کے لئے اور عبادات کی فراغت حاصل کرنے کو خاص اللہ تعالے کے لئے سب سے نکل گئے عبادات قلبیہ و بدنیہ و مالیہ کے جامع ہوئے اور اللہ سبحانہ و تعالے اونکے قلوب پر مطلع ہوا سوا اونمین اپنے سوا کسی کی محبت کو نہ پایا پھر اپنے قرب سے اونکا اکرام فرمایا اور اپنے فضل و خیر سے اونکو ایسی چیزین عنایت فرمائین جنکو عقول نہین سمجھتین اللھم لا تحرمنا خیرک لشرنا و ھب لنا من فضلک العظیم و اجعل بک شغلنا بجاہ نبیک محمد الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التکریم انک الملک المنان ذو الفضل العظیم یہ جو کچھ کہ لکھا گیا اونکے دریاے فضائل سے ایک قطرہ اور اونکے وادی فواضل سے ایک ذرہ ہے اسی پر قصر کیا گیا ورنہ استقصا کے لئے ایک دفتر درکار ہے بعض احادیث جو لکھی گئے اگر اونمین کچھ ضعف ہے تو احادیث صحیحہ جو مذکور ہوئین وہی کافی ہین جیسے یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا یہ صحیحین مین مروی ہے اور یہ قول رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یہ بھی صحیحین مین ہے اور یہ قول قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلھا المساکین و اصحاب الجد محبوسون اسکو مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے اور یہ قول یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام اسکو ترمذی نے اپنے جامع مین روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اسکے سوا اور حدیثین صحیح جنکا ذکر اوپر ہوچکا اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

حال اور زہد و ترک دنیا کا بتلاؤ جو احادیث صحیحہ مین مشہور و معروف ہے اور ایسے ہی انبیاء و اولیاء و سلف صالحین کا حال ان حضرات کی فضیلت کے لئے کافی و وافی ہے امام کبیر عارف باللہ خبیر محقق ورع شہیر ابو عبد اللہ حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ نے اون علماء کا ذکر کیا جو دنیا کیطرف مائل ہین اسکے بعد فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال تھا یہ مغرور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کے ساتھ حجت پکڑتے ہین تاکہ لوگ انکو مال جمع کرنے پر معذور سمجھین حالانکہ شیطان نے انکو خبطی بنا دیا اور انکو خبر نہین خرابی ہو تیری اے مفتون تو جو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مال کے ساتھ حجت پکڑتا ہے سو یہ شیطان کا کید ہے وہ تیری زبان پر بول رہا ہے تاکہ تو ہلاک ہو اسلئے کہ جب تو نے یہ زعم کیا کہ اخیار صحابہ رضی اللہ عنہم نے تکاثر و شرف و زینت کے واسطے مال کا ارادہ کیا تو تو نے بزرگان دین کی غیبت کی اور امر عظیم کیطرف اونکی نسبت کی اور جب تو نے یہ گمان کیا کہ مال حلال کا جمع کرنا اعلیٰ و افضل ہے اوسکے ترک سے تو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اور پیغمبرون علیہم السلام کو عیب لگایا اور اونکو جہل کیطرف منسوب کیا اسلئے کہ اونہون نے مال جمع نہین کیا جیسا تو نے جمع کیا اور جب تو نے یہ زعم کیا کہ مال حلال کا جمع کرنا اوسکے ترک سے اعلیٰ ہے تو مقرر تو نے یہ زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی خیر خواہی نہین کی اسلئے کہ آپنے تو اونکو مال جمع کرنے سے منع فرمایا ہے قسم ہے آسمان کے رب کی تو جھوٹ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے خیر خواہ تھے اونپر مشفق تھے اونکے ساتھ رؤف رحیم تھے خرابی ہو تیری اے مفتون یہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ باوجود اونکے فضل و تقویٰ اور صنائع معروفہ اور اللہ تعالےٰ کی راہ مین مال خرچ کرنے اور صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت جنت کی میدان قیامت اور اوسکے اہوال مین ٹھیرائے جائینگے اس سبب سے کہ مال حلال تعفف اور نیک کامون مین خرچ کرنے کے لئے کمایا اور اوسکے خرچ کرنے مین افراط تفریط نہین کی اور اللہ سبحانہ کی راہ مین دیا فقراء مہاجرین کے ہمراہ جنت کیطرف دوڑنے سے روکے گئے اونکے پیچھے پیچھے گھٹنون کے بل جاوینگے سو تیرا گمان ہمارے بجنس لوگون کے ساتھ کیا ہے جو کہ دنیا کے فتنون مین غرقاب ہو رہے ہین پس نہایت تعجب ہے ہر ایک مفتون سے جو تخالیط شبہات و حرام مین لوٹ رہا ہے لوگون کے سیل کچیل پر جان دئے ڈالتا ہے شہوات و زینت و مباہات مین لوٹ پوٹ ہو رہا ہے دنیا کے فتنون مین پڑا ہوا ہے پھر باوجود اس سب کے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ حجت پکڑنے کو تیار ہوتا ہے پھر محاسبی رضی اللہ عنہ نے ایک کلام طویل عمدہ بیان کیا اوسمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر فرمایا اوسکے بعد یہ کہا کہ صحابہ مسکنت کے سبب خوف فقر سے امن مین تھے اپنے رزق مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وثوق تھا مقادیر اللہ عزوجل کے ساتھ مسرور بلا مین راضی تھے فراخی مین شکر تنگی مین صبر خوشی مین حمد کرتے تھے اللہ تعالےٰ کے لئے متواضع اپنے نفوس پر موثر علو و تکاثر سے پرہیزگار تھے جب دنیا اونپر متوجہ ہوتی تو غمگین ہوتے فقر آتا تو کہتے مرحبا بشعار الصالحین تجھے اللہ کی قسم کیا تو ایسا ہی ہے واللہ بیشک تجھے اونکے ساتھ کچھ مشابہت نہین تیرا حال اونکے احوال کی ضد ہے تو غنیٰ کے وقت سر چڑھتا ہے فراخی کے وقت اتراتا ہے خوشی کے وقت خوش ہوتا ہے اداء شکر نعمت کے وقت غفلت کرتا ہے تکلیف کے وقت ناامید ہوتا ہے بلا کے وقت ناخوش ہوتا ہے قضا سے راضی نہین ہوتا فقر کو مبغوض جانتا ہے مسکنت سے نفرت کرتا ہے مال کو دنیا کے تنعم و زہرت و شہوات و لذات کے لئے جمع کرتا ہے اونکا یہ حال تھا کہ جو اللہ تعالےٰ نے اونکے لئے حلال کیا تھا وہ اوسمین نہایت بے رغبت تھے تو اتنا اوس چیز مین بے رغبت نہین ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے تجھپر حرام کیا ہے وہ چھوٹے گناہ کو اسقدر بڑا جانتے تھے کہ تو اوسقدر بڑے گناہ کو عظیم نہین سمجھتا کاش تیرا طیب و احل مال اونکے مال مشتبہ کی مثل ہو جاوے کاش تو اپنے سیئات سے ایسا ڈرتا جیسے وہ اپنے حسنات کے قبول نہ ہونے سے ڈرتے تھے کاش تیرا صوم اونکے افطار کی مثل تیرا جاگنا اونکی نیند کی برابر تیرے حسنات اونکے ایک حسنہ کی مثل ہون خرابی ہو تیری تجھے تو یہ چاہئے کہ تو بلغہ یعنی کفاف کے ساتھ راضی ہو مال والون سے عبرت حاصل کرے جبکہ وہ سوال کے لئے کھڑے کئے جاوینگے اور تو پہلی جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمرے مین سبقت کرے نہ تجھپر روک ٹوک ہو نہ حساب بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقراء پانسو برس پہلے اغنیاء سے جنت مین داخل ہونگے تمام ہوا کلام محاسبی رضی اللہ عنہ کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے اونکے کلام سے بعض شیوخ کبار فرماتے ہین کہ

مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آپ مجھ سے فقرا کے فضائل اور فقیر کا شرف غنی پر بیان فرما رہے تھے مینے آپکی باتون سے یہ یاد رکھا کہ آپنے مجھ سے فرمایا کہ تجھے یہ کافی ہے کہ عائشہؓ پانسو برس پہلے اغنیا سے جنت مین داخل ہونگی اور میری بیٹی فاطمہ عائشہ سے چالیس برس پہلے جنت مین داخل ہوگی رضی اللہ عنہا اسلیئے کہ اونکو بہ نسبت عائشہ کے دنیا کم ملی شیخ عارف مکرم جلیل معظم ابو عبد الرحمن حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مرو مین تشریف لیگئے اونکے ساتھ تین سو بیس آدمی تھے حج کے لیئے جاتے تھے یہ سب صوف پہنے ہوئے تھے انکے ساتھ تھیلی طعام وغیرہ کچھ نہ تھا یہ ایک تاجر متقشف محب مساکین کے یہان گئے اوس نے اوس رات انکی مہمانی کی جب صبح ہوئی تو اوسنے حاتم سے کہا کہ آپکو کوئی حاجت ہے مین ایک فقیہ کی عیادت کے لیئے جایا چاہتا ہون وہ بیمار ہے حاتم نے فرمایا بیمار کی عیادت مین فضیلت ہے اور فقیہ کیطرف دیکھنا عبادت مین ہی تیرے ساتھ چلتا ہون یہ بیمار محمد بن مقاتل قاضی ری تھے جب یہ اونکے دروازے پر پہونچے تو دیکھا کہ دروازہ نہایت خوبصورت چمک دمک کا تھا حاتم متفکر رہے کہنے لگے یارب عالم کا یہ حال پھر انکو اذن دیا گیا یہ اندر گئے تو گھر مستدیر دکشادہ تھا اوسمین پردے تھے حاتم اور متفکر ہوئے پھر اوس جگہ پہونچے جہان قاضی صاحب تھے وہان دیکھا تو نرم نرم بچھونے بچھے تھے قاضی صاحب اونپر سو رہے تھے اور سر کے پاس ایک غلام ہاتھ مین چنوری لیئے کھڑا تھا رازی بیٹھ گئے حاتم کھڑے رہے ابن مقاتل نے انکی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ حاتم نے کہا مین نہین بیٹھتا قاضی نے کہا شاید آپکی کوئی حاجت ہے حاتم نے فرمایا ہان قاضی نے کہا وہ کیا ہے انہون نے کہا ایک مسئلہ ہے مین تم سے اوسکو پوچھتا ہون قاضی نے کہا پوچھو حاتم نے کہا تو اوٹھ سیدھا بیٹھ تاکہ مین تجھ سے سوال کرون قاضی اوٹھکے بیٹھ گئے حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے یہ علم کہان سے لیا قاضی نے کہا ثقات سے اونہون نے مجھے اوسکی حدیث کی حاتم نے کہا اونہون نے کس سے لیا قاضی نے کہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاتم نے کہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس سے لیا قاضی نے کہا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا حاتم نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس سے لیا قاضی نے کہا جبرئیل علیہ السلام سے حاتم نے کہا جبرئیل علیہ السلام نے کس سے لیا قاضی نے کہا اللہ عزوجل سے حاتم نے کہا پس جو جبرئیل نے اللہ تبارک وتعالے کیطرف سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچایا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اور اونہون نے ثقات کو اور ثقات نے تجھے پہونچایا کیا تو نے اوسمین یہ سنا ہے کہ جو شخص اپنے گھر مین امیر ہو اور اوسکے گھر مین ثروت وعمدہ سامان ہو اور اوسکا گھر فراخ ہو اوسکے لیئے اللہ تعالے کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے قاضی نے کہا نہین حاتم نے کہا تو پھر تو نے کسطرح سنا ہے قاضی نے کہا مینے یہ سنا کہ جو شخص دنیا مین بزرگی کرے آخرت مین رغبت اور اپنی آخرت کے لیئے آگے بھیجے مساکین سے محبت رکھے اوسکے لیئے اللہ کے نزدیک نہایت بلند مرتبہ ہے حاتم نے کہا تو پھر تو نے کسکی پیروی کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب صالحین کی یا فرعون وہامان کی اے برے عالم تو جیسون کو جاہل دنیا پر جان دینے والا اوسمین رغبت کرنیوالا دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے عالم کا یہ حال ہین کیون اس سے برا ہون پھر حاتم قاضی کے پاس سے چلے گئے اوسکا مرض اور بڑھ گیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین حاتم رضی اللہ عنہ جنکا ذکر ہوا یہ کبار شیوخ صوفیہ سے ہین انسے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے انکا کلام سنا انسے کچھ پوچھا انہون نے جواب دیا حضرت امام نے انکے جواب کو پسند فرمایا ہمیشہ علما صلحا رقدیما وحدیثا طائفۂ صوفیہ سے اعتقاد رکھتے تھے اونکی زیارت کرتے تھے اونکی مجالست سے برکت حاصل کرتے تھے اونکی دعا و آثار سے برکت لیتے تھے امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ رابعہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بیٹھا کرتے اونکا ادب کرتے تھے امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما شیبان راعی کے پاس بیٹھتے تھے شیبان کی حکایت جو ان دونون امامون کے ساتھ گزری وہ مشہور ہے کہ امام احمد رضی اللہ عنہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین شیبان راعی آگئے امام احمد نے امام شافعی سے کہا یا ابا عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ اسکو اسکے نقصان علم پر آگاہ کرون تاکہ بعض علوم مین مشغول ہو امام شافعی نے فرمایا ایسا نکرو امام احمد نے انکا کہنا نہ سنا شیبان سے کہا تم اس مسئلے مین کیا کہتے ہو کہ ایک شخص رات دن کی پانچ نمازون سے ایک نماز بھول گیا اور یہ نہین جانتا کہ وہ کون نماز تھی یا شیبان اوسپر کیا واجب ہے شیبان نے

کہا یا احمد یہہ ایک قلب ہے کہ اللہ سے غافل ہوگیا سو واجب یہہ ہے کہ اسکو تادیب کیجاوے تاکہ اپنے مالک سے غافل نہو پھر بعد اسکے سب نمازون کو اعادہ کرے
امام احمد بیہوش ہوگئے ایک اور روایت مین یون ہے کہ واجب یہہ ہے کہ پانچون نمازون کے ساتھہ تادیب کیا جاوے جب امام احمد کو ہوش آیا تو امام
شافعی رحمہ اللہ نے اون سے کہا کہ مینے تمسے نہ کہا تہا کہ اسکو نہ چھیڑو دوسری روایت مین یہہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے زکوٰۃ کا مسئلہ بہی پوچہا تہا
کہا زکوٰۃ کتنے مین واجب ہوتی ہے شیبان نے کہا تمہارے مذہب پر تو اونٹون مین اتنے اتنے مین اور گایون مین اتنے اتنے مین بکریون مین اتنے
اتنے مین چاندی مین اتنے اتنے مین سونے مین اتنے اتنے مین کہیتی اور پہلون مین اتنے اتنے مین اور میرے مذہب مین تو سب اوسیکا ہے روایت
ہے کہ جامع مسجد منصور مین ایک بڑے فقیہ کا حلقہ حضرت ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ کے حلقہ کے برابر تہا اس فقیہ کو ابوعمران کہتے تہے شبلی کے کلام کے سبب سے
فقیہ کا حلقہ معطل ہوجاتا تہا ایک دن اصحاب ابوعمران نے شبلی سے حیض کا مسئلہ پوچہا ارادہ اونکے مخجل کرنے کا تہا شبلی نے اقوال علما کے بیان کیے
اور جو اختلاف اوس مسئلے مین تہا وہ بہی بیان کیا ابوعمران اوٹہے اور شبلی کے سر پر بوسہ دیا اور کہا اے ابوبکر مینے دس قول اس مسئلے مین تم سے
حاصل کیے کہ مینے اونکو نہین سنا تہا میرے پاس جملہ تین قول تہے روایت ہے کہ ابوالعباس ابن سریج فقیہ شافعی ملقب بہ باز اشہب استاذ ابوالقاسم
جنید رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے اونکا کلام سنا کسی نے فقیہ سے پوچہا کہ تم اس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو فقیہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مین
کیا کہون لیکن یہہ کہتا ہون کہ مین اس کلام کے لئے ایک صولت دیکہتا ہون کہ وہ مبطل کی صولت نہین ہے ابن سریج کا انتقال نہین ہوا یہانتک کہ صوفیہ
کے معتقد ہوئے اونکے طریقے کو پسند کیا بعض علما نے کہا کہ مین ابوالعباس بن سریج کی مجلس مین حاضر ہوا اونہون نے فروع و اصول مین بہت اچہا کلام
کیا مجہے اون سے تعجب ہوا جب اونہون نے مجہے تعجب کرتے دیکہا تو کہا تو جانتا ہے کہ یہہ کہان سے ہے یہہ ابوالقاسم جنید کی برکت ہے کسی نے عبداللہ
بن سعید بن کلاب سے کہا کہ تم حارثی کے کلام پر اعتراض کرتے ہو یہان ایک شخص ہے اوسکو جنید کہتے ہین مین دیکہون کہ تم اونپر بہی اعتراض کرتے ہو یا نہین
عبداللہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے حلقے مین حاضر ہوئے اونسے توحید کا سوال کیا اونہون نے جواب دیا عبداللہ حیران رہگئے اون سے عرض کیا
کہ جو آپنے فرمایا اوسے پھر فرمائین اونہون نے پھر کہا لیکن نہ اگلی عبارت سے عبداللہ نے کہا یہہ اور چیز ہے مین اسکو یاد نہین رکہتا آپ پھر اسکو دوبارہ
اعادہ فرمائین اونہون نے اوسکا اعادہ دوسری عبارت سے کیا عبداللہ نے کہا جو آپ فرماتے ہین اوسکا حفظ مجہسے ممکن نہین ہے آپ اسکو لکہوادین
جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کلام کو اگر مین جاری کرتا تو مین اوسکو لکہوا دیتا عبداللہ کہڑے ہوگئے اور اونکے فضل کے قائل ہوئے اونکی علو شان کا
اقرار کیا کسی نے ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپنے یہہ علوم کس سے حاصل کیے فرمایا اس سے کہ مین تیس برس تک اس درجے کے نیچے اللہ عزوجل
کے روبرو بیٹہا ایک درجہ اونکے گہر مین تہا اوسکی طرف اشارہ کیا جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مین جانتا کہ آسمان کے نیچے اللہ تبارک و تعالے کے
لئے کوئی علم اس علم سے بہتر ہے تو ہم اپنے اصحاب و اخوان کے ساتھہ کلام کرتے ہین زیادہ شریف ہے تو مین بیشک اوسکی طرف دوڑتا اوسکو حاصل کرتا اور
یہہ بہی فرمایا کہ ہمنے فقہ و حدیث کو کچہہ تحصیل و قال سے حاصل نہین کیا لیکن بہوک اور ترک دنیا اور قطع مالوفات و مستحسنات اور کثرت ذکر اللہ عزوجل اور اوسکے
ادائے فروض و واجبات و سنن اور جمیع مامورات کی پیروی اور سارے منہی عنہ کے چہوڑنے سے حاصل کیا روایت ہے کہ ابوالمعالی امام الحرمین رضی اللہ
عنہ ایک دن مسجد مین بعد نماز صبح کے درس دے رہے تہے اون سے بعض شیوخ صوفیہ کا گزر ہوا اونکے ساتھہ اصحاب فقراتے کسی جگہہ بلائے ہوئے جاتے
تہے امام الحرمین نے اپنے جی مین کہا کہ ان لوگون کو سوائے کہانے پینے رقص کے اور کوئی شغل نہین ہے جب شیخ دعوت سے لوٹے تو امام الحرمین پر سے
گزر کیا اور اونسے کہا اے فقیہ تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے حق مین کہ وہ صبح کی نماز پڑہتا ہے اور وہ جنب ہے اور مسجد مین بیٹہتا ہے اور علوم کا
درس دیتا ہے اور لوگون کی غیبت کرتا ہے امام الحرمین کو یاد آیا کہ اونپر غسل تہا بعد اسکے صوفیہ مین انکو حسن اعتقاد ہوا روایت ہے کہ امام احمد

رضی اللہ عنہ باوجود جلالت قدر بعض صوفیۂ عارفین کے بیان کثرت سے آمد و رفت رکھتے تھے کسی نے اون سے کہا کہ کیا آپ کسی روایت کے لئے اس شیخ کے نزدیک آیا جایا کرتے ہین اونہون نے فرمایا اوسکے نزدیک تقویٰ اللہ یا فرمایا معرفۃ اللہ ہے جو راس الامر ہے اسیطرح جبکہ بعض خلفار کی طرف صوفیہ کی سعایت کی گئی تو اوسنے اونکے قتل کا حکم دیا جنید نے تو اپنے تئین فقہ کے ساتھ چھپایا مذہب ابو ثور پر فتویٰ دیتے تھے اور شحام رقام نوری کو پکڑ لیگئے انکے قتل کے لئے چمڑا بچھایا گیا عارف باللہ شیخ ابوالحسن نوری رضی اللہ عنہ آگے بڑھے جلاد نے کہا کیا تم جانتے ہو کسلئے مبادرت کرتے ہو انہون نے کہا ہان جلاد نے کہا اتنی جلدی کرنے کی کیا وجہ ہے انہون نے فرمایا گھڑی بھر کی زندگی کے ساتھ مین اپنے اصحاب کو اپنی جان پر اختیار کرتا ہون جلاد متحیر ہوا اور اس بات کو خلیفہ تک پہونچایا خلیفہ نے اور اون لوگون نے جو اوسکے پاس تھے اس بات سے تعجب کیا قاضی جی بھی وہان حاضر تھے اونہون نے خلیفہ سے اجازت چاہی کہ اونکے پاس جاوین تاکہ اونسے بحث کرین اونکے حال کا امتحان لین خلیفہ نے قاضی جی کو اس بات کی اجازت دی یہہ وہان گئے اور کہا کہ ایک آدمی تم مین سے میرے پاس آوے تاکہ مین اوسکے ساتھ بحث کرون ابوالحسین نوری ہی قاضی جی کے پاس آئے قاضی جی نے مسائل فقہیہ اونپر پیش کئے ابوالحسین نوری نے اپنے داہنی طرف التفات کیا پھر بائین جانب پھر گھڑی بھر سر نیچا کیا اسکے بعد سب مسئلون کا جواب دیدیا پھر کہنے لگے وبعد فان للہ عبادا اذا قاموا قاموا باللہ واذا نطقوا نطقوا باللہ اور ایسا کلام کثیر بیان کیا کہ قاضی جی کو رونا آگیا پھر قاضی جی نے اون سے پوچھا کہ تم داہین بائین کیا دیکھتے تھے اونہون نے کہا تم نے مجھہ سے مسائل پوچھے اور مین اونکا جواب نہین جانتا تھا تو مین نے صاحب یمین سے پوچھا اوسنے کہا مجھے علم نہین پھر مینے صاحب شمال سے پوچھا اوسنے بھی کہا مجھے معلوم نہین پھر مینے اپنے دل سے پوچھا تو مجھے میرے دل نے میرے رب سے خبر دی سو وہی جواب مینے تجھے دیدیا قاضی جی نے خلیفہ کو کہلا بھیجا کہ اگر یہہ لوگ زنادقہ ہین تو زمین کے پردے پر کوئی مسلمان نہین ہے ایسے ہی یہہ قصہ ہے کہ ایک جماعت فقہارمین کی شیخ ابوالغیث بن جمیل قدس سرہ کے پاس کسی چیز مین اونکا امتحان لینے کو آئی جب وہ لوگ اونکے قریب پہونچے تو اونہون نے فرمایا مرحبا بعبید عبدی اونہون نے اس بات کو ایک امر عظیم سمجھا پھر شیخ الطریقین امام الفریقین ابوالذبیح اسمٰعیل بن محمد حضرمی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئے جو شیخ ابوالغیث نے انسے کہا تھا اونسے بیان کیا وہ ہنسے اور کہا کہ اونہون نے سچ کہا تم ہوی کے بندے ہو اور ہوی اونکا بندہ ہے یہہ شیخ ابوالغیث جنکا ذکر ہوا ان بڑے تھے فقہار انکی مجلس مین حاضر ہوتے انسے مسائل دقیقہ پوچھتے یہہ اونکو جواب دیتے تھے وستاذ امام ابوالقاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالۂ مشہور مین فرمایا اما بعد بیشک اللہ تعالےٰ نے اس طائفے کو اپنے اولیار کا خلاصہ ٹھیرایا اور اونکو اپنے سارے بندون پر بعد رسل و انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت دی انکے دلون کو اپنے اسرار کا معدن بنایا اپنے انوار طالعہ کے ساتھہ امت مین سے انکو خاص کیا کدورات بشریہ سے انکو مصفا کیا اور جبکہ حقائق احدیت سے انکے لئے متجلی ہوا تو انکو مجالی مشاہدات کیطرف چڑھا دیا آداب عبودیت کے قیام کی انکو توفیق دی مجاری احکام ربوبیت کا انکو مشاہدہ کرایا یہہ امام قشیری کے کلام کا ایک ٹکڑا ہے پھر آخر رسالے مین یہہ کہا کہ لوگ دو قسم ہین یا تو اصحاب نقل و اثر یا ارباب عقل و فکر اور اس طائفے کے شیوخ ان سب سے بڑھگئے جو چیز لوگون کے واسطے غیب ہے وہ انکے لئے ظہور ہے اور جو معارف کہ خلق کو مقصود ہین وہ انکے لئے حق سبحانہ سے موجود سو یہہ اہل وصال ہین اور لوگ اہل استدلال انکا حال یہہ ہے جو کسی شاعر نے کہا ہے ؎

یبلی بوجھاً متربت	وظلامہ فی الناس ساری	والناس فی سدف الظلام	ونحن فی ضوء النہار

امام قشیری نے کہا کہ مدت اسلام مین کوئی زمانہ ایسا نہین ہوا کہ اوسمین اس طائفے مین سے کوئی شیخ جسکو توحید مین علو اور قوم کی ائمت ہو مگر اوس زمانہ کے ائمہ علمار اوس شیخ کے منقاد ہوئے اوسکے لئے تواضع کی اوس سے برکت حاصل کی تمام ہوا کلام

شیخ کا ؛

فصل اثبات کرامت کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ کرامت کا ظہور اولیا کرام سے عقلاً جائز نقلاً واقع ہے جواز عقلی اسلیئے ہے کہ ظہور کرامت کا بنظر قدرت اللہ عزوجل کچھ محال نہین ہے بلکہ مثل معجزات انبیا علیہم السلام کے قبیل ممکنات سے ہے مشائخ عارفین نظار اصولیین فقہا و محدثین اہل سنت کا یہی مذہب ہے ان حضرات بابرکات کی تصانیف اسکے ثبوت پر شرقاً غرباً عجماً ناطق ہین جمہور ائمہ محققین اہل سنت کے نزدیک قول صحیح و محقق و مختار یہ ہے کہ جو معجزات کہ انبیا علیہم السلام کے لیئے جائز ہین اونکی مثل کرامتین اولیا کے واسطے جائز ہین فرق اتنا ہے کہ معجزات مین تحدی ہے کرامات مین تحدی نہین ہے اس قول پر قرآن شریف کا اعتراض وارد نہین ہو سکتا اسلیئے کہ قرآن شریف کو تحدی لازم ہے اور جو شخص یہہ کہتا ہے کہ اس قول کی بنا پر کرامت و معجزے مین التباس ہو جاویگا ایک کا دوسرے سے تمیز نہوگا سو یہہ کہنا اوسکا ٹھیک نہین ہے اسواسطے کہ نبی پر واجب ہے کہ معجزے کے ساتھہ تحدی کرے اوسکو ظاہر کرے اور ولی پر واجب ہے کہ [illegible] کو چھپاوے ہان اگر کوئی ضرورت ہو یا اذن ہو یا کوئی حال اسطرح کا غالب ہو گیا کہ اوسکی وجہ سے اختیار نرہا یا کسی مرید کے یقین کو قوت دینے تو ان صورتون مین اظہار کرامت جائز ہے جیسا کہ بعض اولیا نے ہاتھہ بڑہا کے ہوا مین سے شہد لیا اوسکو اپنے مرید کے مونہہ مین رکھدیا روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بلاد بعیدہ سے کعبہ دکھا دیا ایک اور شخص نے بعض منکرین کرامت کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دکھا دیا امام یافعی یمنی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جنہون نے تحقیقاً یہہ سنا کہ ایک جماعت اولیا کا مشاہدہ کیا گیا کہ کعبہ اونکا طواف کر رہا ہے اور یہہ طواف تحقیقاً تھا اور ثقات اتقیا بلکہ سادات علما جنہون نے اس قصہ کا مشاہدہ فرمایا انہین سے بعض کو خود دینے دیکھا امام ابو اسحٰق اسفرائنی بعض کرامات کو ثابت کرتے ہین بعض کو نہین کرتے [illegible] مذہب صحیح مشہور جمہور کے باقی رہا وقوع کرامت کا نقلاً سو قرآن شریف مین کئی جگہہ موجود ہے اور اخبار و آثار [illegible] رجوا ہے کہ حصر و تعداد سے خارج ہے اب چند آیات یہان لکھی جاتی ہین جو دلیل بیّن ہین ثبوت کرامت پر پہلی دلیل یہہ ہے [illegible] مین حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے خبر دی ہے کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب یعنی جسوقت آتا اوس پاس زکریا حجرے مین پاتا اوس پاس کچھہ کہانا پینا [illegible] یہان سے آیا تجھکو یہہ کہنے لگی یہہ اللہ کے پاس سے اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے قیاس ف حضرت زکریا کی بی بی حضرت مریم کی خالہ تھین انکو وہی رکھنے لگین انکے واسطے مسجد مین الگ حجرہ بنایا دن کو یہہ وہان عبادت کرتین رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھہ گہر لیجاتے ان سے یہہ کرامت دیکھی کہ بے موسم میوہ خدا کے یہان سے آتا تب حضرت زکریا جو ساری عمر اولاد سے ناامید تھے اب امیدوار ہوئے کہ شاید بے موسم میوہ مجھکو ہی ملے اوسی جگہہ اولاد بھی زکریا کو دیدی دوسری دلیل یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت مریم سے ارشاد فرمایا وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا اور ہلا اپنی طرف سے کھجور کی جڑ اوس سے گرینگی تجھپر پکی کھجورین تفسیر مین آیا ہے کہ یہہ زمانہ پکی کھجورون کا نہین ہے یہہ بھی دلیل قصۂ خضر علیہ السلام ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ واقع ہوا جو عجائب کہ خضر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی بتفصیل قرآن شریف مین مذکور ہین چوتھی دلیل قصۂ ذوالقرنین رضی اللہ عنہ ہے کہ اللہ تعالے نے کیسے کیسے اسباب اونکے لیئے مہیا کر دیئے کہ اونکے سوا کسی کے لیئے تیار نہین کیئے گئے اسکی خبر بھی اللہ تعالے نے قرآن شریف مین دی ہے پانچوین دلیل قصۂ اصحاب کہف ہے جسکا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہے چھٹی دلیل قصۂ آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ ہے جسکا ذکر اس آیت مین ہے قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک یعنی بولا وہ شخص جسکے پاس تھا ایک علم کتاب کا مین لا دیتا ہون تجھکو وہ پہلے اس سے کہ پہرا وے تیری طرف تیری آنکھہ یہہ سب لوگ جنکا ذکر ہوا نبی نہین ہین اب چند حدیثین لکھی جاتی ہین جنسے کرامت کا ثبوت صراحۃً ہوتا ہے

پہلی حدیث صحیح مشہور جو صحیحین مین ہے یعنی حدیث راہب کا قصہ جسنے طفل شیر خوارہ سے مہدین کلام کیا جبکہ انہون نے اوس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے
اوس نے کہا فلان چرواہا ہے دوسری حدیث اصحاب غار کی ہے جنپر ایک بڑا پتھر منطبق ہوگیا تھا اس حدیث کے آخر مین یہہ ہے کہ پتھر علحدہ ہوگیا یہہ وہان سے
کل چلے یہہ حدیث صحیح ہے اسکی صحت پر اتفاق ہے صحیحین مین موجود ہے تیسری حدیث بیل کی ہے جسپر اوسکے مالک نے بوجھ لادا تھا یا خود سوار ہوا تھا بنا بر
اختلاف روایت سو اوسنے مالک کیطرف پھرکے دیکھا اور اوس سے باتین کین کہا مین اسلئے پیدا نہین کیا گیا مین تو کھیتی کے واسطے پیدا کیا گیا ہون لوگون نے
تعجب و خوف سے سبحان اللہ کہا کہ کیا بیل باتین کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مین اسکے ساتھہ ایمان لاتا ہون مین اور
ابوبکر اور عمر یہہ حدیث بھی صحیح مشہور ہے صحیحین وغیرہ مین مذکور ہے اور اسکی صحت پر اتفاق ہے یعنی بیل کی بات کرنے پر اتفاق کیا ہے گو بعض الفاظ حدیث
مین اختلاف ہے چوتھی حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق اور صحیحین مین مذکور ہے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قصہ اونکے مہمان کے ساتھہ مہمان نے کہا
قسم ہے اللہ کی نہین اوٹھایا ہمنے کوئی لقمہ مگر اوسکے نیچے سے اوس سے زیادہ بڑھ گیا سب لوگون نے کہا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور کھانا پہلے سے زیادہ
ہوگیا حضرت ابوبکر نے کھانے کیطرف دیکھا اپنی بی بی سے کہا اے اخت بنی فراس یہہ کیا ہے اونہون نے کہا قسم ہے مجھے اپنی آنکھہ کی ٹھنڈک کہ یہہ پہلے سے
بیشک تین حصے زیادہ ہے پانچوین حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق ہے یہہ ہے کہ صحیحین مین وارد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک
تم سے پہلے امتون مین ایسے لوگ تھے جنکو الہام کیا جاتا تھا اگر اونمین سے کوئی میری امت مین ہے تو وہ عمر ہی ہے چھٹی حدیث یہہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
سے بطور صحیح ثابت ہوا کہ اونہون نے فرمایا یا ساریۃ الجبل الجبل جمعہ کا دن تھا خطبہ پڑھ رہے تھے انکی آواز اوسیوقت ساریہ تک پہونچ گئی ساریہ
اوسی لڑائی پہاڑ مین ایک جگہہ دشمن سے بچ گئے اس قصے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو کرامتین ظاہر ہوئین ایک یہہ کہ اونکے لیے ساریہ اور
اونکے ہمراہی مسلمانون کا حال کشف کیا گیا اور دشمن کی حالت بھی دکھا دی گئی دوسری یہہ کہ انکی آواز بلاد
حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق ہے صحیحین مین مذکور ہے ابوسعدۃ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق مین
حدیث صحیح متفق علیہ جو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے باب مین وارد ہوئی ہے اس حدیث مین مذکور ہے
کہ انہون نے اوسکی زمین ہے کچھہ زمین لیلی ہے سعید نے کہا الٰہی اگر یہہ عورت جھوٹی ہے تو اسکو اندھا کردے اور اسی کی زمین مین اسکو
عورت نہ مری یہانتک کہ اسکی آنکھین جاتی رہین اور ایک بار اپنی زمین مین جارہی تھی کہ یکایک گر پڑی اور مرگئی نوین حدیث صحیح بخاری
کی ہے اسمین مذکور ہے کہ ایک عورت نے کہا قسم ہے اللہ کی مینے کسی قیدی کو نہین دیکھا کہ وہ خبیب سے بہتر ہو قسم ہے اللہ کی بیشک ایک دن مینے اوسکو
انگور کا خوشہ کھاتے پایا وہ اوسکے ہاتھہ مین تھا اور بیڑیان اوسکے پاؤن مین پڑی تھین مکے مین وہ زمانہ پھلون کا نہ تھا وہ عورت کہتی تھی بیشک وہ
ایک رزق تھا کہ اللہ تعالے نے خبیب کو دیا تھا یہہ عورت حارث بن عامر بن نوفل کی بیٹی تھی جیسا کہ حدیث مین ذکر کیا ہے دسوین حدیث صحیح بخاری کی
ہے جو کہ اسید بن حضیر و عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے باب مین وارد ہوئی ہے اس حدیث مین مذکور ہے کہ یہہ دونون اندھیری رات مین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے چلے انکے ہمراہ آگے آگے مثل دو چراغون کے تھے جب یہہ جدا ہوئے تو اونمین سے ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک ہوگیا یہانتک کہ
اپنے اپنے گھر پہونچ گئے گیارہوین وہ حدیث صحیح ہے جسمین ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے بادل مین یہہ آواز سنی کہ فلان شخص کے باغ کو پانی پلا بارہوین
حدیث یہہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے اوس شیر سے کہا جسنے لوگون کا رستہ روکا تھا کہ تو الگ ہوجا اوسنے دم بلائی اور چلا گیا
پھر لوگ چلے گئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالے سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالے اوس سے
ہر چیز کو ڈرا دیتا ہے تیرہوین یہہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو کسی غزوے مین بھیجا انکے اور

اوسکا گزر منصور بن عمار واعظ رضی اللہ عنہ کی مجلس پر ہوا اون سے ایک فقیر کچھ مانگ رہا تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ جو شخص اس فقیر کو چار درہم دیگا مین اوسکے لئے چار دعائین کرونگا غلام نے چارون درہم فقیر کو دیدیئے منصور نے کہا تو کیا چاہتا ہے کہ مین تیرے لئے دعا کرون غلام نے کہا میرا ایک مالک ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکی ملک سے خلاصی پاجاؤن اونہون نے اوسکے لئے دعا کی منصور نے کہا اور غلام نے کہا اللہ میرے درہمون کا عوض کردے اونہون نے اسکی بھی دعا کی پھر کہا اور اوسنے کہا ایک یہہ ہے کہ اللہ میری اور میرے مالک کی توبہ قبول کرے اونہون نے اسکے لئے بھی دعا کی پھر کہا اور اوسنے کہا ایک یہہ ہے کہ اللہ تعالے میری اور میرے مالک کی اور تمہاری اور قوم کی مغفرت فرمائے منصور نے اسکی بھی دعا کی اسکے بعد وہ غلام لوٹ کے اپنے مالک کے پاس گیا اوسنے کہا دیر کیون کی اوس نے سارا قصہ بیان کیا مالک نے کہا اوس نے کیا دعا کی غلام نے کہا یہہ کہ تو مجھے آزاد کردے اوسنے کہا جا تو لوجہ اللہ آزاد ہے مالک نے کہا دوسری کون دعا ہے غلام نے کہا یہہ ہے کہ اللہ تعالے میرے درہمون کا بدلا کردے مالک نے کہا میرے مال سے تیرے لئے چار ہزار درہم ہین مالک نے کہا تیسری کون دعا ہے غلام نے کہا یہہ ہے کہ اللہ تعالے تیری توبہ قبول کرے مالک نے کہا اپنے توبہ کی چوتھی دعا کیا ہے اوسنے کہا یہہ ہے کہ اللہ تعالے میری اور تیری اور واعظ اور قوم کی مغفرت کرے اوسنے کہا یہہ میرے بس کی بات نہین ہے جب رات ہوئی تو اوسنے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا اوس سے کہتا ہے کہ تو نے تو جو تیرے اختیار مین تھا کردیا کیا تو یہہ گمان کرتا ہے کہ جو بات میرے کرنے کی ہے مین اوسکو نکرونگا مقرر رہنے تجھکو اور غلام کو منصور بن عمار کو اور حاضرین کو بخشدیا اور مین ارحم الراحمین ہون ؛

حکایت اگلی امتون مین ایک بادشاہ کافر نہایت سرکش تھا مسلمانون نے اوس سے جہاد کیا اوسکو پکڑکے قید کرلیا پھر مسلمانون نے کہا کہ اسکو کس چیز سے قتل کرین سب کی راے اس بات پہ قرار پائی کہ ایک بڑی دیگ تیار کرین پھر اسکو اوسمین رکھدین اور اوسکے نیچے آگ جلادین اسکو کیبارگی قتل نکرین تاکہ یہہ عذاب کا مزہ چکھے پھر ایسا ہی کیا اوسنے اپنے معبودون کو ایک ایک کرکے پکارنا شروع کیا اے فلانے مین تجھے پوجتا تھا تو مجھے اس بلا سے بچالے جب اوسنے دیکھا کہ معبودون نے اوسکو کچھ نفع نہ پہونچایا تو اوسنے آسمان کیطرف سر اوٹھایا اور کہا لا الہ الا اللہ اور اخلاص سے دعا کی کہ اللہ تعالے نے آسمان سے ایک پانی کا پرنالہ اوسپر ڈالا اوسنے آگ کو بجھادیا اور ایک ہوا آئی اوسنے دیگ کو اوٹھاکے آسمان زمین کے درمیان مین چکر دینا شروع کیا اور وہ لا الہ الا اللہ کہتا جاتا پھر اوسکو ایسی قوم مین پھینکدیا جو اللہ عزوجل کو نہین پوجتی تھی اور یہہ لا الہ الا اللہ کہتا تھا اون لوگون نے اسکو کالا اور کہا تیرا برا ہو تجھے کیا ہوا اوسنے کہا مین فلان قوم کا بادشاہ ہون اور میرا قصہ ایسا ایسا ہے سب قصہ اوسنے بیان کیا وہ سب ایمان لے آئے رحمۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ؛

حکایت دو جوان آدمی ملک شام مین عبادت کرتے تھے اونکی حسن عبادت کی وجہ سے اونکو صبیح و بلیغ کہتے تھے کئی دن تک ہوکے رہے پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ جنگل کیطرف چلین شاید کبھی آدمی سے ملاقات ہوگی تو اوسکو کچھ دین کی بات سکھائین کے امید ہے کہ اللہ تعالے اوسکے سبب سے ہمکو نفع دیگا پھر وہ چلے یہہ دونون کہتے ہین کہ جب ہم جنگل مین پہونچے تو ایک کالا آدمی سر پر لکڑی کا بہارا رکھے ہوئے ہمارے سامنے آیا ہم نے اوس سے کہا اے شخص تیرا رب کون ہے اوسنے بہارا اپنے سر سے پھینک مارا اور اوسپر بیٹھ گیا پھر کہا تم مجھ سے یہہ نہ پوچھو کہ تیرا رب کون ہے تم تو مجھسے یہہ پوچھو کہ تیرے دل مین ایمان کا محل کہان ہے ہم آپس مین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پھر اوسنے ہم سے کہا پوچھو پوچھو مرید کے سوال منقطع نہین ہوتے جب اوسنے ہمکو دیکھا کہ ہچکے اوسکو جواب نہ دیا تو اوسنے کہا الٰہی اگر تو یہہ جانتا ہے کہ تیرے لئے ایسے بندے ہین کہ جب وہ تجھ سے سوال کرین تو تو اونکو دے تیرے اس بہارے کو سونا کردے ناگاہ سونے کی ٹہنیان چمکنے لگین پھر کہا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ تیرے لئے ایسے بندے ہین کہ کمتر سی اونکو زیادہ

محبوب ہے شہرت سے تو تو اسکو لکڑیان کردے پھر وہ بہار لکڑیان ہوگیا وہ اوسکو اپنے سر پر اوٹھاکے چلدیا ہمکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم اوسکے پیچھے جاتے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۱ اوستاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یعقوب بن لیث کو ایک بیماری ہوئی طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہوگئے لوگون نے کہا کہ تمہارے ملک مین ایک نیک آدمی ہے اوسکو سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اگر وہ تمہارے لئے دعا کرے تو شاید اللہ سبحانہ اوسکی دعا قبول فرمائے پھر اونکو طلب کیا اونسے کہا آپ میرے لئے دعا کرین سہل نے کہا میری دعا تیرے حق مین کیونکر قبول ہوسکتی ہے تیری قید مین تو مظلوم ہین اوسنے سب قیدیون کو چھوڑ دیا سہل نے کہا الٰہی جسطرح تونے اوسکو معصیت کی ذلت دکھائی اسیطرح اوسکو طاعت کی عزت دکھادے اور اسکی بیماری کو دور کردے یعقوب اچھے ہوگئے بہت مال پیش کیا سہل نے قبول نہ کیا لوگون نے کہا اگر تم مال کو لیتے اور فقیرونکو دیدیتے تو اچھا ہوتا سہل نے جنگل کی کنکریون کیطرف دیکھا وہ سب جواہر ہوگئین پھر کہا جسکو اسکی شکل دیا جاوے وہ یعقوب بن لیث کے مال کا کب محتاج ہوگا ؛

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند		آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند	

حکایت ۱۲ سعید بن یحیٰی بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ سایے مین بیٹھے تھے مینے اون سے کہا اگر آپ اللہ عزوجل سے دعا کرتے کہ آپکے رزق مین وسعت دے تو مین امید رکھتا ہون کہ وہ قبول کرتا عبد الواحد نے کہا میرا رب اپنے بندون کے مصالح کو خوب جانتا ہے پھر کنکریان زمین سے اوٹھائین اور کہا الٰہی اگر تو چاہے کہ انکو سونا کردے تو کرسکتا ہے قسم ہے اللہ کی کہ وہ اونکے ہاتھ مین سونا ہوگئین اونکو میری طرف پھینکدیا اور کہا تو اسکو خرچ کرنا دنیا مین کوئی خیر نہین ہے مگر آخرت کے لئے ؛

حکایت ۱۳ قریش کے چند آدمی عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان ہوا کرتے تھے ایک دن وہ لوگ انکے پاس آئے اور کہا ہم ضائع ہونے سے ڈرتے ہین عبد الواحد رضی اللہ عنہ نے آسمان کیطرف دیکھا اور یہہ دعا پڑھی اللھم انی اسألک باسمک المرتفع الذی تکرم بہ من شئت من اولیائک وتلھمہ الصفی من احبابک ان ترزقنا برزق من لدنک الساعۃ تقطع بہ علائق الشیطان من قلوبنا وقلوب اصحابنا فانک انت الحنان المنان القدیم الاحسان اللھم الساعۃ الساعۃ لوگون نے چھت کی کڑکڑاہٹ کو سنا پھر اوپر دریم ودنانیر برسے عبد الواحد رحمہ اللہ نے کہا غنی ہوجاؤ اللہ عزوجل کے ساتھہ اوسکے محبت سے اسکو اونکے اصحاب نے لیا اونہون نے اوسمین سے کچھہ نہ لیا رحمہ اللہ ؛

حکایت ۱۴ شقیق بلخی اور ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہما ابو یزید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے دسترخوان لایا گیا ایک جوان آدمی ابو یزید کی خدمت کیا کرتا شقیق نے اوس سے کہا اے میرے بیٹے یا کہا اے جوان تو ہمارے ساتھہ کھا اوسنے کہا مین روزہ دار ہون ابو تراب نے کہا تو کھانا کھا تیرے لئے ایک مہینے کے روزون کا اجر ہے اوسنے انکار کیا پھر شقیق نے کہا کھا تیرے لئے ایک سال کے روزون کا ثواب ہے پھر بھی اوسنے نہ مانا ابو یزید نے فرمایا اوس شخص کو چھوڑو جو اللہ تعالیٰ کی آنکھہ سے گر گیا سال بھر کے بعد اوس جوان نے چوری کرنا شروع کیا پھر اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا نعوذ باللہ من سخط اللہ ؛

حکایت ۱۵ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بلاد یمن مین ایک شخص کے ہاتھہ مین سلعہ تھا وہ اوسکو لئے ہوئے ایک جماعت صالحین کے پاس پھرا تاکہ اونکی دعا سے وہ جاتا رہے وہ نہ گیا پھر وہ ابن عجیل کے پاس آیا اونسے کہا تم میرے لئے دعا کرو کہ یہہ میرے ہاتھہ مین سے دور ہوجاوے ورنہ مین کسی کے ساتھہ صالحین مین سے حسن ظن نہ کرونگا ابن عجیل نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو اپنا ہاتھہ لا وہ ہاتھہ لایا انہون نے اوسکو چھوا اور ایک کپڑے سے اوسے لپیٹ دیا اور کہا تو اسکو نہ کھولنا یہانتک کہ تو اپنے گھر پہونچے وہ شخص اور اوسکے رفیق انکے پاس سے چلے راہ مین

۱۲ تم بخاری

کسی گاؤن پر انکا گزر ہوا یہہ گاؤن مین گئے وہان سے صبح کے کہانے کے لیے روٹی اور دودہ خریدا روٹی کے ٹکڑے کئے یمن والے اسکو ثرائد کہتے ہین اور وہ سلعہ اوسکی دہنی ہتیلی مین تہا وہ اوسکو ہو لگیا پہر اکہولڈالا کہانا شروع کیا جب کہانے سے فارغ ہوا تو اوسکا کچہہ اثر نہ پایا اور نہ باقی ہتیلی سے اوسکی جگہہ کا تمیز ہوا یہہ اوس حکایت کا مضمون ہے گو اوسکے لفظ بعینہ نہین ہین ؛

حکایت بعض سلف سے منقول ہے کہ ایک شخص کے دوسرے شخص پر سو دینار قرض تہے ایک مدت ادا سے قرض کی مقرر کی تہی وثیقہ لکہدیا تہا جب مدت تمام ہو گئی ادائی کا وقت آیا تو اوسنے وثیقہ مانگا اسنے وثیقے کو ڈہونڈا وہ نہ ملا یہہ شخص بنان حمال رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اون سے دعا چاہی انہون نے کہا مین بوڑہا ہو گیا ہون مجہے حلوئی محبوب ہے تو جا ایک رطل حلوی کاغذ مین بندہا ہوا میرے لئے لے آ کہ مین تیرے واسطے دعا کرون وہ گیا اور جو شیخ نے فرمایا تہا لے آیا شیخ نے کہا کاغذ کو کہول اوسنے کہولا دیکہا تو اوسمین وہی وثیقہ تہا بنان نے کہا تو اپنا وثیقہ لیلے اور یہہ حلوئی بہی لیلے اپنے بچون کو کہلا دے وہ حلوئی اور وثیقہ لیکے چلا گیا بنان نے اوسمین سے کچہہ نہ لیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بنی اسرائیل مین ایک عورت تہی اوسکا گہر بادشاہ کے محل کے متصل تہا اوسکے سبب سے بادشاہ کا محل بدنما معلوم ہوتا تہا جب بادشاہ چاہتا کہ اوسکا گہر خرید لیوے تو وہ انکار کرتی نہین بیچتی ایکبار اوس عورت نے سفر کیا بادشاہ نے اوسکے گہر گرانے کا حکم دیا وہ ڈہا دیا گیا جب وہ سفر سے پہر کر آئی تو رونے لگی بیر اگر کسنے گرایا کسی نے کہدیا کہ بادشاہ نے اوسنے اپنی آنکہین آسمان کیطرف اوٹہائین اور کہا الٰہی وسیدی ومولائی غبت انا وانت حاضر وانت للضعیف معین وللظلوم ناصر پہر بیٹہہ گئی اتنے مین بادشاہ اپنی اردلی کے ساتہہ نکلا جب بادشاہ کی نظر اوسپر پڑی تو کہا اب کیا انتظار کرتی ہے اوسنے کہا تیرے محل کی ویرانی کا انتظار کر رہی ہون بادشاہ نے اوسکی بات کا ٹہٹا کیا ہنسنے لگا جب رات آئی تو وہ اور اوسکا محل زمین مین دہس گیا محل کی بعض دیوارون پر یہہ شعر لکہے ہوئے پائے ؎

اتہزء بالدعاء وترتدریہ	وما یدریک ما صنع الدعاء	سہام اللیل لا تخطی ولکن	لہا امد وللامد انقضاء
	وقد شاء الالہ بما تراہ	فما للملک عندکم بقاء	

حکایت عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہین ایک شخص بنی اسرائیل مین سے دریا کے کنارہ پر گیا اوسنے دیکہا کہ ایک آدمی باواز بلند پکار رہا ہے ہوشیار ہو جو شخص مجہے دیکہے اوسے چاہیئے کہ ہرگز کسی پر ظلم نکرے وہ شخص اوسکے قریب گیا اوس سے پوچہا اے بندے اللہ کے تیری کیا خبر ہے اوس نے کہا مین ایک سپاہی تہا مین ایک دن اس کنارے پر آیا مینے ایک شکاری کو دیکہا کہ اوسنے ایک مچہلی کو شکار کیا مینے اوس سے سوال کیا کہ وہ مچہلی مجہے دیدے اوسنے انکار کیا پہر مینے کہا بیچدے اوسنے نہ مانا مینے اوسکے سر پر کوڑا مارا اور مچہلی اوس سے چہین لی اوسکو اپنے ہاتہہ مین لٹکائے ہوئے لیچلا مین اپنے گہر کو جا رہا تہا کہ مچہلی نے میرا انگوٹہا پکڑ لیا مینے چاہا کہ اوس سے چہوڑا لون مگر نہ چہوڑا سکا پہر مین اپنے گہر آیا گہر والون نے بہت تدبیرین کین کہ میرا انگوٹہا چہڑائین پر نہ چہڑا سکے مگر بعد محنت کے کسی نے یون کہا کہ جب مچہلی کہانے کے لئے اوسکے سامنے لائی گئی اوسوقت اوسنے انگوٹہا پکڑ لیا غرضکہ صبح کو میرا انگوٹہا ورم کر آیا پہر پہول گیا اور جہان جہان مچہلی کے دانت لگے تہے وہان سے چشمے جاری ہو گئے مین ایک طبیب محسن کے پاس گیا اوسنے جب انگوٹہے کو دیکہا تو کہا یہہ بلاشک اکلہ ہے اگر تیرا انگوٹہا نہ کاٹا جائیگا تو تو ہلاک ہو جائیگا پہر مینے اوسکو کاٹ ڈالا تو وہ بیماری میری ہتیلی مین ہو گئی مین پہر طبیب کے پاس گیا اوسنے کہا اگر تیری ہتیلی نہ کاٹی جائیگی تو تو ہلاک ہو جائیگا مینے اوسکو بہی کاٹ ڈالا وہ مرض میرے ہاتہہ مین ہو گیا پہر طبیب کے پاس گیا اوسنے کہا اگر ہاتہہ نہ کاٹا جائیگا تو تو مر جائیگا مینے ہاتہہ بہی کاٹ ڈالا پہر وہ بیماری میرے بازو مین ہو گئی جب مینے یہہ حال دیکہا تو مین اپنے گہر سے بہاگ کے نکلا ایک وقت مین شہر مین جا رہا تہا اور دیوانے کیطرح چیختا چلاتا پہرتا تہا کہ ایک بڑا درخت دکہائی دیا مینے اوسکے سایئے مین پناہ لی اوسکی جڑ کے پاس مجہے نیند آگئی خواب مین

ایک شخص آیا اوسنے کہا تو کبتک اپنے اعضا کاٹکر پھینکے گا جو زور جدا کریگا حق والے کو پھیر دے بیشک تجھے نجات ہوگی پھر مین جاگ اوٹھا اور حق کو جان لیا اور سمجھ گیا کہ یہ اللہ عزوجل کیطرف سے ہے پھر مین مچھلی والے کے پاس گیا اوسے دیکھا تو اوسنے اپنا جان بھینکا تھا مینے جال نکالنے تک اوسکا انتظار کیا ناگاہ اوسمین بہت سی مچھلیان تھین مینے کہا اے اللہ کے بندے مین تیرا غلام ہون اوسنے کہا اے بھتیجے تو کون ہے مینے کہا مین وہی سپاہی ہون جسنے تیرے سر کو کوڑے سے مارا تھا اور مچھلی تجھے لیلی تھی اور مینے اپنا ہاتھ اوسے دکھایا اوسنے جب ہاتھ دیکھا تو اوسنے اللہ تعالی کی بلا اور اوسکے غصے سے پناہ مانگی اور مجھ سے کہا کہ مینے تجھے معاف کیا پھر میرے بازو سے کیڑے نکل پڑے جب مینے پھرنے کا ارادہ کیا تو اوسنے کہا ٹھیر جا یہہ مجھسے عدل نہوا مینے ایک بیقدر مچھلی کے سبب سے تجھپر بددعا کی تھی وہ قبول ہوگئی پھر میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنے گھر لے گیا اپنے لڑکے کو بلایا اوس سے کہا اس کو نے کو کھودا اوسنے کھودا تو اوسمین سے ایک تھیلیا نکلی اوسمین تیس ہزار درہم تھے اپنے بیٹے کو حکم دیا اوسنے میرے لئے اوسمین سے دس ہزار درہم گن دئے اور کہا تو انکو خرچ کرنا اپنے بعض مصائب کو درست کر لینا پھر اپنے بیٹے کو حکم دیا تو اوسنے دس ہزار درہم اور گن دئے اور کہا انکو اپنے محتاج پڑوسیون قرابت والون کو دیدینا پھر جب مینے قصد جانے کا کیا تو مینے اوس سے کہا کہ مین تجھے اللہ کی قسم دیتا ہون تو مجھے بتادے کہ تونے مجھپر کسطرح بددعا کی تھی کہا جبکہ تونے میرے سر کو مارا تھا اور مجھسے مچھلی لیلی تھی تو مینے آسمان کیطرف دیکھا اور رو دیا مینے کہا یارب خلقتنی وخلقتہ وجعلتہ قویا وجعلتنی ضعیفا ثم سلطتہ علی فلا انت منعتہ من ظلمی ولا انت جعلتنی قویا انتنع من ظلمہ فاسألک بالقدرۃ التی بہا خلقتہ وجعلتہ قویا وجعلتنی ضعیفا ان تجعلہ عبرۃ لخلقک رحمہما اللہ تعالے ۔

حکایت علی بن حرب رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ ایکدن مین اور بعض جوان آدمی موصل کے دریا کے کنارے پر گئے ایک کشتی مین سوار ہوئے جب شہر سے دور اور کنارے کے وسط مین پہونچے تو ناگاہ ایک بڑی مچھلی کنارے سے کشتی مین چڑہ آئی جوان لوگ کھڑے ہوگئے کنارے پر اوتر پڑے تاکہ مچھلی ہونے کے لئے لکڑیان جمع کرین مین بھی اونکے ساتھ اوترا ہم سب کنارے پر جارہے تھے اور ہم سے قریب ایک ویرانہ تھا ہم اوسکی طرف چلے کہ اوسکے آثار دیکھین ناگاہ وہان دیکھا کہ ایک آدمی کی شکین بندہی ہوئی ہین اور دوسرا آدمی ذبح کیا ہوا اوسکے پاس پڑا ہے اور ایک خچر کپڑے کا لدا ہوا کھڑا ہے ہمنے اوس شخص سے پوچھا تیرا کیا قصہ ہے اور یہہ مذبوح کون ہے اوسنے کہا مینے اس شخص کا خچر کرایہ کیا تھا یہہ مجھے پھیر کر اس جگہ لے آیا اور شکین باندہ دین جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو پھر مجھسے کہا کہ ضرور ہی تجھے قتل کرونگا مینے اس سے اللہ تعالے کے ساتھ عہد کیا کہ یہہ مجھپر ظلم کرے میرے قتل کے گناہ کا نفع نہ کمائے میری روح نہ سلب کرے بلکہ سامان لیلیوے اور وہ میری طرف سے معافی مین ہے اور مینے اوسکے لئے اللہ تعالے کی قسم کہائی کہ مین ہرگز کسی شخص کو اس امر کی اطلاع بھی نکرونگا مین اوسکو اللہ تعالے کی قسم دیتا رہا اوسنے کچھہ نہ مانا اوسکی کمر مین چھری تھی اوسنے اپنا ہاتھہ کھینچنے کے لئے اوسکی طرف بڑہایا اوسکا غلاف سے نکلنا اوسپر مشکل ہوا وہ اوسکو کھینچتا رہا یہانتک کہ بمشکل نکلی پھر اوسکے حلق مین جا لگی اور اوسکو ذبح کر ڈالا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور میری یہہ حالت ہے ہم نے اوسکی شکین کھولین خچر اور سامان اوسکو دیا وہ چلا گیا ہم کشتی مین لوٹ کے آئے جب ہم کشتی مین سوار ہوئے تو مچھلی کو دکے کنارے کیطرف چلی گئی یہہ جو دیکھا سنا نہایت تعجب کی بات ہے فسبحان اللطیف الخبیر ۔

حکایت بعض صالحین رحمہم اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مین ایک وقت کعبے کا طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک عورت اپنے کاندہے پر چھوٹا بچہ لئے ہوئے یہہ کہتی پھرتی تھی یا کریم یا کریم عہدک القدیم مینے اوس سے کہا یہہ کیا عہد ہے جو تیرے اور اوسکے درمیان مین ہے اوسنے کہا مین ایکبار جہاز مین سوار ہوئی اور ہمارے ساتھہ ایک جماعت سوداگرون کی تھی ہوا مخالف چلی جہاز اور جو اوسمین تھے سب ڈوب گئے سوا میرے اور اس بچے کے اونمین سے کوئی نہ بچا مین اور یہہ بچا میری گود مین ایک تختے پر تھے اور ایک کالا آدمی دوسرے تختے پر تھا جب صبح روشن ہوئی تو اوس

شخص نے میری طرف دیکھا اور پانی کو اپنے ہاتھون سے ڈھکیلنا شروع کیا یہانتک کہ میرے قریب آگیا اور ہمارے ساتھ تختے پر چڑھ آیا اور مجھے اپنے نفس سے پھسلانے لگا مینے کہا اے اللہ کے بندے تو اللہ تعالے سے نہین ڈرتا ہے ہم تو ایسی بلا مین گرفتار ہین کہ طاعت کے ساتھ بھی اوس سے نجات کی امید نہین پھر معصیت کا کیا کہنا اوسنے کہا یہ باتین جانے دے قسم ہے اللہ کی کہ مین تو یہ کام ضرور ہی کرونگا عورت کہتی ہے کہ یہ بچا میری گود مین سوتا تھا مینے اوسکے چٹکی لی وہ جاگ اوٹھا اور رونے لگا مینے اوس سے کہا اے اللہ کے بندے تو مجھے اتنا چھوڑ کہ مین اسکو سلا دون اور جو اللہ تعالے نے ہمپر مقدر کیا ہے وہ ہو جائیگا اوسنے اپنا ہاتھ بچے کیطرف بڑہایا اور اوسکو دریا مین ڈالدیا مینے آسمان کیطرف دیکھا اور یہہ کہا یا من یحول بین المرء وقلبہ حل بینی وبین ھذا الاسود بحولک وقوتک انک علی کل شیئ قدیر قسم ہے اللہ کی کہ مین ان کلمون کو پورا پائی تھی کہ ایک جانور دریائی جانورون سے ظاہر ہوا اوسنے اپنا مونہہ کھولا اور کالے کو لقمہ کرکے دریا مین غوطہ مار گیا اللہ تعالے نے اپنے حول وقو سے مجھکو اوس سے بچالیا اللہ سبحانہ وتعالے قادر ہے جو چاہے کرے دریا کی موجین مجھے دیکھے دیتی رہین یہانتک کہ ایک جزیرے کیطرف مجھے پھینکدیا مینے اپنے جی مین کہا کہ اس جزیرے کی ترکاری کھاؤن اسکا پانی پیون یہانتک کہ اللہ تعالے اپنا حکم لے آوے اسلئے کہ نہین ہے کشائش مگر اوسی سے پھر مین چار دن تک ٹھیری رہی جب پانچوان دن آیا تو ایک جہاز دور سے دریا مین دکھائی دیا مین ایک ٹیلے پر چڑھ گئی کپڑے سے جہاز والون کو اشارہ کیا اونمین سے تین آدمی کشتی مین بیٹھکے میری طرف آئے مین اونکے ساتھ کشتی مین سوار ہوگئی جب جہاز مین پہونچی تو ناگاہ وہی بچہ جسکو کالے نے دریا مین پھینکدیا تھا ایک آدمی کے پاس موجود ہے مجھ سے رہا نہ گیا مین بچے پر گر پڑی اوسکی دونون آنکھون کے درمیان کا بوسہ لیا اور مینے کہا قسم ہے اللہ کی یہ میرا بچہ ہے میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے جہاز والون نے مجھ سے کہا تو کیا دیوانی ہے یا تیری عقل مین خلل آگیا ہے مینے کہا واللہ نہین نہ دیوانی ہون نہ میری عقل مین خلل آیا لیکن ماجرا ایسا ایسا ہے اور سارا قصہ آخر تک اوسکے بیان کیا جب اونہون نے مجھ سے یہہ قصہ سنا تو اپنے سر جھکائے اور کہنے لگے اے عورت بیشک تونے ہمکو ایسی بات کی خبر دی جس سے ہمکو تعجب ہوا ہم بھی ایسے امر کی خبر دیتے ہین جس سے تجھے تعجب ہوگا ہم جا رہے تھے نہایت اچھی ہوا چل رہی تھی کہ ناگاہ ایک جانور ہمارے سامنے آیا اور ہمارے آگے ٹھیر گیا یہہ لڑکا اوسکی پیٹھ پر تھا اور ناگاہ ایک پکارنیوالا پکارتا تھا کہ اگر تم اس لڑکے کو اوسکی پیٹھ پر سے لوگے فبہا ورنہ تم سب ہلاک ہوجاؤگے پھر ایک شخص ہم مین سے اوسکی پیٹھ پر چڑھا اور لڑکے کو لیلیا جب وہ اوسکو لیکے کشتی مین آگیا تو وہ جانور دریا مین غوطہ مار گیا ہمنے اس سے تعجب کیا اور اوس سے جسکی تونے ہمکو خبر دی ہمنے اب اللہ تعالے سے عہد کرلیا کہ آجکے بعد پھر وہ ہمکو معصیت پر نہ دیکھے عورت کہتی ہے کہ سب جہاز والون نے توبہ کی فسبحان اللطیف الخبیر جمیل العوائد سبحان مدرک الملھوف عند الشدائد ۔

حکایت روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین ایک تاجر بلاد شام سے مدینے کیطرف اور مدینے سے شام کی طرف تجارت کیا کرتا اللہ عزوجل پر بھروسا کرکے قافلون کے ساتھ نہین جاتا تھا ایک بار وہ شام سے مدینے کو آتا تھا کہ ایک چور گھوڑے پر سوار تاجر کے سامنے آیا اوسکو آواز دی تاجر اوسکے لئے ٹھیر گیا اسنے کہا تو میرا مال لیلے اور راہ چھوڑ دے چور نے کہا مال تو میرا ہی ہے میرا ارادہ تو تیری جان کا ہے تاجر نے کہا تو میری جان کو کیا کریگا مال لیلے اور رستہ چھوڑ دے چور نے وہی کہا جو پہلے کہا تھا تاجر نے کہا تو مجھے اتنی مہلت دے کہ مین وضو کرون اور نماز پڑھون اور اپنے رب عزوجل سے دعا مانگون چور نے کہا کر جو تجھے کرنا ہے غرضکہ تاجر کھڑا ہوا وضو کیا چار رکعت نماز پڑھی پھر دونون ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھائے دعا کی اوس دعا مین سے یہہ لفظ ہین یا ودود یا ودود یا ودود یا ذا العرش المجید یا مبدئ یا معید یا فعال لما یرید اسألک بنور وجھک الذی ملأ ارکان عرشک واسألک بقدرتک التی قدرت بھا علی جمیع خلقک وبرحمتک التی وسعت کل شیئ

لا الہ الا انت یا مغیث اغثنی اس کلمے کو تین بار کہا جب دعا سے فارغ ہوا تو ناگاہ ایک شخص فرس اشہب پر سوار سبز لباس پہنے ہوئے ہاتھ مین نور کا برچھا لئے ہوئے موجود ہوا چور نے جب سوار کو دیکھا تو اوسنے تاجر کو چھوڑ دیا سوار کیطرف چلا جب اوسکے قریب پہونچا تو سوار نے چور پر حملہ کیا اور ایسا برچھا لگایا کہ اوسکو گھوڑے سے گرا دیا پھر تاجر کے پاس آیا اس سے کہا کھڑا ہو چور کو قتل کر تاجر نے کہا تو کون ہے مینے تو کبھی کیکو قتل نہین کیا اور نہ مجھے اوسکا مارنا بھلا لگتا ہے پھر سوار خود چور کیطرف گیا اوسکو قتل کر ڈالا لوٹکے پھر تاجر کے پاس آیا اور کہا تو جان لے کہ مین ایک فرشتہ ہون تیسرے آسمان کے فرشتون سے جب تونے اول بار دعا کی تو ہمنے آسمان کے دروازون کی کڑکڑاہٹ سنی ہمنے کہا کوئی امر حادث ہوا پھر دوسری بار تونے دعا کی تو دروازے آسمان کے کھولدیئے گئے اور اونمین چنگاریان تھین جیسے آگ کی چنگاریان ہوتی ہین پھر تیسری بار تونے دعا کی تو جبریل علیہ السلام اوترے یہہ ندا کرتے تھے کہ کون ہے اس مکروہ کے لئے سو مینے اپنے رب سے دعا کی کہ اوسکے قتل کی ولایت مجھے عنایت فرماوے تو جان رکھہ اے اللہ کے بندے جو شخص کہ تیری دعا کے ساتھہ ہر کرب و شدت اور ہر حادثے مین دعا کریگا تو اللہ تعالے اوسکو خلاصی دیگا اوسکی فریاد رسی فرماویگا راوی کہتا ہے کہ تاجر خانم سالم واپس آیا یہانتک کہ مدینے مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سارا قصہ بیان کیا دعا عرض کی آپنے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے تجھے وہ اسماے حسنیٰ سکھائے کہ اگر اونکے ساتھہ دعا کیجاے تو قبول فرمائے اور جو اونکے ساتھہ سوال کیا جائے تو دیوے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اس حدیث کو ائمہ علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف مین ذکر کیا ہے رضی اللہ عنہم

حکایت روایت ہے کہ کوفے مین ایک شخص کرایہ کیا کرتا تھا تاجر لوگ اوسکا بھروسا کرتے تھے اوسکو اپنے مال پیا مین سمجھتے تھے ایک وقت اوسنے تنہا سفر کیا جب آبادی سے نکلا تو راہ مین اوسکو ایک آدمی ملا اوس نے اس سے پوچھا کہانکا ارادہ ہے مکارے نے کہا فلان فلان شہر کو جاتا ہون اوس شخص نے کہا اگر مجھے چلنے پر کم قدرت ہوتی تو مین بھی وہانتک تیرا رفیق ہوتا لیکن اگر تو چاہے تو مین تجھے ایک دینار دیدون اس شرط پر کہ تو مجھے وہان تک اپنے جانور پر سوار کرلے مکارے نے قبول کیا اوسنے ایک دینار نکالکر اسکو دیدیا اسنے لیا اور اوسکو اپنی سواری پر سوار کر لیا جب کچھہ راہ قطع کر چکے تو دو رستے پیش آئے سوار نے مکارے سے کہا کونسا رستہ چلون مکارے نے کہا شاہراہ پر چل سوار نے کہا یہہ رستہ نہ چلون اس راہ مین گھاس وغیرہ بہت ہے تیرا جانور بھی چرتا چلیگا مکارے نے کہا مین اس راہ مین کبھی نہین چلا سوار نے کہا مین بہت بار اس راہ مین چلا ہون مکارے نے کہا تجھے اختیار ہے جس راہ تو چاہے چل غرضکہ گھڑی بھر اوس راہ مین چلے یہانتک کہ وہ رستہ تنگ ہو گیا اور ایک وحشت ناک جنگل مین جا پہنچے اوسمین مردون کی ہڈیان بہت سی پڑی ہوئی تھین مکارے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ یہہ راستہ منقطع ہوا پھر وہ شخص سواری پر سے اوترا اور چھری نکالی مکارے کے قتل کا ارادہ کیا اسنے کہا تو یہہ نکر خنجر مع سامان کے لیلے اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی بدون تیرے قتل کے خنجر نہ لونگا مکارے نے کہا مین اللہ عظیم کے ساتھہ تجھسے سوال کرتا ہون کہ تو مجھکو چھوڑ دے اور خنجر مع سامان و اسباب کے لیلے اوسنے کہا مجھے تو تیرا قتل کرنا ضرور ہے ہان اگر ملک الموت مجھسے سبقت کر جائے تو مجبوری ہے ورنہ مین تجھے بے قتل کئے ہوئے نہ چھوڑونگا مکارے نے کہا تو مجھے اتنی دیر چھوڑ دے کہ مین اپنے عمل کو دو رکعت نماز کے ساتھہ ختم کرلون اور مجھپر جلدی نکرنا وہ اسکی باتون سے ہنسا اور کہا کھڑا ہو جو تجھے کرنا ہے کرلے یہہ مردے جنکو تو اس وادی مین دیکھہ رہا ہے ان سبنے بھی ایسا ہی کیا جیسا تو کرتا ہے پھر اونکو اونکی نماز نے نفع نہین دیا اور نہ اونکو مہلت چھڑایا سو تو جلدی سے نماز پڑھہ لے مکارے نماز کے لئے کھڑا ہوا تکبیر تحریمہ کہی پھر فاتحۃ الکتاب پڑھی پھر اوسکی زبان لڑکھڑا گئی اور نہ جانا کہ کیا پڑھے اوس شخص نے اوسکو جھڑکا اور کہا جلدی کر لام لک اللہ عز وجل نے اوسکو الہام کیا کہ یہہ آیت پڑھے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اس نے آواز بلند کی اور رونے لگا ناگاہ ایک سوار جنگل مین سے نکلا اوسکے ہاتھہ مین نیزہ تھا نیزہ کے سر پہ ایک بھالا چمکتے تارے کی طرح تھی وہ سوار آیا اور ریلک مارنے سے بھی زیادہ جلدی اوس

شخص کا قصد کیا اوسکے پیچھے سے نیزہ مارا جس سے وہ مونہہ کے بل گر پڑا پھر جسجگہ وہ گرا آگ بھڑکنے لگی جب مکاری نے یہ قصہ دیکھا تو سجدے مین گر پڑا پھر اپنا سر اوٹھایا سوار کے پاس گیا اوس سے کہا مین اوس اللہ کے ساتھہ تجھہ سے پوچھتا ہون جس نے اسجگہہ مین تیرے سبب سے مجھپر رحم کیا کہ تو کون ہے سوار نے کہا مین اس آیت کا بندہ ہون اب تو جہان چاہے جا تجھپر کسیطرح کا خوف نہین ہے ؛

حکایت کسی بادشاہ نے ایک شخص صالح امانت دار کے پاس ایک نفیس جوہر امانت رکھا اس شخص نے اپنے گھر مین ایک جگہہ رکھدیا اسکے چھوٹے بچے نے اوسکو اوٹھالیا پتھر پر دے مارا اوسکے چار ٹکڑے ہوگئے اس شخص کو نہایت غم ہوا بادشاہ کا خوف دامنگیر ہوا اسنے بھاگنے کا ارادہ کیا ایک اور شخص اس سے ملا اوسنے کہا مین دیکھتا ہون کہ تو غمگین ہے اسنے قصہ بیان کیا اور جو اسکو تنگی و خوف طاری ہوا تھا اوسکی کہانی کہی اوس نے اسکو یہہ چار بیتین سکھائین ؎

وکم للہ من لطف خفی	یدق خفاہ عن فہم الذکی	وکم یسر اتی من بعد عسر	وفرج کربۃ القلب الشجی
وکم امر تساء بہ صباحا	وتاتیک امسرۃ بالعشی	اذا ضاقت بک الاحوال یوما	فثق باللواحد الفرد العلی

اور کہا کہ تو اسکو بار بار پڑھہ اللہ تبارک وتعالے کیطرف سے تجھے کشائش نصیب ہوگی اسنے ایسا ہی کیا ایک وقت یہہ شخص ان بیتونکو پڑھہ رہا تھا کہ اتنے مین بادشاہ کا قاصد آیا اور کہا کہ بادشاہی لشکر مین ایک درد پیدا ہوا ہے حکیمون نے کہا کہ ایک جوہر کے چار ٹکڑے کئے جاوین پھر وہ پانی مین ڈالے جاوین اوس پانی کو لشکر والے پیوین بادشاہ نے تمکو حکم دیا ہے کہ کسی کاریگر ہوشیار کو تلاش کرو کہ جو جوہر تمہارے پاس امانت رکھا ہے اوسکے برابر چار ٹکڑے کردے کم زیادہ نہون اور اس بات کی اوسکو تاکید کردو اسنے کہا موافق حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج و غم اور خوف جو اسکو تھا سب جاتا رہا خوش ہوگیا اللہ تعالے کی حمد کی اور اس نعمت عظمی کا شکر ادا کیا پھر چارون ٹکڑے لیکے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوا بادشاہ اسکا ممنون احسان ہوا اسکو انعام دیا اور احسان کیا یہہ انعام لیکر بیخوف و خطر خوش خوش سالم غانم اپنے گھر آیا فسبحان اللطیف الکریم الرحمن الرحیم الذی یکشف الاحزان والشرور ویخلفہا بالاحسان والسرور سبحانہ ما اقرب فرجہ من المضطرین ورحمتہ من المحسنین

تبارک اللہ رب العالمین ؛

حکایت ایک بادشاہ کسی فقیر پر خفا ہوا اوسکے لئے ایک قبہ بنایا اوسکو اوسکے اندر داخل کیا اور دروازہ اوسکا بند کردیا اور کوئی منفذ اوسکے لئے باقی نرکھا کھانا پینا اوسکا روکدیا جب تین دن گزر گئے تو اوس فقیر کو قبے کے باہر خوش خوش پھرتا ہوا پایا کسی نے بادشاہ کو اسکی خبر دی بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو میرے پاس لاؤ جب وہ بادشاہ کی روبکاری مین حاضر ہوا تو اوس سے پوچھا کہ قسم ہے تجھے اوس ذات کی جسنے تجھے اس سختی سے نجات دی اور اس مصیبت سے تجھے کشائش نصیب فرمائی اور جس تکلیف مین تو تھا اوس سے تجھے چھڑایا تو مجھہ سے کہدے کہ تیری خلاصی کا کیا سبب ہوا فقیر نے کہا ایک دعا ہے کہ مینے اوسکو پڑھا تھا بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے فقیر نے کہا وہ یہہ ہے اللھم انی اسألک یا لطیف یا لطیف یا لطیف یا من وسع لطفہ اھل السموات والارضین اسألک اللھم ان تلطف بی من خفی خفی خفی لطفک الخفی الخفی الذی اذا لطفت بہ لاحد من عبادک کفی فانک قلت وقولک الحق المبین اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز ؛

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک شخص صالح پرہیزگار اہل قرآن مین سے میرے پڑوس مین رہتا تھا بعض ایام مین اوسپر تنگی اور فاقے کی شدت ہوئی اوسکے جی مین یہہ آیا کہ اپنا حال ایک ورق مین لکھکر اللہ عزوجل کیطرف پہونچادے پھر اوسنے ایک ورق مین اپنا حال لکھا جب رات ہوئی تو اپنی محراب مین نماز پڑھنے دعا کرنے لگا اور ورق کے ساتھہ آسمان کیطرف اشارہ کرتا تھا بہت رات تک اسیطرح کرتا رہا پھر اوسکو

جاگنے نے ستایا کھڑے رہنے نے تھکا دیا بیٹھ کے نماز پڑھنے لگا یہانتک کہ تھوڑی سی رات رہگئی نیند نے اوپر غلبہ کیا سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک آدمی خوبصورت اس سے کہتا ہے کہ اے ابوبشر یہ کیا غفلت ہے جو تجھے لاحق ہوئی کہ تو اپنے رب کیطرف سیاہی کو سفیدی مین پہونچاتا ہے اوسنے کہا تو پھر مین کیا کرون اوس شخص نے کہا جب تو اسکا قصد کرے تو یون کر کہ صبر کی قلم کے ساتھ ذکر کے دریا سے شکر کے ہاتھ کے ساتھ سیاہی لے اور فکر کی سفیدی کے ساتھ طلب کے چمڑون پر اپنے دل پر لکھ اسنے پوچھا کہ کیا لکھون اوسنے کہا یہ دعا لکھ یا من افضالہ افضل من افضال المفضلین وانعامہ انعم انعام المنعمین یا من عجز عن شکرہ شکر الشاکرین قد جربت غیرک من المامولین بغیری من السائلین فاخذا کل قاصد الی غیرک مردود وکل طریق الی سواک مسدود وکل خیر عندک موجود وعند سواک معدوم ومفقود مینے کہا یا سیدی یہ کیا خوب ہے اوس نے کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت مین کچھ بقیہ ہو تو یہ لکھ یا من الیہ توسلت وعلیہ فی السراء والضراء عولت حاجاتی مصروفۃ الیک وآمالی موقوفۃ لدیک کل ما وفقتنی لہ من خیر اعملہ واطیفہ فانت دلیلی علیہ وطریقہ مینے کہا یا سیدی یہ حسن ہے اوسنے کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت مین کچھ بقیہ ہے تو یہ لکھ یا قدیرا لا تؤدہ المطالب ویا ملکا یرغب الیہ کل راغب ما زلت مصحوبا منک بالنعم جائرا علی عادات الاحسان والکرم یا من بکرمہ یبلغ الکرم ومن حمدہ یزید النعم مینے کہا یا سیدی یہ احسن ہے اوسنے کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت مین کچھ بقیہ ہے تو یہ لکھ یا من جعل الصبر عونا علی بلائہ وجعل الشکر مادۃ لنعمائہ اسألک صبرا جمیلا علی المحن وتوفیقا للشکر علی المنن فقد عظمت محنتک عن صبری وجلت نعمتک عن شکری فتفضل علی اقراری بعفوانت اوسع لہ واقدر علیہ فان لکل انبی عذر تقبلہ فاجعلہ نبیا یغفر پھر کہا اے ابوبشر مقام تبتل مین کھڑا ہو موقف تنصل مین ٹھیر عزیز متفضل کیطرف زبان توسل کے ساتھ متعرض تفضل کا ہو قبول کے لئے خشوع تذلل اختیار کر مینے کہا یا سیدی یہ کیا عمدہ دعا ہے اوسنے کہا یہ خاص ملک کی دعا سے ہے تیری سمجھ مین آگئی مینے کہا ہان انشاء اللہ پھر اوسنے اپنے ہاتھ سے میرے پیٹ اور سینے پر مسح کیا بعد اسکے مین بیدار ہوگیا اور جو اوسنے مجھے سکھایا تھا سب یاد تھا ایک حرف بھی نہین بھولا سری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابوبشر نے نماز فجر کے وقت ہم سے یہ حدیث بیان کی ہمنے اسکو پسند کیا اور لکھ لیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض سلف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ کہتے ہین کہ میرا بیٹا محمد نام غائب ہوگیا ہمکو بہت غم ہوا مین معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اونسے عرض کیا اے ابو محفوظ میرا بیٹا غائب ہوگیا اوسکی مان کو بہت رنج ہے اونہون نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے مینے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالے سے دعا کرین کہ وہ آجاوے اونہون نے فرمایا اللھم ان السماء سماؤک والارض ارضک وما بینھما ملکک انت تجمع بہ بین کل شامی کیطرف گیا ناگاہ لڑکا کھڑا ہوا تھا مینے کہا یا محمد اوسنے کہا ابا مین ابھی انبار مین تھا آتا ہی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ معروف رضی اللہ عنہ قبول دعا کے ساتھ معروف تھے بعض لوگون نے ذکر کیا ہے کہ اونکی قبر کے پاس دعا قبول ہوتی ہے اہل بغداد اسکو تریاق مجرب کہتے ہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت روایت ہے کہ ایک عورت بعض مشایخ کے پاس آئی اور کہا کہ میرے بیٹے کو روم نے قید کر لیا ہے اور سوا ایک چھوٹے گھر کے میرے پاس اور کچھ مال نہین ہے اور نہ مجھے اوسکے بیع پر قدرت ہے اگر آپ کسی شخص کیطرف اشارہ کرین کہ وہ اوسکا کچھ فدیہ دیدے تو نہایت اچھی بات ہے اسلئے کہ نہ مجھے رات دکھائی دیتی ہے نہ دن نظر آتا ہے نہ نیند ہے نہ چین شیخ نے فرمایا ہان تو چلی جا مین اس امر مین غور کرونگا انشاء اللہ تعالے شیخ نے گھڑی بھر زمین کیطرف سر جھکایا اور اپنے ہونٹونکو ہلایا پھر ایک رات کے بعد وہی عورت آئی اور بیٹا اوسکے ساتھ تھا شیخ کو دعا دینے لگی اور کہنے لگی کہ یہ صحیح سالم پھر آیا اور اسکا ایک عجیب قصہ ہے اوسکو آپ سے بیان کرتا ہے اوسکے بیٹے نے کہا کہ مین ہمراہ ایک جماعت قیدیون کے ملک روم کے روبرو تھا بادشاہ نے ایک شخص کو ہمپر مقرر کر دیا تھا وہ ہر دن ہم سے خدمت لیتا تھا خدمت کے لئے جنگل کیطرف لیجاتا تھا پھر ہمکو پھیرلاتا تھا اور

بیڑیان ہمارے پاؤن مین پڑی ہوئی تہین ایک بار ہم بعد مغرب کے اپنے کام سے لوٹ کے حافظ کے ہمراہ چلے آتے تھے کہ بڑی میرے پاؤن سے نکلکر مین پر گر پڑی اور دون اور گھڑی بیان کی تو یہ وہی وقت تھا کہ جسوقت عورت شیخ کے پاس آئی تہی اور اونہون نے اوسکے لئے دعا کی تہی غرضکہ حافظ میرے پاس آیا اور مجھپر چیخا اور کہا کہ بیڑی تو نے توڑ ڈالی مینے کہا نہین بلکہ وہ میرے پاؤن سے گر پڑی وہ متحیر ہوا اور اپنے افسر کو خبر کی لوہار کو بلوایا میرے پاؤن مین بیڑیان ڈالین پہ جب مین چند قدم چلا تو دوبارہ بیڑیان میرے پاؤن مین سے گر پڑین اب سب لوگ حیران ہوئے اپنے رہبانون کو بلایا اونہون نے مجھ سے پوچھا کہ تیری مان ہے مینے کہا ہان تو وہ بولے کہ اوسکی دعا قبول ہوئی اور کہا کہ تجھے اللہ تعالے نے چھڑا دیا ممکن نہین کہ ہم تجھکو قید کرین پھر مجھے پھیر دیا اور مسلمانون کے جماعت تک میرے ہمراہ آدمی کر دیئے ؛

حکایت طبرستان مین ایک ظالم امیر تہا بے نکاح کواری عورتون کا بکر توڑا کرتا تہا ایک وقت ایک بڑہیا شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین روتی ہوئی آئی اور کہا اے شیخ تم میری فریاد رسی کرو میری ایک بیٹی خوبصورت کواری ہے اس ظالم نے میرے پاس آدمی بہیجا ہے کہ مین اوسکو سنوار سنگار کے تیار رکہون وہ میرے گہر آکے اوسکا بکر توڑیگا سو مین آپکے پاس آئی ہون امید رکہتی ہون کہ آپ ایسی دعا کرین کہ اوس ظالم کی شر سے اوسکو نجات ہو شیخ نے سر نیچا کیا پہر اوٹہایا اور کہا اے بڑہیا زندون مین کوئی شخص ایسا باقی نہین رہا کہ اوسکی دعا قبول ہو تو مسلمانون کے قبرستان کیطرف جا تجھے وہان کوئی ایسا ملیگا جس سے تیری حاجت برآویگی وہ قبرستان کیطرف گئی وہان ایک جوان خوبصورت خوش لباس خوشبو ملا بڑہیا نے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور اس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اسنے ماجرا بیان کیا اوسنے کہا تو لوٹکر شیخ ابوسعید کے پاس جا اور اونہون سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرین اونکی دعا قبول ہوگی بڑہیا نے کہا کہ زندے تو مردون پہ حوالہ کرتے ہین اور مردے زندون پر کوئی ایسا نہین کہ مجہ رانڈ بیوہ کی فریاد سنے اب کسکے پاس جاؤن جوان نے کہا تو اوسی کے پاس جا اور اوسکی دعا سے تیری حاجت پوری ہوگی بڑہیا لوٹکے شیخ ابوسعید کے پاس آئی اور سارا حال بیان کیا شیخ سر نیچا کرکے فکر کرتے رہے یہانتک کہ اونکو پسینہ آگیا پہر ایک چیخ ماری اور منہ کے بل گر پڑے ناگاہ شہر مین غل ہوا کہ امیر سوار ہوکے بڑہیا کے گہر اوسکی بیٹی کا بکر توڑنے کے لئے جاتا تہا اوسکے گہوڑے نے ٹہوکر کہائی وہ پہسل گیا اور اوسکی گردن ٹوٹ گئی ؎

اے روبہک چرا نہ نشستی بجائے خویش	با شیر ژیہ کردی و دیدی سزائے خویش

اللہ تعالے نے شیخ کی دعا سے بڑہیا کو اور سب لوگون کو بلا سے نجات دی جب شیخ کو ہوش آیا تو کسی نے پوچھا کہ آپنے قبرستان پہ اوسکا حوالہ کیون کیا تہا اور پہلی بار ہی اوسکی حاجت کو پورا نکیا فرمایا مجھے ڈر لگا کہ میری دعا سے اوسکا خون ہو تو مینے بہائی خضر علیہ السلام پہ اوسکا حوالہ کیا تہا اونہون نے اوسکو میری طرف پھیر دیا اور بتلا دیا کہ اوسپر بد دعا کرنا جائز ہے ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے بعض اخیار نے خبر دی کہ بعض بلدان مین پانی رک گیا پانی کی قلت ہوئی لوگون کو ایذا پہونچی ہم مین سے ایک شخص پانی خریدنے کو گیا اوسنے پانی گران خریدا پہر ایک فقیر سے ملاقات ہوئی یہ اوسکو پہچانتا تہا اسنے فقیر سے کہا کیا تو نہین دیکہتا اس حال کو جسمین ہم گرفتار ہین تو ہمارے لئے اللہ تعالے سے دعا کر فقیر نے کہا تمہارے لئے کس چیز کی دعا کرون مینے کہا بارش کی دعا کر فقیر کا منہ سرخ ہو گیا اور گڑگڑی بہر چپ رہا پہر ایک بڑی چیخ ماری اسکے بعد مجھے چہوڑ کے چلدیا مین اپنے گہر تک نہین پہونچا اور پانی کو ڈالنے نہین پایا تہا جسکو مین خرید کر کے لایا تہا کہ پانی آیا اور سیل جاری ہو گئی امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ پہلے گزر چکا کہ اس امت کے اولیاء کی کرامت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے آثار سے ہے اور ظہور کرامت کا تمہ معجزات ہے اور کرامت کی نہرین سارا قطار مین آپ ہی کے بحر زخار سے جاری ہوتی رہتی ہین دیکہو اسی استسقا کے باب مین ابوطالب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے آپکی مدح مین یہ شعر کہا ؎

وابیض یستسقی الغمام بوجهه	ثمال الیتامی عصمة للارامل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم وعظم

حکایت عطار ازرق رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز پڑہنے کے لئے قبرستان کیطرف گئے ایک چور انکے سامنے آیا انہون نے کہا الٰہی تو جسطرح چاہے میری طرف سے اسکی کفایت کر اوسکے دونون ہاتہہ اور دونون پاؤن سوکھ گئے رونے چلانے لگا واللہ مین پہر کبھی ایسا نکرونگا پہر اوسکے ہاتہہ پاؤن جیسے تہے ویسے ہی ہوگئے وہ انکے پیچہے چلا اور کہا مین للہ آپسے پوچھتا ہون کہ آپ کون ہین انہون نے کہا مین عطا ہون جب صبح ہوئی تو پوچھنے لگا تم اوس نیک آدمی کو پہچانتے ہو جو رات کے وقت قبرستان کیطرف نماز پڑہنے کے لیے جایا کرتا ہے لوگون نے کہا ہان وہ عطار سلمی ہے یہہ انکے پاس گیا اور کہا کہ مین فلان فلان قصے سے توبہ کرکے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون آپ میرے لئے اللہ تعالے سے دعا کرین عطار نے اپنے ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہائے روتے جاتے تہے اور کہتے تہے خرابی ہو تیری مین وہ نہین ہون وہ تو عطار ازرق رضی اللہ عنہ ہین رضی اللہ عنہا وعن جمیع الصالحین ؛

حکایت شیخ ابو الحسن نوری رضی اللہ عنہ نہانے کے لئے پانی مین گئے چور آیا اور انکے کپڑے لیکر چلدیا گہڑی بھر کے بعد کپڑے لئے ہوئے پہرآیا اور اوسکا ہاتہہ سوکہہ گیا تہا شیخ نے کپڑے پہن لئے اور کہا الٰہی تو میرے کپڑے پہیرلایا اسکا ہاتہہ اسکو پہیر دے وہ اچہا ہوگیا اور اوسی گہڑی چلا گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہین موسیٰ علیہ السلام کے عہد مین بنی اسرائیل قحط مین مبتلا ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اونکے لئے دعاے استسقا کرین اونہون نے فرمایا میرے ساتہہ پہاڑ کیطرف چلو وہ سب چلے جب پہاڑ پر چڑہے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس آدمی نے گناہ کیا ہو وہ میرے پیچہے نہ آوے یہہ کہتے ہی سب لوٹ گئے مگر ایک کانا آدمی جسے برخ عابد کہتے تہے رہگیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے نہین سنا جو مینے کہا اوسنے کہا ہان فرمایا تو نے کوئی گناہ نہین کیا اوسنے کہا مین نہین جانتا مگر ایک چیز ہے کہ مین اوسکو آپ سے بیان کرتا ہون اگر وہ گناہ ہے تو مین لوٹ جاؤنگا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا ہے کہا ایک راہ مین میرا گزر ہوا ناگاہ ایک حجرے کا دروازہ کہلا ہوا تہا مینے اس آنکہہ سے جو جاتی رہی ہے ایک جسم کو دیکہا مین نہین جانتا کہ وہ کیا تہا مرد تہا یا عورت سو مینے اپنی آنکہہ سے کہا کہ تو نے ہی میرے سارے بدن سے گناہ کی طرف جلدی کی تو آجکے بعد کبہی میرے ہمراہ نہ رہیگی پہر مینے اپنی انگلی ڈالکے اوسکو اوکہیڑ ڈالا پس اگر یہہ گناہ ہو تو مین لوٹ جاؤن موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہہ گناہ نہین ہے پہر اوس سے کہا اے برخ تو پانی مانگ برخ نے کہا قدوس قدوس ما عندك لا ینفد وخزائنك لا تفنیٰ وانت بالبخل لا ترمی فما هذا الذی لا تعرف بما سقنا الغیث الساعة الساعة پہر یہہ دونون اللہ عزوجل کی رحمت سے کیچڑ کہوندتی ہوئی واپس آئی ؛

حکایت ایک بار اور موسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین قحط پڑا لوگ انکے پاس جمع ہوئے کہا یا نبی اللہ آپ ہمارے لئے اللہ تعالے سے دعا کرین کہ ہمکو پانی دے موسیٰ علیہ السلام اونکے ساتہہ کہڑے ہوئے جنگل کیطرف گئے یہہ لوگ ستر ہزار یا کچہہ زیادہ تہے موسیٰ علیہ السلام نے یہہ دعا کی الٰہی اسقنا غیثك وانشر علینا رحمتك وارحمنا بالاطفال الرضع والبهائم الرتع والشیوخ الرکع آسمان زیادہ صاف ہوتا جاتا تہا آفتاب کی گرمی اور زیادہ ہوتی جاتی تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی اگر میری جاہ تیرے نزدیک پرانی ہوگئی ہے تو مین نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاہ کے ساتہہ تجھسے سوال کرتا ہون جنکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا کہ ہمکو پانی دے اللہ عزوجل نے اونکو وحی کی کہ تیری جاہ میرے نزدیک پرانی نہین ہوئی تو میرے نزدیک وجیہ ہے لیکن تم مین ایک بندہ ہے کہ چالیس برس سے کہلم کہلا معاصی کرتا ہے تو لوگون مین ندا کردے تاکہ وہ تمہارے درمیان سے نکل جاوے اوسی کے سبب سے مینے تمسے پانی کو روکا ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی وسیدی مین ایک ناتوان بندہ

ہون اور میری آواز ضعیف ہے وہ کیون کر اونکو پہونچیگی وہ ستر ہزار یا کچھ زیادہ ہین یا کم اللہ عزوجل نے وحی بھیجی کہ پکارنا تیرا کام ہے اور پہونچانا میرا ذمہ ہے پھر موسیٰ علیہ السلام ندا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور کہا اے بندے گنہگار جو کہ چالیس برس سے کہلم کہلا اللہ عزوجل کی معصیت کر رہا ہے تو ہمارے درمیان مین سے نکل جا تیری ہی وجہ سے پانی ہمسے روکا گیا ہے پھر وہ بندۂ عاصی کھڑا ہوا دائین بائین دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا نکلا سمجھ گیا کہ مطلوب وہی ہے پھر اپنے جی مین کہا کہ اگر مین اس مخلوق کے درمیان سے نکلتا ہون تو سارے بنی اسرائیل کے روبرو فضیحت ہونگا اور اگر بیٹھا رہتا ہون تو ان سبکو میرے سبب سے پانی نہ دیا جاویگا پھر اسنے اپنے افعال پر نادم ہوکے اپنا سر کپڑون مین گھسا لیا اور کہا الٰہی وسیدی چالیس برس تک مینے تیری نافرمانی کی اور تو نے مجھے مہلت دی اور اب مین فرمانبردار ہوکے تیرے پاس آیا ہون سو تو مجھے قبول کر یہ اپنی بات پوری نکرنے پایا تھا کہ ایک سفید ابر اوٹھا اور مشک کے دہانون کیطرح خوب ہی پانی برسا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی وسیدی کس سبب سے تو نے ہمکو پانی دیا ہم مین سے تو کوئی بھی نہین نکلا ارشاد ہوا اے موسیٰ اوس شخص کے سبب سے جسنے تمکو پانی دیا کہ جسکی وجہ سے روکا تھا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی تو مجھے اوس فرمان بردار بندے کو دکھادے فرمایا اے موسیٰ جبکہ وہ میری نافرمانی کرتا تھا اوسوقت تو مینے اوسکو فضیحت نہین کیا اب کہ وہ میری فرمانبرداری کرتا ہے کیا مین اوسکو رسوا کرونگا اے موسیٰ بیشک مین چغل خورون سے بغض رکھتا ہون کیا پھر مین بھی چغل خور ہو جاؤن ؏

حکایت ۲۵ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے مین تین شخص پانی مانگنے کے لئے نکلے ایک نے کہا الٰہی بیشک تو نے ہمکو حکم دیا کہ جسنے ہمپر ظلم کیا ہم اوس سے عفو کرین اور جسنے اپنی جانون پر ظلم کیا سو تو ہم سے عفو کر دوسرے نے کہا الٰہی مقرر تو نے ہمکو حکم کیا کہ ہمارے غلام جبکہ ہماری خدمت مین بوڑھے ہو جاوین تو ہم اونکو آزاد کر دین اور ہم تیری خدمت مین بوڑھے ہو گئے سو تو آزادی کے ساتھ ہمپر تفضل فرما تیسرے نے کہا الٰہی بیشک تو نے ہمکو امر فرمایا ہے کہ ساکین جب ہمارے دروازے پر کھڑے ہون تو ہم اونکو نہ پھیرین اور ہم مساکین تیرے دروازے پر کھڑے ہین سو تو اپنے فضل واحسان وعظیم امتنان سے ہمپر احسان کر ؏

حکایت ۲۶ بعض صالحین فرماتے ہین کہ ایک گروہ فقرا کا جمع ہوکے ایک شخص سیاہ فام کی زیارت کو گئے یہ شخص باغ کا رکھوالا تھا اسکو مقبل کہتے تھے مین بھی اونکے ساتھ گیا پھر ہم ایک جگہ گئے کہ وہان بیگن بہت تھے اور وہ شخص اوسکے کھیت مین کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا ہمنے اوسکو سلام کیا اور بیٹھ گئے یہانتک کہ اوسنے سلام پھیرا اوس نے ایک تھیلی نکالی اوسمین سوکی روٹی کے ٹکڑے اور نمک کٹا ہوا تھا اوس نے کہا کھاؤ ہمنے کھایا پھر لوگون نے کرامات اولیا کا ذکر کرنا شروع کیا اور وہ چپ رہا اوس سے بعض لوگون نے کہا اے مقبل ہم تیری زیارت کو آئے تو ہم سے کچھ بیان نہین کرتا اوسنے کہا مین کیا چیز ہون اور میرے نزدیک کیا ہے کہ مین تمہین بتاؤن مین ایک ایسے آدمی کو پہچانتا ہون کہ اگر وہ اللہ تعالےٰ سے سوال کرے کہ اس بیگن کو سونا کر دے تو بیشک وہ کر دے قسم ہے اللہ کی کہ وہ اپنی بات پوری نکرنے پایا تھا یہانتک کہ ہمنے دیکھا کہ بیگن سونا ہو کے چمکنے لگا بعض لوگون نے کہا اے مقبل یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اس بیگن سے ایک جڑ لیلیوے مقبل نے اوس سے کہا لیلے اوسنے ایک درخت مع عروق اور سونے وغیرہ کے اوکھیڑ لیا اوسمین سے ایک چھوٹا بیگن اور کچھ پتے گر پڑے سو اونکو مینے لیلیا اونکا بقیہ ابتک میرے پاس ہے پھر مقبل نے دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ پھر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جاوے اللہ تعالےٰ نے اوسکو اپنی حالت اصلی پر کر دیا اور بجاے اصل مقطوع کے دوسری اصل مع بیگن کے موجود ہو گئی رضی اللہ عنہ ؏

حکایت ۲۷ صالح مری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایکدن ابو جہیر ضریر کی زیارت کے ارادے سے نکلا یہ شہر سے نکل گئے تھے شہر کے باہر ایک مسجد بنائی تھی اوسمین عبادت کیا کرتے تھے مینے کچھ رستہ قطع کیا تھا کہ محمد بن واسع ملے اونہون نے پوچھا کہ کہان جاتا ہے مینے کہا ابو جہیر کی ملاقات

کو جاتا ہون اونہون نے کہا میرا ارادہ بھی یہی ہے پھر ہم چلے ناگاہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ ملے اونہون نے پوچھا کہان جاتے ہو ہمنے کہا ابو جہیر کے پاس کہا مین بھی وہین جاتا ہون پھر ہم چلے ناگاہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اونسے بھی وہی سوال جواب ہوا پھر ثابت بنانی رضی اللہ عنہ ملے اونسے بھی وہی بات پیش ہوئی انہون نے کہا حمد ہے اللہ کے لئے کہ اوسنے ہمکو جمع کیا پھر ہم سب بغیر وعدے کے چلے جب ہم ایک اچھی جگہ مین پہونچے تو ثابت نے ہم سے کہا آؤ یہان دو رکعت نماز پڑہین تاکہ قیامت کے دن یہ جگہ اللہ عز وجل کے نزدیک ہمارے لئے گواہی دی پھر ہم ابو جہیر کے مکان پہ پہونچے بیٹھ گئے اذن مانگنا ہم نے مکروہ جانا یہانتک کہ جب ظہر کا وقت آیا تو وہ نکلے اذان کہی اقامت کہی نماز پڑہنے لگے جبنے ہی اونکے ساتھ نماز پڑہی محمد بن واسع اونکے سامنے کہڑے ہوئے پوچھا تو کون ہے انہون نے کہا مین تمہارا بہائی محمد بن واسع ہون کہا تو وہی ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ تو نماز مین افضل اہل بصرہ ہے محمد چپ رہے پھر ثابت بنانی کہڑے ہوئے ان سے پوچھا تو کون ہے انہون نے کہا ثابت بنانی کہا تو وہی ہے کہ جسکے کہتے ہین کہ تو بصرہ والون مین بہت نماز پڑہنے والا ہے انہون نے سکوت کیا پھر مالک بن دینار کہڑے ہوئے کہا تو کون ہے کہا مالک بن دینار کہا واہ واہ تو وہی ہے جسکو زہد اہل بصرہ کہتے ہین یہ چپ رہے پھر حبیب عجمی کہڑے ہوئے انسے پوچھا تو کون ہے انہون نے کہا حبیب عجمی کہا تو وہی ہے جسکو مستجاب الدعوت کہتے ہین انہون نے سکوت کیا صالح مری کہتے ہین پھر مین کہڑا ہوا پوچھا تو کون ہے مینے کہا صالح مری کہا تو وہی ہے جسکو سارے اہل بصرہ سے زیادہ خوش آواز کہتے ہین پھر کہا مین تیری آواز کا مشتاق تہا تو مجھے اللہ عز وجل کی کتاب سے پانچ آیتین پڑہکر سنا صالح کہتے ہین مینے شروع کیا یہ آیت پڑہی یوم یرون الملائکة لا بشری یومئذ للمجرمین جب مین اس قول تک پہونچا وہباء منثورا تو ابو جہیر نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا تو کہا کہ تو اپنی قرارت کو دوہرا پھر مینے دوبارہ وہی آیت پڑہی اونہون نے ایک اور چیخ ماری اسی مین دنیا سے انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہ اونکی بی بی نکلین کہا تم کون ہو ہمنے اونکو خبر دی اونہون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون ابو جہیر کا انتقال ہوا ہمنے کہا ہان اللہ تعالے تجھے اسمین اجر دیوے تمہین کہان سے معلوم ہوا وہ بولین مینے اس سے معلوم کیا کہ مینے اونکو بہت سنا کہ وہ اپنی دعا مین یہ کہتے تہے اللھم احضر موتی اولیاءک سو مین سمجھ گئی کہ تم اونکی موت ہی کے لئے جمع ہوئے ہو پھر ہم نے اونکو نہلایا کفنایا اونپر نماز پڑہی اور دفن کر دیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو بکر بن اسمٰعیل فرغانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بہت دنون فاقے کی شدت اوٹہائی کبھی ایسا ہوتا کہ فاقے کے سبب غش کہاکر گر پڑتا تہا مین اون دنون مین کم سمجھ تہا مین دیکہتا کہ میری انگلیون کے ناخن بہوک کی وجہ نیلے ہوجاتے تہے ایک دن مینے کہا یارب اگر تو مجھے اپنا اسم اعظم سکہا دیتا تو جب مجھے مہلک فاقہ ہوتا تو مین اوسکے ساتہ تجھ سے دعا کرتا مین ایک دن دمشق مین باب برید پر بیٹہا ہوا تہا کہ مینے دیکہا دو آدمی مسجد مین داخل ہوئے میرے جی مین آیا کہ یہ دونون فرشتے ہین پھر وہ دونون میرے مقابل کہڑے رہے ایک نے دوسرے سے کہا تو چاہتا ہے کہ مین تجھے اسم اعظم سکہا دون اوسنے کہا ہان اسم اعظم یہ ہے کہ تو کہے یا اللہ مینے اپنے جی مین کہا کہ مینے سیکہ لیا اور اوسیدم مین لوٹا پھر اونمین سے ایک نے کہا کہ ایسا نہین ہے جیسا تو نے کہا لیکن صدق الملجا کے ساتہ شیخ ابو بکر فرماتے ہین کہ صدق لجا یہ ہے کہ دعا کرنیوالا ایسا ہوجاوے جیسے کوئی شخص دریا مین ڈوب جاوے کوئی چیز اوسکے لئے باقی نرہی کہ وہ اوس سے پناہ لے اور سوائے اللہ عز وجل کے کوئی ملجا اوسکے واسطے نہو کہتے ہین کہ ایک فقیر ایک شیخ کے پاس گیا اونکو اسم اعظم آتا تہا اسنے کہا کہ آپ مجھے اسم اعظم سکہا دین شیخ نے فرمایا تجھ مین اسکی لیاقت نہی ہے اوسنے کہا ہان شیخ نے فرمایا تو شہر کے دروازے کیطرف جا وہان بیٹہ جو ماجرا وہان ہوا اوسکی خبر مجھے دینا یہ گیا اسنے دیکہا کہ بوڑہا آدمی لکڑی بیچنے والا آیا اور اوسکے ساتہ ایک گدہا تہا اوسپر لکڑیان لدی تہین ایک سپاہی اوس سے متعرض ہوا اوسکی لکڑیان چہین لین اور اوسکو مارا یہ فقیر رنجیدہ

(۱۲ بعضی الفضلاء)

لوٹکے شیخ کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا شیخ نے فرمایا اگر تجھے اسم اعظم یاد ہوتا تو تو اوس سپاہی کے ساتھہ کیا معاملہ کرتا اوسنے کہا مین اوسکے ہلاک کی دعا کرتا شیخ نے کہا اسی لکڑی بیچنے والے نے مجھے اسم اعظم سکھایا ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یعنی اسم اعظم سکھانے کے لائق وہی شخص ہے جو متصف اس صفت کے ساتھہ ہو یعنی صبر حلم رحمت خلق اسکے سوا اور صفات محمودہ جنکے ساتھہ اہل اصطفا متخلق ہوتے ہین رضی اللہ عنہم ؂

حکایت ۳۹ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالے فرماتے ہین کہ میری ایک بی بی تھین مجھے اونکے ساتھہ نہایت درجے کی محبت تھی ایک وقت مین اور وہ اپنے گھر مین سوتے تھے کہ خواب مین مجھپر ایک حالت طاری ہوئی اونھون نے سنا جو مینے اوس حالت مین کہا اور میرے حال کو دیکھا یہہ ایک بڑی حالت تھی جب مجھے افاقہ ہوا تو اونھون نے کہا یا سیدی تمہارا کیا حال ہے مین نے کہا تمنے کیا دیکھا کہا خیر ہے پھر مینے سکوت کیا اور اونکو چھوڑ کے مین کہین گیا اونھون نے ہمارے خادم سے کہا کہ تو میری مان بہن کو بلا لا وہ اونکو بلا لایا اوسنے کہا کہ میرے خاوند پر ایسا ایسا ماجرا گزرا اور صورت حال اون سے بیان کی اور کہا واللہ مین اب کبھی اوسکی عورت نرہونگی وہ دیوانہ ہے اور نہ اوسکے ساتھہ گھر مین رہونگی اوسکی مان بہن نے اوسکو ملامت کیا اور اوسکے ارادے سے باز رکھنا چاہا اوسنے نہ مانا اونھون نے کہا جبتک تیرے خاوند سے ہم ملاقات نکرلین تب تک تو اسی گھر مین رہ جب مجھے معلوم ہوا تو مین اوسکے پاس آیا اور کہا کہ تیرا کیا قصد ہے اوسنے کہا جدائی ورنہ مین اپنی جان کو قتل کرونگی اور تو اسکا سبب ٹھیرینگا مینے کہا تو مجھے سات روز کی مہلت دے اوسنے منظور کیا پھر مجھے اوسکی جدائی مین بڑی مشقت معلوم ہوئی مینے چاہا کہ بہت کچھہ مونیا دیکے اوسے راضی کرون اوسنے نہ مانا پھر ایک جماعت کو گھر والون سے اوسکے پاس بھیجا اوسنے انکار ہی کیا جب مجھے اوسکے ارادے کا یقین ہوا تو مجھے بیقراری ہوئی میری حالت متغیر ہوگئی دل پریشان ہوگیا اور کوئی مجھے نہ ملا کہ یہہ سب باتین مجھہ سے دور کردے جب وعدے کی ایک رات باقی رہگئی اور میری حالت تباہ ہوگئی زمین مجھپر تنگ ہوگئی تو مینے اللہ تعالے کیطرف رجوع کیا اپنا کام اوسکو سونپا اور قصد کرلیا کہ جو اللہ تعالے کریگا اوسی پر راضی ہونگا پھر مینے یہہ دعا پڑہی اللھم یا عالم الخفیات ویا سامع الاصوات یا من بیدہ ملکوت الارض والسموات ویا مجیب الدعوات استغیث بک واستجرت بک یا مجیر اجرنی تین بار اسکو پڑہا پھر مین بیٹھہ گیا یہانتک کہ رات کا نصف اخیر گزر گیا اور مین قبلہ رخ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ وہ عورت جلدی سے میرے پاس آئی اور میرے پاؤن کا بوسہ لیا اور کہا مین اللہ عظیم کے ساتھہ تجھسے سوال کرتی ہون کہ تو مجھہ سے راضی ہوجا جو مین تجھسے چاہتی تھی مینے اوس سے توبہ کی اور مین اللہ تعالے کیطرف رجوع ہوئی تو اللہ تعالے سے دعا کرکہ وہ میری توبہ قبول کرے مینے کہا مین تجھہ سے راضی نہونگا یہانتک کہ تو مجھے اسکا سبب بتادے اوسنے کہا کہ مین شب گزشتہ کو اپنے ارادے پر مضبوط تھی کہ خواب مین ایک شخص میرے پاس آیا اوسکے داہنے ہاتھہ مین کوڑا اور دوسرے مین چھری تھی مجھہ سے کہا اگر تو اس قصد سے باز رہتی ہے تو فبہا ورنہ تجھے اس چھری سے قتل کرونگا پھر اوسنے مجھے تین کوڑے مارے مین ڈرتی ہوئی جاگ اوٹھی اور اوسکے مارنے کی گرمی میرے دل مین تھی گھڑی بھر تک مین بیٹھی رہی پھر سوگئی پھر بعینہ اوسی آدمی کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا اور اوسکے ہاتھہ مین کوڑا اور چھری تھی اور مجھہ سے کہا کیا مینے تجھے نہین ڈرایا وعظ نہین کیا حکم نہین دیا پھر مجھپر اوسنے اپنا ہاتھہ اوٹھایا مین ڈرتی ہوئی بیدار ہوگئی اور جلدی سے تیرے پاس آگئی تاکہ تو میری توبہ قبول کرے مجھہ سے راضی ہوجاوے اور اللہ تعالے سے میرے لئے دعا کرے پھر اوسنے اپنا بدن کھولا مینے تین ضربون کا اثر اوسپر دیکھا مینے کہا اللہ تیری میری توبہ قبول کرے مین تجھہ سے دنیا و آخرت مین راضی ہوا اوسنے کہا مینے شکریہ مین اپنا مہر تجھے بخشا اور میرے پاس بیس دینار کا زیور ہے وہ اور میرے کپڑے فقرا کے لئے ہین جب صبح ہوئی تو اوسنے ایسا ہی کیا پھر مینے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ اللہ تعالے کا فعل اور اوسکا لطف مجھپر تھا اور سمجھہ گیا کہ یہہ رضا کا ثمرہ ہے اور یقین کرلیا کہ سب کام اللہ سبحانہ وتعالے کے ہی ہاتھہ مین ہین پھر مین اسکے بعد سات برس تک نہایت خوشی مین اوسکے ساتھہ رہا اللہ تعالے کی حمد کرتا تھا اوسکے فعل سے راضی تھا پھر اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہما مرنے کے

بعد مینے اوسکو خواب مین دیکھا نہایت خوبصورت تہی ایسا عمدہ زیور و لباس پہنے ہوئے تہی کہ مجھ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا مینے اوس سے کہا اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتھہ کیا کیا تجھے اپنے رب سے کیا ملا اوسنے کہا یہہ ہے جیسا کہ تو دیکھہ رہا ہے اور مین تیری ملاقات کی منتظر ہون اللہ تعالےٰ تجھسے راضی ہو جیسا کہ تو مجھہ سے راضی ہوا ؛

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مکے مین تہا طواف کے لئے مطاف مین گیا مینے دو آدمیون کو دیکھا ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑے ہوئے تہا ایک نے دوسرے سے کہا تو یون کہہ یا حی یا نور روح سمع اذان قلبی یا کہا نور روح بصر عیون قلبی بحق الفحول علیک یا مروح الارواح مین اون دونون کے درمیان مین گسا اونکو سلام کیا اونسے کہا کہ مینے کلمات کو سنلیا الفاظ کو یاد کرلیا تم کون ہو اللہ تعالےٰ تمپر رحم کرے ایک نے کہا مین خضر ہون اور یہہ میرے بہائی الیاس ہین تو جواب ان کلمون کے یاد کرنے کے بعد جو کچھہ تجھہ سے فوت ہوا وہ ہرگز تجھے ضرر نہ پہونچائیگا خبردار دنیا کے کسی کام مین ان کلمون کے ساتھہ دعا نکرنا سلام اللہ علیہما ؛

حکایت ابو احمد حلاسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین میری والدہ صالحہ تہین اونہون نے ایک دن مجھہ سے کہا اور ہمکو محتاجی نے ستایا تہا اور ہماری حالت بری تہی اے میرے بیٹے تو کب تک اس سختی مین رہیگا جب سحر کا وقت ہوا تو مینے کہا الٰہی اگر آخرت مین میرے لئے کوئی شئے ہے تو تو اوسکو دنیا ہی مین جلدی سے دیدے پہر مینے گہر کے کونے مین ایک نور دیکھا مین اوسکی طرف کہڑا ہوا مینے ایک پایہ سونے کے تخت کا دیکھا وہ تخت جواہر سے جڑا ہوا تہا مینے اپنی والدہ سے کہا کہ تم اسکو لیلو اور مین جامع مسجد کیطرف گیا اپنے جی مین کہتا تہا کہ کونسے جوہری کو اسمین سے کچھہ دون اور کیا کرون جب مین لوٹ کے آیا تو مجھسے والدہ نے کہا کہ تو مجھے معاف کردے تو جب گہر سے نکلا تو مین سو رہی خواب مین دیکھا کہ گویا مین جنت مین داخل ہوئی وہان ایک محل دیکھا اوسکے دروازے پر لکہا ہوا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ محل ابو احمد حلاسی کا ہے مینے کہا یہہ میرے بیٹے کے لئے ہے کسی نے مجھہ سے کہا کہ ہان پہر مین اوسکے اندر گئی اوسکے مکانون مین پہری ایک مکان مین بہت سے تخت دیکھے اونمین سے ایک تخت ٹوٹا ہوا تہا مینے پوچہا کہ ان سب تختون مین سے یہہ تخت کیون خراب ہوگیا کسی قائل نے مجھہ سے کہا کہ اسکا ایک پایہ تونے لیلیا ہے مینے کہا تم اوسکو اوسکی جگہہ رکھدو پہر مین جاگ اوٹہی اور وہ پایہ غائب ہوگیا الحمد للہ علی ذلک ؛

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یمن کا ایک گروہ آیا یہہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ تہے انہین سے ایک شخص کا گدہا مرگیا اور لوگون نے کوچ کیا اور چاہا کہ یہہ شخص بہی اونکے ساتھہ جاوے ایک سواری اوسکو دینے لگے اوسنے قبول نہ کی پہر وہ کہڑا ہوا وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی اور کہا الٰہی بیشک مین تیری راہ مین جہاد کرنے تیری خوشی چاہنے کے لئے آیا ہون اور مین گواہی دیتا ہون کہ تو مقرر مردون کو زندہ کریگا اور جو لوگ قبرون مین ہین اونکو اوٹہاویگا اور مین تجھہ سے یہہ چاہتا ہون کہ تو میرے لئے میرا گدہا اوٹہا کہڑا کر پہر وہ گدہے کیطرف کہڑا ہوا اوسکو مارا گدہا اپنے کان جہاڑتا ہوا کہڑا ہوگیا اوسنے گدہے پر خوگیر کسا اوسکو لگام چڑہائی اوسپر سوار ہوا اور دوڑایا یہانتک کہ اپنے رفیقون سے جا ملا اونہون نے اس سے حال پوچہا اسنے کہا کہ مینے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا تہا کہ میرے گدہے کو اوٹہادے سو اوسنے اوٹہادیا شعبی کہتے ہین کہ مینے اوس گدہے کو کناسہ مین بکتے ہوئے دیکھا پہر ایک شخص شعبی کے حلیسون سے اپنے محلے کیطرف گیا اور یہہ قصہ شعبی سے روایت کیا لوگون نے اوسکو جہٹلایا اور کہا کہ مرنے کے بعد گدہا زندہ ہوتا ہے یہہ شخص شعبی پر افترا کرتا ہے تو ہمارے ساتھہ شعبی کے پاس چل پہر وہ شخص اونکے ساتھہ شعبی کے پاس گیا اونسے کہا اے ابو عمرو کیا آپنے مجھے اسکی حدیث نہین کی شعبی نے کہا یہہ قصہ کب ہوا وہ لوگ کہنے لگے کہ ہمنے تو پہلے ہی جان لیا تہا کہ یہہ ابو عمرو پر افترا کرتا ہے جب وہ لوگ چلے گئے تو اس شخص نے شعبی سے کہا اے ابو عمرو کیا آپنے مجھے یہہ حدیث نہین کی تہی شعبی نے اوس سے

کہا تیری خرابی ہو مرغی کے بازار مین کیا اونٹ بکتے ہین رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام شعبی رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر اسلیے انکار کیا کہ اسنے ایک بڑی کرامت ایسے لوگون سے بیان کی کہ اونکی عقل اوسکو قبول نہین کرتی نہ اونکی فہم وہانتک پہونچ سکتی ہے شعبی نے منکرین کے راس المال علم کی تشبیہ دی ساتھہ راس مال تجار کے جو مرغی ہو اور جو لوگ اوسکو سمجھتے ہین اور قبول کرتے ہین اونکے راس مال علم کی تشبیہ دی ساتھہ راس مال تجار کے جو اونٹ ہو سو یہ انسے اونٹ کے ساتھہ تمثیل دینے مین تساہل ہوا بلکہ وہ تو جواہر نفیسہ سے بھی اعز وارفع واعلی واغلی ہے اور منکرین کی راس مال کی مثال پول سیاہ سے بھی اقل واصغر وادنی واحقر ہے انہین دونون گروہ کیطرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین اشارہ فرمایا ہے کہ تم حکمت نااہل کو نہ دو اگر دوگے تو اوسپر ظلم کروگے اور حکمت کو اوسکے اہل سے نہ روکو اگر روکوگے تو اوسپر ظلم کروگے ؛

حکایت ۴۳ شیخ کبیر قدوہ شیوخ عارفان برکت زمان وزمانیان ابوعبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جبکہ دیار مصر مین سخت قحط ہوا تو مین دعا کے لیے متوجہ ہوا مجھسے کہا گیا کہ تو دعا مکر اس امر مین کسی ایک کی تم مین سے دعا قبول نہوگی پھر مینے شام کا سفر کیا جب مین خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کے قریب پہونچا تو اونہون نے مجھہ سے ملاقات فرمائی مینے عرض کیا یا خلیل اللہ میری ضیافت آپکے یہان یہی ہے کہ آپ اہل مصر کے واسطے دعا کرین آپنے دعا فرمائی اللہ تعالے نے گرانی کو اونسے دفع کیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ شیخ کا یہ قول کہ حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھہ سے ملاقات کی قول حق ہے اسکا انکار نہین کرسکتا مگر وہ شخص کہ اوا واقف ہے اس امر سے کہ اون لوگون پہ ایسے احوال وارد ہوتے ہین کہ وہ اونہین ملکوت سموات وارض کا مشاہدہ کرتے ہین انبیاء علیہم السلام کو زندہ دیکھتے ہین جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زمین مین نماز پڑہتے ملاحظہ فرمایا اور انکے سوا اور ایک جماعت انبیا علیہم السلام کو آسمانون مین دیکھا اونکی باتون کو سنا پہلے یہ بات گزر چکی کہ جو معجزے انبیا علیہم السلام سے صادر ہوتے ہین اونکی مثل کرامتین اولیاء رضی اللہ عنہم سے ظاہر ہوتی ہین فرق اتنا ہے کہ معجزے مین تحدی ہوتی ہے کرامت مین تحدی نہین ہے ؛

حکایت ۴۴ شیخ ابوعبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ مصر مین ایک دن اپنی میعاد مین بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ ابوالعباس قسطلانی رضی اللہ عنہ قاری تھے شیخ قرشی کے روبرو مواعید پڑہا کرتے تھے اتنے مین شیخ ابوالعباس طنجی کی میعاد کا وقت آیا قاری مذکور نے کتاب کھولی اور جیسے شیخ قرشی نے انسے کہا تمہین کیا ہوا کیون نہین پڑہتے انہون نے کہا یا سیدی کتاب سفید ہے اسمین کچھہ لکھا ہوا نہین ہے شیخ قرشی نے فرمایا یہان کون شخص ہے لوگون نے کہا ابوالعباس طنجی شیخ نے فرمایا اے ابوالعباس تو میرے ساتھہ یہہ کرتا ہے پھر قاری سے کہا پڑہ اوسنے کتاب کو لکھا ہوا پایا پھر حسب عادت پڑہا ابوالعباس قسطلانی مذکور نے زینت دنیا کو ترک کردیا تھا اپنی جان سے خدمت شیخ پر متوجہ تھے یہہ اپنے زمانے مین زاہد مصر تھے انہون نے ریاضتین بہت کی تھین آخر عمر مین مکہ مشرفہ کی اقامت اختیار کی تھی یہین انکا انتقال ہوا انکی قبر مشہور ومعروف ہے ایک وقت مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بارش نہ رکنے کے سبب سے قحط پڑا یہہ اوسوقت وہین تھے لوگون نے استسقا کا قصد کیا اور یہہ بات قرار پائی کہ ایک دن اہل مدینہ دعا کرین اور ایک دن مسافر لوگ پانی مانگین اور ایک دن یہان کے مجاور دعاے استسقا کرین اہل مدینہ نے دعا کی پانی نہ برسا پھر ابوالعباس رضی اللہ عنہ نے بہت سا کھانا پکوایا فقرا واہل حاجت کو کھلوایا اور استسقا کیا خوب ہی پانی برسا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۴۵ مغرب مین ایک شخص یعقوب نام امیر مؤمنین تھے انہون نے احوال مریدین بہت کچھہ دیکھی سبب اسکا یہہ ہوا کہ انہون نے بادشاہت کی غیرت سے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا پھر اپنے بھائی کے قتل پر نادم ہوئے یہی ندامت انکی توبہ کا سبب ہوگئی اس توبہ نے انکے باطن مین عجیب عجیب احوال پیدا کردئے یہہ گناہ انکے حق مین نہایت بابرکت ہوا اسی مضمون کو کسی شاعر عربی نے نظم کیا ہے ؎

وربّ قطيعة جلبت وصالا	وكم خوف في الزوايا من خبايا

یہ فارسی مصرعہ بھی مثل اسی مضمون کے ہے ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ انہون نے اپنا حال ایک عورت مریدہ سے جو کہ انکے محل مین آیا جایا کرتی تھی بیان کیا اوسنے کہا کہ یہ احوال تو مریدین کے ہین انہونے کہا مین اپنے نفس سے کیا معاملہ کرون کون مجھے بتاوے میری دوا کرے اوس عورت نے کہا کہ اس کام کے لئے شیخ ابو مدین ہین وہ اس زمانے مین سید طائفۂ صوفیہ ہین یعقوب نے شیخ کیطرف آدمی بھیجا اور بہت جلد طلب کیا اونسے ملتجی ہوا شیخ کی اجابت چاہی شیخ نے فرمایا اوس سے کہو کہ تو اللہ عزوجل کی طاعت کر اور مین اوس تک نہ پہونچ سکونگا بلکہ مین تلمسان مین مرجاؤن گا شیخ اوسوقت بجایہ مین تھے جب تلمسان مین پہونچے تو یعقوب کے قاصدون سے فرمایا کہ تم اپنے امیر کو میری طرف سے سلام کہو اور اوس سے کہدو کہ تیری شفا ابو العباس مرینی کے ہاتھ پر ہے اور تیرا نفع بھی اوسی کے ہاتھ پر ہے پھر تلمسان مین شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا قاصد لوٹ کے یعقوب کے پاس آئے شیخ کی وصیت اوس سے بیان کی یعقوب نے شیخ ابو العباس مرینی کو بہت جلد طلب کیا اور ہر طرف آدمی روانہ کئے یہانتک کہ وہ یعقوب کے آدمیونکو ملے انہون نے شیخ سے یعقوب کی طلب کا حال بیان کیا شیخ نے اللہ سبحانہ سے یعقوب کی ملاقات کی اجازت پائی پھر شیخ یعقوب کیطرف روانہ ہوئے اوس سے ملاقات ہوئی یعقوب خوش ہوا پھر اسنے حکم دیا کہ ایک مرغی ذبح کیجائے اور دوسری کی گردن مروڑی جالے اور یہ دونون علحدہ علحدہ پکائی جاوین غرض کہ ایسا ہی کیا گیا پھر اون دونون کو شیخ کے روبرو رکھا اور کہا کہ آپ تناول فرماوین شیخ نے اونکی طرف دیکھا اور خادم سے کہا کہ گردن مروڑی ہوئی کو اوٹھا لیجا یہ مردار ہے اور دوسری مرغی مین سے کہلیا یعقوب نے اپنے نفس کو شیخ کے سپرد کیا اور اپنی جان کو بمنزلہ خادم قرار دیا شیخ کے ہاتھ پر اوسکو بہت کچھ فتوح حاصل ہوئی پادشاہت کو ترک کیا اوسکو اپنے بیٹے کے حوالے کردیا اور خود شیخ کے ساتھ مشغول ہوا اور شیخ کی برکت واشارت سے ولایت مین اسکا قدم جمگیا منجملہ اونکے کرامتون کے ایک یہ ہے کہ لوگون کو پانی کی حاجت ہوئی یعقوب اور شیخ ابو العباس شہر سے باہر گئے شیخ نے یعقوب سے کہا کہ تو نماز پڑہ اور مسلمانون کے لئے پانی مانگ یعقوب نے عرض کیا کہ آپ اولے واحق ہین یا سیدی شیخ نے فرمایا مجھے یہی حکم کیا گیا ہے پھر یعقوب نے نماز پڑہی دعا مانگی فی الفور پانی برسا رضی اللہ عنہما ۔

حکایت رقہ مین ایک شیخ تھے حاکم رقہ کی شکایت اونکے روبرو کیگئی یہانتک کہ اونکا دل حاکم مذکور پر متغیر ہوا اتفاقاً ایک دن والی کا گزر شیخ پر ہوا شیخ نے اوسپر ایک چیخ ماری اوسمین کہا کہ مرجا وہ اوسیدم مرگیا یہی شیخ ایک روز کرامتون کا ذکر کر رہے تھے ایک بڑہیا نے کہا اس بڑہیا کو شیخ پر ناز تھا کتنے فشار اور کتنے دعوی کروگے لوگ تو پانی نہونے سے ہلاک ہوئے جاتے ہین پھر وہ شیخ کے پاس سے چلی گئی اور اپنے خچر پر سوار ہوئی یہ عورت اولاد ملوک کو پرورش کیا کرتی تھی جب یہ کچھ راہ قطع کرچکی تو بادل آیا اور خوب ہی پانی برسا اور ایسے زور کی ہوا چلی کہ بڑہیا کو خچر پر سے کیچڑ مین پھینکدیا پھر کھڑی ہوئی خچر پر سوار ہوئی لوٹکے شیخ کے پاس گئی اونسے کہا ہمنے مانا کہ آپنے اپنی جاہ سے پانی برسایا بھلا مجھے کس لئے خچر سے کیچڑ مین پھینکدیا شیخ نے کہا تیری بہت سی فضول باتین کرنے سے تھی شیخ فرماتے ہین کہ نور الدین ملک شام ہمارے نزدیک چالیس اولیاء مین معدود تھے اور صلاح الدین تین سو مین اور ابدال لوگ جب نور الدین کو دیکھتے تو یہہ اونسے پوچھتے کہ مین تمہارے نزدیک کیسا ہون تو ابدال کہتے کہ تو اصلح الظلمہ ہے باوجود اسکے کہ اونمین اوصاف ولایت تھے رضی اللہ عنہ ۔

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے بہت سے آدمیون کو حکایت کرتے سنا کہ ایک تاجر نے کہا کہ مین مسافر تھا میرے ساتھ ایک جانور سواری کا تھا اوسپر کپڑا تھا جب مین مصر مین گیا اور لوگون کے ساتھ مختلط ہوا تو مینے اپنی سواری کو دیکھا اوسکو نہ پایا پھر مینے اوسکو تلاش کیا لوگون سے پوچھا کچھ اتا پتا نہ لگا مجھ سے میرے بعض اصحاب نے کہا کہ تو شیخ ابو العباس دمنہوری کے پاس جا امید ہے کہ وہ تیرے لئے دعا کرین اور مین

اس سے پہلے بھی اونکو پہچانتا تھا غرضکہ مین اونکے پاس گیا اونکو سلام کیا اپنا قصہ بیان کیا اونہون نے نہ میری بات کان دہر کے سُنی نہ میری حاجت روائی کی کہا تو یہ کہا کہ ہمارے یہان مہمان آئے ہین ہم اونکے لئے اتنا اتنا آٹا گوشت اور ضروری چیزین چاہتے ہین پہر مین اونکے پاس سے چلا اور مین اپنے جی مین یہ کہتا جاتا تھا کہ پہر مین انکے پاس نہ آؤن گا یہ فقرا لوگ سوا اپنے حوائج کے اور کچھ نہین جانتے ہین تو انکے پاس آیا اور مین آفتا رسیدہ تھا سو انہون نے نہ میرا شکوہ سنا نہ میرے لئے دعا کی بلکہ اپنی حاجت روائی چاہنے لگے مین اس ارادے سے چلا مجھے ایک شخص ملا کہ میرا قرض اوسپر آتا تھا مین نے اوسکو پکڑا اور اوس سے کہا کہ مین تجھے نہ چھوڑونگا یہانتک کہ تو مجھے میرا قرض نہ دیدے اوسنے مجھے ساٹھہ درہم یا کچھہ کم وبیش جب اسقدر درہم مجھے ملگئے تو مینے اپنے جی مین کہا کہ واللہ مین اسکے ساتھہ انمین مخاطرہ کرونگا پہر یا تو سب مجھے حاصل ہوجاوینگے ورنہ باللہ تعالے کی راہ مین گئے وہ بھی اوسکے ساتھہ چلے جاوینگے پہر جو کچھہ کہ شیخ نے خریدنیکو فرمایا تھا وہ سب مینے خرید لیا اور کچھہ درہم بچے انکا مینے علبہ حلاوہ خریدا اور ان سب چیزون کو ایک حمال کے سر پر رکھوا کے شیخ کیطرف روانہ ہوا جب اونکے زاویے کے قریب پہونچا تو ناگاہ میری سواری زاویے کے دروازے پر کھڑی ہوئی تھی مینے اپنے جی مین کہا کہ یہ میرا جانور ہے پہر مینے کہا کہ میرا جانور کہان ہے شاید یہ اوسکے مشابہ ہے جب اوسکے قریب پہونچا تو معلوم ہوا کہ وہ بعینہ میرا ہی جانور ہے اور جسطرح سے اوسپر کپڑا رکھا ہوا تھا اوسیطرح پایا مجھے اس سے تعجب ہوا پہر مینے کہا کہ اسکے پاس کوئی محافظ چھوڑ جاؤن یا اسکو زاویے کے اندر لیجاؤن تاکہ یہ چلا نہ جاوے پہر مینے کہا کہ جس نے اسکو سالم رکھا اسکی حفاظت کی وہی اب بھی حفاظت کریگا پہر مین شیخ کیخدمت مین حاضر ہوا سب سامان اونکے سامنے رکھدیا اونہون نے ایک ایک چیز کی حاضری لی یہانتک کہ علبہ حلاوہ کی نوبت آئی فرمایا یہ کیا ہے مینے عرض کیا یا سیدی میرے پاس کچھہ درہم بچے تھے سو مینے اونکا یہ خرید لیا فرمایا یہ شرط مین داخل نہ تھا لیکن مین اسکے سبب سے تجھے زیادہ دیتا ہون تو قیساریہ کو جا اور اپنا کپڑا بیچ اور جلدی نکر نا جب تو کوئی چیز بیچے تو اوسکی قیمت قبض کرلینا اور اس بات کا خوف نکرنا کہ کوئی اور تاجر آجاوے دریا میرے سیدھے ہاتھہ مین ہے اور جنگل میرے بائین ہاتھہ مین ہے یہ مین قیساریہ کیطرف گیا قدرت الٰہی سے جتنا کپڑا میرے پاس تھا اوس سبکی لوگونکو خواہش تھی نہایت گران بیچنا شروع کیا جب کوئی چیز بیچتا اوسکی قیمت قبض کرلیتا تھا یہانتک کہ سب بیچدیا اور اوسکی قیمت قبض کرلی جب مین سب کپڑا بیچ چکا تو بحر و بر سے سوداگر آگئے گویا اونکو کسی نے قیمت سے چھوڑ دیا امام شافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ شیخ ابو العباس رضی اللہ عنہ کی بہت سی نفیس کرامتین لوگونمین مشہور ہین

حکایت بنی اسرائیل مین ایک عابد عورت اونکے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کی بیٹی تھی ایک بادشاہ کے بیٹے نے اوسکو پیغام نکاح بھیجا اوسنے انکار کیا پہر اپنی لونڈی سے کہا تو جا میرے لئے کوئی زاہد پرہیزگار زاہد عابد فقیر تلاش کرلو لونڈی گئی اوسنے اس صفت کا ایک آدمی پایا اوسکو شہزادی کے پاس لے آئی شہزادی نے اوس شخص سے کہا اگر تو مجھہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو مین تیرے ساتھہ اوس شخص کے پاس چلون جو میرا نکاح تجھسے کردے پہر ایسا ہی ہوا اونکا نکاح ہوگیا پہر شہزادی نے اپنے خاوند سے کہا تو مجھے اپنے گھر لیچل زاہد نے کہا واللہ مین سوا اس کملی کے کہ میری پیٹھہ پر ہے اور کسی چیز کا مالک نہین ہون یہی کملی رات کو میرا اوڑھنا اور دن کو میرا لباس ہے شہزادی نے کہا مین اسی پر تجھسے راضی ہون پہر زاہد اوسکو اپنے گھر لیگیا اونکو محنت مزدوری کرتا رات کو اپنی بی بی کے افطار کے لئے کچھہ لا دیتا تھا شہزادی دنکو نہین کھاتی تھی بلکہ نفلی روزے رکھا کرتی تھی جب اوسکا خاوند کوئی چیز لا دیتا تھا اوس سے روزہ افطار کرلیتی اور ہر حال مین اللہ سبحانہ و تعالے کی حمد کرتی اور کہتی اب مین عبادت کے لئے فارغ ہوئی ایک دن کوئی چیز نہ ملی کہ بی بی کے پاس لاوے گھبرایا اور یہ بات اوسپر بہت شاق ہوئی اپنے جی مین کہا کہ میری بی بی گھر مین بیٹھی ہوگی اور اوسکا روزہ ہے انتظار کرتی ہوگی کہ مین کوئی چیز اوسکے افطار کے لئے لیجاؤنگا پہر کھڑا ہوا وضو کیا نماز پڑھی اللہ تبارک و تعالے سے دعا کی اور کہا یا رب بیشک تو جانتا ہے کہ مین دنیا کے لئے تجھہ سے نہین مانگتا ہون میرا سوال میری زوجہ صالحہ کی رضا کے لئے ہے الٰہی تو مجھے اپنے پاس سے

رزق دے بیشک تو خیر الرازقین ہے یہ کہتے ہی ایک موتی آسمان سے اوسپر اوترا اوسنے لیلیا اور اپنی بی بی کے پاس لے گیا شہزادی اسکو دیکھکر گھبرائی اور کہنے لگی یہ موتی تو کہانسے لایا اسکی مثل تو مینے اپنے گھر بھی کبھی نہین دیکھا زاہد نے کہا آج مینے قوت تلاش کیا کچھ فتوح نہوئی تو مینے اپنے جی مین کہا کہ میری بی بی گھر مین بیٹھی ہوئی انتظار کرتی ہوگی کہ مین کوئی چیز اوسکے پاس لیجاؤن کہ وہ اوس سے روزہ افطار کرے اور وہ بادشاہ کی بیٹی ہے مجھ سے نہین ہوسکتا کہ مین بدون کسی چیز کے اوسکے پاس جاؤن پھر مینے اللہ سبحانہ وتعالے سے دعا کی اوسنے مجھے یہ موتی آسمان سے عنایت فرمایا شہزادی نے کہا تو اوس جگہ جا جہان تو نے اللہ تعالے سے دعا کی ہے اور اوس سے زاری کر اور دعا مانگ اور یون کہہ الٰہی سیدی ومولائی اگر یہ ایسی چیز ہے کہ تو نے دنیا مین ہمکو دی ہے تو تو ہمارے لئے اسمین برکت دے اور اگر یہ اون چیزون مین سے ہے جنکو تو نے آخرت باقیہ مین ہمارے لئے ذخیرہ کیا ہے تو تو اسکو اوٹھالے زاہد نے ایسا ہی کیا وہ موتی اوٹھالیا گیا زاہد لوٹ کے شہزادی کے پاس آیا یہ قصہ بیان کیا اوسنے کہا حمد ہے اوسکے اللہ کے لئے جسنے ہمکو دکھا دیا جو کہ ہمارے واسطے آخرت مین ذخیرہ کیا ہے پھر کہا اب مجھے اسکی پروا نہین کہ دار فانی کی کسی چیز پر مجھے قدرت نہو اور اس بات پر اللہ تعالے کا شکر کیا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت احمد بن عبد اللہ مقدسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ساتھہ تھا مینے اون سے اونکا شروع حال پوچھا اور ملک فانی سے ملک باقی کیطرف انتقال کرنے کا سبب دریافت کیا اونہون نے فرمایا یا اخی مین ایک دن بادشاہی محل کی بلندی پر بیٹھا ہوا تھا خواص لوگ میرے سر پر کھڑے تھے مینے جھروکے مین سے جھانکا ایک شخص کو فقرا مین سے دیکھا کہ محل کے میدان مین بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتھہ مین ایک سوکھی روٹی ہے اوس نے روٹی کو پانی سے تر کیا اور درد سے نمک سے اوسکو کھا گیا اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تھا یہانتک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوا پھر کچھہ پانی پیا اور اللہ تعالے کی حمد وثنا کی اور محل کے میدان مین سو گیا اللہ سبحانہ وتعالے نے الہام کیا کہ مین اس امر مین فکر کرون مینے اپنے کسی غلام سے کہا کہ جب یہ فقیر اوٹھے تو تو اسکو میرے پاس لے آنا جب وہ جاگا تو غلام نے اوس سے کہا اے فقیر اس محل کا مالک تجھہ سے بات کرنا چاہتا ہے اوسنے کہا بسم اللہ وباللہ وتوکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور غلام کے ساتھہ اوٹھا اور میرے پاس آیا جب اوسکی نظر مجھہ پر پڑی تو مجھے سلام کیا مینے سلام کا جواب دیا بیٹھنے کی اجازت دی وہ بیٹھہ گیا جب اوسے اطمینان ہوا تو مینے کہا اے فقیر کیا تو نے روٹی کھائی اور تو بھوکا تھا پھر تو سیر ہوگیا اوسنے کہا ہان مینے کہا تو نے خواہش کے موافق پانی پیا پھر تو سیراب ہوگیا اوسنے کہا ہان مینے کہا پھر تو اسی طرح سے بدون رنج وغم کے سو رہا تو نے کہا ہان مینے کہا اے نفس دنیا کو مین کیا کرونگا نفس تو اتنے کے ساتھہ قناعت کرسکتا ہے جتنا کہ تو نے دیکھا اور سنا پھر مینے اوسی گھڑی اللہ تعالے کے ساتھہ توبہ کا عہد کیا جب دن تمام ہوا رات آئی تو مینے بالون کا ٹاٹ پہنا صوف کی ٹوپی لگائی ننگے پاؤن اللہ تعالے کیطرف چلا مجھے ایک آدمی خوبصورت خوشبو خوش لباس ملا مین اوسکی طرف بڑھا اوسکو سلام کیا مصافحہ کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور مجھہ سے پوچھا اے ابراہیم کہان کا ارادہ ہے مینے کہا اوس سے بھاگ کے اوسکی طرف جاتا ہون مجھہ سے کہا تو بھوکا ہے مینے کہا ہان شیخ کھڑے ہوئے ہلکی دو رکعت نماز پڑھی مجھہ سے کہا کھڑا ہو نماز پڑھہ جیسے مینے پڑھی مین جب نماز پڑھہ چکا اور پھر کے دیکھا تو ناگاہ شیخ کے داہنی طرف کھانا اور پانی ٹھنڈا رکھا ہوا تھا مجھہ سے فرمایا اے ابن ادہم آگے بڑھہ اور اللہ تعالے کے فضل سے کھا اور اسپر اپنے رب کا شکر کر مین آگے بڑھا اور بقدر کفایت کھانا کھایا اور کھانا اپنے حال پر رہا پھر پانی پیا اللہ تبارک وتعالے کی حمد کی شیخ نے فرمایا اے ابن ادہم سمجھہ بوجھہ اپنے کامون مین جلدی نکر جلدی کرنا شیطان سے ہے اور جان رکھہ کہ بیشک اللہ تعالے جب بندے کے ساتھہ نیکی کا ارادہ فرماتا ہے تو اوسکو اپنی ذات کے لئے برگزیدہ کرتا ہے اور اپنے نور قدس سے اوسکے لئے

ایک چراغ روشن کرتا ہے جس سے وہ حق و باطل مین فرق کرتا ہے اپنے نفس کے عیوب کو دیکھتا ہے مین چاہتا ہون کہ تجھے اسم اعظم سکھادون
سو جب تو بھوکا ہو یا تجھے پیاس لگے تو تو اوسکے ساتھ اللہ تعالےٰ سے دعا کرے وہ اوسیوقت تجھے سیر کردیگا تیری پیاس کو کھودیگا تو سیراب ہوجاویگا
اے ابن ادہم جب تو اخیار و فقرا کا ہمنشین ہو تو تو اونکے لیے زمین ہوجا کہ وہ تجھے روندین اور تو اونکو خفا نکرنا اسلیے کہ بیشک اللہ عزوجل اونکی
خفگی سے خفا ہوتا ہے اور اونکی خوشی سے خوش ہوتا ہے پھر مجھے اسم شریف سکھایا پھر کہا استودعتک اللہ الحی القیوم الذی لا یموت اور غائب ہوگئے
مینے رستہ لیا ناگاہ ایک جوان خوبصورت خوشبو ملیح السیرت ملا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور کہا اے ابن ادہم تیری کیا حاجت
ہے اور اس سفر مین تجھسے کون شخص ملا مینے کہا مین ایک شیخ سے ملا جنکی یہہ یہہ صفت ہے اور اونہون نے مجھے فلان فلان بات سکھائی وہ جوان رویا
اور مجھے رولایا مینے پوچھا یا سیدی مین آپکو اللہ تعالےٰ کی قسم دیتا ہون کہ یہہ شیخ کون تھے اور آپ کون ہین اونہون نے کہا شیخ تو میرے بھائی
الیاس تھے اور مین ابو العباس خضر ہون مین بہت خوش ہوا اونکو اپنے سینے سے لگالیا اونکی دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا مصافحہ
کیا اون سے دعا چاہی اونہون نے ثبات و عصمت کی میرے لیے دعا کی پھر غائب ہوگئے مجھے نہین معلوم کہان گئے یہہ میرے ابتداے حال کا
قصہ ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین انکے ہدایت امر مین ایک یہہ روایت ہے اور دوسری روایت مشہور وہ ہے کہ یہہ شکار
کے لیے گئے تھے ایک ہاتف نے اونکو آواز دی الخ واللہ تعالےٰ اعلم

حکایت محمد بن یعقوب خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بہ نیت سیاحت و توکل اپنے گھر سے نکلا پھر مین اسی حالت پر رہا یہانتک کہ
بیت المقدس مین آیا پھر مین تیہ بنی اسرائیل کے ایک غار مین ٹھیرا کئی دن تک نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا یہانتک کہ قریب الموت ہوگیا میرا یہہ حال تھا
کہ ناگاہ دو راہبون کو جاتے ہوئے دیکھا وہ دونون میلے کچیلے پریشان بال گرد آلود تھے مین اونکی طرف مائل ہوا اونکو سلام کیا اون سے
کہا تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا ہم نہین جانتے مینے کہا تم جانتے ہو کہ تم کہان ہو اونہون نے کہا ہان ہم اوسکی مملکت مین اور اوسکے روبرو
ہین پھر مینے اپنے نفس کو ملامت و عتاب کیا اور کہا اے نفس یہہ دونون راہب تو توکل پر ثابت ہین اور تو نہین باوجود اسکے کہ یہہ کافر ہین پھر مینے
اونسے کہا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مین تمہارے ہمراہ چلون اونہون نے کہا انشاء اللہ تعالےٰ خیر ہوگی غرضکہ ہم سب چلے جب شام ہوئی تو وہ اپنی
نماز و معبود کیطرف کھڑے ہوئے اور مین اپنی نماز و معبود کیطرف کھڑا ہوا مینے مغرب کی نماز تیمم سے پڑہی اونہون نے مجھے دیکھا کہ مینے مٹی سے
تیمم کیا وہ ہنسنے لگے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک نے اونمین سے اپنے ہاتھہ کے ساتھہ زمین کو کریدا فوراً پانی ظاہر ہوگیا ایسا صاف تھا جیسا موتی
صاف پتھر پر ہو مین متحیر ہوا پھر اوسنے پھر کے دیکھا تو اوسکی داہنی طرف کھانا رکھا ہوا تھا مجھے اور تعجب ہوا اونہون نے مجھہ سے کہا تو کیون متحیر ہے کسلیے
تعجب کرتا ہے آگے بڑہ اس سلال کھانے سے کھا اس میٹھے ٹھنڈے پانی سے پی اور اپنے رب کریم ذوالجلال کی عبادت کر پھر مین آگے بڑہا ہم سب نے
کھانا کھایا پانی پیا مینے وضو کیا نماز کی قضا کی پھر پانی نیچے چلا گیا گویا نہ تھا وہ دونون اپنی نماز کیطرف کھڑے ہوئے مین دوسری جانب اپنی نماز
کیطرف کھڑا ہوا یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر وہ کھڑے ہوئے اور چلے مین بھی اونکے ساتھہ چلتا رہا جب رات آئی تو دوسرا راہب آگے بڑہا نماز پڑہی کچھہ
پوشیدہ دعائین کین پھر زمین کو اپنے ہاتھہ سے کریدا پانی نکل آیا جیسا کہ پہلے راہب کے لئے نکل آیا تھا اور اوسکے داہنی طرف کھانا رکھا ہوا تھا مجھہ سے کہا
آگے بڑہ اور کھالی اور اپنے رب کی عبادت کر ہمنے کہا یا پیا نماز کے لئے وضو کیا پھر پانی نیچا ہوگیا گویا کہ نتھا جب تیسری رات آئی تو دونون نے مجھہ سے
کہا اے محمدی یہہ رات تیری ہے اور تیری نوبت ہے مین اونکی بات سے شرمایا اور مجھے نہایت خوف ہوا مینے کہا انشاء اللہ تعالےٰ خیر ہوگی پھر اونکے
پاس سے ایک گوشے مین گیا دو رکعت نماز پڑہی مینے کہا الٰہی سیدی و مولائی بیشک تو جانتا ہے کہ میرے گناہ بہت ہین اونہون نے تیرے نزدیک

کوئی وجاہت میری باقی نہین رکھی لیکن مین وجیہ کریم ذوالجاہ العظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاہ کے ساتھہ تجھہ سے سوال کرتا ہون کہ تو مجھے ان دونون کے درمیان مین پشیمان نکرنا جب مین اپنی دعا سے فارغ ہوا تو مینے پھر کے دیکھا ناگاہ پانی بہ رہا تھا میرے داہنی طرف کہانا کہا ہوا تھا مینے اوسے کہا آگے بڑھو اللہ تعالے کے فضل سے کہا وہ آگے بڑھے پھر ہمنے کہایا پیا پھر حال مین اللہ تعالے کی حمد کی یہانتک کہ میری دوسری باری آئی پھر مینے اللہ تعالے سے دعا کی جسطرح پہلی بار دعا کی تھی ناگاہ پانی نکل آیا کہانا حاضر ہو گیا جب تیسری نوبت ہوئی تو اللہ تعالے سے دعا کی جیسے پہلے کی تھی ناگاہ دونو دعی کا کہانا پینا موجود ہوا میرا دل ٹوٹ گیا اون دونون نے مجھہ سے کہا اے محمدی یہ کہانسے نیا حادثہ نازل ہوا کہ تیرے کہانے پینے مین کمی ہوئی مینے اون سے کہا تم کیا نہین جانتے ہو کہ یہ امر اوسیکی طرف پھرتا ہے ہم اوسی کے زیر حکم و مشیت ہین ہمارا دین و مذہب اسی کا مقتضی ہے یعنی عسر و یسر شدت و رخا منع و عطا تاکہ ہمارے صبر کی آزمائش کرے اونہون نے کہا اے محمدی تونے سچ کہا بیشک یہہ رب عظیم ہے یہہ دین سلیم ہے تو اپنا ہاتھہ پھیلا ہم گواہی دیتے ہین کہ سوا اے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام حق ہے اور اوسکے سوا اور دین باطل ہین مینے اون سے کہا اے میرے بھائیو تمہاری راے ہو تو ہم جمعہ و جماعت کے لئے کسی شہر کیطرف چلین اسلئے کہ جمعہ مساکین کا حج ہے اونہون نے کہا یہہ راے درست ہے یہہ کام اچھا ہے پھر اس ارادے سے ہم جا رہے تھے کہ ایک آبادی نظر آئی اور رات اندھیری تھی ناگاہ وہ بیت المقدس تھا ہم اوسکے اندر داخل ہوئے ایک مدت دراز ہم وہان رہے اللہ تعالے کی عبادت کیا کرتے تھے ہمارا رزق ایسی جگہہ سے آتا تھا کہ ہمکو اوس جگہہ کا گمان بھی نتھا یہانتک کہ اون دونون کا انتقال ہو گیا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت معروف کرخی رضی اللہ عنہ دجلے کے کنارے پر سے گزرے وضو کرنے کے لئے بیٹھے اپنا قرآن شریف اور کپڑے رکھدیئے ایک عورت آئی اونکو لیگئی معروف اوسکے پیچھے گئے یہانتک کہ ایک تنہا جگہہ مین اوسکو جا ملے تاکہ اوسکا ہتک نہو اوس سے کہا اے عورت تو خوف نکر مین معروف کرخی ہون اے بہن تمہارا کوئی بیٹا پڑھتا ہے اوسنے کہا نہین انہون نے کہا تمہارا خاوند ہے اوس نے کہا نہین انہون نے کہا کوئی بھائی ہے کہا نہین انہون نے کہا تو قرآن شریف مجھے دیدو اور کپڑا لیلو اور دنیا و آخرت مین میرا کوئی مواخذہ تجھسے نہین ہے عورت کو نہایت شرمندہ و انگیر ہوئی کہنے لگی مین اللہ عزوجل سے توبہ کرتی ہون کہ پھر کبھی ایسا کام نکرونگی معروف خوش ہوئے اوسکے لئے ایک خاص دعا فرمائی ہر ایک اپنی اپنی راہ چلا گیا اوس عورت پر معروف کی دعا کی برکت نازل ہوئی رحمہما اللہ تعالے ؛

حکایت بغداد مین پانی رک گیا یہانتک کہ بغداد والے قریب بہ ہلاک ہو گئے سب نے غسل کیا طہارت کے جنگل کیطرف گئے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ پانی برسے دو دن تک دعا کی مگر پانی نہ برسا یہہ زمانہ ہارون رشید رحمہ اللہ کا تھا یہہ لوگ اس حالت مین گرفتار تھے کہ ناگاہ جنگل سے ایک شخص پریشان بال گرد آلود دو چادرین پھٹی پرانی پہنے ہوئے آیا اوسکے ساتھہ تین کواری بیٹیان نہایت حسین جمیل تھین وہ لوگون سے علحدہ کھڑا ہوا لوگون کو سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا دیا اوس شخص نے پوچھا اے لوگو تم سب جمع ہو کے یہان کیون کھڑے ہوا اونہون نے کہا اے شیخ ہمنے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ ہمکو پانی دے سوا اوسنے نہ دیا اوسنے کہا اے لوگو شہر مین کیا وہ تم سے غائب تھا کہ تم جنگل کیطرف نکلے کیا اللہ سبحانہ و تعالے ہر مکان مین موجود نہین ہے کیا اوسنے اپنی کتاب مین نہین فرمایا ہے وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر یہہ خبر ہارون رشید کو پہونچی کہا یہہ کلام تو ایسے شخص کا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے اور اوسکے مالک کے درمیان مین کوئی سریرہ ہو پھر کہا تم اوسکو میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر ہوا تو ہارون نے اوس سے مصافحہ کیا اپنے روبرو اوسکو بٹھایا پھر کہا اے شیخ تم اللہ تعالے سے دعا کرو کہ وہ ہمکو پانی دیوے شاید آپ کی

اوسکے نزدیک کوئی وجاہت ہو شیخ نے تبسم کیا اور فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ مین تمہارے لئے اپنے معبود اپنے سید اپنے مولی سے دعا کرون اونہون نے کہا ہان شیخ نے کہا تو تم سب اللہ عزوجل سے توبہ کرو لوگون مین توبہ کی ندا کیگئی سب نے توبہ و انابت کی پھر شیخ آگے بڑہے دو رکعت نماز ہلکی پڑہی جب سلام پھیرا تو قلب روا کیا اور روئے اور دعا کی دعا پوری کرنے نہ پائے تھے کہ آسمان پر بادل گھر گیا بادل گرجا بجلی چمکی خوب ہی پانی برسا جیسے مشک کے دہانے کھولدیئے رشید خوش ہوئے اونکے خواص لوگ اور اہل مملکت مبارکبادی کے لئے جمع ہوئے ہارون نے کہا شیخ کو میرے پاس لاؤ لوگون نے اونکو تلاش کیا اونکو اپنی جگہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتے ہوئے پایا اونکی بیٹیون سے پوچھا کہ تمہارے باپ کو کیا ہوا ہے کہ نہین اوٹھتے ہین اونہون نے کہا انکی یہی عادت ہے جبکہ اللہ تعالے کے لئے سجدہ کرتے ہین تین دن تک نہ انکو افاقہ ہوتا ہے نہ یہ اپنا سر اوٹھاتے ہین اسکی خبر ہارون رشید کو لگیگئی وہ بہت روئے اور کہا الٰہی مین تجھ سے سوال کرتا ہون اور حرمت صالحین کے ساتھہ تیری طرف وسیلہ پکڑتا ہون کہ تو ہمارے تئین اونکو ہبہ کردے اور اپنے فضل وجود وکرم سے اونکے برکات جزیلہ کا ہمپر فیضان کر یا ارحم الراحمین ؛

حکایت شیخ ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک بار ہمنے سفر کیا اہل بادیہ سے ایک شخص صالح ہمارے ہمراہ تھا ہم ایک بڑی خندق کیطرف پہونچے اوسمین درخت بہت تھے اور اس شخص کو معرفت آثار کے تھی اسنے کہا یہ خندق معمور ہے پھر ہم ڈرتے ہوئے خندق مین اوترے اور دوسری جہت کے ساتھہ متعلق ہوئے جب ہم درختون سے جدا ہوئے تو ہمنے تین آدمیون کو دیکھا کہ اونکے ہاتھون مین ہتیار تھے وہ رہزنی کے لئے کھڑے ہوئے ہم سب جمع ہوگئے ہمنے کہا کیا کرین اوس آدمی نے کہا تم اس امر کو اوسکی اصل کیطرف پھیرو کیا تم اللہ کے لئے نہین نکلے ہو ہمنے کہا ہان اوسنے کہا تم اس کوم کو اپنے حال پر چھوڑ دو اور میرے پیچھے چلے آؤ کوئی تم مین سے دائین بائین پھر کے نہ دیکھے پھر مرد صالح آگے بڑہا اور ہم اوسکے پیچھے چلے اور رہزن ہمارے برابر مین راہ چھوڑ کے چلے ہم اونسے چلتے نکل آئے یہانتک کہ وہ ہمارے پیچھے لوٹ آئے مین اپنے اصحاب سے پیچھے تھا مینے پھر کے دیکھا تو رہزن بقدر برچھی کی مار کے ہمارے قریب آگئے مینے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اونہون نے ہمکو پالیا شیخ بدوی ادہر ادہر التفات نہین کرتے تھے میرے بات کرتے وقت وہ ٹہیر گئے اور پھر کے دیکھا جب شیخ نے رہزنون کو دیکھا تو کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الٰہی ہمکو ان شیطانون کی شر سے دور رکھہ مینے شیخ سے کہا کہ آپ دیکھین اب ہم کیا عمل کرین اونہون نے کہا عمل کیا چیز ہے مین نے کہا یہ ضحی کا وقت ہے اور نفل مین جماعت کرنا درست ہے مین آگے بڑہون اور تمکو نماز پڑہاؤن یہ لوگ انشاء اللہ تعالے چلے جاوینگے شیخ نے مجھہ سے کہا اے ابو یزید اب ہمکو حاجت ہے کہ ہم ان سے چھپ جائین مینے کہا تم زیادہ خبردار ہو شیخ نے اپنا ہاتھہ اوٹھایا کلکے کی اور بیچ کی انگلی کے ساتھہ اشارہ کیا اور کہا ٹہیر جاؤ بیشک مینے دیکھا کہ وہ لوگ ٹہیر گئے کوئی اونمین کا اپنی جگہ سے تجاوز نہین کرسکتا تھا اور نہ وہ اپنی ہمراہیون کے قریب آسکتا تھا جس جگہہ تھا وہین ٹہیر گیا ہم چلدیئے اسکے بعد شیخ نے بات نہین کی یہانتک کہ ہم کسی گھاٹی مین ایسی جگہہ پہونچ گئے کہ وہ لوگ ہم تک نہین آسکتے تھے پھر شیخ ٹہیر گئے اور ہم بھی اونکے ساتھہ ٹہیرے کہا دیکھو وہ شیطان اپنے حال پر ٹہیرے ہوئے ہین واللہ اگر اللہ عزوجل کا ڈر نہوتا تو مین چلا جاتا اور اونکو اوسی جگہہ چھوڑ جاتا ولیکن الٰہی تو ہمکو اونکے لئے توبہ کا سبب کر پھر اونکی طرف اشارہ کیا کہ چلے جاؤ مینے دیکھا کہ ہر ایک اونمین سے زمین پر بیٹھہ گیا اپنے ساتھی کے ساتھہ باتین کرنے لگا پھر وہ شیخ کی برکت سے جس راہ آئے تھے اوسی راہ لوٹ کے چلے گئے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین موضع بدر مین تھا مکے کو جاتا تھا وہان ایک شخص کے پاس کھجورین تھین جاتیون کو اس شرط پر بھیجا تھا کہ انکی قیمت مکے مین لونگا اوسنے مجھے بھی کچھہ کھجورین دین اور دینے مین مجھہ سے الحاح کیا اور کہا کہ مکے پہونچنے تک اسکی قیمت

لینے مین صبر کرونگا اور اگر تم مرگئے تو تمکو معاف ہے اوسنے اسقدر اصرار کیا تو مینے کہا رہن لے لین پہر اوسکو ہم سے پہلے سفر پیش آیا مجھہ سے قیمت کا مطالبہ کیا مینے کہا میرے پاس کچھہ نہین ہے تو نے خود کہا تہا کہ بدون مکے کے قیمت نہ مانگونگا اوسنے کہا نہین مین ضرور ہی قیمت لونگا اوسنے مجھے تنگ کیا ایذا دی گالیان دین مین بدر کی مسجد مین گیا اللہ تعالے سے دعا وزاری کی پہر مین نکلا ایک آدمی ملا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ بدو ہے احرام باندہے تھا اوسنے مجھے چند درہم دئے اور میری ہتیلی مین گن دئے مین قرضخواہ کے پاس گیا اوسکا قرض ادا کردیا اوسکی ایذا دہی اور بڑہگئی کہنے لگا لوگ درہم چہپا رکہتے ہین اور جہوٹ بولتے ہین قسم کہاتے ہین کہ اونکے پاس نہین ہین اور درہم اونکے پاس ہوتے ہین مین نے سکوت کیا اوسکو کچھہ جواب نہ دیا ؛

حکایت شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مشرکین نے بلاد اندلس کے کسی گاؤن پر ہجوم کیا زبردستی اوسمین گس گئے گاؤن والونکو قید کرلیا بہت سے قیدی اپنے ساتہہ پکڑ لائے اہل اندلس اس بات سے گہبرائے یہہ خبر پہونچی کہ گہوڑون کے ساتہہ قیدیون کے لئے گہاس ڈالا جاتا ہے اور اونکی مشکین بندہی ہوئی ہین اپنے مونہہ سے چرتے ہین جسطرح بہائم چرتے ہین مین اوس زمانے مین ایک رات نزدیک شیخ ابو اسحق بن طریف رضی اللہ عنہ کے رہا ہمارے درمیان مین کہانا رکہا گیا اونہون نے بسم اللہ کہکے ایک آہ کہینچی پہر مجھہ سے کہا اے محمد کیا تجھے نہین پہونچا کہ مسلمانون پر کیا بلا نازل ہوئی مینے کہا ہان پہر وہ قصہ بیان کرتے تھے اور روتے جاتے تھے یہانتک کہ چلاکے رونے لگے پہر کہا واللہ مین نہ کہانا کہاؤنگا نہ پانی پیونگا یہانتک کہ اللہ تعالے مسلمانون سے بلا کو دور کردے پہر گہڑی بہر کہانے سے علحدہ ہوگئے پہر کہنے لگے الحمد للہ الحمد للہ اور کہانے کے قریب ہوئے مجھہ سے کہا کہا مینے کہانا کہایا مجھے تعجب ہوا کہ انہون نے کہانا کیون چہوڑا پہر گہڑی کے بعد باوجود قسم کہانے کے کہانے لگے اسکے بعد خبر پہونچی کہ جسوقت شیخ نے یہ بات کہی تہی اوسوقت نصاریٰ نے ایک بڑا شور سنا اونکو یقین ہوا کہ مسلمانون کے لشکر نے اونکو آگہیرا سو وہ اپنے گہوڑون پر سوار ہوکے اپنی جان بچاکے بہاگ گئے اور غنیمت اور قیدیون کو چہوڑ گئے اللہ عزوجل نے بغیر تکلیف وطلب کے مسلمانون کو اونکے ہاتہہ سے نجات دی اور قیدی غنیمت لیکے چلے آئے اوسکو بلاد مسلمین مین پہیر دیا والحمد للہ رب العالمین رضی اللہ عن الجمیع ؛

حکایت بعض زہاد سے منقول ہے کہتے ہین کہ مین ہمراہ ایک جماعت زہاد کے تہا ظہر کی نماز کا وقت آیا ہم ایسے جنگل مین تہے کہ وہان پانی نتہا ہمنے اللہ تعالے سے دعا کی ہم دعا تمام کرنے نہ پائے تہے کہ دور سے ایک چیز ہمکو ظاہر ہوئی ہم نے اوسکا قصد کیا اللہ تعالے نے مسافت بعید کو ہمارے لئے طے کردیا یہانتک کہ ہم ایک محل کیطرف پہونچے وہ نہایت بلند اور مضبوط تہا اوسکا صحن بہت اچہا تہا گرد اوسکے نہرین چشمے جاری تہے ہم نے اللہ تعالے کا شکر کیا اچہی طرح سے وضو کیا نماز پڑہی پہر ہم محل کیطرف بڑہے وہان دیکہا تو اوسکی دیوار پر یہہ دو شعر لکہے ہوئے تہے ؎

هذي منازل اقوام عهدتهم		في رغد عيش خصيب ما به خطر		حتهم نوب الايام فارتحلوا		الى القبور فلا عين ولا اثر

یعنی یہہ اون لوگون کے مکان ہین جو نہایت عیش وآرام مین تہے حوادث زمانہ نے اونکو بلایا تو اونہون نے قبرون کیطرف کوچ کیا اب اونکا کچھہ اتا پتا باقی نہین رہا محل کے وسط مین ایک تخت سونے کا تہا اوسپر یہہ شعر لکہے ہوئے تہے ؎

لا زلت تطلب كلما		يردي وتقعن في الطلب		وملكت ما املت من		ارض الاعاجم والعرب	
		مدت اليك يد الردى		فذهبت فيمن قد ذهب			

یعنی تو ہمیشہ ایسی چیزون کو طلب کرتا رہا کہ وہ تجھے ہلاک کرین اور اونکی طلب مین غرقاب رہا اور عجم وعرب کی زمین جسکی تجھے آرزو تہی تو اوسکا مالک بہی ہوگیا موت نے تیری طرف اپنا ہاتہہ بڑہایا سو جو لوگ کہ چلے گئے تو بہی اونمین چلا گیا ہم نے وہان ایک باغ دیکہا اوسمین سفید پتہر کا ایک

تختہ تہا اوسپر یہہ شعر لکھے ہوئے تہے ؎

قد کان صاحب ھذا القصر مغتبطا	فی ظل عیش یخاف الناس من بأسہ	اذ جاءہ بغتۃ ما لا مرد لہ	فخر میتا و نزل التاج عن راسہ
	فاخرج الی القصر وانظر کیف اوحشہ	فقد ان ارباب من بعد ایناسہ	

یعنی اس محل کا مالک ایسے عیش و آرام مین تہا کہ لوگ اوسپر رشک کرتے اور اوسکی قوت سے ڈرتے تہے اچانک اوسکو ایسی بلا آئی کہ کسی کے ٹالے ٹل نہین سکتی یعنی موت سو وہ مرکے گر پڑا اور تاج اوسکے سر سے پہسل گیا اب تو اوسکے محل کیطرف جا اور دیکہہ کہ بعد آبادی کے کیسا وحشت ناک ہو رہا ہے سب محل والے فنا ہو گئے ایک آدمی تک نظر نہین آتا مجکو یہہ شعر پسند آئے پہر ہم وہان سے قبے کیطرف چلے دیکہا کہ اوسکے وسط مین ایک قبر ہے اوسکے سرہانے ایک تختی سفید پتہر کی لگی ہوئی تہی اوسپر یہہ شعر لکہا ہوا تہا ؎

انا رہن التراب فی اللحد وحدی		واضعا تحت لبنۃ الترب خدی	

یعنی مین تنہا قبر مین مٹی ہو رہا ہون اپنا گال مٹی کی اینٹ کے نیچے رکہے ہوئے ہون ؎

باتوا علی قلل الاجبال یحرسہم	غلب الرجال فلم تنفعہم القلل	واستنزلوا بعد عز عن معاقلہم	واسکنوا حفرا یا بئسما نزلوا
ناداھم صارخ من بعد ما دفنوا	این الاسرۃ والتیجان والحلل	این الوجوہ التی کانت منعمۃ	من دونہا تضرب الاستار والکلل
فافصح القبر عنہم حین ساء لہم	تلک الوجوہ علیہا الدود تقتتل	قد طالما اکلوا دہرا وما نعموا	فاصبحوا بعد طول الاکل قد اکلوا

یعنی پادشاہون نے پہاڑون کی چوٹیون پر محل قلعے بنائے رات کو اونمین رہا کرتے قوی بہادر لوگ اونکی حراست کرتے سو اسنے اونکو کچہہ نفع نہ دیا آخر کو بعد عزت و آبرو کے اپنے قلعون سے اوتارے گئے پہر گڑہون مین بسائے گئے افسوس کیا بری طرح اوترے بعد دفن کے ایک چیخنے والے نے اونکو پکارا کہ تخت و تاج شاہی اور لباس شاہانہ کہان گیا وہ مونہہ کہان گئے جو تر و تازہ چمکتے دمکتے عیش و آرام مین تہے اونکے ورے پردے ڈالے جاتے تہے اونپر لگائی جاتی تہین جب وہ چپ رہے جواب نہ بنا تو قبر نے اونکی طرف سے بزبان فصیح جواب دیا کہ یہہ وہی مونہہ ہین جنپر اب کیڑے آپسمین لڑ رہے ہین مدتہای دراز تک انہون نے کہایا پیا عیش و آرام کیا اب بعد مدت تک کہانے کے یہہ خود کہائے گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین بقیع کے قبرستان مین گیا تاکہ دوست احباب کی زیارت کرون مینے ایک ایک پر سلام کیا پہر مین لوٹا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

مالی مررت علی القبور مسلما	قبر الحبیب فلم یرد جوابی	یا قبر مالک لا تجیب منادیا	اما لمت بعدی صحبۃ الاحباب

یعنی مجہے کیا ہوا کہ مینے قبرون پر گزر کیا دوست کی قبر پر سلام پڑہا سو اوسنے مجہے کچہہ جواب نہ دیا اے قبر تجہے کیا ہوا کہ تو پکارنیوالے کو جواب نہین دیتی کیا تو بعد میرے احباب کی صحبت سے ملول ہو گئی آپ فرماتے ہین کہ ایک بلند آواز نے مجہے یہہ جواب دیا ؎

قل للحبیب وکیف لی بجوابکم	وانا الرہین بمحدل وتراب	اکل التراب محاسنی فنسیتکم	وحجبت عن اھلی وعن احبابی

یعنی اے قبر تو دوست سے کہدے کہ مین کیونکر تمکو جواب دون مین تو پتہر مٹی مین گرو ہون میری ساری خوبصورتی کو مٹی نے کہالیا سو مین تمہین بہول گیا اور اپنے اہل و احباب سے چہپا گیا کسی نے مذمت دنیا مین کیا خوب کہا ہے ؎

ومن یکن ھمہ الدنیا لیجمعہا	فسوف یوما علی رغم یخلیہا	لا تشبع النفس من دنیا تجمعہا	وبلغۃ من قوام العیش تکفیہا
لا دار للمرء بعد الموت یسکنہا	الا التی کان قبل الموت بانیہا	فمن بناہا بخیر طاب مسکنہا	ومن بناہا بشر خاب بانیہا
	فاغرس اصول التقی ما عشت مجتہدا	واعلم بانک بعد الموت تجنیہا	

یعنی جس شخص کا قصد و فکر دنیا ہو کہ اوسکو جمع کرے سو عنقریب ایک دن زبردستی اوسکو چھوڑنا پڑیگا نفس دنیا جمع کرنے سے سیر نہین ہوتا اور ربان یہ ہے کہ اسقدر توشہ جس سے زندہ رہے اوسکو کافی ہے آدمی کے لئے مرنے کے بعد کوئی گھر ایسا نہین ہے کہ وہ اوسمین رہے مگر وہ گھر جسکو مرنے سے پہلے بنایا کرتا تھا سو جسنے اوسکو بھلائی سے بنایا وہ بہت آرام سے اوسمین رہیگا اور جسنے برائی سے بنایا اوسکا بنانیوالا ٹوٹے مین رہا تو جب تک زندہ رہے تقوی کی جڑین لگانے مین سعی کر جان رکھہ کہ تو بیشک مرنے کے بعد اونکے پھل چکھے گا ؛

فصل طی ارض کی حکایات کے بیان مین یعنی منجملہ کرامات اولیا رضی اللہ عنہم

ایک یہ ہے کہ اونکے لئی مسافت بعید مدت قلیل مین طے ہوجاتی ہے

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ولی کے لئے لوگون سے اختلاط کرنا ذلت ہے اللہ تعالے کے ساتھہ تنہا رہنا عزت ہے مینے کسی ولی اللہ کو نہین دیکھا مگر تنہا لوگون سے علحدہ عبد اللہ بن صالح کے لئے اللہ تعالے کیطرف سے سابقہ و موہبت جزیلہ تھی یہ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف لوگون سے بھاگتے پھرتے تھے ایک جگہہ جم کے نہین رہتے تھے یہانتک کہ مکہ معظمہ مین آئے یہان بہت مدت تک قیام کیا مینے اونسے کہا تم یہان بہت ٹھیرے اونہون نے کہا مین یہان کیونکر نہ قیام کرون مینے کوئی شہر اس سے بڑھکر نہین دیکھا کہ وہان رحمت و برکت و ملائکہ کا نزول ہو صبح و شام یہان فخر آتے جاتے ہین مین اس شہر مین بہت سے عجائب دیکھتا ہون مین دیکھتا ہون کہ فرشتے طرح طرح کی صورتون کے کعبے کا طواف کرتے ہین اور اونکا طواف منقطع نہین ہوتا اگر مین سب باتین جو مینے دیکھی ہین بیان کرون تو جو لوگ کہ ایمان نہین رکھتے اونکی عقول ہرگز اونکو قبول نکرین مینے کہا مین اللہ کیواسطے پوچھتا ہون کہ تم مجھے اونمین سے کچھہ تو بتا دو اونہون نے کہا کوئی ولی نہین ہے کہ اوسکی ولایت صحیح ہو مگر وہ جمعے کی رات کو اس شہر مین حاضر ہوتا ہے پیچھے نہین رہتا مین انہین کی ملاقات کے لئے یہان ٹھیرا ہوا ہون مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسکو مالک بن قاسم جبلی کہتے ہین وہ آیا اور اوسکے ہاتھہ مین چکنائی لگی ہوئی تھی مینے اون سے کہا تم ابھی کھانا کھا کے آئے ہو اونہون نے کہا استغفر اللہ مینے تو ایک ہفتے سے کھانا نہین کھایا لیکن والدہ کو کھانا کھلایا تھا پھر مین جلدی سے چلا آیا تاکہ صبح کی نماز مین ملجاؤن یہ شخص جسجگہہ سے آیا تھا وہان سے مکے تک نوسو فرسخ مسافت تھی عبد اللہ نے مجھہ سے کہا تو اسکا یقین کرتا ہے مینے کہا ہان کیونکہ ہے اللہ کے لئے جسنے مجھے مومن کو دکھایا مینے کہا نوسو فرسخ کا مقدار مسافت کتنا ہوا کہا ایک سو سترہ منزل ہوا جو کہ تین مہینے ستائیس دن کا رستہ ہوتا ہے فقط دن کے چلنے مین نہ رات کے یا کہا رات کے چلنے مین نہ دن کے بعض صلحا نے مجھے خبر دی کہ وہ کعبے کے گرد ملائکہ و انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام کو دیکھتے ہین اور اکثر یہہ دیکھنا شب جمعہ کو ہوتا ہے ایسے ہی پیر کی رات جمعرات کی رات کو اور ایک جماعت کثیر انبیا و اولیا کو شمار کرکے مجھے بتایا اور ذکر کیا کہ وہ ہر ایک کو انمین سے کعبے کے گرد معین جگہہ مین بیٹھے ہوئے دیکھتے ہین اور ہر ایک کے ساتھہ اوسکے اتباع اور گھر والے قرابت والے اصحاب بیٹھتے ہین اور ذکر کیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بہت سے اولیا اللہ جمع ہوتے ہین جنکی گنتی سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور انبیا کے نزدیک ایسے جمع نہین ہوتے اور ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد جمع ہوکے کعبے کے دروازے کے قریب مقام ابراہیم کے مقابلے مین بیٹھتے ہین اور موسیٰ علیہ السلام اور ایک جماعت انبیا علیہم السلام حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان مین اور عیسیٰ علیہ السلام اور ایک گروہ انبیا علیہم السلام کا حطیم کیطرف بیٹھتے ہین اور اسمعیل علیہ السلام کی قبر کو دیکھا اور ایک جماعت ملائکہ علیہم السلام کو حجر اسود کے نزدیک دیکھا اور سید خلق اجمعین رحمت عالمین تاج اصفیا خاتم انبیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کو مع اہلبیت واصحاب واولیاء امت کے رکن یمانی کے پاس رونق افروز دیکھا اور ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو سب نبیون سے بڑھکر امت محمدیہ کے ساتھ محبت کرتے دیکھا اور سب سے زیادہ اس امت کے فضل سے خوش ہوتے پایا اور سب سے زیادہ اس امت کے ساتھ انس کرتے دیکھا اور دیکھا کہ بعض انبیا علیہم السلام انکے فضل پر رشک کرتے ہین اسکے سوا اور بہت سے اسرار بیان کئے بعض کے بیان کرنے مین طول ہے اور چند ایسے ہین کہ بعض عقول اونکی متحمل نہین ہوسکتی امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض انبیا علیہم السلام کا اس امت کے فضل پر رشک کرنا کچھ مستبعد نہین ہے اسلئے کہ موسیٰ علیہ السلام کا رشک اور اونکا رونا شب معراج مین مشہور ہی ہے اور غیرت خیر مین محمود ہے اور مذموم جو ہے وہ حسد ہے اور ابراہیم وموسیٰ علیہما السلام کی محبت جو اس امت کے ساتھ ذکر کی سو یہہ ان حضرات کے مناسب حال ہے ان دونون کو اس امت کے ساتھ نہایت محبت ہے جس شخص کو اخبار وآثار پر اطلاع ہے وہ اسکو خوب جانتا ہے بلکہ یہہ بات تو خود قرآن شریف ہی سے بھی پائی جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۔

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین مدینہ منورہ مین تھا قبر شریف کے پاس گیا ناگاہ ایک شخص عجمی بڑے سر کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت ہو رہا تھا جب وہ مسجد سے نکلا تو مین اوسکے پیچھے ہولیا جب وہ مسجد ذوالحلیفہ مین پہونچا تو اوسنے نماز پڑھی تلبیہ کہا مینے بھی نماز پڑھی تلبیہ کہا اور مین اوسکے پیچھے نکلا اوسنے التفات کیا تو مجھے دیکھ لیا مجھ سے کہا تیرا کیا ارادہ ہے مینے کہا میرا یہہ ارادہ ہے کہ مین تمہارے ساتھ چلون اوسنے انکار کیا مینے اصرار کیا کہا اگر تو ضرور ہی چلتا ہے تو تو اپنا قدم نرکھنا مگر میرے نقش قدم پر مینے کہا ہان ایسا ہی کرونگا پھر وہ چلا اور جس راہ پر لوگ چلتے تھے اوسکو چھوڑ دیا جب تھوڑی سی رات گزر چکی تو ناگاہ چراغ کی روشنی دکھائی دی اوسنے میری طرف پھر کے دیکھا اور کہا یہہ مسجد خضرا ہے تو آگے بڑھ جا یا مین آگے چلا جاؤن مینے کہا جو تمہین پسند ہو پھر وہ آگے چلے گئے اور مین وہین سو رہا یہانتک کہ جب سحر کا وقت ہوا تو مین مکہ مین داخل ہوا طواف کیا سعی کی شیخ ابوبکر کتانی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا ایک جماعت شیوخ اونکے پاس بیٹھی ہوئی تھی مینے اونکو سلام کیا شیخ نے مجھ سے کہا کب آیا مینے کہا ابھی حاضر ہوا کہا کہان سے مینے کہا مدینے سے کہا مدینہ چھوڑے کتنے دن ہوئے مینے کہا رات کو مدینہ چھوڑا ہے وہ لوگ ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے شیخ نے پوچھا تو کسکے ساتھ آیا مینے کہا مین ایک شخص کے ہمراہ آیا ہون جسکا حال اور قصہ ایسا ایسا ہے شیخ نے کہا یہہ تو ابوجعفر دامغانی ہین اونکا حال تو اس سے بڑھکر ہے یہہ امر اونکی نسبت کم ہے پھر کہا کہان ہے ہو اونکو تلاش کرو اور مجھ سے کہا اے میرے بیٹے مینے جان لیا تھا کہ یہہ تیرا حال نہین ہے پھر مجھ سے پوچھا کہ زمین تیرے پاؤن کے نیچے کسطرح محسوس ہوتی تھی مینے کہا اسطرح معلوم ہوتی تھی جیسے موج کشتی کے تلے آجاتی ہے رضی اللہ عنہ ۔

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بعض اسفار مین بیاسا ہوا اور پیاس کے مارے گر پڑا اچانک میرے مونہہ پر پانی چھڑکا گیا مینے آنکھ کھولی دیکھا ایک آدمی خوبصورت دابۂ شہبا پر سوار کھڑا ہوا ہے اوسنے مجھے پانی پلایا اور کہا تو میرا ردیف ہوجا تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اوسنے مجھ سے کہا تجھے کیا نظر آتا ہے مینے کہا مین مدینے کو دیکھ رہا ہون اوسنے کہا تو اتر پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھ اونسے عرض کر کہ آپکا بھائی خضر آپکو سلام کہتا ہے شیخ ابوالخیر اقطع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا پانچ دن قیام کیا کوئی چیز نہین چکھی پھر مین قبر شریف کیطرف بڑھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھا اور عرض کیا یارسول اللہ مین آجکی رات آپکا مہمان ہون پھر مین وہان سے علحدہ ہوا اور منبر کے پیچھے سو رہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپکے داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ بائین طرف تھے اور علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ آپکے آگے تھے علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ہلایا اور فرمایا اوٹھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مین آپکی طرف کھڑا ہوا آپکی دونون آنکھون کے درمیان کا بوسہ لیا آپنے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی آدہی مینے کھالی اور جاگ اوٹھا اور آدہی روٹی واللہ میرے ہاتھ مین تھی ؛

حکایت شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ سے کسی نے احوال عجیبہ کا سوال کیا اونھون نے کہا سب سے بڑھکر عجیب بات جو مینے دیکھی یہ ہے کہ ایک حبشی غلام نے جامع مسجد طرسوس مین اپنے سر کو مرقع مین داخل کیا اوسکے دل مین حرم اور کعبے کی زیارت کا خطرہ گزرا اوسنے اپنا سر نکالا تو وہ حرم مین تھا عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ نے ابو عاصم بصری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب تمہین حجاج نے طلب کیا تھا تو تمنے کیا کیا تھا اونھون نے کہا مین اپنے بالاخانے مین تھا لوگون نے دروازہ ٹھونکا اور اندر گھس آئے مینے جست کی تو مین دفعۃً مکے مین جبل ابو قبیس پر تھا شیخ عبد الواحد نے اونسے پوچھا تم کہانسے کھاتے تھے اونھون نے کہا دو روٹیان جو مین بصرے مین کھاتا تھا وہی دونون افطار کے وقت ایک بڑھیا میرے پاس لاتی تھی عبد الواحد فرماتے ہین یہہ دنیا تھی کہ اللہ تعالے نے اوسکو حکم دیا تھا کہ ابو عاصم رضی اللہ عنہ کی خدمت کرے ؛

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے خدمت کے لئے ایک غلام خریدا جب مینے اوسکو کچھہ رات گئے تلاش کیا تو مینے اوسکو نہین پایا اور دروازے اپنی حالت پر بند تھے جب صبح ہوئی تو وہ آیا اور ایک درہم مجھے دیا اور سورہ اخلاص منقوش تھی مینے کہا تجھے یہہ درہم کہانسے ملا اوسنے کہا یا سیدی مین آپکو ہر روز ایک درہم اسی طرح کا دیا کرونگا اس شرط پر کہ آپ مجھے رات کو تلاش نکرین پھر وہ ہر رات غائب ہو جاتا تھا اور صبح کو ویسا ہی درہم لے آتا تھا ایک دن ہمسایے کے لوگ میرے پاس آئے کہنے لگے اے عبد الواحد تو اپنے غلام کو بیچڈال وہ کفن چور ہے مجھے اس بات سے غم ہوا مینے اونسے کہا تم چلے جاؤ مین آجکی رات اوسکی حفاظت کرونگا جب عشا کی نماز ہو چکی تو وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا بند دروازے کیطرف اشارہ کیا وہ کھل گیا پھر اوسکی طرف اشارہ کیا وہ بند ہو گیا دوسرے دروازہ کا ارادہ کیا وہان بھی اسیطرح کیا پھر تیسرے دروازے کیطرف گیا وہان بھی اسیطرح کیا اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تھا پھر وہ نکلا مین اوسکے پیچھے چلا یہانتک کہ ایک صاف زمین پر پہونچا اوسنے اپنے کپڑے اوتار ڈالے اور ٹاٹ پہن لیا فجر تک نماز پڑھتا رہا اور اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا اور کہا اے میرے بڑے مالک میرے چھوٹے مالک کی اُجرت دے اوسپر ایک درہم آسمان سے گر پڑا اوسنے لیکے اپنی جیب مین ڈال لیا مین اوسکے کام مین متحیر ہوا اوسکے حال سے ڈر گیا مین کھڑا ہوا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی جو خطرہ میرے دل مین گزرا تھا اوسکے لئے اللہ تعالے سے استغفار کی اور نیت کر لی کہ مین اوسکو آزاد کر دونگا پھر مینے اوسکو تلاش کیا کچھہ آتا پتا نہ لگا پھر مین جسجگہہ تھا اوسی جگہہ لوٹ کے آیا اور مین غمگین تھا مین اس مین کو پہچانتا نہ تھا ناگاہ ایک سوار فرس اشہب پر بیٹھا ہوا آیا اوسنے مجھہ سے کہا اے عبد الواحد تو یہان کیون بیٹھا ہے مینے قصہ بیان کیا اوسنے کہا تو جانتا ہے کہ تیرے درمیان مین اور تیرے شہر کے درمیان مین کتنا فاصلہ ہے مینے کہا نہین کہا تیز سوار کے لئے دو برس کا رستہ ہے تو یہانسے نہ جانا یہانتک کہ تیرا غلام آوے وہ اس رات مین تیرے پاس آویگا جب کچھہ رات گئی تو وہ آیا اور اوسکے ساتھہ ایک طوفریہ تھا اوسپر ہر قسم کا کھانا تھا مجھہ سے کہا یا سیدی آپ کھاؤ اور آیندہ ایسا نکرنا مینے کہا نا کھایا اور وہ کھڑا ہوا صبح تک نماز پڑھتا رہا پھر اوسنے میرا ہاتھہ پکڑا اور کچھہ باتین کین مینے اونکو نہ سمجھا اور چند قدم میرے ساتھہ چلا ناگاہ مین اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا اوسنے کہا یا سیدی کیا آپنے نیت نہین کی کہ آپ مجھے آزاد کر دینگے مینے کہا وہی نیت ہے کہا تو اب آپ مجھے آزاد کر دین اور میری قیمت لیلین اور آپ ماجور ہین پھر اوسنے ایک پتھر زمین سے اوٹھایا اور مجھے دیدیا ناگاہ وہ سونے کا ٹکڑا تھا پھر وہ چلا گیا اور مین اوسکی جدائی پر حسرت کرتا رہگیا اسکے بعد ہمسایے والون سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کفن چور کو کیا کیا مینے کہا وہ نباش نور تھا نباش قبور نتھا پھر جو مینے اوسکی کرامتین مشاہدہ کی تھین اونسے بیان کین اون سنے رو دیا اور جو خطرہ اونکے دل مین گزرا تھا اوس سے توبہ کی رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض اہل علم فرماتے ہین کہ بغداد مین ہمارے نزدیک ایک تاجر تہا مین اوس سے سنا کرتا تہا کہ وہ صوفیۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت غیبت کرتا تہا اونکو بُرا کہا کرتا تہا پہر اسکے بعد مینے اوسکو دیکہا کہ وہ اونکا مصاحب ہوا اپنا سارا مال اونپر خرچ کر دیا مینے اوس سے کہا کیا تو اونسے بُغض نہین رکہتا تہا اوسنے کہا وہ بات نہین ہے جسکا مجھے وہم تہا مینے کہا کیونکر اوسنے کہا ایک دن مینے جمعے کی نماز پڑہی اور مسجد سے نکلا مینے دیکہا کہ بشر حافی رضی اللہ عنہ جلدی جلدی مسجد سے نکلے مینے اپنے جی مین کہا کہ اس آدمی کو تو دیکہہ یہ شخص زہد کے ساتہہ موصوف ہے مسجد مین نہین ٹہیرتا ہے پہر مینے اپنا کام چہوڑا مینے کہا دیکہون تو یہہ کہان جاتا ہے پہر مین اونکے پیچہے ہوا مینے دیکہا کہ وہ نان بائی کیطرف بڑہے اوس سے ایک درہم کی روٹی خریدی مینے کہا دیکہہ تو اس زاہد کو کہ یہہ روٹی خریدتا ہے پہر وہ ہونا گوشت بیچنے والے کیطرف بڑہے اوسکو ایک درہم دیا اور ہونا گوشت لیا مجھے اور زیادہ غصہ آیا پہر وہ حلوائی کیطرف گئے اوس سے ایک درہم کا فالودہ خریدا مینے اپنے جی مین کہا کہ جب یہہ بیٹہہ کے کہاویگا تو واللہ مین ضرور ہی اسکے عیش کو منغص کرونگا پہر وہ جنگل کیطرف چلے مین اپنے جی مین کہتا تہا کہ یہہ سبزہ اور پانی ڈہونڈتا ہے کہ وہان بیٹہہ کے ان چیزونکو کہاوے وہ عصر تک چلتے رہے اور مین اونکے پیچہے تہا پہر ایک گاؤن مین گئے ایک مسجد مین داخل ہوئے وہان ایک آدمی بیمار تہا یہہ اوسکے سر کے پاس بیٹہے اوسکو لقمے دینے لگے مین کہڑا ہوا تاکہ گاؤن کی سیر کرلون پہر مین گہڑی بہر غائب رہا لوٹ کے آیا تو اونکو نہ پایا مینے بیمار سے پوچہا کہ بشر کہان گئے اوسنے کہا وہ تو بغداد گئے مینے کہا ہمارے اور بغداد کے درمیان مین کتنا فاصلہ ہے اوسنے کہا چالیس فرسخ یعنی پانچ منزل کی راہ ہے مینے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون یہہ کیا مینے اپنی جان کے ساتہہ کیا میرے پاس دام نہین کہ کرایہ کرون اور پیدل چل نہین سکتا اوس شخص نے کہا تو یہین رہ یہانتک کہ بشر لوٹ کے آوین پہر مین دوسرے جمعے تک وہین رہا بشر اوسیوقت آئے اور اونکے ساتہہ کوئی چیز مریض کے کہانے کی تہی جب وہ مریض کہا چکا تو اوسنے بشر سے کہا اے ابو نصر یہہ شخص بغداد سے تمہارے ہمراہ آگیا اور اگلے جمعے سے میرے پاس ہے تم اسکو وہین لیجاؤ بشر نے میری طرف غصے سے دیکہا اور کہا تو کیون میرے ساتہہ آیا مینے کہا مجھہ سے خطا ہوئی اونہون نے کہا کہڑا ہو چل پہر مین مغرب کے قریب تک چلا جب ہم بغداد کے قریب پہونچے تو اونہون نے کہا بغداد مین تیرا محلہ کہان ہے مینے کہا فلانی جگہہ ہے کہا جا اب ایسا نکرنا سو مینے اللہ تعالے سے توبہ کی اور ان لوگون کی صحبت اختیار کی اور مین انشاء اللہ تعالے اسی حال پر رہونگا رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض اہل علم فرماتے ہین کہ مین مصیصہ مین تہا مینے دیکہا کہ دو آدمی خلوت مع اللہ مین گفتگو کر رہے ہین جب دونون نے جانے کا ارادہ کیا تو ایک نے دوسرے سے کہا آؤ جی اس علم کا کوئی ثمرہ حاصل کرین تاکہ یہہ ہمپر حجت نہو اوسنے کہا جس چیز پر تو چاہے عزم کرلے اوس نے کہا مینے یہہ عزم کیا کہ جس چیز مین مخلوق کی صنعت ہوگی مین اوسکو نہ کہاؤنگا مین اونکے پیچہے ہوا مینے کہا مین بہی تمہارے ساتہہ ہون اونہون نے کہا کس شرط پر مینے کہا جو شرط تم کرو وہ مجھے منظور ہے پہر جبل لکام پر چڑہے مجھے ایک غار بتا دیا کہا تو اسمین عبادت کر مین اوسکے اندر گیا ہر ایک اون دونون مین سے جو کچہہ اللہ تعالے نے میرے لئے قسمت کیا تہا میرے پاس لانے لگا ایک مدت تک مین وہان رہا پہر مینے کہا کب تک مین یہان رہونگا مین تو طرسوس کیطرف جاؤن اور حلال روزی کہاؤن لوگونکو علم سکہاؤن قرآن شریف پڑہاؤن پہر مین وہان سے نکلا طرسوس مین پہونچا یہان ایک برس اقامت کی ناگاہ ایک شخص اون مین سے آکے میرے سر پر کہڑا ہوا اور کہا اے فلانے تونے اپنے عہد مین خیانت کی اور میثاق کو توڑ ڈالا خبردار بیشک اگر تو صبر کرتا جیسا ہم نے صبر کیا تو تجھے بہی عنایت کیا جاتا جیسا ہمکو عنایت کیا گیا مینے کہا تمہین کیا ملا کہا تین چیزین ایک تو طی ارض مشرق سے مغرب تک ایک قدم کے ساتہہ دوسرے پانی پر چلنا تیسرے چہپ جانا جب ہم چاہین پہر وہ مجھہ سے مستور ہوگیا مینے کہا تجھے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجھے یہہ حال عنایت فرمایا تو میرے لئے ظاہر ہوجا تو نے میرا دل بہون دیا پہر وہ ظاہر ہوگیا کہا پوچہہ مینے کہا یہہ حال میری طرف بہی رجوع ہوسکتا ہے

اوس نے کہا افسوس خائن امین نہین بنایا جاتا پھر چند شعر خیانت کی مذمت مین پڑہے ؛

حکایت بعض صالحین سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین جبل لبنان پر ہمراہ ایک جماعت کے چڑہا ہم ایک آدمی کو عباد زہاد مین سے جو وہان رہتے ہین تلاش کرتے تہے تین دن تک ہم چلا کئے میرے پاؤن مین ضرب آگئی مین ایک بلند پہاڑ پر بیٹہہ گیا اور میرے ہمراہی چلے گئے پہاڑ مین پھرنے لگے اونکا ارادہ تہا کہ لوٹ کے میرے پاس آوینگے پھر وہ نہ آئے مین کل کی صبح تک تنہا رہا وضو کے لئے پانی تلاش کیا تو پہاڑ کے نیچے ایک چشمہ ملا اوس سے مینے وضو کیا نماز پڑہنے کے لئے کہڑا ہوا مینے ایک قاری کی آواز سنی جب مین نماز پڑہ چکا تو آواز کیطرف گیا وہان ایک غار معلوم ہوا مین اوسکے اندر گہسا دیکہا کہ ایک آدمی اندہا بیٹہا ہوا ہے مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور کہا تو جن ہے یا انسان مینے کہا جن نہین بلکہ انسان ہون اوسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ مینے تیس برس سے اس جگہہ تیرے سوا کسی انسان کو نہین دیکہا پھر مجہسے کہا شاید تو تہک گیا ہے آرام کر مین غار کے اندر گیا وہان مینے تین قبرین برابر بنی ہوئی دیکہین مین اونکے پاس سو رہا جب ظہر کی نماز کا وقت آیا تو مجہہ سے چلا کے کہا الصلوۃ یرحمک اللہ جیسا وہ اوقات نماز پہچانتا تہا اوس سے بڑہکر مینے کسیکو نہین دیکہا مینے اوسکے ساتہہ ظہر کی نماز پڑہی پھر وہ نماز پڑہنے کو کہڑا ہوا عصر تک پڑہتا رہا جب عصر پڑہ چکا تو دعا کرنے کے لئے کہڑا ہوا مینے اوسکی دعا مین یہہ کلمے سنے اللھم اصلح امۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم فرج عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم مغرب کی نماز پڑہ چکے تو مینے اوس سے کہا کہ یہہ دعا کہانسے تجھے معلوم ہوئی اوسنے کہا جو شخص اس دعا کو ہر روز تین بار پڑہے اللہ تعالے اوسکو ابدال مین لکھے گا مینے کہا تجھے یہہ دعا کسنے سکہائی اوسنے کہا تیرا ایمان اسکا متحمل نہو گا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام عارف باللہ عالی مقام شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ اور انکے سوا اور عارفین کبار نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز اس دعا کو پڑہے اللھم اغفر لامۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم استر امۃ محمد اللھم اجبر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ابرار سے لکہا جاویگا رضی اللہ عنہم کہتے ہین کہ یہہ دعا خضر علیہ السلام کی ہے تمام ہوا کلام امام یافعی کا پھر جب ہم عشا کی نماز پڑہ چکے تو اوسنے کہا تو کچہہ کہائیگا مینے کہا ہان اوسنے کہا تو غار کے اندر جا جو کچہہ تو وہان پاوے کہا لے مین اور اندر گیا وہان ایک پتہر تہا اوسپر جوز منقی خروب تفاح انجیر حبہ خضرا رملحدہ ملحدہ ایک ایک طرف رکہے ہوئے تہے جو مجہے کہانا تہا مینے اوسمین سے کہا لیا جب سحر کا وقت ہوا تو اوسنے وتر کی نماز پڑہی اور وہ رات بہر بیدار رہا سویا نہین پھر جو وہان رکہا تہا اوسمین سے اوسنے بہی کہایا اور بیٹہہ گیا یہانتک کہ ہمنے فجر کی نماز پڑہی پھر وہ بیٹہے ہوئے سو رہا یہانتک کہ سورج نکلا اور قریب دو نیزے کے بلند ہوا پھر اوٹہا وضو کیا اور غار کے اندر گیا مینے اوس سے پوچہا کہ یہہ میوہ کہان سے آتا ہے اس سے زیادہ عمدہ مینے کبہی نہین دیکہا اوسنے کہا تو عنقریب اپنی آنکہہ سے دیکہہ لیگا اتنے مین ایک پرندہ آیا اوسکے دونون باز و سفید سینہ سرخ گردن سبز تہی اوسکی چونچ مین ایک دانہ منقی کا اور پاؤن کے درمیان مین ایک جوز تہا اوسنے اوسے پتہر پر منقی کے دانے کو منقی مین اور جوز کو جوز مین رکہدیا جب اوس شخص نے اوسکے پرون کی آہٹ سنی تو مجہہ سے کہا تو نے دیکہہ لیا مینے کہا ہان کہا یہی پرندہ تیس برس سے یہہ میوہ میرے پاس لایا کرتا ہے مینے پوچہا دن بہر مین کتنی بار آتا جاتا ہے کہا سات بار مینے شمار کیا تو وہ دن بہر مین پندرہ بار آیا مین نے اوس شخص سے اسکی خبر کی اوسنے کہا ایکبار تیرے لئے زیادہ آیا ہمکو معاف کر مینے اوسکا لباس دیکہا تو کیلے کی شل کسی درخت کی چہال کا تہا مینے کہا یہہ کہان سے آتا ہے اوسنے کہا یہی پرندہ ہر عاشورے کے دن دس ٹکرے اس چہال کے لے آتا ہے تو مین اوسمین سے ایک کرتا ایک تہمد بنا لیتا ہون اوسکے پاس ایک سوا تہا جس سے وہ اوس چہال کو سی لیتا تہا اور مینے دیکہا کہ یہی چہال پرانی اوسکے نیچے بہی بچہی ہوئی تہی اور یہہ بہی دیکہا کہ اوسکے نزدیک ایک پتہر تہا اوسپر پانی ڈالتا تہا پھر جو پانی اوس سے گرتا تہا اوسکو لیکے بالون پر مل دیتا تہا جو اوسکے بدن پر اوگتے تہے یہہ پانی اون بالونکو گرا دیتا تہا ایک

وقت مین اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین سات آدمی آئے اونکی آنکھین سرخ اور طول مین چری ہوئی تین یعنی جیسے آدمیون کی آنکھین عرض مین ہوتی ہین اونکی طول مین تھین اور اونکا لباس اونکے بال تھے اوس شخص نے فارسی مین مجھ سے کہا کہ تو اُنسے خوف نکر نا یہ مسلمان جن ہین پھر ایک شخص نے سورہ طٰہٰ پڑھکر سنائی دوسرے نے سورہ فرقان تیسرے نے کچھ آیتین سورہ رحمٰن کی سیکھین پھر وہ سب چلے گئے بعض ایام مین بحالت سجود مین نے اوسکو سُنا کہ یہہ دعا پڑھتا تھا اللھم امنن علی بالتجلی علیک واصغانی الیک والنصاتی لک والفھم عنک والبصیرۃ فی امرک والنفاذ فی خدمتک وحسن الادب فی معاملتک اور اپنی آواز کو بلند کیا مینے پوچھا یہہ دعا کہانسے معلوم ہوئی کہا مجھے اسکا الہام ہوا مین اس دعا کو کسی کتاب مین پڑھ رہا تھا کہ ایک ہاتف نے مجھے آواز دی کہ جب تو اس دعا کو پڑھے تو تفہیم سے پڑھنا یہہ دعا مستجاب ہے پھر مین چوبیس دن تک اوسکے پاس ٹھیرا رہا اسکے بعد اوسنے مجھ سے کہا کہ تو اپنا قصہ تو بیان کر کہ تو یہانتک کیونکر پہونچا مینے اپنا قصہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا اگر مین پہلے سے جانتا کہ تیرا یہہ قصد ہے تو مین تجھے اتنی مدت اپنے پاس نہ رہنے دیتا اسلئے کہ تونے اپنے بھائیون کے دلون کو مشغول رکھا جو اُنسے تیرے کام مین تصور ہوا وہ اوسپر نادم ہونگے اب میرے پاس رہنے سے تیرا اونکے پاس لوٹ کے جانا افضل ہے مینے کہا مجھے راہ معلوم نہین ہے وہ چپ ہو رہا جب روانگی کا وقت آیا تو مجھ سے کہا کھڑا ہو مینے کھڑا ہوا کہا مجھے کوئی وصیت کر کہا ہوک اور ادب کو اپنے اوپر لازم کر لے مین امید رکھتا ہون کہ تو قوم کے ساتھ ملحق ہو جائیگا اور مین تجھے ایک ہدیہ بھی دیتا ہون وہ یہہ ہے کہ تو یوم الزیارت یعنی یوم النحر کو عصر کے بعد زمزم و مقام ابراہیم کے درمیان مین ایک شخص کو تلاش کرنا اور اوسکا حلیہ مجھسے بیان کیا پھر کہا جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کرنا اور اوس سے کہنا کہ وہ تیرے لئے دعا کرے یہہ کہکے پھر وہ غار سے نکلا اور مین اوسکے ہمراہ تھا ناگاہ غار کے دروازہ پر ایک درندہ کھڑا ہوا تھا اسنے اوس سے کچھ باتین کین مین اونکو نہ سمجھا پھر مجھ سے کہا تو اسکے پیچھے چلا جا جب یہہ ٹھیر جاوے تو تو اپنے داہنے یا بائین طرف دیکھنا تجھے رستہ ملجاویگا غرضکہ گھڑی بھر تک وہ درندہ میرے آگے آگے چلا پھر ٹھیر گیا مینے اپنے داہنے طرف دیکھا تو مین دمشق کی گھاٹی پر تھا پھر مین جامع مسجد مین گیا جو لوگ ہمارے ساتھ تھے اونمین سے بعض کے ساتھ ملاقات ہوئی مینے اونسے اپنا قصہ بیان کیا پھر مین اور وہ سب مسجد سے نکلے ہمارے ساتھ بہت سی خلق تھی یہانتک کہ ہم اوس پہاڑ کیطرف گئے اور اوس موضع خاص مین پہونچے تین دن تک اوس غار کو تلاش کیا مگر اوسکا سراغ نہ لگا میرے ساتھ کے لوگ کہنے لگے کہ یہہ ایک چیز تھی کہ تیرے لئے اوسکا کشف کیا گیا اور ہم سے چھپائی گئی پھر مین ہر سال حج کو جاتا اور اوس آدمی کو تلاش کرتا جسکا حلیہ اوسنے مجھے بتایا تھا مگر اوسکی ملاقات مجھ سے نہوئی یہانتک کہ آٹھ برس کے بعد مینے اوس آدمی کو عصر کے بعد زمزم و مقام کے درمیان مین پایا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر مینے دعا چاہی اوسنے میرے لئے دعا بین کین مینے کہا ابراہیم کرمانی نے تمکو سلام کہا ہے اوسنے کہا تو اوسکو کہان دیکھا مینے کہا لبنان کے پہاڑ مین اوسنے کہا رحمہ اللہ مینے کہا کیا وہ مر گیا کہا ہان ابھی مین نے اوسکو اوسکے بھائیون کے پاس اوسی غار مین بہان وہ تھا دفن کر دیا اور مینے اوسپر نماز پڑھی ہم اوسکو نہلا رہے تھے کہ ناگاہ وہ پرندہ آیا جو اوسکا قوت لایا کرتا تھا اور گر پڑا اور اپنے پر زمین پر مارتا رہا یہانتک کہ مر گیا اوسکو بھی ہمنے اوسکے پاس دفن کر دیا پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور طواف مین داخل ہو گیا اسکے بعد پھر مینے اوسکو نہین دیکھا

رضی اللہ عن الجمیع ٭

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بیٹھا ہوا تھا میرے پاس ایک شخص بحرین کا تھا اوسکو خیر کہتے تھے اتنے مین سات آدمی مسجد کے دروازے سے آئے خیر نے مجھ سے کہا تو اُنسے مل یہہ تجھ سے فوت نہو جائین یہہ اولیا ہین مین اونکے پیچھے کھڑا ہوا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر کے نزدیک کھڑے ہوئے تھے مین اونکی طرف بڑھا ایک نے اونمین سے میری طرف پھر کے دیکھا اونکا رعب مجھپر اتنا غالب ہوا کہ مینے پیشاب کر دیا پھر وہ مسجد سے نکلے اور مین بھی اونکے ساتھ نکلا ایک نے میری طرف التفات کیا اور مجھ سے کہا تو کدھر جاتا ہے لوٹ جا تو ہم سے

نہ مل سکیگا ایک اونے اوس سے کہا تو اسکو چھوڑ دے شاید اللہ تعالے اسکو درست کردے اوسنے کہا اسکی چالیس برس کی عمر نہین ہے اوسنے کہا تو اسکو چھوڑ شاید اللہ تعالے اسکا جبر کسر کردے اور وہ قوم کے ساتھہ اسکو ملحق فرماوے پھر مین اونکے ساتھہ چلا مین دیکھتا تہا کہ ہم چل رہے ہین پہاڑ اور زمین گویا لپٹے جاتے ہین مین دور سے کسی پہاڑ کو دیکھتا تہا فوراً ہم اوسکو طے کرجاتے تہے دور سے کسی زمین نرم کو دیکھتا تہا فی الحال ہم اوسکو طے کرلیتے تہے زمین کی آواز مثل چکی کے سنائی دیتی تہی مین دیکھتا تہا کہ زمین کے خزانے ہمارے لئے ظاہر ہوتے تہے اور غائب ہوجاتے تہے یہانتک کہ ہم ایک وادی مین پہونچے وہان درخت اور روئیدگی بہت تہی ناگاہ دیکہا کہ بہت سے لوگ قریب ستر آدمی کے اوس وادی مین نماز پڑہ رہے ہین ہم نے اوس وادی مین رات بسر کی جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو ہم کہڑے ہوئے ناگاہ ایک شہر دکہائی دیا اوسکے گرد سفید پتہر کی دیوار تہی اور یہہ ساری دیوار ایک ہی پتہر کی تختی کی تہی اوسمین جوڑ نہ تہا اور ایک بڑی نہر اوس شہر کے اندر جارہی تہی اوس شہر کا کوئی دروازہ نہتا مگر اوس جگہہ سے جہان سے پانی اوسکے اندر جارہا تہا اوپر سونے کی جالی لگی ہوئی تہی پھر ہم سب اوسکے اندر گئے اور ہم قریب سو آدمی کے تہے اوسکے اندر سونے کے قبے اور اونکے نیچے سونے چاندی کے ستون تہے اوسمین سونے کی نہرین بنی ہوئی تہین اونمین پانی جاری تہا قبون کے درمیان مین پہل دار درخت تہے اوسکی زمین مین ریحان کا فرش بچہا ہوا تہا ہر قسم کے طیور اور انواع واقسام کے میوے تہے ہر تفاح کا وزن قریب پانچ رطل بغدادی کے تہا یہہ سب میوے مزے رنگ بو مین دنیا کے میوون سے مشابہت نہین رکہتے تہے ہم تفاح وغیرہ کہایا کرتے تہے ایک شخص ایک وقت مین سو دو سو کہا لیتا تہا اور سیر نہین ہوتا تہا اوسمین تفاح سفرجل انار نکمشری اور ہر قسم کے میوے تہے مگر کبہور نتہی پھر ہم وہان چالیس دن تک رہے سوا کہانے اور نماز پڑہنے کے ہمکو اور کوئی کام نتہا نہ ہمکو وضو کی حاجت ہوتی تہی نہ پانی پینے کی نہ سونے کی جب چالیس دن کے بعد ہم وہان سے نکلے تو مینے تین تفاح لیلئے اون لوگون نے مجھے منع نہین کیا پھر ہم جسجگہہ سے کہ اوسمین پانی آتا تہا اور ہم اوسکے اندر داخل ہوئے تہے اوسی جگہہ سے نکلے جب ہم گہڑی بھر چلے تو اونہون نے کہا تیرا کہان جانے کا ارادہ ہے ہم تجھے پہونچا دین مینے کہا جسجگہہ سے تمنے مجھے لیا ہے اوسیجگہہ پہونچا دو مینے پوچہا کہ اس شہر کا کیا نام ہے ایک نے اونمین سے کہا کہ یہہ مدینۃ الاولیاء ہے اللہ تعالے نے اپنے اولیا رکے سیر کرنے کے لئے دنیا مین اسکو پیدا کیا ہے سو یہہ کبہی اونکے لئے یمن مین ظاہر ہوتا ہے کبہی شام مین کبہی کوفے مین اس شہر مین تیرے سوا چالیس برس سے کم کی عمر کا کوئی شخص داخل نہین ہوا پھر گہڑی بھر کے بعد ہم ایک جگہہ پہونچے مینے پوچہا یہہ کون جگہہ ہے اونہون نے کہا یمن ہے جو تفاح میرے پاس تہا اوسمین سے چھوٹا سا ٹکڑا کہا لیتا تہا بہت دن تک کہانے کی حاجت مجھے نہین ہوتی تہی وہ تفاح میرے پاس رہا مین اوسمین سے کہا لیا کرتا تہا یہانتک کہ مکے مین پہونچا وہان کنانی سے ملاقات ہوئی مینے اونکو ایک تفاح دیدیا جب دوسرا دن ہوا تو ایک آدمی مجھہ سے ملا اوسنے کہا تو نے کیون دیدیا اور اپنا دیکہا ہوا کسلئے بیان کیا جو تو نے کنانی کو دیا ہمنے اوسکو لیکے اوسکی جگہہ مین پہیر دیا پھر مین کنانی سے ملا اونہون نے کہا وہ تفاح میرے نزدیک ڈبے مین رکہا ہوا تہا جب شام ہوئی تو مینے چاہا کہ اوسمین سے کہاؤن پھر مینے اوسکو نپایا

حکایت بعض مشائخین سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ کسی نے مجھہ سے بیان کیا کہ کسی دروازے پر بدلا عشرہ سے تین آدمی ہین مینے اونکی ملاقات کا ارادہ کیا اونکا پتا پوچہا معلوم ہوا کہ ایک شخص اون مین سے جامع مسجد کا امام ہے مینے اوسکو نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے دیکہا بڑا عمامہ گول باندہے ہوئے تہا اسکا نام ابراہیم اور اون دونون کا نام حسن حسین تہا مین ابراہیم امام کے پاس مغرب عشا کے درمیان مین گیا اوسکو سلام کیا اور اوس سے کہا کہ مین تمہاری ملاقات کے لئے آیا ہون وہ خوش ہوا جب ہم عشا کی نماز پڑہ چکے تو اوسنے میرا ہاتہہ پکڑ لیا پھر ہم اوسکے گہر کیطرف گئے وہان دیکہا تو ایک بڑا محل تہا بہت سے نوکر چاکر تہے ہمارے لئے ایک بڑا خوان لایا گیا اوسپر بہت سا کہانا تہا حسن حسین ہمارے ساتہہ بیٹہے ابراہیم نہ بیٹہے پھر مینے کہانا کہایا حسن حسین سے مینے پوچہا کہ ابراہیم نے کہانا کیون نہین کہایا اونہون نے کہا کہ یہہ سوا دودہ کے اور کچہہ نہین کہاتے

جب سونے کا وقت آیا تو ابراہیم کے لئے بہت سے بچھونے بچھائے گئے وہ اوپر سوئے اور مین اونکو تاکتا رہا کہ دیکھون یہ کیا کرتے ہین جب کچھ رات گزر گئی تو بچھونے سے اوترے دو رکعت نماز پڑہی وضو کیا پہلی رکعت مین الحمد اور قل یا ایہا الکافرون پڑہی اور دوسری رکعت مین الحمد اور قل ہو اللہ پڑہی جب سلام پھیرا تو یہ پڑہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر کلہ وھو علی کل شیئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد پھر آواز بلند اسکو تین بار پڑہا پھر اور دو رکعت نماز پڑہی پہلی رکعت مین فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق دوسری مین فاتحہ اور قل اعوذ برب الناس پڑہی جب سلام پھیرا تو وہی ذکر تین بار پڑہا پھر اور دو رکعتین پڑہین پہلی مین فاتحہ اور آیۃ الکرسی دوسری مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پڑہی پھر وہی ذکر تین بار پڑہکے بچھونے پر جا لیٹے جب فجر کا وقت آیا تو کھڑے ہوئے اذان کہی دو رکعت نماز سنت پڑہی جدید وضو کیا پھر نماز فجر کے لئے نکلے کئی مہینے تک مین اونکے پاس رہا اونکا یہی حال دیکھا جب عرفے کا دن آیا تو ابراہیم نے مجھ سے کہا کہ مین آج سورۂ انبیاء و سورۂ حج پڑہونگا جب مین کسی نبی کے ذکر پر گزرون تو تو اوس نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑہنا جب تو ایسا کریگا تو اللہ تعالے تجھے اون لوگون کے حج کا ثواب دیگا جو کہ بیت اللہ کا حج کرینگے پھر جب وہ نماز صبح پڑہ چکے تو حسن میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑا پھر ہم مسجد سے گھر کو آئے ناگاہ لوگ احرام کے لئے تیار تھے حسن نے مجھے دو چادرین دین اور کہا تو احرام کی نیت کر پھر ہم گھر سے نکلے انہون نے ایک چھوٹی زنبیل و دراہم صحیحہ کی بھری ہوئی اپنے ساتھہ رکھہ لی تھی پھر جب ہم مقابر سے متجاوز ہوئے تو دو رکعت نماز پڑہی اور مجھہ سے کہا حج کی نیت کر مینے حج کی نیت کر لی پھر اونھون نے تلبیہ کہا مینے بھی اونکے ساتھہ تلبیہ کہا اور سجدہ کیا مینے بھی اونکے ساتھہ سجدہ کیا جب ایک گھڑی گزری تو اونھون نے اپنے سر اوٹھائے مینے بھی اونکے ساتھہ اپنا سر اوٹھایا مینے ایسے پہاڑ اور زمین دیکھے کہ مین اوسکو پہچانتا نتھا اور اونٹ اور آدمی جاتے ہوئے دیکھے ابراہیم نے مجھہ سے کہا کہ یہ لوگ منیٰ سے عرفات کو جاتے ہین پھر اونھون نے میرا ہاتھہ پکڑا اور ہم چلے یہانتک کہ مسجد عرفات مین پہونچے اونھون نے پانی خریدا ہم نے غسل کیا کھجور اور روٹی خریدی ابراہیم نے مجھسے کہا کھا مینے کہا میرا روزہ ہے کہا تو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نکر آپنے اس دن مین افطار کیا ہے جب آفتاب غروب ہوا تو اونھون نے زنبیل کو مع دراہم کے مجھے دیدیا ابراہیم نے مجھہ سے کہا تو اسکو لیلے اپنے کاربار مین اونکو خرچ کرنا اور تو شام مین رہنا پھر ہم جدا ہو گئے اسکے بعد مینے اُنکو نہین دیکھا رضی اللہ عنہم آمین یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن مین افطار کیا ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفے کے دن عرفات مین حجۃ الوداع مین افطار فرمایا ہے اور صحیح مذہب یہی ہے کہ وقوف کرنیوالون کے لئے افطار سنت ہے اور اونکے سوا اور لوگون کے لئے روزہ سنت ہے عرفے کا روزہ ایک برس پہلے اور ایک برس بعد کے گناہونکو مٹاتا ہے حدیث شریف مین ایسا ہی وارد ہوا ہے واقفین کے لئے افطار اسلئے مشروع ہوا ہے کہ یہ اس دن کی دعا اور عبادت مشروعہ اذکار و تلبیہ وغیرہ پر زیادہ معین ہے ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بیت المقدس مین جمعے کے دن عصر کے بعد سلیمان علیہ السلام کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگاہ دو آدمی آئے ایک شخص تو ہمارے مشابہ تھا اور دوسرا بہت لنبا عظیم الخلقت تھا اوسکی پیشانی ہاتھہ بھر سے زیادہ چوڑی تھی اور اوسمین ایک ضرب سلی ہوئی تھی سو جو شخص ہمارے مشابہ تھا وہ میرے نزدیک بیٹھا مجھے سلام کیا اور دوسرا مجھہ سے دور بیٹھا مینے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اللہ تعالے تجھپر رحم کرے اوسنے کہا مین خضر ہون مینے پوچھا یہ دوسرا آدمی کون ہے اونھون نے کہا یہ میرے بھائی الیاس ہین میرے دلمین اونکا خوف آیا خضر علیہ السلام نے کہا کچھہ ڈر نہین ہم تو تجھہ سے محبت رکھتے ہین پھر مجھسے کہا جو شخص جمعے کے دن عصر کی نماز کے بعد قبلے کیطرف مونھہ کرکے یا اللہ یا رحمن سو بار دعا

تک کہا کرے پھر اللہ تعالے سے کوئی چیز مانگے اللہ تعالے وہ چیز اوسکو دیگا مینے اونسے کہا تمنے مجھے انس دیا اللہ تعالے اپنے ذکر کے ساتھ تمہین انس دی کیا آپ ہر ولی کو پہچانتے ہین کہا مین معدودین کو پہچانتا ہون مینے کہا معدودین کے کیا معنی ہین اونہون نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انتقال ہوا تو زمین نے رب سبحانہ وتعالے سے شکوہ کیا کہا مین اب ایسی رہگئی کہ سوا دن قیامت کے مجھپر کوئی نبی نہ چلے گا اللہ تعالے نے اوسکی طرف وحی بھیجی کہ مین اس امت مین کئی آدمی مثل انبیا کے پیدا کرونگا اونکے دل انبیا علیہم السلام کے دلون پر ہونگے مینے پوچھا وہ لوگ کتنے ہین کہا تین سو آدمی ہین اور یہہ لوگ اولیا ہین اور ستر آدمی نجبا اور چالیس اوتاد ارض ہین اور دس نقبا اور سات عرفا اور تین مختارین ہین اور ایک غوث ہے جب غوث کا انتقال ہوتا ہے تو تین مین سے ایک شخص پسند کیا جاتا ہے پھر وہ اوسکے مرتبے مین مقرر ہوتا ہے اور سات مین سے ایک پسند ہوکے تین مین مقرر کیا جاتا ہے اور دس مین سے ایک پسند ہوکے سات مین ملایا جاتا ہے اور چالیس مین سے ایک دس مین اور ستر مین سے ایک چالیس مین اور تین سو سے ایک ستر مین ملایا جاتا ہے اور دنیا سے یعنی اہل دنیا سے ایک آدمی پسند ہوکے تین سو مین ملایا جاتا ہے اسیطرح نفخ صور کے دن تک کیا جاویگا انمین سے بعض کا قلب مثل قلب موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے ہوتا ہے اور بعض کا قلب مثل قلب نوح علیہ السلام کے اور ابراہیم علیہ السلام کے مینے پوچھا کہ مثل قلب ابراہیم علیہ السلام کے اوسکی تعظیم کے لئے ہوتا ہے کہا ہان اور مثل قلب جبریل و داؤد وسلیمان علیہم الصلوۃ والسلام کے کیا تو نے نہین سنا کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے فرمایا ہے فبھداھم اقتدہ سو نہین مرتا کوئی نبی مگر اوسکے طریقے پر ایک ایسا آدمی ہوتا ہے کہ قیامت تک اوس طریقے پر چلے گا یہہ چالیس آدمی اگر دس آدمیون کے دلپر اطلاع پاوین تو اپنے قتل اور اپنے خون کو حلال سمجھین ایسے ہی ستر آدمی اگر چالیس کے دلونپر مطلع ہون تو اپنے قتل اور اپنے خون کو حلال جانین کیا تو نہین جانتا کہ موسیٰ کا قصد خضر کے ساتھ کیا گزرا مینے پوچھا آپ کیا کہاتے ہین کہا کرفس وکماۃ مینے پوچھا الیاس کا کیا کہانا ہے کہا میدے کی دو روٹیان ہر رات کو کہاتے ہین مین نے پوچھا تم اور وہ کہان رہتے ہو کہا جزائر بحر مین مینے پوچھا تمہاری اور اونکی ملاقات ہوتی ہے کہا ہان جب کوئی ولی مرتا ہے تو ہم اوسپر نماز پڑہتے ہین اور جب حج کا موسم ہوتا ہے تو ہم وہان مجتمع ہوتے ہین الیاس میرے بال مونڈتے ہین اور مین اونکے بال مونڈتا ہون مینے کہا تم مجھے اون لوگون کے نام بتاؤ جنکے تمنے نام لئے ہین اونہون نے اپنی آستین سے ایک درج نکالا اوسمین اون سب کے نام تھے اونکو لکھہ رکھا تھا پھر وہ کھڑے ہوئے مین بھی اونکے ساتھہ کھڑا ہوا مجھہ سے کہا تو کہان جاتا ہے مینے کہا مین تمہارے ساتھہ چلتا ہون اونہون نے کہا تیرے لئے اسکی کوئی راہ نہین ہے مینے پوچھا اب تم کہان جانے کا قصد رکھتے ہو اونہون نے کہا تیری غرض کیا ہے مینے کہا مین تمہارے ساتھہ نماز پڑہونگا اور برکت حاصل کرونگا اونہون نے کہا مین صبح کی نماز مکے مین پڑہتا ہون پھر طلوع شمس تک حطیم مین رکن شامی کے نزدیک بیٹھا رہتا ہون پھر سات پھیرے کعبے کے کرکے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑہتا ہون اور ظہر کی نماز مدینے مین اور عصر کی بیت المقدس مین اور مغرب کی طور سینا مین پڑہتا ہون اور عشا کی نماز سدرۃ المنتہیٰ پر پھر اوسپر بیٹھا ہوا صبح تک حراست کیا کرتا ہون علیہم السلام ؛

حکایت ایک رومی آدمی کہتا ہے کہ میرے مسلمان ہونے کا یہہ قصہ ہے کہ مسلمانون نے ہمپر جہاد کیا مین اونکے لشکر کے ساتھہ ساتھہ جاتا تھا مینے اونکے پچھلے لشکر مین غفلت پائی تو قریب دس آدمیون کے مینے قید کرکے خچرون پر اونکو سوار کردیا اور ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک آدمی مقرر کیا بعض ایام مین ایک قیدی کو مینے نماز پڑہتے دیکھا مینے اس باب مین اوس شخص سے کہا جو اوسپر مقرر تھا اوسنے کہا یہہ ہر نماز کے وقت مجھے ایک دینار دیتا ہے مینے کہا کیا اسکے پاس کچھہ ہے اوسنے کہا نہین لیکن جب یہہ نماز پڑہ چکتا ہے تو اپنا ہاتھہ زمین پر مارتا ہے اور ایک دینار مجھے دیدیتا ہے جب صبح ہوئی تو مینے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہلکی قیمت کے گھوڑے پر سوار ہوا پھر موکل کے ساتھہ چلا تاکہ اوس قصے کی صحت دریافت کرون جب ظہر کا

وقت قریب آیا تو اوسنے میری طرف یہہ اشارہ کیا کہ جب مین اوسے نماز پڑہنے کے لئے چھوڑ دونگا تو وہ مجھے ایک دینار دیگا پہر مینے اوسکی طرف دو انگلی سے اشارہ کیا کہ بدون دو دینار کے مین نہ لونگا اوسنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو مینے اوسے دیکہا کہ اوسنے اپنے ہاتہہ کو زمین پر مارا اوسمین سے دو اشرفیان دیدین جب عصر کا وقت آیا تو اوسنے پہلی طرح اشارہ کیا مینے اوسکی طرف اشارہ کیا کہ مین نہ لونگا مگر پانچ اشرفیان اوسنے قبول کیا جب نماز پڑہ چکا تو جیسا پہلے بار کیا تہا ویسا ہی ابکی بار کیا پہر مجھے پانچ اشرفیان دیدین جب مغرب کا وقت آیا تو اوسی طرح اوسنے اشارہ کیا مینے کہا مین نہ لونگا مگر دس اشرفیان اوسنے قبول کیا جب نماز پڑہ چکا تو پہلی طرح کیا اور دس اشرفیان مجھے دیدین پہر جب ہم اوترے اور صبح ہوئی تو مینے اوسکو بلایا اور اوسکا حال پوچہا اور مینے اوسکو اسلام کے شہر کنیطرف لوٹنے مین اختیار دیا اوسنے لوٹ جانا اختیار کیا تو مینے اوسکو خچر پر سوار کیا اور زاد راہ دیا اور خود مینے اوسکو خچر پر لاددیا اوسنے مجھے دعا دی کہ اللہ تعالے تجھے اوس دین پر مارے جو سب دینون سے اوسکو زیادہ محبوب ہے اوسوقت سے میرے دل مین اسلام جمگیا مین نے ایک جماعت کو اپنے ذی مرتبہ اصحاب سے اوسکے ہمراہ کردیا اور اونکو وصیت کی کہ بلاد اسلام سے جو شہر پہلے ملے اسکو وہانتک پہونچادو اور دوات و کاغذ اوسکو دیدیا اور ایک علامت میرے اور اوسکے درمیان مین مقرر کی کہ جب وہ اپنے مامن مین پہونچ جاوے تو اوس پتے سے مجھے لکہہ بہیجے ہمارنی اور اوسکی جگہہ کے درمیان مین چار دن کا رستہ تہا جب پانچوان دن آیا تو وہ لوگ لوٹکے آئے مجھے خوف ہوا کہ کہین انہون نے مار نہ ڈالا ہو مینے اونسے پوچہا تو انہون نے کہا کہ جب ہم تجھسے جدا ہوکے چلے تو اوسکے ساتہہ گہڑی بہر مین پہونچ گئے اور پہرتے وقت ہمکو چار دن لگے ؛

حکایت شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا راہ بہول گیا ناگاہ ایک عورت میری طرف آئے مینے اوس سے کہا اے مسافرنی تو کیا رستہ بہولگئی ہے اوسنے کہا جو شخص اوسکو پہچانتا ہے وہ کیونکر غریب ہوسکتا ہے اور جو اوسکو دوست رکہتا ہے وہ گمراہ کیونکر ہوسکتا ہے پہر اوسنے کہا تو میرے عصا کا سر پکڑلے اور میرے آگے ہو جا مینے اوسکے عصا کا سر پکڑلیا اور سات قدم یا کچہہ کم زیادہ اوسکے آگے چلا ناگاہ بیت المقدس کی مسجد نظر آئی مینے اپنی آنکہونکو ملا اور اپنے جی مین کہا کہ شاید مجھہ سے غلطی ہوئی اوسنے کہا اے شخص تیری چال زاہدون کی چال ہے اور میری چال عارفون کی چال ہے زاہد چلتا ہے اور عارف اوڑتا ہے بہلا چلنے والا اوڑنے والے سے کیونکر مل سکتا ہے پہر وہ غائب ہوگئی اسکے بعد مینے اوسکو نہین دیکہا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ اپنے رسالے مین روایت کرتے ہین کہ شیخ ابوعبداللہ محمد ازہری عجمی رضی اللہ عنہ نے بہت سفر کئے تہے بڑی بڑی کرامتین اور حکایتین اونسے صادر ہوئین کہ اونکے قبول سے لوگونکی عقلین تنگی کرتی ہین انکے شاگرد شیخ کبیر ابوالحسن بن قاق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیخ محمد عجمی رضی اللہ عنہ نے سوائے عالم سموات وارض کے تین سو ساٹہہ عالمونمین مجھے داخل کیا وہ کہتے ہین کہ مجھے جبل قاف تک پہونچایا اور جو سانپ کہ اوس پہاڑ کو گہیرے ہوئے ہے اوسے مجھکو دکہلایا اوسکا سر اوسکی دم پر تہا اور وہ سبز تہا کہا کہ جب شیخ مجھے کسی امر خارق عادت کیطرف لیجاتے یا زمین کو طے کرتے تو مین اپنے حس معہود سے غائب ہوجاتا تہا ایک دن دمشق سے نکلے اور مین اونکے ہمراہ تہا یہانتک کہ ہم طبریہ کو پہونچے اور سلیمان علیہ السلام کی قبر پر ٹہہرے مینے عرض کیا یا سیدی یہ سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے فرمایا ایسا ہی کہتے ہین پہر وہ چلے اور مین اونکے پیچھے اوٹہایا گیا تہا یہانتک کہ ہم ایک بنا رہولناک پر پہونچے ناگاہ ہمکو چند قومین ملین اونہون نے شیخ کا استقبال کیا اونکو سلام کیا اونکے آنے کو برکت سمجھے پہر وہ سب شیخ کے آگے چلے مجھے اونسے وحشت ہوئی شیخ نے میری طرف پہر کے دیکہا اور فرمایا اے علی اپنے نفس کو نگاہ رکہہ اور میرے ساتہہ مشغول ہو انکے ساتہہ مشغول نہو جنکو تو دیکہتا ہے یہہ سب جن ہین اور ہم سلیمان علیہ السلام کی قبر پر چلتے ہین جب ہم بنیان تک

پہونچے تو ایک اور طائفے نے شیخ کا استقبال کیا اور اونکو بنامین داخل کیا اور وہ ایک بڑے محل کیصورت تہا شیخ چلے جاتے تہے اور مین اونکے پیچھے تہا ناگاہ صدر مکان مین ایک شخص کہڑا ہوا تہا اوسپر بڑی ہیبت اور بہت نور تہا اور اوسکے ہاتہہ مین عصا تہا شیخ نے مجھہ سے کہا یہہ سلیمان علیہ السلام ہین پہر شیخ آگے بڑہے اور اونکا ہاتہہ چوما اونکی ایک انگلی مین انگوٹھی تہی پہر پیچھے ہٹے تو ایک جماعت جن خدام سلیمان علیہ السلام نے اونکو پکڑا اور ایک جگہہ لیگئے دعوت کا کہانا پیش کیا شیخ نے کہایا اور مینے بہی اونکے ساتہہ کہایا پہر وہ اونکو ذخائر سلیمان علیہ السلام کی سیر کے لئے لیگئے بساط کی طرف لیگئے شیخ اوسپر ٹہیرے ایک ہوا آئی اوسنے فرش بچہایا یہانتک کہ اونہون نے اوسکو دیکہا پہر اونکو عرش بلقیس پہ لیگئے اوسکو دیکہا یہانتک کہ ذخائر سلیمان علیہ السلام کو پورا دیکہہ لیا پہر ایک غار پر گزر کیا اوسمین بہن بہناہٹ خوفناک اور بدبو تہی اونہون نے کہا یا سیدی یہہ ابلیس کا قید خانہ ہے وہ اس غار مین نبی اللہ سلیمان علیہ السلام کے زمانے سے قید ہے پہر جب شیخ نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو اونہون نے اونکے لئے ایک تخت رکہا شیخ نے میری طرف اشارہ کیا تو اونہون نے ایک اور تخت میرے لئے رکہا جب ہم اونپر بیٹہہ گئے تو وہ ہمکو لیکے ہوا مین بلند ہوئے ہم نہین دیکہتے تہے کہ اونکو کون اوٹہاتا ہے وہ ہمکو ہوا مین لئے ہوئے دریا پر گزرے یہانتک کہ ہم ایک مکان مین پہونچے جب ہم اوس جگہہ پہونچ چکے تو دونون تخت زمین پر رکہے گئے ہم اونپر سے اوتر پڑے پہر وہ ہوا مین بلند ہوئے اور لوٹ گئے پہر شیخ چلے اور مین اونکے پیچھے تہا گہڑی بہر چلے ہونگے کہ ناگاہ دمشق ظاہر ہوا ایک دن ہم دمشق مین تہے شیخ کے اصحاب مین بعض لوگ حجاز کے بعض عراق کے تہے اونہون نے کبہور کا ذکر کیا اہل حجاز نے کہا ہماری رطب اچہی ہے عراقیون نے کہا ہماری رطب عمدہ ہے شیخ کا خادم یوسف نام تہا شیخ نے اوسکی طرف دیکہا وہ دروازے سے نکلا اور ایک لحظہ غائب ہوگیا پہر آگیا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک طباق تہا اوسمین رطب تہے جیسے ابہی درخت سے ٹوٹے ہون اوسنے طباق کو شیخ کے آگے رکہدیا پہر شیخ نے فرمایا اے حجاز والو یہہ ہمارے شہر کی رطب ہے تم اپنے شہر کی رطب حاضر کرو انکی کرامتین اور عجائب بہت بڑی بڑی ہین رضی اللہ عنہ

حکایت ۱۵ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین سیاحت مین تہا وحوش مجھہ سے الفت کرتے میرے آس پاس بیٹہتے تہے مین اونکے درمیان مین چلتا پہرتا گویا مین اونکی جنس مین ہوگیا تہا یہانتک کہ ایک دن میرے دل مین آبادی کیطرف جانیکا خطرہ گزرا اور ایک چہوٹے بچے کو یاد کیا جو میرے قرب وجوار مین رہتا تہا پہر مینے ایک چہوٹے ہرن کو اون وحوش مین سے دیکہا جو میرے گرد تہے میرے جی مین یہہ خطرہ گزرا کہ اگر یہہ ہرن میرے ساتہہ ہوتا تو مین اسکو اوس لڑکے کیواسطے اوٹہا لیجاتا اس خطرے کے گزرتے ہی سارے وحوش میرے پاس سے بہاگ کے دور چلے گئے اور بخلاف پہلی حالت کے میری طرف دیکہنے لگے مینے اللہ تعالے سے استغفار کی اور اوس خطرے کو دور کیا تو وہ پہر حسب عادت میری طرف لوٹ آئے ایک اور صالح آدمی کہتے ہین کہ ہمارا ایک گروہ تہا جسوقت جس مکان کیطرف چاہتے چلے جاتے زمین ہمارے لئے طے ہوجاتی تہی بعض ایام مین مینے اپنی اولاد کے لئے ایک گہر خریدا اور قبالہ مکان کا لے لیا بعد اسکے میرے اصحاب نے کہلا بہیجا کہ ہم فلان مکان مین ملینگے مینے اپنی حالت معہودہ کیطرف رجوع کیا تو وہ حالت جاتی رہی مینے اونکو کہلا بہیجا کہ جس بازو سے مین اوڑتا پہرتا تہا وہ کاٹ دیا گیا اونہون نے پیام بہیجا کہ تو غور کر یہہ بلا کہان سے آئی تو اوس علاقے کو توڑ ڈال جسنے تجھے اس حال سے قطع کیا مینے مکان کا قبالہ پہیر دیا پہیرتے ہی میرا حال رجوع کر آیا پہر جس مکان کا اونہون نے ذکر کیا تہا مین اوس مکان مین جاکے اون سے ملا رضی اللہ عنہم

حکایت ۱۶ شیخ ابو العباس بن عریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن دل تنگ ہوا میرے ایک دوست تہے اونکو ابو محمد طلبسی کہتے تہے مینے اونسے کہا اے ابو محمد آج میرا دل اوندہا ہوگیا مین امید رکہتا ہون کہ تم مجھہ سے کوئی حکایت حکایات صالحین سے بیان کرو اونہون نے کہا بہتر ہے کہتے ہین کہ مین ایک دن عشر اول ذیحجہ مین بلدۂ افریقیہ مین تہا ناگاہ تین آدمی میرے سر پر آکہڑے ہوئے اور کہا اے ابو محمد حج کو چلتا ہے مینے کہا

میری راے وہی ہے جو تمہاری راے ہے اونہون نے کہا تو اللہ تعالے کی برکت پر بھروسا کر پھر ایک شخص اونمین سے میرے آگے بڑہا اور وہ پیچھے رہے اور چلنا شروع کیا جب رات آتی تو ایک شخص اونمین سے راہ سے علحدہ ہوجاتا اور ایک گدڑ کیلے کی لے آتا کہتا کہ یہان ایک بڑہیا ہے اوسنے مجھے یہ دی ہے پھر تین رات کے بعد اچانک ایک شخص نے اونمین سے مجھ سے کہا کہ اے ابو محمد خوش ہوجا یہ پہاڑ ہین تہامہ کے پھر مینے اونکے ساتھ حج کیا اونکے ہمراہ رہا جب لوٹنے کا وقت آیا تو اونہون نے مجھ سے کہا انت فی دعۃ اللہ مینے کہا تم مجھے فرقت کا مزہ چکھاتے ہو وہ بولے کہ یہ ضرور ہی ہونا ہے اور چلدیئے مین عیذاب کیطرف چلا اسوان پہونچا مجھ سے میرے نفس نے کہا کہ تو اسکندریہ کیطرف جا شاید کوئی جان پہچان کا آدمی تجھے جہاز مین سوار کراکے مغرب کو پہونچا دیگا مینے نفس سے کہا کہ تو ابتک مومن نہوا واللہ مین جنگل مین داخل نہین ہونگا مگر اسی جگہ سے پھر جب مجھے وضو کی یا پینے کی حاجت ہوتی تو مین کہتا قسم ہے عزت معبود کی کہ مین یہانسے نہ ٹلونگا یہانتک کہ وضو کرلون پانی پی لون پھر ایک بادل مجھپر سایہ کرتا اور برساکرتا یہانتک کہ ایک غدیر ہوجاتا مین وضو کرتا پانی پی لیتا اور جب بھوک لگتی تو یہی اسیطرح کہتا تہا میرا یہی حال رہا یہانتک کہ مین لوٹکے اوس مکان تک آگیا جہان سے نکلا تہا اور اے احمد مین پتے کہاتا ہون اور توامر اکے کپڑے پہنتا ہے اور جوانون کے مونہہ کیطرف دیکہتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل اوندہا ہوگیا جیسے بڑے شیخ کا دل اوندہا ہوگیا رہا تو سو پہلے بہی اوندہا تہا اور اب بہی اوندہا رہگیا ابو العباس کہتے ہین کہ مین اوسکی بات کی ٹہنڈک نہین بہولونگا یہانتک کہ اللہ تعالے سے جاملون رضی اللہ عنہم ؛

حکایت شیخ ابو العباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن غمگین ہوا مین نے شیخ ابو القاسم بن رویل سے کہا کہ تم مجھ سے کوئی حکایت بیان کرو شائد اللہ تعالے میرے غم کو دور کردے اونہون نے کہا ہان مجھسے کسی نے بیان کیا کہ بعض سواحل مین ایک شخص معروف بہ ابو الخباز رہتا مین دریا کے کنارے پر اوسکے پاس گیا اوسکو سلام کیا اور بیٹہ گیا نہ اوسنے بات کی نہ مینے کلام کیا یہانتک کہ جب نماز کا وقت آیا تو چند آدمی متفرق بعض وادیون سے آئے اوس شخص کے پاس جمع ہوئے ایک شخص اونمین سے آگے بڑہا اونکو نماز پڑہائی پھر وہ متفرق ہوگئے اور کسی نے کسی سے بات نہ کی اور شیخ اپنی جگہہ بیٹہہ گئے مین بہی اونکے پاس بیٹہہ گیا یہانتک کہ جب نماز کا وقت آیا تو پھر وہی لوگ آئے نماز پڑہی پھر چلے گئے یہانتک کہ جب عصر کا وقت آیا تو پھر جمع ہوئے نماز پڑہی اور بیٹہہ گئے سیر صالحین کا ذکر کرنے لگے قریب اصفر تک مقامات اولیا بیان کرتے رہے پھر متفرق ہوگئے اور مغرب کے لئے جمع ہوئے پھر متفرق ہوگئے مین تین دن تک اونکے پاس رہا اونکا یہی حال تہا میرے جی مین آیا کہ شیخ سے کوئی مسئلہ پوچہون فائدہ حاصل کرون مین آگے بڑہا اور کہا اے شیخ ایک مسئلہ مین آپسے پوچہتا ہون اونہون نے کہا کہ وہ لوگ میری طرف بنظر انکار دیکہنے لگے ہین گہبرا گیا پھر مینے کہا اے شیخ مرید کب جانتا ہے کہ مین مرید ہون شیخ نے اعراض کیا اور کچہہ جواب ندیا مین ڈرا کہ کہین مینے اونکو خفا کردیا ہو پھر مین اونکے پاس سے اوٹہہ کہڑا ہوا جب دوسرا دن ہوا تو مینے کہا کہ مین ضرور وہ مسئلہ پوچہون گا اور اسپر مضبوط ارادہ کرلیا پھر مین آگے بڑہا اور کہا اے شیخ مرید کب جانتا ہے کہ وہ مرید ہے اب کی بار بہی مثل پہلے کے اعراض کیا اور کچہہ جواب ندیا مین اوٹہہ کہڑا ہوا تیسری بار پھر مین اونکے پاس گیا اور وہی مسئلہ بعینہ پوچہا وہ مجھ سے قریب ہوگئے اور کہا اسطرح نہ کہہ مین گمان کرتا ہون کہ تو مرید کے اول قدم سے پوچہا چاہتا ہے جسکو وہ ارادے مین رکہتا ہے مینے کہا ہان کہا جب اوسمین چار خصلتین جمع ہوجاوین ایک یہہ کہ اوسکے لئے زمین طے کیجاوی اوسکے نزدیک مثل قدم واحد کے ہوجاوے دوسرے یہہ کہ پانی پر چلے تیسرے یہہ کہ جب چاہے کون سے کہالیوے چوتھے یہہ کہ اوسکی دعا رد نکیجاوے اسوقت مرید اول قدم ارادے مین رکہتا ہے رہی یہہ بات کہ مرید کب جانے کہ وہ ہمارے نزدیک مرید ہے سو یہہ جب ہوتا ہے کہ ما سوا ارادے سے ساقط ہوجاے شیخ ابو العباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے ایک چیخ ماری قریب تہا کہ میری جان اوسکے ساتہہ نکل جاوے پھر مینے اون سے کہا کہ تم نے

ہمکو ارادت سے مایوس کردیا اے ابوالقاسم اور اس شیخ کے علو ہمت سے مجھے تعجب ہوا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت معروف کرخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے جنگل مین ایک جوان آدمی خوبصورت دیکھا اوسکی دو مینڈیان تہین اوسکے سر پر چادر تہی کرتا کتان کا پہنے ہوئے تہا دونون پاؤن مین نعل طاق تہا مجھے تعجب ہوا کہ اس جگہہ مین یہہ لباس یہہ شکل مین نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے چچا مینے کہا اے جوان تو کہان کا ہے اوسنے کہا مدینۂ دمشق کا مینے کہا دمشق سے کب چلا کہا آج کی سحر کو مجھے تعجب ہوا جس جگہہ مینے اوسکو دیکھا اوسکے اور دمشق کے درمیان مین بہت منزلین تہین مینے پوچھا کہان کا ارادہ ہے کہا مکے کا انشاء اللہ تعالے مین سمجھہ گیا کہ یہہ معمول ہے پہر مینے اوسکو رخصت کیا وہ چلدیا اسکے بعد مینے اوسکو نہ دیکھا یہانتک کہ تین سال گزر گئے ایک دن مین اپنے گہر مین بیٹہا ہوا تہا اوسکے حال مین فکر کر رہا تہا اور یہہ سوچ رہا تہا کہ میرے بعد اوسکا کیا حال ہوا ہوگا ناگاہ کسی نے دروازہ ٹہونکا مین دروازے کیطرف گیا دیکہا تو وہی شخص تہا مینے اوسکو سلام کیا گہر کے اندر اوسکو لے آیا ناگاہ وہ ننگے پاؤن ننگے سر تہا بالون کا کرتہ پہنے ہوئے تہا مینے کہا کیا خبر ہے کہا اے استاذ اوسنے مجھے خبر نہ دی کہ میرے ساتہہ کیا معاملہ کریگا کبہی تو مجھہ سے ملاطفت کرتا ہے کبہی میری اہانت کرتا ہے کبہی بہوکا مارتا ہے کبہی کہانا کہلاتا ہے کاش وہ مجھے اپنے اولیا کے بعض اسرار پر واقف کردیتا پہر جو چاہتا میرے ساتہہ کرتا اور بہت رویا معروف فرماتے ہین کہ اوسکی بات نے مجھے بہی رلا دیا مینے کہا جب سے تو نے مجھہ سے مفارقت کی تو جو تجھپر گزرا ہو کچھہ اوسمین کا مجھہ سے تو بیان کر کہا افسوس مین اوسکو ظاہر کرون اور وہ اوسکا چہپانا چاہے لیکن پہلے پہل جو راہ مین میرے مولی میرے سید نے میرے ساتہہ کیا وہ یہہ ہے کہ تیس دن مجھے بہوکا رکہا پہر مین ایک گاؤن مین پہونچا وہان ایک لکڑی کا کہیت تہا اوسمین کیرے پڑ گئے تہے مین بیٹہہ گیا اوسمین سے کہانے لگا کہیت والے نے مجھے دیکہہ لیا وہ کوڑا لیکے میری طرف آیا میری پیٹہہ پیٹ کو مارنے لگا اور مجھہ سے کہتا جاتا تہا اے چور اس کہیت کو تیرے سوا اور کسی نے خراب نہین کیا مین کتنی مدت سے تیری تاک مین تہا یہانتک کہ آج مینے تجھے پالیا اس اثنا مین کہ وہ مجھے مار رہا تہا ناگاہ ایک سوار دوڑتا ہوا اوسکی طرف آیا اوسکے ہاتہہ سے کوڑا کہینچ لیا اور کہا تو ایک ولی کی طرف اولیاء اللہ سے متوجہ ہوتا ہے اور اوسکو مارتا ہے اوسکی اہانت کرتا ہے اور اوسکو کہتا ہے اے چور جب کہیت والے نے یہہ معاملہ دیکہا تو میرا ہاتہہ پکڑا مجھے اپنے گہر لے گیا پہر کوئی بات تعظیم کی اوٹہا نہین رکہی جو اوسنے میرے ساتہہ نہ کی ہو اور مجھہ سے اپنا قصور معاف کرایا اس اثنا مین کہ مین اوسکے نزدیک چور تہا ولی ہوگیا جیسا کہ مینے تمسے بیان کیا معروف رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ اپنی بات پوری نہ کرنے پایا تہا کہ کہیت والے نے دروازہ ٹہونکا اور اندر آیا یہہ شخص مالدار تہا اسنے اپنا مال نکالا اور فقرا کو تقسیم کردیا اور جوان کے ساتہہ ہوگیا وہ دونون حج کو گئے پہر جنگل مین اوسکا انتقال ہوگیا رحمہا اللہ تعالے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بصرے سے کشتی مین بیٹہا ابلہ کو جاتا تہا تین آدمی میرے ساتہہ تہے وہ میری مشایعت کے لیے آئے تہے ہم گہڑی بہر چلے ہونگے کہ ملاح نے چپو اوٹہا لیا اور بیٹہہ گیا میرے ہمراہیون نے ملاح سے کہا تجھے کیا ہوا اوسنے اشارے سے کہا کہ چپ رہو گہڑی بہر گزری ہوگی کہ ہم ابلہ کو پہونچ گئے اور کشتیان جو ہمارے ساتہہ چلی تہین وہ قریب عصر کے پہونچین ہماری کشتی والون نے دوسری کشتی والون سے بیان کیا کہ ہم تو گہڑی بہر مین پہونچ گئے وہ لوگ ملاح کے پاس گئے اوس سے پوچہا یہہ کیونکر ہوا اوسنے کہا چپ رہو مینے ایک آدمی کو دیکہا کہ وہ ایک سواری پر سوار آیا اوس سے اور اوسکی سواری سے زیادہ خوبصورت مینے کبہی نہین دیکہا اوسنے کشتی کے سینے مین سونے کی زنجیر ڈالی اور وہ جاتا تہا کشتی اوسکے پیچہے چلی جاتی تہی مین اس سے ڈرا کہ مین تمسے باتین کرنے لگون پہر جو

مین دیکہہ رہا تہا وہ مجھسے جاتا رہے ؛

فصل ہوا مین اڑنے کی حکایتون کے بیان مین

حکایت شیخ ابو عبد اللہ اسکندری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بامید ملاقات صالح عورتون مردون کے جبل لکام مین سیاحت کرتا تھا اللہ تعالے نے میری مراد حاصل کی پہلے پہل جس سے میری ملاقات ہوئی وہ ایک عورت تھی اوسنے مجھے چند شعر اشتیاق منزل حبیب کے پڑہتے سُنا جب مینے اوسکو دیکھا تو مینے اپنے جی مین کہا کہ اگر کسی مرد سے میری ملاقات ہوتی تو بہت اچھا ہوتا اوسنے کہا اے ابو عبد اللہ مین نے تیرے حال سے زیادہ عجیب کوئی حال نہین دیکھا جو شخص کہ ابہی عورتون کے مقامات کو نہین پہونچا وہ مردون سے ملاقات کرنا چاہتا ہے مینے کہا تیرا کیا بڑا دعوی ہے اوسنے کہا مجھ پر گواہ دعوی حرام ہے مینے کہا تیرے لئے کون گواہ ہے اوسنے کہا وہ میرے لئے ہے جیسا کہ مین چاہتی ہون اسلئے کہ مین اوسکے لئے ہون جیسا کہ وہ چاہتا ہے مینے کہا مین اسی گھڑی مچھلی تازی بُنی ہوئی چاہتا ہون اوسنے کہا ھذا من نزول مقامك وافتجاعك فی غذائك وطعامك تو اوس سے کیون نہین سوال کرتا کہ وہ تجھے شوق کا بازو دیوے کہ تو اوسکے ساتھہ اوسکی طرف اوڑے جیسا کہ مین اوڑتی ہون پھر وہ اوڑ گئی اور مجھے چھوڑ گئی قسم ہے اللہ کی کہ مینے اپنی ذلت سے کوئی چیز زیادہ کڑوی اور اوسکی عزت سے کوئی شئے زیادہ میٹھی نہین دیکھی مین اوسکے پیچھے دوڑا اور کہا یا سیدتی تجھے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجھے یہہ دیا اور مجھے نہ دیا اور تجھپر احسان کیا اور مجھے محروم رکھا تو مجھپر کسی دعا کے ساتھہ احسان کر اوسنے کہا تو مردون ہی کی دعا چاہتا ہے پھر اوسنے دو شعر پڑہے مینے کہا اگر تو دعا نہین کرتی ہے تو ایک نظر ہی میری طرف دیکھہ لے مین اسکو توشہ سمجھونگا اوسنے کہا جس خطر مین کہ مین ہون وہ اولی ہے تیرے اشتغال سے نظر کے ساتھہ مینے کہا دعا تو ضرور ہی چاہیئے اوسنے کہا تو کل صبح کو سید داعی سے ملاقات کریگا پھر وہ چلی گئی اور میٹھے عیش کو کڑوا کر گئی میری نظر سے غائب ہو گئی غائب کیا بلکہ اپنے حال کے تیرون سے میرے دلکو چھید گئی پھر رات بھر مجھے بے چینی رہی جب صبح ہوئی تو ناگاہ ایک آدمی گھستا ہوا آیا اوسپر آثار تاثر ظاہر تھے حُب اوسکے چہرے پر درس ہی تھی مینے کہا اگر وہ آدمی جسکی طرف اوسنے اشارہ کیا وہ ہے تو وہ یہی ہے پھر وہ اپنے اقبال وقبول کے ساتھہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا ہان وہی ہے مینے کہا یا سیدی آپ جو میرے لئے دعا کرینگے امید ہے کہ اوسکے سبب سے میرے واسطے حبیب کے نزدیک حظ ہو اوسنے کہا اے ابو عبد اللہ تجھسے ایسے شخص کی دعا قوت ہو گئی جسکے ساتھہ کچھہ دعوی نتھا کیا تجھے بصر بصیرت نہ تھی جس سے تو ریحانہ کوفیہ کو پہچان لیتا اے ابو عبد اللہ مجھے قدرت نہین ہے کہ مین تیرے لئے دعا کرون یہانتک کہ تو ہم دیوانون کے مقام کو پہونچ جاوے کل تو اونکو دیکھے گا اور جو وجد کہ اونکو عارض ہوا ہے تو اوسکے ساتھہ ایمان لائے گا پھر وہ میری نظر سے غائب ہو گیا مجھے اوسکا اسقدر وجد ہوا کہ مین اوسکو بیان نہین کر سکتا اور نہ مین قادر ہون کہ مین اوس سے فارغ ہون جب صبح ہوئی تو ناگاہ ایک قاری آیا وہ یہہ آیت باواز نرم قلب حزین رحیم سے پڑہتا تھا وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا الیه قریب تھا کہ اسکا سننے والا شوق کے مارے پگھل جاوے جنون وعشق کے مارے والہ بنجاوے مجھے اوسکے حسن صوت نے غلام بنا لیا مینے اوس سے کہا تجھے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجھے نعمت نغمے کی عنایت فرمائی کہ تو ایسے دل پر نرمی کر جسکو خوف فراق نے پہاڑ ڈالا ارباب وصل ووصول کے دروازون پر پچھاڑا تنے مین میرے لئے ایک شخص ظاہر ہوا جسکا گلا محبت نے گھونٹا تھا اوسنے کہا تو اوس مجنون کو کیا کریگا جسکا آنسو نہین تھمتا اور اوسکا جنون علاج نہین قبول کرتا نہ منتر مانتا لیکن اونہون نے دعا کے بارے مین تیرا حوالہ مجھپر کیا ہے سو تو بارگاہ محبانین کو مضبوط پکڑ اور اونکی محبت کو سونگھہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو جو کہ نماز ہے لازم کر اوسکا دوام وبقا اختیار کر اور اس سے ڈر کہ تو نماز سے فارغ ہو اور تو اوس سے سنے کہ وہ خفا ہو کے سمجھا

کہے مینے کہا تو مجھے کوئی وصیت کر کہا تو گنا ہون سے اپنے نفس پہ رحم کر کہ وہ ضعیف ہے اور اوسکے ساتھہ نرمی کر اور دنیا سے پرہیز کر اسلئے کہ وہ اپنے عالی رتبہ بیٹون کو اپنے دریا مین ڈبوتی ہے ؎

کیا کیا بلند رتبہ پھنسائے ہین دام مین	عالی ہے کیا دماغ تمہاری کمند کا

اور اوسط درجہ والونکو اور کم رتبے والونکو جلا دیتی ہے اللہ تعالے باوجود اس سبکے قبول و وصول و صدق سے تجھے نفع دیوے اور تجھے اون لوگون مین کرے جنسے وہ راضی ہوا فرمایا اللہ تعالے نے اولئک ھم المؤمنون حقا اور تجھے لذت نظر سے محروم نرکھے اور تجھے اونمین سے نکرے جو بعد عیان کے خبر کے ساتھہ قناعت کرتے ہین پھر مین اوسکو سمجھہ گیا جسکی طرف اوسنے اشارہ کیا رحمۃ اللہ علیہ ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہمارا جہاز ٹوٹ گیا مین اور میری بی بی ایک تختے پر رہگئے اوسی حالت مین میری عورت کے لڑکی پیدا ہوئی اوسنے مجھہ سے چلاکے کہا کہ پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے مینے کہا وہ ہمارا حال دیکھہ رہا ہے ناگاہ ایک آدمی ہوا مین بیٹھا ہوا نظر آیا اوسکے ہاتھہ مین سونے کی زنجیر اوسمین یاقوت سرخ کا کوزہ لٹکا ہوا تھا اوسنے کہا لو ہیو مینے کوزہ لیلیا اور پینے اوس سے پیا وہ پانی برف سے زیادہ سرد شہد سے بڑھکر میٹھا مشک سے زیادہ خوشبودار تھا مینے کہا اللہ تجھہ پر رحم کرے تو کون ہے اوسنے کہا مین تیرے مولی کا بندہ ہون مینے کہا کہ تو اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچا اوسنے کہا کہ مین نے اوسکی خوشی کے لئے اپنی ہوا کو چھوڑا تو اوسنے مجھے ہوا پر بٹھایا پھر وہ غائب ہوگیا اسکے بعد مینے اوسکو نہین دیکھا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعض صالحین نے مجھے خبر دی وہ کہتے ہین مجھے ایک ثقہ آدمی نے خبر دی وہ کہتے ہین کہ مین رمضان شریف مین درمیان مغرب وعشا کے اپنے گھر والون کے لئے کوئی چیز خریدنے کے لئے گھر سے بازار کیطرف چلا مجھے شیخ ریحان رضی اللہ عنہ ملے اونہون نے مجھے کھینچا اور ہوا مین میرے ساتھہ بہت بلند ہوگئے مین رویا اور مینے اونسے کہا کہ تم مجھے زمین کیطرف پھیر دو اونہون نے مجھے پھیر دیا کہنے لگے مینے تو چاہا تھا کہ تجھے سیر کراؤن سو تونے انکار کیا امام یافعی کہتے ہین کہ اس سیر سے شاید اونکی مراد یہہ ہو کہ اوسکو عجائب ملکوت سموات پر مطلع کرین ٭

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے بہت سے صالحین و ثقات سے سنا کہ وہ شیخ ابو الغیث رضی اللہ عنہ سے یہہ روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ شیخ و فقیہ سیدین کبیرین عارفین مشہورین صاحب عواجہ نزدیک میرے شیخ سید جلیل ولی عارف باللہ شیخ علی معروف بہ ابدل کے آئے اور شیخ سے چاہا کہ وہ اونکے ہمراہ کسی جگہہ جاوین شیخ نے اونکی موافقت کی اور مین بھی اونکے ساتھہ چلا جب کچھہ رات گئی تو مینے دیکھا کہ شیخ و فقیہ ہوا مین ہمارے اوپر جا رہے ہین اور اونکے ہاتھون مین دو تلوارین ننگی ہین اور شیخ علی رضی اللہ عنہ زمین پر جا رہے تھے مینے اسکا ذکر شیخ علی سے کیا شیخ نے مجھہ سے فرمایا اے ابو الغیث یہہ دونون مقام تولیت و عزل مین ہین اللہ تعالے کے حکم سے والی بناتے ہین معزول کرتے ہین قریب ہے کہ مین ان دونو مکا وارث ہونگا اور تو میرا وارث ہوگا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یعنی اون دونون کو تصرف فی الملکت مفوض تھا بعد اسکے کہ اونکو موافقت مراد حق کی توفیق دی گئی تھی مجھے بیشک یہہ بات پہونچی کہ اونہون نے حق عزوجل کیجانب سے یہہ خطاب سنا کہ وہ اونسے فرماتا ہے کہ جب تم کوئی چیز کرنا چاہو تو کر ڈالو مجھہ سے نہ پوچھو اسلئے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ مین سوال کی ذلت تمہارے واسطے مین دیکھون رضی اللہ عنہم ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے مکے مین سنہ تین سو پندرہ مین غوث یعنی قطب کو دیکھا سونے کی گاڑی پر سوار تھے فرشتے اوسکو

سونے کی زنجیرون سے ہوا مین کھینچے لئے جاتے تھے مینے پوچھا کہان جاتے ہو کہا مین اپنے بھائیون مین سے ایک بھائی کیطرف جاتا ہون مین اوسکا مشتاق ہون مینے کہا اگر تم اللہ تعالے سے سوال کرتے تو وہ اوسکو تمہاری طرف کھینچ لاتا کہا زیارت کا ثواب کہان ملتا اور نام اوسکا احمد بن عبد اللہ بلخی تہا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض لوگون نے اس حکایت کا انکار کیا ہے اور یہہ بات کچھہ انکار کی نہین ہے اسلئے کہ اونہون نے بنفسہ اس کام کو نہین کیا بلکہ اللہ تعالے نے اس فعل کو اونکے حق مین عالم ملکوت مین کیا نہ اس عالم مین جو محل تکلیف ہے اگر اللہ تعالے اپنے بعض بندونکو یہہ حکم دے کہ مثلاً وہ ریشمی کپڑا پہنے اور بندہ اس اذن کو یقیناً جان لیوے پہر اوسکو پہن لے تو یہہ بندہ منتہک شرع کا نہوگا اگر کوئی کہے کہ اوسکو علم یقین کیونکر حاصل ہو سکتا ہے تو مین یہہ کہونگا اسطرح سے معلوم ہو سکتا ہے جسطرح خضر علیہ السلام کو معلوم ہوا جبکہ اونہون نے لڑکے کو قتل کیا اور وہ بنا بر قول صحیح ولی ہین نبی نہین ہین احمد بن عبد اللہ بلخی جنکا ذکر ہوا سو یہہ نام اور نسب خاص اوس زمانے مین تہا کیونکہ یہہ بات معلوم ہے کہ مقام قطبیت ہمیشہ ایک سے دوسرے کیطرف منتقل ہوتا رہتا ہے چنانچہ اسکا بیان پہلے گزر چکا ؛

فصل پانی پر چلنے کی حکایتونکے بیان مین

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایکبار جہاز پر سوار ہوئے ہمارے ساتھہ ایک جوان آدمی خوبصورت گورا بہی سوار ہوا جب ہم بیچ دریا مین پہونچے تو مالک جہاز کی ایک ہمیانی گم ہوگئی اوسمین کچھہ مال تہا اوسنے ہر ایک جہاز والے کی تلاشی لی جب اوس جوان کی تلاشی کی نوبت آئی تو وہ جہاز پرسے کود پڑا دریا کی موجون پر بیٹہہ گیا موج تخت کیطرح اوسکے لئے کہڑی ہوگئی ہم جہاز مین سے اوسکی طرف دیکہہ رہے تھے اوسنے کہا اے میرے مولی ان لوگون نے مجھے تہمت لگائی اے میرے دلکے دوست مین تجہپر قسم کہاتا ہون کہ جتنے جانور اسجگہہ ہون اون سبکو تو یہہ حکم دے کہ وہ اپنے سر نکالین اور اونکے مونہہ مین جواہر ہون ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ اپنی بات پوری نکرنے پایا تہا کہ ہمنے دیکہا کہ دریائی جانورون نے جہاز کے آگے اپنے سر نکالے اور ہر ایک کے مونہہ مین ایک ایک جوہر چمکتا دمکتا ہوا تہا پہر وہ موج پر سے دریا کیطرف کو دا پانی کی پیٹہہ پر اکڑتا ہوا چلنے لگا اور کہتا جاتا تہا ایاک نعبد وایاک نستعین یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہوگیا اسی قصے نے میرے دل پر مجھے مستعد کیا مجھہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد آیا کہ آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمت مین ایسے تیس آدمی ہمیشہ رہینگے جنکے دل ابراہیم خلیل الرحمن کے دل پر ہونگے جب اونمین سے ایک مریگا تو اللہ تعالے اوسکی جگہہ ایک اور کو بدل دیگا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مینے مشرق مغرب چہان ڈالا اس طمع سے کہ ابدال کی ملاقات نصیب ہو ایکبار سوچ ڈالنے کے بعد بصرے کے کنارے پر پہونچا رستے سے داہنی طرف چلا کنارے سے قریب ہوا اسلئے کہ پانی سے قریب ہون مینے دیکہا کہ دس آدمی مصلون پر بیٹہے ہوئے ہین اونکے پاس ڈولچی وغیرہ اسباب جو صوفیہ کے ساتھہ ہوتا ہے کچھہ نتہا مجھے دیکہہ کے وہ سب کہڑے ہوگئے میرا استقبال کیا مجھسے معانقہ کیا پہر سبکے سب نیچی گردنین کرکے بیٹہہ گئے اونمین سے کوئی ایک دوسرے کیطرف نہین دیکہتا تہا آفتاب ڈوبنے تک اونکی یہی حالت رہی اسکے بعد ایک آدمی جماعت مین سے کہڑا ہوا اور دریا مین گہسا مجھے نہین معلوم اوسکا کیا حال ہوا سوا اسکے کہ وہ گیارہ مچھلیان بہنی ہوئین لئے ہوئے آگ لکڑی کچھہ وہان نہین دیکہی پہر ایک شخص کہڑا ہوا اوسنے ہر ایک کے نزدیک ایک ایک مچھلی ڈالدی اور وہ خود ایک بڑی مچھلی لیکے علیحدہ ہوگیا اور وہ سب لوگ مجلس سے متفرق ہوگئے ہر شخص اپنے اپنے حال مین مشغول ہوا کسی کو کسی سے کچھہ کام نتہا ؛

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسے را با کسے کارے نباشد

جب صبح قریب ہوئی تو مؤذن نے اذان دی سب نے جماعت سے نماز پڑہی اپنے اپنے مصلے لیکے دریا مین گھسے پانی پر چلنے لگے اونکا خادم جسنے سب کے آگے مچھلیان ڈالی تہین اور آپنے سب سے بڑی مچھلی اپنے واسطے لی تہی اوسنے چاہا کہ وہ بہی اونکے ساتہہ پانی پر چلے وہ دریا مین غوطے کہانے لگا اونہون نے اوسکی طرف پہر کے دیکہا اور کہا اے فلانے جسنے ہماری خیانت کی وہ ہم مین سے نہین ہے مین دور سے اونکی طرف دیکہہ رہا تہا اور اونکی جدائی پر حسرت کرتا تہا پہر مینے اپنی ڈولچی لی اور چلا اور اوس خادم کو اوسی جگہہ چہوڑا رضی اللہ عنہم ؛

حکایت شیخ عبداللہ بن عبید عبّادانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد عبادان مین عشا کی نماز کے بعد بیٹہا ہوا تہا تین آدمیون نے صف اول مین ہمارے ساتہہ نماز پڑہی پہر وہ دریا کیطرف چلے گئے میرے جی مین آیا کہ یہہ لوگ اولیا ہین مین اونکے پیچہے گیا جب وہ دریا کے کنارے پر پہونچے تو اونکے لئے ایک چیز چاندی کی مثل جوتے کے قسمے کے دراز ہوگئی اونہون نے اوسپر مرور کیا مینے بہی اپنا پاؤن اوسپر رکہا تاکہ اونکے ساتہہ جاؤن سو میرا پاؤن پانی مین گہس گیا مین بیٹہہ کے رونے لگا اور وہ چلے گئے پہر مین مسجد کیطرف لوٹ آیا جب صبح کا وقت آیا تو پہر وہ صف اول مین موجود تہے نماز کے بعد عشا کی نماز تک مسجد مین بیٹہے رہے جب عشا پڑہہ چکے تو پہر دریا کیطرف چلے اس بار بہی وہی چیز اونکے لئے دراز ہوگئی اونہون نے اوسپر مرور کیا مینے اپنا پاؤن اوسپر رکہا وہ اب بہی پانی مین گہس گیا مین بیٹہہ گیا رونے لگا وہ چلے گئے مین مسجد کو لوٹ آیا جب تیسرا دن ہوا تو پہر وہ صف اول مین موجود تہے مینے اپنے جی مین کہا اے نفس یہہ تیرا ہی نقصان ہے اگر کچہہ بہی تجہہ مین خیر ہوتی تو تو بہی ضرور اونکے ساتہہ گزر جاتا اللہ تعالے نے میرا صدق معلوم کرلیا وہ لوگ جسوقت ہر رات کو جایا کرتے تہے اوسیوقت دریا کیطرف چلے وہی تیئے چاندی کی اونکے لئے دراز ہوگئی اونہون نے اوسپر عبور کیا مینے بہی اپنا پاؤن پانی پر رکہا ایکے بار اونکے ساتہہ گزر گیا اور ایک شخص نے اونمین سے میرا ہاتہہ پکڑ لیا ناگاہ وہ سات آدمی تہے ہر رات اونپر سات مچھلیان اوترتی تہین تیسری رات یکایک کیا خوان آیا اوسپر آٹہہ مچھلیان تہین مین بہی اونکے ساتہہ بیٹہکے کہانے لگا مینے ایک شخص سے کہا کاش ہمارے لئے نمک ہوتا اوسنے مجہہ سے کہا واہ واہ تو اونمین سے ہے ہان تو اونمین سے ہے پہر اوسنے میرا ہاتہہ پکڑا بغتہ مین گہاٹ پر کہڑا ہوا تہا اسکے بعد پہر مینے اونکو نہین دیکہا مین اللہ تعالے سے حسن توفیق چاہتا ہون رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض شیوخ یمن رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ ایک دن زبید سے دریا کے کنارے کیطرف گئے اس کنارے کو ابواب کہتے تہے اونکے ساتہہ اونکا ایک شاگرد تہا راہ مین بڑے بڑے جوار کے سینٹے پڑے ہوئے تہے شیخ نے شاگرد سے کہا کہ ان سینٹون مین سے کچہہ اپنے ساتہہ لیلے اوسنے لیلئے وہ اپنے جی مین متعجب ہوا کہا کہ شیخ اسکو کیا کرینگے اونسے اسکا کچہہ ذکر نہ کیا جاتے جاتے غلامون کے محلے مین پہونچے ان لوگونکو سناکم کہتے تہے یہہ لوگ مردار کہاتے مسکرات پیتے ہین نماز وغیرہ کچہہ نہین جانتے اونکو دیکہا تو وہ شراب پی رہے تہے لہو ولعب مین مصروف تہے گاتے بجاتے ناچتے تہے شیخ نے شاگرد سے کہا تو اس بوڑہے دراز قد کو میرے پاس لے آجو کہ طبل بجا رہا ہے شاگرد اوسکے پاس گیا اوس سے کہا چل تجہے شیخ بلاتے ہین اوسنے طبل کو اپنی گردن سے پہینک مارا اور اوسکے ساتہہ شیخ کیطرف چلا جب وہ دونون آکے شیخ کے روبرو کہڑے ہوئے تو شیخ نے شاگرد سے کہا کہ سینٹے سے اسکو مارا اوسنے مارا یہانتک کہ پوری حد اوسپر جاری کردی پہر شیخ نے اوس سے کہا کہ تو ہمارے آگے چل وہ چلا یہانتک کہ دریا پر پہونچے شیخ نے اوسکو حکم دیا کہ اپنے کپڑے دہووے نہاوے غسل وضو کی کیفیت اوسکو سکہا دی اوسنے کپڑے دہوئے غسل کیا وضو کیا پہر اوسکو نماز پڑہنا بتایا پہر شیخ آگے بڑہے اون دونون کو نماز ظہر پڑہا ئی جب نماز پڑہہ چکے تو شیخ کہڑے ہوئے اور اپنا مصلی دریا پر رکہا اوس بوڑہے سے کہا آگے بڑہہ وہ کہڑا ہوا اوسنے اپنے دونون پاؤن مصلے پر رکہے اور پانی پر چلا یہانتک کہ آنکہہ سے غائب ہوگیا شاگرد نے شیخ کیطرف دیکہا اور کہا کیا مصیبت ہے کیا حال ہے مین اتنے اتنے سال سے آپکی خدمت مین ہون مجہے ان باتون سے کچہہ بہی حاصل نہوا اسکو گہڑی بہر مین یہہ مقام یہہ بڑی بڑی کرامتین حاصل ہوگئین

شیخ نے رو دیا اور فرمایا اے میرے بیٹے مین کیا چیز ہون یہہ اللہ تعالےٰ کا فعل ہے مجھہ سے کہا گیا کہ فلان شخص کا ابدال مین سے انتقال ہوگیا ہے تو فلان شخص کو اوسکا قائم مقام کردے سو مینے امتثال امر کیا جسطرح خادم امتثال حکم کرتے ہین مین خود محبوب رکھتا ہون کہ یہہ مقام مجھے نصیب ہو تا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہہ شیخ فاضل جلیل ہین انکو شیخ علی بن مرتضیٰ کہتے ہین یہہ شیخ کبیر محمد بن ابی الباطل کے اصحاب مین سے تھے جنکی شان مین اونکے شاگرد نے اونکے سفر کرتے وقت یہہ شعر کہے ؎

لیت شعری ای ارض اجدبت	فسقوها بک یا وجه الفرج	سائق الله الیها رحمةً	فبجاهک ما علیهم من حرج

یعنی اللہ تعالےٰ نے آپکو اس سفر مین ایسے مکان کیطرف روانہ فرمایا ہے کہ وہان کے لوگون کی آپکے سبب سے فریاد رسی چاہتا ہے اور مجھے اب معلوم نہین کہ وہ مکان کہان ہے جب وہ عدن پہونچے تو تھوڑی مدت وہان اقامت کی اور انتقال ہوگیا انکی قبر وہان مشہور ہے لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ ہم شیخ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شکار کے لئے دریا کے کنارے پر جارہے تھے شیخ ابوسعید نے دور سے ایک شخص کو دیکھا فرمایا بیٹھہ جاؤ یہہ شخص اس سے خالی نہین ہے کہ کوئی ولی اولیاء اللہ سے ہو ہم تھوڑی دیر ٹہیرے تھے کہ ایک جوان آدمی خوبصورت ہاتھہ مین ڈوئی دوات لئے ہوئے مرقع پہنے ہوئے آیا شیخ ابوسعید نے بطور انکار اوسکی طرف دیکھا اسلئے کہ وہ ڈوئی کے ساتھہ دوات بھی لئے ہوئے تھا انہون نے اوس سے کہا اے جوان اللہ عزوجل کیطرف راہ کسطرح ہے اوسنے کہا اے ابوسعید مین اللہ کیطرف دو رستے پہچانتا ہون ایک خاص ایک عام طریق عام وہ ہے جسپر تو اور تیرے اصحاب ہین اور طریق خاص یہہ ہے کہ آؤ چلو پھر وہ پانی پر چلا یہانتک کہ ہماری آنکھون سے غائب ہوگیا شیخ ابوسعید اس کرامت کو جو کہ اللہ عزوجل نے اوس جوان کو عنایت فرمائی دیکھکے حیران رہگئے رضی اللہ عنہم ؛

فصل منجملہ کرامات اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کے ایک یہہ ہے کہ کھانا پانی وغیرہ بطور خرق عادت کے میسر ہوجاتا ہے

حکایت شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن ظریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین ایک آدمی آیا اوسنے اونسے پوچھا کہ آدمی کے لئے یہہ بات جائز ہے کہ وہ اپنے نفس پر کوئی ایسی گرہ لگادے کہ بدون مطلب حاصل ہونے کے اوسکو نہ کھولے شیخ ابواسحٰق نے فرمایا کہ ہان جائز ہے اور ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ساتھہ استدلال کیا جو کہ قصہ بنی قریظہ مین ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ خبردار اگر وہ میرے پاس آتا تو مین ضرور اوسکے لئے استغفار کرتا لیکن اس سبب سے کہ یہہ فعل اوسنے خود کیا ہے تو اوسکو چھوڑ رکھو یہانتک کہ اللہ تعالےٰ اوسکے حق مین حکم فرماوے شیخ ابوعبداللہ فرماتے ہین کہ مینے یہہ مسئلہ سنکے اپنے نفس پر یہہ عہد کیا کہ مین بدون اظہار قدرت کے کوئی چیز نہ کھاؤنگا پھر مین تین دن تک ٹہیرا رہا اور اسوقت مین اپنی دکان مین اپنا پیشہ کیا کرتا تھا مین کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے لئے ظاہر ہوا اوسکے ہاتھہ مین کوئی چیز برتن مین تھی اوسنے مجھہ سے کہا کہ تو عشا تک صبر کر تو اس سے کھاویگا پھر وہ غائب ہوگیا مغرب عشا کے درمیان مین مین اپنے ورد مین مشغول تھا کہ دیوار شق ہوگئی اور ایک حور ظاہر ہوئی اوسکے ہاتھہ مین وہی برتن تھا جو اوس شخص کے ہاتھہ مین تھا اوسمین کوئی چیز شہد کے مشابہ تھی وہ میری طرف آئی اور اوس مین سے تین بار مجھے چٹایا مین بیہوش ہوگیا پھر غشی طاری ہوئی پھر مجھے ہوش آیا اور

نہ تو رہا چکی تہی اسکے بعد کوئی طعام و شراب مجھے اچھا معلوم نہین ہوا میرے دلمین اوس صورت کی محبت پلائی گئی اوسکے بعد کوئی شخص مجھے پسند نہ آیا اور نہ مین خلق کا کلام سن سکتا تہا ایک مدت تک مین اسی حال پر رہا ۔

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین حجاز کے جنگل مین کئی دن تک رہا کوئی چیز نہین کہائی باقلا اور باب الطاق کی روٹی کو میرا جی چاہا ہے کہا کہ مین تو جنگل مین ہون میرے اور عراق کے درمیان مین مسافت بعیدہ ہے مین اپنے خطرے کو پورا نکرنے پایا تہا کہ ایک بدو دور سے چلایا یا باقلا حار و خبز مین اوسکی طرف بڑہا مینے اوس سے کہا تیرے پاس باقلا حار ہے اوسنے کہا ہان پہر اوسنے چادر بچہائی روٹی اور باقلا حار نکالی مجھے کہا کہا مینے کہایا پہر کہا کہا مینے کہا یا تیسری بار پہر کہا کہا مینے کہا یا جب چوتہی بار اوسنے کہا تو مینے کہا تجھے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجھے میرے لئے اس جنگل مین بہیجا تو مجھے بتادے کہ تو کون ہے کہا خضر اور غائب ہوگئے پہر مینے اونکو نہ دیکہا سلام اللہ و رضوانہ علیہ ۔

حکایت بعض صالحین سے منقول ہے کہ اونہون نے مجردانہ حج کے لئے سفر کیا اللہ تعالے سے عہد کیا کہ کسی سے کچہہ نہ مانگین جب کچہہ راہ طے کرچکے تو ایک مدت تک تہیرے رہے کوئی شئے نہ ملی چلنے سے عاجز ہوگئے اپنے جی مین کہا کہ یہہ حالت ضرورت ہے بسبب ضعف کے ہلاکت کو پہونچا دے گی چلنے سے روک دیگی اللہ تعالے نے نفس کو ہلاکت مین ڈالنے سے منع فرمایا ہے پہر سوال کا قصد کیا جب ارادہ کرچکے تو باطن سے ایک خطرہ اوٹہا اوسنے اوس قصد سے پہیر دیا پہر کہا کہ رہلے جاؤن مگر جو عہد کہ میرے اور اللہ تعالے کے درمیان مین ہے اوسکو نہ توڑونگا اتنے مین قافلہ چلا گیا اور یہہ رہگئے انہون نے لیٹ کے قبلے کیطرف مونہہ کیا موت کے منتظر ہوئے انکی یہہ حالت تہی کہ ناگاہ ایک سوار انکے سر پر آکہڑا ہوا اوسکے ساتہہ ایک چمڑا گل تہی اوسمین پانی تہا اوسنے انکو پانی پلایا جو انکی ضرورت تہی اوسکو رفع کیا اور کہا کہ تو قافلے کو چاہتا ہے اونہون نے کہا مین کہان اور قافلہ کہان سوار نے کہا کہڑا ہو یہہ کہڑے ہوئے وہ انکے ساتہہ چند قدم چلا پہر کہا تو اس جگہہ تہیر جا قافلہ تیرے پاس آجاویگا یہہ تہیرے رہے ناگاہ قافلہ انکے پیچہے سے آگیا ۔

حکایت ابو جعفر صفار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کئی دن تک جنگل مین راہ بہولا رہا ایک مدت پیاسا رہا ضعیف ہوگیا مینے دیکہا کہ ایک دبلا آدمی اپنا مونہہ کہولے ہوئے آسمان کیطرف دیکہہ رہا ہے مینے اوس سے کہا تو یہان کیون تہیرا ہے اوسنے کہا تجھے کیا ہوا ہے کہا مالک اور غلامون کے درمیان مین داخل ہوتا ہے پہر اوسنے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا اور کہا یہہ راہ ہے پہر مین اوسکے اشارے کیطرف چلا تہوڑی دیر چلا ہونگا کہ مینے دیکہا کہ دو روٹیان رکہی ہوئی ہین ایک روٹی پر گرم گوشت کا ٹکڑا رکہا ہوا ہے اور اوس جگہہ ایک کوزہ پانی بہرا ہوا بہی موجود ہے پہر مینے کہایا یہانتک کہ سیر ہوگیا اور اتنا پیا کہ سیراب ہوگیا پہر مین لوٹ کے اوس شخص کے پاس آیا مینے پوچہا تصوف کیا ہے وہ مسکرایا پہر اوسنے کہا لائح لاح فاصطلم فاستباح یعنی ایک کشف ہے کہ اسرار پر وارد ہوتا ہے پہر بندے کو جہپٹ لیتا ہے اور جو کچہہ مال وغیرہ اوسکا ہوتا ہے اوسکو ہلاک کردیتا ہے یہانتک کہ اپنے نفس کے لئے کسی چیز کو اختیار نہین کرتا اصطلام محل قہر نعت حیرت صفت دہشت ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اسی اصطلام مذکور کیطرف شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا ہے کہ اہل حضرت چار قسم ہین ایک وہ شخص ہے کہ جو اوس سے خطاب کیا گیا تو وہ سب کا سب کان ہوگیا دوسرا وہ ہے کہ اوسکو مشاہدہ کرایا گیا تو وہ سب کا سب آنکہہ بنگیا تیسرا وہ ہے کہ انوار تجلی کے نیچے جل بہن گیا چوتہا حال شفاعت کی زبان ہے اور یہہ اکمل ہے ۔

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہلے پہل جو مینے عجائب و کرامات سے دیکہا یہہ ہے کہ مین ایک دن ایک موضع خالی کیطرف گیا مجھے وہان تہیرنا اچھا معلوم ہوا مینے اپنے دل سے اللہ تعالے کیطرف قرب پایا نماز کا وقت آیا وضو کرنا چاہا لڑکپن سے میری یہہ عادت تہی کہ مین ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتا تہا پانی کے نہونے سے گویا مجھے غم ہوا مین اس حال مین تہا کہ ناگاہ ایک ریچہہ اپنے دونون بازون پر آدمی کیطرح چلتا ہوا

آیا اوسکے پاس ایک ٹہلیا سبز تہی اوسکو اپنے دونون ہاتھون سے پکڑے تہا جب مینے دور سے دیکہا تو مجہے وہم ہوا کہ آدمی ہے یہانتک کہ وہ میرے قریب آیا مجہے سلام کیا ٹہلیا میرے سامنے رکہدی اوسوقت میرے ذہن مین علمی اعتراض آیا مینے کہا یہ ٹہلیا اور پانی کہانکا ہے ریحہ بولا کہا اے سہل ہم ایک قوم ہین وحوش کی محبت اور توکل کے ارادے سے اللہ تعالے کیطرف منقطع ہوگئے ہین ہم اپنے اصحاب کے ساتہہ کسی مسئلہ مین گفتگو کر رہے تہے کہ ناگاہ ہمکو ندا اگیگئی کہ خبردار سہل تازہ وضو کرنے کے لئے پانی چاہتا ہے سو مینے اس ٹہلیا کو اپنے ہاتہہ مین رکہا ناگاہ دو فرشتے میرے دونون طرف آگئے مین اونکے قریب گیا اونہون نے یہ پانی ہوا سے لیکے اسمین ڈالدیا اور مین پانی کی آواز سنتا تہا سہل کہتے ہین کہ مجہے غش آگیا جب مجہے ہوش آیا تو مینے ٹہلیا رکہی ہوئی دیکہی ریحہ نہین معلوم کدہر چلا گیا مجہے حسرت رہی کہ مینے اوس سے اور باتین نہین کین پہر مینے وضو کیا جب وضو سے فارغ ہوا تو مینے چاہا کہ اوسمین سے پیون وادی سے ندا آئی کہ اے سہل ابتک تیرے لئے اس پانی کے پینے کا وقت نہین آیا ہے مینے دیکہا کہ ٹہلیا حرکت کرنے لگی اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا پہر مجہے نہین معلوم وہ کدہر گئے ؛

حکایت بعض اصحاب شیخ ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کے کہتے ہین کہ ہم مکے کی راہ مین ابو تراب کے ہمراہ تہے وہ راہ سے ایک جانب کو پہرے اونکے بعض اصحاب نے کہا یا سیدی ہم پیاسے ہین اونہون نے زمین پر ٹھوکر ماری ناگاہ ایک چشمہ میٹھے پانی کا جاری ہوگیا اوس شخص نے کہا مین چاہتا ہون کہ اس پانی کو پیالے مین پیون اونہون نے اپنا ہاتہہ زمین پر مارا سفید شیشے کا پیالہ اوسکو دیدیا یہ پیالہ نہایت خوبصورت تہا پہر اوس شخص نے پیا اور ہمکو پلایا وہ پیالہ مکے تک ہمارے ساتہہ رہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کی بی بی نہایت بدخلق تہین ایک دن اونسے کہا اگر اللہ تعالے تجہپر کچہہ فتوح نکرے تو تو اپنی جان سے مزدوری کرنا مفعول بنجانا یہ قبرستان کیطرف گئے عشا تک نماز پڑہتے رہے پہر گہر کیطرف آئے بی بی کی جہڑکی سے پشیمان اوسکی شر سے مشغول القلب تہے بی بی نے پوچہا مزدوری کہان ہے اونہون نے کہا جسنے مجہہ سے مزدوری کرائی وہ کریم ہے مجہے شرم آئی کہ مزدوری مانگنے مین اوس سے جلدی کرون کئی دن تک انکا یہی حال رہا عیدگاہ مین رات تک نماز پڑہا کرتے بی بی ہر روز پوچہتی کہ تیری مزدوری کہان ہے یہ کہدیتے کہ مجہے کریم نے مزدور کیا ہے مین جلدی مزدوری مانگنے سے ڈرتا ہون جب اس حال کو زمانہ دراز گزرا تو بی بی نے کہا کہ تو اوس سے اپنی مزدوری طلب کر یا کسی اور کا مزدور بن انہون نے وعدہ کیا کہ مین جاکے مزدوری مانگون گا یہ اپنی عادت کے موافق جنگل مین نماز پڑہتے رہے جب شام ہوئی تو بی بی سے ڈرتے ہوئے گہر آئے انہون نے گہر مین دہوان نکلتا دیکہا اور دسترخوان پر کہانا رکہا ہوا اور بی بی کو خوش خوش باغ باغ پایا بی بی بولین جس نے تجہے مزدور کیا تہا اوسنے ہمارے لئے ایسا بہیجا جیسا سخی لوگ بہیجا کرتے ہین اور اوسکا قاصد یہ بہی کہہ گیا کہ تو حبیب سے کہدینا کہ کام مین خوب محنت و جانفشانی کرے اور یہ بہی جان رکہے کہ ہمنے بخل کے یا نہونے کے سبب سے تا خیر نہین کی تہی وہ اپنی آنکہہ کو ٹہنڈا کرے خوش رہے پہر اشرفیون کی تہیلیان بہری ہوئین اونکو دکہائین حبیب نے رو دیا اور بی بی سے کہا کہ یہ اجرت ایسے کریم کے یہانسے آئی ہے جسکے ہاتہہ مین آسمانون کے اور زمین کے خزانے ہین جب بی بی نے یہ بات سنی تو اللہ تعالے سے توبہ کی اور قسم کہائی کہ پہر کبہی سابق کا برا نکرے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ بصرے کے عابدون سے ایک عابد لکڑی کا بہارا خریدنے کے لئے چلا کسی مسجد مین تکبیر کی آواز سنی بازار کا جانا چہوڑا مسجد کیطرف گیا راہ مین دیکہا کہ ایک تہیلی پڑی ہوئی ہے اوسپر لکہا ہوا ہے کہ اسمین سو اشرفیان ہین اوسکو چہوڑ دیا تہیرے نہین نماز کیطرف متوجہ ہوئے بعد نماز کے بازار گئے لکڑی کا بہارا خریدا اوسکو گہر لیگئے جب اوسکو کہولا تو اشرفیون کی تہیلی اوسمین تہی انہون نے اپنی آنکہہ آسمان کیطرف اوٹہائی اور کہا الٰہی جیسا کہ تو اپنے بندے کو اپنے رزق سے نہین بہولا اسیطرح تو اوسکو ایسا کردے کہ وہ تجہے تیری عبادت و خدمت کے اوقات

مین نہ بھولے اور اپنے نفس کیطرف خطاب کرکے کہنے لگے اگر تو اوسکی خدمت پر متوجہ ہوتا اور اپنے نفس کو اوسکی معصیت سے روکتا تو اوسکے احسان ونعمت کے لطائف دیکھتا ؛

حکایت ۹ ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک ایک جوان آدمی خراسان کا تھا سات دن تک مسجد مین رہا کچھہ نہ کہایا مین کہانا پیش کرتا تھا وہ انکار کرتا تھا ایک دن ایک آدمی مانگتا ہوا آیا خراسانی نے اوس سے کہا اگر تو خلق کے سوا اللہ عزوجل کا قصد کرتا تو وہ تجھے غنی کردیتا سائل نے کہا مجھے یہہ مرتبہ کہان حاصل ہے خراسانی نے کہا تو کیا چاہتا ہے اوسنے کہا اسقدر چاہتا ہون کہ فاقہ دور ہو ستر عورت ہوجاوے خراسانی محراب کیطرف کھڑا ہوا دو رکعت نماز پڑہی پہر نیا کپڑا اور ایک طباق میوے کا لایا اور سائل کو دیدیا ذوالنون فرماتے ہین مینے کہا اے اللہ کے بندے کیا اللہ کے نزدیک تیری یہہ جاہ ہے اور تو نے سات دن سے کوئی چیز نہین کہائی اوسنے کہا اے ابوالفیض سوال کے ساتھہ زبانین کیونکر کھلین دل تو انوار رضا سے بھرے ہوئے ہین مینے پوچھا رضا والے کیا کچھہ مانگتے نہین ہین اوسنے کہا انمین سے بعض بطور ناز کے سوال کرتے ہین اور بعض براہ عنایت کے اور بعض اس نظر سے کہ دوسرے پر رحم کرین پہر نماز کی تکبیر کہی گئی اوس نے ہمارے ساتھہ نماز پڑہی نماز کے بعد اپنی ڈولچی لیکے مسجد سے نکلا گویا طہارت کے ارادے سے جاتا ہے اسکے بعد پہر مینے اوسکو نہین دیکھا رضی اللہ عنہ آمین ؛

حکایت ۱۰ بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کنارہ دریا پر تھے پہر ہم ایک جہاڑی مین پہونچے وہان سوکھی لکڑی بہت تھی ہمنے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر ہم آجکی رات یہان ٹہیرتے اور ان لکڑیون کو جلاتے تو خوب ہوتا اونہون نے فرمایا ٹہیرو ہمنے آگ جلائی کچھہ روٹی ہمارے ساتھہ تھی اوسکو کہایا ہم مین سے ایک آدمی نے کہا یہہ انگارے کیا اچھے ہین اگر گوشت ہوتا تو بھونتے ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل اسپر قادر ہے کہ تمہین گوشت کہلاوے ہم اس حال مین تھے کہ ناگاہ شیر ایک روجھ کو ہنکالتا ہوا لایا جب وہ ہمارے قریب آیا وہ گر پڑا اوسکی گردن ٹوٹ گئی ابراہیم کہڑے ہوئے فرمایا اسکو ذبح کرو اللہ تعالے نے تمہارے لئے طعام بہیجا پہر ہمنے اوسکا گوشت بھونا اور شیر ہماری طرف دیکھتا رہا ؛

حکایت ۱۱ ابراہیم خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن مجھے وضو کی حاجت ہوئی ناگاہ ایک کوزا جوہر کا اور ایک مسواک چاندی کی ریشم سے زیادہ نرم موجود ہوئی مینے مسواک کی وضو کیا پہر مین اونکو چھوڑ کے چلا آیا ؛

حکایت ۱۲ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک مسجد مین تھا مینے دیکھا کہ ایک فقیر تین دن تک چپ رہا حرکت نہین کی اور نہ کچھہ کہایا پیا مین اوسکو تاکتا رہا تھا مین ہی اوسکے ساتھہ صبر کرتا تھا پہر مین عاجز ہوگیا اوسکی طرف بڑہا اور اوس سے کہا تیرا جی کس چیز کو چاہتا ہے اوسنے کہا گرم روٹی اور بھونا گوشت مین مسجد سے نکلا دن بہر تکلیف اوٹہاتا رہا تاکہ اوسکی فرمائش کو حاصل کرون مگر مجھے کچھہ نہ ملا مین لوٹ کے مسجد کو آیا دروازہ بند کردیا جب تہوڑی رات گزری تو کسی نے دروازہ ٹہوکا مینے دریافت کیا دروازہ کہولا ناگاہ ایک آدمی گرم روٹی بھونا ہوا گوشت لئے ہوئے کہڑا تھا مینے اوس سے سبب پوچھا اوسنے کہا میرے بچون نے یہہ فرمائش کی تھی پہر ہم مین لڑائی ہوئی ہمنے قسم کہالی کہ سوائے اہل مسجد کے اسکو کوئی نہ کہائے ابراہیم کہتے ہین مینے کہا الٰہی جبکہ تو اوسکو کہلانا چاہتا تھا تو تو نے مجھے کیون دن بہر تہکایا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ۱۳ بعض فقرا کہتے ہین کہ مینے ایک دن بہ نیت سیاحت وخلوت مع اللہ عزوجل جنگل کا قصد کیا تین دن تک چلتا رہا جب چوتہا دن ہوا تو میرے باطن مین بے چینی اور ظاہر مین زیادت حرکت پیدا ہوئی میرا یہہ حال تھا مین نہین جانتا مگر دو آدمی خوبصورت آدہی عمر کے آئے مجھے سلام کیا مینے سلام کا جواب دیا اونہون نے مجھہ سے کہا تیرا کیا نام ہے مینے کہا عبداللہ ایک نے کہا ہم بہی اللہ کے بندے ہین اللہ تعالے ہمارا

مقصود ہے پھر ہم سب جلیے جب ظہر کا وقت آیا تو اونمین سے ایک شخص نے میری طرف دیکھا اور کہا وقت آگیا مینے کہا ہان اوسنے کہا تو ہمکو نماز پڑہا مینے کہا تمہین اس بوجہ کو مجھ سے اوٹھاؤ تم مین سے کوئی نماز پڑہاوے پھر ایک نے ہمکو نماز پڑہائی اور فارغ ہوا پھر ہر ایک ہم مین سے سنت وغیرہ پڑہنے لگا جب وہ شخص جسنے ہمکو نماز پڑہائی تہی اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوسنے ایک طباق پیش کیا اوسمین انگور کے خوشے اور انجیر تہے اوس سے زیادہ خوبصورت مینے کبہی نہین دیکہے کہا بسم اللہ ہمنے اپنی حاجت کے موافق کہایا اور چلدیئے جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا تو اوس شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آگیا مینے کہا ہان کہا تو ہمکو نماز پڑہا مینے کہا تمہین اس بار کو مجھ سے اوٹھاؤ اوسنے اپنے ساتھی سے کہا کہ تو نماز پڑہا اوسنے نماز پڑہائی اور فارغ ہوا اور ہر ایک نے ہم مین سے سنت وغیرہ پڑہی امام جب اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوسنے ایک طباق پیش کیا اوسمین انگور انجیر تہے اور کہا بسم اللہ ہمنے کہایا جو بچا وہ وہین چہوڑا اور چلدیئے جب تیسرا دن ہوا تو میرے دلمین آیا کہ یہ دونون مجھ سے کہینگے کہ تو نماز پڑہا پہر مجھے اونکی موافقت اور جو اونہون نے کیا ہے وہ مجھپر واجب ہوجاویگا سو مینے اپنی آنکہہ آسمان کیطرف اٹہائی اور یہ کہا اللھم انک ولی النعم من غیر استحقاق وانا عبدک ضعیف غیر مستحق للنعم وقد رجعت الیک فیما اقصدہ انک علی کل شیئ قدیر جب نماز کا وقت آیا تو اونمین سے ایک شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آیا مینے کہا ہان کہا تو ہمکو نماز پڑہا مینے کہا انشاء اللہ پہر ایک نے تکبیر کہی مین آگے بڑہا اونکو نماز پڑہائی اور سلام پہیرا پہر دو رکعت نماز پڑہی اور اپنے دہنی جانب دیکہا تو بعینہ وہی طباق رکہا ہوا تہا اوسمین انگور کے خوشے اور انجیر اور انار تہے مین اوسکو اوٹہاکے اونکے پاس لیگیا اونہون نے کہا یا مینے کہا یا پہر بچا ہوا چہوڑکے چلدیئے مینے اللہ تعالے کا اوسپر شکر کیا کہ اوسنے اپنی نعمتون سے بدون استحقاق کے عنایت فرمایا پہر ہم اسکے بعد چالیس دن تک تمہارے ہر ایک ہم مین سے اپنے مقصود کیطرف متوجہ تہا اوقات نماز مین ہم جمع ہوجاتے تہے ہر ایک ہم مین سے نماز پڑہا دیتا تہا جب سلام پہیرتا تو ایک طباق پیش کرتا اوسمین وہی اشیاء مذکورہ ہوتی تہین اور میری بہی اونکے ساتہہ یہی حالت تہی مین ایسا طباق لاتا تہا جسمین انگور انجیر انار ہوتے تہے جب چالیس دن پورے ہوچکے تو اونہون نے مجھ سے کہا اللہ تجھپر خلیفہ ہے مینے کہا اور تمپر بہی ہر شخص ہم مین سے رخصت ہوکے چلا گیا اور ایک نے دوسرے سے کچہہ سوال نہین کیا پہر مین اونکے بعد ایک مدت تک اسی حال پر رہا ہر دن ظاہراً و باطناً اللہ تعالے کی نئی نئی نعمتین مجھپر نازل ہوتی تہین مین ہر وقت اللہ تعالے کا شکر کیا کرتا تہا اوسکی نعمتین اور احسان مجھپر اور زیادہ ہوتے تہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بہ نیت سیاحت جنگل مین گیا کئی دن تک وہان اقامت کی نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا پہر مجھے سخت پیاس معلوم ہوئی جنگل کے گوشے مین ایک محل پر میری نظر پڑی مین اوسطرف گیا جب اوسکے قریب پہونچا تو ایک وحشی جانور اوسمین سے نکلا پہر مین محل کے اندر گیا وہان دیکہا کہ ایک آدمی پیٹہہ کے بل قبلے کیطرف مونہہ کئے ہوئے پڑا ہے مین نے اوسکو ہلایا معلوم ہوا کہ مردہ ہے وحشی جانور نے ارادہ کیا کہ اوسمین سے کہاوے مین اوسکی تجہیز مین مصروف ہوا باہر نکلا تاکہ اوسکے لئے قبر کہودون مگر پیاس کے مارے مجھے طاقت نہ رہی اتنے مین ایک آدمی بیچ جنگل سے آیا اوسنے مجھے سلام کیا اور کہا تو نے فقیر کی تجہیز کی مینے کہا نہین یا سیدی کہا بسم اللہ میرے ساتہہ پہاڑ کی چوٹی پر چل وہان پانی کا ایک چشمہ ہے مین اوسکے ساتہہ چلا یہانتک کہ ہم چشمے تک پہونچے پانی پر ایک مشک پڑی ہوئی پائی اور میرا پیاس کے مارے وہی حال تہا مینے خوب سیراب ہوکر پانی پیا اوس شخص کے ساتہہ ایک چہاگل تہی ہم مشک اور چہاگل کو بہرکے اوس فقیر کی طرف لوٹکے آئے پہر مینے اوسکو غسل دیا اور جو مرقع کہ اوسپر تہا اوسکو اوسمین کفنایا اوسپر نماز پڑہی دفن کردیا جب اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو اوس شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا یہ فقیر اور اپنے ہاتہہ سے اوسکی طرف اشارہ کیا رجال اکابر سے تہا اسکو کوئی پہچانتا نہتا اسلئے کہ یہ اپنے مولے سے ڈرتا تہا تو اوسنے اوسکو چہپایا

پھر وہ شخص غائب ہوگیا گویا میرے پاس سے جھپٹ لیا گیا پھر میں قبر پر ٹہلتا رہا کچھ قرآن شریف پڑھا فقیر کو اوسکا ثواب بخشا پھر اوسکی حرمت کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے سوال کیا اللہ تعالےٰ نے میری دعا قبول فرمائی ایک زمانہ دراز تک میں نے اوسکی برکت پائی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو عمران واسطی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکے سے نکلا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے جاتا تھا حرم شریف سے نکلتے ہی مجھے بہت پیاس لگی یہانتک کہ میں اپنی جان سے مایوس ہوگیا پھر اپنی جان سے مایوس ہوکے ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا ناگاہ ایک شخص سبز گھوڑے پر سوار آیا اوسکا زین لگام کپڑے سامان سب سبز تھا اوسکے ہاتھ میں ایک سبز پیالہ تھا اوسمیں سبز پانی تھا اوسنے وہ پیالہ مجھے دیا اور کہا پی میں نے تین بار پیا پیالے کا پانی کچھ کم نہوا پھر اوسنے مجھ سے کہا تو کہاں جاتا ہے میں نے کہا میں مدینہ منورہ کو جاتا ہوں تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے دونوں مصاحبوں رضی اللہ عنہم پر سلام پڑھوں اوسنے کہا جب تو مدینے کو پہونچے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اون دونوں پر سلام پڑھے تو اون سے یہہ کہنا کہ رضوان تمکو سلام کہتا ہے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں عدن سے اپنے رفیقوں کے ہمراہ چلا جب رات کی تاریکی ہوئی تو میرے پاؤں میں کوئی چیز لگ گئی میں تنہا دریا کے کنارے پر رہگیا وہیں بیٹھ رہا اور میرے پاس کچھ نہتھا اور میں روزہ تھا میں اس حال میں تھا کہ میں نے تیاری کی کہ سو رہوں ناگاہ دو روٹیاں اور اونکے درمیان میں ایک طائر بھنا ہوا رکھا تھا میں نے طائر کو لیکے ایک طرف ڈالدیا ناگاہ ایک کالا آدمی ہاتھ میں لوہے کا عمود لئے ہوئے آیا اوسنے مجھ سے کہا کھا اے مُرائی میں نے تھوڑا سا طائر ایک روٹی کے ساتھ کھایا اور دوسری روٹی اور بچا ہوا طائر ایک کپڑے میں جو میرے ساتھ تھا لپیٹ کے اپنے سر کے پاس رکھدیا اور سو رہا بیدار ہوا تو وہ کپڑا سر کے نیچے تھا اور اوسمیں کچھ نتھا رضی اللہ تعالےٰ عنہ ؛

حکایت بعض مشائخ کہتے ہیں کہ میں اور ابو علی بدوی ایک دوست کی ملاقات کے لئے چلے جنگل میں پہونچے ہمکو بھوک لگی ناگاہ ایک لومڑی زمین کھودتی تھی اوسمیں سے کبھی نکالتی اوسکو ہماری طرف پھینکتی تھی ہمنے اوسمیں سے لیکے اپنی حاجت پوری کرلی پھر ہم چلے ناگاہ ایک درندہ سوتا تھا جب ہم اوسکے قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہ اندھا ہے ہم کھڑے ہوکے تعجب کرنے لگے اتنے میں ایک کوا گوشت کا بڑا ٹکڑا لئے ہوئے آیا اپنے پر درندے کے کان پر مارے اوسنے اپنا مونہہ کھولدیا کوے نے گوشت کا ٹکڑا اوسکے مونہہ میں رکھدیا ابو علی نے کہا یہہ اطہا قدرت ہمارے لئے ہے درندے کے لئے نہیں ہے پھر ہم اوس جنگل میں کئی دن تک چلتے رہے ناگاہ جنگل میں ایک غار نظر آیا ہم وہاں گئے اوسمیں ایک بڑھیا نہایت کبیر السن تھی اوسکے پاس کوئی چیز نہ تھی اوس غار کے دروازے پر ایک پتھر کلا ہوا تھا ہمنے اوسکو سلام کیا پھر اوسکے پاس بیٹھ گئے وہ عبادت رب میں مشغول تھی جب سورج ڈوب گیا مغرب کی نماز پڑھ چکی تو وہ غار سے نکلی اوسکے ساتھ دو روٹیاں اور اوپر کھجور کا ٹکڑا تھا اوسنے ہمسے کہا کہ غار کے اندر جاؤ جو کچھ اوسمیں تمہارے لئے ہے اوسکو لیلو ہم اندر گئے دیکھا تو چار روٹیاں اور دو ٹکڑے کھجور کے تھے اور اوس جگہہ نہ کھجور کا درخت تھا نہ کھجور تھی ہمنے کہا یا گھڑی بھر کے بعد ایک بادل آیا پتھر پر پانی برسایا یہانتک کہ وہ بھر گیا ایک قطرہ تک اوسکے باہر نہیں گرا ہمنے اوس سے پوچھا کہ تو کتنے برس سے یہاں رہتی ہے کہا ستر برس سے میرا حال اپنے مولیٰ کے ساتھ ایسا ہی ہے میرا کھانا پینا اسیطرح ہے جیسا تمنے دیکھا ہمنے کہا یہہ پانی اسیطرح سے آیا کرتا ہے کہا ہر رات گرمی سردی میں یہہ بادل آتا ہے اور یہہ روٹیاں اور کھجور آتی ہیں پھر کہا تم کہاں جاتے ہو ہمنے کہا ابو نصر سمرقندی کی ملاقات کو جاتے ہیں کہا وہ نیک آدمی ہے ابو نصر آؤ ان لوگوں سے ملو ناگاہ ابو نصر ہمارے پاس کھڑے تھے اونہوں نے ہمکو ہمنے اونکو سلام کیا پھر کہنے لگی جب بندہ اپنے مولیٰ کی طاعت کرتا ہے تو مولیٰ بھی اوسکا کہا مانتا ہے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں تنہا نیل سے چلا میں بیمار تھا مجھے سخت تپ آتی تھی مجھے پیاس لگی جب مجھے بہت ایذا ہوئی تو میں گوگل کے

درخت کیطرف گیا زندگی سے مایوس ہوکے اوسکے نیچے پڑرہا ناگاہ ایک آدمی چار روٹیان لئے ہوئے آیا دو روٹیون کے درمیان مین طائر بنا ہوا رکھا ہوا تھا اور دو کے درمیان مین حَبِیص[۱] تھا ایک چیل گل بھی میرے سر کے نزدیک رکھی تھی وہ اوسکو لیگیا دریا مین سے بھر کے میرے پاس رکھدی وہ پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے بڑھکر شیرین تھا اوسکے پیتے ہی میری تپ اور جو کچھ مجھے ایذا تھی سب جاتی رہی پھر وہ میرے پاس بیٹھ گیا مینے کھانا شروع کیا وہ کھڑا ہوگیا کہا قافلہ آیا مجھے تیرے غیر کا شغل ہے مینے پھر کے دیکھا تو قریب بیس اونٹ کے آرہے تھے مین اونکی طرف کھڑا ہوا اور وہ شخص غائب ہوگیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت[۱۹] بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مصر مین تھا مجھپر فاقہ تھا مین کسی مسجد مین گیا ناگاہ وہان ایک جوان آدمی بیٹھا ہوا تھا اوسنے مجھے ایک تھیلی دی اوسمین کچھ ٹکڑے تھے مجھ سے کہا تو اپنا خط بنوا کپڑے دھوبن حجام کے پاس گیا خط بنوایا دو ٹکڑے مینے اوسکو دیئے جب وہ اوسکی ہتیلی مین پہونچے تو اوسنے اونکو چوما اور کہا مرحبا مین تو تیری تلاش مین تیس برس سے تھا تجھے یہ ٹکڑے کہان سے ملے یہ دنیا کے نہین ہین انپر تو قدرت کا بڑا نور ہے مینے اوس سے قصہ بیان کیا اوسنے میرا ہاتھ پکڑا پھر ہم اوس مسجد کیطرف گئے اوس جوان کو نہین پایا پھر حجام میرا دوست ہوگیا ایک دن اوسنے مجھے کہا کہ مین نے سہل بن عبداللہ سے سُنا ہے وہ کہتے تھے کہ ولی کی تین نشانیان ہین ایک یہ کہ جب وہ کسی جگہہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ بدون حرکت کے وہان پہونچ جاتا ہے دوسرے یہ کہ جب وہ کسی دوست کی ملاقات چاہتا ہے تو اوسکو اوسکے پاس اوٹھا لاتے ہین تیسرے یہ کہ جب وہ عبادت مین یا اور کسی کام مین مشغول ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکے ہمشکل آکے کلام کرتا ہے لوگ سمجھتے ہین کہ وہی ہے اور وہ فرشتہ ہوتا ہے کئی دن کے بعد سہل نے مجھ سے کہا کہ جب تو نماز عصر پڑھ چکے تو میرے پاس آنا میرا خط بنانا میرا خون[۲۰] کم کرنا جب مین عصر کی نماز پڑھ چکا تو اونکے ہمراہ اونکے گھر گیا اونکا خط بنایا اونکا خون کم کیا پھر مین اور وہ بیٹھے اپنی ہانڈی پکاتے رہے جب مغرب کی اذان ہوئی تو مجھ سے کہا جب تو نماز پڑھ چکے تو میرے پاس آنا میرے ساتھہ کھانا کھانا جب مین مغرب کی نماز پڑھ چکا تو ایک شخص اونکے اصحاب مین سے میرے پاس آیا مجھ سے کہا تجھے کیا کچھہ فوت ہوگیا سہل نے عصر سے اسوقت تک ایسا وعظ کہا کہ اوسکی مثل مینے کبھی نہین سُنا مینے اوس سے کہا جو تمنے سنا اوسکو یاد رکھو وہ سہل کا کلام نہین تھا بلکہ وہ فرشتے کا کلام تھا اس قصے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اوس دن سہل نے اپنا مقام بیان کیا تھا رضی اللہ عنہ آمام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہ بات ظاہر ہے اسلئے کہ سہل تو عصر سے مغرب تک حجام کے ساتھہ رہے پھر یہ وہی بات ہے جو سہل نے بیان کی تھی کہ ولی جب عبادت مین یا اور کسی کام مین مشغول ہوتا ہے تو ایک فرشتہ آکے اوسکے مشابہ کلام کرنے لگتا ہے ؛

حکایت ابو جعفر حداد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جہاز پر سوار تھا بصرے سے بغداد کو جاتا تھا میرے ساتھہ جہاز مین ایک ایسا آدمی تھا کہ کھانا پیتا نہ تھا نہ نماز پڑھتا تھا مینے اوس سے پوچھا تو کون چیز ہے کہا وہ شخص نصرانی ہے مینے کہا تو کیون نہین کھاتا کہا مین متوکل ہون مینے کہا مین بھی متوکل ہون ہم یہان کسلئے بیٹھے ہین ابھی لوگ اپنے دسترخوان کھولین گے اور ہمکو کھانے کے لئے بلاوینگے چل اوٹھہ ہم یہان سے نکلین جنگل مین چلین اوسنے کہا ایک شرط پر وہ یہ ہے کہ جب ہم کسی شہر مین داخل ہون تو تو کسی مسجد مین نہ جانا اور نہ مین کسی کنیسی مین جاؤنگا مینے کہا مجھے منظور ہے پھر ہم شام کو ایک گاؤن مین پہونچے ایک سبزے پر جا بیٹھے اتنے مین ایک کالا کتا آیا اوسکے مونہہ مین ایک روٹی تھی اوسنے روٹی کو نصرانی کے روبرو رکھدی وہ کہا گیا میری طرف التفات نہ کیا نہ کھانے کی صلاح کی پھر ہم تین دن تک چلتے رہے ہر رات ایک کتا ایک روٹی اوسکو لا دیتا وہ اوسکو کھا لیتا تھا جب چوتھی رات آئی تو ہم شام کو ایک گاؤن مین پہونچے مین مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اتنے مین ایک آدمی آیا اوسکے ساتھہ ایک طباق تھا اوسمین کھانا تھا اور ایک دورق[۲۱] مین پانی تھا اوسنے سلام کیا جب مین نماز پڑھ چکا تو اوسنے طباق کو میرے روبرو رکھدیا مینے کہا اسکو اوٹھا کے اس آدمی

۱ یعنی حلوا
۲ یعنی بیضہ مرغی

کے پاس لیجا اور مین پہر نماز پڑہنے لگا نصرانی طباق لئے ہوئے میرے پاس آیا جب مینے سلام پہیرا تو اوسنے کہا تو مجھپر اپنا دین عرض کر مین اوسکو اپنے دین سے بہتر دیکہتا ہون مینے کہا تو نے یہہ کیونکر جانا کہا اوسنے میرا رزق مجھہ جیسے کتے کے ساتھہ بہیجا جو وہ لاتا تہا مین اوسکو کہا لیتا تہا اور تیری طرف تیری مثل آدمی کو تین دن کے بعد بہیجا سو تو نے مجھے اپنے نفس پر اختیار کیا مجھے معلوم ہو گیا کہ تیرا دین میرے دین سے اچہا ہے پہر وہ مسلمان ہو گیا رحمہ اللہ تعالے الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام وجعلنا من امۃ محمد علیہ الصلوۃ والسلام ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بلاد روم مین تہا ایک شخص ہمارے ہمراہ ہوا مین اوسے دیکہتا تہا کہ وہ کہاتا پیتا نہ تہا مینے اوس سے کہا کہ مین تجھے گیارہ دن سے دیکہتا ہون کہ تو نے کچھہ نہین کہایا اوسنے کہا جب جدائی قریب ہو گی تو مین تمسے اپنا قصہ بیان کرونگا جب جدائی قریب ہوئی تو مینے اوس سے کہا کہ اب بیان کر جو تو نے وعدہ کیا تہا کہا ہمنے چار سو آدمیون مین لڑائی کی ہمپر دشمن نکلا ہمارے ساتھیون کو قتل کر ڈالا مین زخمی ہو گیا شہدا کے درمیان مین پڑا ہوا تہا جب سورج ڈوبنے کا وقت آیا تو آسمان کیطرف سے خوشبو مہکی مینے اپنی آنکہہ کہولی ناگاہ چند عورتین نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے تہین اونکے ہاتہون مین پیالے تہے شہدا کے مونہہ مین ڈالتی تہین مینے اپنی آنکہہ بند کرلی یہانتک کہ وہ میری طرف آئین ایک نے کہا اسکے مونہہ مین بہی ڈالدو اور آسمان کے دروازے بند ہونے سے پہلے جلدی کرو کہین ہم زمین مین نہ رہجاوین دوسری نے کہا مین اسکو پلا دون آمین تو ابہی رہتا ہے اورنے کہا پلا دے کچھہ ڈر نہین ہے اے بہن پہر اوسنے میرے حلق مین ڈالا سو مینے جب سے یہہ شراب پی ہے تب سے نہ مجھے کہانے کی حاجت ہے نہ پانی کی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین منیٰ مین تہا مجھے پیاس لگی پانی نہ ملا نہ کوئی روپیہ پیسا میرے پاس تہا جس سے پانی خریدتا مین ایک کنوین پر گیا وہان عجمی لوگ پانی بہر رہے تہے مینے ایک شخص سے کہا کہ میری چمڑے مین پانی ڈالدے اوسنے مجھے مارا اور چمڑا میرے ہاتہہ سے لیکے دور پہینک ماری مین اوسکے لینے کو گیا اور مین منکسر القلب تہا مینے دیکہا کہ وہ میٹھے پانی کے حوض مین پڑی ہوئی تہی مینے اوسمین پانی بہرا اور پیا اور اوسکو اپنے اصحاب کے پاس لے آیا اونہون نے بہی پیا پہر مینے اونسے سارا قصہ بیان کیا وہ اوس جگہہ پانی بہرنے کے لئے گئے وہان پانی کا کچھہ اتا پتا نپایا مینے سمجھہ لیا کہ یہہ کرامت تہی ؛

فصل بیان مین حکایات طاعت اشیا کے

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اونکو مارستان مین اوٹھا لیگئے علی بن عیسیٰ وزیر نے خلیفہ کو اطلاع کی خلیفہ نے علاج کے لئے اوائل اطبا کو بہیجا یہہ شخص نصرانی تہا اسنے علاج کیا مگر کچھہ نفع نہوا طبیب نے حضرت شبلی کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر مین جانتا کہ آپکا علاج میرے جسم کے گوشت کے ٹکڑے مین ہے تو مجھے اوسکے کاٹنے مین کچھہ دریغ نہوتا اونہون نے فرمایا کہ میری دوا تو اور چیز مین ہے طبیب نے عرض کیا وہ کیا ہے فرمایا تو زنار کو توڑ ڈال فوراً طبیب نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ کو اسکی اطلاع ہوئی اونہون نے رو دیا اور کہا کہ ہمنے تو طبیب کو مریض کیطرف بہیجا تہا ہم یہہ نہین جانتے تہے کہ ہمنے مریض کو طبیب کیطرف بہیجا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ طبیب وہی تہے اونکی حکمت وہی حکمت تہی جس سے بیماریان دور ہوتی ہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ایک جوان آدمی اہل صلاح وخیر سے تہا اوسنے امر بمعروف نہی عن المنکر کیا ہارون رشید کو یہہ امر ناگوار ہوا حکم دیا کہ اسکو ایک مکان مین بند کردو اور اوسکا دروازہ اور اوسکے منافذ مسدود کردو تاکہ وہ ہلاک ہو جاوے غرضکہ ایسا ہی کیا گیا پانچ دن کے بعد بعض لوگون نے

ہارون سے کہا کہ مینے اوس آدمی کو فلانے باغ مین سیر کرتے ہوئے دیکھا ہے ہارون نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو جب وہ حاضر ہوا تو کہا تجھے اوس مکان مین سے کسنے نکالا کہا جسنے مجھے باغ مین داخل کیا ہارون نے کہا باغ مین تجھے کسنے داخل کیا کہا جسنے مجھے اوس مکان مین سے نکالا ہارون نے کہا یہہ عجیب بات ہے جوان نے کہا تیرے رب کی کونسی بات عجیب نہین ہے ہارون نے رو دیا اور راوسکے ساتھہ احسان کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اسکو خاصے گھوڑے پر سوار کرو اور اسکے آگے یہہ ندا کرتے جاؤ کہ یہہ وہ بندہ ہے جسکو اللہ تعالے نے عزت دی اور ہارون نے اوسکی اہانت چاہی سو وہ قادر نہوا مگر اوسکے اکرام واحترام پر رضی اللہ عنہ امام یافعی نے اس مضمون کے دو شعر نظم کئے ؎

اخا الکرم الرحمن عبد ابعزہ	فلن یقدر المخلوق یوما یھینہ	ومن کان مولاہ العزیز اھانہ	فلا احد بالعز یوما یعینہ

حکایت بعض صالحین لوگون سے باتین کر رہے تھے اونکو وعظ نصیحت کرتے تھے ایک دن ایک یہودی وہان سے گزرا اور وہ اون کو ڈراتے تھے یہہ آیت شریف پڑھہ رہے تھے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا یہودی نے کہا اگر یہہ بات سچ ہے تو ہم تم دونون برابر ہین شیخ نے کہا نہین ہم برابر نہین ہین بلکہ ہم وارد ہونگے اور لوٹ آوینگے اور تم وارد ہوگے اور پھر کے نہ آؤگے ہمکو تقوی کے سبب سے نجات ہوگی اور تم بسبب ظلم کے گھٹنون کے بل جہنم مین رہجاؤگے پر شیخ نے دوسری آیت پڑھی ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا یہودی نے کہا ہم متقی ہین شیخ نے فرمایا ہرگز یون نہین بلکہ ہم ہین اور یہہ آیت پڑھی ورحمتی وسعت کل شیئ فسأکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ھم بایاتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی یہودی نے کہا اسکے صدق پر کوئی برہان لاؤ شیخ نے فرمایا برہان حاضر ہے اوسکو ہر ناظر دیکھہ لیگا وہ یہہ ہے کہ میرے اور تیرے کپڑے آگ مین ڈالدیے جاوین جسکے کپڑے سالم رہین وہی اوس سے ناجی ہے اور جسکے جل جاوین وہی اوسمین باقی رہیگا پھر دونون نے اپنے اپنے کپڑے اوتارے شیخ نے یہودی کے کپڑونکو لپیٹا پھر سبکو آگ مین پھینکدیا پھر آگ مین گھسے اور کپڑے لیکے دوسری جانب سے نکل آئے کپڑون کو کھولکے دیکھا تو شیخ کے کپڑے بیچ سالم سفید تھے اونکی میل کچیل کو آگ نے صاف کر دیا تھا اور یہودی کے کپڑے جل بھنکے خاک سیاہ ہوگئے باوجودیکہ اوسکے کپڑے ستور اور شیخ کے کپڑے ظاہر تھے جب یہودی نے ظاہر ظہور یہہ کرامت دیکھی تو مسلمان ہوگیا والحمد للہ المنعم المنان الذی اظھر دین الاسلام علی سائر الادیان وھدانا للدین القویم وجعلنا من امۃ النبی الکریم الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین امین ۔

حکایت ابو عبداللہ جلار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن میری والدہ نے والد سے مچھلی کی درخواست کی والد بازار گئے مین بھی اونکے ہمراہ تھا اونہون نے مچھلی خریدلی اور اس انتظار مین ٹہیرے رہے کہ کوئی حمال ملے تاکہ گھر تک اوٹھالیجاوے اتنے مین اونہون نے اپنے مقابل ایک لڑکا کھڑا ہوا دیکھا اوسنے کہا اے چچا تم چاہتے ہو کہ کوئی اسکو اوٹھالیجاوے والد نے کہا ہان پھر اوس لڑکے نے مچھلی کو اوٹھالیا اور ہمارے ساتھہ چلا راہ مین ہمنے اذان سنی لڑکے نے کہا موذن نے اذان دی مین چاہتا ہون کہ وضو کرون نماز پڑہون اگر تم راضی ہو تو خیر ورنہ تم مچھلی کو اوٹھالیجاؤ پھر وہ مچھلی کو رکھہ کے چلا گیا والد نے کہا ہم اولی ہین اسکے ساتھہ کہ مچھلی کے باب مین اللہ تعالے پر توکل کرین پھر ہم مسجد مین گئے نماز پڑہی لڑکے نے بھی نماز پڑہی جب ہم مسجد سے نکلے تو مچھلی اپنی جگہہ رکھی ہوئی تھی لڑکے نے اوسکو اوٹھایا اور ہمارے ہمراہ گھر تک آیا والد نے اسکا ذکر والدہ سے کیا اونہون نے کہا کہ تم لڑکے سے کہدو کہ بیٹھا رہے تاکہ ہمارے ساتھہ کھانا کھاوے اوس سے کہا تو اوسنے کہا کہ میرا روزہ ہے والد نے کہا کہ تو شام کو آجانا اوسنے کہا مین دن بھر مین ایک بار حمالی کرتا ہون دوبارہ پھر نہین کرتا سو مین شام تک مسجد مین رہونگا پھر مین تمہارے پاس آجاؤنگا غرضکہ وہ چلا گیا جب شام ہوئی تو وہ آیا ہم نے کہا کھانا کھایا جب کھا چکے تو ہمنے اوسکو طہارت کی جگہہ بتادی ہمنے اوسے دیکھا کہ اوسنے تنہائی

وخلوت پسند ہے ایک گھر مین ہمنے اوسے چھوڑ دیا ہمارے قریب ایک عورت گبھنی تھی تھوڑی رات گئی ہوگی کہ وہ اپنے پاؤن سے چلتی ہوئی آئی ہم نے اوس سے حال پوچھا وہ کہنے لگی کہ مینے یہہ کہا تھا کہ اے رب بحرمت ہمارے مہمان کے مجھے عافیت دے سو مین کھڑی ہوگئی پھر ہم اوس لڑکے کو تلاش کرنے لگے ناگاہ دروازے سب بند تھے اور لڑکے کا کچھہ پتا نتھا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اولیا رچھوٹے بڑے سب طرح کے ہوتے ہین بعض غلام ہوتے ہین بعض آزاد عورتون مین مردون مین بھی ہوتے ہین مجنون بھی ہوتے ہین عاقل بھی ہوتے ہین منجملہ لڑکون کے بلا دیمن مین ایک لڑکا بعض مشائخ کی اولاد مین سے تھا وہ لڑکون کے ساتھہ کھیلا کرتا تھا جو چیز اپنی خواہش کی لڑکے اوس سے مانگتے وہ فی الحال کھیلنے کی جگہہ اونکے لئے اوس چیز کو حاضر کردیتا تھا شیخ کو جب یہہ حال معلوم ہوا تو اونہون نے اوس سے کہا اے بیٹے تو مجھے فلان فلان چیز کھلا اوسنے کھلا دی جو چیز اونہون نے اوس سے طلب کی فی الحال اوسنے حاضر کردی شیخ نے اوسپر ہاتھہ پھیرا اور کہا اللہ تعالے تجھہ مین برکت دے تو مجھے فلان فلان چیز کھلا لڑکے نے اپنی عادت کے موافق طلب کی وہ چیز نہ آئی اوسوقت سے یہہ بات موقوف ہوگئی شیخ کی نظر سے وہ بات جاتی رہی اونہون نے اوسکے حق مین یہی امر مصلحت جانا اسلئے کہ اونکو شہرت وعجب وغیرہ کا اوسپر خوف ہوا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ابراہیم خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنی بعض سیاحتون مین ایسا رہا کہ دنون تک مینے نہ کسی آدمی کو دیکھا نہ کسی پرندے کو نہ کسی ذی روح کو ایکبار دیکھا کہ ایک شخص آیا مین نہین جانتا کہ وہ کہانسے نکل آیا اوسنے مجھہ سے کہا کہ تو اس درخت سے کہدے کہ اوسمین اشرفیان لگ جاوین مینے اوس سے کہا اوسمین نہ لگین پھر اوس شخص نے کہا تو ناگاہ اوس درخت کی ٹہنیون مین اشرفیان لٹکنے لگین مین اوسکے دیکھنے مین مشغول ہوا پھر مینے التفات کیا تو نہ وہ شخص تھا نہ اشرفیان تھین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور شیبان راعی حج کے لئے چلے جب ہم کسی راہ مین پہونچے تو ناگاہ ایک شیر ہم سے متعرض ہوا مینے شیبان سے کہا کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ یہہ کتا ہمارے سامنے آیا شیبان نے کہا اے سفیان تو نہ ڈر شیبان کا کلام سنتے ہی شیر نے کتے کیطرح اپنی دم ہلائی شیبان نے اوسکی طرف التفات کیا اور اوسکا کان ہلا مینے اوسسے کہا یہہ کیا شہرت کی بات ہے اونہون نے کہا یہہ کیا شہرت ہے اے ثوری اگر مین شہرت کو مکروہ نہ جانتا تو اپنا نماز دیکے تک اسی کی پیٹھہ پر لاد کے لیجاتا بعض صالحین کسی پہاڑ مین رہتے تھے جب بارش سردی ہوتی تو شیر اونکے پاس آتے بیٹھتے اونکو گرم کردیتے تھے ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ بعض اخوان صالحین نے مجھے خبر دی اونہون نے کہا کہ مین ایک دن اپنے نفس پر خفا ہوا مینے اوس سے کہا کہ مین تجھے مہالک مین پھینکونگا مین ایسی جگہہ تھا کہ وہانسے شیر قریب تھے مین وہان گیا اور شیر کے دو چھوٹے بچون کے درمیان مین لیٹ گیا گھڑی بھر کے بعد اونکا باپ آیا اور وہ اپنے مونہہ مین گوشت اوٹھائے ہوئے تھا جب اوسنے مجھے دیکھا تو گوشت کو اپنے مونہہ سے رکھہ کے مجھہ سے دور بیٹھہ گیا پھر اونکی ماں بھی مونہہ مین گوشت لئے ہوئے آئی جب اوسنے مجھے دیکھا تو گوشت کو پھینک مارا اور چلائی اور مجھپر حملہ کیا شیر نے اپنے ہاتھہ کے ساتھہ اوس سے ملاقات کی اور اوسکو منع کیا وہ بیٹھہ گئی دونون چپ بیٹھے رہے حرکت نہ کی پھر ہم گھڑی بھر تک ٹھیرے رہے اسکے بعد شیر آہستہ آہستہ آیا بچونکو نرمی سے پکڑا پھر اونکو ایک کے بعد ایک اونکی ماں کیطرف پھینکدیا مینے کہا یہہ عجیب لطف الٰہی ہے اپنے اولیا رکے ساتھہ ؛

حکایت بعض مشائخ پر کوئی حاکم خفا ہوا حکم دیا کہ اونکو شیر کے آگے ڈالدو جب وہ اوسکے آگے ڈالے گئے تو شیر اونکو سونگھنے لگا اور کچھہ ضرر نہ پہونچایا راوی نے یہہ کہا کہ وہ اونکے لئے اپنی دم ہلانے لگا شیخ سے کسی نے پوچھا کہ اوسوقت تمہارے دل کا کیا حال تھا اونہون نے کہا مین درندونکے جھوٹے اور اونکی لعاب مین فکر کرتا تھا یعنی اونکی طہارت مین اور جو اس باب مین علما کی گفتگو ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۹ فقہا کی ایک جماعت نے بعض شیوخ کی ملاقات کا ارادہ کیا جب وہ اونکی خدمت مین حاضر ہوئے تو اونہون نے اونکے پیچھے نماز پڑہی فقہانے اونکو قرات مین غلطی کرتے سنا انکا اعتقاد متغیر ہوگیا جب یہہ لوگ رات کو سوئے تو اوس رات سبکو نہانے کی حاجت ہوئی یہہ سب پچھلی رات سے نہانے کو گئے انہون نے اپنے کپڑے حوض کے پاس رکہدئے اور یہہ سب پانی مین اوترے اتنے مین ایک شیر آیا اور اونکے کپڑون پر بیٹہہ گیا انکو سردی کی شدت سے نہایت ایذا ہوئی دوسرے شیر کا ڈر اوسپر مزید ہوا اتنے مین شیخ تشریف لائے اور شیر کا کان پکڑا اور اوس سے کہا مینے تجہہ سے نہین کہدیا ہے کہ تو میرے مہمانون سے نہ چھیڑنا پہر فقہا سے فرمایا کہ تم ظاہر کی درستی مین مشغول ہوئے تو تم شیر سے ڈرے اور ہم باطن کی اصلاح مین مشغول ہوئے تو شیر ہمسے ڈرا رضی اللہ عنہ آنام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مینے بعض اخوان صالحین سے جنہون نے جنگل مین رہنا اختیار کیا تہا پوچہا کہ شیرون کے ساتہہ تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا کہ مجہے اللہ تعالے کی ہیبت کا لباس عنایت کیا گیا ہے سو مین شیرون کا شیر ہوگیا ہون جب وہ مجہے دیکہتے ہین تو بہاگ جاتے ہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۰ بعض صالحین کہتے ہین کہ سمنون کو مینے محبت مین کلام کرتے سنا وہ مسجد مین بیٹہے ہوئے تہے اتنے مین ایک چہوٹا سا پرندہ آیا پہر اونکے قریب آیا قریب آتے آتے اونکے ہاتہہ پر بیٹہہ گیا پہر اوسنے اپنی چونچ زمین پر ماری یہانتک کہ اوس سے خون بہا پہر مرگیا ایک دن اونہون محبت مین کلام کیا تو مسجد کی ساری قندیلین ٹوٹ گئین شیخ ابوالربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنی بعض سیاحتون مین تنہا تہا اللہ تعالے نے میرے لئے ایک پرندہ مقرر فرمایا جب رات ہوتی تو وہ میرے قریب اوترا رات بہر مجہسے بات چیت کیا کرتا مین رات کو اوس سے سنتا تہا کہ وہ یہہ کہتا یا قدوس یا قدوس جب صبح ہوتی تو اپنے پر پہڑپہڑاتا اور کہتا سبحان الرزاق سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات ملک شام کے گانون مین سے ایک گاؤن مین تہا کہ ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی چلا کے کہتا ہے مینے گناہ کیا پہر نہ کرونگا جب صبح ہوئی تو مینے لوگون سے اوس آواز کا حال پوچہا اونہون نے کہا کہ یہہ ایک پرندہ ہے مینے کہا اسکو کیا کہتے ہین اونہون نے کہا اسکو فاقد الفہ کہتے ہین یعنی یہہ اپنے دوست کو گم کئے ہوئے ہے پہر اوسیوقت مینے ایک آواز سنی اور کسی شخص کو نہین دیکہا کہ وہ یہہ دو شعر پڑہہ رہا ہے ؎

طیر تخیل بارض الشام اقلقه	ذکر الحبیب له نطق باضماری	یقول اخطات حتی الصبح یسعدنی	صوت شجی بکی وقت اسحاری

حکایت ۱۱ مروی ہے کہ ابومسلم خولانی رضی اللہ عنہ ارض روم کے غزوے مین مسلمانون کے ساتہہ تہے سردار لشکر نے ایک ٹکڑا لشکر کا کسی جگہہ روانہ کیا اور اوسکے درمیان مین ایک دن مقرر کیا پہر وہ دن آگیا اور لشکر نہ آیا سردار کو اور مسلمانون کو غم ہوا ابومسلم کا نیزہ زمین مین گڑا ہوا تہا یہہ اوسکی طرف نماز پڑہ رہے تہے ایک پرندہ آیا اور نیزے کے سر پر بیٹہہ گیا اور کہا کہ لشکر صحیح سالم ہے اور غنیمت حاصل کی ہے عنقریب فلان دن فلان وقت تمہارے پاس آئیگا ابومسلم نے کہا اللہ تعالے تجہپر رحم کرے تو کون ہے پرندے نے کہا مین مومنین کے دلون سے حزن کا دور کرنیوالا ہون پہر جس دن جس وقت اوسنے کہا تہا اوسیدن اوسیوقت لشکر آگیا ؛

حکایت ۱۲ بعض مشائخ کہتے ہین کہ ایک دن فرات کے کنارے پر میرا گزر ہوا تازی مچہلی کو میرا جی چاہا ناگاہ پانی نے ایک مچہلی میری طرف پھینکدی اور ایک آدمی دوڑتا ہوا کہتا ہوا آیا کہ مین تیرے لئے اسکو بہون دون مین نے کہا ہان اوسنے مچہلی کو بہون دیا مین بیٹہہ گیا اور اوسکو کہایا ؛

حکایت ۱۳ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد شونیزیہ مین گیا مین نے وہان دیکہا کہ ایک جماعت فقرا کی کرامات اولیا مین گفتگو کر رہی ہے ایک فقیر نے اونمین سے کہا کہ مین ایک ایسے آدمی کو پہچانتا ہون کہ اگر وہ اس ستون سے کہے کہ تو آدہا سونے کا آدہا چاندی

کا ہوجاتو ہوجاوے حضرت جنید فرماتے ہین کہ مینے دیکھا تو وہ ستون نصف چاندی کا اور نصف سونے کا ہوگیا تھا ٭

حکایت ۱۸ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نزدیک ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کے تھا ہمنے طاعت اشیا کا اولیا کے لیئے ذکر کیا ذوالنون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ طاعت سے ہے کہ اگر مین اس سخت کو کہون کہ یہہ گھر کے چارون کونون مین دور کرے پھر اپنی جگہہ آجاوے تو وہ ایسا کرے راوی کہتا ہے کہ سخت نے چارون کونونمین دور کیا اور اپنی جگہہ آگیا وہان ایک جوان آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ رونے لگا یہانتک کہ اوسیدم مرگیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ۱۹ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ منیٰ کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر تھے اونہون نے کہا اگر کوئی ولی اولیا اللہ تعالے اسی اس پہاڑ کو ہلنے کا حکم کرے تو وہ ہلنے لگے پھر وہ پہاڑ ہل گیا اونہون نے اوس سے کہا ٹہیر جا میرا یہ تیرے ساتھہ یہہ ارادہ نتھا مینے تو صرف مثل بیان کی تھی پھر وہ ٹہیر گیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ۲۰ ابو عمرو زجاجی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جنید رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا مین حج کو جاتا تھا اونہون نے مجھے ایک درہم صحیح دیا مینے اوسکو اپنی تہمد مین باندہ لیا جب کسی منزل مین اوترتا تو وہان میری کارروائی ہوجاتی تھی اوس درہم کی ضرورت نہین ہوتی تھی جب مین حج کرچکا اور لوٹکے آیا تو خدمت جنید رضی اللہ عنہ مین حاضر ہوا اونہون نے اپنا ہاتھہ بڑہایا اور کہا لاینے اونکو وہ درہم دیدیا فرمایا کیون کیسی مہر تھی مینے عرض کیا کہ نافذ مہر تھی رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ۲۱ ابو نصر سراج رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم تستر مین داخل ہوئے ہمنے سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے محل مین ایک مکان دیکھا کہ لوگ اوسکو بیت السباع کہتے تھے ہمنے لوگون سے اسکا حال پوچھا اونہون نے کہا کہ سہل کے پاس درندے آیا کرتے تھے وہ اونکو اس گھر مین داخل کرتے اونکی مہمانی کرتے اونکو گوشت کھلاتے تھے ابو نصر کہتے ہین کہ سارے تستر والے اس بات پر متفق ہین اسکا انکار نہین کرتے اور یہہ لوگ ایک جم غفیر ہین رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ۲۲ اکثر رجبہ والے کرامات اولیا کا انکار کرتے تھے ایک دن شیخ جابر رجبی رضی اللہ عنہ شیر پر سوار ہوئے اور رجبہ مین گئے اور کہا کہ وہ لوگ کہان ہین جو اولیا اللہ کو جھٹلاتے ہین اسکے بعد وہ لوگ انکار سے باز رہے ٭

حکایت ۲۳ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک دن ابتدا مین شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ لکڑی لینے کے لیئے گئے شیر آیا اور اوسنے انکے گدہے کو پھاڑ کہایا اونہون نے اوس سے کہا تو میرے گدہے کو کہاتا ہے اب مین کس چیز پر اپنی لکڑیان لادونگا قسم ہے عزت معبود کی کہ اونکو تیری ہی پیٹھہ پر لادونگا پھر لکڑیان اوٹھاکے اوسکی پیٹھہ پر لادین شہر کے دروازے تک اوسکو ہانکتے لائے پھر لکڑیان اوتارلین اور اوس سے کہا چلا جا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ۲۴ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مجھے بعض سادات نے خبر دی وہ کہتے ہین کہ مین خلوت مین تھا مین ایک رات بعد نماز عشا کے بیٹھا ہوا جاگتا تھا مینے خلوت مین اپنے ساتھہ دو آدمیون کو دیکھا اور دروازہ اندر سے بند تھا مین نہین جانتا کہ وہ کدہر سے آئے گھڑی بھر میرے ساتھہ باتین کین احوال فقرا کا ہمنے ذکر کیا اور یہہ قصہ بعض بلاد شام مین ہوا تھا اونہون نے مجھہ سے ذکر کیا کہ ایک شخص شام مین ہے اور اوسکی ثنا و صفت کی اور کہا کہ وہ اچھا آدمی ہے کاش وہ جان لیتا کہ وہ کہان سے کہاتا ہے پھر مجھہ سے کہا کہ تو اپنے فلان دوست سے ہمارا سلام کہنا اور اوسکا نام لیا مینے کہا تم اوسکو کہانسے جانتے ہو وہ تو حجاز مین ہے اونہون نے کہا ہم سے مخفی نہین ہے پھر وہ محراب کیطرف بڑہے مین سمجھا کہ وہ نماز پڑہا جاتے ہین پھر وہ دیوار مین سے نکل گئے رضی اللہ عنہما ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مصیصہ مین جبل نور پر تھا میرے پاؤن مین بڑی ہڈی گھسگئی مینے بہت جہد کیا کہ اوسکو نکالون مگر نہ نکلسکا بہت دن تک وہ میرے پاؤن مین رہی یہانتک کہ وہ ورم کرآیا پھول گیا نکالا پڑگیا مشک کیطرح ہوگیا مین ایک درخت کے نیچے پڑا ہوا تھا مجھپر نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا مجھے بو معلوم ہوئی ہے آنکھ کھولی ناگاہ ایک کالا سانپ اپنا مونہہ اوس جگہہ پر رکھے ہوئے تھا جسمین ہڈی تھی وہ اوسکو چوسنے لگا پیپ اور خون پینے لگا مینے آنکھ بند کرلی وہ چوستا خون پیتا رہا یہانتک کہ ہڈی تک پہونچا اوسکو ہلایا اور نکال ڈالا پھر مجھے ایک چیز نرم معلوم ہوئی کہ اوسنے میرے پاؤن پر مسح کیا مجھے نہین معلوم کہ وہ اوسکی زبان تھی یا دُم تھی پھر مین بیٹھہ گیا ناگاہ خون اور ہڈی پڑی ہوئی تھی مین نہین جانتا کہ میرے کونسے پاؤن مین درد تھا میری ساری ایذا و تکلیف دور ہوگئی والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً فسبحان اللہ اللطیف الخبیر الذی ھو علی کل شئ قدیر ۔

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بکریون کے چرواہے پر میرا گزر ہوا مینے اوس سے کہا کیا تیرے پاس گھونٹ بھر پانی یا دودھ ہے اوسنے کہا ہان تجھے ان دونون مین سے کون زیادہ پسند ہے مینے کہا پانی اوسنے اپنا عصا ایک سخت پتھر پر مارا جسمین کوئی درار نہ تھی اوسمین سے پانی بہ نکلا مینے اوس مین سے پیا برف و شہد سے زیادہ ٹھنڈا میٹھا تھا مین متعجب رہگیا اوسنے کہا تو تعجب مت کر اسلئے کہ بندہ جب اپنے مولی کی اطاعت کرتا ہے تو ہر چیز اوسکی مطیع ہوجاتی ہے ۔

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن سے نکلے اور اونکے ہمراہ مہمان تھے ناگاہ ہرن جنگل مین جارہے تھے اور پرندے ہوا مین اڑ رہے تھے حضرت سلمان نے فرمایا تمہین چاہیے کہ تم مین سے ایک ہرن اور ایک پرند موٹا میرے پاس آجاوے میرے یہان مہمان ہے مین اوسکا اکرام چاہتا ہون وہ دونون فوراً آگئے اوس آدمی نے کہا سبحان اللہ کیا تمہارے لئے یہ پرند ہوا مین مسخر ہین سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے دیکھا ہے کہ کسی بندے نے اللہ تعالے کی اطاعت کی ہو پھر کسی چیز نے اوسکی نافرمانی کی ہو رضی اللہ عنہ ۔

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے بعض صالحین نے خبر دی وہ کہتے ہین کہ مین بعض اولیاء صالحین کی ملاقات کے لئے گیا ایک شخص میرے ہمراہ ہوا جب ہم اونکے پاس پہونچے اور اونکو سلام کیا تو وہ ہمارے لئے ایک بڑے پیالے مین کھانا لائے جس مکان مین ہم تھے اوسکے دو دروازے تھے ایک بڑا ایک چھوٹا وہ اوس پیالے کو چھوٹے دروازے سے لائے وہ اوس دروازے سے نہ آسکا اونھون نے ایک سخت چیز مارا ہمنے دیکھا کہ پیالہ بعض بعض کے ساتھہ ملگیا جیسے کپڑا کہ بعض کو بعض پر لپیٹتے ہین پھر وہ اندر آئے اور پیالے کو ہمارے آگے رکھدیا ہمنے اوسے دیکھا کہ وہ کھلتا فراخ ہوتا جاتا تھا یہانتک کہ اپنی پہلی حالت پر آگیا اور وہ اوسکو چھوٹے دروازے سے اسلئے لائے کہ ہم اونسے اس کرامت کو دیکھہ لین میرا رفیق اونپر انکار کرتا تھا پھر اوسنے استغفار و توبہ کی رضی اللہ عنہ ۔

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ شیخ عارف باللہ کبیر سفیان یمنی رضی اللہ عنہ ایک وقت عدن مین داخل ہوئے اونسے کسی نے کہا کہ یہان ایک یہودی ہے اوسکو سلطان نے بعض جہات پر حاکم کیا ہے اوسکو منصب کبیر مرتبہ عالیہ حاصل ہوا ہے سلطان اوسکی اردلی مین چلتے ہین اور جب وہ بیٹھتا ہے تو سلطان اوسکے سر پر کھڑے رہتے ہین شیخ سفیان اوسکے پاس تشریف لیگئے یہ اوس زمانے مین ریاضت و تجرد مین تھے لباس فقیرانہ رکھتے تھے انھون نے اوس یہودی کو کرسی پر بیٹھا پایا سلطان اوسکی خدمت مین اوس سے نیچی زمین پر کھڑے ہوئے تھے جب یہ اوسکے پاس پہونچے تو اوس سے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ یہودی چیخا اور اپنے لشکر سے فریاد چاہی وہ شیخ کے ساتھہ بے ادبی نکرسکے انھون نے پھر دوبارہ سہ بارہ شہادت اوسپر عرض کی وہ ہر بار اپنے لشکر کو پکارتا تھا وہ کچھہ نکرسکتے تھے تیسری بار کے بعد

شیخ نے یہودی کے بال یا کہا اوسکی مینڈیان اپنے بائین ہاتھہ سے پکڑین اور چھوٹی چھری جو اونکے پاس تھی اوسکو اپنے سیدھے ہاتھہ مین لیا اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر اور اوسکے ذبح کرنے کے ساتھہ قرب الی اللہ حاصل کیا پھر لوٹ کے اپنی جگہہ آگئے یہہ جامع مسجد مین بیٹھا کرتے تھے یہہ خبر امیر کو پہونچی اوسنے اس بات کو سچ نہ جانا اور بعید سمجھا اسلیے کہ مقتول خدام سلطان اور اوسکے خاص لوگون مین سے تھا خاصکر قاتل کا ذکر کیا کہ وہ ایک مسکین آدمی ہے پھر یہہ خبر متواتر امیر کو پہونچی اوسنے اپنے غلامونکو حکم دیا کہ اوسکو میرے پاس لاؤ وہ جامع مسجد کیطرف گئے شیخ تک نہ پہونچ سکے ناکام لوٹکے امیر کے پاس گئے امیر اپنے لشکر مین سوار ہوکے جامع مسجد تک آیا اونمین سے کوئی قادر نہوا کہ مسجد مین گھسے شیخ کیطرف بے ادبی سے ہاتھہ بڑہانا کیسا اب امیر سمجھہ گیا کہ یہہ شخص اللہ تعالے کیطرف سے محفوظ ہے لوٹ گیا اور اپنی جان پر سلطان کے مواخذے سے ڈرا اسلیے کہ شہر علاقۂ سلطان مین ہے پھر اہل عقل ورائے سے مشورہ کیا کہ اسباب مین کیا کرے بعض عقلانے اوس سے کہا کہ یہہ لوگ اولیا رہین انکی مقاومت کوئی نہین کرسکتا یہی لوگ بعض بعض کی مقاومت کرسکتے ہین لحج مین ایک آدمی اولیا رہین سے ہے اوسکو عایدی کہتے ہین تو اوسکو آدمی بھیج کے بلاؤ اوسنے اسکا شکوہ کرغرضکہ اونکی طرف آدمی بھیجا وہ آئے اوسنے شکوہ کیا اور اونکے پیچھے پڑا کہا مین چاہتا ہون کہ قاتل شہر سے نکلنے نہ پاوے یہانتک کہ مین سلطان کو خبر کرون اور وہان سے میرے پاس جواب آجاوے عایدی نے کہا ہان انشاء اللہ تعالے پھر عایدی اوسکے پاس سے چلے شیخ سفیان کے نزدیک آئے ان دونون کے درمیان مین صحبت اور دوستی تھی جو کام انہون نے کیا عایدی نے اوسکا شکریہ ادا کیا اور کہا تونے ایک پتھر مسلمانون کی راہ سے اوکھیڑ ڈالا پھر اونسے کہا کہ تو ہمارے ساتھہ یہانسے نکل کر چلین پھر یہہ دونون چلے یہانتک کہ قید خانہ کے دروازے تک پہونچے عایدی نے داروغہ سے کہا اس آدمی کو پکڑ اسکے بیڑیان ڈال اسکو قید کر سفیان نے اپنے پاؤن بیڑیون کے لئے پھیلا دئے اور کہا حکم سنا مانا پھر وہ قید کئے گئے کئی دنون تک قید مین رہے جب چاہتے تھے بیڑیون کو اپنے پاؤن مین رہنے دیتے تھے جب چاہتے اوسکو کھولڈالتے پھینکدیتے تھے جب جمعے کا دن ہوا اور نماز کا وقت آیا تو بیڑیون کو کھول ڈالا جامع مسجد کو چلے گئے مسجد لوگون سے بھری ہوئی تھی یہہ اندر گھسے یہانتک کہ امیر کے قریب پہونچے پھر لوگون کی طرف دیکھا اور کہا چار تکبیرین کے ساتھہ ان مردون پر نماز پڑہتا ہون اللہ اکبر پھر مسجد سے نکل گئے قید خانے کیطرف لوٹ گئے اور کئی دن تک اوسمین رہے یہانتک کہ سلطان کا جواب آیا کہ اونکو چھوڑ دو ہم اونسے اپنی سلامتی چاہتے ہین اونہون نے تو اس سے پہلے دعوی کیا تھا کہ یہہ شہر اونکے ہین اور سلطنت اونکی ہے ہماری نہین پھر وہ قید سے نکل گئے اور کچھہ دباؤ سلطان کا شیطان کا اونپر نرہا ایک دن یہہ سلطان کے پاس گئے اوس سے کہا کہ تو میرے بلاد سے نکل جا اور یہہ ماجرا اُبین مین ہوا تھا یہہ شہر عدن سے دو منزل پر واقع ہے سلطان وہانسے ڈرتا ہوا نکل گیا لحج عدن سے ایک منزل ہے ٭

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ شیخ ابوالغیث مشہور رضی اللہ عنہ کا خادم اور بادشاہ کا غلام آپسمین لڑے شیخ کے خادم نے سلطان کے غلام کو مارا یہہ خبر سلطان کو پہونچی سلطان نے حکم دیا شیخ کا خادم قتل کیا گیا یہہ خبر شیخ کو پہونچی اونہون نے گھڑی بھر اپنا سر جھکایا پھر کہا مجھے حراست سے کچھہ واسطہ نہین مین مشباب سے اترتا ہون اور کمیتی کو چھوڑے دیتا ہون اوسیوقت سلطان قتل کیا گیا اوسکا بیٹا ملک مظفر رحمہ اللہ شیخ کی خدمت مین استغفار کرتا ہوا اونکا جوتا اپنے سر پر رکھے ہوئے یا کہا اپنی گردن مین ڈالے ہوئے حاضر ہوا شیخ نے اوس سے کہا تو کیا چاہتا ہے اوسنے کہا ملک شیخ نے فرمایا مینے تجھے والی کردیا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مشباب بکسر میم وسکون شین مکان بلند کو کہتے ہین جو کہ لکڑیان کھڑی کرکے اوسپر چھپر بنایا جاتا ہے کمیتی کا محافظ اوسپر بیٹھتا ہے ٭

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ بعض ائمۂ اشراف نے بعض جبال یمن پر غلبہ کیا پھر تہامہ کیطرف آنا چاہا شیخ ابوالغیث یمنی رضی اللہ عنہ نے ولی کبیر فقیہ عالم ذوالمناقب والمفاخر صاحب کرامات ظواہر محمد بن اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ مینے بسبب

ظہور فتن کے بلاد یمن سے سفر کرنیکا ارادہ کیا ہے تم بھی اس بات پر میرے موافق ہو یا نہین فقیہ محمد نے اونکو جواب لکھا کہ میرے اہل و قرابت کثرت سے ہین اون سبکے ساتھ سفر کرنا مجھپر دشوار ہے اور یہہ بھی نہین ہوسکتا کہ مین چلا جاؤن اور اونکو چھوڑ جاؤن پھر یہہ لکھا کہ تمپر لازم ہے کہ تم اپنی جہت کی حفاظت کرو مین اپنی جہت کا نگہبان رہون جب یہہ بات شیخ ابو الغیث کو پہونچی تو اونہون نے کہا بہتر ہے پھر فی الحال امام مذکور مارا گیا یا مرگیا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ۲۵ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے بعض صالحین نے خبر دی کہ بیس برس سے دنیا بدصورت بڑھیا کی شکل مین میرے پاس آتی رہتی ہے ایسی بدہیئت ہے کہ مین اوسکی طرف دیکھہ نہین سکتا میرے لئے اس قسم کا کھانا پینا لاتی ہے کہ اوسکی مثل مینے کبھی نہین چکھا اور نہ مین اوسکے مزے بو رنگ کا وصف بیان کرسکتا ہون نہ اوسکے برتن کے حسن و رنگ و جنس کا مجھہ سے بیان ہوسکتا ہے جسمین وہ کھانا رکھا ہوتا ہے اور ہر ایک اس طعام و شراب مین ہر ایک عمدہ چیز حلوا گوشت شہد دودھ وغیرہ کا مجھے مزہ ملتا ہے اور وہ بعینہ یہہ نہین ہوتا اونہون نے یہہ بھی کہا کہ میرے پاس درندے شیر چیتے وغیرہ آتے ہین جنگل مین میرے قریب بیٹھتے ہین اور ہر درندہ جو میرے پاس آتا ہے وہ بیٹھنے مین لیٹنے مین میری موافقت کرتا ہے اگر مین بیٹھون تو وہ بھی بیٹھتا ہے مین لیٹون تو وہ بھی لیٹتا ہے ہرن کا شکار کرتا ہے اوسکو لاکے میرے پاس کھاتا ہے اگر رات مین کسیکو میری طرف آتا دیکھتا ہے تو اپنا ہاتھہ زمین پر مارتا ہے تاکہ مین جاگ اٹھون اور یہہ بھی کہا کہ بعض وقت بہت سے اولیاء انس و جن سے میری ملاقات ہوئی اور ہر رات عشا کی نماز کے بعد ہمپر ایک بڑا دسترخوان اوترتا ہے اوسپر ایسا عمدہ کھانا ہوتا ہے کہ بیان کرنیوالے اوسکا وصف بیان نہین کرسکتے ہین اوسمین ہر ایک عمدہ چیز کا مزہ ہوتا ہے پھر ہم جمع ہوتے ہین بعض اوقات مین چار سو آدمی کے قریب تک نوبت پہونچ جاتی ہے ہمارا کھانا اوسمین سے کچھہ کم نہین کرتا اور یہہ بھی کہا کہ فاقے کے زمانے مین مجھپر ایک خوان ہوا سے اوترتا ہے اگر مین اوسکی طرف التفات کرتا ہون تو وہ لوٹ جاتا ہے اور جو عبادت مین مشغول رہتا ہون اوسکی طرف التفات نہین کرتا تو وہ اوترتے اوترتے میرے آگے گر پڑتا ہے پھر مین اوسمین سے بقدر حاجت کھالیتا ہون میرے ابتداے حال مین پہلے پہل جو یہہ خوان اوترا وہ ساتوین رات تھی اللہ عزوجل کیطرف منقطع ہونے سے بعد اسکے کہ مجھے سخت بھوک لگی اور سب سے بڑھکر جو مجھپر تکلیف گزری وہ پانچوین رات تھی اسکے بعد پھر سہل ہوگیا اور اوسکے ساتھہ ایک نور عظیم اوترا کہ اوسنے عالم کو بھر دیا اور یہہ بھی کہا کہ میرے پاس شیاطین آتے تھے اہوال عظیمہ کے ساتھہ مجھے ڈراتے تھے اونکا بادشاہ بہت سے لشکرون ہتھیارون سامان و اسباب کے ساتھہ آتا اوسکے لشکرون مین طبل بجائے جاتے میرے آگے سے لشکر گزرتے اونپر عمدہ لباس ہوتا اسیطرح بعض وقت میرے سامنے ایسی بڑی چیز گزری کہ دیکھنے والے کو ڈرا دے اوسکے ستر سر تھے اسکے سوا اور بہت سے عجائب و کرامات بیان کئے ؛

حکایت ۲۶ بعض مشائخ نے ایک عورت کو پیام نکاح بھیجا اوسکے گھر والون نے کہا ہم اس شرط سے نکاح کرتے ہین کہ ایک لونڈی ہماری لڑکی کی خدمت کیا کرے شیخ کو قدرت نہ تھی کہ لونڈی خریدین انہون نے اپنے ایک مصاحب سے اسکا ذکر کیا اوسنے کہا مین خود لونڈی خادم بن جاؤن گا تم اون لوگون کے پاس جاؤ اور اونسے کہو کہ خدمت کے لئے لونڈی میرے پاس موجود ہے لیکن وہ لونڈی یہہ کہتی ہے کہ جس مکان مین وہ رہتی ہے وہین تنہا خدمت کریگی نہ وہ تمہین دیکھے نہ تم اوسکو دیکھو غرضکہ شیخ اونکے پاس گئے اور یہہ بات اونسے کہی اونہون نے کہا بہتر ہے جبکہ وہ خدمت کریگی جسکو ہم چاہتے ہین تو ہمکو اوسکے دیکھنے کی کچھہ حاجت نہین ہے پھر انکا نکاح ہوگیا یہہ اپنے دوست کو لائے اور ایک تنہا مکان مین اوسکو چھوڑ دیا یہہ شخص سیاہ فام تھے انکی ڈاڑھی نہ تھی یہہ آٹا پیسنے بیٹھتے انکے مونہہ پر برقع پڑا ہوا ہوتا تھا اور عورت سمجھتی تھی کہ یہہ لونڈی ہے شیخ راشد اپنی بی بی کے پاس سے عبادت کے لئے جاتے تھے بی بی نے انکے جانے کا ذکر عورتون سے کیا اونہون نے کہا کہ شیخ شاید لونڈی کے پاس جاتے ہین

جب شیخ رات کو چلے تو بی بی بھی انکے پیچھے چلین تاکہ دیکھین کہ وہ لونڈی کے پاس ہین یا نہین بی بی نے دیکھا کہ لونڈی نماز پڑھ رہی ہے اور چکی خود بخود چل رہی ہے انکو تعجب ہوا اور شیخ کو وہان نہ پایا یہہ لوٹ آئین اور چپ رہین یہانتک کہ شیخ تشریف لائے انہون نے اونسے اسکا ذکر کیا کہا کہ مینے دیکھا کہ لونڈی نماز پڑھتی تہی اور چکی خود بخود چل رہی تھی شیخ نے فرمایا وہ لونڈی نہین ہے وہ تو میرے فلان دوست ہین بی بی نے کہا مین اللہ تعالے سے توبہ کرتی ہون مین خود وہ لونڈی ہون جو تم دونون کی خدمت کرے رضی اللہ عنہا ؛

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیخ مفرج غلام حبشی ولی عظیم الشان تہے اللہ تعالے نے بدون اسباب معلومہ اور بغیر مقدمات معہودہ کے اونکو برگزیدہ فرمایا تہا اونکے حق معہود سے اونکو اخذ کر لیا تہا یہہ ایسا بڑا جذب تہا کہ چھہ مہینے تک اوسی مین رہے اس مدت مین نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا جب اونکے مالک نے اونکا حال متغیر دیکہا تو اونکو مارا مارنے سے کچھہ اثر نہ کیا اوسکو گمان ہوا کہ اونکو جنون ہے ایک اور شخص کو اونکے مارنے کے لیے بلایا تاکہ اونکو افاقہ ہو غذا کہانے لگین یہہ مانع الا اپنے زعم مین جنیہ سے کہتا تہا کہ نکل جا شیخ مفرج کہتے کہ وہ نکل گئے یعنی انکا نفس پہر اونکے پاؤن مین بیڑیان ڈالکے چلے گئے پہر اونکے پاس آئے تو دیکہا کہ بیڑیان ایک کنارے مین پڑی ہین وہ دوسری طرف ہین پہر اونکو حبس کرکے چلے گئے اونکو دیکہا کہ اوس مکان سے باہر ہین جسمین اونکو قید کیا تہا جب کثرت سے اونکی کرامتین دیکہین تو پرندون کی کئی بچے تمنے ہوئے لائے انہون نے اونسے کہا کہ اوڑ جاؤ وہ اللہ تعالے کے حکم سے زندہ ہوکے اوڑ گئے اسکے بعد لوگون نے سکوت کیا اور اونکی کرامتین متواتر ہونے لگین اونکی ولایت مشہور ہوگئی انکے برکات ظاہر ہوئے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابوعبداللہ قرشی نے ابویزید قرطبی رضی اللہ عنہ سے اونکے ابتدا حال کی کیفیت پوچہی اس امید سے کہ انکو فائدہ ہو شیخ ابویزید شیخ ابوعبداللہ کے پیر تہے شیخ ابویزید نے فرمایا اے بیٹے وہ ایک غریب امر ہے مجہے اس طریق مین نہین داخل کیا مگر ایک امر مزعج نے مین ایک تاجر تہا عطارون مین میری دکان تہی مین وہ سامان بیچتا تہا جو عزیز الوجود اور قیمتی ہوتا تہا اور میرا لباس بہی اسی قسم کا ہوتا تہا مین ایک دن نماز صبح کی قضا ادا کرنے کے لیے جامع مسجد مین گیا جب مین نماز پوری کر چکا تو مینے اپنے پیچہے ایک بڑا حلقہ دیکہا مین اوسمین گیا مجہے اوس زمانے مین صالحین کا کچھہ علم نہا ہان اسقدر جانتا تہا جیسا کہ عوام کہتے ہین کہ یہہ لوگ جنگلون پہاڑون مین ہوتے ہین پہر مین اوس حلقے پر جاکے کہڑا ہوا مینے ایک پڑہنے والے کو سنا کہ وہ صالحین کی حکایات اور اونکے مجاہدات کے قصے پڑہ رہا تہا جیسے حکایت ابویزید رضی اللہ عنہ کی مینے اپنے جی مین اتنی آواز سے کہ سوا میرے پاس والے کے اور کوئی نہ سنے یہہ کہا کہ سبحان اللہ ایسی باتین کتابون مین تدوین کیجاتی ہین ایک شخص نے مجہہ سے کہا کہ اور کس چیز کے ساتہہ کتابین تدوین کیجاتی ہین مینے کہا یہہ شخص جو حکایت کر رہا ہے شبیہ کذب ہے کہ ایک شخص سال بہر تک پانی چہوڑ دے اور زندہ رہے اوس آدمی نے کہا کہ تو انکار کرتا ہے اس امر مین کہ مین اوس سے بات چیت کر رہا تہا کہ ناگاہ حلقے مین سے ایک شخص بولا اوسپر سلہام تہا اوسکے اطراف کی درخت نے کہا لیا تہا اوسنے اپنا سر میری طرف اوٹہایا اور کہا کہ تجہے اس سے شرم نہین آتی کہ تو صالحین مین گفتگو کرتا ہے مینے کہا کہ صالحین کہان ہین پہر مین اونکو چہوڑ کے چلا آیا اور مین متعجب تہا قریب ظہر کے مین اپنی دوکان مین بیٹہا ہوا حسب عادت بیع و شرا کر رہا تہا کہ ناگاہ وہی شخص صاحب سلہام وہان سے گزرا مینے اوسکو دیکہہ لیا اوسنے مجہے نہین دیکہا وہ چلا گیا پہر لوٹ کے آیا گویا وہ مجہے تلاش کرتا تہا اوسنے مجہہ سے کہا سلام علیک مینے کہا وعلیکم السلام پوچہا تیرا کیا نام ہے مینے کہا عبدالرحمن پہر کہا تو مجہے پہچانتا ہے مینے کہا ہان تو وہی آدمی ہے جس سے مینے حلقے مین کلام کیا تہا پہر کہا کہ تو اوسی عقیدے پر ہے یا تو نے توبہ کی مینے کہا میرا کوئی ایسا عقیدہ نہین ہے جس سے مین توبہ کرون دوکان کے آگے ایک پتہر تہا اوسنے اپنا سینہ اوسپر ٹکایا اور کہا اے ابویزید عمل صالحین مین تو کیا کتنا ہے مینے کہا وہ لوگ کہان ہین اوسنے کہا ہان بانارون مین ایسے آدمی چلتے ہین کہ اگر اونمین کا ایک شخص اسطرح سے کہے اور ایک پتہر کیطرف اشارہ کیا جو کہ میرے پاس دکان کے میدان مین تہا وہ پتہر اوسکے

ساتھہ ہل گیا پہر اوسمین دو شگاف پڑ گئے اون دونون مین لوگون کی امانتین تھین مینے دوڑ کے اون دونو کو پکڑ لیا اور اونکی جگہہ اونکو پہیر دیا پہر مینے کہا کیا اسکی مثل بہی آدمی کو قدرت دیجاتی ہے اوسنے کہا یہہ کیا چیز ہے اوسکے مقابلے مین جسمین انسان حکم کرتا ہے مینے کہا اسکے سوا اور کچھہ چیز ہین حکم کرتا ہے اوسنے کہا اگر وہ دکان سے کہے کہ تیرے مکان سے اوکہڑ جاوے تو اوکہڑ جاوے مینے دیکہا کہ دوکان نے دو حرکتین کین کوئی شیشہ کوئی برتن نہ بچا کہ اوسنے حرکت نہ کی ہو یہانتک کہ مین ڈرا کہ کہین مجہپر منطبق نہوجاوے پہر مین حیرت کرتا رہگیا اور وہ مجہے چہوڑ گیا اور وہ نہایت عقلمند تہا مینے کہا جب مجہہ جیسے کی عمر دکان مین فنا ہو تو اوسکو ایسے لوگون کی ملاقات کیونکر ممکن ہوسکتی ہے جب صبح ہوئی تو مین کلام قوم سننے کے لئے گیا یہہ سننا اور ہی تہا قسم ہے اللہ کی کہ اس سننے نے مجہمین اتنی گنجایش باقی نرکہی کہ مین دکان تک جاؤن پہر مین اپنے ماموں کے پاس گیا اور اونکو گہنیان دیدین صاحب دکان نہی تہے اونہون نے پوچہا تو کہان جاتا ہے مینے اونسے کہا مین انشاء اللہ تعالے ابہی آتا ہون اونکو میرے قصد کا علم نتہا پہر مین اسکے بعد دکان کیطرف لوٹ کے نہین گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شعوانہ رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوا اونہون نے اوسکی بہت اچہی تربیت کی جب وہ جوان ہوا تو اوسنے اونسے کہا اتا مین اللہ تعالے کے ساتھہ تمسے چاہتا ہون کہ تم مجہے اللہ سبحانہ کو ہبہ کردو وہ بولین بیٹا ملوک و رؤسا کو وہی لوگ ہدیہ مین دیئے جاتے ہین جو کہ ادب و تقوی والے ہوتے ہین انکے سوا اور لوگ اونکے ہدیے کے لایق نہین ہین بیٹا ابہی تو ناتجربہ کار ہے تو نہین جانتا ہے کہ تیرے ساتھہ کیا ارادہ ہے ابہی تیرے لئے یہہ وقت نہین آیا ہی وہ لڑکا رک گیا اونسے کچھہ نہ کہا ایک دن یہہ لڑکا لکڑی لینے کے لئے پہاڑ کیطرف گیا اسکے ساتھہ ایک جانور تہا جب وسط پہاڑ مین پہونچا تو سواری سے اترا لکڑیان چننے لگا اور اونکو رسی مین رکہتا جاتا تہا یہانتک کہ ایک گٹھا جمع کرلیا اوسکو رسی سے باندہا جانور کو ڈہونڈنے لگا تاکہ لکڑیان اوسپر لادے اتنے مین ایک درندہ آیا اوسنے اوسکو پہاڑ کہایا اسنے اپنا ہاتھہ درندے کی گردن مین ڈالا اور اوس سے کہا اے اللہ کے کتے مجہے قسم ہے اپنے مالک کی کہ مین ضرور ہی اپنی لکڑیان تیرے پیٹہہ پر لادونگا جیسے کہ تونے میرے جانور پر ظلم کیا پہر لکڑیان اوسکی پیٹہہ پر لاددین اور اوسکو کہینچکر لے چلے وہ اونکے حکم کا فرمانبردار تہا یہانتک کہ اپنی مان کے گہر تک پہونچے دروازہ ٹہونکا وہ بولین دروازے پر کون ہے انہون نے کہا ولدك الفقير الى رحمة الله رب الارباب اونہون نے دروازہ کہولا جب دیکہا کہ لکڑیان خیر کی پیٹہہ پر لدی ہوئی ہین تو بولین کہ بیٹا یہہ کیا ہے انہون نے قصہ بیان کیا بہت خوش ہوئین اور جان لیا کہ بیشک اللہ جل جلالہ کو اسکے حال پہ عنایت ہے اور اوسکو اپنی خدمت کے لئے پسند کرلیا کہنے لگین بیٹا اب تو ملوک کی خدمت کے لایق ہوگیا تو جاہیئے تجہکو اللہ عزوجل کے لئے ہبہ کردیا اور تو اوسکے پاس میری امانت ہے پہر اوسکو رخصت کیا مشایعت کی وعادی پہر چند شعر پڑہے

حکایت شیخ ابو العباس بن عریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض مساجد مین ایک ولی کو دیکہا کہ اونہون نے چراغ روشن کیا ایک چوہا آیا اور بتی لے گیا اونکو اونگہہ آگئی تہی پہر بیدار ہوئے اور کہا اے فاسق تو مملکت مین ایسی چیز احداث کرتا ہے کہ مین اوسکا سبب ٹہیرون مینے دیکہا کہ چوہا چراغ کیطرف پہر آیا اونہون نے اوسکو منع کیا اوسنے نمانا وہ خفا ہوئے اور چوہے سے کہا گر اوسمین چوہا آیا اور اوسنے اپنی ناک آگ پر رکہی پہر مر گیا مجہے اس سے تعجب ہوا پہر اس امر کو مینے اونسے پوچہا فرمایا یہہ کیا چیز ہے کہ تو اس سے تعجب کرتا ہے یہہ تو اوسپر تسلیط شرع ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ شاید تسلیط شرع سے اونکی مراد یہہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور حل و حرم مین مارے جاوین پہر وئین سے چوہے کو ذکر فرمایا اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا نام فویسقہ رکہا ہے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ چوہے نے ایک صوفی کا موزہ کترڈالا مینے اونسے سنا کہ وہ چوہے سے یہہ کہتے تہے ع لو كنت من مازن لم تستبح ابلي ؛ یعنی اگر مین قوم شجاع و صاحب قوت و سطوت سے ہوتا تو چوہا میرے مناع پر تسلط کی قدرت نرکہتا تتمہ بیت کا یہہ ہے ع

ع دوسرا مصرع یہ ہے بغزة القطة من ذا هل بشيبتها ۱۲

لکنني من بني عمرو بن شیبانا	یجزون من ظلم اهل الظلم مغفرة	و من اساءة اهل السوء احسانا

یعنی اگر مین اون لوگون مین سے ہوتا جو کہ صاحب سیوف ماضیہ ہین دشمنون سے انتقام لیتے ہین تو تو مجھ سے ڈرتا یعنی اگر مین صاحب حال و سیف اللہ سبحانہ کی جانب سے ہوتا تو تو مجھ سے تعرض کرنے کی طاقت نرکھتا لیکن مین اون لوگون مین سے نہین ہون جو کہ قوت والے ہین اللہ تعالے کیطرف سے محفوظ ہین سو مین محتاج اسکا ہوا کہ اور لوگون کے وصف کے ساتھہ موصوف ہون یعنی مین اون لوگون مین سے ہون جو کہ ظلم کا بدلا مغفرت کے ساتھہ اور برائی کا عوض احسان کے ساتھہ کرتے ہین گو یہہ وصف شرع مین ممدوح و مندوب ہے اگر عرب کے نزدیک مطلقاً ممدوح نہین ہے اسلئے کہ یہہ موذی اسطرف ہوتا ہے کہ بعض بعض پر غالب ہوکے لوٹ مار چاہین بلکہ حلم عرب کے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ نابغہ نے کہا ہے ؎

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له	بوادر تحمی صفوه ان یکدرا

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آخر کو دنیا جوان خوبصورت عورت کی صورت مین میرے لئے متصور ہوئی اوسکے ہاتھہ مین جھاڑو تھی جس مسجد مین مین رہتا تھا اوسمین جھاڑو دیا کرتی تھی مجھے اوس سے کہا تو کیون آئی اوسنے کہا مین اسلئے آئی کہ تیری خدمت کرون مینے کہا نہین وہ بولی مین ضرور تیری خدمت کرونگی میرے پاس ایک عصا تھا مینے اوس سے اوسکی طرف اشارہ کیا اور اوسکے مارنے کا عزم کیا وہ بڑھیا ہوگئی اور مسجد مین جھاڑو دینے لگی پھر مین اوس سے غافل ہوگیا تو وہ جیسے پہلے تھی ویسی ہوگئی مین اوسکے نکالنے کے لئے کھڑا ہوا وہ پھر عجوز ضعیفہ ہوگئی مینے اوسپر رحم کیا پھر مین اوس سے غافل ہوگیا تو پھر وہ جوان ہوگئی مین اوسپر خفا ہوا مجھے اس سے انزعاج ہوا وہ بولی تو چاہے طول کرے یا قصر کرے مین تو اسیطرح سے تیری خدمت کرونگی اور ایسے ہی مین تیرے بھائیون کی خدمت کرتی رہی ہون پھر اوس دن سے کوئی چیز اسباب سے مجھپر مشکل نہین ہوئی ٭

حکایت شیخ کبیر ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنی سیاحت مین ایک رات بلند زمین پر سو یا درندون نے مجھے آکے گھیر لیا اور صبح تک میرے آس پاس کھڑے رہے مینے جیسا اُنس اوس رات پایا ویسا کبھی نہین پایا جب صبح ہوئی تو میرے دلمین یہہ خطرہ آیا کہ مقام انس باللہ سے مجھے کچھہ حاصل ہوگیا پھر مین ایک وادی مین اوترا وہان طیور جُعَل تھے مینے اونکو نہین دیکھا تھا جب اونکو میری آہٹ معلوم ہوئی تو وہ دفعۃً واحدۃً سب کے سب اوڑ گئے میرا دل رعب کے مارے پھڑکنے لگا مینے سُنا کہ کوئی قائل مجھہ سے کہہ رہا ہے کہ اے شخص رات کو تو تجھے درندون سے انس تھا اب تجھے کیا ہوا کہ تو جعل کے اوڑنے سے ڈرتا ہے لیکن رات کو تو ہمارے ساتھہ تھا اور اب تو اپنے نفس کے ساتھہ ہے ایکبار مین اسّی دن تک بھوکا رہا میرے دلمین یہہ خطرہ گزرا کہ مجھے اس امر سے کچھہ نصیب حاصل ہوگیا ناگاہ ایک عورت غار سے نکلی اوسکا مونہہ گویا آفتاب کی روشنی تھا وہ کہنے لگی منحوس ہے منحوس ہے اسّی دن بھوکا رہا تو اپنے عمل کے ساتھہ اللہ پر ناز کرنے لگا مجھے تو چھہ مہینے گزرے ہین کہ مینے اس مدت مین کوئی کھانا نہین چکھا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین لکام کے بعض پہاڑون مین پھرتا تھا ناگاہ دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا نماز پڑھہ رہا ہے اور درندے اوسکے گرد بیٹھے ہوئے ہین جب مین اوسکی طرف متوجہ ہوا تو درندے بھاگ گئے اوسنے نماز مختصر پڑھہ کے کہا اے ابو الفیض اگر تو صادق ہوتا تو وحوش تجھکو طلب کرتے پہاڑ تیری طرف چلتے مینے پوچھا تمنے جو یہہ کہا کہ اگر تو صادق ہوتا اسکے کیا معنی ہین اوسنے کہا یعنی تو خالص اللہ تعالے کے لئے ہوجاوے یہانتک کہ وہ تجھے چاہنے لگے مینے کہا اس مرتبے تک کیونکر وصول ہوا وسنے کہا تو اس مرتبے کو نہین پہونچیگا یہانتک کہ تو خلق کی حب کو اپنے دل سے نکال ڈالے جیسا کہ نمک اوس سے نکل گیا ہے مینے کہا واللہ یہہ تو مجھپر نہایت دشوار ہے اوسنے کہا عارفون پر یہہ کام سب اعمال سے زیادہ آسان ہے

فصل حکایات قلیت اشیاء کے بیان مین جیسے کھاری پانی کا میٹھا ہونا پتھر مٹی کا سونا

چاندی ہونا پانی کا شہد یا دودھ ہونا بارہ کا ستون بجانا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین کعبے کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اتنے مین ایک شیخ آیا اپنے مونہہ پر کپڑا ڈالے ہوئے تھا زمزم کیطرف گیا زمزم کے پانی سے اپنی چھاگل کو بھرا اور پیا پینے اوسکا بچا ہوا پانی پیا ناگاہ وہ شہد کے ساتھہ مخلوط تھا اوس سے زیادہ مزے دار پانی پینے کبھی نہین پیا پینے پھر دیکھا تاکہ اوسکو دیکھون وہ چلدیا تھا دوسرے دن پھر مین آیا کنوین کے پاس بیٹھہ گیا ناگاہ وہی شیخ مونہہ پر کپڑا ڈالے ہوئے آیا اور زمزم کے دروازے مین گھسا ڈول بھرا اور پیا پینے اوسکا بچا ہوا پانی پیا ناگاہ وہ دودھ شکر ملا ہوا تھا پینے کوئی چیز اوس سے زیادہ مزے دار کبھی نہین چکھی رضی اللہ عنہ ۔

حکایت بعض اہل عباد ان کہتے ہین کہ ساٹھہ اوپر کئی برس تک ہمارے یہان کا پانی کھارا ہوگیا ہمارے نزدیک ایک آدمی کنارے والون مین سے صاحب فضل تھا صہریجون مین کچھہ پانی باقی نہین رہا تھا مغرب کی نماز کا وقت آیا مین اوترا تاکہ نماز کے لئے نہر سے وضو کرون اور مہینا رمضان کا تھا گرمی نہایت سخت تھی ناگاہ پینے اوس شخص کو دیکھا کہ یون کہہ رہا ہے اے میرے سید کیا تو میرے عمل سے راضی ہوا کہ مین تجھہ سے کوئی تمنا کرون کیا تو میری طاعت سے خوش ہوا کہ مین تجھہ سے سوال کرون اے میرے سید حمام کا دھوون اوسکے لئے بہت ہے جو تیری نافرمانی کرے اے میرے سید اگر مین تیرے غضب سے نہ ڈرتا تو پانی کو نہ چکھتا پھر اوسنے اپنی ہتیلی مین پانی لیا اور کہا را پانی پی گیا اوسنے جو کھاری پانی پر صبر کیا مجھے اس سے تعجب ہوا پھر پینے اوس جگہہ سے پانی لیا جہان سے اوسنے لیا تھا ناگاہ وہ شکر کی مثل تھا پینے پیا یہانتک کہ مین سیراب ہوگیا اور اسی شخص نے مجھے خبر دی کہ اوسنے خواب مین دیکھا کہ کوئی آدمی اوس سے کہہ رہا ہے کہ ہم تیرے گھر کی تعمیر سے فارغ ہوچکے اگر تو اوسکو دیکھے تو تیری آنکھین ٹھنڈی ہوجاوین اور مجھکو حکم ہے کہ ہم سات دن تک اوسکی درستی سے جلد فارغ ہوجاوین اوس گھر کا نام دارالسرور ہے سو تو خیر کے ساتھہ خوش ہوجا پھر جب ساتوان دن آیا اور وہ جمعے کا دن تھا وہ سویرے سے وضو کے لئے گیا نہر مین اوترا اوسکا پاؤن پھسل گیا ڈوب گیا ہمنے اوسکو نماز کے بعد نکالا اور دفن کردیا تیسری رات کے بعد پینے اوسکو خواب مین دیکھا وہ سبز لباس پہنے ہوئے تھا پینے اوس سے اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا کریم نے مجھے دارالسرور مین اوتارا اور اوس عیش و آرام مین جو کہ اوسمین میرے لئے تیار کیا گیا تھا پینے اوس سے کہا تو میرے لئے بیان کر کہا بہبات بہبات جو کچھہ اوسمین ہے اوسکے وصف سے وصف کرنیوالے عاجز ہین کاش میرے گھر والے جان لیتے کہ اونکے لئے بھی میرے ساتھہ مکان تیار کئے گئے ہین اونمین وہ چیزین ہین جنکو اونکے جی چاہتے ہین ہان اور میرے اخوان کے لئے بھی اور تو بھی انشاء اللہ تعالے اونکے ساتھہ ہے ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین اپنے کسی کام کے لئے مکلا مین جنگل مین جا رہا تھا کہ ناگاہ ایک آدمی کانٹے دار درخت کے گرد پھرتا تھا اور اوسمین سے تازی کھجورین کھاتا تھا پینے اوسکو سلام کیا اوسنے کہا وعلیک السلام آگے بڑھہ اور کہا مین اپنی اونٹنی پر سے اوترا درخت کیطرف گیا جب مین اوسمین سے کھجور لیتا تھا تو وہ کانٹا ہوجاتی تھی اوس شخص نے تبسم کیا اور کہا بہبات اگر تو خلوتون مین اوسکی فرمانبرداری کرتا تو وہ تجھے جنگلونمین کھجورین کھلاتا رضی اللہ عنہ ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جنگل مین ذوالنون رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا ہم ببول کے درخت کے نیچے اوترے پینے کہا یہہ کیا اچھی جگہہ ہے اگر اسمین کھجورین ہوتین ذوالنون نے تبسم کیا اور کہا تم کھجورین چاہتے ہو پھر درخت کو بلایا اور کہا مین تجھے اوسکی قسم دیتا ہون جسنے تیری ابتدا کی اور تجھکو درخت پیدا کیا کہ تو ہمپر پکی کھجورین گرادے پھر اوسکو بلایا اوسمین سے پکی کھجورین گرین ہمنے اونکو پیٹ بھر کے کھایا پھر ہم سو رہے جب ہم بیدار ہوئے تو پھر درخت کو بلایا اوسمین سے کانٹے گرے ۔

حکایت محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین بیت المقدس کی راہ مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تہا قیلولے کیوقت درخت انار کے نیچے اوترے ہمنے کئی رکعت نماز پڑہی انار کی جڑ سے مینے یہہ آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابو اسحٰق تم ہمسے کچہہ کہکے ہمارا اکرام کرو ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اپنا سر جہکایا اوسنے تین بار یہی کہا پہر اونے مجہسے کہا اے محمد تو ہمارا شفیع ہو جا کہ وہ ہم سے کچہہ کہا لیوین مینے ابراہیم سے عرض کیا اے ابو اسحٰق آپنے سنا وہ کہڑے ہوئے اور دو انار لئے ایک اونہون نے کہایا دوسرا مجہے دیا مینے اوسکو کہایا وہ ترش تہا اور یہہ درخت چہوٹا تہا جب ہم زیارت کرکے لوٹے تو ناگاہ وہ درخت بہت بلند ہوگیا تہا اور اوسکے انار شیرین تہے اور ہر سال دوبار پہلنے لگا لوگون نے اوسکا نام رمانۃ العابدین رکہدیا اوسکے سایے مین عابد لوگ رہتے تہے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم عسقلان مین تہے ایک جوان آدمی ہمارے پاس آیا جایا کرتا تہا ہمارے ساتہہ بات چیت کیا کرتا تہا جب ہم باتون سے فارغ ہوتے تو وہ نماز پڑہنے کہڑا ہوتا تہا ایک دن اوسنے مجہے رخصت کیا اور کہا کہ مین اسکندریہ کو جاتا ہون مین اوسکی شایعت کے لئے گیا اور چند درہم ہمنے اوسکو دیے اوسنے لینے سے انکار کیا دینے مین اصرار کیا اوسنے اپنی جہاگل مین مٹہی بہر ریت ڈالی اور دریا کا پانی بہرا اور ایک کلمہ کہا ناگاہ وہ نہایت میٹہا ستو ہوگیا پہر کہا جسکا سال اوسکے ساتہہ ایسا ہو وہ تیرے در ہمونکا محتاج ہوگا ؛

حکایت ابو زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابو علی سندی میرے اُستاذ میرے پاس تشریف لائے اونکے ہاتہہ مین ایک تہیلی تہی اوسکو ڈالدیا ناگاہ وہ سب جواہر تہے مینے کہا یہہ آپکے نزدیک کہانسے آئی فرمایا کہ مین ایک وادی مین گیا وہ چراغ کی طرح چمک رہی تہی اوسمین سے مین یہہ اوٹہا لایا ؛

حکایت شیخ ابو بکر کتانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن مکے کی راہ مین رستہ بہولگیا ناگاہ ایک ہمیانی چمک رہی تہی دیکہا تو وہ اشرفیان تہین مین نے قصد کیا کہ اوسکو اوٹہاؤن فقرار مکہ کو تقسیم کردون ہاتف نے ندا کی کہ اگر تو اسکو لیگا تو ہم تجہسے تیرا فقر چہین لینگے ؛

حکایت عطار ازرق رضی اللہ عنہ کو اونکی بی بی نے دو درہم دئے اور کہا انکا آٹا خرید لاؤ وہ بازار گئے وہان ایک غلام کو روتے دیکہا اوس سے پوچہا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا میرے مالک نے مجہے دو درہم کوئی چیز خریدنے کے لئے دئے تہے وہ گر گئے مین ڈرتا ہون کہ وہ مجہے ماریگا عطار نے اپنے پاس کے دونون درہم اوسکو دیدئے یہہ چلے آئے شام تک نماز پڑہتے رہے انتظار کیا کہ کچہہ فتوح ہو کچہہ نہ ملا ایک بزاز انکا دوست تہا اوسکی دکان پر بیٹہہ گئے اوسنے کہا یہہ لکڑی کا برادہ ہے اسمین سے کچہہ لیلو شاید تمہین حاجت ہو اس سے تنور گرم کرنا ابہی میرے پاس کچہہ نہین ہے کہ تمہاری خبر گیری کرون انہون نے برادہ لیکے اپنی تہیلی مین رکہ لیا اور گہر کو گئے دروازہ کہولا تہیلی کو گہر مین ڈالدیا اور مسجد کو چلے گئے وہان عشا کی نماز پڑہی اور بیٹہہ گئے یہانتک کہ کچہہ رات گزر گئی غرض یہہ تہی کہ گہر والے سو رہین تاکہ انسے نہ لڑین پہر گہر مین آئے یہان اونکو روٹی پکاتے پایا پوچہا یہہ آٹا تمہارے پاس کہانسے آیا اونہون نے کہا یہہ اوس آٹے مین کا ہے جو تم تہیلی مین لائے ہو اب آیندہ جس شخص سے تمنے آٹا خریدا ہے اوسی کے ہان سے لایا کرنا انہون نے کہا انشاء اللہ تعالے یہی کرونگا ؛

حکایت شیخ کبیر عارف ربانی عیلی معروف بہ ہتّار یمنی رضی اللہ عنہ کسی دن ایک فاحشہ عورت پر گزرے اوس سے کہا مین بعد عشا کے تیرے پاس آؤنگا وہ خوش ہوئی اوسنے بناؤ سنگار کیا جن لوگون نے شیخ سے یہہ بات سنی اونکو تعجب ہوا جب وقت آیا تو اوسکے یہان گئے اوسکے گہر مین دو رکعت نماز پڑہی پہر نکلے اوسنے کہا آپ تو جاتے ہو انہون نے کہا مقصد حاصل ہوگیا اوسکی حالت بدلگئی شیخ کے بعد تائب ہوکے نکلی اور اپنے مال و متاع سے علحدہ ہوگئی شیخ نے اوسکا نکاح کسی فقیر سے کردیا اور کہا عصیدہ پکاؤ ولیمہ کرو اور سالن نہ خریدو لوگ عصیدہ پکاکے شیخ کے پاس لائے اس عورت کا

ایک امیر آشنا تھا کسی نے اوس سے جاکے کہا کہ فلان عورت نے توبہ کی امیر نے کہا تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا واللہ وہ توبہ کرچکی اور نکاح بھی اوسکا ایک فقیر سے ہوگیا اور اونہون نے عصیدی کے ساتھہ ولیمہ کیا ہے اوسکو شیخ کے سامنے لائے ہین اور سالن اونکے پاس نہین ہے امیر نے شراب کے دو شیشی نکالے اور اوس شخص سے کہا کہ تو انکو شیخ کے پاس لیجا اور اونسے میرا سلام کہہ اور یہہ کہہ کہ مینے سُنا مجھے خوشی ہوئی مجھے یہہ خبر پہونچی کہ آپکے نزدیک ولیمے کے لئے سالن نہین ہے سو آپ یہہ لیوین اسکا سالن بنائین اس سے فقرا کی فضیحت اور استہزا چاہا تھا جب امیر کا قاصد شیخ کے قریب پہونچا فرمایا تو نے دیر کی پھر اوس سے ایک شیشہ لیا اوسکو ہلایا پھر اوسکو روٹی پر ڈالا پھر دوسرے شیشے کو بھی ایسا ہی کیا قاصد سے کہا بیٹھہ جا تو بھی کھا قاصد کہتا ہے مینے کہا یا نہایت عمدہ گھی تھا اوس سے بہتر مینے کبھی نہین دیکھا تھا پھر وہ شخص لوٹ کے امیر کیطرف گیا اور اس قصے کی اوسکو خبر دی امیر خود آیا یہہ معاملہ دیکھکے حیران ہوگیا اوسنے بھی شیخ کے ہاتھہ پر توبہ کی ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے اس قصے کو سُنا یہہ مشہور ہے شیوخ کبار نے اسکو روایت کیا ہے ۔

حکایت ابوسلیمان مغربی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین پہاڑ سے لکڑیان لایا کرتا اوسکی قیمت سے قوت بسری کیا کرتا تھا اور مقصود میرا اس کام سے توقی و تحری تھا مینے خواب مین ایک جماعت بصرے والون کی دیکھی کہ اونمین حسن بصری فرقد سنجی مالک بن دینار رضی اللہ عنہم تھے مینے اونسے اپنے حال کا علم پوچھا مینے کہا آپ لوگ مسلمانون کے امام ہو آپ مجھے وہ حلال بتاؤ جسمین اللہ تعالے کا مواخذہ اور مخلوق کی منت نہو اونہون نے میرا ہاتھہ پکڑا اور مجھے طرسوس سے نکالکے ایک برج مین لیگئے جہان مجاہدین تھی مجھسے کہا یہہ وہ حلال ہے جسمین نہ اللہ تعالے کا کوئی مواخذہ ہے نہ اسمین کچھہ مخلوق کی منت ہے مین تین مہینے تک وہان ٹہیرا رہا اونمین سے بھُون کے پکاکے دار السبیل مین کہایا کرتا تھا اسکا قصہ ظاہر ہوگیا مینے کہا یہہ فتنہ ہے پھر مین دار السبیل سے نکل گیا تین مہینے تک اور اوسکو کہاتا رہا اللہ تعالے نے میرا قلب پاک کردیا یہانتک کہ مینے کہا اگر اہل جنت کا یہہ دل ہوگا تو واللہ العظیم وہ نہایت پاکی مین ہین میری یہہ حالت ہوگئی تھی کہ مجھے مخلوق کے کلام کے ساتھہ انس نہین رہا تھا مین ایک دن کسی صحرا بیچ کیطرف گیا اوسکے پاس بیٹھہ گیا ناگاہ ایک جوان آدمی لامش کیطرف سے آیا طرسوس کو جاتا تھا میرے پاس لکڑی کی قیمت سے کچھہ ٹکڑے باقی رہگئے تھے مینے کہا کہ مین تو جباری پر قناعت کرچکا ہون یہہ ٹکڑے اس فقیر کو دیدون یہہ جب طرسوس مین پہونچیگا تو اونسے کوئی چیز کہانے کی خریدلیگا جب وہ میرے قریب آیا تو مینے اپنا ہاتھہ جیب مین ڈالا تاکہ ٹکڑونکا کپڑا اکالون ناگاہ اوس فقیر نے اپنے ہونٹ ہلائے جتنی زمین میرے اردگرد تھی وہ سب سونا ہوگئی اوسکی اسقدر چمک دمک تھی کہ قریب تھا کہ میری بصر کو خطف کردے مجھے اوسکی بڑی ہیبت ہوئی وہ گزرتا ہوا چلا گیا اوسکی ہیبت کے مارے اتنی قدرت نہ ہوئی کہ مین اوسکو سلام کرتا اسکے بعد بعض ایام مین طرسوس کے باہر کسی برج کے نیچے پھر مین نے اوسکو بیٹھا ہوا دیکھا اوسکے آگے چھاگل رکھی ہوئی تھی اوسمین پانی تھا مینے اوسکو سلام کیا پھر اوس سے نصیحت کی درخواست کی اوسنے اپنا پاؤن پھیلایا اور پانی کو اونڈیل دیا پھر کہا کہ کثرت کلام کی حسنات کو اسطرح جذب کرتی ہے جسطرح زمین نے اس پانی کو جذب کرلیا تو کھڑا ہوجا یہہ بات تجھے کفایت کرتی ہے ۔

حکایت ابوالحارث اولاسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قیدیون کے فدیے مین حاضر تھا مین دیکھتا تھا کہ جو قیدی جسوقت جہاز سے نکلتا تو سلطان کا مال لیتا مینے کہا قسم ہے اللہ تعالے کی کہ ان لوگون مین کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ اس مال سے بچے کئی دن کے بعد ایک بوڑہا آدمی اوترا اوسپر اشرفیان خلعت طعام پیش کیا اوسنے کچھہ نہ لیا مینے اپنے جی مین کہا اللہ اکبر پھر مین اوسکے پیچھے چلا یہانتک کہ مینے اوسکو ملا لیا کئی درہم وجہ حلال کے میرے پاس تھے اونکو مینے اوسپر پیش کیا اور مینے کہا حمد ہے اوس اللہ کو جسنے زمین کو اپنے ولی سے خالی نہین رکھا اوسنے اونکو قبول نہین کیا کنکریان دریا کے کنارے پر پڑی ہوئی تھین اوسنے اپنا ہاتھہ اونپر مارا ناگاہ وہ سرخ سبز یاقوت ہوگئین پھر مجھہ سے کہا جسکا حال اپنے مولی کے ساتھہ یہہ ہو اوسکو

درہمون کی کیا حاجت ہے مینے کہا یا حبیبی آپ بلد روم مین کیا کرتے تھے اور آپکا اوسکے ساتھہ یہہ حال ہے کہا ہان مین تجھہ سے کہتا ہون مینے اپنے اور اوسکے درمیان مین برائی کے ادب کو چھوڑ دیا تھا سو اوسنے مجھے قید کے ساتھہ عذاب کیا مینے توبہ کی اوسنے قبول فرمائی پھر مجھے شرم آئی کہ مین بلد روم سے نکلون اور مسلمانون کو اوسمین چھوڑ جاؤن سو اونکے نکلنے کے لئے مینے تاخیر کی ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین اور محمد عابد نام ایک آدمی جمعے کے دن بیت المقدس سے نکلے رملی کو جاتے تھے ہم ایک گھاٹی پر چڑھے ناگاہ ہمنے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے کیا وحشت ہے اوس آدمی کو جسکا تو انیس نہوا اور کیا تنگ رستہ ہے وہ جسکا توشہ بتانے والا نہو پھر ہم اور چڑھے ناگاہ ایک عورت بالون کا جبہ پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہاتھہ مین عصا لئے ہوئے ہمکو ملی ہمنے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا اور کہا کہان جاتے ہو ہمنے کہا رملی کو اوسنے کہا رملی کو جاکر کیا کروگے ہمنے کہا ہمارے وہان دوست آشنا ہین کہنے لگی برا دوست تمہارے دلون سے کہان گیا ہمنے کہا وہ تو ہمارا دوست اور مؤمنین کا دوست ہے اوسنے کہا وہ تمہارا دوست اور مؤمنین کا دوست زبان سے ہے اور وہ میرا دوست میری زبان و دل دونون سے ہے ہمنے کہا تو تو ہمکو حکیمہ معلوم ہوتی ہے مگر تجھہ مین ہم ایک رذالت دیکھتے ہین اوسنے کہا وہ کیا ہے ہم نے کہا جوان عورت بغیر محرم کے سفر کرتی ہے اوسنے یہہ آیت پڑہی ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین مینے چند درہم اپنی چادر سے نکالکے اوسکو دئے اوس نے کہا یہہ تیرے پاس کہانسے آئے مینے کہا مین مباحی آدمی ہون اشیاء مباحہ سے لیتا ہون اوسنے کہا ہان یہہ ضعیف کا کسب ہے مینے کہا میرا ضعف کیا ہے کہا ضعف یقین ہمنے کہا یقین کی کیا علامت ہے اوسنے کہا تو یقین کے درجے کو نہ پہونچے گا یہانتک کہ تو مقراض کو اپنے گوشت پر رکھے جسکو تو غیر رضاء مولی پر پرورش کیا ہے پھر تو اوسکو گلادے یہانتک کہ دوسرا گوشت اوسکی رضا مین اوگے ہمنے کہا ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی علامت و دلالت ہوتی ہے سو تیری دلالت کیا ہے اوسنے اپنا ہاتھہ زمین پر مارا مٹھی بھر کنکریان لین پھر کہا اے ضعیف الیقین یہہ لے محمد نے اونکو لیلیا ناگاہ وہ سب اشرفیان نہین پھر محمد سے کہا تو انکو لیلے یہہ نہ کسی ترازو کے پلے مین داخل ہوئی ہین نہ تجھسے پہلے کسی بنی آدم کی ہتیلی مین آئی ہین پھر اوس نے مجھہ سے کہا یہہ مینے تجھکو اس لئے دی ہین کہ تو انسے بھاگ ہے پھر کہا تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا رملی کو کہا یہہ ہے رملہ ناگاہ ہم رملے کی دیوارون کے پاس تھے پھر ہم اوسکے اندر گئے لوگ جمعے کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے محمد نے اون اشرفیون کی عسقلان مین ایک مسجد بنا دی وہ آجتک مسجد مباحی کے ساتھہ مشہور ہے رضی اللہ عنہا ؛

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اور ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ نے سفر کیا ہم ملک شام کی کسی راہ مین چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک آدمی سیاہ فام لکڑی کا بہارا اوٹھائے ہوئے چلا آتا ہے ہمنے کہا یا اسود تیرا رب کون ہے اوسنے کہا تو مجھہ سے آدمی سے یہہ کہتا ہے پھر اوسنے آسمان کیطرف اپنا سر اوٹھایا اور کہا الٰہی تو ان لکڑیونکو سونا کردے ناگاہ وہ سونا ہوگئین پھر کہا تمنے یہہ دیکھا ہمنے کہا ہان اوسنے کہا الٰہی تو انکو لکڑیان کردے وہ لکڑیان ہوگئین جیسے پہلے تھین پھر کہا عارفون سے سوال کرو اونکے عجائب فنا نہین ہوتے ہین ایوب کہتے ہین کہ مین حیران رہگیا کالے غلام سے پشیمان ہوگیا مجھے اوس سے اتنی شرم آئی کہ اس سے پہلے کبھی مین کسی سے نہین شرمایا تھا پھر مینے اوس سے کہا تیرے پاس کچھہ کھانا بھی ہے اوسنے اپنے ہاتھہ سے اشارہ کیا ناگاہ ہمارے روبرو ایک جام آگیا اوسمین برف سے زیادہ سفید اور مشک سے بڑھکر خوشبودار شہد تھا اوس نے کہا کہاؤ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین کہ یہہ مکھی کے پیٹ سے نہین نکلا ہے پھر ہمنے اوسکو کہایا اوس سے زیادہ میٹھی کوئی چیز ہم نے نہین دیکھی ہم کو اس سے تعجب ہوا اوسنے کہا وہ عارف نہین ہے جو کرامتون سے تعجب کرے جو شخص اون سے تعجب کرے تو جان رکھہ کہ وہ اللہ تعالے سے دور ہے اور جو شخص نشانیان دیکھکے اللہ تعالے کی عبادت کرے وہ اللہ تعالے کے ساتھہ جاہل ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۵ ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کسی جنگل مین جا رہا تہا ناگاہ ایک آدمی گہاس کا تہمد باندہے ہوئے ملا مینے اوسے سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پہر کہا اے جوان تو کہان کا ہے مینے کہا مصر کا کہا کدہر جاتا ہے مینے کہا مولیٰ کے ساتہہ انس ڈہونڈتا ہون اوسنے کہا تو دنیا وعقبیٰ کو ترک کر تیرے لئے طلب ٹہیک ہوجاویگی اور تو انس مولیٰ تک پہونچ جاویگا مینے کہا یہ بات تو ٹہیک ہے لیکن تو اسکو میرے لئے بیان کر کہا جو تجہکو دیا گیا ہے کیا ہم اوسمین متہم ہین ہم تو جو تو کہتا ہے اوس سے بہتر دیئے گئے ہین یعنی معرفت مینے کہا مین تمہین تہمت نہین لگاتا لیکن مین چاہتا ہون کہ تم نور پر نور میرے لئے زیادہ کرو اوسنے کہا اے ذوالنون تو اپنے اوپر دیکہہ مینے دیکہا تو آسمان وزمین سونے کیطرح چمک دمک رہا تہا پہر کہا اپنی آنکہہ بند کر مینے بند کرلی ناگاہ وہ دونون جیسے تہے ویسے ہوگئے مینے کہا اسطرف راہ کیونکر ہے اوسنے کہا تفرد للفرد ان کنت لہ عبد یعنی تو اکیلے کے لئے اکیلا ہوجا اگر تو اوسکا بندہ ہے رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین یہہ گمان کرتا ہون کہ یہہ عین معرفت نہین ہے لیکن معرفت پر دلیل ہے اسلئے کہ ان لوگون کے نزدیک کرامت استقامت پر دلالت کرتی ہے اور استقامت نہین ہوتی مگر اون لوگون کے لئے جو عارف باللہ ہین اور عبد کا لفظ سمع کی رعایت کے لئے سکون دال کے ساتہہ ہے ؛

حکایت ۱۶ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجہے بعض اخیار نے خبر دی کہ ایک شخص دریاے عدن کے کنارے پر تہا اتنے مین شہر کا دروازہ بند ہوگیا یہہ باہر رہگیا اندر نہ جا سکا رات کو کنارے پر رہا اور رات کا کہانا اسکے پاس نہتا اسنے شیخ ریحان کو کنارے پر دیکہا اونکے پاس گیا اور کہا یا سیدی لوگون نے دروازہ بند کردیا مین باہر رہ گیا اور میرے پاس رات کا کہانا نہین ہے مین آپسے چاہتا ہون کہ آپ مجہے ہریسہ کہلائین شیخ ریحان نے کہا اسکو تو دیکہو یہہ مجہہ سے رات کا کہانا طلب کرتا ہے اور وہ بہی نہین چاہتا مگر ہریسہ گویا مین مفلس ہون کہ ہریسہ پکاتا ہون اوس شخص نے کہا یا سیدی آپ تو مجہے ضرور ہی ہریسہ کہلائین پہر وہ کہتا ہے کہ مجہے نہین معلوم مگر فی الحال گرم گرم ہریسہ حاضر ہوگیا مینے کہا یا سیدی گہی رہگیا شیخ نے کہا اس فاعل تارک کو تو دیکہو کہ ہریسہ کہانے پر بہی راضی نہین ہوتا مگر گہی کے ساتہہ مین گہی والا ہون کہ گہی بیچتا ہون مینے کہا یا سیدی مین تو بغیر گہی کے نہ کہاؤنگا شیخ نے کہا یہہ چاگل دریا پر لیجا پانی لے آ کہ مین وضو کرون مین جاکے اوسکو بہرلایا شیخ نے مجہہ سے چاگل لیلی اور اوسمین سے ہریسے پر گہی ڈالدیا مینے اوس سے کہایا اوسکی مثل مینے کبہی نہین چکہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۷ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجہے بعض صالحین نے خبر دی کہ وہ یمن مین ایک جماعت صالحین کے ساتہہ جمع ہوئے ایک شخص نے اونمین سے مٹہی بہر ہوا لیکے اونکے مونہہ مین رکہدی ناگاہ وہ شہد تہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۸ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بعض ابدال کے نکاح مین حاضر ہوا دولہ دولہن دونون ابدال تہے حاضرین مین سے ہر ایک نے اپنا ہاتہہ ہوا کیطرف مارا اور کوئی چیز لیکے اوسکو ڈالدیا کسی نے موتی کسی نے یاقوت کسی نے اور کچہہ اسکے مشابہ حضرت جنید فرماتے ہین کہ مینے اپنا ہاتہہ ہوا کیطرف مارا مینے زعفران لی پہر اوسکو ڈالدیا خضر علیہ السلام نے مجہہ سے فرمایا کہ جماعت مین سے تیرے سوا اور کوئی ایسا نہین ہے کہ شادی کے لائق ہدیہ لایا ہو ؛

حکایت ۱۹ شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جدے کے دریا مین تہا اور میرے ساتہہ میرا ایک دوست تہا اوسکو بہت پیاس لگی میرے پاس ایک چادر تہی اوسکے سوا میرے پاس اور کچہہ نہتا مینے اوسکے عوض مین پانی خریدنا چاہا مگر کسی نے نہ بیچا مینے اپنے دوست سے کہا کہ تو اس چادر کو جہاز کی رسی پاس لیجا وہ چاگل لیکے اوسکے پاس گیا اوسنے اوسکو جہڑکا اور اوپر چہینچا اور چاگل اوسکے ہاتہہ سے لیکے پہینک ماری مگر دریا مین نہ گری بلکہ جہاز ہی مین گری وہ لوٹکے میرے پاس آیا مینے اوسکی ذلت وانکسار وشدت حاجت دیکہے پہر مینے معلوم کیا کہ بیشک اللہ تعالےٰ اوسکو

پیاسا نہ چھوڑیگا مینے چاہا کہ لیکے دریا کے پانی سے بھرا اوسنے وہی پانی پیا یہانتک کہ سیراب ہوگیا پھر مینے پیا مین بھی سیراب ہوگیا اور جو لوگ میرے قریب تھے اور اونکے پاس پانی نتھا اونھون نے بھی پیا پھر مینے دوبارہ اوسکو بھرا اوس سے آگاہ ہوا جب ہمکو استغنا حاصل ہوگیا تو اسکے بعد پھر مینے اوسکو بھرا پانی کو کھارا پایا مین سمجھ گیا کہ جب حاجت یقینی ہوتی ہے تو اسوقت قلب اعیان ہوجاتا ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مین کسی سفر مین ایک جماعت فقرا کے ہمراہ تھا ہم دریا کی کھاڑی پر پہونچے ہم اوسمین گھسے یہانتک کہ اوسکے وسط مین پہونچے مینے ایک جوان آدمی کو جماعت مین سے دیکھا کہ چلّو سے پانی پی رہا ہے مینے اپنے جی مین کہا کیا یہ پانی میٹھا ہے مینے بھی چلو بھر کے چکھا مینے اوسکو کھارا پایا مینے اوس سے کہا بیٹے تو مجھے پانی پلا اوسنے مجھ سے کہا چچا پیو مینے کہا وہ تو گرم ہے مینے اس بات سے اوسکا حال چھپانا چاہا پھر مینے اوسکو ایک برتن مٹی کا دیا اوسنے بیچ پانی مین سے برتن کو بھر دیا مینے اور سب جماعت نے اوسکو پیا وہ میٹھا پانی تھا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس قول کے معنی کہ مینے اوسکا حال چھپانا چاہا یعنی مینے اس کرامت کے ظہور کو اوس سے چھپایا اور اوسکو وہم مین ڈالا کہ یہ پانی ہر ایک کے لئے شیرین ہے قابل پینے کے ہے لیکن گرم ہے مین چاہتا ہون کہ اسکو مٹی کے برتن مین سرد کرون چونکہ عادۃً اور عرفاً دستور ہے کہ لڑکے جوان پانی وغیرہ بھرنے کی خدمت کیا کرتے ہین اسلئے اوس سے کہا کہ برتن مین پانی بھر دے غرض یہ تھی کہ اوسکا حال اوس سے مستور رہے تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ بسبب اس کرامت کے جماعت سے ممیز ہے باوجود اسکے کہ وہ نوعمر گبرو تھا اور سبب عجب کا خوف تھا اور یہ شیخ ابو زید قرطبی رضی اللہ عنہ ہین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جنگل مین قافلے کے ساتھ جا رہا تھا مینے ایک عورت کو قافلے کے آگے جاتے دیکھا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہ عورت کمزور ہے قافلے کے آگے بڑھ گئی ہے تاکہ قافلے سے منقطع نہو جاوے میرے پاس کچھ درہم تھے مینے اونکو اپنی جیب سے نکالا اور اوس سے کہا کہ تو انکو لیلے جب قافلہ اوترے تو مجھے تلاش کر لینا کہ مین تیرے لئے کچھ جمع کرون کہ تو اوس سے کوئی سواری کرایہ کرلے اوسنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور مٹھی مین سے کوئی چیز مٹھی مین لی ناگاہ اوسکے ہاتھ مین درہم تھے وہ درہم اوسنے مجھے دیئے اور کہا تو نے درہم جیب سے لئے اور ہم نے غیب سے رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ایک صالح آدمی جنگل مین جا رہے تھے ناگاہ اونکو ایک فقیر ملا وہ ننگے پاؤن ننگے سر جا رہا تھا اوسکے پاس دو کپڑے تھے ایک کا تہمد باندھا تھا دوسرا اوڑھا تھا اور اوسکے ساتھ نہ زاد تھا نہ ڈولچی مینے اپنے جی مین کہا کہ اگر اسکے ساتھ ڈولچی رسی ہوتی تو خوب ہوتا جب پانی کی ضرورت ہوتی تو اوس سے بھر کے وضو کرتا نماز پڑھتا پھر مین اوس سے ملا دوپہر کی گرمی بہت سخت تھی مینے اوس سے کہا اے جوان اگر تو اس کپڑے کو جو تیرے کاندھے پر ہے اپنے سر پر رکھ لیتا دھوپ سے بچاؤ کرتا تو تیرے لئے بہتر تھا اوسنے سکوت کیا اور چلتا رہا گھڑی بھر کے بعد مینے کہا تو ننگے پاؤن ہے یہ میری جو تیان ہین گھڑی بھر انکو پہنون گھڑی بھر تو پہن اوسنے کہا کہ مین تجھے دیکھتا ہون کہ تو فضول باتین بہت کرتا ہے کیا تو نے حدیث نہین لکھی مینے کہا ہان کہا تو تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نہین لکھی من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پھر وہ چپ ہو رہا اور ہم چلتے رہے مجھے پیاس لگی اور ہم دریا کے کنارے پر تھے اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا تو پیاسا ہے مینے کہا نہین پھر ہم گھڑی بھر اور چلے پیاس نے مجھے بہت ستایا پھر اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا تو پیاسا ہے مینے کہا ہان تو اسجگہ میرے ساتھ کیا کر سکتا ہے اوسنے ڈولچی مجھ سے لی اور دریا مین گھس گیا پانی بھر کے لے آیا کہا پی مینے اوسکو پیا نیل کے پانی سے شیرینی اور صفائی رنگ مین بڑھکر تھا اور اوس مین گھاس تھی پھر مینے اپنے جی مین کہا کہ یہ ولی اللہ ہے لیکن ابھی مین اس سے کچھ نہ کہون یہانتک کہ جب ہم منزل پر پہونچ جاوینگے تو اوسوقت اس سے صحبت کا سوال کرونگا جب منزل کے قریب آئے تو وہ ٹھیر گیا اور کہا تجھے کیا زیادہ پسند ہے تو چلے یا مین چلون مینے اپنے جی مین کہا کہ اگر یہ آگے بڑھ جاویگا تو مجھسے فوت ہوجائیگا تو مین ہی آگے بڑھ کے کسی جگہ بیٹھ جاؤن جب وہ آویگا تو اوس سے صحبت کا سوال کرونگا اوسنے کہا اے ابو بکر تو اگر چاہے تو آگے جا مین بیٹھ جاؤن اور اگر تو چاہے

تو پیچھے رہ جا تو میرے ہمراہ نہین رہ سکیگا پھر وہ مجھے چھوڑکے چلا گیا مین منزل مین پہونچا وہان میرا ایک دوست تہا اوسکے گھر مین ایک بیمار تہا مین نے اونسے کہا کہ تم اس پانی سے لیکے بیمار پہ چھڑکو اونہون نے چھڑکا وہ بیمار اللہ تعالے کے حکم سے اچھا ہوگیا مینے اوس شخص کا حال پوچھا اونہون نے کہا ہم نے اوسکو نہین دیکہا رضی اللہ عنہ ٭

فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ عزوجل اپنے اولیا و احباب کو وقوع حادثے سے پہلے اطلاع فرما دیتا ہے

حکایت بعض اصحاب سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت سری رضی اللہ عنہ کی شاگرد تہی اوسکا لڑکا معلم کے پاس تہا معلم نے اوسکو ہیضہ کیطرف بہیجا وہ پانی مین اوترا اور ڈوب گیا معلم نے سری سے اسکی اطلاع کی سری نے فرمایا کہڑے ہو اوسکی مان کے پاس چلین پہر یہ اوسکے پاس گئے سری نے پہلے علم صبر مین پہر علم رضا مین کلام کیا عورت نے کہا یا استاذ اس سے آپکی کیا غرض ہے انہون نے فرمایا ترا بیٹا ڈوب گیا اوسنے کہا میرا بیٹا انہون نے کہا ہان اوسنے کہا بیشک اللہ عزوجل نے یہہ نہین کیا پہر سری نے صبر و رضا مین اپنے کلام کو دوہرایا اوسنے کہا میرے ساتہہ کہڑے ہو یہہ اوسکے ہمراہ کہڑے ہوئے یہانتک کہ نہر پہ پہونچے اوسنے کہا کہان ڈوبا ہے لوگون نے کہا اسجگہہ اوسنے چلاکے کہا بیٹا محمد اوسنے جواب دیا لبیک یا اماہ پہر وہ پانی مین اوتری اوسکا ہاتہہ پکڑا پہر اوسکو اپنے گہر لے آئی سری نے جنید رضی اللہ عنہ کیطرف التفات کیا اور کہا یہہ کیا ہے جنید نے فرمایا مین کہون سری نے فرمایا کہو اونہون نے کہا کہ جو حقوق اللہ عزوجل کے اسپر ہین وہ اونکی رعایت کرتی ہے اور جو شخص ایسا ہوتا ہے اوسکا حکم یہہ ہے کہ اوسپر کوئی حادثہ نہین گزرتا یہانتک کہ اوسکو اوسکا علم دیا جاتا ہے اور چونکہ یہہ حادثہ ایسا تہا کہ اسکا علم اوسکو نہین دیا گیا اسلئے اوسنے انکار کیا اور کہا میرے رب اللہ عزوجل نے یہہ نہین کیا رضی اللہ عنہم ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم شیخ ابو محمد جریری رضی اللہ عنہ کے پاس تہے اونہون نے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ جب حق سبحانہ وتعالے مملکت مین کوئی حادثہ کرنا چاہے تو پہلے ظہور سے اوسکو اوسکی اطلاع کردے ہمنے کہا نہین فرمایا تو تم ایسے دلون پہ رووٗ جو کہ اللہ تعالے کی طرف سے کچہہ نہین پاتے ٭

حکایت بعض صالحین بیمار ہوئے اونکے پاس پیالے مین دوا لائے اونہون نے پیالہ لیلیا پہر کہا آج مملکت مین ایک حادثہ ہوا مین نہ کہاؤنگا نہ پیونگا یہانتک کہ مین جان لون وہ کیا ہے کئی دن کے بعد خبر آئی کہ اوس دن قرمطی مکے مین داخل ہوا اوسنے مقتلۂ عظیم کیا جب یہہ حکایت ابن کاتب سے ذکر کیگئی تو اوسنے کہا یہہ تعجب کی بات ہے شیخ ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا کہ یہہ تعجب کی بات نہین ہے ابو علی بن کاتب نے کہا کہ آج مکے کی کیا خبر ہے اونہون نے کہا وہ یہہ ہے کہ طلحیین اور بنو الحسن آپسمین لڑ رہے ہین اور طلحیون ایک شخص سیاہ فام کو آگے کرتے ہین اوسکے سر پہ سرخ عمامہ ہے اور آج مکے پر بمقدار حرم ایک ابر ہے ابن کاتب نے مکے کو لکہا تو معلوم ہوا جیسا کہ ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا تہا ویسا ہی تہا ٭

حکایت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایکبار جامع مسجد مین تہا ناگاہ ایک شخص آیا اور دو رکعت نماز پڑہی پہر مسجد کے ایک کونے مین لیٹ گیا اور مجہے اشارہ کیا جب مین اوسکے پاس آیا تو اوسنے مجہہ سے کہا اے ابو القاسم بیشک اللہ تعالے کی ملاقات اور احباب کی ملاقات کا وقت آگیا جب تو میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہوچکے گا تو ایک گویا جوان تیرے پاس آئیگا تو تو اوسکو میرا مرقع میرا عصا میری چاگل دیدینا مینے کہا گویے کو یہہ کیونکر ہوگا اوسنے کہا وہ تو قیام خدمت اللہ تعالے کے مرتبے کو پہونچ چکا میرا قائم مقام کیا گیا حضرت جنید فرماتے ہین کہ جب وہ مرگیا اور ہم اوسکے کفن دفن سے فارغ ہوچکے تو ناگاہ ایک جوان آدمی مصری آیا اور کہا اے ابو القاسم امانت کہان ہے مین نے کہا کیسی امانت ہمکو اسکی خبر دے اوسنے کہا کہ مین بنی فلان کے بالاخانے

مین تہا کہ ہاتف نے یہہ آواز دی کہ تو جنید کے پاس جا اور جو اونکے پاس ہے وہ لیلے اور وہ فلان فلان چیز ہے تو فلان فلان ابدال کے قائم مقام کیا گیا حضرت جنید فرماتے ہین کہ مینے وہ چیزین اوسکے حوالے کردین اوسنے اپنے کپڑے اوتارے نہایا مرقع پہنا اور سیدہا شام کو چلا گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت روایت ہے کہ کوئی بادشاہ عابد زاہد تہا پھر وہ دنیا کیطرف مائل ہوا ریاست ملک کیطرف رجوع کیا ایک محل بنایا اوسکو سجایا اوسمین فرش بچھایا اوسکی آرائش کی ایک دسترخوان بچھایا اوسپر کہانا چنا لوگونکو بلایا لوگ آتے جاتے کہاتے پیتے محل کی تعمیر کو دیکھتے تعجب کرتے بادشاہ کے لئے دعا کرتے پھر چلے جاتے کئی دن تک اسیطرح دعوت ہوا کی پھر وہ اور چند خاص مصاحب اوسکے بیٹہے بادشاہ نے اونسے کہا تم میرے سرور کو اس محل کے ساتھہ دیکھتے ہو میرے جی مین یہہ آیا ہے کہ مین اپنی اولاد سے ہر ایک کے لئے ایک ایک محل مثل اسکے بناؤن سو تم کئی دن تک میرے ہی پاس رہو تاکہ تمہاری گپ شپ سے میرا جی لگے اور تمسے مشورہ کرون اس تعمیر مین جسکا مین بنانا چاہتا ہون وہ لوگ چند روز تک اوسکے پاس رہے لہو ولعب کیا کرتے وہ اونسے مشورہ کرتا کہ کیونکر بنے کیا کیا صنعت ہو کیسی ترتیب ہو ایک رات وہ سب اس حالت مین تہے لہو ولعب مین عرقاب ہو رہے تہے کہ ناگاہ سُنا کہ کوئی کہنے والا اقصاے محل سے یہہ کہہ رہا ہے ؎

یا ایہا الباني الناسي منیتہ	لا تامنن فان الموت مکتوب	علی الخلائق ان مروا وان حزنوا	فالموت حتف لذي الآمال منصوب
	لا تبنین دیارا لست تسکنہا	وراجع النفس کیما یغفر الحوب	

یعنی اے محل بنانیوالے موت کو طاق نسیان پر رکھنے والے تو ہرگز بیخوف نہو اسلئے کہ موت مخلوق پر لکھی ہوئی ہے ٹلنے والی نہین خواہ وہ خوش ہون یا غمگین موت تو اونکے لئے جو لمبی ٹرنگی تمنائین آرزوئین کرتے ہین مقرر کیگئی ہے تو ایسے گہر نہ بنا جنمین تو نہ رہیگا اوسی عبادت کیطرف رجوع کر تاکہ گناہ بخشے جاوین ہمیشہ ہمیشہ کا چین ہو اسکے سنتے ہی بادشاہ اور اوسکے مصاحب گہبرا گئے اونکو بہت خوف ہوا پھر بادشاہ نے مصاحبون سے کہا جو مینے سُنا وہ تمنے بہی سُنا اونہون نے کہا ہان بادشاہ نے کہا جو مین پاتا ہون وہ تم بہی پاتے ہو اونہون نے عرض کیا آپ کیا پاتے ہین کہا میرے دل پر ایک مسکہ ہے مین اوسکو سوا مرض موت کے اور کچہہ نہین سمجہتا وہ براہ خوشامد وچاپلوسی جو کہ مایۂ طینت مصاحبان ملوک ہے کہنے لگے ہرگز یون نہین بلکہ حضور کے لئے بقا وعافیت ہے بادشاہ نے رو دیا پھر حکم دیا تو شراب بہادی گئی لہو ولعب کا سامان محل سے نکالدیا گیا یا کہا کہ توڑا گیا تو بہ کی اللہ تعالے کیطرف رجوع ہوا موت موت کہتا رہا یہانتک کہ اوسکی جان نکل گئی رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت شیخ جوہر رضی اللہ عنہ جو کہ عدن مین مدفون ہین یہہ غلام تہے پہر آزاد ہو گئے تہے بازار مین بیع شرا کیا کرتے تہے فقرا کی مجالس مین حاضر ہوتے اونسے اعتقاد رکہتے یہہ اُن پڑہ تہے جبکہ شیخ سعد حدا د رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو اونسے فقرا نے پوچہا کہ آپکے بعد شیخ کون ہوگا اونہون نے کہا کہ میرے مرنے سے تین دن کے بعد جبکہ فقرا جمع ہونگے پہر اونمین سے جسکے سر پر سبز طائر بیٹہہ جاویگا وہی شیخ ہے جب اونکا انتقال ہو گیا تو تین روز فقرا اونکی قبر کے پاس جمع رہے جب تیسرا دن آیا اور قرات وذکر سے فارغ ہو چکے تو وعدۂ شیخ کے منتظر رہے ناگاہ ایک سبز پرندہ لوگون کے قریب گرا ہر ایک فقرا رکبار سے اوسکا انتظار وتمنا کرنے لگا یہہ لوگ وعدے کا انتظار کر رہے تہے کہ دیکہئے اسمین تقدیر الٰہی کیا ہے کہ ناگاہ وہ پرندہ اوڑا اور شیخ جوہر کے سر پر گرا نہ اونکے دل مین نہ اور کسی فقیر کے دل مین اسکا خطرہ گزرا تہا پھر سب فقرا اونکی طرف کہڑے ہوئے زاویۂ شیخ تک اونکو لیگئے مسند شیخت پر اونکو بٹہایا شیخ جوہر روئے اور کہا مین کیونکر شیخت کے قابل ہو سکتا ہون مین تو ایک آدمی بازاری اُن پڑہ ہون مین نہ فقرا کا طریق پہچانون نہ اونکے آداب سے واقف مجہپر حقوق ہین میرے اور لوگون کے درمیان مین لین دین ہے لوگون نے اونسے کہا کہ یہہ امر سماوی ہے آسمان سے اوترا ہے تمکو ضرور قبول کرنا ہوگا اللہ تعالے خود تمہاری تعلیم ومعونت کا متولی ہوگا اور وہ صالحین کا متولی ہے انہون نے کہا تم مجہے اتنی مہلت دو

۱۲ الشکاۃ یا مسکہ کالبان فی الاغلم والخراب یعنی پیچیدگی کی مشابہت رکہتا ہے

کہ مین بازار جاؤن حقوق خلق سے بری الذمہ ہوآؤن لوگون نے اونکو مہلت دی وہ اپنی دوکان کو گئے ہر ایک حق دار کا حق ادا کیا پھر بازار کو چھوڑا اور زاویے کو پکڑا فقرانے اونکو گھیرا جیسے نام کے جوہر تھے ویسے کام کے جوہر ہو گئے انکے فضائل وکرامات بہت ہین اون سبکے ذکر کرنے مین طول ہے فسبحان المنان الکریم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کسی عارف باللہ نے فرمایا کہ جسکی رعایت حق متولی ہو وہ اوس سے بڑھکر ہے جسکو سیاست علم مؤدب کرے اور بیشک یہہ بات نہایت خوب فرمائی ایک اور عارف باللہ نے فرمایا کہ مسافر اپنے سفر مین یا کہا سالک اپنے سلوک مین چار چیزون کیطرف محتاج ہوتا ہے ایک علم کہ اوسکی سیاست کرے دوسرا ذکر کہ اوسکا مونس ہو تیسرا ورع کہ اوسکو روکے چوتھا یقین کہ نیکی پر اوسکو مستعد کرے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس شخص کو وہ حاصل ہو گیا جو کہ پہلے نے کہا یعنی جس شخص کی متولی رعایت حق ہو گئی وہ ان چار چیزون کا محتاج نہین ہے اسلئے کہ اسوقت اوسکو خود تعلیم کرینگے انس دینگے حفاظت کرینگے مستعد کرین گے واللہ اعلم

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہہ قصہ مشہور ہے کہ ایک دن فقرانے شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارا جی گوشت کھانیکو چاہتا ہے اونہون نے کہا فلان دن تک صبر کرو اور وہ بازار کا دن تھا اوسدن قافلے آیا کرتے تھے جب وہ دن آیا تو یہہ خبر پہونچی کہ رہزنون نے قافلہ لوٹ لیا اسکے بعد کوئی رہزن تو غلہ لایا اور کوئی گاؤ لایا شیخ نے فقرا سے فرمایا اسمین تصرف کرو اونہون نے تصرف کیا روٹی وغیرہ پکا کے حاضر کی فقہا وہان سے چلے گئے فقرانے کھانے کے لیے اونکو بلایا اونہون نے انکار کیا شیخ نے فقرا سے فرمایا تم کھاؤ اسلئے کہ فقہا رحرام نہین کھاتے جب یہہ لوگ کھانے سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی شیخ کے پاس آیا اور کہا یا سیدی مین اتنا اتنا غلہ فقرا کے لئے نذر لایا رہزنون نے اوسکو لوٹ لیا ایک اور آیا اوسنے کہا مین فقرا کے لئے گاؤ نذر لایا تھا وہ لٹ گیا شیخ نے فرمایا کہ فقرا کا سامان اونکو پہونچ گیا فقہا رہاتھہ پر ہاتھہ مارتے رہگئے ترک موافقت فقرا پر نادم ہوئی شیخ رضی اللہ عنہ صباغ تھے یعنی لوگون کے دلونکو رنگتے تھے صفات دنیہ سے صفات سنیہ کیطرف اونکو لیجاتے تھے روایت ہے کہ ایک ڈومنی شیخ کے روبرو گر پڑی بیہوش ہو گئی جب ہوش آیا تو توبہ چاہی فقرا کے ساتھہ رہنے لگی یہہ عورت مالدار تھی شیخ نے فرمایا ہم تجھے ذبح کرینگے تو صبر کریگی اوسنے کہا ہان پھر شیخ نے اوسے حکم دیا کہ فقرا کے لئے پانی بھرا کر چھہ مہینے تک اپنی پیٹھہ پر پانی اوٹھایا کی شیخ نے اوسے دیکھا کہ وہ اپنے پہلے حال سے بدل گئی پھر اوسنے شیخ سے کہا کہ مین اپنے رب کیطرف مشتاق ہون شیخ نے فرمایا تو جمعرات کے دن اپنے رب سے ملاقات کریگی پھر جمعرات کے دن اوسکا انتقال ہو گیا رحمہا اللہ تعالے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جہاز پر سوار ہوا اور میرے ساتھہ ایک رفیق تھا جب جہاز چلا تو ہوا ٹھیر گئی لوگون نے لنگر گاہ تلاش کیا جہاز کو کنارے سے قریب کیا میرے قریب ایک جوان خوبصورت تھا وہ کنارے پر اوترا وہان کچھہ درخت تھے اونمین چلا گیا پھر جہاز مین آگیا جب سورج ڈوبا تو اوسنے مجھہ سے اور میرے رفیق سے کہا کہ مین ابھی مرنیوالا ہون مجھے تم دونون سے ایک کام ہے ہمنے کہا وہ کیا ہے کہا مین جب مر جاؤن تو تم مجھے اس رزمی مین جو کچھہ ہے اوسمین کفنا دینا اور یہہ کپڑے جو مجھہ پر ہین اور یہہ توبرا میرا تم لیلینا پھر جب تم شہر صور مین داخل ہو اور جو شخص پہلے پہل تمسے ملے اور کہے کہ امانت دید و تو تم یہہ سب اوسکو دیدینا پھر جب ہم مغرب کی نماز پڑھہ چکے تو ہمنے اوسکو ہلایا ناگاہ وہ مر چکا تھا ہم اوسکو کنارے پر اوٹھا کے لیگئے اوسکو نہلانا شروع کیا اور رزمہ کھولا تو اوسمین دو سبز کپڑے تھے اوپر کچھہ لکھا ہوا تھا اور ایک سفید کپڑا تھا اوسمین ایک تھیلی تھی اوسمین کوئی چیز مثل کافور کے تھی اوسکی خوشبو مشک کی خوشبو تھی پھر ہمنے اوسکو نہلایا اور اوس کفن مین کفنایا اور تھیلی کی خوشبو سے ہمنے اوسکو حنوط لگایا پھر اوسپر نماز پڑھہ کے دفن کر دیا جب ہم شہر صور مین داخل ہوئے تو ایک جوان بے ریش خوبصورت ہمارے سامنے آیا اوسپر ثوب شرب اور اوسکے سر پر رومال دبیقی تھا اوسنے ہمکو سلام کیا اور کہا امانت لاؤ ہمنے کہا نعم وکرامۃ لیکن تو ہمارے ساتھہ اس مسجد مین چل ہم تجھسے کوئی مسئلہ پوچھینگے اوسنے

کہا ہان پھر وہ ہمارے ساتھہ مسجد کے اندر گیا ہمنے اوس سے کہا کہ تو بتا یہہ میت کون تہا اور تو کون ہے اور یہہ کفن اوسکے لئے کہان سے آیا اوس نے کہا میت چالیس ابدالون مین سے تہا اور مین اوسکا قائم مقام ہون اور کفن کو خضر علیہ السلام لائے تہے اوسکو بتا گئے تہے کہ وہ مرنے والا ہے پھر اوس جوان نے وہ کپڑے پہنے اور جو کپڑے اوسکے بدن پر تہے وہ ہمکو دیدیئے اور کہا تم انکو بیچ دینا اور انکی قیمت کو خیرات کر دینا اگر تمکو انکے پہننے کی حاجت نہو ہمنے اون کپڑونکو لیلیا پایجامہ منادی کو دیدیا کہ اوسکو بیچدے ہمکو اور کچھہ خبر نہین مگر منادی ہمارے پاس آیا اور اوسکے ساتھہ ایک جماعت تہی وہ ہمکو پکڑکے ایک بڑے محل کیطرف لیگئے وہان دیکھا تو ایک جماعت بیٹھی ہوئی تہی اور ایک بوڑہا آدمی رو رہا تہا گھر مین سے عورتون کے رونے کی آواز آتی تہی جب ہم اوس بوڑہے کے پاس پہونچے تو اوسنے ہم سے پایجامے اور کپڑے کا حال پوچہا ہمنے اوس سے قصہ بیان کیا وہ سجدے مین گرا پھر اوسنے سر اوٹہایا اور کہا حمد ہے اوس اللہ کے لئے جسنے میری بیٹہ سے ایسا آدمی نکالا پھر اوسنے اوسکی ماں کو پکارا ہم سے کہا تم اس سے قصد کہدو ہمنے اوس سے سارا قصہ بیان کر دیا شیخ نے اوس سے کہا تو اللہ تعالے کی حمد کر کہ اوسنے تجھے ایسا لڑکا دیا پھر مین کئی برس کے بعد عرفات مین کہڑا ہوا تہا کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت ریشمی مطرف پہنے ہوئے آیا مجھے سلام کیا اور کہا تو مجھے پہچانتا ہے مینے کہا نہین کہا مین وہی امانت والا صوبہ کا رہنے والا ہون پھر اوسنے مجھے رخصت کیا اور غائب ہوگیا اور مجھہ سے کہہ گیا کہ اگر مجھے یہہ خوف نہوتا کہ میرے اصحاب میرا انتظار کرتے ہون گے تو مین تیرے ساتھہ ٹہیرتا پھر وہ مجھے چہوڑکے چلا گیا ناگاہ ایک شیخ مغربی میرے پیچھے تہا مین اوسکو پہچانتا تہا ہر سال حج کرتا تہا اوسنے مجھہ سے کہا تو اس جوان کو کہان سے پہچانتا ہے مینے کہا لوگ کہتے ہین کہ یہہ چالیس ابدالون مین سے ہے اوسنے کہا وہ تو آجکے دن دس مین سے ہے اوسکو غوث کا مرتبہ حاصل ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ میرے پاس ابوبکر محمد بن شقیق کا خط آیا اوسمین ذکر کیا تہا کہ اونکے ذمے لوگون کی امانتین ہین مجھہ سے درخواست دعا کی کہ اللہ تعالے اونکو دنیا مین اونسے پاک کر دے مین اپنے گھر سے ظہر کی نماز پڑہنے کے لئے نکلا جب مینے دروازہ کہولا تو ناگاہ ایک شخص سبز لباس پہنے ہوئے کہڑا تہا اوسکے سر پر چمکتے جواہر کا تاج تہا مجھے سلام کیا اور کہا تو نے محمد بن شقیق کیطرف کیا لکھنے کا ارادہ کیا ہے مینے اوسسے کہا جو تم فرماؤ اونہون نے کہا تو اوسکو یہہ لکھہ کہ وہ آجکے دن سے سولہ دن تمام ہونے تک اپنی قبر مین ہوگا مینے کہا کہ مین تمہاری طرف سے لکھہ بہیجون کہا نہین تو اپنی ہی طرف سے لکھہ وہ تیری تصدیق کریگا پھر مینے محمد کو تین خط لکھے اونمین اونکے مرنے کی خبر دی جب وہ خط اونکے پاس پہونچے تو اونہون نے اپنی وصیت تیار کی اوس سے فراغت حاصل کی سولہوین دن اوس دن سے جسمین مینے اونکو خط لکھا تہا اونکا انتقال ہوگیا رحمہ اللہ تعالے پھر مینے اونکو خواب مین دیکہا اوسنے مجھہ سے کہا اللہ تعالے بہائی سے تجھے نیک جزا دے میرے اور محمد کے درمیان مین یہہ معاہدہ تہا کہ جو کوئی ہمسے پہلے جنت کیطرف جاوے وہ اپنے دوست کے لئے شفاعت کرے مینے اوسے وہ عہد یاد دلایا جو میرے اور اوسکے درمیان مین تہا اوسنے کہا مین اوسی عہد پر ہون اور اوسنے تو مجھے بے گنتی لوگ ہبہ کر دئے جنکے درمیان اور میرے درمیان مین معاہدہ نہ تہا مین نے کہا تو تو اون سب سے اخص و افضل ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ایک شیخ شیوخ کبار مین سے بعض تجار کے پاس ثغر اسکندریہ مین آئے تاجر نے کہا مرحبا اور اونکے آنے سے خوش ہوا جس مکان مین تاجر بیٹہا کرتا تہا اوسمین دو فرش رومی مکان کے برابر بچہے ہوئے تہے شیخ نے اونکو دیکہا تاجر سے اونکو طلب کیا اوسپر یہہ بات مشکل ہوئی اوسنے کہا یا سیدی مین آپکو اونکی قیمت دیتا ہون شیخ نے انکار کیا اور کہا مین تو بعینہ اونہین کو مانگتا ہون تاجر نے کہا اگر بالضرور آپ اونکو لیا چاہتے ہین تو ایک لے لیجئے شیخ نے ایک فرش لے لیا اور چلے گئے اوس زمانے مین اس تاجر کے دو بیٹے بلاد ہند کے سفر مین تہے ہر ایک علحدہ علحدہ جہاز مین بیٹہا تہا

ایک مدت کے بعد اونکے باپ نے سُنا کہ اونمین سے ایک لڑکا اور اوسکا جہاز مع سب آدمیون کے ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا صحیح سالم عدن تک پہونچا جب ایک مدت کے بعد قریب اسکندریہ پہونچا تو اوسکا باپ استقبال کے لئے باہر شہر کے گیا اسنے دیکھا کہ جو فرش شیخ اس سے لیگئے تھے وہ بعینہ کسی اونٹ پر محمل تھا اسنے اوس فرش کا قصہ پوچھا کہ یہہ کہان سے آیا لڑکے نے کہا کہ اسکا عجیب قصہ ہے اور ایک آیت عظیم ہے باپ نے کہا تو مجھہ سے بیان کر اوسنے کہا کہ مینے اور میرے بھائی نے بلاد ہند سے سفر کیا ہم الگ الگ جہازمین تھے ہوا بامراد تھی جب ہم وسط دریا مین پہونچے تو ہوا ہمپر لوٹ گئی بہت شدت ہوئی اور دونون جہاز کُل گئے ہر ایک جہاز کے لوگ اپنے اپنے جہازمین مشغول ہوئے ہم مین سے ہر ایک نے اپنے اپنے کام کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کیا ناگاہ ایک شیخ ظاہر ہوئے اونکے ہاتھہ مین یہہ فرش تھا اونھون نے اس سے جہاز کو باندہ دیا ہم صحیح سلامت کئی دن تک چلتے رہے آوز جہاز اس فرش کے ساتھہ بندہا ہوا تھا یہانتک کہ ہم کسی بندرنک پہونچے پہر ہمنے جہاز کا سامان نکالا اور اوسکو درست کیا پہر اوسمین سامان بہرا اور میرے بھائی کا جہاز مع سب آدمیونکے ڈوب گیا ایک آدمی تک اونمین سے نہ بچا تاجر نے بیٹے سے کہا اگر تو اون شیخ کو دیکھے تو پہچان لیگا اوس نے کہا ہان پہر یہہ اوسکو لیکے شیخ کے پاس گیا لڑکے نے جب شیخ کو دیکھا تو چیخنے چلانے لگا اور کہا ابا واللہ وہ یہی ہین شیخ نے ہاتھہ اوسپر رکھا یہانتک کہ اوسکو افاقہ ہوا اضطراب گیا سکون آیا تاجر نے شیخ سے کہا کہ یا سیدی آپنے پہلے ہی سے حقیقت امر مجھے کیون نہ بتادے شیخ نے فرمایا اللہ عزوجل کا ارادہ یون ہی تہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بکیر رحمہ اللہ مصاحب شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شبلی رضی اللہ عنہ کو جس مرض مین کہ وہ مریض تھے جمعے کے دن خفت معلوم ہوئی جامع مسجد کیطرف چلے اور میرے ہاتھہ پر تکیہ کیا یہانتک کہ ہم وراقین تک پہونچے ایک شخص ہم سے ملا وہ رصافی سے آتا تھا شبلی نے مجھہ سے کہا کہ کل اس شیخ کے ساتھہ میرے لئے ایک شان ہوگی پہر جب رات ہوئی تو شبلی رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا مجھہ سے کسی نے کہا کہ در ربط سقائین مین ایک شخص صالح ہے وہ مُردونکو نہلاتا ہے پہر مجھے لوگون نے اوسکو بتادیا مینے ہلکے سے دروازہ ٹھونکا اور کہا سلام علیکم اوسنے کہا شبلی کا انتقال ہوگیا مینے کہا ہان پہر وہ باہر آیا ناگاہ وہ وہی شیخ تھا جسکی طرف شبلی نے اشارہ کیا تھا مینے تعجب کی راہ سے اوس سے کہا لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا الہ الا اللہ تو کیون تعجب کرتا ہے مینے کہا کل کے دن جبکہ ہم تمسے ملے تھے تو شبلی نے مجھہ سے کہا تھا کہ کل کے دن اس شیخ کے ساتھہ میرے لئے ایک شان ہوگی سو تجھے تیرے معبود کی قسم ہے تو یہہ بتا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ شبلی کا انتقال ہوگیا اوسنے کہا اے بیوقوف شبلی کو کہان سے معلوم ہوا کہ آجکے دن اوسکے لئے میرے ساتھہ ایک شان ہوگی جب حضرت شبلی کے انتقال کا وقت آیا تو فرمایا کہ مجھہ پر ایک درہم مظلمے کا تھا اوسکے عوض مین مینے ہزارہا درہم خیرات کئے مگر ابتک اوس سے بڑھکر میرے دل پر کوئی چیز نہین ہے رضی اللہ عنہ ؛

کوہ سلہ بہشتیان

فصل اس بیان مین کہ اولیاء اللہ کو باوجود غیبی ہونیکے کبھی کسی امر کی اطلاع دیجاتی ہے کبھی کسی بات کا حکم ہوتا ہے کبھی کسی امر سے منع کیا جاتا ہے کبھی تنبیہ و وعظ ہوتا ہے

حکایت بنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین تنہا جنگل مین گیا مجھے وحشت ہوئی ناگاہ ایک ہاتف نے مجھے آواز دی اے بنان تونے عہد توڑ ڈالا تجھے کیون وحشت ہوتی ہے کیا تیرے ساتھہ تیرا حبیب نہین ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ جنگل مین ایک کنوین پر آیا اوسمین ڈولچی ڈالی اوسکی رسی ٹوٹ گئی وہ کنوین مین

گر پڑی فقیر تھوڑی دیر ٹہیرا رہا اور کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ مین بدون ڈولچی کے یہانسے نہ جاؤنگا یا یہہ کہ تو مجھے یہانسے جانیکا اذن دے پہر اوس نے ایک پیاسی ہرنی کو دیکہا کہ وہ کنوین پر آئی اور اوسمین جہانکا پانی کنوین کے اوپر آگیا ناگاہ اسکی ڈولچی بہی کنوین کے مونہہ پر آگئی اسنے اوسکو لیلیا اور رویا اور کہا الٰہی اس ہرنی کے برابر بہی میرا رتبہ تیرے نزدیک نہین ہے ہاتف نے آواز دی کہ اے مسکین تو تو ڈولچی رسی لیکے آیا اور ہرنی ہمپر توکل کرکے اسباب سے منقطع ہوکے آئی بعض صالحین نے کہا چونکہ فقیر نے اپنے مولے کے ساتہہ بابِ انبساط پر وقفہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے اسکی برکت سے ہرنی کو پانی پلایا اور اوسنے قسم کہائی کہ بغیر ڈولچی لئے وہان سے نہ جاوے تو اللہ تعالےٰ نے ہرنی کو بہیجکے اوسکی قسم کو سچا کردیا اور یہہ اسلئے کیا کہ اپنے اولیا کے اخلاق کو مہذب کردے تاکہ وہ ترک اسباب کا اہتمام اور مسبب وہاب پر توکل کرین ؛

حکایت ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سے بیس برس تک اللہ تعالےٰ کی عبادت کی اور اس مدت مین ایک طرفۃ العین بہی اوسکی نافرمانی نہ کی اسکے بعد بیس برس تک اوسکی نافرمانی کی اور ایک طرفۃ العین اس مدت مین کوئی طاعت نہ کی ایک دن اسنے آئینے مین دیکہا کچہہ سفید بال ڈاڑہی مین نظر آئے کہا آہ آہ آشیب و عیب قسم ہے تری عزت کی کہ آیندہ کبہی تیری نافرمانی نکرونگا اور اوسیوقت کہڑا ہوا توبہ کے لئے غسل کیا جب رات آئی تو کہا الٰہی بیس برس تک تیری طاعت اور بیس برس تک تیری نافرمانی کی کاش مجھے یہہ معلوم ہوجاتا کہ اگر مین تیری طرف رجوع ہون تو مجھے قبول کریگا گہر کے کونے سے اوسنے آواز سنی اور سنتا تہا کوئی شخص نہین دکہائی دیتا تہا اجبتنا فاجبناک واطعتنا فاطعناک وعصیتنا فامہلناک وان رجعت الینا قبلناک ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے بہ نیت سیاحت و ملاقات مشائخ عراق کیطرف سفر کیا مجھے ایک شہر نظر آیا مین اوسطرف گیا رہنے کے لئے کسی مکان کا ارادہ کیا پہر مین شہر کے کنارے ایک ویرانے مین ٹہیرا وہان پرانے گہرون کے آثار تہے مین تہوڑی دیر وہان بیٹہا پہر مین سوگیا خواب مین ہاتف نے مجہے آواز دی اور کہا تو اس دیوار کیطرف کہڑا ہوا سمین ایک خبیئہ[1] ہے تو اوسکو لیلے اوسکا کوئی وارث نہین ہے وہ تیری ملک ہے پہر مین بیدار ہوا مینے دیکہا کہ ایک عصار کہا ہوا ہے مینے اوس سے تہوڑا سا مکان مین کہودا مجھے ایک کپڑا ملا مینے اوسکو کہولا اوسمین پانسو اشرفیان تہین مینے اونکو اپنے پلو مین باندہ لیا اور اوس مکان سے نکلا مینے فکر کی کہ انہین کیا کام کرون مینے کہا کہ انکو فقرا پر تقسیم کردون پہر مینے کہا کہ انسے دکانین خرید کرکے فقرا پر وقف کردون اسکے سوا اور بہی خطرہ میرے دل پر گزرا مینے اوس رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے مجھے سلام کیا اور فرمایا یا فقیر ارادۃ وطلب زیادۃ من الدنیا یہہ دونون باتین جمع نہین ہوتین پہر آپنے کلمے کی انگلی اور اوسکے پاس کی انگلی کو جمع فرمایا اور مجھہ سے یہہ فرمایا کہ جو تیرے پاس ہے تو اوسکو شیخ ابوالعباس کے پاس لیجا وہ جزیرۂ خضرا کے رہنے والون سے ہین بغداد مین فلان فلان مسجد مین رہتے ہین تو جاکے ان اشرفیون کو اونکے سپرد کردے پہر مین جاگ اوٹہا مینے تازہ وضو کیا پہر نماز پڑہی اور اوسی گہڑی بغداد کیطرف چلا اور اوس مکان تک پہونچا جسمین شیخ تہے مینے اون سے ملاقات کی اور اشرفیان اونکو سپرد کردین اور اونسے قصہ بیان کیا اونہون نے کہا تجہی یہہ خواب دیکہے ہوئے کتنے دن گزرے مینے کہا سات دن اونہون نے مجھہ سے کہا بیٹا سات دن ہوئے کہ مجہی نے بہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے مجھہ سے فرمایا کہ جب فقیر تیرے پاس پہونچے اور اوسکے ساتہہ رسالت ہو تو اوسکو قبول کرنا اور اوسمین تصرف کرنا پہر کہا اے میرے بیٹے تو جان لے کہ ہمپر سات دن گزرے ہین اور ہمارے نزدیک کوئی ایسی چیز نہ تہی جس سے قوت بسری کرتے اور ایک آدمی کا ہمپر قرض ہے اوس نے اوسکی طلب مین ہمپر نہایت شدت کی ہے اللہ تعالےٰ نے اس فاقے کو تیرے ہاتہون پر بند کردیا پہر اوسنے مجھہ سے کہا کہ مین اللہ کے واسطے تجھہ سے یہہ چاہتا ہون کہ تو ہمارے پاس اقامت کر مین ایک بیٹی اپنی بیٹیون سے تجھے ہدیہ کرتا ہون مینے کہا یا سیدی یہہ مجھسے کیونکر ہوسکتا ہے مین تو

[1] یعنی اہانت بوسیدہ ۱۲

اوس چیز کے ساتھہ مشغول ہون جسکے ساتھہ مجھے اللہ تعالےٰ نے مشغول کیا ہے اور جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی تھی اوسکی خبر بھی مین تمھین دے چکا پھر اوسنے کہا کہ ضیافت تین دن تک ہوتی ہے مینے کہا ہان سو تین دن مین اوسکے پاس رہا ان دنون مین سوائے کام کاج کے وقت کے اور کسیوقت وہ مجھہ سے جدا نہوا اسکے بعد مینے اوسکو رخصت کیا اور چلا آیا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین خراسان کے کسی شہر مین پہونچا بازار مین جا رہا تھا کہ ایک جوان خوبصورت مجھے ملا اوسنے مجھے سلام کیا اور میرے پیچھے ہو لیا یہانتک کہ مین بازار سے نکل گیا اوسنے مجھہ سے کہا کہ تو لوجہ اللہ میرا مہمان ہو جا مین اوسکے ہمراہ چلا وہ مجھے ایک عمدہ مکان مین لے گیا اوسمین آثار خیر معلوم ہوتے تھے پھر وہ تھوڑی دیر غائب ہو گیا پھر آیا اور اوسکے ساتھہ ایک شیخ کبیر تھے اوسنے مجھہ سے کہا کہ یہ میرے والدین تو انکے لئے دعا کر مینے شیخ کو سلام کیا پھر مین بیٹھہ گیا کھانا آیا ہمنے کھانا کھایا پھر ہاتھہ دھوئے اسکے بعد مینے جانے کا قصد کیا جوان نے کہا تو تین دن تک میرا مہمان ہے تین دن تک مین اونکے پاس رہا وہ ہر دن میرے اکرام مین زیادتی کرتا تھا جب چوتھا دن ہوا تو مینے اون دونون کا رخصت کرنا چاہا شیخ نے کہا اے میرے بیٹے تو آجکے دن میرا مہمان ہے پھر مین اوس دن شیخ کے پاس رہا جب صبح ہوئی تو مین نے کہا اللہ تعالےٰ تم دونون پر خلیفہ ہے جوان میرے ساتھہ چلا یہانتک کہ مین شہر سے باہر آیا پھر اوسنے مجھے رخصت کیا اور ایک تھیلی اور روٹی حلوا دیا اور کہا یا سیدی یہ توشہ ہے تو اسکو للہ قبول کر مینے اوس سبکو اوٹھایا دو روز تک چلتا رہا پھر دوسرے شہر مین پہونچا مینے ارادہ کیا کہ جو کچھہ میرے پاس ہے اسکو فقرا کو پہونچا دون مین اس فکر مین تھا کہ ناگاہ ایک شیخ خوبصورت راہ مین میرے سامنے آیا مینے اوسکو سلام کیا مینے کہا کہ یہ شخص ولی اللہ ہے نماز کا وقت تھا مین مسجد مین گیا نماز پڑھی اور بیٹھہ گیا پھر مجھے نیند آئی سو رہا ہاتف نے مجھے آواز دی اور کہا یہ تھیلی جو تیرے پاس ہے شیخ صالح کو دیدے جو تجھہ پر گذرے تھے وہ اللہ کے نیک بندون مین سے ہین پھر مین نیند سے جاگ اوٹھا اوسیوقت شیخ کی تلاش مین نکلا مینے کہا الٰہی مین اوسکی حرمت کے ساتھہ تجھسے چاہتا ہون کہ تو میرے اور اوسکے درمیان مین جمع کر دے مینے اپنا کلام پورا نہین کیا تھا کہ وہی شیخ راہ مین میرے سامنے آئے اور اونکے ہاتھہ مین پانی کا لوٹا تھا اوسکو نہر سے بھر کے لائے تھے مینے تھیلی کو کھولا تو اوسمین پانچ دینار پانچ درہم تھے مینے اونکو جمع کیا شیخ کے ہاتھہ کا بوسہ لیا اور وہ سب اونکو دیدیا اونھون نے میرے ہاتھہ سے لیلیا اور کہا اے میرے بیٹے جو شخص غیر اللہ کو دیکھتا ہے وہ اللہ تعالےٰ سے کسی چیز کو نہ پہونچے گا مینے کہا یا سیدی آپ میرے لئے دعا کرین اونھون نے کہا یحفظک اللہ و یحفظ علیک و یحفظ بک پھر مینے کہا آپ کوئی وصیت کرین کہا اخلاص کو لازم کر اور جو عہد کہ تیرے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان مین ہے اوسکو نگاہ رکھہ پھر مجھے چھوڑ کے چلے گئے

حکایت کہتے ہین کہ ایک شخص نے فقرا کے حق مین فقرا کے لئے اپنے نفس کو بیچدیا کسی نے اوس سے کہا کہ تو نے یہ کیون کیا اور کسلئے تو نے اپنے نفس کو بیچڈالا اوسنے کہا اے لوگو مینے یہ نہین کیا مگر ایک امر کے لئے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اوسپر مطلع فرمایا مین سوتا تھا خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے میرے سامنے کھڑے ہین ایک نے مجھہ سے پوچھا کہ تو اللہ تعالےٰ کے قول مین کیا کہتا ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان مینے کہا اللہ اعلم اور نے کہا تو ضرور کچھہ کہہ مینے کہا جو اللہ تعالےٰ کا بندہ ہوتا ہے اوسپر دشمن کا غلبہ نہین ہوتا دوسرے نے کہا بندے کی صفتین کیا ہین مینے کہا اللہ اعلم اوسنے کہا تو ضرور کچھہ کہہ مینے کہا بندے کی صفتین یہ ہین کہ اپنے مالک کے حکمون کو بجالاوے اوسکے نواہی سے بچے ہر حال مین پھر وہ دونو غائب ہو گئے جب صبح ہوئی تو مینے اپنے حال مین فکر کی مینے اپنے نفس کو نہ عبودیت کے لائق دیکھا نہ مراقبے کے اور سوائے اس طائفے کے مینے کسی کو نہ دیکھا کہ جس مین صفات محمودہ جمع ہون سو اسلئے مینے کہا کہ مین اپنے نفس کو انسے بیچڈالون اور عبید العبید مین سے ہو جاؤن پھر مینے اپنا نفس اونکو بیچدیا اب مین اونکے عبید العبید مین سے ایک عبد ہون پھر رویا اور کہا کہ قسم ہے اوسکے حق کی کہ مینے اپنے نفس کو نہ اوسکی مجالست کے قابل دیکھا نہ اوسکے

مراتبے کے اور نہ اونمین سے جو اوسکی خدمت کی لیاقت رکھتے ہین رحمۃ اللہ علیہ ٭

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین ایک دن نفقۂ عیال مین فکر کر رہا تھا گھڑی بھر میرا دل مشغول ہو گیا پھر مین سو رہا تا کہ آرام لون خواب مین دیکھا کہ گویا مین کسی جزیرے مین بیچ دریا مین ہون مینے کہا کہ اس مکان مین کھانا پینا مجھے کہان سے پہونچیگا ہاتف نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اگر تیرا رزق سات دریا کے پیچھے ہوگا تو بھی وہ تیرے پاس ضرور آویگا پھر خوش خوش جاگ اوٹھا اور جس فکر مین تھا وہ دور ہو گئی اسکے بعد بعض اصحاب کے ہاتھ ایسے شخص کے یہان سے ہدیہ آیا کہ اوسکا خطرہ بھی میرے دل مین نہین گزرا تھا مین نے کہا اللہ تعالے نے سچ فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب رحمہ اللہ تعالے ٭

حکایت ابو عمران سندی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین فلان جامع مسجد مصر مین تھا میرے دل مین نکاح کرنے کا خطرہ گزرا اور عزم قوی ہوا قبلے سے ایک نور نکلا کہ اوسکی مثل مینے کبھی نہین دیکھا ناگاہ ایک ہاتھ ظاہر ہوا اوسمین یاقوت سرخ کا ایک جوتا تھا اوسکا تسمہ سبز زمرد کا موتیون مین جڑا ہوا تھا اور ایک ہاتف کہہ رہا ہے کہ یہ اوسکا جوتا ہے اگر تو اوسکو دیکھ لے تو تیرا کیا حال ہو پھر میرے دل سے عورتون کی شہوت جاتی رہی ٭

حکایت شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بعض سیاحت مین یہہ کہہ رہا تھا کہ الٰہی مین تیرے لئے عبد شکور کب ہونگا مینے سنا کہ کوئی قائل کہہ رہا ہے کہ جب تو اپنے سوا کسیکو منعم علیہ نہ دیکھے گا مینے عرض کیا الٰہی مین کیونکر اپنے سوا منعم علیہ نہ دیکھونگا تو نے تو انبیاء علماء ملوک پر انعام کیا ہے ناگاہ ایک قائل مجھ سے کہتا ہے کہ اگر انبیاء نہوتے تو تجھے ہدایت نہوتی اگر علما نہوتے تو تو پیروی نکرتا اگر ملوک نہوتے تو تجھے امن نہوتا اور یہہ سب تجھپر میری نعمت ہے ٭

حکایت بعض صالحین نے اللہ تعالے سے یہہ عہد کیا کہ دنیا کی خوبصورت چیزون کیطرف نہ دیکھین ایک دن صرافے پر اونکا گزر ہوا اونہون نے ایک کمر بند لٹکا ہوا دیکھا اوسکی طرف دیر تک دیکھتے رہے اوسکے مالک نے التفات کیا تو انکو دیکھا کہ یہہ اوسکی طرف دیکھہ رہے ہین پھر اوس نے کمر بند کی طرف التفات کیا تو کچھہ نہ دیکھا وہ انکی طرف دوڑا انسے چمٹ گیا اور کہا یہہ کام صالحین کے نہین ہین انہون نے کہا بھائی تجھے کیا ہوا اوسنے کہا تم صوفی ہو اور چوری کرتے ہو انہون نے کہا مینے تیری کیا چیز چرائی اوسنے کہا تمنے میرا کمر بند چرا لیا انہون نے کہا واللہ مین نے تیری کوئی چیز نہین لی پھر لوگون نے انکو بہت کچھہ سخت سست کہا امیر کیطرف پکڑ لیگئے اوس سے سارا قصہ بیان کیا امیر نے انسے کہا اے جوان یہہ صالحین کے افعال نہین ہین انہون نے رو دیا اور کہا واللہ مینے کوئی چیز نہین لی ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا کہ انکے کپڑے اوتار ڈالو پھر انکو ننگا کیا ناگاہ وہ کمر بند انکی کمر مین لگا ہوا تھا انہون نے ایک چیخ ماری قریب تھا کہ دنیا سے انتقال کرین اور بیہوش ہو گئے اسکے بعد امیر نے کہا کہ میرے پاس کوڑے لاؤ ہاتف نے امیر کو آواز دی کہ اے اللہ کے بندے تو ولی اللہ کو نہ مار اوسکو تو تمہارے ساتھہ ادب دیا گیا ہے امیر نے ایک چیخ ماری قریب تھا کہ اوسکی روح جسم سے جدا ہو جاوے اور اوسکو غش آگیا جب جوان کو افاقہ ہوا تو کہا اے میرے مالک مین تجھہ سے اقالہ کا سوال کرتا ہون بیشک مینے اپنے ذنب و جرم کو پہچان لیا اور مین خاطی ہون اے میرے مالک تیرے بندے گنہگار کو سہو ہو گیا سو تو مجھے مواخذہ نکر الامان الامان یا حنان اور ساری خلق اوسکے رونے سے رونے لگی جب امیر کو ہوش آیا تو جوان کے ہاتھہ پاؤن چومنے لگا اور جوان سے کہا کہ اے میرے دوست تیرا قصد کیا ہے جوان نے کہا کہ مینے اللہ تعالے سے یہہ عہد کیا تھا کہ دنیا کے مستحسنات کیطرف نہ دیکھون صرافے مین میرا گزر اس شخص پر ہوا مینے کمر بند کیطرف نظر غفلت سے دیکھا مجھے نہین معلوم کہ کیا ہوا مگر یہہ آدمی مجھہ سے چمٹ گیا اور مجھے توبیخ کرنے لگا

اور مجھہ سے کہنے لگا کہ تو نے میرا کم بند لیلیا اور مجھے اوسکے قصے کی خبر نہین واللہ میرا قصہ یہی ہے پھر وہ یہہ کہتا ہوا چلا گیا ۵

یا عدتی فی شدتی	ان لم تکن انت ضمن	ینقذنی من الردی	یا صاحب الفعل الحسن
	طوبی لمن بات بکم	مشردا عن الوطن	

فصل اس بیان مین کہ اولیا کو بسبب صفای قلب کے خطرات پر اطلاع ہوجاتی ہے اور اونکی فراست درست ہوتی ہے

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مسجد حرام مین گیا مینے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ دو کپڑے پہنے ہوئے ہے اور کچھہ مانگتا ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ ایسا آدمی لوگو پر بار ہوتا ہے اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ یعنی اور جان لو کہ بیشک اللہ جانتا ہے جو تمہارے جیون مین ہے سو تم اوس سے ڈرو مینے اپنے دل مین استغفار کی اوسنے مجھے پکارا اور کہا وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات یعنی اور وہ وہ ذات ہے کہ اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہون سے عفو فرماتا ہے

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگل مین گیا مجھے بہت ایذا ہوئی مینے اوسپر صبر کیا جب مین مکے پہونچا تو میرے جی مین کچھہ عجب آیا ایک بڑہیا نے مجھے طواف مین سے پکارا کہ اے ابراہیم مین جنگل مین تیرے ہمراہ تہی مینے تجھہ سے بات نہ کی اسلئے کہ مینے نہ چاہا کہ تیرے دل کو اوس سے مشغول کرون اس وسواس کو اپنے دل سے نکال ڈال ۵

حکایت شیخ ابو الحسن مزین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بہ نیت تجرید ننگے پاؤن ننگے سر جنگل مین داخل ہوا میرے دل مین یہہ خطرہ گزرا کہ اس برس کوئی شخص تجرید مین مجھہ سے بڑہکر جنگل مین نہ آیا ہوگا ایک آدمی نے پیچھے سے مجھے کھینچا اور کہا اے حجام تو کتنی جھوٹی باتین اپنے جی سے کرتا ہے ۵

حکایت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن میری خاطر نے مجھہ سے کہا کہ تو بخیل ہے مینے کہا کہ مین بخیل نہین ہون پھر اوسنے کہا بلکہ تو بخیل ہے مینے نیت کی کہ جو چیز پہلے مجھے ملیگی وہ جو فقیر مجھے پہلے پہل ملیگا اوسکو دیدونگا یہہ خطرہ تمام نہ ہونے پایا تہا کہ فلان آدمی اوہا وسکا نام بتایا پچاس اشرفیان لیکے میرے پاس آیا مین اونکو لیکے نکلا پہلے پہل جس سے میری ملاقات ہوئی وہ ایک فقیر ضریر یا کہا مادرزاد اندہا تہا حجام کے آگے بیٹہا ہوا تہا وہ اوسکے بال مونڈ رہا تہا مینے وہ اشرفیان اوسکو دین اوسنے کہا کہ تو حجام کو دیدے مینے کہا یہہ تو اشرفیان ہین اوسنے میری طرف سر اوٹہایا اور کہا ہمنے نہ کہا تہا کہ تو بیشک بخیل ہے پھر مینے حجام کو دین حجام نے کہا کہ جب سے یہہ فقیر میرے آگے بیٹہا ہی مینے اللہ تعالے سے یہہ عہد کیا ہے کہ مین اسکے سر مونڈنے کی کچھہ مزدوری نہ لونگا پھر مین اونکو لیکے دریا کیطرف گیا اوسمین اونکو پھینک دیا اور مینے اشرفیون سے خطاب کرکے کہا فعل اللہ بک وفعل جسنے تجھے دوست رکھا اللہ تعالے نے اوسکو ذلیل ہی کیا رضی اللہ عنہم بعض لوگون نے اس حکایت پر اعتراض کیا ہے کہ مال کا ضایع کرنا شرعاً ممنوع ہے امام یافعی رحمہ اللہ نے تین جواب دئے ہین ایک یہہ کہ شبلی پر کوئی حال وارد ہوا ہوا وسوقت اوسنے یہہ فعل صادر ہوا اور ذو الحال غائب غیر مکلف ہے دوسرا یہہ کہ اونہون نے اون اشرفیون مین کوئی زہر مشاہدہ کیا کہ جسکے پاس وہ جاوینگی وہ اوسکو ہلاک کرینگی اسلئے اونکو تلف کردیا جیسے سانپ کو مار ڈالتے ہین تیسرے یہہ کہ اونکو کوئی اشارہ کیا گیا ہو کہ اوسمین اذن ہو

اوسنے اونکو ایسا مضطر کر دیا ہو کہ بغیر اونکے تلف کرنے کے کوئی چارہ نہو واللہ اعلم ٭

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے ابلیس کو خواب مین ننگا دیکھا نعوذ باللہ منہ مینے کہا کیا تو لوگون سے شرماتا نہین اوسنے کہا کیا یہہ لوگ تیرے نزدیک آدمیون سے ہین مینے کہا ہان اوسنے کہا اگر یہہ آدمیون سے ہوتے تو مین اونکے ساتھہ اسطرح نہ کھیلتا جسطرح لڑکے گیند سے کھیلتے ہین لیکن آدمی تو انکے سوا اور ہین مینے کہا وہ کون ہین کہا وہ شونیزیہ کی مسجد مین ہین اونہون نے میرے جسم کو دبلا کر دیا میرے کلیجے کو جلا دیا جب مین اونکا ارادہ کرتا ہون تو وہ اللہ تعالے کا اشارہ کرتے ہین مین قریب جلنے کے ہو جاتا ہون حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین بیدار ہوا تو اوس مسجد مین گیا ناگاہ تین آدمی اپنے سر ونکو مرقعون مین ڈالے ہوئے بیٹھے تھے جب اونکو میری آہٹ معلوم ہوئی تو ایک نے اونمین سے سر نکالا اور کہا اے ابو القاسم ابلیس خبیث کی حدیث تجھے دھوکا نہ دے پھر اوسنے اپنا سر مرقعے مین ڈال لیا رضی اللہ عنہم اجمعین ٭

حکایت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد شونیزیہ مین بیٹھا ہوا کسی جنازے کی نماز پڑھنے کا انتظار کر رہا تھا اور اہل بغداد بھی اپنے طبقات پر جنازے کے انتظار مین بیٹھے ہوئے تھے مینے ایک فقیر کو دیکھا کہ اوسپر اثر عبادت کا ظاہر تھا لوگون سے مانگتا پھرتا تھا مین نے اپنے جی مین کہا کہ اگر یہہ کوئی ایسا کام کرتا جس سے اپنی جان کو لوگون کے سوال سے بچاتا تو بہت اچھا ہوتا پھر جب مین فارغ ہو کے اپنے گھر آیا تو جو میرا ورد رات مین بکار وصلوۃ کا تھا وہ سب مجھپر ثقیل ہوا مین بیٹھا ہوا جاگتا تھا اتنے مین نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا خواب مین دیکھا کہ اوس فقیر کو ایک چوڑے چکلے خوان مین لائے اور مجھہ سے کہا کہ تو اسکا گوشت کھا تونے اسکی غیبت کی ہے اور میرے لئے کشف حال کیا گیا مین نے کہا کہ مینے اسکی غیبت نہین کی مینے تو اپنے جی مین کچھہ کہا تھا مجھہ سے کہا گیا کہ تو اون لوگون مین سے نہین ہے کہ ہم تجھہ سے ایسی بات کے ساتھہ راضی ہون تو جا اوس سے معاف کرا مین صبح کو اوسے ڈھونڈتا رہا یہانتک کہ مینے اوسکو ایک جگہہ دیکھا کہ پانی مین سے پتے چن رہا تھا جو ترکاری دھونے سے گر جاتے ہین مینے اوسکو سلام کیا اوس نے کہا اے ابو القاسم کیا تو پھر کریگا مین نے کہا نہین کہا تو پھر اللہ تعالے ہمارے لئے اور تیرے لئے بخشدے رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جبل لکام مین تھا مینے ایک انار دیکھا میرا جی اوسکے کھانے کو چاہا مین اوسکے قریب گیا اوسمین سے ایک انار لیا اوسکو توڑا وہ ترش تھا مین اوسکو چھوڑ کے چلدیا ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پڑا ہوا تھا شہد کی مکھیان اوسپر جھرمٹ کئے ہوئے تھین مینے کہا السلام علیک اوسنے کہا وعلیک السلام یا ابراہیم مینے کہا تونے مجھے کیونکر پہچانا اوسنے کہا جو شخص اللہ تعالے کو پہچانتا ہے اوسپر کوئی چیز مخفی نہین رہتی ہین نے اوس سے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ تیرے لئے اللہ تعالے کے ساتھہ ایک حال ہے اگر تو اوس سے سوال کرتا کہ وہ تجھے ان مکھیون سے محفوظ رکھتا تو اچھا ہوتا اوسنے کہا مین دیکھتا ہون کہ تیرے لئے اللہ تعالے کے ساتھہ ایک حال ہے اگر تو اوس سے سوال کرتا کہ وہ تجھے انار کی خواہش سے بچاتا تو خوب ہوتا اسلئے کہ انار کی خواہش کے ڈنک کی ایذا آدمی کو آخرت مین معلوم ہوگی اور مکھیون کے ڈنک کی تکلیف دنیا ہی مین محسوس ہوتی ہے ابراہیم کہتے ہین کہ مین اوسکو چھوڑ کے چلا آیا ناگاہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جو شخص اللہ تعالے کو پہچانتا ہے اوسپر کوئی چیز مخفی نہین رہتی اس قول کے یہہ معنی ہین کہ جس چیز کیطرف عارف توجہ کرے یا اوسکا قصد کرے یا اوسے اوسکے ساتھہ تعلق ہو یا اللہ تعالے اوسپر مطلع کر دے یا مثل اسکے اسلئے کہ کلام فصیح مین جو لفظ عام واقع ہوا اور اوسکا حمل عموم پر ممکن نہو تو اوسکی تخصیص کیجاتی ہے شیوخ عارفین محققین فرماتے ہین کہ یہہ ہو سکتا ہے کہ عارف باللہ اشیا کو من حیث الاجمال پہچان سکتا ہے نہ من حیث التفصیل ٭

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بغداد مین تہا اور وہان ایک جماعت فقرا کی تہی ایک جوان ظریف خوش رایحہ خلیق خوبصورت آیا مینے اپنے اصحاب سے کہا کہ میرے دل مین واقع ہوا کہ یہہ شخص یہودی ہے اونکو میری بات بری لگی پہر مین نکلا اور وہ جوان بہی نکلا پہر وہ لوٹ کے فقرا کے پاس آیا اور کہا کہ شیخ نے کیا فرمایا لوگون نے لحاظ کیا اوسنے اصرار کیا تو اونہون نے کہدیا کہ شیخ نے کہا کہ تو یہودی ہے ابراہیم کہتے ہین کہ پہر وہ میرے پاس آیا میرے ہاتہون پر گرا اور اسلام لایا کسی نے اوس سے اس باب مین پوچہا اوسنے کہا کہ ہم اپنی کتابون مین یہہ پاتے ہین کہ صدیق کی فراست خطا نہین کرتی تو مینے اپنے جی مین کہا کہ مین مسلمانون کا امتحان کرون پہر مینے اونمین تامل کیا تو مینے کہا کہ اگر انمین صدیق ہے تو وہ اسی گروہ مین ہوگا اسلئے کہ یہہ لوگ ترک ماسوی اللہ کے قائل ہین جب یہہ شیخ مجہپر مطلع ہوئے تو انہون نے مجہہ مین تفرس کیا مینے جان لیا کہ یہہ صدیق ہین آخر کو یہہ جوان کبار صوفیہ سے ہوا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ابو العباس بن مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شیخ آیا اس علم مین نہایت عمدہ شیرین باتین کرتا تہا ہم سے کہا کرتا کہ جو تمہارے دل مین واقع ہو تم مجہہ سے کہدینا میرے دلمین آیا کہ وہ یہودی ہے خطرہ اسی بات پر قوی ہوتا جاتا تہا دور نہین ہوتا تہا مینے اسکا ذکر جریری سے کیا اونپر یہہ بات گران گزری مینے کہا کہ مین ضرور اس بات کو اوس شخص سے کہونگا پہر مینے اوس سے کہا کہ تو نے ہم سے یہہ کہا ہے کہ جو تمہارے دل مین آوے مجہہ سے کہدینا سو میرے دل مین یہہ بات آئی ہے کہ تو یہودی ہے اوسنے گہڑی بہر سر نیچے کیا پہر اوٹہایا اور کہا کہ تو نے سچ کہا انا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اوسنے کہا کہ مینے سارے مذہبون مین ممارست حاصل کی مین کہا کرتا تہا کہ اگر کسی قوم مین کچہہ صدق ہے تو وہ انہین لوگون مین ہوگا اس لئے مین تم مین آکے داخل ہوا تاکہ تمہین آزماؤن سو مینے تمکو حق پر پایا پہر اوسکا اسلام اچہا ہوا رحمہ اللہ ٭

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سری رضی اللہ عنہ مجہہ سے فرماتے کہ تو لوگون کو وعظ نصیحت کرا ور میرے دلمین وعظ کہنے سے لحاظ تہا مین اپنے نفس کو شرم کے مارے ستم کرتا تہا کہ تجہے اسکی لیاقت نہین ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا جمعے کی رات مین کہ آپنے مجہہ سے فرمایا کہ تو لوگون کو وعظ کر پہر مین بیدار ہوا قبل از صبح سری کے دروازے پر آیا دروازہ ٹہونکا اونہون نے کہا تو نے ہمکو سچا نہ جانا یہانتک کہ تجہسے کہا گیا پہر وہ صبح کو جامع مسجد مین لوگون کے لئے بیٹہے لوگون مین مشہور ہوا کہ جنید وعظ کے لئے بیٹہے ہین ایک غلام نصرانی صورت بدل کر آکہڑا ہوا اور کہا اے شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے کیا معنی ہین اتقوا من فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ تبارک وتعالے حضرت جنید نے سر نیچا کیا پہر اوٹہایا اور کہا تو مسلمان ہو جا اب تیرے اسلام کا وقت آپہونچا پہر وہ مسلمان ہوگیا زنار توڑ ڈالا اللہ تعالے نے اوسکی توبہ قبول فرمائی اللھم تب علینا یا کریم ٭

حکایت ابو عبد اللہ بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک مدت دراز ابدال کی ملاقات کے لئے سیاحت کرتا رہا پہر مین سیاحت وسفر سے ملول ہوگیا لوٹ کے اصطخر فارس مین پہونچا خانقاہ صوفیہ مین داخل ہوا وہان مینے ایک جماعت مشائخ کو دیکہا کہ اونکے آگے کوئی چیز کہانے کی رکہی ہے وہ نو آدمی تہے اونمین سے حسن بن ابی سعد ابو الازہر بن حیان ہین اور ایک گروہ اوتہا مین گہڑی بہر ٹہیرا پہر مینے وضو کیا جب مین فارغ ہوا تو اون لوگون نے میرے لئے گنجائش کی مین اونکے ساتہہ بیٹہہ گیا جو وہ کہاتے تہے مینے بہی اوسمین سے کہایا پہر ہم متفرق ہوگئے مین تہوڑی دیر سو رہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا کہ آپ مجہہ سے ارشاد فرماتے ہین کہ اے ابن خفیف تو اونکو تلاش کرتا اور اونکی مجالست کی آرزو رکہتا تہا وہ اس شہر مین یہی لوگ ہین اور تو بہی اونمین سے ہے میرے جی نے چاہا کہ جو مینے دیکہا وہ اونسے بیان کردون مگر اونکا وقار اونکی ہیبت مجہپر چہا گئی پہر مین گہڑی بہر من تک ٹہیرا ہونگا کہ شیخ ابو الحسن بن ابی سعد میرے سامنے آئے مجہہ سے کہا اے ابو عبد اللہ جو تو نے خواب مین دیکہا ہے وہ اون سے کہدے مین نے اونسے

کہہ یا جب خبر منتشر ہوئی تو وہ شہرون مین متفرق ہوگئے رضی اللہ عنہم وعن سائر الصالحین آمین ٭

حکایت طاہر مقدسی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین عسقلان سے نکلا غزہ کو ابدال کی تلاش مین جاتا تھا ناگاہ دریا کے کنارے پر ایک جوان کو پھٹے پرانے کپڑے پہنے دیکھا مینے اوسکی کچھہ پروا نہ کی اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا ؎

لاتنتب عنی بان تری خلقی		فانما الدر داخل الصدف		عملی جدید وملبسی خلق		ومنتهی اللبس منتهی الصلف	

حکایت شیخ ابو عبد اللہ دینوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک دن ایک فقیر میرے پاس آیا اوسپر آثار امتیاج ظاہر تھے میرے نفس نے چاہا کہ مین اوسکے لئے کچھہ لاؤن مینے ارادہ کیا کہ جوتیان گرو رکھدون نفس نے مجھے منع کیا کہا کہ ننگے پاؤن طہارت کیونکر پوری ہوگی پھر مینے کہا کہ چھاگل رہن رکھدون اس سے بھی منع کیا کہا وضو کس چیز سے کریگا مینے قصد کیا کہ رومال گرو رکھدون اس سے بھی روکا کہا کہ تو برہنہ سر رہجاویگا مین نے کہا اسمین کیا نقصان ہے پھر مین اس باب مین نفس سے تکرار کرنے لگا اتنے مین فقیر کھڑا ہوا کمر باندہی ہاتھہ مین عصا لیا پھر میری طرف التفات کیا اور کہا اے خسیس الہمت تو اپنے رومال کو حفاظت سے رکھہ مین جاتا ہون مینے اللہ تعالے سے عہد کیا کہ جب تک اوس سے نہ ملون روٹی نہ کھاؤن گا کہتے ہین کہ اونہون نے اسکے بعد تیس برس روٹی نہ کھائی رضی اللہ عنہ ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین ایام بدایت مین خلوت مین داخل ہوا مینے اللہ تعالے سے عہد کیا کہ کوئی چیز نہ کھاؤنگا مگر بعد چالیس دن کے کچھہ زیادہ بیس دن تک ٹہیرا رہا ضرورت وفاقہ مجھپر سخت ہوا پھر مین خلوت سے نکلا مجھے اپنے نفس کا شعور نہ رہا مگر اتنا معلوم ہے کہ مین بازار مین پہونچا وہان دیکھا کہ ایک فقیر تمنا کر رہا ہے کہتا ہے کہ مین اللہ کریم پر ان چیزون کی تمنا کرتا ہون ایک رطل میدی کی روٹی رطل بھر بنا ہوا گوشت رطل بھر حلوے مین اوسکو ثقیل سمجھا وہ بازار مین پھرتا تھا مجھپر سے بھی گزرتا مجھہ سے بات نہین کرتا تھا مین اپنے جی مین کہتا تھا کہ واللہ بیشک یہہ ثقیل ہے ایسی نادر خواہشون کی تمنا کرتا ہے مین تو ایک سوکا ٹکڑا طلب کرتا ہون سو وہ بھی مجھے حاصل نہوا گھڑی بھر کے بعد جو وہ تمنا کرتا تھا اوسکو حاصل ہوگیا پھر وہ میرے پاس آیا اور وہ سب مجھے دیدیا میرا کان ملا اور کہا کون ثقیل ہے جسنے عہد توڑ ڈالا خواہش کے لئے خلوت سے نکلا یا وہ ہے جو اوسکے لئے پاک نفیس چیزین طلب کرتا ہے جس سے قوت آوے حواس درست ہون پھر کہا جو شخص چالیس دن بھوکے رہنے کا ارادہ کرے اوسے چاہئے کہ بتدریج بھوکا رہے یکبارگی چالیس دن تک بھوکا نرہے کہ بھوک کا کتا ہیجان مین آکے اوسپر حملہ کرے پھر کہا کہ تو آیندہ اس مذہب کو اختیار نکرنا پھر وہ مجھے چھوڑکے چلا گیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض اصحاب شیخ عبد العزیز دربنی نے مجھے خبر دی کہ مین بعض سیاحات مین ہمراہ شیخ عبد العزیز کے تھا کسی جنگل مین ہم ایک قبر پر پہونچے شیخ عبد العزیز قبر کے پاس بیٹھہ کے رونے لگے مینے اون سے پوچھا اونہون نے کہا کہ اس قبر والا اولیاء اللہ مین سے ہے مجھے اسکے ساتھہ ایک عجیب قصہ گزرا مینے پوچھا وہ کیا ہے کہا مجھے بعض بلاد مین کسی شخص سے ایک حاجت پیش آئی مینے اوس حاجت کے لئے سفر کیا راہ مین مغرب کی نماز کا وقت آگیا مین ایک مسجد کیطرف گیا وہان ایک فقیر جماعت کی نماز پڑہا رہا تھا مینے اوسکے پیچھے نماز پڑہی ناگاہ وہ قرارت مین غلطی کرتا تھا مجھے اس سے تشویش ہوئی بحالت نماز مینے اپنے جی مین کہا کہ مین یہان ٹہیر جاؤن اس فقیر کو قرارت کی کیفیت سکھا دون اور اپنے کام کو چھوڑ دون یہہ اولی ہے یا کہا کہ یہہ مجھپر متعین ہے جب ہم نماز پڑہ چکے تو اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا اے شیخ عبد العزیز تو جس کام کے لئے آیا ہے اوسکے لئے جا اسواسطے کہ جس شخص سے تجھے حاجت ہے وہ سفر کو جایا چاہتا ہے سو تو اپنے کام کو جا اور جو غلطی کہ تو نے سنی تجھپر اوسکا کچھہ مواخذہ نہین ہے اور جس تعلیم کی تو نے نیت کی ہے اوسکی کچھہ ضرورت نہین ہے مجھے اوسکے مکاشفے سے تعجب ہوا مین فی الحال اوسکے اشارے سے اپنے کام کے لئے نکلا چلنے مین جلدی کی جب مین اوس شہر مین پہونچا تو جس شخص سے میری حاجت تھی وہ سفر کے ارادے سے سوار ہوگیا تھا جب اوسنے مجھے دیکھا تو اوسنے توقف کیا یہانتک کہ میری

کار روائی کردی اگر مین ذراسی تاخیر کرتا تو میرا مطلوب فوت ہوجاتا اب مجھے اور زیادہ تعجب ہوا فقیر کی محبت اور بڑہی مینے اوسکی ملازمت کی نیت کرلی تاکہ اوس سے برکت حاصل کرون پہر مین تہوڑی مدت اوسکے پاس رہا ہونگا کہ اوسکا انتقال ہوگیا یہہ اوسکی قبر ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ نے اسم اعظم سیکہا ہے مین مکے سے بقصد اونکی ملاقات کے نکلا یہانتک کہ جیزۂ مصر مین پہونچا اونکو وہان پایا پہلے پہل جو اونہون نے مجھے دیکہا تو میری یہہ حالت تہی لنبی ڈاڑہی ہاتہہ مین بڑی ڈوئی ایک چادر کاتہہ باندہے ہوئے ایک کاندہے پر پانون مین تاسومہ اونکو میری شکل مکروہ معلوم ہوئی جب مینے اونکو سلام کیا تو گویا اونہون نے مجھے حقیر جانا اور مینے اونسے وہ بشاشت نہین دیکہی مینے اپنے جی مین کہا کہ تو دیکتا ہے تیرا کس شخص کے ساتہہ معاملہ پڑا پہر مین اونکے نزدیک رہا دو یا تین دن گزرے ہونگے کہ ایک آدمی متکلمین مین سے اونکے پاس آیا اونسے کسی مسئلہ کلامیہ مین مناظرہ کیا وہ ذوالنون پر غالب ہوا مجھے اسکا غم ہوا مین آگے بڑہا اون دونون کے سامنے بیٹہہ گیا متکلم کو اپنی طرف متوجہ کیا اوس سے مناظرہ کیا یہانتک کہ مینے اوسکو ساکت کردیا پہر مینے تقریر مین اتنی دقت کی کہ وہ میری بات کو نہ سمجہا ذوالنون متعجب ہوئے وہ شیخ تہے اور مین اونسے چہوٹا تہا وہ اپنی جگہہ سے اوٹہہ کے میرے سامنے بیٹہے اور کہا تو میرا عذر قبول کر مینے تیرا رتبہ علمی نہین پہچانا اب تو میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندہے اسکے بعد وہ میری تعظیم کیا کرتے مجھے اپنے سارے اصحاب پر فوقیت دیتے پورے ایک برس مین اونکے پاس رہا اسکے بعد مینے اونسے عرض کیا یا استاذ مین ایک مسافر آدمی ہون اپنے اہل وعیال کا مشتاق ہون مجھے ایک سال آپکی خدمت مین گزرا آپ پر میرا حق واجب ہوگیا مجھے کسی نے کہا تہا کہ آپ اسم اعظم جانتے ہین اب آپنے مجھے آزمایا مجھے پہچان لیا اگر آپ اوسکو جانتے ہون تو مجھے سکہا دیجئے اونہون نے سکوت کیا کچہہ جواب ندیا مجھے وہم مین ڈالا کہ وہ مجھے کئی بار سکہا چکے پہر وہ چہ مہینے تک اور ساکت رہے اسکے بعد مجھہ سے کہا اے ابو یعقوب تو ہمارے فلان دوست کو جو فسطاط مین رہتا ہے ہمارے پاس آتا ہے پہچانتا ہے اور اوسکا نام لیا مینے کہا ہان پہر ایک طباق سرپوش سے ڈہکا رومال سے بندہا ہوا نکال لائے اور مجھہ سے کہا کہ یہہ اوسکو پہونچادے مینے طباق کو لیلیا وہ ہلکا تہا گویا اوسمین کچہہ نتہا جب مین اوس پل پر پہونچا جو کہ فسطاط وجیزہ کے درمیان مین ہے تو مینے اپنے جی مین کہا کہ ذوالنون طباق مین کسی شخص کو ہدیہ بہیجین اور اوسمین کچہہ نہو مین ضرور دیکہون کہ اوسمین کیا ہے مینے رومال کہولا سرپوش اوٹہایا ناگاہ ایک چوہا طباق سے نکل کے چلا گیا مجھے غصہ آیا مینے کہا کہ اونہون نے میرے ساتہہ ٹہٹہا کیا اوس وقت میرا وہم اونکے مطلب کیطرف نہین گیا مین خفا ہوتا ہوا لوٹ کے اونکے پاس آیا اونہون نے جب مجھے دیکہا تبسم کیا اور قصہ معلوم کرلیا اور کہا اے مجنون مینے تجھے ایک چوہے پر امین کیا سو تو نے خیانت کی پہر تجھے اسم اعظم پہ کیونکر امین کرون تو میرے پاس سے جا کوچ کرا سکے بعد پہر مین تجھے نہ دیکہون مین چلا آیا ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے عبدالرحمن بن یحییٰ سے پوچہا کہ توکل کیا ہے کہا اگر تو اپنا ہاتہہ اژدہے کے مونہہ مین گہسادے یہانتک کہ پہونچا اوسمین داخل کردے اور تو غیر اللہ سے نہ ڈرے پہر مین توکل کے معنی پوچہنے کے لئے ابو یزید کے پاس گیا اونکا دروازہ ٹہونکا اونہون نے کہا کیا تجھے عبدالرحمن کے قول مین کفایت نہین ہے مینے کہا میرے لئے دروازہ تو کہولو اونہون نے کہا کہ تو کچہہ میری ملاقات کے لئے تو آیا نہین ہے رہا سوال کا جواب سو وہ دروازے کے ورے سے ہی تجھے ملگیا دروازہ نہ کہولا پہر مین چلا آیا سال بہر کے بعد پہر مین اونکے پاس گیا اونہون نے کہا مرحبا اب تو میری زیارت کے لئے آیا ہے مہینہ بہر تک مین اونکے پاس رہا جس بات کا میرے دلمین خطرہ گزرتا تہا وہ مجھے اوسکی خبر دیتے تہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت زیتونہ ابوالحسین نوری ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہما کی خادمہ کہتی ہین کہ ایک دن سردی تہی مینے نوری سے عرض کیا کہ آپکے لئے کوئی چیز لاؤن اونہون نے کہا ہان مینے کہا آپ کیا چیز چاہتے ہین فرمایا روٹی اور دودہ مین اونکے پاس لیگئی دونکے آگے رکہدئے وہ

اور کپڑا اپنے ہاتھ سے لوٹ پوٹ رہے تھے آگ جل رہی تھی اونہون نے دودہ روٹی کہانا شروع کیا اور دودہ اونکے ہاتھ پر بہتا جاتا تہا اور اوسپر کویلے کی کالک تہی مینے اپنے جی مین کہا الٰہی تو پاک ہے تیرے اولیا کیا گندے ہین یارب اونمین کوئی بہی پاک صاف نہین وہ کہتی ہین کہ پہر مین اونکے پاس سے نکلی مجہہ سے ایک عورت چمٹ گئی اور کہا تونے میرے کپڑونکی جامدانی چرالی لوگ مجہے کہینچ کے کوتوال کے پاس لیگئے نوری کو اس قصے کی خبر ہوئی وہ نکلے اور کوتوال سے کہا کہ تو اس سے تعرض نکر یہہ تو ایک ولی ہے اولیا اللہ سے کوتوال نے کہا مین کیا کرون عورت تو دعوی کرتی ہے اتنے مین ایک لونڈی جامدانی لئے ہوئے آئی نوری اپنی خادمہ کو چہوڑا کے لے آئے اور اوس سے کہا تو پہر اسکے بعد کہیگی کہ یارب تیرے اولیا کیا گندے ہین مینے عرض کیا کہ مینے توبہ کی ؛

۱۹ **حکایت** امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض سادات نے مجہے خبر دی کہ وہ بعض سواحل مین ایک مدت دراز گوشہ گزین رہے اللہ عزوجل کی عبادت کیا کرتے تہے جب عید الفطر کا دن آیا تو کسی گاؤن کیطرف نکلے تاکہ مسلمانون کے ساتہہ عید کی نماز مین حاضر ہون وہ کہتے ہین جب مین نماز عید پڑہہ چکا تو اپنی جگہہ لوٹ کے آیا وہان دیکہا کہ ایک آدمی نماز پڑہہ رہا ہے اور خلوہ کے دروازے پر ریت مین اوسکے پاؤن کا اثر کچہہ نہ معلوم ہوا مجہے تعجب ہوا کہ وہ کہانسے آیا پہر وہ دیر تک رویا کیا مین فکر کرتا رہا کہ کیا چیز اسکے روبرو پیش کرون اسلئے کہ وہ دن عید کا تہا اور وہ میرے یہان مہمان آیا مجہے کوئی چیز نہین ملی اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا تو اسکی کچہہ فکر نکر غیب مین وہ چیزین ہین جو معلوم نہین ہین لیکن تیرے پاس پانی ہو تو لا مین لوٹا لینے کے لئے کہڑا ہوا اوسکے پاس بڑی دو روٹیان گرم مجہے ملگئین گویا ابہی فرن سے نکلی ہین اور بہت سے بادام مین یہہ سب اوٹہا کے اوسکے پاس لایا اوسنے روٹی توڑی اور بادام میرے سامنے ڈالدئے کہا کہا اور وہ بادام مجہے دیتا تہا مین کہاتا جاتا تہا اوسنے سوا ایک دو بادام کے اور کچہہ میرے ساتہہ نہ کہایا مجہے اپنے جی مین تعجب ہوا اور اوس کہانے کے ملجانے سے استغراب ہوا اوسنے کہا تو اسکو نادر نہ سمجہہ اسلئے کہ اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین کہ وہ جہان کہین ہون جو چاہین اونکو ملجاتا ہے مجہے اور زیادہ تعجب ہوا مینے اپنے جی مین نیت کی کہ مین اس سے دوستی کرون اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو اسکی جلدی نکر مین تو ضرور تیرے پاس پہر آونگا ان شاء اللہ تعالے پہر وہ اوسی وقت غائب ہوگیا نہین معلوم کدہر گیا مجہے اور تعجب پر تعجب ہوا جب شوال کی ساتوین رات آئی تو وہ میرے پاس آیا مجہہ سے مواخاۃ کی رضی اللہ عنہما ؛

۲۰ **حکایت** ابو العباس حرار کہتے ہین کہ شیخ ابو یوسف دہانی شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کی میعاد مین حاضر ہوتے تہے ایک دن شیخ ابو یوسف نے شیخ قرشی کے پاس مجہے بہیجا تاکہ اون سے پوچہون کہ اوسدن میعاد ہوگی یا نہین پہر مین اونکی طرف گیا جب مین اوس صحن مین پہونچا جسمین اونکے گہر کا دروازہ تہا تو مین ٹہیر گیا اور مین متردد و خائف تہا ناگاہ ایک لونڈی نے کہڑکی کہولکے اپنا سر نکالا اور کہا اے احمد شیخ تجہہ سے کہتے ہین کہ تو ابو یوسف سے کہدے کہ ہم آج میعاد نکرینگے مینے اللہ تعالے کا شکر کیا جیسا کہ شیخ نے اس حالت کے ساتہہ بغیر اقدام سوال کے میرے ساتہہ معاملہ کیا جب مین ابو یوسف کے پاس پہونچا تو وہ بیٹہہ گئے لیٹے تہے اور کہا تو کیون دروازے کے صحن مین ٹہیرا یہانتک کہ لونڈی نے تجہسے کہا جو کچہہ کہا مینے کہا یا سیدی مین اوسسے ڈرتا تہا اونہون نے کہا جبکہ تو تنہا ہو تو اوسسے ڈرا اور جب تو میرے ساتہہ ہو تو اقدام کر شیخ ابو العباس سے کسی نے پوچہا کہ اس قضیہ مین کسکا کشف اعلے تہا اونہون نے کہا کہ قرشی کا اسلئے کہ ابو یوسف نے تو مجہے اونکے پاس بہیجا تہا اور اونکی خاطر میرے ساتہہ تہی میرے ماجرا کو وہ دریافت کرتے تہے اور قرشی شل آئینے کے تہے کہ جو کچہہ اونکی طرف متوجہ ہو وہ اوسکا ادراک کرتے تہے رضی اللہ عنہم ؛

۲۱ **حکایت** شیخ صفی الدین بن ابو المنصور شیخ ابو العباس کے شاگرد کہتے ہین کہ میرے استاذ کی ایک بیٹی تہی اونکے اصحاب و احباب کے جی مین اوسکے ساتہہ نکاح کرنے کا آیا شیخ کو اونکے مافی الضمیر پر اطلاع ہوئی اونہون نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہہ میری بیٹی جسکے نکاح کا خطرہ کسی کے دل مین نہین گزرا

یسٰ ۱۲ تنور

جس گھڑی کہ یہ پیدا ہوئی اوسیوقت سے اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے اوسکے خاوند پر مجھے مطلع فرمادیا مین اوسکا انتظار کرتا ہون شیخ صفی الدین فرماتے ہین کہ مین اوسوقت فرات کے ورے اپنے والد کے ہمراہ وزارت مَلِک اشرف مین تھا جب ہم مصر مین آئے تو ملک عادل نے میرے والد کو قاصد بناکے مکے کیطرف ابوعزیز کے پاس بھیجا تاکہ وہ ملک مسعود بن ملک کامل کو یمن پر معین کرین مین اس زمانے مین شیخ ابوالعباس حرار کے پاس آیا اونکی صحبت مین رہا اور مین کم سن تھا جب میرے سامنے شیوخ و اولیار کا ذکر ہوتا تو اونکی صورت میرے لئے ظاہر ہوجاتی تھی جب مینے اونکی صحبت اختیار کی تو اپنی ہیئت مینے بدل ڈالی اس سے پہلے اچھی ہیئت رکھتا تھا مُذَہَّب کپڑے پہنتا عمدہ خچر پر سوار ہوتا اسکے سوا اور اسباب تجمل و زینت رکھتا تھا مین نے اپنے گھربار کو چھوڑ دیا شیخ کے پاس ہی رہنے لگا یہانتک کہ میرے والد مکے سے ایک لشکر عظیم کے ساتھ آئے اونکی ملاقات کے لئے ایک خلق کثیر باہتمام تمام اور خیمون کے ساتھ مصر سے نکلے شیخ نے مجھ سے فرمایا کہ تو بھی اپنے والد کی ملاقات کے لئے جا مینے کہا یا سیدی میرے لئے آپکے سوا اور کوئی والد نہین ہے مین اونکی سواری پر سوار ہونگا اور نہ اونکے ساتھ کھانا کھاؤنگا شیخ نے فرمایا تو بہرحال جا پھر مین ایک چھوٹے جانور پر سوار ہوکے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے نکلا میرے گھر والے میرے حال پر روتے تھے جب مین تنہا برکۃ الحاج پر والد سے ملا تو اونھون نے اور جو لوگ اونکے اردگرد تھے مجھے نہ پہچانا اونکے ساتھ بہت سے لشکر اور غلام اور خدم وحشم تھے اسکے بعد جب اونھون نے مجھے پہچانا تو وہ ٹھیر گئے اونکا چہرہ زرد ہوگیا مبہوت ہوگئے مین اللہ تعالےٰ سے سوال کرتا ہون کہ اس بات پر اونکو ثواب دے پھر وہ چلے اور تعجب کرنے لگے اتنے مین میرے گھر والے میرے بھائی انکے سوا اور لوگ بھی آپہونچے جمع ہوئے ملاقات ہوئی اور مین تنہا ایک طرف تھا جب وہ برکہ پر اوترے تو تحفے ہدیے اونکے روبرو پیش کئے گئے اونکے دسترخوان پر جو لوگ اونکے ہمراہ تھے وہ اور جو اونکی ملاقات کو گئے تھے یہ سب جمع ہوئے مگر مین اونکے ساتھ حاضر نہوا مین تنہا ایک طرف بیٹھا ہوا زار زار رو رہا تھا میری یہ حالت تھی جیسے کوئی قیدی ہو کہ اوسکو گھر والون سے جدا کیا ہو اوسکے اور اوسکے احباب کے درمیان حیلولت کیگئی ہو آخر کو والد نے مجھے بیڑی کے ساتھ دھمکایا قید سے ڈرایا اگر مین اپنی پہلی حالت پر عود نکرون مینے شیخ کو اطلاع کی اونھون نے مجھے ٹھیرنے نہ دیا کہا تو اپنے باپ کے پاس جا میرے پاس پھر نہ آنا پھر مین ایک زمانے تک رویا کیا مجنون کا شعر پڑھا کرتا تھا ؎

مُجِنّا بِلَیلیٰ ثُمَّ جُنَّتْ بِغَیرِنَا	وَاُخریٰ بِنَا مَجنُونَۃً لَا نُرِیدُھَا

اللہ تعالےٰ نے شیخ کے سِرِّ مقصود پر مجھے آگاہ کردیا وہ یہ تھا کہ اونھون نے مجھے میرے صدق پر حوالہ کردیا تاکہ میرے امر مین حظ و قصد سے بری ہون اسلئے مجھے شیخ کی جانب سے انشراح حاصل ہوگیا مین اپنے والد کے گھر گیا اپنے نفس کو ایک کوٹھری مین روکا یہ قسم کھالی کہ نہ کھاؤنگا نہ پیونگا نہ سوؤنگا نہ نکلونگا مگر جبکہ شیخ چاہین والد نے میرا حال پوچھا لوگون نے اونسے کہدیا کہ شیخ نے اوسکو نکالدیا اور اوسنے ایسا ایسا قصد کیا ہے والد نے کہا کہ جب اوسکو بہت بھوک پیاس لگیگی تو خود ہی کھا پی لیگا پھر تیسرے دن تک مین اسی حالت پر رہا والد نیند سے بیدار ہوئے کہا اوس سے کہدو کہ شیخ کے پاس جاوے اوسے اپنی جان کا اختیار ہے جو چاہے کرے مینے کہا مین نہ جاؤنگا یہانتک کہ والد شیخ کے پاس جاوین اون سے سوال کرین کہ وہ مجھے قبول کرین میرا مقصود اس سے شیخ کا اعزاز تھا اونھون نے کہا بہتر ہے پھر مجھے بلایا پیدل اپنے گھر سے شیخ کی مسجد تک گئے اور مین اونکے ہمراہ تھا والد نے شیخ کا ہاتھ چوما اور کہا یا سیدی یہ آپکا بیٹا ہے آپ جسطرح چاہو اسمین تصرف کرو اور مین چاہتا ہون کہ کاش مین اوسکی جگہ ہوجاؤن شیخ نے اونسے کہا کہ مین امید رکھتا ہون کہ اسکے ساتھ اللہ تعالےٰ تجھے نفع دیگا پھر والد مجھے شیخ کو سونپ کے چلے گئے اللہ تعالےٰ اونکو اجر عظیم دے اور میری طرف سے اونکو جزاے خیر عطا فرماوے پھر مین اسکے بعد مہینا بھر ٹھیرا رہا اونسے ملاقات نہین کی ہر روز دو ٹھلیان پانی کی اپنے کاندھے پر اوٹھاکے پیادہ ننگے پاؤن شیخ کے زاویے مین لاتا تھا لوگ والد کو اسکی خبر دیتے تھے وہ کہتے کہ پینے تو اوسکو اللہ تعالےٰ کے لئے

چھوڑ دیا مین اللہ سے چاہتا ہون کہ اسکا اجر اوسکے واسطے ضائع نکرے اور جسکے وہ لائق ہے اوسکی جزا دے پھر والد کے انتقال کے بعد مینے خواب مین دیکھا کہ گویا شیخ مجھہ سے فرماتے ہین اے صفی الدین مینے اپنی بیٹی کا نکاح تجھہ سے کر دیا جب مین بیدار ہوا تو متحیر رہا مجھہ سے یہہ ممکن نہ تھا کہ مین اسکی اطلاع اونسے کرون مجھے شرم آئی اور جو اونسے نہین کہتا ہون تو خیانت ہوتی ہے کہ جو مینے دیکھا وہ اون سے چھپاؤن شیخ نے میری طرف التفات کیا اور فرمایا تو نے خواب مین کیا دیکھا مجھپر اونکی ہیبت طاری ہو گئی ایک لحظہ سکوت کیا پھر فرمایا کہہ تجھے ضرور کہنا پڑیگا پھر مینے کہا کہ ایسا ایسا دیکھا کہا بیٹا یہہ تو ازل سے تھا یا جیسا کہ فرمایا اسکے بعد اپنی بیٹی سے میرا نکاح کر دیا یہہ بی بی اولیا رمین سے تھین انکے چہرے پر نور تھا جو اونکو دیکھتا کہدیتا کہ یہہ ولیہ ہین اہل جنت سے ہین اونسے میری اولاد ہوئی وہ سب فقرا رفقہا رہوئے اونکے والد کی وفات کے بعد زمانہ کثیر تک بسبب اونکی برکت کے ہم اچھی طرح سے رہے یہہ بی بی کثیر المکاشفات تھین سال بھر مرنے سے پہلے اپنی موت کا وقت بتا دیا تھا پھر اوسیوقت اونکا انتقال ہوا نزع کے وقت اپنے نفس سے کہتی تھین یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اسیکو بار بار کہتی رہین یہانتک کہ اونکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہا ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض مبارک لوگون نے مجھے خبر دی کہ ہمکو ہمارے شیخ نے عدن کے بازار سے کچھ زخیرہ لینے کے لیے بھیجا ہمکو اوس بازار رمین خالی ہاتھہ وہان سے لوٹنے راہ مین شیخ ریحان ہم سے ملے اونہون نے کہا ان عمدہ قاصدونکو تو دیکھو کہ انکو انکے شیخ نے اپنی کسی خواہش کے لیے بھیجا تھا سو یہہ خالی ہاتھہ لوٹے تم فلان شخص کے گھر فلان جگہہ جاؤ تمکو اوسکے پاس شیخ کی شئے مطلوب ملیگی پھر جس جگہہ کہ شیخ نے ہمکو پتا بتایا ہم وہان گئے اوسکے پاس ہمکو کچھہ ملی جسنے اوس سے خرید کی شیخ کی خدمت مین لائے اور جو شیخ ریحان نے ہم سے کہا تھا وہ ہی اونسے کہا وہ ہنسنے لگے اور کہا مین چاہتا ہون کہ شیخ ریحان کو دیکھون ناگاہ شیخ ریحان جس مسجد مین ہمارے شیخ تھے وہان آگئے شیخ نے اون سے خلوت کیا گھڑی بھر تک باتچیت کرتے رہے جب شیخ ریحان چلے گئے تو شیخ نے اوس بات سے تعجب کیا جو اونسے دیکھی اونکی تعریف کی عظمت بیان کی امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ شیخ جنکا ذکر ہوا یہہ ہمارے شیخ الشیوخ ہین عدن مین تھے یہہ شیخ کبیر عارف باللہ فقیہ امام صاحب مناقب عدیدہ وسیرت حمیدہ تھے انکی کرامتین انکی خوبیان مشہور ہین نام انکا محمد عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے مورخین مین مذکور ہین انہون نے ابوالربیع اسمعیل بن محمد اخضری یمنی رضی اللہ عنہ سے فیض صحبت حاصل کیا تھا یہہ بھی شیخ جلیل امام فضیل ذوالمجد الاثیل واحظ الجزیل عارف باللہ مشہور عظیم الکرامات رفیع المقامات تھے ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھے یہہ بات پہونچی کہ شیخ کبیر عارف احمد بن جعد یمنی ابتدا رحال مین شیخ کبیر عارف باللہ عیسی معروف بہتار یمنی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئے اونہون نے انکو عمدہ کپڑے پہنے ہوئے دیکھا انکا اعتقاد متغیر ہو گیا پیچھے لوٹے شیخ عیسی نے انکو پکارا اور کہا لڑکے ادہر آ مینے یہہ لباس نہین پہنا ہے یہانتک کہ اللہ تعالے کی راہ مین اتنے اتنے چمڑے پہن پہاڑے ہین پہرانسے وہ وسوسہ دور ہو گیا اونکے پاس آئے اونکو سلام کیا اونسے دعا چاہی رضی اللہ عنہما ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے روبرو شہرون کا ذکر کیا گیا اور جو اوسوقت اونمین صلحا رتھے اونکا بھی ذکر ہوا اونہون نے گویا بعض جہات کیطرف اشارہ کیا کہ اسوقت وہان کوئی شخص ان لوگون مین سے نہین ہے فی الحال دو شخص اوس جہت کے مشعل بردارون کے لباس مین آکر مرے ہوئے اور عرض کیا یا سیدنا ہم آپسے یہہ چاہتے ہین کہ ہمکو اپنی خدمت سے مشرف فرمائین شیخ شہاب الدین اوسوقت مکے مین تھے حج کے لئے آئے تھے انہون نے اونکو مشعل اوٹھانے کا حکم دیا اور اپنے شہر کا ارادہ کیا وہ دونون مشعل لیے ہوئے چلتے تھے شیخ فرمایا کرتے کہ مجھے مشعل کیجانب سے فقر کی بو آتی ہے جب کسی راہ مین پہونچے تو کسی نے شیخ سے ایک مشکل مسئلہ علوم معارف و اسرار کا جسکو علم لدنی کہتے ہین پوچھا شیخ نے اوس مسئلے مین اپنے ذہن کو جولانی دی فکر کی امعان نظر کیا سوچا پھر ٹھیر گئے متحیر ہوئے جب انکے علم مشہور کا گھوڑا امتحان سوال

مذکور کے میدان مین ٹہیر گیا تو اون دونون نے عرض کیا یا سیدی اگر اجازت ہو تو ہم کچھہ عرض کرین شیخ نے فرمایا کہو اونہون نے کہا واللہ اعلم جواب ایسا ایسا ہے نہایت خوبی سے مفصل جواب شافی دیا شیخ نے اپنا سر کہولا اور کہا استغفر اللہ اور جو بات اوس جہت کے لوگون مین انسے صادر ہوئی تہی اوسمین انصاف کیا پہر اون دونون نے شیخ سے کہا سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اپنے وطن کو چلے گئے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت ۲۵ ایک شخص نے شیخ جلیل ابوالعباس مرسی رضی اللہ کا امتحان کیا اونکے روبرو کھانا رکہا شیخ نے کہانے سے اعراض کیا کہا یا سیدی صاحب طعام کیطرف التفات کیا اور فرمایا کہ اگر حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ کی انگلی مین ایک رگ تہی کہ جب وہ مشتبہ کہانیکی طرف اپنا ہاتہہ بڑہاتے تو وہ حرکت کرنے لگتی تہی تو میرے ہاتہہ مین ساٹہہ رگین ہین کہ جب ایسا کہانا ہوتا ہے تو وہ سب حرکت کرنے لگتے ہین صاحب طعام نے استغفار کی عذر کیا رضی اللہ عنہ ایسا ہی بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے بہی نقل کیا گیا ہے کہ جو کہانا پاک نہوتا وہ اپنا ہاتہہ اوسکی طرف نہین بڑہاتے تہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین اسیطرح مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ بعض سلاطین نے بعض شیوخ کا امتحان کیا اونکے روبرو گوشت پیش کیا اوسمین کچہہ ذبح کیا ہوا تہا اور کچہہ مردار تہا شیخ نے کہا نہی اور فقرا سے کہا آج مین تمہارا خادم ہوتا ہون اس کہانے کی سرباہ کرتا ہون جو گوشت ذبح کیا ہوا تہا اوسکو اوٹہا کے فقرا کے سامنے رکہتے تہے اور جن برتنون مین مردار گوشت تہا اونکو اوٹہا کے لشکری لوگون کے سامنے رکہدیتے تہے اور کہتے جاتے تہے الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین اور بادشاہ حاضر تہا پہر اوسنے استغفار کی اور شیخ سے خوش اعتقاد ہوگیا ؛

حکایت ۲۶ ابوالعباس خضر رضی اللہ عنہ سے بعض ابدال نے پوچہا کہ کوئی ایسا ولی بہی ہے جو تمسے بڑہکر درجے مین ہو اونہون نے کہا ہان مین مسجد نبوی مین داخل ہوا مینے عبدالرزاق کو دیکہا کہ اونکے گرد ایک جماعت بیٹہی ہوئی حدیث سن رہی ہے اور مسجد کے کونے مین ایک جوان اپنے گھٹنون پر سر رکہے ہوئے بیٹہا ہے مینے اوس سے کہا اے جوان تو کیا ان لوگون کو نہین دیکہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثین عبدالرزاق سے سن رہے ہین اوسنے میری طرف سر نہ اوٹہایا نہ میری کچہہ پروا کی لیکن اتنا کہا کہ وہان وہ لوگ ہین جو عبدالرزاق سے سنتے ہین اور یہان وہ شخص ہے جو رزاق سے سنتا ہے نہ اوسکے بندے سے مینے کہا جو کچہہ کہ تو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو تو بتا کہ مین کون ہون اوس نے میری طرف سر اوٹہایا اور کہا اگر فراست سچ ہے تو تو خضر ہے پہر مجہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے ایسے اولیا رہی ہین کہ اونکے علو رتبے کے سبب سے مین اونکو نہین پہچانتا ؛

حکایت ۲۷ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ایک غلام کو بصرے مین دیکہا کہ اوسپر یہ ندا کیجاتی ہے کون شخص اسکو خریدتا ہے مع اسکے عیوب کے اور وہ یہ ہین رات بہر نہین سوتا ہے دن مین کہاتا نہین ہے ضروری بات کے سوا بولتا نہین ہے مینے غلام سے کہا کہ تو مجہے عارف معلوم ہوتا ہے اوسنے کہا یا ابراہیم اگر مین اوسکو پہچانتا تو اوسکے غیر کے ساتہہ مشغول نہوتا اب مینے یقیناً جان لیا کہ یہ عارفین سے ہے مینے بائع سے کہا کہ اس غلام کی کیا قیمت ہے اوسنے کہا جو تو چاہے دیدے یہ تو مجنون ہے پہر مینے اوسکو قیمت دیدی مینے اپنے جی مین کہا یا رب مینے لوجہ الکریم اوسکو آزاد کردیا غلام نے میری طرف التفات کیا اور کہا اے ابراہیم اگر تو نے مجہے دنیا مین غلامی سے آزاد کردیا تو اللہ تعالے تجہے آخرت مین آگ سے آزاد کریگا پہر وہ غائب ہوگیا مینے اوسے نہ دیکہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۲۸ شیخ ابو محمد حریری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک باز اشہب میرے گہر کے دروازے پر آیا مینے اوسکا شکار کیا پہر چالیس برس تک اوسکے لئے جہاں سجہاتا رہا تاکہ وہ یا اوسکی مثل ہاتہہ لگے سو نہ ہاتہہ آیا کسی نے اوسسے پوچہا کہ یہ باز اشہب کون تہا کہا عصر کی نماز کے بعد ایک جوان آدمی زرد رنگ پریشان بال ننگے سر ننگے پاؤن رباط مین آیا تازہ وضو کیا نماز پڑہی پہر بیٹہہ گیا مغرب تک سر گریبان مین ڈالے رہا جب ہمارے ساتہہ مغرب پڑہ چکا تو پہر اسیطرح بیٹہہ گیا ناگہان خلیفہ کا قاصد دعوت مین بلانے کے لئے آیا مین اوس جوان کے پاس گیا اور کہا کہ تو ہمارے ہمراہ خلیفہ کے محل کو چلتا ہے

اوسنے سر اونہایا اور کہا میرا دل خلیفہ کے محل کیطرف نہین چاہتا ہے لیکن میرا دل گرم عصیدہ کہانیکو چاہتا ہے مینے اوسکے قول سے بے پروائی کی اسلیے کہ اوسنے جماعت کی موافقت نہ کی اور اپنی خواہش کی چیز چاہی مین نے اپنے جی مین کہا کہ یہہ شخص نیا نیا طریقے مین داخل ہوا ہے ابہی یہہ مؤدب نہین ہوا ہے پھر ہم خلیفہ کے محل مین گئے کہانا کہایا سماع سنا پچھلی رات کو متفرق ہوئے جب مین رباط مین آیا تو مینے جوان کو اوسی حالت پر پایا مین گھڑی بھر مصلے پر بیٹھہ گیا میری آنکھہ لگ گئی خواب مین دیکھا کہ ایک جماعت ہے کوئی شخص کہرہا ہے کہ یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے انبیا علیہم السلام ہین مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب گیا تاکہ سلام کرون آپ نے مجھہ سے اعراض فرمایا پھر مینے مکرر سلام عرض کیا آپنے اعراض ہی فرمایا نہ التفات کیا نہ جواب سے مشرف فرمایا مجھے اس سے خوف ہوا مینے عرض کیا یارسول اللہ مجھہ سے کیا گناہ صادر ہوا کہ آپنے اعراض فرمایا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک فقیر نے تجھہ سے ایک چیز مانگی سو تونے اوسکے ساتھہ بے پروائی کی مین ڈرتا ہوا بیدار ہوا فقیر کیطرف گیا اوسکو نہ پایا دروازے کی آواز سنی مین اوسکی طلب مین نکلا اور وہ نکل گیا تھا مینے اوسکو پکارا اے جوان صبر کر تاکہ تیری خواہش کی چیز حاضر کیجاے اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا جب کوئی فقیر تجھہ سے کوئی چیز چاہے تو تو اوسکو نہین دیتا یہانتک کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار نبیون کو تیرے پاس سفارش کے لئے لاوے اب مجھے اوسکی کوئی ضرورت نہین پھر مجھے چھوڑکے چلا گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ عارف احمد بن الرفاعی قدس اللہ روحہ شیخ عارف علی بن قاری واسطی رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑہا کرتے تھے شیخ احمد اوسوقت جوان تھے ایک شخص نے کہانا پکایا شیخ ابن قاری کو اور انکے اصحاب اور اور مشائخ وقرا وغیرہم کو بلایا جب لوگ کہانا کہاچکے تو ایک قوال نے جو اونکے ساتھہ تھا دائرے پر گانا شروع کیا شیخ احمد شیخ ابن قاری کا جوتا لئے ہوئے صف نعال مین بیٹھے تھے جب لوگونکو حال آیا تو شیخ احمد قوال کیطرف دوڑے اور دائرے کو توڑ ڈالا مشائخ نے شیخ علی بن قاری کیطرف التفات کیا اونکو ملامت ونفرین کی کہنے لگے کہ یہہ تو لڑکا ہے ہمکو اوس سے کچھہ مؤاخذہ نہین ہمارا مواخذہ تمپر ہے شیخ ابن قاری نے کہا تم اس سے پوچھو اگر یہہ جواب باصواب دے تو فبہا ورنہ مطالبہ مجھپر ہے لوگ شیخ احمد کیطرف متوجہ ہوئے کہا تونے دف کیون توڑ ڈالا شیخ احمد نے کہا کہ ہم قوال کی امانت کیطرف رجوع کرین جو اوسکے دلمین خطرہ گزرا وہ ہم سے کہدے پھر جو وہ کہدے ہم اوسکا اتباع کرین قوال سے پوچھا کہ تیرے دلمین کیا خطرہ گزرا تھا اوسنے کہا کہ شب گزشتہ کو مین ایک محفل مین تھا لوگون نے شراب پی نشے مین چور ہوئے جھومنے لگے جسطرح یہہ مشائخ جھومتے تھے میرے دل مین یہہ خطرہ گزرا کہ یہہ لوگ بھی اونکی مثل ہین پھر میرا خطرہ تمام نہین ہونے پایا تھا کہ یہہ لڑکا کھڑا ہوا اور دف کو توڑ ڈالا جب مشائخ نے یہہ بات سنی تو سب کے سب شیخ احمد کے لئے کھڑے ہوئے اونکے ہاتھہ کا بوسہ لیا اونسے عذر کیا رضی اللہ عنہ ؛

فصل مرنیکے بعد کلام وغیرہ کرنیکے بیان مین

حکایت مکے مین بعض صالحین کا انتقال ہوا شیخ نجم الدین اصبہانی رضی اللہ عنہ اونکے جنازے کے ساتھہ گئے جب اونکو دفن کرچکے تو تلقین کرنیوالا تلقین کے لئے بیٹھا شیخ نجم الدین ہنسے اور اونکی عادت ہنسنے کی نہ تھی اونکے بعض اصحاب نے ہنسنے کا سبب پوچھا اونہون نے اوسکو زجر فرمایا بعد اوسکے پھر فرمایا کہ مین اسلیے ہنسا کہ جب ملقن قبر پر بیٹھا تو مین نے صاحب قبر کو سنا وہ کہتا تھا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کررہا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

حکایت ابو اسحٰق فزاری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص ہمارے پاس بہت بیٹھا کرتا تھا اور آدہا مونہہ چپا رکہتا تھا مینے اوس سے کہا کہ تو اکثر ہمارے پاس بیٹھتا ہے اور آدہا مونہہ تیرا چپا ہوتا ہے تو مجھے اسکا سبب بتا اوسنے کہا تو مجھے امن دیتا ہے مینے کہا ہان اوسنے کہا کہ مین کفن چرایا کرتا تھا

ایک عورت دفن کیگئی مین اوسکی قبر پر گیا اوسکو کھودا یہانتک کہ اوسکی اینٹون تک پہونچا اونکو ہٹایا پھر مینے اپنا ہاتھہ چادر پر مارا پھر لفافے پر اوسکو کھینچا اوس عورت نے بھی کھینچنا شروع کیا مینے کہا تجھے یہہ گمان ہوگا کہ تو مجھہ پر غالب ہوجاویگی پھر مین اپنے گھٹنون پر بیٹھا لفافے کو کھینچنے لگا اوسنے ہاتھہ اوٹھایا اور مجھے تماچہ مارا اوس شخص نے مجھے اپنا مونہہ کھولکے دکھایا اوسکے مونہہ پر پانچون انگلیون کے نشان تھے مین نے اوس سے کہا کہ پھر تونے کیا کیا کہا مینے اوسکا لفافہ اور ازار اوسیکو پھیر دیا اور اینٹونکو رکھدیا پھر مٹی کو ڈالدیا اور اپنے نفس پر عہد کیا کہ زندگی بھر کسی قبر کو نہ کھودون ابو اسحٰق کہتے ہین کہ مینے یہہ قصہ اوزاعی کو لکھا اونہون نے مجھے لکھا کہ تو اوس شخص سے پوچھہ کہ اہل توحید جو مرگئے ہین اونکا مونہہ قبلے کیطرف تھا یا نہین مینے اوس سے پوچھا تو اوسنے کہا کہ اکثر کا مونہہ قبلے سے پھرا ہوا تھا مینے یہہ بات اوزاعی کو لکھی اونہون نے مجھے لکھا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اس کلمے کو تین بار لکھا اور یہہ لکھا کہ جن لوگون کا مونہہ قبلے سے پھیر دیا گیا وہ غیر سنت پر مرے امام رافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ کی مراد اس جگہہ سنت سے ملت اسلام ہے واللہ اعلم معنی یہہ ہین کہ معاصی پر اصرار بہت سے گناہگارون کو موت علی الکفر کیطرف کھینچ لیجاتا ہے والعیاذ باللہ عزوجل جیسا کہ اس آیت کی تفسیر مین وارد ہوا ہے ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوأی ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن یعنی انجام گناہ کا تکذیب اللہ تعالےٰ کی آیات کی اور اونکے ساتھہ استہزا ہوا اور یہہ کفر ہے اعاذنا اللہ منہ اس جگہہ چند حکایتین اس قسم کی ذکر کیجاتی ہین جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گناہون پر اصرار کرنے اور معاصی مین ڈوبے رہنے سے موت علی الکفر ہوتی ہے ایمان مفت مین برباد ہوجاتا ہے خاتمہ خراب ہوتا ہے اللھم احسن عاقبتنا وامتنا علی ملۃ الاسلام وسنۃ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ومن قعد وقام امین یا رب العالمین ؛

حکایت مروی ہے کہ ایک شخص مرنے لگا جب اوس سے کہتے کہ لا الہ الا اللہ کہنو تو وہ یہہ شعر پڑہتا ؎

یا ربّ قائلۃٍ یوماً وقد تعبت	این الطریق الی حمّام منجاب

اسکا قصہ یہہ ہے کہ ایک عورت حمام کو جاتی تھی اس حمام کو حمام منجاب کہتے تھے اس عورت کو حمام کا رستہ معلوم نتھا اور چلنے سے عاجز ہوگئی تھی اسنے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا عورت نے اوس سے حمام کا رستہ پوچھا اوس شخص نے کہا وہ یہی ہے اور اپنے گھر کیطرف اشارہ کیا جب وہ اندر گھر کے گئی تو اوس شخص نے دروازہ بند کردیا جب یہہ سمجھی کہ اوسنے دھوکا دیا تو اسنے اپنی خوشی ظاہر کی اور اوس سے کہا کہ تو بازار جا وہان سے سامان عیش خرید کے لا جس سے ہم اپنے وقت کو خوش کرین وہ جلدی سے نکلا اور دروازہ کھلا چھوڑ گیا یہہ عورت بھاگ نکلی اور اوسکے مکر باطل سے اپنی جان کو بچایا بارک اللہ فیہا یہہ اللہ تعالےٰ ہی کا اوسپر فضل تھا کہ ایسے مخمصے سے اوسکو محفوظ رکھا جب وہ شخص بہ نیت زنا لوٹ کے آیا تو گھر مین سوا ویل وثبور کے اور کچھہ نہ پایا اوسیوقت حیران و پریشان نکلا گشت کرتا تھا اور شعر مذکور پڑہتا جاتا تھا یہانتک کہ کلمۂ شہادت کے عوض مین اوسیکو ٹھیرایا سکرات موت مین اوسی شعر کو کہے جاتا تھا نعوذ باللہ منہ ؛

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ نزع کی حالت مین تھا اوسنے کہا اے مالک دو پیمانے آگ کے میرے آگے ہین مجھے اونپر چڑہنے کی تکلیف دیجاتی ہے انہون نے اوسکے گھر والون سے پوچھا کہ یہہ کیا کیا کرتا تھا اونہون نے کہا کہ اسکے یہان دو پیمانے ہین ایک پیمانے سے دوسرے کو ناپ کر دیتا تھا اور دوسرے پیمانے سے اپنے لئے ناپتا تھا پھر مینے اون پیمانون کو طلب کیا ایک کو دوسرے پر دے مارا یہانتک کہ دونون کو توڑ ڈالا پھر مینے اوس شخص سے پوچھا اوسنے کہا سختی اور بڑہتی جاتی ہے ؛

حکایت ایک شخص تول کا معاملہ لوگون سے کیا کرتا تھا جب وہ مرنے لگا تو بعض صالحین نے اوس سے کہا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین

اسکو نہین کہہ سکتا ترازو کا کانٹا میری زبان پر رکھا ہوا ہے وہ مجھے کلمہ پڑہنے سے روکتا ہے مینے کہا کیا تو پورا نہین تولتا تھا اوسنے کہا پورا تو تولتا تھا لیکن کبھی ترازو مین غبار وغیرہ پڑجاتا تھا اور مجھے اوسکا شعور نہین ہوتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ ناپ تول مین ادنی سی کمی کرنا موجب سوء خاتمہ ہے ایسے ہی ہر چیز کا حال ہے اللہ سبحانہ وتعالے ہم سب مسلمانون کو اسباب سوء خاتمہ سے بچاوے کلمۂ توحید پر حسن خاتمہ فرماوے اللھم آمین ؛

حکایت ایک اور شخص گہاس بیچا کرتا تھا یہی اوسکا پیشہ تھا اللہ تعالے سے اوسکو غفلت تھی جب وہ مرنے لگا تو اوس سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہتا ایک گٹھہ ایک پیسے کو اس قصے کے بعد بعض شیوخ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ کلمۂ شہادت بکثرت پڑہا کرو تاکہ اوسی پر مرو میسا کہ یہہ شخص اوسی کلمہ پر مرا جسکو زندگی مین کہا کرتا تھا ؛

حکایت قرآن شریف پڑہنے والون مین سے کسی نیک آدمی کا وقت وفات آیا جب اونسے کہتے کہ لا الہ الا اللہ کہو وہ کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الی قولہ تعالے اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنی وہ بار بار اسی آیت کو پڑہتے جب اون سے کلمۂ شہادت پڑہنے کے لئے کہا جاتا یہانتک کہ اسی آیت کریمہ جلیلہ عظیمہ پر اونکا انتقال ہوا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو وارد ہوا ہے کہ جس حال پر آدمی زندگی مین ہوتا ہے اوسی حال پر مرتا ہے اوسی پر اوسکا حشر ہوتا ہے ٹھیک ہے ؎

غیر حق آنچہ دلت را بربود	سد رہِ تو ہمان خواہد بود

نسأل اللہ الکریم التوفیق للطاعۃ والموت علی الاسلام والسنۃ والجماعۃ لنا ولاحبابنا ولوالدینا ولاولادنا والمسلمین اجمعین آمین

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض ثقہ قبر کھودنے والون نے مجھہ سے نقل کیا وہ کہتے ہین کہ کسی شہر مین مینے قبر کھودی اوسمین دیکھا کہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتھہ مین قرآن شریف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے کئی بار یہہ بھی بیان کیا کہ اوسکے نیچے ایک نہر بہتی تھی پھر اونکو فش آگیا لوگون نے اونکو قبر سے نکالا لوگونکو نہین معلوم کہ اونکو کیا مصیبت پہونچی پھر دوسرے دن یا کہا تیسرے دن اونکو ہوش آیا تو جو دیکھا تھا لوگون سے بیان کیا بعض لوگون نے اون سے کہا کہ وہ قبر ہمکو بتا دو اونہون نے اسکا قصد کیا جب رات آئی تو انہون نے صاحب قبر کو خواب مین دیکھا کہ وہ یہہ کہتا ہے کہ مین تجھے اللہ تعالے کی قسم دیتا ہون اگر تو کسیکو میری قبر بتائیگا تو تجھے فلان فلان مصیبت پہونچیگی وہ بیدار ہوئے اور اپنے ارادے سے توبہ کی اور لوگونکو قبر کا پتا نہ بتایا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ثقہ لوگون نے مجھے خبر دی کہ شیخ محمد بن ابی بکر حکمی اور شیخ ابو الغیث بن جمیل قدس اللہ ارواحہما کے پاس بعض فقرا بعد اونکے انتقال کے آئے شیخ محمد تو اپنی قبر سے نکلے اور اوس شخص سے ملاقات کی اور اوس سے عہد لیا اور شروط مقرر کئے اس کلام کی شرح طویل ہے اور شیخ ابو الغیث نے قبر سے اپنا ہاتھہ نکالا اور اوس سے ملاقات کی اس حکایت مین کلام طویل ہے یہہ دونون شیخ شیوخ یمن سے مشہور و معروف ہین اپنے زمانے مین شیوخ عصر سے افضل و برتر تھے رضی اللہ عنہما ؛

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بعض اہل علم نے مجھے خبر دی وہ فقیہ امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین محب الدین کہتے ہین کہ مین امام اسمعیل بن محمد حضرمی کے ہمراہ قبرستان زبید مین تھا اونہون نے مجھہ سے فرمایا یا محب الدین تو مردون کے کلام کے ساتھہ یقین کرتا ہے مین نے کہا ہان فرمایا کہ صاحب اس قبر کا مجھہ سے کہتا ہے کہ مین خشو جنت سے ہون ؛

حکایت فقرا کی ایک جماعت شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ایک شخص اونمین سے بیمار ہوگیا کئی دن بیماری مین رہا اوسکی

رفیق خدمت سے ملول ہوگئے ایک دن اسکی شکایت شیخ ابوعلی سے کی انہون نے اپنے نفس کی مخالفت کی اور قسم کہائی کہ سوا انکے اوسکی خدمت کا کوئی متولی نہو پھر کئی دن تک اوسکی خدمت کرتے رہے یہانتک کہ اوس فقیر کا انتقال ہوگیا انہون نے اپنے ہاتہ سے اوسکو نہلایا کفنایا اوسپر نماز پڑہی اور دفن کردیا جب اوسکو قبر مین لٹایا اور اُسکے کفن کا سر کہولنا چاہا تو اوسنے انکو دیکہا اور اوسکی آنکہین کہلی ہوئی تہین اوسنے انسے کہا اے ابوعلی قیامت کے دن مین اپنی جاہ کے ساتہ ضرور تمہاری مدد کرونگا جیسے تمنے اپنے نفس کی مخالفت مین میری مدد کی رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ۱۱ شیخ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا ایک دن باب بنی شیبہ پر میرا گزر ہوا مینے ایک جوان آدمی خوبصورت کو مرا ہوا دیکہا مینے اوسکے مونہہ کیطرف دیکہا اوسنے تبسم کیا اور مجہہ سے کہا اے ابوسعید تو کیا نہین جانتا ہے کہ احباب زندہ ہین گو اونکا انتقال ہوگیا وہ صرف ایک گہر سے دوسرے گہر کیطرف انتقال کرتے ہین ؛

حکایت ۱۲ ابویعقوب سنوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے مین ایک مرید میرے پاس آیا مجہسے کہا اے استاذ مین کل ظہر کے وقت مرونگا تم یہہ دینار لیلو آدہے دینار مین قبر کہدوانا اور آدہے کا کفن خریدنا جب کل کا دن آیا اور ظہر کا وقت آگیا تو وہ آیا طواف کیا پہر وہان سے دور چلا گیا اور مرگیا مینے اوسکو نہلایا قبر مین رکہا اوسنے دونون آنکہین کہولدین مینے کہا کیا مرنیکے بعد حیات ہوتی ہے اوسنے کہا مین زندہ ہون اور جو کوئی اللہ تعالے کا محب ہے وہ زندہ ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۳ بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک مرید کا انتقال ہوا مینے اوسکو نہلایا اوسنے میرا انگوٹہا پکڑ لیا اور وہ تختے پر تہا مینے کہا اے بیٹے تو میرا ہاتہ چہوڑ دے مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہے یہہ مرنا تو صرف ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف نقل کرنا ہے پہر اوسنے میرا ہاتہ چہوڑ دیا ؛

حکایت ۱۴ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ غاسل نے ایک میت کے ناخن تراشے کوئی ناخن زیادہ تراش دیا میت نے اپنی انگلی کینچ لی خود غاسل نے اس امر کی مجہے خبر دی اور یہہ بہی کہا کہ اوسنے میت کو تبسم کرتے دیکہا اور اوسکا مونہہ چمکتا تہا یہہ غاسل اور میت دونون نیک عورتین تہین رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ۱۵ شیخ ابن جلار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو اونہون نے غسل کے تختے پر لیٹے ہوئے ہنسنا یا کسیکو جرأت نہوئی کہ اونکو نہلاوے لوگون نے کہا کہ یہہ تو زندہ ہین یہانتک کہ ایک شخص اونکے اقران سے آیا اوسنے اونکو نہلایا رضی اللہ عنہم ؛

حکایت ۱۶ بعض صالحین کہتے ہین کہ ابوتراب نخشبی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوچکا تہا مینے اونکو جنگل مین دیکہا کہ قبلے کیطرف مونہہ کئے ہوئے کہڑے ہین اور کوئی چیز اونکو پکڑے نہ تہی مینے چاہا کہ اونکو اوٹہا کے مٹی مین چہپا دون پہر مجہے اونکے اوٹہانے کی قدرت نہوئی ایک ہاتف کو سنا کہ وہ یہہ کہتا تہا دع ولی اللہ مع اللہ ؛

حکایت ۱۷ بعض صالحین کہتے ہین کہ جب ابن جلار رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگون نے اونکی طرف دیکہا ناگاہ وہ ہنس رہے تہے طبیب نے کہا یہہ زندہ ہین پہر نبض دیکہی تو کہا کہ مردہ ہین پہر اونکا مونہہ کہولا تو کہا مین نہین جانتا کہ یہہ زندہ ہین یا مردہ ؛

حکایت ۱۸ کہتے ہین کہ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت آنکہین کہولین پہر ہنسے اور کہا لمثل ھذا فلیعمل العاملون رضی اللہ عنہ شیخ ابومحمد حریری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جنید رضی اللہ عنہ کے پاس تہا اور اونکی حالت نزع تہی اور وہ دن جمعے کا تہا جنید رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑہتے تہے پہر اوسکو ختم کیا مینے کہا اے ابوالقاسم کیا اس حال مین بہی آپ قرآن پڑہتے ہین اونہون نے فرمایا اسکے ساتہ مجہہ سے بڑہکر کون مستحق ہے یہہ میرا نامۂ اعمال لپیٹا جاتا ہے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ عبّادان مین ایک عابد تہا وہ بدوی کے نام سے مشہور تہا مینے اوسکا حال دریافت کیا کسی نے کہا کہ اوسکا تو انتقال ہوگیا قبر کہودنے والے نے کہا کہ جب بدوی مرے تو مینے اونکے لئے قبر کہودی جب مین لحد تک پہونچا تو مینے چاہا کہ اوسکو برابر کردون مین اوسکو برابر کر رہا تہا کہ اوسکے پاس کی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی مینے اوس قبر مین دیکہا تو ناگاہ ایک بوڑہا آدمی سفید کپڑے کہدر کپڑا پہنے ہوئے بیٹہا ہے اور اوسکی گود مین سونے کا قرآن شریف سونے سے لکہا ہوا رکہا ہے وہ اوسمین پڑہ رہا ہے اوسنے میری طرف سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی اللہ تجہپر رحم کرے مینے کہا نہین کہا تو پہر اینٹ کو اپنی جگہہ مین رکہدے اللہ تجہہ سے معاف کرے پہر مینے اینٹ کو رکہدیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت محمد وراق رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک شخص سیاہ نام معروف بمبارک مباح مین عمل کیا کرتا تہا ہم اوس سے کہا کرتے اے مبارک تو نکاح کیون نہین کرتا وہ کہتا کہ مین اللہ تعالے سے یہہ سوال کرتا ہون کہ وہ حور عین سے میرا نکاح کردے پہر ہم کسی غزوے مین گئے دشمن ہمپر نکلکے آیا مبارک شہید ہوا ہم اوسپر سے گزرے سر اوسکا ایک طرف بدن دوسری طرف پڑا ہوا تہا اور وہ پیٹ کے بل اوندہا پڑا ہوا دونون ہاتہہ سینے پر رکہے ہوئے تہا ہم اوسپر مہیرے ہمنے کہا اے مبارک اللہ تعالے نے کتنی حور عین سے تیرا نکاح کیا اوسنے سینے کے نیچے سے ہاتہہ نکالا اور تین انگلیون کے ساتہہ ہماری طرف اشارہ کیا یعنی تین حورون سے اوسکا نکاح ہوا ؛

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ایک عورت عظیم الشان کو دیکہا اولیا و علما اوسکی تعظیم کرتے تہے یہہ عورت مغرب کی تہی اسکو ست الملوک[1] کہتے تہے یہہ بیت المقدس کی زیارت کو گئی جس زمانے مین کہ شیخ کبیر الشان علی بن غلبس یمنی رضی اللہ عنہ بہی وہین تہے شیخ کہتے ہین کہ مین بیت المقدس مین تہا ناگاہ مینے دیکہا کہ ایک نور کی رسّی آسمان سے قبے تک لٹکی ہوئی ہے یہہ قبہ مسجد مین تہا پہر ہم قبے کیطرف گئے وہان مینے ست الملوک کو پایا اور اوس نور کو مشاہدہ کیا کہ وہ اوس سے متصل تہا مینے اوس سے اُخوّت[2] چاہی اوسنے قبول کیا یہی شیخ صفی کہتے ہین کہ مینے شیخ صالح ولی سفیان یمنی کو جو کہ اکابر و اہل ہم حالیہ سے تہے دیکہا یہہ اپنی اوقات کو نماز سے معمور رکہتے تہے انکا ظہور جہت یمن مین ہوا بعد اسکے کہ مصر گئے حج کیا انکی کرامتین دیکہہ کے بہت سے لوگون نے انکے لئے شہادت دی رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ وہی سفیان ہین جنکا ذکر پہلے گزر چکا انہون نے عدن مین یہودی کو مارڈالا تہا اسلئے کہ وہ مسلمانون پر ترفع کرتا اون سے خدمت لیتا تہا مسلمان اوسکی اردلی مین چلتے تہے یہہ سلطان کیطرف سے حاکم ہوکے آیا تہا مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ انہون نے ایک اور یہودی کو تعزیر مین فوراً قتل کر ڈالا تہا اوس سے یہہ کہا کہ تو ایسا ایسا کر ورنہ اس قلم کے سر کو قط لگاؤنگا اونکے ہاتہہ مین قلم وہ چاقو تہا یہودی نے کہا تم قلم کو قط لگاؤ اوسکے قط سے میرا کچہہ ضرر نہین ہے انہون نے قلم کا سر کاٹا ناگہان اوس یہودی کا سر کٹا ہوا زمین پر لڑکنے لگا انکی اور بہت سی بڑی بڑی کرامتین ہین یہہ فقیہ تہے شروع مین علم کے ساتہہ شغل کیا اوسکو حاصل کرلیا یہانتک کہ اون سے کہا گیا کہ اگر تو کچہہ چاہتا ہے تو تو تولین و وجہین کو چہوڑ دے انہون نے علم کا شغل چہوڑ دیا اللہ تعالے کے ساتہہ مشغول ہوئے دیار مصر کو اسلئے گئے تہے کہ دمیاط کے جہاد مین حاضر ہون مسلمانون کی فتح انہین کے ہاتہون پر ہوئی اس سے پہلے بعض صلحا نے اہل دمیاط سے کہدیا تہا کہ دمیاط کی فتح یمن کے ایک آدمی کے ہاتہہ پر ہوگی اونکو اللہ تعالے نے اس امر پر مطلع کردیا تہا مجاہدین دمیاط مین فقیہ عالم ولی عارف عبد الرحمن نوبری رضی اللہ عنہ بہی تہے یہہ شہید ہوئے جس نصرانی نے کہ اونکو قتل کیا وہ کہتا ہے کہ مینے اونکی گردن ماری جب وہ مرگئے تو مینے اون سے کہا اے مسلمانون کے عالم تم اپنی قرات مین کہتے ہو ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون مینے بطور ٹہٹہے کے یہہ بات اونسے کہی تہی اونہون نے اپنی آنکہین کہولین اور سر اوٹہایا اور قوی آواز سے کہا نعم احیاء عند ربہم یرزقون پہر چپ ہوگئے پہر جبکہ مینے یہہ دیکہا اور سنا جو کچہہ کہ سنا تو اللہ تعالے نے میرے دل سے کفر کو نکالڈالا اونکے ہاتہہ پر مسلمان ہوگیا مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالے اونکی برکت اونکے ہاتہہ پر مسلمان ہونے سے میری

[1] یعنی بادشاہون کی بادشاہ
[2] دوستی ۱۲

مغفرت فرماوے نصرانی مسلمان کا کلام پورا ہوا اس قصے کے بعد سے شیخ عبدالرحمن کو شہید ناطق کہنے لگے اونکی اور بہت کرامتین ہین رضی اللہ عنہ ٭

فصل منامات کے بیان مین

یعنی اولیاء کرام خواب مین اللہ تعالے کے دیدار سے مشرف ہوتے ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سعادت حاصل کرتے ہین کبھی ملائکہ کو دیکھتے ہین کبھی جنت وحور وقصور کی سیر کرتے ہین کبھی لیلۃ القدر کے انوار اونکو نظر آتے ہین کبھی کسی بات کا حکم ہوتا ہے کبھی کسی امر پر تنبیہ کیجاتی ہے چنانچہ یہہ سب امور حکایات آیندہ سے بخوبی واضح ہونگے ٭

دیدار اللہ عزوجل

حکایت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے پچاس اور چند حج کئے اور اونکا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم اور اپنی والدین کو بخشا ایک حج باقی رہگیا تہا مینے عرفات مین اہل موقف کو اور اونکی آواز کی گونج کو دیکہا مینے کہا الٰہی اگر ان لوگون مین سے کوئی ایسا ہو جسکا حج قبول نہوا ہو تو مینے اپنا یہ حج اونکو بخشدیا تاکہ اسکا ثواب اوسکے لیے ہو پہر اوس رات کو مزدلفہ مین سو رہا مینے اللہ عزوجل کو خواب مین دیکہا مجہہ سے ارشاد فرمایا اے علی بن موفق تو کس برتے پر سخاوت کرتا ہے مینے تو اہل موقف کو اور اونکی شل کو اور اونکے کئی گنون کو بخشدیا اور اونمین سے ہر ایک شخص کی شفاعت اوسکے گہر والون خاص لوگون پڑوسیون کے حق مین قبول کی وانا اہل التقوی واہل المغفرۃ ٭

حکایت بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے کسی نے اونکے ابتدا حال کی کیفیت پوچہی اسلئے کہ تمہارا نام لوگون مین ایسا معزز ہے جیسے کسی نبی کا نام ہوا اونہون نے کہا کہ یہہ اللہ تعالے کے فضل سے ہے مین تو ایک عیّار آدمی صاحب عصبیت تہا مینے ایک دن راہ مین کاغذ پڑا ہوا پایا اوسکو اٹہایا اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا تہا مینے اوسکو پونچہا اور جیب مین رکہہ لیا میرے پاس دو درہم تہے اونکے سوا میرے ملک مین اور کچہہ نہتا مین عطار کے پاس گیا اوس سے اونکی خوشبو خریدی وہ خوشبو اوس کاغذ سے ملدے اوسکو خوشبودار کردیا اوس رات کو مین سو رہا خواب مین دیکہا گویا کوئی کہہ رہا ہے اے بشر تونے میرے نام کو خوشبودار کیا مین ضرور تیرے نام کو دنیا وآخرت مین خوشبودار کرونگا کہتے ہین کہ منصور بن عمار واعظ کی توبہ کا یہہ سبب ہوا کہ اونہون نے راہ مین ایک رقعہ پڑا ہوا پایا اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا تہا انکو کوئی جگہہ نہ ملی کہ اوسکو وہان رکہین انہون نے اوسکو نگل لیا خواب مین سنا کہ کوئی انسے کہتا ہے کہ اس رقعے کی تعظیم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالے نے حکمت کا دروازہ تجہپر کہولدیا رضی اللہ عنہما ٭

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ایک شرابی پر سے گزرے وہ بیچ راہ مین پڑا ہوا تہا اوسکے مونہہ مین سے بھین نکل رہے تہے انہون نے اوسکی طرف دیکہا اور کہا یہہ کون زبان ہے جسکو یہہ آفت پہونچی اسنے تو اس زبان سے اللہ عزوجل کا ذکر کیا ہوگا پہر اوسکے قریب گئے اوسکا مونہہ دہویا جب اوس شخص کو ہوش آیا تو کسی نے اوس سے کہدیا کہ ابراہیم نے تیرا مونہہ دہویا وہ پشیمان ہوا توبہ کی اوسکی توبہ بہت اچہی ہوئی ابراہیم نے خواب مین دیکہا کہ گویا کوئی انسے کہہ رہا ہے کہ اے ابراہیم تونے ہمارے لئے اوسکا مونہہ پاک کیا ہمنے تیرے لئے اوسکا دل پاک کردیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے اپنے رب کو خواب مین دیکھا مینے عرض کیا کہ مین تجھے کیونکر پاؤن فرمایا تو اپنے نفس سے مفارقت کر اور آجا احمد بن خضرویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا مجھ سے ارشاد فرمایا اے احمد سب لوگ مجھ سے طلب کرتے ہین مگر ابو یزید وہ مجھے طلب کرتا ہے رضی اللہ عنہ ؛

زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکایت ایک جوان آدمی کعبے کا طواف کرتا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا جاتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ تیرے نزدیک اسکی کوئی دلیل ہے اوسنے کہا ہان مین اور میرے والد حج کے لئے چلے کسی منزل مین میرے والد بیمار ہوئے اور مرگئے اونکا مونہ کالا آنکھین نیلی ہوگئین پیٹ پھول گیا مین رویا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا مجھے افسوس ہوا کہ میرے والد مسافرت مین ایسی موت مرے جب رات ہوئی تو مجھپر نیند کا غلبہ ہوا خواب مین دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید لباس معطر پہنے ہوئے تشریف لائے میرے والد کے قریب گئے اونکے مونہہ پر ہاتھہ پھیرا وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگیا پھر اونکی پیٹ کو چھوا رہ جیسا تھا ویسا ہوگیا جب آپنے تشریف لیجانے کا قصد فرمایا تو مین کھڑا ہوا مینے آپکی چادر پکڑ لی اور عرض کیا یا سیدی آپکو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپکو زمین غربت مین میرے باپ کیطرف رحمت بنا کے بھیجا آپ کون ہین فرمایا کیا تو مجھے نہین پہچانتا ہی مین محمد رسول اللہ ہون یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا سوا اسکے کہ یہ مجھپر درود بہت بھیجا کرتا تھا جب اسکو موت آئی تو اسنے مجھسے استغاثہ کیا مین نے اسکی فریاد رسی کی جو کوئی دنیا مین درود مجھپر بہت بھیجا کرتا ہے مین اوسکا غیاث ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؛

ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت مین	چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکین پہ قربان ہو	کہ فیض صبح اس شام ہدایت سے نمایان ہے
مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ	دل دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہو دلمین	ہر اک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے
نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی	گنہگاری ہمارے واسطے بخشش کا سامان ہے

حکایت ایک عراقی کہتے ہین کہ مین ابوبکر بن مجاہد مقری رضی اللہ عنہ کے پاس پڑہا کرتا تھا اونکے پاس ایک بوڑہا آدمی آیا پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا ابوبکر نے اوسکے بال بچونکا حال پوچھا اوسنے کہا اے ابوبکر رات کو اور تیسری بیٹی پیدا ہوئی میرے گھر والون نے مجھسے ایک دانق گھی شہد خریدنے کے لئے مانگا تاکہ بچے کے تالو مین ملین سو مجھے اوسپر قدرت نہوئی پھر مین ہموم مغموم محزون سو رہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا آپنے فرمایا تو غم نکر رنجیدہ نہو جب صبح ہو تو حلی بن عیسی وزیر خلیفہ کے پاس جا اور میری طرف سے اوسکو سلام کہہ اور اوسکو اس نشانی سے کہہ کہ تونے میری قبر کے نزدیک بیٹھہ کے چار ہزار بار درود مجھپر بھیجا ہے وہ تجھے سوا شرفیان دیگا تا دی کہتا ہے ابوبکر نے مجھہ سے کہا اے خدا کے بندے اسمین فائدہ ہے اونھون نے میرا پڑہانا چھوڑ دیا اور اوس آدمی کا ہاتھہ پکڑکے وزیر کے پاس لیگئے وزیر نے ابوبکر کے ہمراہ ایک بوڑہا آدمی دیکھا کہ وہ اسکو پہچانتے تھے ابوبکر سے پوچھا یہ آدمی کہان کا ہے اونھون نے وزیر سے کہا آپ اسکو اپنے قریب بلاؤ اور اسکی بات سنو وزیر نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور کہا اے شیخ تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا ابوبکر جانتے ہین کہ میرے دو بیٹیان ہین اور رات کو تیسری اور پیدا ہوئی میرے

گھر والون نے ایک دانق گہی شہد خریدنے کے لئے مجھ سے مانگا تاکہ لڑکی کے تالو سے ملین سو مجھے اوسکی قدرت نہ تھی مین رات کو غمگین سو رہا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے مجھ سے ایسا ایسا ارشاد فرمایا اور جو قصہ دیکھا تھا وہ سب بیان کیا علی بن عیسیٰ کی آنکھون مین
آنسو بھر آئے اور کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے سچ فرمایا اور تونے بھی سچ کہا تو نیک آدمی ہے یہہ ایک ایسی چیز ہے کہ سوائے اللہ و رسول کے
اور کوئی اوسکو نہین جانتا اے غلام اشرفیون کا توڑا لا غلام نے حاضر کیا وزیر نے اوسمین سے تین سو اشرفیان نکالین اور کہا یہہ وہ سو اشرفیان
ہین جنکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے لئے حکم دیا اور یہہ سو بشارت کی ہین اور یہہ سو تیرے لئے ہدیہ ہے وہ شخص تین سو اشرفیان
لیکے چلا آیا اوسکا رنج غم سب دور ہوگیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ جسطرح اس شخص کو بسبب رحمت الٰہی اور برکت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خیر حاصل ہوئی اسیطرح وزیر خلیفہ علی بن عیسیٰ مذکور کو بھی خیر نصیب ہوئی اسلئے کہ اونہون نے وزارت و علو ریاست و ظلم
سلطنت و عظمت جبابرۃ کو چھوڑ دیا مکے کو چلے گئے وہان کی مجاورت اختیار کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وزیر کا ذکر فرمایا اور اس نعمت کے
ساتھہ اوسکو خاص کیا یہہ نہتا مگر اسلئے کہ اللہ تعالےٰ اور اوسکے رسول نے پہلے سے جان لیا تھا کہ اسکا انجام بخیر ہوگا وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ علی بن
عیسیٰ سوار ہوئے اسکے ساتھہ بہت بڑی اردلی تھی غربا کہنے لگے یہہ کون ہے یہہ کون ہے ایک عورت راہ پر کھڑی ہوئی تھی اوسنے کہا تم کہانتک کہتے
رہوگے یہہ کون ہے یہہ کون ہے یہہ تو ایک بندہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نظر سے گر گیا سو جو تم دیکھہ رہے ہو اللہ تعالےٰ نے اوسکے ساتھہ اسکو مبتلا کر دیا
علی بن عیسیٰ نے اس بات کو سنلیا گھر پہونچتے ہی وزارت سے استعفا دیا اور مکے کو چلے گئے وہان اقامت کی رحمہ اللہ تعالےٰ ٭

حکایت شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لیلۃ القدر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا وہ شب جمعہ
ستائیسوین رمضان کی تھی آپنے مجھ سے ارشاد فرمایا اے علی تو اپنے کپڑونکو میل کچیل سے پاک کر تجھکو ہر سانس مین اللہ تعالےٰ کی مدد کا حظ ملیگا
مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہین ارشاد فرمایا تو جان رکھہ کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے تجھے پانچ خلعت پہنائے ہین خلعت محبت خلعت معرفت
خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام سو جو شخص اللہ کو دوست رکھتا ہے اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے اور جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے اوسکی آنکھون
مین ہر چیز حقیر ہو جاتی ہے اور جو شخص اللہ کو واحد جانتا ہے اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اور جو کوئی اللہ کے ساتھہ ایمان لاتا ہے وہ
ہر چیز سے امن مین ہو جاتا ہے اور جو کوئی اللہ کے لئے اسلام لاتا ہے وہ اوسکی نافرمانی نہین کرتا ہے اور اگر عصیان کرتا ہے تو اوس سے عذر کرتا ہے جب عذر کرتا ہے
تو وہ اوسکا عذر قبول فرماتا ہے شیخ کہتے ہین کہ مین اوسوقت اس آیت کی تفسیر سمجھا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو یہہ فرمایا کہ جو شخص اللہ کو دوست رکھتا ہے اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ محب اپنے نفس کو محبوب کے لئے ذلیل کرتا ہے جب
کوئی شدت و تکلیف اوسکو پہونچتی ہے تو رضائے محبوب مین وہ اوسپر آسان ہو جاتی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ وہ وجود مین سوائے فعل محبوب
کے اور کچھہ نہین دیکھتا اور جو محبوب کرتا ہے وہ محبوب ہے اور یہہ جو ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اللہ کو پہچانتا ہے اوسکی آنکھون مین ہر چیز حقیر ہو جاتی
ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ عارف باللہ اللہ تعالےٰ کا جلال اوسکی عظمت اوسکی کبریا اوسکی قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے اوسکے سوا سب کچھہ اوسکی نظر مین ذلیل
و حقیر معلوم ہوتا ہے اور وہ باوجود اس سب کے جن لوگون کو کہ اللہ تعالےٰ نے منتخب فرمایا ہے اونکی تعظیم کی ہے اونکو شرف دیا ہے اونکی تکریم فرمائی
ہے جیسے انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام انکے سوا اور مقبول بندے جیسے علما صلحا ان سبکی بھی تعظیم تکریم و تشریف و احترام کرتا ہے مگر وہ تعظیم و تکریم
جو مخلوق کے ساتھہ لایق ہے کون مخلوق جو کہ اصطفا و محبت کے ساتھہ خاص ہے اس تعظیم مین اور تعظیم خالق مین کسیطرح کی نسبت نہین ہے اور یہہ جو
فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کو واحد جانتا ہے وہ اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اسلئے کہ شرک منافی توحید ہے اس شرک سے مراد شرک خفی ہے

جسکو عارف باللہ پہچانتے ہین اوس سے پرہیز کرتے ہین تاکہ اونکی توحید حقیقی خاص مین قدح نکرے رہا شرک جلی سو اوسکو خاص وعام توحید والے پہچانتے ہین اور وہ دونون توحیدون مین قدح کرتا ہے منجملہ اون چیزون کے جو کہ توحید خاص مین قدح کرتے ہین محبت غیر اللہ لغیر اللہ ہے جیسے نفس کی محبوب چیزین اور اوسکی مباح خواہشین جبکہ اوسکے ساتھہ استعانت طاعت آلہی مقصود نہو رہی محبت غیر اللہ للہ سو یہہ دونون توحیدون مین قدح نہین کرتی ہے بعض اعمال مین نفس کے لئے ایسی باریک باریک چھپی چھپی غرضین اور حظ ہوتے ہین کہ سوائے مقامات واحوال والے لوگون کے اور کوئی اونکو نہین پہچانتا نہ اون سے بچ سکتا ہے اور وہ اونکے نزدیک منجملہ شرک خفی ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ بعض نے کہا کہ جس شخص نے اللہ تعالے کی عبادت بطمع جنت یا خوف نار سے کی اوسنے اللہ کے ساتھہ شرک کیا اوسکو تو اسلئے پوجے کہ وہ اسکے لائق ہے کہ اوسکی پوجا کیجاوے گو وہ جنت ونار کو پیدا نکرتا ایسے ہی حب جاہ ومنزلت نزدیک خلق کے اور اونسے ڈرنا اور اونکے نفع وضرر کا اعتقاد کرنا اور رشد انہین اونکی طرف رجوع کرنا ہے اسکے سوا اور بہت چیزین ہین جنکے بیان مین طول ہے کبھی نفس کے حظوظ مذکور ایسے ہوتے ہین کہ وہ ظاہر شرع مین مباح و مندوب ہین باوجود اسکے اگر عرفا بغیر نیت صالح کے اونکا برتاؤ کرین تو وہ بسبب اونکے اپنے مقام عالی سے اوتار دئے جاوین جیسا کہ شیخ ابوالغیث یمنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونکو بعض فقرا نے خواب مین ایک بلند پہاڑ پر دیکھا اسکے بعد پھر اونکو پہاڑ کے نیچے دیکھا اوس فقیر نے شیخ سے تعبیر پوچھی شیخ نے فرمایا تو یہانتک صبر کر کہ تو تیسرا خواب دیکھے پھر تو میرے پاس آنا مین سبکی تعبیر کہدونگا وہ شخص سال بھر ٹھیرا رہا پھر اوسنے شیخ کو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی جگہہ دیکھا اس خواب کو شیخ سے بیان کیا شیخ نے فرمایا سچ ہے میرے لئے اللہ تعالے کے نزدیک ایک منزلت ومقام تھا مین ایک رات ام الفقر یعنی اپنی بی بی کے نزدیک گیا شہوت نفس سے اوسکا ایک بوسہ لیا اوسمین اللہ تعالے کے لئے میری کوئی نیت نتھی سو مین اوس مقام سے اوتر پڑا جیسا کہ تونے دیکھا پھر مین جد وجہد سال بھر تک کرتا رہا یہانتک کہ اپنے مقام کیطرف لوٹ آیا جیسا کہ تونے دیکھا رضی اللہ عنہ اور یہہ جو آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالے کے ساتھہ ایمان لاتا ہے وہ ہر چیز سے امن مین ہوجاتا ہے اس سے مراد ایمان کامل ہے اسلئے کہ جسکو ایمان کامل حاصل ہوتا ہے اوسکو توکل کامل بھی حاصل ہوجاتا ہے اوسکے دل پر اللہ تعالے کا خوف ہیبت وسکا جلال اوسکی عظمت وکبریا اوسکی قدرت وقہر وسطوت غالب ہوجاتی ہے پھر وہ سوائے اللہ واحد رب ماجد صاحب اسماء حسنی وصفات علیا کے اور کسیکو معطی مانع ضار ونافع خافض ورافع مفرق وجامع نہین دیکھتا نہ وہ اوسکے سوا اور کسی سے ڈرتا ہے نہ اوسکے سوا اور کسی سے امید رکھتا ہے اس لئے کہ سارا عالم اوسی کے قبضے مین ہے بغیر اوس کے ارادے کے کوئی متحرک حرکت نہین کرسکتا ہے ہر خیر وشر نفع وضرر اوسکی قضا وقدر سے ہے حرکات وسکنات ارادت وخطرات جمیع مخلوقات کے سارے مکانون اور وقتون مین قضا رب الارض والسموات سے ہین علما ظاہر نے معقولات ومنقولات کی قطعی دلیلون سے اسکو جانا علما باطن نے یقینی قطعی دلیلون سے جو کہ مکاشفات ومشاہدات سے حاصل ہوئے ہین معلوم کیا جبکہ اونہون نے سب کچھہ اوسی سے مشاہدہ کیا تو اوسکے سوا اور سے نہ ڈرے نہ اوسکے سوا اور سے امید رکھی لہذا یہہ جو فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے اسلام لاتا ہے وہ اوسکی نافرمانی نہین کرتا اور جو کرتا ہے تو عذر کرتا ہے اور جب وہ عذر کرتا ہے تو وہ اوسکے عذر کو قبول فرماتا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ جو شخص اسلام صحیح حقیقی لاتا ہے وہ اللہ کے لئے مطیع ومنقاد ہوجاتا ہے اپنے نفس کو اوسکے سپرد کردیتا ہے اوسکی طاعت کے لئے اپنی گردن رکھہ دیتا ہے پھر اوسکی نافرمانی نہین کرتا کیونکہ عصیان انقیاد طاعت واذعان کو منافی ہے اگر سابقہ تقدیر کسی معصیت مین شیطان اوسکو پھسلا دیتا ہے تو اپنے مالک کیطرف رجوع ہوتا ہے اوس سے مغفرت چاہتا ہے عذر پیش کرتا ہے جب سچی توبہ کے ساتھہ عذر کرتا ہے تو مولائے کریم اپنے فضل سے اوسکا عذر قبول فرماتا ہے رحمت وکرم سے اوسپر متوجہ ہوتا ہے مغفرت فرماتا ہے اللھم یا ذا الجود والفضل العظیم یا معروفا بالمعروف والاحسان القدیم صل وسلم افضل الصلوۃ والتسلیم علی رسولک سیدنا محمد النبی الکریم واجعلنا متصفین بکلا فعال کما جعلتنا

واصفین بالاقوال ووفقنا لحاسن الادب وصالح الاعمال وجد علینا بالمغفرۃ الشاملۃ والتوبۃ الکاملۃ والعطیۃ السنیۃ الفاضلۃ
فانک التواب الرحیم ذو الجلال والاکرام والفضل الواسع العمیم برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

حکایت بشر بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے مجھ سے فرمایا اے بشر تو جانتا ہے تجھے تیرے اقران کے درمیان سے اللہ تعالے نے بلند رتبہ کس لئے کیا مینے عرض کیا یارسول اللہ مجھے نہین معلوم آپنے فرمایا اسلئے کہ تو نے میری سنت کا اتباع کیا صالحین کی خدمت کی اپنے بھائیون کی خیرخواہی کی میرے اصحاب واہل بیت سے محبت رکھی اسی بات نے تجھے منازل ابرار پر پہونچایا ۔

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ مین مکے کے کسی پہاڑ کے غار مین تنہا رہتا تھا اکثر ایسا ہوتا کہ مہینے بھر یا اس سے کچھ زیادہ تک اوس پہاڑ مین کبھی آدمی کی صورت مجھے نظر نہین آتی تھی اور میرا قوت مباح سے تھا جب مجھے بھوک لگتی تو مین غار سے نکل کے پہاڑ کے میدان مین آتا حاجت کے موافق کھا لیتا پھر وہین چلا جاتا ایک دن مین غار سے نکلا ناگہان مینے دیکھا کہ ایک سوار جنگل مین سے چلا آتا ہے جب مینے اوسے دیکھا تو مین اوسکو چھوڑ کے غار کے اندر چلا گیا گھڑی بھر کے بعد وہ سوار غار کے دروازے پہ آیا مجھے میرا نام لیکے پکارا مین نکل کے اوسکے پاس آیا اوسنے مجھے سلام کیا مین نے کہا تو آدمیون سے ہے اوسنے کہا ہان مینے کہا تو کہان کا ہے تجھے میرا نام کسنے بتایا اوسنے کہا مین بادشاہ کا بیٹا ہون تین دن سے شکار کے لئے نکلا ہون اپنے ہمراہیون سے جدا ہوگیا ہون جنگل مین حیران پھرتا ہون مجھے پیاس لگی مین قریب ہلاک کے ہوگیا مین نہین جانتا مگر ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا اوسکے ہاتھہ مین چھاگل تھی اوسنے مجھے پانی پلایا اور منھی بھر گھاس مجھکو دی مینے اوسکو کھالیا بقولات مین اوس سے زیادہ لذیذ کوئی چیز مینے نہین پائی جب مین کھا پی چکا تو اوسنے مجھہ سے کہا اے محمد کیا تو نے اس سے پہلے توبہ کی ہے مینے کہا یا سیدی مین ابھی آپکے ہاتھہ پر توبہ کرتا ہون پھر مینے اوسکے ہاتھون کو بوسہ دیا اوسکے ہاتھہ پر توبہ کی اور کھڑا ہوگیا مینے کہا یا سیدی مین اللہ تعالے سے سوال کرتا ہون کہ وہ مجھے قبول کرے اوسنے آسمان کیطرف نظر اوٹھائی اور کہا اے محمد کے رب بحرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نبی کے محمد پر رحم کر محمد پر رجوع ہو محمد کو قبول کر اور اوسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے مینے اپنے دل مین اوسکی دعا کی حلاوت پائی مینے اللہ تعالے کے ساتھہ عہد کیا کہ جن باتون سے مینے توبہ کی ہے مرتے دم تک پھر کبھی اونکی طرف رجوع نکرونگا اوسنے مجھہ سے کہا تو سوار ہو جا مینے انکار کیا اوسنے قسم دی کہ مین ضرور سوار ہوجاؤن پھر مین سوار ہوگیا اور وہ میرے آگے چلا یہانتک کہ اوسنے مجھے تیرا مکان دکھایا تیرا نام مجھے بتایا اور مجھہ سے کہا کہ تو اس شیخ کے پاس بیٹھہ وہ تجھے خیر کی راہ بتاویگا شیخ کہتے ہین مینے شہزادے سے کہا تو گھوڑے کو کیا کریگا اوسنے کہا مجھے اوسکی کچھ حاجت نہین پھر مینے گھوڑے کو چھوڑ دیا اور شہزادے کو غار کے اندر لیگیا مباح سے جو مین کھایا کرتا تھا اوسکے آگے پیش کیا اوسنے کہا لیا رات تک ہم بیٹھے رہے پھر مینے اوس سے کہا بیٹا عبادت شرکت کے ساتھہ نہین ہوتی ہمسے قریب ایک اور غار تھا مینے اوسکو اشارہ کیا کہ تو اسمین بیٹھہ وہ بیٹھہ گیا ہر تین دن مین مین اوس سے ملاقات کرتا تھا مین اور وہ ایک جگہہ جمع ہوتے تھے اوسکو جب بھوک لگتی تو وہ پہاڑ کیطرف چلا جاتا مباح سے اپنی حاجت کے موافق کھا لیتا پھر غار مین چلا آتا ہمارے قریب ایک چشمہ پانی کا بہی تھا اور گھوڑا چرا کرتا ہر رات ہمارے پاس آجاتا ایک دن شہزادہ گھبرایا ہوا میرے پاس آیا مینے کہا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا ابھی مینے اپنے ماں باپ کو خواب مین دیکھا کہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف میرے پیچھے دوڑ رہے ہین اور اونکے ہاتھون مین دو شمع ہین جب وہ میرے قریب آتے ہین تو ایک شخص اونکی طرف نکل آتا ہے اوسکے ہاتھہ مین ایک بڑا جوہر ہے وہ اونسے کہتا ہے مین اللہ کے ساتھہ تمسے سوال کرتا ہون کہ تم دونون اوس سے راضی ہوجاؤ اور اللہ کے لئے اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ اللہ تعالے کیطرف بھاگا ہے اور تم مجھہ سے یہ جوہر لیلو وہ اونسے یہی کہتا رہا یہانتک کہ اونہون نے اوس سے کہا کہ ہم اللہ سے راضی ہین اور یہ جوہر بشارت کے بدلے مین تو ہی اپنے پاس رکھہ پھر مین بیدار ہوا اور میرا یہ حال ہے مینے کہا بیٹا یہ تیری توبہ کا ثمرہ ہے اللہ تعالے

نے اوسکو تجھے دکھا دیا میرے کہنے سے وہ خوش ہوگیا پھر وہ خوش رہا یہانتک کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا کہ جس مکان مین مین تہا آپ وہان تشریف لائے اور مجھسے فرمایا کہ تو اور جوان آبادی کیطرف جاؤ تاکہ تم سے لوگون کو نفع ہو اور تمکو نفع ہو جب صبح ہوئی تو مین جوان کے پاس گیا اور اپنا خواب بیان کیا اوسنے کہا یا سیدی مینے بہی رات کو خواب مین دیکھا کہ گویا میرے سینہ پر ہاتھ مین ایک رسی ہے اور ایک آدمی خوبصورت میرے پہلو مین کہڑا ہوا اوسکو مجھ سے کہولتا ہے اور اوسنے مجھ سے کہا کہ جو تجھے حکم کیا گیا ہے اوسکو مان مینے اوس سے کہا بیٹا اس بات پر اللہ تعالے کے لئے حمد ہے پھر مین اور جوان پہاڑ سے اوترے یہانتک کہ دیار بکر کے ایک شہر مین پہونچے اور گہوڑا ہمارے پیچھے چلا آیا اوس شہر مین ایک رباط تہی ہم اوسمین داخل ہوئے جو شیخ کہ رباط مین رہتا تہا اوسکے انتقال کو دو دن گزرے تہے جب لوگون کی نگاہ مجھپر پڑی تو کہنے لگے کہ یہ وہی آدمی ہے اور مین خاموش رہا اونہون نے کہا شیخ تم اس مکان مین رہو پھر ایک شیخ خوبصورت آیا مجھے سلام کیا اور کہا یا سیدی تم اللہ ہمارے نزدیک رہو مینے کہا علی خیرۃ اللہ ایک فقیر اوس دن ہمارے پاس آیا گہوڑا اپنے اوسکو دیدیا اور اوسکا قصہ اوس سے کہدیا بیس برس تک مین اور جوان اوس رباط مین رہے کسیکو معلوم نہوا کہ اس جوان کا کیا قصہ ہے یہہ کہان کا ہے یہانتک کہ اوسکا انتقال ہوگیا رحمہ اللہ تعالے پھر مین حج کے لئے رباط سے نکلا ارادہ میرا مکے مین رہنے کا تہا راوی کہتا ہے کہ تین برس تک شیخ مکے مین رہے وہین اونکا انتقال ہوا بطحا مین دفن ہوئے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا ایک آدمی یمن کا میرے پاس آیا مجھ سے کہا کہ مین تیرے لئے ایک ہدیہ لایا ہون پھر ایک آدمی سے جو اوسکے ساتھ تہا کہا کہ تو اس سے اپنا قصہ بیان کر اوسنے کہا کہ مین صنعا سے حج کے لئے چلا ایک جماعت میری مشایعت کیواسطے میرے ساتھ آئی اونمین سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو تو میری طرف سے آپ کی اور آپکے دونون مصاحبون کی خدمت بابرکت مین سلام عرض کرنا جب مین مدینے مین پہونچا تو اوس شخص کا سلام کہنا بہول گیا پھر ہم مدینے سے نکلکے ذوالحلیفہ مین آئے جب مینے احرام باندہنے کا ارادہ کیا تو اوسوقت مجھے اوسکا پیام یاد آگیا مینے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم میری سواری کی حفاظت کرو یہانتک کہ مین مدینے مین جاکے اپنا کام کرکے واپس آؤن اونہون نے کہا کہ قافلہ تو ابہی روانہ ہوتا ہے ہمکو خوف ہے کہ تو نہ ملے مینے کہا کہ تم میری سواری کو اپنے ہمراہ لیجاؤ پھر مین مدینے مین گیا اور اوس شخص کیطرف سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صاحبین رضی اللہ عنہما پر سلام پڑہا پھر مین وہان سے چلا اتنے مین رات ہوگئی ایک شخص میرے سامنے آیا مینے اوس سے قافلے کا حال پوچھا اوسنے کہا چلا گیا مین لوٹکے مسجد نبوی مین آگیا مینے کہا کہ دوسرا قافلہ آنے تک مین یہین رہونگا رات کو سویا پچھلی رات کو خواب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا حضرت ابوبکر نے فرمایا یا رسول اللہ یہہ آدمی ہے آپنے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا ابوالوفا مینے عرض کیا یا رسول اللہ میری کنیت ابوالعباس ہے مجھسے فرمایا کہ تو ابوالوفا ہے آپنے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد الحرام مین مجھے رکہدیا پھر مین آٹھہ روز تک مین رہا یہانتک کہ قافلہ آیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مجھے ایسی سخت بیماری ہوئی کہ مین اپنی جان سے مایوس ہوگیا جو مجھے دیکھتا تہا اوسکو بہی ناامیدی ہوتی تہی مین اس تکلیف سخت مین گرفتار تہا کہ جمعے کی رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا گویا ایک شخص میرے پاس آیا میرے سر کے پاس بیٹہ گیا اوسکے بعد ایک خلق کثیر داخل ہوئی یہہ لوگ آتے وقت تو پرندون کے مشابہ تہے جب بیٹہے تو آدمیون کی صورت ہوگئے پھر وہ آتے رہے میری آنکہ دروازے کیطرف تہے جب اونکا آنا موقوف ہوا تو جو شخص کہ میرے سرہانے بیٹہا تہا اوسنے اپنا سر اوٹہایا اور کہا کہ اس شہر مین تین آدمیون کی عیادت مجھے مقصود تہی اونمین سے ایک یہہ ہے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کیا اور دوسرا صالح خلقانی مین اس سے پہلے اوسکو نہین پہچانتا

تہا اور ایک عورت ہے اوسکا نام نہین لیا پہر اپنا ہاتہہ میری پیشانی پر رکہا اور کہا بسم اللہ ربی اللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ اعتصمت باللہ فوضت امری الی اللہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ پہر مجہہ سے کہا کہ تو ان کلمون کو بہت پڑہا کر انہین ہر بیماری سے شفا ہی ہر کربت کی کشائش ہے ہر دشمن پر فتح ہے پہلے پہل جن لوگون نے ان کلمون کے ساتہہ تکلم کیا وہ حملۃ العرش علیہم السلام ہین جبکہ عرش اوٹہانے کا اونکو حکم ہوا وہ قیامت تک ان کلمون کو کہتے رہین گے پہر ایک آدمی نے جو اوسکے دائین طرف بیٹہا تہا یا بائین طرف کہا یا رسول اللہ جو کوئی ان کلمون کو دشمن کی ملاقات کے وقت کہے آپنے فرمایا واہ واہ اسمین تو فتح و نصر و بشری ہے مجہے گمان ہوا کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ صدیق ہین فرمایا یہہ حمزہ میرے چچا ہین رضی اللہ عنہ پہر ہاتہہ سے اونکی طرف اشارہ کیا جو آپکے بائین طرف بیٹہے ہوئے تہے اور فرمایا کہ یہہ شہدا ہین پہر اپنے پیچہے اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہہ صالحین ہین اسکے بعد آپ تشریف لیگئے اور مین بیدار ہوا بیماری جاتی رہی بہلا چنگا ہو گیا پہلے سے بہی زیادہ صحیح و تندرست ہو گیا والحمد للہ رب العالمین ؛

حکایت ۱۲ امام شعرانی طبقات کبری مین بتبدیل بلفظات شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شیخ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکہا کرتے تہے وہ کہتے ہین کہ مینے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین جو آپ کی زیارت کیا کرتا ہون لوگ میری تکذیب کرتے ہین آپنے فرمایا قسم ہے اللہ کی عزت اور اوسکی عظمت کی کہ جو اسکے ساتہہ ایمان نہ لاویگا یا اسمین تیری تکذیب کریگا وہ نہ مریگا مگر یہودی ہو کر یا نصرانی یا مجوسی یہہ شیخ ابوالمواہب کے خط سے منقول ہے ؛

خواب ۱ شیخ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سنہ آٹہہ سو پچیس ہجری مین جامع ازہر کی جہت پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکہا آپنے میرے دل پر اپنا ہاتہہ رکہا اور فرمایا اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالے کا قول نہین سنا ولا یغتب بعضکم بعضا میرے پاس ایک جماعت بیٹہی ہوئی تہی اونہون نے بعض لوگون کی غیبت کی تہی پہر آپنے مجہہ سے فرمایا کہ اگر تجہے لوگون کی غیبت سننے سے چارہ نہو تو تو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑہ اور انکا ثواب اوسکو بخش جسکی غیبت کی گئی ہے اسلئے کہ غیبت اور ثواب ان شاء اللہ تعالے آپس مین متوارث و متوافق ہو جائینگے ؛

خواب ۲ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے مجہہ سے ارشاد فرمایا تو اپنا ہاتہہ لا مین تجہہ سے بیعت کرون مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجہے قدرت نہین ہے مین اس سے ڈرتا ہون کہ مبایعت کے بعد مجہہ سے کوئی معصیت واقع ہو آپنے فرمایا اپنا ہاتہہ لا مجہہ سے بیعت کر اگر تجہہ سے فلتہ و زلت واقع ہوگی اور تو اوس سے توبہ کریگا تو وہ تجہے ضرر نہ پہونچائیگی گویا آپنے اشارہ فرمایا کہ کبہی بندے کے دین مین عجب یا کبر وغیرہ سے رخنہ پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالے اوسکے حال کی اصلاح فرماتا ہے اس فلتہ و زلت سے رخنہ بندی کر دیتا ہے یہہ بہی اونکے خط سے منقول ہے ؛

خواب ۳ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک جماعت اخذ طریق کے لئے میرے پاس آئی مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے فرمایا جماعت تیرے ساتہہ مومن نہین ہے مگر ایک کو کچہہ ایمان ہے وہ تجہے کانی آنکہہ سے دیکہتا ہے اللہ تعالے اوسکا خاتمہ بخیر کریگا اوسکی موت اسلام پر ہوگی

خواب ۴ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصوف کا خرقہ مجہے پہنایا یہہ بہی کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا آپنے مجہے ارشاد فرمایا کہ تو سوتے وقت یہہ دعا پڑہا کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پانچ بار پہر یہہ کہہ اللھم بحق محمد ارنی وجہہ محمد حالا ومآلا جب تو سوتے وقت یہہ کہیگا تو مین تیرے پاس آؤنگا

تجھ سے ہرگز تخلف نہ ہونگا پھر فرمایا کہ یہہ کیا اچھا رقیہ ہے اور کیا اچھے معنی ہین اوس شخص کے لئے جو اسکے ساتھہ ایمان لاوے یہہ بھی اون کے خط سے منقول ہے ؛

خواب ۸ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے نہ چھوڑین فرمایا ہم تجھے نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تو میرے پاس کوثر پر وارد ہوگا اوس سے پیئے گا اسلئے کہ تو سورۂ کوثر پڑہتا ہے اور مجھپر درود بھیجتا ہے درود کا ثواب تو مینے تجھے بخشا اور کوثر کا ثواب تو اپنے واسطے باقی رکھہ پھر فرمایا کہ جب تو اپنے عمل کو دیکھے یا تیرے کلام مین کوئی خلل واقع ہو تو تو یہہ کہنا نہ چھوڑ استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ واسئلہ التوبۃ والمغفرۃ انہ ھو التواب الرحیم یہہ بھی اونکے خط سے منقول ہے ؛

خواب ۹ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو ایک لاکھہ کے لئے شفاعت کریگا مینے عرض کیا یارسول اللہ مین کس وجہ سے اسکا مستحق ہوا فرمایا اسلئے کہ تو مجھے درود کا ثواب بخشتا ہے ؛

خواب ۱۰ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بار مینے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑہنے مین جلدی کی تاکہ اپنے ورد کو پورا کرلون اور وہ ہزار بار تہا آپنے مجھہ سے فرمایا کیا تو نہین جانتا ہے کہ عجلت شیطان سے ہے پھر فرمایا یون کہہ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد آہستگی وترتیل کے ساتھہ مگر جب وقت تنگ ہو اگر اوسوقت تو جلدی کرے تو تجھپر کچھہ نہین ہے پھر فرمایا کہ یہہ جو مینے تجھہ سے ذکر کیا یہہ افضل طریقہ ہے ورنہ جسطرح تو درود پڑہے اوسطرح وہ درود ہی ہے بہتر یہہ ہے کہ جب تو درود پڑہنا شروع کرے تو صلاۃ تامہ کے ساتھہ ابتدا کر گو ایک ہی بار کیون نہو ایسے ہی تام درود کے ساتھہ ختم کر آپنے فرمایا کہ پورا درود یہہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی ال سیدنا ابراھیم وبارک علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراھیم وعلی ال سیدنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہہ بھی انکے خط سے منقول ہے ؛

خواب ۱۱ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ تیرا شیخ ابوسعید صفروی مجھپر پورا درود بھیجتا ہے اور بہت پڑہتا ہے تو اوس سے کہدے کہ جب وہ درود ختم کرے تو وہ اللہ عزوجل کی حمد کیا کرے ؛

خواب ۱۲ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سلطان کے مال مین سے لوا وسکے حواشی کے مال مین سے نہ لوا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ مین سلطان جقمق کے پاس جاؤن اور اوس سے کچھہ دنیا مانگون پھر مین اوسکے پاس گیا اوسنے مجھے سو اشرفیان دین اور عذر کیا کہ اوسکے پاس انکے سوا اور نہین ہے ؛

خواب ۱۳ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے مصر مین ایک عورت کو دیکھا کہ وہ دروازون پر گشت کیا کرتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح گایا کرتی تہی مینے آپ سے اوسکا حال پوچھا آپنے فرمایا وہ ولیہ کبیرہ ہے لیکن وہ اپنے محبوب کے ذکر کے ساتھہ چپتی ہے تو نہین دیکھتا ہے کہ وہ اپنے کلام مین سوا لجہ کے اور کچھہ ذکر نہین کرتی ؛

خواب ۱۴ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان مین جامع ازہر مین صاحب بردہ رحمہ اللہ کے قول مین جھگڑا ہوا

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ کلھم

اوس شخص نے کہا کہ صاحب بردہ کے لئے اسپر کوئی دلیل نہین ہے مینے کہا کہ اسپر اجماع منعقد ہوا ہے اوسنے اپنی بات سے رجوع نکیا پھر مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع ازہر کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا ہمراہ آپکے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے آپنے مجھہ سے ارشاد فرمایا مرحباً بحبیبنا پھر آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آج کیا حادثہ ہوا وہ بولے یا رسول اللہ ہم نہین جانتے فرمایا کہ فلان تعیس[1] یہ اعتقاد کرتا ہے کہ ملائکہ مجھہ سے افضل ہین سب نے عرض کیا یا رسول اللہ روے زمین پر آپ سے افضل کوئی نہین ہے اونسے فرمایا تو پھر اوس تعیس کا کیا حال ہے جو کہ زندہ نرہیگا اگر زندہ رہیگا بھی تو ذلیل گمنام تنگ خامل الذکر دنیا و آخرت مین وہ کیون اعتقاد رکھتا ہے کہ میری تفضیل پر اجماع واقع نہین ہوا کیا وہ نہین جانتا کہ مخالفت معتزلہ کی اہل سنت کو اجماع مین قدح نہین کرتے ؛

[1] یعنی بدبخت شقی

خواب ۱۲ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ قول ہو میری رحمہ اللہ کا فبلغ العلم فیہ انہ بشر اسکے معنی میرے نزدیک یہہ ہین کہ منتہاے علم آپ مین اوسکے نزدیک جسکو آپکی حقیقت کا علم نہین ہے یہہ ہے کہ آپ بشر ہین ورنہ آپ تو روح قدس اور قالب نبوی کے ساتھہ اس سب سے وراء ہین آپنے فرمایا کہ تونے سچ کہا مین تیری مراد کو سمجھہ گیا ؛

خواب ۱۳ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے فرمایا تیری مجلس کیا اچھی ہے اللہ تعالے نے ہر ایک شخص کو جو آمین حاضر ہوا بخشدیا اسلئے کہ قاری کے فارغ ہونے کے بعد تمنے اللہ تعالے کا ذکر کیا ؛

خواب ۱۴ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک جماعت میرے پاس فقہ پڑہا کرتی تھی میرے اور اونکے درمیان مین بعض علماء کی حجتین ضعیف کرنے مین جھگڑا واقع ہوا اسلئے مینے فقہ کا شغل چھوڑ دیا پھر مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ فقہ آپکی شریعت سے ہے آپنے فرمایا ہان لیکن ایمہ مین ادب کرنے کیطرف محتاج ہے ؛

خواب ۱۵ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے مونہہ مین تھوکا مینے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا کیا فائدہ ہے فرمایا اسکے بعد تو جس مریض پر تھوکے گا وہ اچھا ہو جاویگا ؛

خواب ۱۶ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مجھہ سے رک گئی پھر مجھے زیارت نصیب ہوئی مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرا کیا گناہ ہے آپنے فرمایا تو ہماری زیارت کے لائق نہین ہے اسلئے کہ تو ہمارے اسرار پر لوگون کو مطلع کرتا ہے مینے اپنے اخوان مین سے ایک شخص کو کوئی بات خواب کی بتلادی تھی پھر مینے توبہ کی اسکے بعد پھر زیارت ہونے لگی ؛

خواب ۱۷ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کہ مین اوس شخص سے نہین ملتا جو کہ مجالس غیبت مین لوگون کے ساتھہ بیٹھا رہتا ہے اور وہان سے نہین اوٹھتا ؛

خواب ۱۸ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا آپنے فرمایا یا محمد یہہ کیا غفلت ہے یہہ کیسا سونا ہے یہہ کیا اعراض ہے تجھے کیا ہوا کہ تونے قرآن کی تلاوت چھوڑ دی تلاوت قرآن مین یہہ کیا سستی ہے ہرگز ایسا نکر بلکہ ہر روز پڑہ گو وہی حزب ہون ہر روز اس سے کم نہو بعض اصحاب شیخ کہتے ہین کہ اوس دن سے شیخ نے تلاوت قرآن کو نہ چھوڑا بعض آیات کو کئی کئی بار پڑہتے روتے جاتے آنسو گالون پر ڈاڑہی پر گرتے جاتے اور آہ کرتے یہانتک کہ اونکے وجد و کثرت بکا کے سبب سے اونکے روبرو کوئی شخص بات نہین کرسکتا تہا نفل نماز کے سلام کے بعد دعا کرکے سجدہ مین بہت کیا کرتے تھے ؛

خواب ۱۹ شیخ کہتے ہین مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے اپنی صلوٰۃ کا ثواب آپکے لئے بخشا اور ثواب فلان فلان

عمل کا اپنے اعمال سے اگر یہ وہی ہے جو کہ آپنے اپنے قول سے ارادہ کیا اذا اتکفی همك ویغفر لك ذنبك سائل کے جواب مین کہ اوسنے آپ سے عرض کیا فاجعل لك ثواب صلوتی کلها آپ نے فرمایا ہان میری وہی مراد ہے لیکن اتنے اتنے کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکھہ اسلئے کہ مین اوس سے غنی ہون ٭

خواب ۲۰ شیخ فرماتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے میرے مونہہ کا بوسہ لیا اور فرمایا کہ مین اس مونہہ کا بوسہ لیتا ہون جو کہ ہزار بار درود مجھپر دن مین بھیجتا ہے اور ہزار بار رات مین پھر فرمایا انا اعطیناك الکوثر کیا خوب ہے اگر یہ رات کو تیرا ورد ہو پھر فرمایا کہ تیری دعا یہ ہو اللهم فرج کربا تنا اللهم اقل عثراتنا اللهم اغفر زلاتنا اور مجھپر درود پڑہے اور کہے وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

خواب ۲۱ شیخ فرماتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مینے عرض کیا یارسول اللہ جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالے اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے کیا یہ اوسکے واسطے ہے جسکا دل حاضر ہو فرمایا نہین بلکہ یہ ہر ایک غافل مصلی کے لئے ہے اور اللہ تعالے اشتال جبال کے اوسکو ثواب دیگا فرشتے اوسکے لئے دعا کرتے ہین اوسکے واسطے مغفرت چاہتے ہین اور جو شخص حاضر القلب ہوا وسکے ثواب کو سوا اللہ کے اور کوئی نہین جانتا

خواب ۲۲ شیخ کہتے ہین مینے ایکبار کسی مجلس مین یہ کلمہ کہا محمد بشر لا کالبشر بل ھو یاقوت بین الحجر پھر مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے فرمایا اللہ نے تیری مغفرت فرمائی اور اونکی جنہون نے تیرے ساتھ یہ کلمہ کہا اسکے بعد شیخ اس کلمے کو ہر مجلس مین کہا کرتے تھے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا ٭

خواب ۲۳ شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے فرمایا کہ تو اپنے اصحاب کی کنیت مقرر کر یہ فلان کی یہ فلان کی اور فلان کے ابو الظہور اسلئے کہ وہ عورتون کی پیٹھون کو دیکھتا ہے تجھپر اسکا کچھہ ضرر نہین ہے ٭

خواب ۲۴ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مین نے عرض کیا یارسول اللہ مین علم تصوف مین متطفل ہون آپنے فرمایا تو کلام قوم کو پڑہ اسلئے کہ متطفل اس علم پر وہی ولی ہے اور جو اسکا عالم ہے وہ ایسا تارا ہے جسکا ادراک نہین ہو سکتا یہ بھی اونکے خط سے منقول ہے ٭

خواب ۲۵ شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے بہ نسبت اپنے نفس مقدس کے ارشاد فرمایا کہ مین میت نہین ہون میری موت تو اس سے عبارت ہے کہ جو شخص اللہ کیطرف سے سمجھہ نہین رکھتا ہے مین اوس سے مستور ہون اور جسے اللہ کیطرف سے سمجھہ ہے تو مین اوسے دیکھتا ہون وہ مجھے دیکھتا ہے ٭

خواب ۲۶ شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مینے آپسے حدیث مشہور کو پوچھا اذکروا حتی یقولوا مجنون اور صحیح ابن حبان مین یون ہے اکثروا من ذکر الله حتی یقولوا مجنون آپنے فرمایا ابن حبان اپنی روایت مین سچا ہے اور اذکروا اللہ کے راوی نے بھی سچ کہا ان دونون کو مینے ہی کہا ہے مینے کبھی یہ کہا کبھی یہ کہا ٭

خواب ۲۷ شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے مجھسے ارشاد کیا کہ تو حساد سے خوف نکر اسلئے کہ اگر وہ تجھہ سے کید کرینگے تو اللہ عزوجل اون سے کید کریگا کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول نہین سنا انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمهل الکافرین امهلهم رویدا ٭

خواب ۲۸ بعض عارفین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مکان مین بیٹھے ہوئے دیکھا پھر ابو المواہب حضور کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے آپ اونکے لئے کھڑے ہو گئے اون عارف نے یہ خواب ابو المواہب سے بیان کیا اونہون نے کہا کہ تم اسکو چھپا و اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح وجود ہین آپ جسکے لئے کھڑے ہونگے اوسکے لئے وجود کھڑا ہوگا **فائدہ** شیخ فرماتے ہین کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے اوسے

چاہیے کہ آپکا ذکر رات دن کثرت سے کیا کرے اسکے ساتھہ اولیا کی محبت بھی ہو ورنہ باب زیارت اومن سے مسدود ہے اسلئے کہ اولیا کرام لوگون کے سردار ہین اونکے غصے سے ہمارا رب خفا ہوتا ہے اور ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خفا ہوتے ہین اور یہہ بھی کہتے تھے کہ اولیا اللہ ایسے امور پر مطلع ہوتے ہین جنپر علما کو اطلاع نہین ہوتی سو جو شخص اپنے دین پر خائف ہو اوسے چاہیے کہ ان حضرات کے ساتھہ ادب و تسلیم ہی کا برتاؤ رکھے رضی اللہ عنہ ؛

لقاء عیسیٰ علیہ السلام

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ ابوبکر بن شفق نے طرسوس مین مجھہ سے کہا کہ مینے ابوالخیر سے ایک ایسی بات سنی کہ میرا دل اوسکو قبول نہین کرتا ہے مینے کہا وہ کیا ہے ابوبکر نے کہا کہ ابوالخیر نے ذکر کیا کہ اونکی ملاقات عیسی بن مریم علیہ السلام سے ہوئی مینے ابوبکر سے کہا کہ مین ابوالخیر کی تصدیق کے لیے ایک حکایت تم سے بیان کرتا ہون مینے محمد بن حامد سے سنا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ذکر کیا کہ مین ایسی امت پر کیون خوف کرون جنکا اول مین ہون اور آخر اونکا عیسی ہے صلوات اللہ وسلامہ علیہما ابن حامد نے مجھہ سے کہا کہ عیسی علیہ السلام تین بار اوترینگے اول بار مین تو اولیا کے لئے ظاہر ہونگے اور دوسری مین صلحا کیواسطے اور تیسری بار بیت المقدس مین اوترینگے پھر عام خاص سب اونکو دیکھہ لینگے ابن شفق اپنے گھر مین گئے اور سواری پر سوار ہوکے نکلے مینے کہا تم کہان جاتے ہو کہا مین ابوالخیر کے پاس جاتا ہون تاکہ اونسے قصور معاف کراؤن مینے کہا تم کل تک توقف کرو اونہون نے کہا نہین مین موت سے ڈرتا ہون پھر وہ کئی دن کے بعد طرسوس لوٹکے گئے مین اونکی ملاقات کو گیا وہ کہنے لگے کہ مین جس بات کے لئے گیا تھا اوس سے زیادہ تعجب کی بات کے ساتھہ لوٹکے آیا وہ یہہ ہے کہ مین ابوالخیر کے پاس پہونچا وہ عصر کی نماز پڑھہ چکے تھے محراب مین بیٹھے ہوئے تھے جب مین مسجد کے دروازے مین پہونچا تو اونہون نے کہا اے ابوبکر تو لوٹ جا جسنے تیرے لئے معاف کردیا رضی اللہ عنہ ؛

رؤیت ملائکہ علیہم السلام

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے جبریل صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اونکے ہاتھہ مین ایک کاغذ تھا مینے کہا آپ اسکو کیا کرینگے کہا مین محبون کے نام لکھتا ہون مینے کہا آپ اونکے نیچے لکھدو محب المخلصین ابراہیم بن ادہم ندا ہوئی کہ اے جبریل تو اوسکو اون کے اول لکھہ رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابوعبداللہ جوہری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک سال عرفات مین تھا جب پچھلی رات ہوئی تو مین سو رہا مینے دیکھا کہ دو فرشتے اوترے آسمان سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنے لوگون نے وقوف کیا اوسنے کہا کہ چھہ لاکھہ نے سو اونمین سے سوا چھہ آدمیون کے اور کسیکا حج قبول نہین ہوا مینے چاہا کہ مین اپنے مونھہ پر طمانچہ ماروں اور اپنے نفس پر روؤن اتنے مین دوسرے نے کہا کہ اللہ تعالے نے سب مین کیا کیا اوس نے کہا کہ کریم نے اونکی طرف بنظر کرم دیکھا ان چھہ آدمیون سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک لاکھہ بخشدیا اور چھہ کے سبب سے چھہ لاکھہ کی مغفرت فرمائی وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ؛

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ مین مکے مین بیٹھا ہوا تھا میرے ساتھہ ایک جماعت صالحین کی تھی ایک آدمی ہم مین ہاشمی تھا اوسکو غش آگیا جب اوسے ہوش آیا تو کہنے لگا کہ کیا تم نے نہین دیکھا جو مینے دیکھا ہم نے کہا کہ ہمنے کچھہ نہین دیکھا اوسنے کہا کہ مینے دیکھا کہ فرشتے احرام باندہے ہوئے کعبے کے

گرد طواف کر رہے ہین مینے اون سے پوچھا تم کون ہو اونہون نے کہا ہم فرشتے ہین مینے کہا تمہاری حب اللہ تعالے کے لئے کیسی ہے اونہون نے کہا ہماری حب جوانی ہے اور تمہاری حب بڑانی ہے مین کہتا ہون اونکی مراد یہہ ہے کہ ہماری حب اندر سے ہے اور تمہاری حب باہر سے یہی شخص کہتے ہین کہ مین کسی وقت رات کو قبۂ بیت المقدس کیطرف گیا رات کو وہین رہا مین کھڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا کہ ناگہان قبے کے دو ٹکڑے ہوگئے اور وہ پھٹا ہوا رہا یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکھا پھر اوسمین سے ایک خلق اوتری یہہ لوگ اتنی کثرت سے تھے کہ سوا اللہ تعالے کے اور کوئی اونکو شمار نہین کر سکتا وہ سب یہہ کہتے تھے سبحان من ھو ھو سبحان من لیس لا ھو ھیا شراھیا پھر وہ یہی کلمے کہتے رہے جب آخر رات ہوئی تو ایک شخص نے اونمین سے جو میرے قریب تہا مجھہ سے کہا کہ تیرا کیا قصہ ہے مینے کہا کہ رات کو اسجگہہ نماز پڑہ رہون تم کون ہو اونہون نے کہا ہم فرشتے ہین کل کو ہم بیت المعمور مین داخل ہوئے تھے اور اب قیامت تک وہان پھر نہ جاوینگے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین پھر قیامت تک لوٹکر یہہ وہان نہین جاتے جب یہہ اپنے دن مین وہان جاتے ہین تو اوس رات کو بیت المقدس اور صخرہ کیطرف آتے ہین پھر یہانسے بیت اللہ الحرام کو جاتے ہین سات پھیرے کعبے کے گرد پھر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑہتے ہین پھر مدینے کیطرف جاتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہتے ہین اسکے بعد اپنی صف کیطرف چلے جاتے ہین جب یہہ فرشتے آسمان پر چڑہ گئے تو قبہ ملگیا اور صبح ہوگئی ۔

رؤیت لیلۃ القدر

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے رمضان کا چاند دیکہا اوسکے دیکھتے ہی اللہ تعالے نے شب قدر پر مجھے مطلع فرما دیا کہ جس رات کو وہ ہوگی اور اوس رات کو مجھے پہچنوا دیا مینے اوسکو خوب معلوم کر لیا جبکہ لیلۃ القدر کی رات معین آئی تو مین اوس سے اسطرح بھاگتا تہا جیسے قرضدار قرضخواہ سے بھاگتا پھرتا ہے اور اوسکے انوار میری آنکھون مین چمکتے تھے اور مین یہہ کہتا جاتا تہا کہ یارب تیری عزت وجلال کی قسم ہے کہ مین تیرے ساتھہ لیلۃ القدر کیطرف محتاج نہین ہون بعض صالحین کہتے ہین کہ الحمد للہ ہمارے سب وقت لیلۃ القدر ہین بعض نے کہا کہ مینے ایک سال چھبیسوین تاریخ رمضان مین فرشتون کو دیکہا کہ وہ تیاری مین مصروف ہین جسطرح دولہن والے دولہن کو ایک رات پہلے تیار کرتے ہین سنوارتے ہین جب ستائیسوین رات ہوئی اور وہ جمعے کی رات تہی تو مینے دیکہا کہ فرشتے آسمان سے اوتر رہے ہین اونکے ساتھہ نور کے طباق ہین جب اٹھائیسوین رات آئی تو مینے اوسکو خفا دیکہا وہ کہتے تھے کہ مینے مانا کہ لیلۃ القدر کے لئے ایک حق ہے کہ اوسکی رعایت کیجاتی ہے کیا میرے لئے کوئی حق نہین ہے کہ اوسکی رعایت کیجائے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شاید اوسکا غصہ لوگون پر ہوگا اسلئے کہ اونہون نے اوسمین جاگنا چھوڑ دیا باوجود اسکے کہ وہ لیلۃ القدر کی پڑوسن ہے پڑوسی کا حق ہے کہ جس چیز کے ساتھہ اوسکا اکرام کیا جاوے اوسکے ساتھہ اوسکے پڑوسی کا بہی اکرام کرنا چاہیے اور نور کے طباق جو فرشتون کے ساتھہ تھے وہ شاید اون لوگون کے لئے ہدیہ ہوگا جنہون نے لیلۃ القدر کو زندہ رکہا یعنی اوسمین بیدار رہے ذکر اللہ وتلاوت قرآن ونماز سے اوسکو معمور رکہا اور اونکے لئے جنکو اللہ تعالے نے اس رات کی برکت سے کچھہ عنایت فرمایا بعض صالحین نے ذکر کیا کہ اونہون نے لیلۃ القدر مین ہر چیز کو یہانتک کہ درخت پتھر کو اللہ عزوجل کے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکہا اور ایسے انوار دیکھے کہ اونہون نے وجود کو عرش سے فرش تک بھر دیا بعض فقرا نے مجھہ سے کہا کہ مینے لیلۃ القدر مین یہہ آیت نور سے لکھی ہوئی دیکھی ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا الخ اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ اس دعا کے پڑہنے کا اہتمام کرنا چاہیے اور اسطرف بہی اشارہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالے کے مکر سے بے خوف نہو اللھم انا نعوذ بک من مکرک ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔

رؤیت حور

حکایت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک برس مین محمل مین سوار ہوکے حج کے لئے چلا راہ مین لوگون کو پیدل چلتے دیکھا مینے بھی اون کے ساتھہ پیدل چلنا چاہا پھر مین اوتر پڑا اور ایک شخص کو محمل مین سوار کردیا اور مین اونکے ساتھہ چلنے لگا ایک چوکی تک ہم آگے چلے گئے پھر ہم راہ سے علحدہ ہوکے سو رہے مینے خواب مین دیکھا کہ کئی عورتین طشت و ابریق چاندی کے ہاتھون مین لئے ہوئے پیدل چلنے والون کے پاؤن دھو رہی ہین جب سبکے پاؤن دھوچکین صرف مین باقی رہا تو ایک نے اپنی ساتھہ والیون سے کہا کیا یہ اون مین سے نہین ہے اونھون نے کہا کہ اسکے لئے تو محمل ہے پھر اوسنے کہا کہ یہ بھی اونمین سے ہے اسلئے کہ اسنے اونکے ساتھہ چلنے کو دوست رکھا پھر اونھون نے میرے پاؤن دھوئے ساری تھکن جو مجھے معلوم ہوتی تھی دور ہوگئی رضی اللہ عنہ ؛

بر رؤیت جنت و حور و قصور

حکایت ابوسلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک سال مینے حج و زیارت کا قصد مجردانہ کیا مین کسی راہ مین جارہا تھا کہ ناگاہ ایک جوان نہایت خوبصورت عراق کے رہنے والون مین سے جارہا تھا جو میرا ارادہ تھا اوسکا ارادہ بھی میرے ساتھہ وہی تھا جب قافلہ چلتا تو وہ قرآن شریف پڑھا کرتا جب قافلہ اوترتا تو وہ نماز پڑھنے لگتا اور وہ باوجود اس سبکے دن بھر روزہ رکھتا رات بھر کھڑا رہتا اوسکا یہی حال رہا یہانتک کہ ہم مکے مین پہونچے اوس نے مجھہ سے جدائی چاہی مجھے رخصت کرنا چاہا مینے اوس سے پوچھا کہ اے میرے بیٹے یہ تیرا حال جو مینے دیکھا تجھے اسپر کس چیز نے مستعد کیا اوسنے کہا اے ابوسلیمان تم مجھے ملامت مت کرو مینے خواب مین ایک محل جنت کے محلون مین سے دیکھا کہ وہ چاندی سونے کی اینٹون سے بنایا گیا ہے اور ایسے ہی اوسکے کنگرے تھے ہر دو کنگرون کے بیچ مین ایک حور بیٹھی ہوئی تھی ایسی خوبصورت تھی کہ اوسکی مثل دیکھنے والون نے کبھی نہین دیکھی اسلئے کہ اوسکا حسن و جمال اور رونق و کمال نہایت درجے کا تھا وہ سب حورین اپنے بالون کی چوٹیان لٹکائے ہوئے تھین ایکنے مجھے دیکھکے تبسم کیا اوسکے دانتون کے نور سے جنت منور ہوگئی پھر اوسنے مجھہ سے کہا اے جوان تو میری طلب مین اللہ تعالے کی عبادت خوب کرتا کہ مین تیرے لئے ہون اور تو میرے واسطے ہو پھر مین جاگ اوٹھا سو میرے حال کا یہ قصہ ہے اے ابوسلیمان مجھے لایق ہے کہ مین عبادت الٰہی مین جد و جہد کرون اسلئے کہ جو شخص کوشش کرتا ہے اوسکا مطلب حاصل ہوجاتا ہے اور یہ سب میری کوشش جو تونے دیکھی صرف ایک حور کے خطبے مین ہے پھر مینے اوس سے دعا چاہی اوسنے میرے لئے دعا کی اور فی اللہ مجھہ سے اخوت کی پھر وہ چلا گیا مینے اپنے نفس کو عتاب کیا مینے کہا اے نفس بیدار ہو اور اس اشارے کو سن جو کہ فی الحقیقت بشارت ہے جبکہ یہ سب کوشش ایک حور کی طلب مین ہوئی تو جو شخص رب حور کو طلب کرے اوسکو کسقدر جد و جہد کرنا چاہئے **فائدہ** امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہ منامات جو صالحین دیکھتے ہین یہ اسرار ہین کہ حق سبحانہ و تعالے اونکے قلوب صافیہ کے آئینون مین اونکے لئے ظاہر فرماتا ہے یہ رویاے صالحہ ہے جو کہ اجزاے نبوت سے ایک جزو ہے ان خوابون سے اللہ تعالے اونکو خوشخبری دیتا ہے اونکو وعظ و نصیحت فرماتا ہے تاکہ اجتہاد و زہد زیادہ کرین وہ ہم جیسے نہین ہین کہ ہمکو وعظ کیا جاتا ہے اور ہم مین اوسکا اثر نہین ہوتا مواعظ عجیبہ سے ایک یہ ہے کہ جس زمانے مین روض الریاحین لوگ مجھے سناتے تھے ایک شخص کے نفس نے اوس سے کہا کہ کاش کوئی شخص تجھے لونڈی بیچدے اور حج کے موسم تک اوسکی قیمت لینے مین صبر کرے پھر تو اوسکو بیچڈالے وہ شخص یہ تمنا کررہا تھا کہ اتنے مین ایک مبارک فقیر آئے اور اس شخص کی تمنا کو سواے اللہ تعالے کے اور کوئی نہین جانتا تھا اونھون نے اوس شخص سے کہا کہ مینے خواب مین دیکھا

کہ گویا تو ایک قبے مین ہے اور اوسپر نور ہے اور گویا تیرے پاس ایک لونڈی ہے اور سات حورین نہایت خوبصورت بہاری قیمتی لباس پہنے ہوئے قبے کے باہر تیری مشتاق ہین ایک نے اونمین سے تیری طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ شیخ مجنون ہے مین تو اوسپر عاشق ہون اور وہ اس جاریہ پر عاشق ہے ؛

حکایت محمد بن حسین بغدادی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک سال حج کے لئے گیا مین مکے کے رستون مین گشت کر رہا تھا کہ ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک شیخ لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اوس لونڈی کا رنگ متغیر جسم دبلا تھا اوسکے چہرے پر چمک دمک تھی اور وہ شیخ پکار پکار کے کہہ رہا تھا ہے کوئی طالب ہے کوئی راغب ہے کوئی بیس دینار پر بڑھانیوالا اور مین ہر عیب سے بری ہون مین اوسکے قریب گیا مینے اوس سے کہا کہ قیمت تو مجھے معلوم ہوگئی مگر عیب کیا ہے اوسنے کہا یہ لونڈی مہیوسہ[1] معصومہ ہے رات بھر کھڑی رہتی ہے دن بھر روزہ رکھتی ہے نہ کہاتی ہے نہ پیتی ہے ہر جگہ ہر شہر مین اسکو وحدت و تنہائی سے الفت ہے جب مینے یہ بات سنی تو میرے دلمین لونڈی کی محبت آگئی مینے وہی قیمت دیکے اوسکو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا مینے اوسے دیکھا تو وہ زمین کیطرف سر جھکائے ہوئے تھی پھر اوسنے میری طرف سر اوٹھایا اور کہا اے میرے چھوٹے مالک تم کہان کے ہو اللہ تمپر رحم کرے مینے کہا عراق کا ہون اوسنے کہا کون عراق بصرے کی یا کوفے کی مینے کہا مین نہ بصرے کا ہون نہ کوفے کا اوسنے کہا شاید تم مدینۃ السلام بغداد کے ہو مینے کہا ہان کہنے لگی واہ واہ وہ تو زہاد و عباد کا شہر ہے مجھے تعجب ہوا مینے کہا یہ لونڈی جسپر ایک حجرے سے دوسرے حجرے کیطرف ندا کیجاتی تھی اسکو کہان سے زہاد و عباد کی معرفت ہوگئی پھر مین بطور دل لگی کے اوسکی طرف متوجہ ہوا مینے کہا تو اونمین سے کسکو پہچانتی ہے اوسنے کہا مالک بن دینار بشر حافی صالح مری ابو حاتم سجستانی معروف کرخی محمد بن حسین بغدادی رابعۂ عدویہ شعوانہ میمونہ ان سبکو مین جانتی ہون مینے کہا تو انکو کہانسے پہچانتی ہے اوسنے کہا مین انکو کیونکر نہ پہچانون واللہ یہ تو اطبار قلوب ہین یہ وہ ہین جو کہ محب کو راہ محبوب کی بتاتے ہین پھر اوسنے چند شعر اولیا کی مدح مین پڑہے مینے کہا اے جاریہ مین محمد بن حسین ہون کہنے لگی بیشک مینے اللہ تعالے سے سوال کیا تہا کہ وہ میرے اور تیرے درمیان مین جمع کردے اے ابو عبد اللہ کہو تو تمہارا حسن صوت کیا ہوا جس سے تم مریدون کے دل زندہ کرتے تھے سننے والون کی آنکھون کو رلاتے تھے مین نے کہا وہ اپنے حال پر باقی ہے اوسنے کہا مین تجھے اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو مجھے کچھ قرآن سنا مینے پڑہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اوسنے ایک سخت چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی مینے اوسکے مونہہ پر پانی چھڑکا اوسے افاقہ ہوا کہنے لگی اے ابو عبد اللہ یہ تو اوسکا نام ہے اگر تو اوسے پہچانے اور صفتون مین اوسکے دیدار سے مشرف ہو تو پھر کیا حالت ہو پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے یہ آیت پڑہی ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم و مماتھم ساء ما یحکمون کہنے لگی اے ابو عبد اللہ ہمنے نہ کسی وثن کو پوجا نہ کسی صنم کا بوسہ لیا پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے پڑہا انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بہم سرادقہا وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب و ساءت مرتفقا کہنے لگی اے ابو عبد اللہ تونے ناامیدی کو اپنے نفس پر لازم کردیا تو تو اپنے دلکو خوف و رجا کے درمیان مین آرام دے پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے پڑہا وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ اور یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ کہنے لگی واشوقاہ الی لقائہ یوم یتجلی لاولیائہ پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے پڑہا یطوف علیھم ولدان مخلدون بأکواب وأباریق وکاس من معین لا یصدعون عنہا ولا ینزفون الی قولہ لاصحاب الیمین کہنے لگی اے ابو عبد اللہ مین تجھے دیکھتی ہون کہ تو نے حور عین سے منگنی کی پھر کیا اونکے مہر مین سے بھی دیا مینے کہا تو مجھے بتا مین تو مفلس ہون کہا تو اپنی جان پر رات کا قیام دن کا روزہ فقرا و مساکین کی حب لازم کرلے پھر اوسنے چند شعر ترغیب مجاہدے مین پڑہے اسکے بعد اوسکو غش آگیا مینے اوسکے مونہہ پر پانی چھڑکا اوسے افاقہ ہوا پھر اوس نے یہ مناجات پڑہی ؎

الٰہی لا تعذبنی فانی		مقر بالذی قد کان منی		فکم من زلۃ لی فی خطایا		غفرت وانت ذو فضل ومن	

[1] یعنی حیران و غمگین

یظن الناس بی خیرا وانی		لشر الناس ان لم تعفنی		وما لی حیلۃ الا رجائی		لعفوک ان عفوت وحسن ظنی	

اسکے بعد پھر اوسے غش آگیا مین اوسکے قریب گیا دیکھا تو وہ مرچکی تھی رحمۃ اللہ علیہا مجھے اوسکے انتقال کا بہت غم ہوا پھر مین بازار کو گیا تاکہ اوسکی تجہیز وتکفین کی تیاری کرون جب مین لوٹ کے آیا تو دیکھا کہ وہ کفنائی ہوئی خوشبو لگائی ہوئی رکھی ہے اوسپر دو سبز حلے جنت کے حلون سے تھے کفن پر نور سے دو سطرین لکھی ہوئی تہین پہلی سطر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا دوسری سطر مین الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون لکھا تھا مینے اور میرے اصحاب نے اوسکو اوٹھایا اوسپر نماز پڑہی اور دفن کر دیا اوسکے سرہانے بیٹھکے مین نے سورۂ یٰسین پڑہی پھر اوسکی جدائی پر آنکھ سے روتا دل سے کڑہتا اپنی مسجد کیطرف لوٹ آیا دو رکعت نماز پڑہی اور سو رہا خواب مین دیکھا کہ وہ لونڈی جنت مین ہے اوسپر حلے ہین اور وہ زعفران کے چمن مین ہے اوسپر سندس واستبرق کے حلے ہین سر پر درّ وجواہر کا مرصع تاج ہے سرخ یاقوت کی باڑن مین جو تیان ہین مشک وعنبر کی خوشبو اوس سے آرہی ہے چہرہ اوسکا سورج چاند سے بھی زیادہ روشن ہے مینے اوس سے کہا اے جاریہ ٹہیر تو تجھے اس مرتبے کو کس چیز نے پہونچایا کہا فقرا ومساکین کی حب کثرت استغفار مسلمانون کی راہ سے ایذا کی چیز اوٹھانے نے مجھے اس درجے کو پہونچایا پھر یہ شعر پڑہنے لگی ؎

طوبی لمن سھرت فی اللیل عیناہ	وبات ذا قلق فی حب مولاہ	ونام یوما علی تفریط وبکی	خوفا لما قد جناہ من خطایاہ
	وقام یرعی نجوم اللیل منفردا	خوف الوعید وعین اللہ ترعاہ	

رؤیت موتی ونفع صدقہ ودعا وقرارت احیا

حکایت ایک عابدہ عورت باہیہ نام جب قریب بموت ہوئی تو اوسنے آسمان کیطرف سر اوٹھایا اور یہ دعا کی یا خیر من رجی ویا خیر من علیہ اعتمادی فی حیاتی ومماتی لا تخذلنی عند الموت ولا توحشنی فی قبری جب اوسکا انتقال ہوگیا تو اوسکا ایک بیٹا تھا وہ ہر جمعہ کی رات اور جمعے کے دن اوسکی قبر پر جاتا قبر کے نزدیک کچھ قرآن شریف پڑہتا اوسکے لئے دعا واستغفار کرتا ایسے ہی اور مردون کے لئے وہ کہتا ہے مینے اپنی ماں کو خواب مین دیکھا مینے اوسسے کہا ماں تم کیسی ہو تمہارا کیا حال ہے اوسنے کہا اے بیٹے بیشک موت کی سخت تکلیف ہے اور مین بحمد اللہ ایسے برزخ مین ہون کہ اوسمین ریحان کا فرش بچھا ہوا ہے سندس واستبرق کے تکیے لگے ہوئے ہین اور یہ قیامت تک ایسا ہی رہیگا مین نے کہا تمہین کوئی حاجت ہے کہا ہان بیٹا تو جو ہماری زیارت کے لئے آتا ہے قرآن پڑہتا ہے دعا کرتا ہے اسکو نہ چہوڑنا مین تیرے آنے سے خوش ہوتی ہون جمعے کی رات جمعے کے دن جب تو آتا ہے تو مردے جمعہ سے کہتے ہین اے باہیہ یہ تیرا بیٹا آیا مین اس سے خوش ہوتی ہون اور میرے اردگرد کے مردے بھی خوش ہوتے ہین پھر مین ہر جمعے کی رات اور جمعے کے دن ماں کی زیارت کے لئے جایا کرتا اونکی قبر کے پاس کچھ قرآن شریف پڑہتا اور یہ دعا کرتا انس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وتجاوز عن سیئاتکم بعض نے یہ بھی زیادہ کیا وتقبل حسناتکم ایک رات مین سوتا تھا مینے ایک خلق کثیر کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آئی مینے کہا تم کون ہو تمہاری کیا حاجت ہے اونہون نے کہا ہم قبرستان والے ہین تیری شکرگزاری کے لئے آئے ہین تو قرارت ودعوات کو ہمسے قطع نکرنا پھر مین ہمیشہ اونکے لئے قرآن پڑہتا دعا کرتا رہا تمام یافعی کہتے ہین کہ اس حکایت مین جو نفع قرارت قرآن موتی کے لئے مذکور ہوا یہ اون علمار کی تائید کرتا ہے جو کہ اوسکے قائل ہین ایسے ہی آیندہ کی حکایتین بھی اونکی مؤید ہین ؛

حکایت بعض اہل علم نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے خواب مین بعض مقابر مین اہل قبور کو دیکھا کہ وہ اپنی قبرون سے قبرستان کے میدان مین نکلے اور

کچھ چنتے لگے معلوم نہین وہ کیا چیز تھی مجھے اس سے تعجب ہوا اونمین سے ایک آدمی کو مینے دیکھا کہ وہ علحدہ بیٹھا ہوا تھا وہ کچھہ نہ چنتا تھا مین اوسکے قریب گیا اوس سے پوچھا کہ یہہ لوگ کیا چنتے ہین اوسنے کہا مسلمانون نے قرارت قرآن صدقہ دعا کا جو ہدیہ انکو بھیجا ہے یہہ اوسکو چنتے ہین مینے کہا تو انکے ساتھہ کیون نہین چنتا اوسنے کہا مجھے اسکی کچھہ حاجت نہین ہے مینے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ میرا بیٹا ہر روز قرآن شریف کا ایک ختم کرتا ہے اوسکا ہدیہ مجھے بھیجتا ہے وہ فلان بازار مین جلیبیان بیچا کرتا ہے مین جب نیند سے جاگا تو جس بازار کا اوسنے ذکر کیا تھا مین وہان گیا دیکھا تو ایک جوان آدمی جلیبیان بیچ رہا تھا اور اپنے ہونٹونکو ہلاتا تھا مینے پوچھا تو کس چیز کے ساتھہ ہونٹھہ ہلاتا ہے اوسنے کہا مین قرآن شریف پڑھتا ہون اور اوسکا ثواب اپنے والد کی قبر مین ہدیہ بھیجتا ہون اسکے بعد ایک مدت تک مین ٹھیرا رہا پھر مینے مردونکو دیکھا کہ اپنی قبرون سے نکلے اور کوئی چیز چننے لگے جیسا پہلے دیکھا تھا ایکبار اوس شخص کو دیکھا کہ وہ بھی اونکے ساتھہ چنتا تھا پھر مین جاگ اوٹھا مجھے اس سے تعجب ہوا مین اوس بازار کیطرف گیا تاکہ اوسکے لڑکے کا حال دریافت کرون وہان معلوم ہوا کہ اوسکا انتقال ہوگیا ؛

حکایت ایک عورت کا انتقال ہوا ایک دوسری عورت نے اوسکو خواب مین دیکھا یہہ اوسکو پہچانتی تھی اوسکے نزدیک دیکھا کہ ایک نور کا برتن ڈھکا ہوا تخت کے نیچے رکھا ہے اس عورت نے اوس سے پوچھا کہ اس برتن مین کیا ہے اوسنے کہا ہدیہ ہے رات کو میرے بچون کے باپ نے بھیجا ہے جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اوسنے میت کے خاوند سے اسکا ذکر کیا اوسنے کہا مینے رات کو کچھہ قرآن شریف پڑھہ کے اوسکو ثواب بخشا تھا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ بلاد یمن مین ایک مردے کو اوسکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکھا دیکھنے والا کہتا ہے کہ مینے کچھہ قرآن شریف پڑھہ کے اوسکا ثواب اوسے بخشا تھا مردے نے اوس سے کہا کہ فلان شخص سے میرا سلام کہنا اور یہہ کہنا کہ اللہ تعالے میری طرف سے اوسے جزاے خیر دے کیونکہ اوسنے کچھہ قرآن شریف پڑھہ کے مجھے ہدیہ بھیجا بعض علمانے اپنے بعض مصنفات مین لکھا کہ شیخ امام مفتی انام عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ سے اونکے بعد کسی شخص نے خواب مین پوچھا کہ تم اوس مسئلے مین کیا کہتے ہو جسکا تم انکار کرتے تھے یعنی قرارت قرآن کا ثواب مردونکو نہین پہونچتا اونہون نے کہا ہیہات ہیہات مینے اوسکے خلاف پایا جسکا مین گمان کرتا تھا رحمہ اللہ تعالے ؛

حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شب جمعہ کو جامع مسجد کیطرف گیا تاکہ وہان فجر کی نماز پڑھون راہ مین میرا گزر ایک قبرستان پر ہوا ایک قبر کے پاس مین بیٹھہ گیا نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا خواب مین دیکھا کہ گویا مردے اپنی قبرون سے نکلے حلقہ حلقہ ہوکے بیٹھہ گئے بات چیت کرنے لگے ناگاہ ایک جوان آدمی کو دیکھا کہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے قبرستان کے کنارے مین تنہا مغموم و محزون بیٹھا ہے وہ مردے گڑی بھڑ بھیجے ہونگے کہ مشتے ہاتھون مین طباق لئے رومالون سے ڈھکے ہوئے آئے گویا وہ نور کے تھے ہر ایک مردے کے پاس جبکہ طباق آتا تو وہ اوسکو لیکے اپنی قبر کے اندر چلا جاتا سوا اوس شخص کے کہ وہ رہگیا اوسکے پاس طباق نہ آیا پھر وہ رنجیدہ کھڑا ہوا تاکہ اپنی قبر مین جاوے مینے اوس سے کہا اے اللہ کے بندے مین تجھے غمگین کیون دیکھتا ہون اور جو مینے دیکھا یہہ کیا تھا اوسنے کہا اے صالح تونے طباق دیکھے مینے کہا ہان یہہ کیا تھے اوسنے کہا یہہ زندونکے صدقے اور اونکی دعا ہے اپنے مردون کے لئے ہر جمعے کی رات اور جمعے کے دن مین یہہ اونکے پاس آیا کرتا ہے پھر اوسنے ایک کلام طویل ذکر کیا اوسمین یہہ ذکر کیا کہ اوسکی ایک ماں ہے وہ دنیا مین مشغول ہوگئی اوسکو بھول گئی اوسنے نکاح کر لیا ایسے شخص کو لائق ہے کہ وہ رنجیدہ ہو اسلئے کہ اوسکے واسطے کوئی ایسا نہین ہے کہ اوسکو یاد کرے صالح نے اوسکی ماں کا مکان پوچھا اوسنے پتا بتایا جب صبح ہوئی تو صالح اوسکی ماں کی تلاش مین گئے اوسکے پاس پہونچے اوٹ سے کلام کیا سارا قصہ اوسکو سنایا وہ رونے لگی اوسکے آنسو گالونپر بہنے لگے پھر کہا اے صالح وہ میرا بیٹا ہے ومن زل عن کبدی ومن کان بطنی لہ وعاء وثدی لہ سقاء وحجری لہ حواء پھر اوسنے ہزار درہم مجھے دیئے اور کہا تو انکو میرے پیارے میری آنکھہ کی ٹھنڈک

پر خیرات کراب مین بقیۂ عمر دعا وصدقے سے ان شاءاللہ تعالے اوسکو نہ ہولونگی مینے اوسکی طرف سے وہ درہم خیرات کردئے جب دوسرا جمعہ آیا تو پھر مین جامع مسجد کیطرف چلا اوسی قبرستان مین گیا ایک قبر سے تکیہ لگا یا سوگیا دیکھا کہ مردے نکلے اور وہ جوان بھی سفید کپڑے پہنے ہوئے خوش خوش میری طرف آیا یہانتک کہ میرے قریب آگیا مجھ سے کہا اے صالح اللہ تعالے میری طرف سے تجھے جزاے خیر دے ہدیہ مجھے پہونچ گیا مینے اوس سے پوچھا جمعے کے دن کو پہچانتے ہو اوسنے کہا ہان اوسکو تو پرندے بھی ہوا مین خوب جانتے ہین اور یون کہتے ہین سلام سلام لیوم صالح یعنی یوم الجمعۃ اعاد اللہ علینا من برکتہ امین ؛

فضیلت صدقہ

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن نکلا جنگل کو جاتا تھا مینے دیکھا کہ ایک جوان آدمی کم عمر دبلا سر کے بال پریشان گرد آلود پرانے کپڑے پہنے ہوئے قبرستان مین بیٹھا ہے اپنے گالون کو قبرونکے درمیان مین رگڑ رہا ہے بار بار آسمان کیطرف دیکھتا ہے اپنے ہونٹونکو ہلاتا ہے آنسو دونون آنکھون سے جاری ہین اور وہ دعا وذکر واستغفار مین مشغول ہے تسبیح وتقدیس تحمید وتمجید وتعظیم سے اوسکو کوئی چیز مشغول نہین کرتی ہے جب مینے اوس جوان کو اس حالت پر دیکھا تو میرا نفس اوسکی طرف مائل ہوا اوسکی ملاقات اچھی معلوم ہوئی پھر مین جس راہ جاتا تھا اوسکو چھوڑ دیا اور اوسکی طرف متوجہ ہوا جب اوسنے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑا ہوا مجھ سے بھاگنے لگا مین بھی اوسکے پیچھے دوڑا شاید اوس سے ملجاؤن پھر مین اوسکو نہ پاسکا مینے اوس سے کہا یا ولی اللہ نرمی کرو آہستہ چلو اوسنے کہا واللہ مین نہین کرونگا پھر مینے کہا تمہین قسم ہے اوسکے حق کی کہ تم صبر کرو اوسنے انگلی سے اشارہ کیا کہ مین نکرونگا اور کہا اللہ مینے کہا جو تم کہتے ہو اگر سچ ہے تو تم مجھے اپنا صدق اللہ تعالے کے ساتھ بتاؤ اوسنے باواز بلند پکار کے کہا اللہ اللہ اللہ اور بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا مین اونکے قریب گیا اونکو ہلایا تو وہ اوسیوقت مرچکے تھے مجھے اس سے وہم ہوا مینے اونکے حال وصدق سے تعجب کیا مینے کہا اللہ تعالے اپنی رحمت کے ساتھ جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مین اوسکو اوس جگہ چھوڑ کے عرب کے قبائل مین سے کسی قبیلے کیطرف گیا تاکہ اوسکی تجہیز وتکفین کی تدبیر کرون جب مین لوٹ کے آیا تو وہ مجھ سے چھپا یا گیا مینے اونکو تلاش کیا اونکا کچھ پتا معلوم نہوا نہ اونکی کوئی خبر سنی مین متحیر رہا مینے کہا یہ جوان مجھ سے چھپا یا گیا کس شخص نے مجھ سے سبقت کی پھر ایک قائل کو سنا کہ وہ یہ کہتا ہے اے شبلی تو اوس جوان کے کام سے کفایت کیا گیا اوسکے کام کا سوائے ملائکہ کے اور کوئی متولی نہوا اور تو اپنے رب کی عبادت لازم کر اپنے مال سے صدقہ بہت دیا کر اسلیے کہ جوان جس مرتبہ کو پہونچا وہ اوسکو نہین پہونچا مگر اس سبب سے کہ اوسنے کسی دن صدقہ دیا تھا مینے کہا مین للہ تجھسے پوچھتا ہون کہ تو مجھے بتادے وہ صدقہ کیا تھا اوسنے کہا اے شبلی یہ جوان ابتداء عمر مین عاصی مذنب فاسق زانی تھا اللہ تعالے نے اوسکو ایک خواب دکھایا اسنے اوسکو ڈرایا بیچین کردیا وہ خواب یہ ہے کہ اوسنے خواب مین دیکھا کہ اوسکا ذکر اژدہا بنگیا اور اوسکے مونہہ کو گھیر لیا پھر اوسنے اپنے مونہہ سے آگ کا شعلہ نکالا اس شعلے نے اوسکو جلا دیا یہانتک کہ کالا کوئلا ہوگیا وہ جوان گھبرا ڈرتا جاگ اوٹھا اور اپنے رب کی عبادت مین مشغول ہوکے لگ بھاگا جب سے کہ وہ عبادت کیطرف متوجہ ہوا آجتک بارہ برس کی مدت گزری اور وہ تضرع وبکا خشوع وخوف کی حالت پر ہے کل ایک سائل اوسکے پاس آیا ایک دن کا قوت اوس سے مانگا اوسنے اپنے کپڑے اوتار کے سائل کو دیدئے سائل اس سے خوش ہوا اوسنے اپنی دونون ہتھیلیان پھیلائین اوسکے لئے دعاے مغفرت کی اللہ تعالے نے صدقے کی برکت کے سبب سے جسکے ساتھ اوسنے سائل کو خوش کیا تھا سائل کی دعا قبول فرمائی جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ سائل کی دعا کو غنیمت جانو جبکہ صدقے سے اوسکا دل خوش ہو ؛

حکایت ابوجعفر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے دروازے پر سائل کھڑا ہوا مینے اپنی بی بی سے کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے اوس نے کہا چار انڈے ہین مینے کہا تو یہ سائل کو دیدے اوسنے دیدئے جب سائل چلا گیا تو بعض اخوان نے ایک تھیلی ہدیہ بھیجی اوسمین انڈے تھے مینے بی بی سے کہا کہ اسمین کتنے انڈے ہین اوسنے کہا تیس مینے کہا تیری خرابی ہو تونے تو سائل کو چار انڈے دئے اور تیرے پاس تیس آئے اسکا کیا حساب ہے اوس نے کہا وہ چالیس ہین مگر دس ٹوٹے ہوئے ہین کسی نے اس حکایت مین یہ بیان کیا کہ چار انڈے جو سائل کو دئے تھے اونمین سے تین ثابت تھے اور ایک ٹوٹا ہوا تھا ہر ایک انڈے کے عوض دس دس آئے مگر جیسے دئے تھے ویسے ہی آئے ؛

حکایت ایک عورت نے سائل کو ایک روٹی خیرات کی پھر صبح کا کھانا اپنے خاوند کے لئے لیکے چلی وہ کھیتی کاٹتا تھا اوسکا گزر ایک باغ پر ہوا اور اوسکا بیٹا ساتھ تھا ایک درندہ آیا اور اوسکے بیٹے کو لقمہ کر گیا ناگہان ایک ہاتھ ظاہر ہوا اوسنے درندے کو طمانچہ مارا اوسنے اپنے مونہہ سے لڑکے کو پھینکدیا ناگاہ کوئی شخص ندا کرتا ہے اوسکی آواز سنائی دیتی ہے جسم نظر نہین آتا کہ تو اپنا لڑکا لیلے ہمنے تجھے ایک لقمے کے عوض مین ایک لقمے کی جزا دی

حکایت حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن بعض غزوات مین تھا امیر لشکر نے مجھے کچھ خرچ بھیجا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا مینے محتاج غازیون مین اوسکو تقسیم کر دیا ایک دن مین ظہر کی نماز پڑھکے بیٹھا ہوا تھا اس امر مین فکر کر رہا تھا مجھے اوسکے قبول کرنے اور بانٹنے پر ندامت تھی اتنے مین مجھے نیند آگئی مینے دیکھا کہ کئی محل مزخرف تعمیر ہو رہے ہین بہت سامان عیش و آرام کا ہے مینے اونکا حال پوچھا مجھ سے کہا گیا کہ یہ محل مال والون کے لئے ہین جسکو تونے غازیون مین تقسیم کیا مینے کہا میرے لئے اونکے ساتھ کچھ نہین ہے کہا گیا کہ وہ محل ہے اور ایک بڑے محل کیطرف اشارہ کیا وہ محل سارے محلون سے زیادہ خوبصورت اور بڑا تھا مینے کہا مجھے اونپر کیون فضیلت دی گئی کہا گیا کہ اونھون نے بامید ثواب مال نکالا تو اونکی یہ جزا ہوئی اور تونے اوس مال کو تقسیم کیا اور تو خائف و نادم اور محاسب اپنے نفس کا تھا اسلئے اللہ تعالے نے تیری سعی کے اجر پر تجھے دُگنا دیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ؛

حکایت رَے مین ایک قاضی مالدار تھے عاشورے کے دن اونکے پاس ایک فقیر آیا اونسے کہا اللہ تعالے قاضی کو عزت دے مین ایک آدمی محتاج عیالدار ہون تمہارے پاس اس دن کی حرمت کو اپنا شفیع بنا کے آیا ہون تاکہ تم مجھے دس سیر روٹی پانچ سیر گوشت دو درہم دو قاضی صاحب نے اوسے ظہر کے وقت کا وعدہ کیا جب وہ اوسوقت آیا تو عصر کے وقت پڑھا لا جب وہ عصر کے وقت آیا تو اوسکو کچھ ندیا فقیر منکسر القلب چلا گیا راہ مین اوسکا گزر ایک نصرانی پر ہوا وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا فقیر نے نصرانی سے کہا قسم ہے اس دن کے حق و حرمت کی کہ تو مجھے کچھ دے نصرانی نے کہا یہ کیا دن ہے فقیر نے اوسکی حرمت و صفات سے کچھ بیان کیا نصرانی نے اوس سے کہا تو اپنی حاجت بیان کر بیشک تونے بڑے حرمت والے دن کی قسم کھائی اوسنے روٹی گوشت درہمونکا ذکر کیا نصرانی نے دس قفیز گیہون سو سیر گوشت بیس درہم فقیر کو دئے اور کہا جب تک مین زندہ ہون یہ سب تیرے اور تیرے عیال کے لئے ہر مہینے مین ہے بسبب بزرگی اس دن کے فقیر سب سامان لیکے اپنے گھر چلا گیا جب رات ہوئی اور قاضی صاحب نے آرام فرمایا تو اونھون نے خواب مین دیکھا کہ کوئی ہاتف اونسے کہتا ہے کہ اپنا سر اوٹھاؤ اونھون نے سر اوٹھایا ایک محل چاندی سونے کی اینٹونکا بنا ہوا دیکھا اور دوسرا محل یاقوت سرخ کا اوسکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا تھا قاضی صاحب نے عرض کیا الٰہی یہ دو محل کیا ہین کہا گیا کہ یہ دونون تیرے لئے تھے اگر تو فقیر کی حاجت پوری کر دیتا جب تونے فقیر کو پھیر دیا تو وہ دونون فلان نصرانی کے لئے ہو گئے قاضی صاحب ڈرتے ویل وثبور پکارتے خواب راحت سے بیدار ہوئے نصرانی کے پاس صبحکو تشریف لیگئے اوس سے کہا تونے رات کو کون عمل نیک کیا اوسنے کہا آپ کیون پوچھتے ہو قاضی صاحب نے اپنا خواب اوس سے بیان کیا پھر فرمایا کہ تو اپنا عمل صالح جو تونے فقیر کے ساتھ کیا ایک لاکھ کے عوض مین بیچدے

نصرانی نے عرض کیا کہ اگر آپ مجھے ساری زمین بھر کے روپیہ دین تو بھی مین اوسے آپکو نہ بیچونگا ایسے رب کریم کے ساتھہ کیا اچھا معاملہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اور بیشک اوسیکا دین حق ہے ؎

لا یحقنک عبرۃ من سائل	فدرام عزک ان ترق مسئولا	لا تصغین الی رنۃ وجد عمل	فلغیر یومک ان تری مسئولا
واعلم بانک عن قلیل صائر	خبرا تکن خبرا یروق جمیلا	تلقی الکریم فتستدل ببشرہ	وتری العبوس علی اللئیم دلیلا
یا طالب العفو ہذا یوم عاشورا	یوم غدا فضلہ فی الناس مشہورا	ما ان دعا ربہ داع لحاجتہ	الا دعا وبما یہواہ مسرورا
ولا اتی اللہ فیہ مذنب بجہل	الا واصبح ذاک الذنب مغفورا	فتب الی اللہ فیہ وابغ رحمتہ	من قبل توقف یوم العرض موقوفا
وانت فی فرق مضن وفی غرق	تقرأ کتابک بین الخلق منشورا	فاسأل الہک فیہ فضل رحمتہ	وقف علی بابہ خجلان مکسورا

حکایت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ نے چار بار اپنے نفس کو رب عزوجل سے چالیس ہزار درہم کے ساتھہ خریدا دس ہزار درہم نکالے اور کہا یارب مینے اپنے نفس کو انکے ساتھہ تجھہ سے خریدا پھر دس ہزار نکالے اور کہا یارب اگر تونے اونکو قبول فرمایا تو یہہ اونکا شکریہ ہے پھر تیسری بار دس ہزار درہم نکالے اور کہا الٰہی اگر پہلے اور دوسرے درہمونکو تونے قبول نفرمایا ہو تو انکو قبول فرما پھر چوتھی بار دس ہزار درہم نکالے اور کہا الٰہی اگر تونے تیسری بار کے درہمونکو قبول فرمایا ہو تو یہہ اونکا شکریہ ہے ؛

حکایت ایک بار قحط پڑا حبیب عجمی رضی اللہ عنہ نے غلہ خرید کر کے مساکین کو تقسیم کر دیا پھر تہیلیان سین اونکو اپنے سر کے نیچے رکھا پھر اللہ تبارک وتعالے سے دعا کی غلے والے تقاضے کے لئے انکے پاس آئے انہون نے تہیلیان لیکر دیکھین وہ سب درہمون سے بھری ہوئی تہین اونکو تولا تو وہ آنکے حقوق کے موافق تہین پھر اونکو دیدیا ؛

حکایت ایکبار کوئی سائل حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انکی بی بی آٹا گوندہ کے رکھہ گئی تہین اور خود آگ لینے کے لئے گئین انہون نے سائل سے کہا کہ تو آٹا لیلے اوسنے لیلیا پھر انکی بی بی آئین پوچھا آٹا کہان ہے انہون نے کہا کہ لوگ پکانے کے لئے لیگئے ہین جب بی بی نے بہت پوچھا تو انہون نے اوس سے قصہ کہدیا بی بی بولین سبحان اللہ ہمارے لئے ضرور کوئی چیز ہونا چاہیئے کہ ہم اوسے کہائین ناگاہ ایک آدمی بڑا پیالہ روٹی گوشت سے بھرا ہوا لایا بی بی بولین کیا جلدی تیرے پاس پہنچ لائے ابہی اوسکو پکالیا اور اوسکے ساتھہ گوشت بہی رکھہ لائے رضی اللہ عنہ

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعض اسفار مین ہم ایک جماعت تے تقدیر الٰہی نے راہ مین ہم سبکو جمع کر دیا تہا بعض ایام مین ہما گزر ایک گاؤن پر ہوا گاؤن مین داخل ہوتے ہی ایک شخص کو جماعت نے بہیجا اوسنے ایک ہانڈی عاریت لی اوسمین عصیدہ پکایا ساری جماعت نے کہایا مگر ایک آدمی اونمین سے رہگیا وہ غائب تہا انہون نے اپنے ساتھہ کہانے کے لئے اوسکو نہ پکارا اوسکے پاس تہوڑا سا آٹا تہا اوسکو کوئی شخص جان پہچان کا یا کوئی دوست آشنا نہ ملا کہ اوسکے واسطے روٹی پکا دیتا وہ آٹا لئے ہوئے گہرون کے درمیان مین پہرتا تہا کہ شاید کوئی پکا دے مگر کوئی اوسے نہ ملا وہ اسی حالت مین پہر رہا تہا کہ ناگہان ایک شخص ضعیف آفت رسیدہ اسکو ملا قدرت الٰہی نے بواسطہ لطف خفی بدون وعدے کے ان دونون کے درمیان جمع کر دیا اور زبان حال حکمت آلہیہ نے ندا کی کہ یہہ رزق اس ضعیف کا ہے اور تیرا رزق اسکے بعد آویگا اس شخص نے آٹا اوسکو دیدیا اور بہوکا اپنے رفقا کے پاس لوٹ آیا اس درمیان مین کہ وہ علم غیب سے غائب تہا ناگاہ اللہ لطیف نے ایک شخص کو اوسکے لئے معین فرمایا کہ اوس شخص نے اوسکو جماعت مین سے بلایا اور ثرید اور چکنا گوشت اوسی گڑی اوسکو کہلایا یہانتک کہ وہ سیر ہو گیا بہت چلنے پر اوسکو قوت حاصل ہو گئی ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین کسی مسجد مین گیا کہ وہان دو رکعت نماز پڑہون ناگاہ مسجد مین ایک عابد تہا اور ایک تاجر بیٹہا ہوا تہا مینے عابد کو سنا کہ وہ یہہ کہتا تہا اے میرے سید اے میرے مولی مین آج تجہہ سے یہہ چاہتا ہون کہ تو مجہے فلان فلان قسم کا کہانا اور فلان فلان قسم کا حلوا کہلاوے کہ مین سیر ہو جاؤن تاجر نے کہا واللہ اگر یہہ مجہہ سے مانگتا تو مین اوسکو دیدیتا لیکن یہہ مجہہ سے حیلہ کرتا ہے مجہے دکہاتا ہے تاکہ مین اوسے دون واللہ مین اوسکو کچہہ نہ دونگا جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو مسجد کے کونے مین سو رہا ناگاہ ایک شخص مسجد کے اندر آیا اور اوسکے پاس ایک قعب ڈہکی ہوئی تہی اوسنے دائین بائین مسجد مین دیکہا پہر اوسنے عابد کو مسجد کے کونے مین سوتا ہوا دیکہا اوسکے پاس آیا اوسکو جگایا قعب کو اوسکے روبرو رکہدیا اور تاجر اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا عابد نے جو کہانا اور حلوا چاہا تہا وہی اوسمین پایا جسقدر چاہا اوسمین سے کہایا پہر اوس کو ڈہاک دیا اور اوس شخص کو پہیر دیا تاجر نے اوس شخص سے کہا جو کہ قعب لایا مین تجہے اللہ کی قسم دیتا ہون کہ تو اس شخص کو اس سے پہلے بہی پہچانتا تہا اوسنے کہا واللہ مین اوسکو نہین پہچانتا تہا مین تو ایک حمال ہون میری بی بی اور میری بیٹی نے سال بہر سے اس قسم کے کہانے کی مجہہ سے فرمائش کی تہی مگر مجہے قدرت نہوئی جب آجکا دن آیا تو مینے ایک شخص کا بوجہہ اوٹہایا اوسنے مجہے ایک مثقال سونا دیا مین اوسکا گوشت وغیرہ خرید کے اپنے گہر لایا میری بی بی نے اوسکو پکایا اتنے مین مجہپر نیند کا غلبہ ہوا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے یہان ایک ولی اولیاء اللہ سے آیا ہے اور وہ یہہ ہے مسجد مین تو نے جو اپنے اہل کے لئے پکایا ہے اوسمین سے اوس ولی کا بہی کہانا چاہتا ہے سو تو اوسکو اوٹہاکے اوسکے پاس لیجا وہ اوسمین سے اپنی خواہش کے موافق کہالیگا جو باقی رہیگا اوسمین اللہ تعالے تیرے لئے برکت دیگا اور مین تیری لئے جنت کا ضامن ہون پہر مین بیدار ہوا اور کہانا لے کر یا جیسا کہ تو نے دیکہا تاجر نے کہا کہ مینے فقیر کو سنا تہا کہ وہ یہی اللہ تعالے سے مانگتا تہا پہر تاجر نے حمال سے کہا کہ تو نے اس کہانے پر کیا خرچ کیا اوسنے کہا ایک مثقال تاجر نے کہا تو مجہسے دس مثقال لے اور تیرے اجر مین سے ایک قیراط مجہے دے حمال نے کہا نہین تاجر نے کہا بیس مثقال لے اوسنے کہا نہین کہا پچاس مثقال لے اوسنے کہا نہین کہا سو مثقال لے حمال نے کہا واللہ جس چیز کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے ضامن ہوئے میرے واسطے کفیل بنے مین اوسمین سے تجہے کچہہ نہ بیچونگا اگر یہہ تو مجہے ساری دنیا دیدے اگر اس ولی کی خواہش کے اجر سے تیرے لئے کوئی حصہ ہوتا تو تو مجہہ سے سبقت کرتا لیکن اللہ تعالے اپنی رحمت کے ساتہہ جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے تاجر پشیمان ہوا مگر اب ندامت کیا فائدہ دیتی ہے پہر وہ مسجد سے حیران پریشان افسوس کرتا چلا گیا ؛

نفع ایمان اگرچہ آدمی کتنا ہی گناہونمین مبتلا ہو

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے چند آدمیون کو دیکہا کہ ایک جنازے کو اوٹہائے ہوئے لئے جاتے تہے اونکے سوا اور کوئی جنازے کے ساتہہ نہتا مینے میت کا حال دریافت کیا لوگون نے کہا کہ یہہ شخص نہایت درجہ کا گناہگار تہا پہر مینے اوسپر نماز پڑہی اوسکو قبر مین اوتارا اسکے بعد مین سایے مین جاکے سو رہا خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے اور اوسکی قبر کو پہاڑا ایک فرشتہ قبر مین اوترا اور دوسرے فرشتے سے کہا کہ تو اسکو اہل نار سے لکہہ اسکا کوئی عضو ایسا نہین ہے کہ معاصی سے سالم ہوا اوسنے کہا اے میرے بہائی تو جلدی نکر اسکی آنکہون کو جانچ اوس نے کہا مین جانچ چکا اللہ عزوجل کے محارم کیطرف دیکہنے سے بہری ہوئی ہین اوسنے کہا اسکے کان کا امتحان کرا اوسنے کہا مین اوسکا بہی امتحان کرچکا فواحش و منکرات کے سننے سے بہرا ہوا ہے اوسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کرا اوسنے کہا مین اسکا بہی امتحان کرچکا ممنوعات و ارتکاب محرمات مین خوض کرنے کے ساتہہ بہری ہوئی ہے اوسنے کہا اسکے ہاتہون کا امتحان کرا اوسنے کہا مین انکا بہی امتحان کرچکا لذات و شہوات حرام کے

لیئے سے بہرے ہوئے ہین اوسنے کہا اسکے پاؤن کا امتحان کرا دسنے کہا مین انکا بہی امتحان کرچکا ندموم کامون اور نجاستون مین سعی کرنے کے ساتھہ بہرے ہوئے ہین اوسنے کہا لے میرے بہائی تو جلدی نکر تو مجھے اوترنے دے پہر وہ اوترا گہڑی بہر تک میت کے پاس ٹہیرا پہر اپنے ہمراہی سے کہا کہ مینے اسکے دل کا امتحان کیا تو مینے اوسکو ایمان سے بہرا ہوا پایا تو اسکو مرحوم وسعید لکہہ مولی سبحانہ وتعالے کے فضل نے اوسکے گناہون خطاؤن کو گہیر لیا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہہ سعادت جو اس شخص کو حاصل ہوئی صرف بوجہ عنایت سابقہ کے تہی ہر عاصی کے لیئے یہہ سعادت حاصل نہین ہوتی تو اسکے ساتھہ دہوکا نہ کہانا اسلیئے کہ سارے گنہگار خطر مشیت مین ہین بلکہ صالح نہین جانتے کہ اونکا خاتمہ کیسا ہوگا نسأل اللہ الکریم حسن الخاتمۃ والمغفرۃ والعفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ویسلم لنا الدین ولاحبابنا ولسائر المسلمین امین

درجات برزخ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ مجھے اہل برزخ کے مقامات دکہا دے مینے ایک رات خواب مین دیکہا کہ گویا قیامت قائم ہوگئی قبرین شق ہوگئین ناگاہ مینے دیکہا کہ بعض مردے سندس پر سوتے ہین بعض حریر پر بعض دیباج پر بعض تختون پر بعض ریحان پر بعض ہنستے ہین بعضے روتے ہین مینے عرض کیا یارب اگر تو چاہتا تو کرامت مین سبکو برابر کرتا اہل قبور مین سے ایک منادی نے ندا کی کہ اے فلانے یہہ اعمال کے درجے ہین جو لوگ کہ سندس پر سوتے ہین وہ خلق حسن والے ہین اور حریر و دیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکھنے والے ہین اور جو ہنستے ہین وہ توبہ وانابت والے ہین اور جو روتے ہین وہ گناہگار ہین اور اصحاب مراتب وہ لوگ ہین جو اللہ تعالے کے لیئے آپسمین محبت رکہتے تہے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس اصل سے مینے نقل کیا اوسمین ایسا ہی ذکر کیا ہے یعنی اصحاب مراتب کی تفسیر بیان کی اور اوسکا ذکر پہلے نہین ہوا اور تختون کا ذکر ہوا اور اونکے اصحاب کی تفسیر نہین کی شاید مراتب سے مراد تخت ہون جنکا ذکر پہلے ہوا حقیقت مراتب کی یہہ ہے کہ مراتب مناصب شریفہ مقامات عالیہ منیفہ کو کہتے ہین اور بیشک تخت والے زمین والون سے رتبہ و منزلت مین اشرف واعلے ہین گو وہ حریر وغیرہ پر ہون باوجود اسکے کہ جو تخت اکرام و مرتبۂ عالیہ کے لیئے تیار کیئے گئے ہین وہ بہی نادر قیمتی فروش سے خالی نہون گے اگرچہ تختون کے ساتھہ فرش کا ذکر نہین کیا جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اخوانا علی سرر متقابلین اس آیت شریف مین فرش کا ذکر نہین فرمایا یہہ بات معلوم ہے کہ ان تختون پر فرش بچہے ہوئے ہین اور آیتون مین اسکا ذکر آیا ہے جب کوئی شخص کہے کہ بادشاہ اپنے تخت پر بیٹہا اور ہم اوسکے نزدیک بیٹہے تو اس قول سے دو باتین معلوم ہونگی ایک یہہ کہ تخت پر فرش بچہا ہوا ہے گو اوسکا ذکر نہین کیا دوسرے یہہ کہ بادشاہ تخت پر صرف اسلیئے بیٹہا کہ اپنے ہمنشینون سے بلند ہو تاکہ رفعت ملک کے ساتھہ رفعت مجلس بہی ہوجائے بادشاہ اس بات سے راضی نہین کہ اور کوئی اوسکے ساتھہ تخت پر بیٹہے نہ وہ اور کے ساتھہ زمین پر بیٹہے اکثر یہی ہوتا ہے جبکہ احنف بن قیس بعض مصالح مسلمین کے لیئے کسی حاکم کے پاس گئے تو اوسکے ساتھہ تخت پر بیٹہے بدون اذن حاکم کے احنف نے اوسکے چہرے پر غصہ دیکہا احنف نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو شخص ہر روز ایک بار یا دو بار یا تین بار یا اس سے زیادہ اپنے ہاتھہ سے نجاست کو دہوتا ہے وہ کیون اپنی مثل پر تکبر کرتا ہے عبد المطلب جبکہ بعض ملوک کے پاس گئے تو اوسنے انکے چہرے کی خوبصورتی اور قریش کی سیادت وحسب کی شرافت اور خوش تقریری دیکہی انکا اجلال واکرام کیا یہہ مکروہ سمجہا کہ انکو زمین پر بٹہاوے اور آپ تخت پر بیٹہے اور یہہ بہی خوش نہ آیا کہ اونکو اپنے ساتھہ تخت پر بٹہاوے کہ تخت شاہی و مجلس علو مین اوسکے شریک ہون اسلیئے وہ تخت سے اوتر پڑا زمین پر عبد المطلب کے ساتھہ بیٹہ گیا انکی حاجت پوری کی انکی تعظیم فرمائی مرتبۂ عالیہ کے ساتھہ انکو خاص کیا پس اسیطرح جو لوگ کہ اللہ تعالے کے لیئے آپسمین دوستی ومحبت رکہتے ہین وہ

اون سب سے جنکا ذکر اس حکایت مین ہوا افضل ہین حدیث صحیح ترمذی مین پہلے گزر چکا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا المتحابون فی اللہ لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء اور حدیث صحیح موطا مین وارد ہوا یقول اللہ عزوجل وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی پس ظاہر ہے کہ دونون حدیثین منام مذکور کی تائید کرتی ہین کہ وہ لوگ اصحاب مراتب ہین ونا ھیک بھا من مراتب واکرم بھا من مناصب احوت علی شرف جل قدرہ وعظم فخرہ مع ما لھم من العیش الاھنی والجمال الاسنی والنعیم المقیم فی جوار المولی الکریم زادھم اللہ من نعمہ وکرمہ علینا وعلیھم بکرمہ والمسلمین امین رہی یہ بات کہ خواب مین تختونکا ذکر ہے اور حدیث صحیح مشہور مین منبرون کا تو انمین کچھ تناقض نہین ہے نہ کوئی قادح مخدور اسلئے کہ منابر قیامت مین ہونگے اور تخت قبرونمین جیسا کہ خواب مذکور مین ذکر ہوا اور حکایات آیندہ مین مسطور ہوگا ؛

علم موتی

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک قبر کھلی ہوئی ہے مین اوسکے اندر گیا وہ فراخ تھی مینے اوسمین کسیکو نہ دیکھا مگر اوسمین تخت کے پایے تھے مینے نگاہ اوٹھائی تو تخت بلند تھا اور ایک شخص اوسپر سوتا تھا مینے کہا ابنار دنیا کے کیا برے افعال ہین کہ مرنے کے بعد بھی رعونت وترفہ کو نہین چھوڑتے مردے کے لئے قبرون مین تخت رکھتے ہین ناگاہ صاحب تخت نے مجھے پکارا مین نہ چڑھ سکا اسلئے کہ تخت بہت بلند تھا پھر قبر کی جانب سے ایک راہ سہل کر گئی مین اوسمین چڑھا جسطرح زینے مین چڑھتے ہین یہانتک کہ جو شخص تخت پر سوتا تھا مین اوسکے محاذات مین پہونچ گیا ناگاہ وہ میری والدہ تھین رحمہا اللہ تعالے وجزاھا عنی افضل الجزاء اونھون نے نہایت شفقت ورحمت ورأفت سے مجھے سلام کیا مجھ سے میرے بھائی کا حال پوچھا وہ زندہ تھا اسکے سوا اور بھائی جنکو وہ چھوڑ گئی تھین اور اس خواب سے پہلے اونکا انتقال ہوگیا تھا اونکا کچھ حال نہ پوچھا یہ مؤید ہے اوس روایت کا کہ جو زندونمین سے مرجاتے ہین اونکو اسکا علم ہوتا ہے اور مردون کے پاس جو لوگ آتے ہین اونسے اہل دنیا کا حال پوچھتے ہین پھر بعد سلام وسوال مذکور کے مجھے رخصت کیا اسکے بعد مین جاگ اوٹھا اوس سلام وشفقت کا رنج ایک مدت دراز تک مجھکو رہا جب مین اوسکو یاد کرتا تو اوسکی تاثیر میرے دلمین معلوم ہوتی تھی یہ بات برسون رہی ؛

احوال برزخ

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین مینے اپنے والد مرحوم کو بعد اونکے انتقال کے خواب مین دیکھا گویا وہ مجھپر خفا تھے اسلئے کہ اونکے مرتے وقت مین غائب تھا ایک نہایت دور دراز جگہ مین تھا مینے اونسے عرض کیا کہ آپکو کیا معلوم نہین کہ یعقوب علیہ السلام سے اونکے صاحبزادے ایک زمانہ دراز غائب رہے مینے کہا اتنے اتنے برس اور وہ صبر کرتے رہے والد نے فرمایا بیٹا تو ہمکو انبیا علیہم السلام کے مشابہ کرتا ہے یا یہ کہا کہ تو ہمارے صبر کو انبیاء علیہم السلام کی مثل جانتا ہے پھر مینے اونکو رجب کی پہلی رات کو دیکھا اور وہ شب جمعہ تھی بعد اسکے کہ مین اونکی قبر پر قرآن کریم پڑھ چکا تھا اونکی بار مجھے خوشخبری دی میری ملاقات سے خوش ہوئے اور کہا حمد ہے اوس اللہ کے لئے جسنے مجھپر تین خصلتون کے ساتھ احسان کیا پہلے تیری ملاقات پھر وہ دو خصلتین بیان کرنے پائے کہ میری آنکھ کھل گئی عاملہ اللہ بلطفہ وعفوہ وحلمہ ومغفرتہ وفضلہ وکرمہ وایانا وجمیع المسلمین امین امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ بعض وقت مردون کی روحین علیین یا سجین سے اپنے جسمون کیطرف قبرونمین

آجاتی ہین جبکہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے خصوصاً جمعے کی رات اور جمعے کے دن مین وہان بیٹھتی ہین باتین کرتی ہین اہل نعیم کو چین ہوتا ہے اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہے اور یہہ نعیم و عذاب ارواح کے ساتھہ خاص ہے نہ اجسام کے جو ارواح علیین مین ہین اونکو نعیم اور جو سجین مین ہین اونکو عذاب اور تیسرے روح و جسم نعیم و عذاب مین شریک ہوتی ہین جبکہ روح جسم کیطرف رجوع کرتی ہے سوائے جمعے کی رات اور جمعے کے دن کے ہمکو یہہ بات پہونچی ہے کہ رحمت الٰہی اور شرف وقت کیوجہ سے انمین اونکو عذاب نہین کیا جاتا امام یافعی کہتے ہین یہہ بھی احتمال ہے کہ اسوقت مین رفع عذاب گناہگار مسلمانون سے ہوتا ہے نہ کفار سے دوام کے لئے ایک یہہ کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ عذاب مین ہے نہ سلم دوسرا یہہ کہ مسلمان جمعے کی فضیلت اور اوسکی برکت کا اعتقاد رکھتا ہے بخلاف کافر کے کہ اوسکو اس امر کا اعتقاد نہین واللہ اعلم دلائل شرع شریف اخبار و آثار صحیحہ شہیرہ اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ قبرون مین نعیم و عذاب ہوتا ہے اور جو روحین علیین مین ہین اونکو نعیم اور جو سجین مین ہین اونکو عذاب ہوتا ہے بقدر سعادت و شقاوت کے اور یہہ سب باتین عقل کے نزدیک محال نہین ہین اور جو دلیلین صحیح نقل کی اس باب مین وارد ہوئی ہین اونکے ذکر مین طول ہے رہے ادلۂ منقول و معقول اہلسنت کے سوا اونکا موضع ذکر کتب اصول ہے انمین طول و بسط کے ساتھہ سب دلائل کو ذکر کیا ہے وہان سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اہل سنت غالب اور طریقۂ اہل بدعت مغلوب ہے نسأل اللہ الکریم التوفیق والھدی ونعوذ بہ من الخذلان والردی اس جگہہ جو کہ ذکر نعیم و عذاب کا ارواح و اجساد کے لئے یا خاص ارواح کے واسطے کیا گیا سو یہہ عالم برزخ مین ہے اور بعد بعث کے روح و جسم دونون عذاب یا نعیم مین شریک ہونگے اسپر اجماع مسلمین ہے بخلاف فلاسفۂ کفار کے جو کہ بعث ارواح کے قائل ہین نہ اجساد کے یہہ لوگ صابئین ہین اور انسے بڑہ کے کفر مین فلاسفۂ طبیعین ہین جو کہ بعث اجساد و ارواح دونون کا انکار کرتے ہین اور ان دونون سے بڑہکر کفر مین تیسری قسم فلاسفہ کی ہے وہ دہریہ ہین جنہون نے ارواح و اجساد کے بعث کا انکار کیا اور اسکے ساتھہ صانع عزوجل کے بھی منکر ہوئے نعوذ باللہ من جمیع ما کرھہ اللہ ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مردون کا خیر یا شر مین دیکھنا یہہ بھی ایک قسم کا کشف ہے اللہ تعالےٰ زندون کے لئے مردون کا حال ظاہر کردیتا ہے غرض اس سے تبشیر یا موعظت یا تثبیت کے لئے مصلحت ہوتی ہے کہ اوسکو خیر پہونچا دین یا اوسکا قرض ادا کرین یا اسکے سوا اور مصلحت مقصود ہوتی ہے پھر یہہ دیکھنا کبھی تو خواب مین ہوتا ہے اور یہہ اکثر ہے اور کبھی بیداری مین ہوتا ہے یہہ اولیاء اصحاب احوال و مقامات عالیہ کی کرامات سے ہے جب اللہ تعالےٰ کسی حکمت کے لئے جسکو وہ جانتا ہے چاہتا ہے تو وہ بیداری مین مردونکو دیکھتے ہین اس باب مین بہت سی صحیح حکایتین ہین اون سبکے ذکر کرنے مین طول ہے منجملہ اونکے ایک وہ حکایت ہے جو پہلے گزر چکی کہ شیخ نجم الدین اصفہانی نے میت کو کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہے جبکہ ملقن میت کے پاس تلقین کے لئے بیٹھا ؛

حکایت بعض صالحین نے مجھے خبر دی کہ امام رفیع المقام ابو الذبیح اسمٰعیل بن محمد یمنی مشہور بحضرمی رضی اللہ عنہ بلاد یمن مین بعض مقابر پر گزرے بہت روئے اور نہایت رنجیدہ ہوئے پھر بہت ہنسے اور فی الحال خوش ہوگئے جو لوگ وہان حاضر تھے اونکو تعجب ہوا شیخ سے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ اس قبرستان کے مردونکا مجھے کشف ہوا مینے اونکو دیکھا کہ اونپر عذاب ہو رہا تھا مجھے غم ہوا مین اسلئے رویا پھر مینے اللہ تعالےٰ کی درگاہ مین زاری کی اونکے لئے دعا مانگی مجھہ سے کہا گیا کہ ہم نے تیری شفاعت انمین قبول فرمائی اس قبر والی عورت نے کہا کہ مین بھی انکے ساتھہ ہون اے فقیہ اسمٰعیل مین فلان دومنی ہون اس لئے مجھے ہنسی آئی مینے کہا تو بھی اونکے ساتھہ ہے اسکے بعد شیخ نے قبر کھودنے والے کے پاس آدمی بھیجا کہ یہہ قبر جو نئی بنی ہے اسمین کون ہے اوسنے کہا فلان دومنی ہے جسکے لئے شیخ نے شفاعت کی تھی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض آثار مین سنا کہ جو شخص ستر ہزار بار لا الہ الا اللہ کہے یہہ کلمہ اوسکے لئے نار سے فدا ہوگا

مینے بامید برکت وعدہ اسکا عمل کیا پھر مینے اپنے اہل کے لئے عمل کیا اور کئی عمل کرکے اپنے نفس کیواسطے جمع رکھے اوس زمانے مین کسی گھر مین ایک جوان آدمی ہمارے ساتھ تہا لوگ کہتے تہے کہ بعض اوقات مین جنت و نار کا اسکو کشف ہوتا ہے اور لوگ باوجود کم عمری کے اوسکے فضل کے قائل تہے اور میرے دل مین اوسکی طرف سے کچھ تہا اتفاقاً بعض اخوان نے ہمکو اپنے گہر بلایا ہم کہا پی رہے تہے اور وہ جوان بہی ہمارے ساتھ تہا کہ ناگاہ اوسنے ایک بڑی چیخ ماری اور بیہوش گیا اور یہ کہتا تہا اے میرے چچا یہہ میری ماں آگ مین ہے اور بڑی بڑی چیخین مارتا تہا جو لوگ اوسکی چیخ کو سنتے تہے اونکو اسمین شک نہین ہوتا تہا کہ یہہ کسی امر کے سبب سے ہے جب مینے اوسکی گبراہٹ کو دیکہا تو مینے اپنے جی مین کہا کہ آج مین اسکے صدق کا تجربہ کرون اللہ تعالےٰ نے ستر ہزار کلمے کا مجہے الہام کیا سوائے اللہ تعالےٰ کے اس بات پر کسیکو اطلاع نہ تہی مینے جی مین کہا کہ اثر حق ہے اور جن لوگون نے ہم سے اوسکی روایت کی وہ بہی سچے ہین الہی ستر ہزار اس جوان کی ماں کا فدیہ ہے نار سے مین اپنے خطرے کو پورا نکرنے پایا تہا کہ اوس جوان نے کہا اے چچا وہ نکالی گئی الحمد للہ رب العالمین مجہے اس سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک تو ایمان صدق اثر کے ساتھ دوسرے سلامتی میری جوان سے اور میرا علم اوسکے صدق کے ساتھ رضی اللہ عنہا ؛

حکایت بعض سیاحین جبال بیت المقدس سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ مین ایک شخص کے یہان اوترا اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو میرے ساتھ چل ہم ایک پڑوسی کی تعزیت کرین اوسکا بہائی مرگیا ہے پہر مین اوسکے ساتھ گیا اوسکو دیکہا تو وہ نہایت پریشان گبرایا ہوا تہا تعزیت قبول نہین کرتا تہا ہم نے اوس سے کہا کہ تو اللہ عزوجل سے ڈرا اور جان رکہہ کہ موت ایک ایسا رستہ ہے کہ ہمارے لئے ضروری ہے اور وہ ساری خلق پر آنیوالی ہے اوس نے کہا مین جانتا ہون کہ بات یہی ہے جو تم کہتے ہو لیکن مین اوس حالت سے جزع فزع کرتا ہون جسمین شام صبح میرا بہائی گرفتار ہے ہم نے اوس سے کہا یا سبحان اللہ کیا اللہ تعالےٰ نے تجہے غیب پر مطلع کردیا اوسنے کہا نہین لیکن مینے جب اوسکو دفن کیا اور اوسپر مٹی برابر کی تو ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی وہ کہتا تہا اوہ مینے کہا میرا بہائی واللہ میرا بہائی پہر مینے مٹی کو ہٹا دیا مجہہ سے کہا گیا اے اللہ کے بندے تو اسکو مت کہول مینے پہر مٹی برابر کردی مین جب چلنے کے لئے کہڑا ہوا تو اوسنے کہا اوہ مینے کہا میرا بہائی واللہ میرا بہائی پہر مینے مٹی کو کہولا مجہہ سے کہا گیا یہہ نکر مینے پہر مٹی ویسی کردی جیسی تہی پہر جب مین چلنے کے لئے کہڑا ہوا تو اوسنے کہا اوہ مینے کہا واللہ مین ضرور اوسکی قبر کو کہولونگا پہر مینے قبر کو کہولا دیکہا تو اوسکی کمر مین آگ کا طوق پڑا ہوا تہا اور قبر مین اوسپر آگ چمکتی تہی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو کاٹ ڈالون مینے اپنا ہاتہہ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کرون میری انگلیان جاتی رہین اوسنے اپنا ہاتہہ ہمارے لئے ظاہر کیا ہمنے دیکہا کہ اوسکی چارون انگلیان جاتی رہی تہین پہر مین اوزاعی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہہ قصہ بیان کیا اور مینے کہا اے ابو عمرو یہودی نصرانی وغیرہ کفار مرتے ہین اونمین ایسا دکہائی نہین دیتا اور یہہ شخص توحید و اسلام پر مرا اور اسمین یہہ دیکہا گیا اونہون نے فرمایا ہان ان لوگون کے اہل نار ہونے مین کچھہ شک نہین اور اس امر کو تو اللہ عزوجل اہل توحید مین تمکو دکہاتا ہے تاکہ تمہین عبرت ہو اللھم سامحنا واعف عنا واللطف بنا یا لطیف ؛

حکایت ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بزمانہ تجرید مصر مین ایک مسجد کیطرف آمد و رفت رکہتا تہا یہہ مسجد مصنع فخارین کے سامنے قرافہ کی راہ مین تہی مین رات کو وہین رہتا تہا رات کے وقت قبرستان کیطرف جایا کرتا تہا اللہ تعالےٰ نے اہل قبور کا احوال مجہپر کشف فرمایا جو مردے نعیم مین تہے اور جو عذاب مین بسبب اختلاف احوال سبکو دیکہا جو جہت کہ متصل جانب فتح تہی اوس سے بہتر مینے کسیکو نہین دیکہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حضرت شیخ حسب اشارت اونکے اسی مکان مین دفن ہوئے مینے وہان اونکی قبر کی زیارت کی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو العباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین اپنے شہر اشبیلیہ مین بیمار ہوا مین چت لیٹا ہوا تہا ناگاہ مین سبز سفید سرخ پرندونکو دیکہنے لگا وہ دفعۃً واحدۃً اپنے پرندکو اوٹہاتے تہے اور بوضع واحد رکہتے تہے اور کئی شخصونکو دیکہا کہ اونکے ہاتہون مین ڈبکے ہوئے طباق تہے اونمین تحفے

تھے میرے جی مین آیا کہ یہہ تحفۂ موت ہے مینے اوسکا استقبال کیا اور کلمۂ شہادت پڑہا ایک شخص نے اونمین سے مجھہ سے کہا کہ تیرا وقت ابہی نہین آیا ہے یہہ تحفہ تیرے سوا اور مؤمن کا ہے اوسکا وقت آگیا ہے مین اونکی طرف دیکہتا رہا یہانتک کہ وہ غائب ہوگئے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت ذاؤد عجمی رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اونکو قبر کیطرف اوٹہاکے لیگئے ناگاہ قبر مین ریحان بچہا ہوا تہا جس شخص نے اونکو دفن کیا اوسنے سات ٹہنیان ریحان کی لے لین لوگ ستر دن تک براہ تعجب اونکی طرف دیکہا کیے وہ اپنی حالت سے متغیر نہین ہوئین یہانتک کہ ایک امیر نے اوس آدمی سے اونکو لیلیا پہر وہ گم ہوگئین ہمکو نہین معلوم کہان گئین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نے سکینۂ طفاریہ کو بعد اونکے انتقال کے خواب مین دیکہا یہہ بی بی مجالس ذکر کو دوست رکہتی تہین مینے کہا مرحبا اے سکینہ اونہون نے کہا ہیہات مسکنت گئی اور غنا آئی مینے کہا تمہین مبارک ہو اونہون نے کہا تو ایسے شخص کا کیا حال پوچہتا ہے جسکے لیے ساری جنت مباح کیگئی مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب مجالس ذکر کے رضی اللہ عنہا ؛

موت اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم

حکایت جبکہ شیخ ابوعلی رودباری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو اونہون نے آنکہین کہولین اور فرمایا کہ یہہ آسمان کے دروازے کہولے گئے یہہ جنتین آراستہ کیگئین یہہ کوئی قائل مجھہ سے کہہ رہا ہے اے ابوعلی ہمنے تجکو انتہا کے رتبے کو پہونچا دیا گو تونے اوسکا ارادہ نہین کیا اور یہہ شعر پڑہنے شروع کیے ؎

وحقك لا نظرت الى سواك	بعين مودة حتى اراكا	ولا استحسنت فى نظرى جمالا	ولا احببت حبا غير ذاكا
ولا استلذذت فى الدنيا لذيذا	ولا لى بغية الا رضاكا	فمن نظرة فضلا ومنا	وبلغنى المنى حتى اراكا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک شخص نے شبلی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اللہ کیون کہتے ہین اور لا الہ الا اللہ نہین کہتے اونہون نے فرمایا مین اوسکا بدل نہین چاہتا اوسنے کہا اے ابوبکر مین اس سے بڑہکر چاہتا ہون فرمایا مین ڈرتا ہون کہ وحشت حجاب مین پکڑا جاؤن اوسنے کہا مین اس سے بہی اعلےٰ چاہتا ہون کہا فرمایا اللہ تعالےٰ نے قل اللہ ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون اوس شخص نے چیخ ماری اور اوسکی روح پرواز کر گئی اوسکے وارث شبلی رضی اللہ عنہ سے چمٹ گئے اونپر خون کا دعوی کیا اور اونکو مجلس خلیفہ کیطرف لیگئے رسالہ انکی طرف نکلا انسے اونکا دعوی پوچہا انہون نے فرمایا روح جنت رغبت ودعيت فاجابت وسمعت فانابت فماذنبى انا خلیفہ چہوڑ دو انکا کوئی گناہ نہین ہے ؛

حکایت شیخ ابوالحسن مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض صالحین سے نزع کے وقت کہا کہ تم لا الہ الا اللہ کہو اونہون نے تبسم کیا اور کہا مجھہ سے کہتے ہو قسم ہے اوس ذات کی عزت کی جو موت نہ چکیگا کہ میرے اور اوسکے درمیان مین سوائے حجاب عزت کے اور کچہہ نہین ہے اور اوسیدم انتقال ہوگیا مزنی رضی اللہ عنہ اپنی ڈاڑہی پکڑتے اور کہتے کہ مجہسا عجام اولیاء اللہ کو شہادت کی تلقین کرے اس بات سے بڑی نجالت ہے اور جب اس حکایت کو ذکر کرتے تو رو دیتے تہے رضی اللہ عنہما ؛

حکایت اوستاذ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا کہ ابوسعید خراز موت کے وقت تواجد بہت کرتے تہے فرمایا یہہ بات عجیب نہین ہے کہ اشتیاق مین اونکی روح پرواز کرے شیخ ابومحمد رویم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت مین حاضر تہا وہ یہہ شعر پڑہتے تہے ؎

حنين قلوب العارفين الى الذكر	وتذكارهم عند المناجاة للسر	ادبرت كؤس المنايا عليهم	فاعفوا عن الدنيا كاعفاء من السكر
هم وهم هو الله بمعنى	به اهل ود الله كالانجم الزهر	فاجسامهم في الارض قتلى بحبه	وارواحهم في محجب نحو العلا تسري
	وما عرسوا الا بقرب حبيبهم	وما عرجوا عن مس بؤس ولا ضر	

حکایت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے امام الحرمین رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اوستاذ ابو بکر یعنی امام ابن فورک رضی اللہ عنہ سے حکایت کرتے تھے وہ کہتے ہین کہ زمانۂ طالب العلمی مین ایک شخص میرا رفیق تھا اور مبتدی تھا علم سیکھنے مین کثیر الجمد پرہیزگار متعبد تھا اوسکو باوجود اجتہاد کم حاصل ہوتا تھا ہم اوسکے حال سے تعجب کرتے تھے وہ بیمار ہوا اوسنے رباط کے اندر اولیا کے درمیان مین اپنا رہنا مقرر کیا شفاخانے مین نہ گیا وہ باوجود بیماری کے جمد کیا کرتا تھا پھر اوسکا حال تنگ ہوا اور مین اوسکے پاس تھا وہ اس سختی مین مبتلا تھا کہ ناگاہ اوسنے آنکھ آسمان کیطرف اوٹھائی پھر کہا اے ابن فورک مثل ھذا فلیعمل العاملون اور اوسیوقت اوسکا انتقال ہوگیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت جبکہ سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگ اونکے جنازے پر اوندہے گرے شہر مین ایک یہودی ستر برس سے زیادہ کی عمر کا تھا اوسنے شور سنا تو وہ نکلا تاکہ دیکھے کہ کیا خبر ہے جب اوسنے جنازے کیطرف دیکھا تو کہا کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے اوسنے کہا مین بہت سے لوگونکو دیکھتا ہون کہ وہ آسمان سے اوترتے ہین اور جنازے کے ساتھہ برکت حاصل کرتے ہین پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اوسکا اسلام اچھا ہوا ؛

حکایت ایک جوان آدمی جنید رضی اللہ عنہ کی صحبت مین رہا کرتا تھا جب وہ کچھہ ذکر سنتا تو چیختا ایک دن جنید رضی اللہ عنہ نے اوس سے فرمایا اگر تو دوبارہ ایسا کریگا تو مین تجھے اپنے ساتھہ نہ رکھونگا اسکے بعد جب وہ ذکر سنتا تو متغیر ہوتا اور اپنے نفس کو ضبط کرتا یہانتک کہ اوسکے ہر بال سے خون کے قطرے ٹپکتے ایک دن اوسنے چیخ ماری اور اوسی مین اوسکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین اللہ تبارک وتعالے سے دعا کرتے تھے کہ اونکا اکرام کرے اور اونکو چھپاوے ایک رات صبح تک نماز پڑہتے اللہ تعالے سے زاری کرتے رہے اونکے بعض اصحاب نے اونکی طرف دیکھا اونکے سر پر نور کا قندیل لٹکتا معلوم ہوا دیکھنے والونکو اوسکی شعاع نظر آتی تھی کسی نے اونسے اسکا ذکر کیا اونہون نے یہ شعر پڑہا ؎

يا صاحب السران السرقد ظهرا	ولا اريد حياة بعد ما استترا

پھر سجدہ کیا اللہ تعالے نے سجدے کی حالت مین اونکی روح قبض فرمائی رضی اللہ عنہ ؛

نعیم اولیا رضی اللہ عنہم بعد وفات

حکایت جبکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکھا کہ وہ تبختر سے چلتے تھے وہ کہتے ہین مین نے اونسے پوچھا یا اخی یہ کونسی چال ہے اونہون نے فرمایا یہ خدام کی چال ہے دار السلام مین مینے پوچھا اللہ تعالے نے آپکے ساتھہ کیا کیا اونہون نے فرمایا مجھے بخشدیا اور سونے کی دو جوتیان پہنائین اور ارشاد فرمایا کہ یہ اسکا بدلا ہے کہ تونے کہا قرآن اللہ کا کلام منزل غیر مخلوق ہے اور کہا اے احمد کھڑا ہو جس جگہ تو چاہے پھر مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے دو سبز پرتے وہ اونکے ساتھہ ایک کبھور سے دوسرے کبھور کیطرف اوڑتے پھرتے تھے اور یہ آیت شریف پڑہتے جاتے تھے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین مین نے

اونسے پوچھا عبدالواحد وراق رضی اللہ عنہ کی کیا خبر ہے کہا ترکتہ فی بحر من النور فی مرکب من النور یزار بہ الملک الغفور مینے پوچھا بشر بن حارث کے ساتھہ اللہ نے کیا کیا کہا واہ واہ بشر کی مثل کون ہے مین اونکو ملک جلیل کے روبرو چھوڑکے آیا ہون اور وہ اونپر متوجہ ہے اور وہ اونسے یہہ فرماتا تھا کل یا من لم یاکل واشرب یا من لم یشرب وانعم یا من لم ینعم بعض صالحین کہتے ہین مینے معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو دیکھا گویا وہ عرش کے نیچے ہین اور حق عزوجل اپنے فرشتون سے فرماتا ہے یہہ کون ہے اونہون نے عرض کیا یارب تو اونکو خوب جانتا ہے فرمایا یہہ معروف کرخی ہے میری محبت کے نشے مین چکنا چور ہے وہ بغیر میری ملاقات کے ہوش مین نہ آئیگا ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے امام شافعی رضی اللہ عنہ کو اونکے انتقال کے بعد خواب مین دیکھا مینے کہا یا ابا عبد اللہ اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور تازے موتیونکو مجھپر نثار کیا بعض اخیار فرماتے ہین مینے ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی رضی اللہ عنہ کو اونکی وفات کے بعد خواب مین دیکھا اونپر سفید کپڑے تھے اور اونکے سر پر تاج تھا مینے پوچھا یہہ سفیدی کیا ہے کہا طاعت کا شرف ہے مینے کہا اور تاج کہا علم کی عزت شیخ عارف ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے نے موسیٰ عیسیٰ علیہما السلام سے امام غزالی رضی اللہ عنہما کے ساتھہ فخر کیا اور فرمایا تمہاری امت مین اسکی مثل کوئی عالم ہے اونہون نے کہا نہین رضی اللہ عنہ وعن جمیع الاولیاء والعلماء اجمعین ؛

حکایت بلال خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین تیہ بنی اسرائیل مین تنہا ناگاہ ایک آدمی میرے ساتھہ چلنے لگا مجھے الہام ہوا کہ یہہ خضر رضوان اللہ علیہ ہین مینے اونسے کہا تمہین حق کے حق کی قسم ہے تم کون ہو اونہون نے کہا مین تیرا بھائی خضر ہون مینے کہا مین آپسے کچھہ پوچھنا چاہتا ہون اونہون نے کہا پوچھہ مینے کہا آپ شافعی رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کہتے ہو اونہون نے کہا وہ اوتادسے ہین مینے کہا احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کہتے ہو کہا رجل صدیق مینے کہا بشر بن الحارث کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اونہون نے اپنے بعد اپنا مثل نہین چھوڑا مینے کہا کونسے وسیلے کے سبب سے مینے آپکو دیکھا کہا اس سبب سے کہ تو اپنی ماں کے ساتھہ احسان کرتا ہے ؛

حکایت بعض صالحین نے بشر بن حارث رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا اون سے پوچھا اللہ تعالے نے آپکے ساتھہ کیا کیا اونہون نے کہا مجھے بخشدیا اور آدھی جنت میرے لیے مباح کردی اور فرمایا کل یا من لم یاکل واشرب یا من لم یشرب اور فرمایا اے بشہ اگر تو انگارے پر سجدہ کرتا تو بھی تو اوسکا شکر ادا نہین کرسکتا جو مینے تیرے لئے اپنے بندون کے دلون مین رکھا دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالے نے اونسے فرمایا بیشک مینے تیری روح قبض کی جسدن کہ کی اس حال مین کہ روے زمین پر تجھہ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نتھا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ روایت خضر رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی ہے کہ اونہون نے اپنے بعد اپنا مثل نہین چھوڑا ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ میرا بیٹا شہید ہوگیا تھا مینے اوسکو نہین دیکھا مگر اوس رات کو کہ جسمین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا وہ اوس رات مجھے دکھائی دیا مینے کہا بیٹا کیا تو مردہ نہین ہے اوسنے کہا نہین مین تو شہید ہوا ہون اور مین زندہ ہون اللہ کے نزدیک مجھے رزق ملتا ہے مینے کہا تو کیلئے آیا اوسنے کہا آسمان والون مین یہہ ندا کی گئی کہ خبردار نہ باقی رہے کوئی نبی نہ کوئی صدیق نہ شہید مگر وہ عمر بن عبد العزیز کی نماز جنازہ مین حاضر ہو سو مین بھی نماز مین حاضر ہونے کے لئے آیا ہون پھر مین تمہارے پاس آیا تاکہ تمکو سلام کرون ؛

حکایت بعض صالحین نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو اونکے انتقال کے بعد خواب مین دیکھا اونہون نے کہا اے ابو عبد اللہ آپکا کیا حال ہے اونہون نے مجھہ سے اعراض کیا اور کہا یہہ زمانہ کنیتونکا نہین ہے مینے کہا اے سفیان تمہارا کیا حال ہے اونہون نے یہہ شعر پڑہے ؎

نظرت الی ربی عیانا فقال لی		هنیئا رضائی عنک یا ابن سعید		لقد نلت قوما انہ اعظم الدجا		بعبرة مشتاق وقلب عمید	

فدونك فاختراى قصرا رحبته		وذرنى فانى عنك غير بعيد	

خواب مین عجب پر تنبیہ

حکایت ایک دن ابن السماک رضی اللہ عنہ نے وعظ کہا اونکو اپنا وعظ پسند آیا جبانیچے گھر آئے اور سوئے تو ایک قائل کو یہ شعر پڑہتے سُنا ؎

یا ایہا الرجل المعلم غیرہ	ہلا لنفسك کان ذا التعلیم	تصف الدواء لذی السقام فہل الضنا	ومن الضنا والداء انت سقیم
وارالك تلقح بالرشاد عقولنا	صفة وانت من الرشاد عدیم	ابدأ بنفسك فانہا عن غیہا	فاذا انتہت عنه فانت حکیم
فہناك یقبل ما تقول ویقتدی	بالوعظ منك وینفع التعلیم	لا تنہ عن خلق وتاتی مثلہ	عار علیك اذا فعلت عظیم

خواب وغیرہ مین اخلاص پر تنبیہ

حکایت محمد بن واسع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ چالیس برس تک بھنی ہوئی کلیجی کہانے کی مجھے خواہش رہی ایک دن مینے اپنے جی مین کہا کہ جہاد کیطرف جاؤن شاید کوئی بکری میرے حصے مین آجاوے تو مین اوس سے اپنی خواہش کی چیز کہاؤن پہر مین لوگون کے ساتہہ جہاد کیطرف گیا مشرکون مین ہم نے قتال کیا غنیمت لائے مینے اپنے حصے مین ایک بکری لی اور کسی دوست سے کہا کہ وہ میرے لئے اوسکے کلیجی بھون دے اتنے مین مجھے نیند آگئی مین سو رہا خواب مین دیکہا کہ کئی فرشتے آسمان سے اوترے اونہون نے کہا کہ فلان مجاہد اسلئے نکلا کہ بہادر کہلاوے اور یہ شخص غنیمت کے لئے نکلا اور یہ مفاخرت کے لئے نکلا پہر وہ مجھپر آکے کہڑے ہوئے اور کہا یہ مسکین شہواتی ہے اسنے بھنی ہوئی کلیجی چاہی مینے کہا قسم اللہ کی تم ایسا نہ لکہو مین اللہ عزوجل سے توبہ کرتا ہون پہر مینے کہا یا رب پہر ایسا نکرونگا تین بار مینے یہی کلمہ کہا مین ساری خواہشون سے توبہ کرتا ہون رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے نفس نے شہوات مین سے کسی چیز کی تمنا نہین کی مگر ایک بار میرے نفس نے روٹی اور انڈون کی تمنا کی اور مین سفر مین تہا مین ایک گاؤن کیطرف گیا وہان ایک آدمی کہڑا ہوا اور مجھ سے چمٹ گیا کہا یہ شخص چور ہے اونکے ساتہہ تہا لوگون نے مجھے ستر درے مارے پہر ایک آدمی نے اونمین سے مجھے پہچان لیا کہا یہ تو ابو تراب نخشبی ہین اونہون نے مجھ سے عذر کیا ایک شخص مجھے اپنے گہر لیگیا روٹی اور انڈے میرے لئے لایا مینے اپنے نفس سے کہا کہا ستر درے کے بعد ؎

اذا طلبت لبتك النفس یوما شہوة	وکان علیہا الخلاف طریق	فخالف ہواہا ما استطعت فانما	ہواہا عدو والخلاف صدیق

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ دنیا مع اپنی زینت و زخارف و شہوات کے مجھپر پیش کیگئی مینے اوس سے اعراض کیا پہر آخرت مع اپنے حور و قصور و زینت کے پیش کیگئی مینے اوس سے بہی اعراض کیا مجھ سے کہا گیا اگر تو دنیا پر متوجہ ہوتا تو ہم تجھے آخرت سے روکتے اور اگر تو آخرت پر متوجہ ہوتا تو ہم تجھے اپنے سے روکتے سو تو لے ہم تیرے لئے ہین اور تیرا حصہ دنیا و آخرت سے تیرے پاس آئیگا ؛

اطلاع بعض اعمال کی جزا پر خوابمین

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ بصرے مین ایک شخص تہا اوسکو ذکوان کہتے تہے یہ شخص اپنے زمانے مین سردار تہا جب اوسکا انتقال ہوا تو بصرے مین کوئی شخص باقی نرہا کہ اوسکے جنازے مین حاضر نہوا ہو جب لوگ اوسکے دفن سے فارغ ہوکے چلے گئے تو مین بعض قبور کے نزدیک سو رہا

ناگاہ ایک فرشتہ آسمان سے اوترا اور وہ یہہ کہتا تہا اے قبر والو اپنے اجر لینے کے لئے کہڑے ہو قبرین پہٹ گئین ہر شخص اپنی اپنی قبر سے نکلا گہڑی بہر یہہ سب غائب رہے پہر آئے اور ذکوان اونمین تہا اوسپر دو حلے سرخ سونے کے موتی جواہر سے جڑے ہوئے تہے اوسکے آگے غلمان تہے اوسکی قبر تک آگے آگے چلتے ہوئے آئے ناگاہ ایک فرشتہ نے ندا کی کہ یہہ ایک بندہ تہا اہل تقوی سے اسکو ایک نظر کے سبب سے محن و بلوئے پہونچا تم اسمین مولی کے حکم کا امتثال کرو پہر وہ جہنم کے قریب لایا گیا اوسکی طرف جہنم سے ایک زبان یا کہا ایک اژدہا نکلا اوسنے اوسکے مونہہ مین کسی جگہہ کاٹ کہایا وہ جگہہ کالی پڑ گئی اور ندا کی اے ذکوان مولی سے تیری کوئی چیز مخفی نہ تہی یہہ آگ کی لپٹ بدلے مین اوس نظر کے تہی اگر تو زیادہ کرتا تو ہم بہی زیادہ کرتے مین یہہ حال دیکہہ رہا تہا کہ ایک آدمی نے اپنا سر قبر سے نکالا اور کہا اے لوگو تم کیا چاہتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ مجھے مرے ہوئے نوے برس ہوئے اور ابہی تک موت کی تلخی مجھہ سے نہین گئی تم اللہ تعالے سے دعا کرو کہ جیسا مین تہا وہ مجھے ویسا کردے اور اوسکی دونون آنکہون کے بیچ مین سجدے کا نشان تہا ؎

افلست تدری ان یومک قد فا	اولست تدری ان عمرک ینفد	فعلام تضحک والمنیۃ قد مت	وعلام ترقد والثری لک مرقد

فی سبیل اللہ کرنے کا ثواب اور اسکی اطلاع خواب مین

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعض اصحاب کو مرنے کے بعد خواب مین دیکہا مین نے کہا اللہ تعالے نے تمہارے ساتہہ کیا کیا اونہون نے کہا کہ تمہاری برکت سے اور اس وجہ سے کہ مین تمہارے ساتہہ محبت رکہتا تہا اللہ تعالے نے مجہے بخشدیا اور مجہے جنت مین داخل کیا اور میرے منازل کو مجہپر پیش کیا یہہ کہا اور اونکے چہرے پر حزن معلوم ہوا مینے پوچہا تم غمگین کیون ہو تم تو جنت مین داخل ہوگئے عیش و نعم مین ہو اونہون نے آہ کینچی پہر کہا اے ذوالنون مین تو قیامت تک غمگین رہونگا مینے کہا کس سبب سے کہا جبکہ مینے جنت مین اپنے منازل دیکہے تو میرے لئے علیین مین ایسے مقامات دکہائے گئے کہ اونکی مثل مینے نہین دیکہے جب مینے اونکو دیکہا تو مین بہت خوش ہوا مینے اونمین داخل ہونے کا ارادہ کیا اونکے اوپر سے ایک منادی نے ندا کی کہ اسکو یہانسے لیجاؤ یہہ اسکے لئے نہین ہین یہہ تو اوس شخص کے لئے ہین جسنے فی سبیل اللہ سبیل جاری کی یعنی جب اوسکو کوئی چیز امور دنیا سے پہونچی تو اوسنے کہا فی سبیل اللہ پہر اوسنمین رجوع نہ کیا فلو کنت امضیت السبیل لا مضیتنا لک النیل رحمہ اللہ تعالے ؛

جزای ثنای الٰہی و درود رسالت پناہی و نصیحت عباد

حکایت ابوالحسن دمشقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ منصور بن عمار واعظ رضی اللہ عنہ کو مینے خواب مین دیکہا مینے پوچہا اللہ تعالے نے تمہارے ساتہہ کیا کیا اونہون نے کہا مجہہ سے میرے رب جل جلالہ و تقدست اسماؤہ نے فرمایا اے منصور بن عمار مینے عرض کیا نعم یارب فرمایا تو ہی لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور آخرت مین اونکو ترغیب دیتا تہا مینے کہا یارب بیشک یہہ بات تہی لیکن مین کسی مجلس مین نہین بیٹہا مگر پہلے تجہپر ثنا کرتا پہر تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا اسکے بعد تیرے بندونکو نصیحت کرتا تہا فرمایا تونے سچ کہا اسکے لئے ایک کرسی رکہوتا کہ یہہ میرے [illegible] ن مین میرے فرشتون کے درمیان مین میری تمجید کرے جیسا کہ میری زمین مین میرے بندون کے درمیان مین میری تمجید کرتا تہا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس اصل سے مینے نقل کیا اوسمین اسیطرح ہے کہ تو لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور آخرت مین اونکو ترغیب دلاتا تہا اور ایک اور کتاب مین مینے یون دیکہا کہ تو لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تہا سیاق کلام کے ساتہہ یہی مطابق ہے اسلئے کہ یہہ کلام ایک قسم کی ملامت کو مشعر ہے اونہون نے اشیاء محمودہ کا ذکر کرکے اوسکا تدارک کیا رضی اللہ عنہ ؛

ثواب قناعت

حکایت شیخ ابوالعباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن بیٹھا ہوا تھا ناگاہ ایک مسافر آدمی آیا مسجد مین اور کہا یا سیدی تم ابوالعباس بن العریف ہو مینے کہا ہان کہا رات کو ایک شخص نے خواب دیکھا مینے کہا بیان کرو اوسنے کہا وہ شخص دیکھتا ہے کہ عرش کے گرد چھوٹے چھوٹے خیمے ہین اور اون مین ایک بڑا خیمہ ہے اوسنے سبکو گھیر لیا ہے اوسنے پوچھا کہ یہہ خیمہ کسکے لئے ہے اوس سے کہا گیا کہ یہہ فقیہ ابوالعباس بن عریف کے واسطے ہے اوس نے پوچھا یہہ چھوٹے خیمے کسکے لئے ہین کہا گیا کہ اونکے اصحاب کے لئے ہین ابوالعباس کہتے ہین کہ مین اوسپر خفا ہوا مینے کہا تجھے کون چیز باعث ہوئی کہ تو مجھ سے گنہگار آدمی کے لئے ایسا خواب لاتا ہے جب اوسنے میری خفگی دیکھی تو مجھ سے کہا اے شیخ تو اپنے نفس پر آسانی کر شاید تو اللہ تعالے سے تھوڑے رزق پر قانع ہوا اسلئے اوسنے بھی تھوڑے عمل کے ساتھہ تجھہ سے قناعت کی پھر مینے اوسکی طرف التفات کیا تو اوسے نہ دیکھا مینے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہہ شخص تمھین فقر سکھانے کے لئے آیا تھا رضی اللہ عنہما ؛

ثواب برّ والدین

حکایت اللہ سبحانہ و تعالے نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہان ایک عجیب چیز دیکھے گا سلیمان علیہ السلام مع جن و انس کے نکلے جب دریا کے کنارے پر پہونچے تو اونھون نے دائین بائین طرف دیکھا کچھہ نظر نہ آیا عفریت کو حکم دیا کہ تو دریا مین غوطہ لگا جو تو وہان پاوے اوسکی خبر مجھے دینا اوسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کے آیا کہا یا نبی اللہ مینے اس دریا مین اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا مین اوسکی تہ تک نہین پہونچا نہ اوسمین مینے کوئی چیز پائی دوسرے عفریت کو حکم دیا اوسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کے آیا اسنے بھی پہلے کیطرح کہا مگر اسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طی کی پھر آصف بن برخیا نے اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہے قال الذی عندہ علم من الکتاب انے کہا تو اس دریا کے اندر کی خبر لا وہ ایک قبہ سفید کا فور کا لے آئے اوسکے چار دروازے تھے ایک موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جوہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا اور یہہ سب دروازے کھلے ہوئے تھے اوسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہین جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسے گہری جگہہ مین تھا کہ جتنی دور پہلا عفریت گیا تھا اوسکی نسبت اسکی مسافت تین گنی تھی آصف نے اوسکو لاکے حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھدیا قبے کے وسط مین ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا تھا سلیمان علیہ السلام اس شخص کے پاس گئے اوس سے کہا کہ اس دریا کی تہ مین تجھے کس چیز نے اوتارا اوسنے کہا یا نبی اللہ میرا باپ اپاہج تھا اور میری ماں اندھی تھی مین اونکی خدمت مین ستر برس تک رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اوسنے کہا الٰہی تو اپنی طاعت مین میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اوسنے کہا الٰہی تو میرے بیٹے سے ایسی جگہہ مین خدمت لے کہ جہان اوسپر شیطان کا دخل نہو پھر مین اونکے دفن کرنے کے بعد اس کنارے پر آیا مینے یہہ قبہ رکھا ہوا دیکھا مین اسکا حسن دیکھنے کے لئے اسکے اندر گھسا اتنے مین ایک فرشتہ آیا اوسنے اس قبے کو اوٹھایا اور مین اوسکے اندر تھا پھر اوسنے مجھے اس دریا کی تہ مین اوتار دیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہہ قصہ کس زمانے مین ہوا کہا وہ زمانہ ابراہیم خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا سلیمان علیہ السلام نے تاریخ مین فکر کی تو معلوم ہوا کہ اسکو دو ہزار چار سو برس ہوئے تھے اور وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جوان تھا ایک بال تک اوسکا سفید نہین ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ دریا کے اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے اوسنے کہا یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ مین ایک زرد چیز مثل آدمی کے سر کے میرے پاس لایا کرتا ہے مین

اوسکو کھالیا کرتا ہون دنیا کی ہر نعمت کا مزہ مجھے اوسمین ملجاتا ہے میری بھوک پیاس گرمی سردی نیند اونگھ سستی وحشت سب دور ہوجاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجھے تیری جگہ پہونچادین اوسنے کہا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہین پہونچا دیجئے آپنے آصف کو حکم دیا وہ اوسکو وہین پہونچا آئے پھر سلیمان علیہ السلام نے التفات فرمایا اور کہا دیکھو اللہ تعالے نے والدین کی دعا کیسی قبول کی مین تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہون اللہ تعالے تمپر رحم فرماوے اے اللہ تو مجھے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا الہام کر ؛

فصل متفرق کرامتونکے بیانمین

حکایت شیخ ابوالربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے سُنا کہ کسی گاؤن مین ایک صالحہ عورت ہے اوسکی کرامت لوگون مین مشہور تھی ہمارا داب یہہ تھا کہ کسی عورت کی زیارت نکرین لیکن چونکہ ایک کرامت اوس سے مشہور ہوئی تھی اسلئے اوسپر اطلاع حاصل کرنے کے واسطے اوسکی زیارت کی ضرورت ہوئی اس عورت کو فضہ کہتے تھے جس گاؤن مین وہ رہتی تھی ہم اوسمین جاکے اوترے ہم سے لوگون نے ذکر کیا کہ اوسکے پاس ایک بکری ہے وہ دودہ اور شہد دیتی ہے ہمنے ایک نیا پیالہ خریدکیا کہ اوسمین کوئی چیز رکھی نہین گئی تھی پھر ہم اوسکے پاس گئے اوسکو سلام کیا ہمنے اوس سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ جو برکت تمہاری بکری سے ذکر کیگئی ہے ہم اوسے دیکھین اوسنے ہمکو بکری دیدی ہمنے اوسکو پیالے مین دوہا پھر ہمنے پیا تو وہ دودہ اور شہد تھا جب ہمنے یہہ بات دیکھی تو بکری کا قصہ اوس سے پوچھا اوسنے کہا ہان ہمارے یہان ایک چھوٹی بکری تھی ہم محتاج لوگ ہین ہمارے پاس کچھہ نتھا عید آئی مجھہ سے میرے خاوند نے کہا اور وہ نیک آدمی تھا کہ ہم اس بکری کو عید کے دن ذبح کرڈالین مینے کہا یہہ نکر اسلئے کہ ہمارے لئے قربانی نکرنے مین رخصت ہے اللہ تعالے جانتا ہے کہ ہمکو اس بکری کی حاجت ہے اتفاقاً اوسدن ہمارے یہان ایک مہمان آیا ہمارے نزدیک مہمانی کا مہمان نتھا مینے اپنے خاوند سے کہا کہ یہہ مہمان ہے اللہ تعالے نے اسکے اکرام کا ہمکو حکم کیا ہے سو تو اس بکری کو لیجاکے ذبح کرڈال پھر مجھے خوف ہوا کہ اوسکے لئے چھوٹے بچے رووینگے اسلئے مینے اوس سے کہا کہ تو اسکو گھر سے نکالکے دیوار کے پیچھے لیجاکے ذبح کر جب اوس نے اوسکا خون بہایا تو ایک بکری دیوار پر چڑھکے گھر کیطرف اوتر گئی مینے جب اوسے دیکھا تو مجھے خوف ہوا کہ وہ بھاگ آئی مین باہر نکلی تاکہ اوسے دیکھون ناگاہ میرا خاوند اوسکو اوہیڑ رہا تھا مین نے اوس سے کہا کہ ایک تعجب کی بات ہے اور اوس سے قصہ بیان کیا اوسنے کہا شاید اللہ تعالے نے اوس سے بہتر ہمکو عوض دیا ہو سو وہ بکری تو دودہ ہی دیتی تھی اور یہہ بکری دودہ اور شہد دیتی ہے مہمان کے اکرام کرنے کی وجہ سے اللہ تعالے نے اسمین یہہ برکت عنایت فرمائی پھر اوسنے کہا اے میری اولاد یہہ بکری ہمارے مریدون کے دلون مین چرتی ہے سو جب اونکے دل پاک صاف ہوتے ہین تو اسکا دودہ بھی پاک صاف ہوتا ہے اور جب وہ متغیر ہوجاتے ہین تو وہ بھی متغیر ہوجاتا ہے سو تم اپنے دلون کو پاک کرو تو جو چیز تم اوس سے طلب کروگے وہ تمہارے لئے پاک ہوجاویگی رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھہ سے بعض اہل علم واخبار نے پوچھا کہ مریدون سے اوسکی کیا مراد ہے واللہ اعلم مجھے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ مریدون سے اوسکی مراد وہ خود اور اوسکا خاوند تھا لیکن اوسنے ایسا لفظ اطلاق کیا جسکا ظاہر عموم ہے باوجود ارادۂ تخصیص کے غرض اوسکی اس سے یہہ تھی کہ اپنے حال کو چھپاوے اور مریدون کو اپنے دل پاک کرنے پر مستعد کرے اسلئے کہ دلونکی پاکی سے ہر طیب محبوب انوار واسرار کا اور مناجات ملک غفار کے ساتھہ عیش کا مزہ حاصل ہوتا ہے معنی یہہ ہین کہ جب ہمارے دل پاک ہوگئے تو جو کچھہ ہمارے پاس ہے وہ بھی پاک ہوگیا اسلئے تم اپنے دلون کو پاک کرو تو جو کچھہ تمہارے پاس ہے وہ بھی پاک ہوجاوے اور اگر یہہ مراد نہو بلکہ مریدین سے مراد عموم ہو تو چاہئے کہ ساری بکریون کا دودہ مزے دار ہوجاوے اور جو اونکے دل خبیث ہوتے تو مریدون کے دلون کی پاکی اونکو کیا نفع کرتی اور جب اونکے دل پاک ہوگئے تو

مریدون کے دل کی خباثت نے اونکو کچھ ضرر نہ پہونچایا واللہ اعلم ٭

برچھی کے نیچے سے پانی کا نکلنا

حکایت ایک گروہ تاجرونکا جہاز پر سوار ہو کے حج کے لیے روانہ ہوا جہاز ٹوٹ گیا اور حج کا وقت تنگ ہوا اونمین ایک شخص کے پاس پچاس ہزار روپیہ کا سامان تہا وہ اوسکو چھوڑ کے حج کو گیا تاجرون نے اوس سے کہا اگر تو اس جگہہ ٹہیر جاتا تو شاید تیرا کچھہ سامان نکل آتا اوسنے کہا واللہ اگر مجھے ساری دنیا حاصل ہوتی تو بہی مین اوسکو حج پر اختیار نکرتا اور اولیاء کی ملاقات پر جو کہ حج مین حاضر ہوتے ہین اوسکو پسند نکرتا بعد اسکے کہ جو مینے اونسے دیکہا جو کچھہ کہ دیکہا اونہون نے پوچہا کہ تونے اونسے کیا دیکہا اوسنے کہا ہم ایک بار حج کو جاتے تہے بعض ایام مین ہمکو پیاس کی تکلیف ہوئی ایک آبخورہ پانی کا اتنے اتنے کو ملتا تہا مین قافلے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہرا کہ بیع وغیرہ سے پانی ملے مگر نہ ملا اور پیاس کی مجہپر نہایت شدت ہوئی پہر مین تہوڑا سا آگے بڑہا ناگاہ مینے دیکہا کہ ایک فقیر ہے اوسکے پاس برچہی اور چہاگل تہی اوسنے برچہی کو ایک حوض کی نہر مین گاڑ دیا تہا اوسکے نیچے سے پانی اوبلتا تہا اور نہر مین سے بہ کے حوض کیطرف جاتا تہا مینے پانی پیا اور اپنی مشک کو بہرا پہر مین نے قافلے والونکو اطلاع کی اون سبنے پانی بہرلیا اور حوض ویسا ہی اوبل رہا تہا یہ شخص کہتا ہے کہ جس مجمع مین ایسے لوگ حاضر ہوتے ہین بہلا ایسے مجمع کو کیونکر فوت کرین رضی اللہ عنہم آمین ٭

دفن کے لیے دریا کا پہٹ جانا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم دریا مین تہے ایک شخص جہاز مین بیمار تہا اوسکا انتقال ہو گیا ہمنے اوسکی تجہیز تکفین کی اور ارادہ کیا کہ اوسکو دریا مین ڈالین ہمنے دیکہا کہ دریا کے دو ٹکڑے ہو گئے جہاز زمین کیطرف اوترا ہم اوسمین سے نکلے اوسکے لیے قبر کہودی اوسکو دفن کیا جب ہم فارغ ہو چکے تو پانی برابر ہو گیا جہاز بلند ہو گیا ہم چلدیئے ٭

غسل میت کے لیے روشنی ہو جانا

حکایت اندہیرے گہر مین ایک فقیر کا انتقال ہوا جب اونکے غسل کا ارادہ کیا تو چراغ کی تلاش مین تکلف کیا مگر نہ ملا گہر کے طاق سے ایک نور نکلا اوسنے گہر کو روشن کر دیا جب فارغ ہو چکے تو وہ نور جاتا رہا گویا تہا ہی نہین ٭

سانس سے گہاس کا جل جانا

حکایت ابراہیم بن شیبان رضی اللہ عنہ سے کسی نے عارف کا وصف پوچہا اونہون نے فرمایا کہ مین اپنے شیخ ابوعبد اللہ مغربی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جبل طور پر تہا ہمارے ساتہہ قریب ستر آدمی کے تہے ایک دن ایک جوان آدمی آیا اور سر خشوع کا اثر تہا ہم جب نماز پڑہتے تو وہ ہمارے ساتہہ نماز پڑہنے کے لیے کہڑا ہوتا اور جب ہم علم کی باتین کرتے تو وہ بیٹہہ کے سنتا ایک دن ہم ایک درخت کے نیچے بیٹہے ہوئے تہے اوس جگہہ گہاس تہا موسم ربیع کا تہا شیخ نے علوم معارف مین کلام کیا مینے اوس جوان کو دیکہا کہ اوسنے سانس لی اوسکے آگے کا گہاس جلگیا پہر وہ غائب ہو گیا اسکے بعد ہم نے

اوسکو نہ دیکھا شیخ نے فرمایا کہ عارف یہی ہے اور اوسکا وصف یہہ ہے رضی اللہ عنہ ؛

برکت

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین ابو الخیر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اونہون نے مجھے دو تفاح دئے مینے اونکو اپنی جیب مین رکھہ لیا مینے کہا مین انکو نہ کھاؤنگا شیخ کا تبرک اپنے پاس رکھونگا کئی فاقے مجھپر گزرے مگر مینے اونکو نہ کھایا یہانتک کہ ایک بار فاقے نے مجھے بہت ستایا مینے ایک تفاح نکالکے کھالیا پھر مینے ہاتھہ ڈالا کہ دوسرا نکالون دیکھا کہ دونون تفاح اپنی جگہہ رکھے ہوئے تھے پھر مین اونمین سے کھاتا رہا یہانتک کہ موصل مین پہونچا ایک ویرانے پر میرا گزر ہوا ناگاہ ویرانے سے کوئی بیمار آواز دے رہا ہے کہ مین تفاح چاہتا ہون اور وہ موسم تفاح کا نتھا مینے دونون تفاح نکالکے اوسکو دیدیئے اوسنے اون دونون کو کھالیا اور اوسیوقت مرگیا پھر مین سمجھا کہ شیخ نے اسی بیمار کے لئے مجھے تفاح دئے تھے ؛

سیر ملکوت

حکایت یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے ابو یزید رضی اللہ عنہ کو اونکے بعض مشاہدات مین دیکھا کہ وہ عشا کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک صدور قدمین پر تلوے مع ایڑیون کے زمین سے اوٹھائے ہوئے ٹھوڑی سینے پر رکھے آنکھین کھولے ہوئے بیٹھے رہے پلک تک نہین ماری پھر سحر کے وقت لنبا سجدہ کیا پھر بیٹھے اور کہا الٰہی ایک قوم نے تجھکو طلب کیا تو تونے اونکو پانی پر چلتا ہوا پھر چلنا طی ارض اعیان کا انقلاب عنایت فرمایا یہانتک کہ بیمار اور کئی کرامات اولیا رکو گنا وہ لوگ اس سے راضی ہوئے اور مین ان سب سے تیرے ساتھہ پناہ مانگتا ہون پھر اونہون نے التفات کیا تو مجھے دیکھا کہا یحیی مینے کہا نعم یا سیدی فرمایا تو یہان کب سے ہے مینے کہا ایک مدت سے مین یہان ہون اونہون نے سکوت کیا مینے کہا یا سیدی آپ مجھسے کچھہ بیان کرین فرمایا مین تجھہ سے وہ بات کہتا ہون جسکی تجھے لیاقت ہے حق نے مجھے نیچے کے آسمان مین داخل کیا ملکوت سفلی مین مجھے گشت کرایا زمین کو اور اوسکے ماتحت کو ثری تک مجھے دکھایا پھر مجھے اوپر کے آسمان مین داخل کیا آسمانون مین پھرایا اونمین جنتون کو عرش تک مجھے دکھایا پھر مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا فرمایا جو تونے دیکھا اسمین سے جو تو چاہے مجھہ سے مانگ مینے عرض کیا مینے کوئی چیز ایسی نہین دیکھی کہ مین اوسکو پسند کرون اور تجھہ سے مانگون فرمایا تو ہے میرا بندہ سچا تو بھی میرے لئے عبادت کرتا ہے مین ضرور کرونگا مین ضرور کرونگا کئی چیز دونکو گنا یحیی کہتے ہین مجھے اس بات نے ڈرایا مجھے تعجب ہوا مینے کہا یا سیدی آپنے معرفت کا سوال کیون نہ کیا آپسے تو شاہنشاہ نے فرمایا کہ جو تو چاہے مانگ وہ مجھپر بھیجے اور کہا چپ رہ ویلک غرت علیہ منی لانی لا احب ان یعرفہ سواہ واشد بعضہم ؎

ولا تذکر الی العامریۃ انتی	اغار علیہا من فم المتکلم

نگی ہوئی چیز کو نگا دینا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض اخوان صالحین نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص امام کبیر عارف باللہ محمد بن حسین خبیر سبحلی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا کہ میرا بیل چوری جاتا رہا اونہون نے اوس سے کہا تو اپنا بیل چاہتا ہے اوسنے کہا ہان فرمایا تو فلان جگہہ جا وہان ہمارے شیخ تجھے ملین گے وہ کہیتی کرتے ہونگے تو بغیر بیل کے اونکو نہ چھوڑنا وہ شخص شیخ کے پاس آیا اون سے کہا کہ تم مجھے میرا بیل پھیر دو اور اونکو پکڑ لیا اس

شخص کو یہہ وہم ہوا کہ چور یہی ہین اسلئے کہ وہ انکو پہچانتا نتھا شیخ نے اوس سے کہا کہ تجھے کسنے اس بات کا حکم دیا ہے اوسنے کہا محمد بن حسین نے تم میرا بیل چھوڑ دو اور یہہ باتین کر شیخ نے کہا تو اپنے بیل کی صفت بیان کر اوسنے کہا تم بیل چراتے ہو اور تمہین یہہ گمان ہے کہ تم اوسکی صفت نہین جانتے شیخ نے تبسم کیا اور کہا تو فلان جگہہ جا وہان تجھے تیرا بیل ایک درخت سے بندہا ہوا ملیگا تو اوسکو کھولکے لیجانا وہ شخص اوس جگہہ گیا وہان اوسکو بیل ملگیا جیسا کہ شیخ نے ذکر کیا تھا وہ بیل کو لیکے خوش خوش چلا آیا پھر چور آیا تا کہ بیل کو لیوے وہ محروم و محزون لوٹ آیا ؛

تہوک سے دانت جما دینا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ دو آدمی آپسمین لڑے ایک اونمین سے بادشاہی نوکر تھا اور دوسرا رعایا سے اس دوسرے نے پہلے پر زیادتی کی اوسکا دانت اوکھیڑ ڈالا بادشاہی آدمی اوس سے چمٹ گیا کہا میرے تیرے درمیان مین بادشاہ ہے راہ مین انکا گزر ذوالنون رضی اللہ عنہ پر ہوا لوگون نے اونسے کہا کہ شیخ کے پاس چلو وہ اونکے پاس گئے اونسے ماجرا بیان کیا شیخ نے دانت کو لیا اوسکو اپنے تہوک مین ترکیا اوس شخص کے مونہہ مین جسجگہہ وہ تھا اوس جگہہ رکھدیا اوسنے اپنے ہونٹونکو ہلایا اللہ عزوجل کے حکم سے وہ جم گیا وہ آدمی اپنے مونہہ کو ٹٹولتا رہا اوسنے اپنے دانتون کو برابر پایا ؛

اونٹ کا بات کرنا

حکایت احمد بن عطار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے کی راہ مین اونٹ نے مجھہ سے بات کی قصہ یہہ ہے کہ مینے اونٹونکو دیکھا کہ اونپر محمل اور بوجھہ لدا ہوا تھا رات کو اونھون نے اپنی گردنون کو دراز کیا تھا مینے کہا سبحان من یحمل عنہا ما ھی فیہ ایک اونٹ نے اونمین سے میری طرف التفات کیا اور کہا کہہ جل اللہ مینے کہا جل اللہ ؛

درخت کا بات کرنا

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک وقت مینے عہد کیا کہ مین نہ کہاؤن مگر حلال سے مین جنگلون مین پھرتا تھا مین نے انجیر کا درخت دیکھا مین نے اوسکی طرف ہاتھہ بڑہایا تا کہ کہاؤن اوسنے مجھے آواز دی کہ تو اپنا عہد نگاہ رکھہ مجھہ سے نہ کہا مین ایک یہودی کی ملک ہون ؛

خواب مین کفن کا بدلا دینا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بعض بلاد مین مینے دیکھا کہ ایک قبر کی زیارت کیجاتی تھی مینے بھی اوسکی زیارت کی شہر والون سے اوسکا حال پوچھا اونھون نے کہا کہ اس شہر مین ایک فقیر مسافر تھا وہ بیمار ہوا پھر مرگیا شہر والون مین سے ایک شخص اوسکو پہچانتا تھا اوسنے اوسکو کفن دیا جب رات ہوئی تو کفن دینے والے نے اوس فقیر کو خواب مین دیکھا کہ وہ اپنی قبر سے نکلا اور ریشمی حلہ اسکے پاس لایا اور کہا کہ تو اس حلے کو لیلے بعوض اوس کپڑے کے جسمین تونے مجھے کفنایا پھر وہ شخص بیدار ہوا اور حلہ اوسکے نزدیک تھا یہہ حکایت اوس شہر مین مشہور ہے وہان کے لوگون مین معروف ہے رضی اللہ عنہ ؛

سفینۂ نوح علیہ السلام کی زیارت اور جبل قاف کی سیر

حکایت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جبل قاف پر چڑہا سفینۂ نوح علیہ السلام کو اوسپر پڑا ہوا دیکہا ابو یزید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچہا کہ آپ جبل قاف تک پہونچے فرمایا جبل قاف تو قریب ہے بلکہ جبل کاف جبل صاد جبل عین یہ سب پہاڑ زمین کو گہیرے ہوئے ہین ہر زمین کے گرد ایک پہاڑ بمنزلہ اوسکی دیوار کے ہے اور جبل قاف اس زمین کو محیط ہے یہہ زمین سب زمینون سے چہوٹی ہے اسیطرح جبل قاف بہی اور پہاڑون سے چہوٹا ہے اور یہہ پہاڑ سبز زمرد کا ہے بعض کہتے ہین کہ آسمان کی سبزی اسی کی سبزی سے ہے روایت کیا گیا ہے کہ ساری زمین ولی کے لئے ایک مرغ سے

چاند سے آگ لینا

حکایت ایک ولی کو اولیاء اللہ مین سے آگ کی ضرورت ہوئی اونہون نے اپنا ہاتہہ چاند کیطرف اوٹہایا اوس سے ایک شعلہ کپڑے مین لے لیا جو اونکے پاس تہا رضی اللہ عنہ ؛

مہلکہ سے خلاصی

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جہاز پر سوار ہوا میرے قریب ایک آدمی تہا اوسکو دستون کی بیماری تہی وہ رات کو کہڑا ہوا اور جہاز چلا جاتا تہا مینے اوسکا ہاتہہ پکڑ لیا جب وہ اوس لکڑی پر بیٹہا جسپر وہ وضو کے لئے بیٹہا تہا اوسکو موج نے مارا اور دریا مین پہینکدیا مین لوٹ آیا سب لوگ سوتے تہے سوا میرے اور کسی کو اسکی خبر نہ تہی جب مین فجر کی نماز پڑہ چکا تو ناگاہ وہ آدمی میرے قریب موجود تہا مینے کہا تو کیا دریا مین نہین گر پڑا تہا اوسنے کہا ہان مینے کہا تو اپنا قصہ تو مجہہ سے بیان کر کہ میرے بعد تجہپر کیا گزری اوسنے کہا جب مین پانی مین گرا تو دریا کی تہ تک نہ پہونچنے پایا تہا کہ ایک بڑا پرندہ میرے پاس آیا اوسنے اپنی گردن میرے دونون پاؤن کے درمیان مین ڈالی پہر مجہے پانی سے اوٹہایا اور جہاز کیطرف دیکہا تو جہاز چلا گیا تہا وہ مجہے لیکر اوڑا یہانتک کہ مجہے جہاز کے سرے پر رکہدیا اور اپنی چونچ میرے کان پر رکہی اور زبان عزلی مین کہا کان ذلک فی الکتاب مسطورا ؛

پتہر کا کلام کرنا

حکایت شیخ ابوالعباس حرار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہے بعض سیاحت مین پتہرون کے ساتہہ استنجا کرنے کی ضرورت ہوتی تہی ایک بار مینے ایک پتہر لیا تاکہ اوسکے ساتہہ استنجا کرون اوسنے مجہہ سے کہا کہ مین اللہ کے ساتہہ تجہہ سے سوال کرتا ہون کہ تو میرے ساتہہ استنجا نکر مینے اوسکو چہوڑ دیا دوسرا پتہر اوٹہایا اوسنے بہی یہی کہا جو کچہہ کہ شارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس باب مین مرتب کیا ہے وہ مجہے یاد آیا پہر مینے ایک اور پتہر لیا اور کہا اللہ تبارک وتعالے نے مجہے حکم کیا ہے کہ مین تیرے ساتہہ استنجا کرون اور یہہ تیرے لئے بہتر ہے ؛

قیراط بلجانا

حکایت شیخ ابوالعباس حرار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین اپنے بہائی کو کہے مین چہوڑ کے مصر لوٹ آیا اسکے بعد وہ میرے پاس آیا مجہے سلام کیا مجہے اوسکے آنے سے خوشی ہوئی اوسنے کہا بہائی مین بہوکا ہون مینے کہا میرے ملک مین کوئی چیز نہین ہے اور نہ مین کسی چیز کے لئے تکلف کرتا ہون نہ کسی سے کچہہ مانگتا ہون مین اپنی بات تمام نہ کرنے پایا تہا کہ ایک بڑی چڑیا گہر کی چابی سے آئی اوسنے میری گود مین ایک بڑا قیراط ڈالدیا مینے اوسکو

لیلیا بھائی کیواسطے اوسکی کوئی چیز خرید کی پھر اوسنے اوسکو کہا یا رضی اللہ عنہ ؛

ذکر قطب

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالے مین کہا کہ جن لوگون کو مینے دمشق مین دیکھا اونمین سے شیخ علی کردی رضی اللہ عنہ ہین یہہ ظاہر الولا تھے اہل دمشق مین مثل مالک کے تحکم کرتے تھے جب مین دمشق مین داخل ہوا تو مین غلمان[۱] ولباس واہل کے مجمع مین تھا میری عمر تیرہ برس کی تھی مین جامع مسجد مین بیٹھا گھڑی بھر گزری تھی کہ ناگاہ ایک شخص بڑے سر کا لبا دمقطع پہنے ہوئے باب جیرون سے مسجد کا صحن پھاڑتا ہوا آیا یہانتک کہ امام غزالی رضی اللہ عنہ کے مقصورہ کے نزدیک میرے پاس آیا اوسنے اپنے دونون ہاتھہ میری طرف دراز کئے اونمین تفاح بھرے ہوئے تھے مجھسے کہا لے مین اوس سے ڈرا اور پیچھے ہٹ گیا اوس نے ایک ایک تفاح میری طرف پھینکا اور چلا گیا اسکے بعد شیخ ابو القاسم صقلی میرے پاس آئے یہہ معتبر آدمی تھے انکے ہمراہ شیخ نجم الدین میری والدہ کے ماموں بھی تھے یہہ دمشق مین مدرس تھے مینے ان دونون سے قصہ بیان کیا اونکو بہت تعجب ہوا کہا اے بیٹے تو خوش ہو جا قریب ہے کہ تیرے لئے ایک شان ہوگی یہہ شخص قطب شام ہین انکو علی کردی کہتے ہین یہہ تیرے پاس ضیافت لائے یہہ بات نادر ہے کہ وہ کسی کے ساتھہ ایسا کرین پھر مین کھڑا ہوا اونکے پاس باب جیرون کے نزدیک گیا اونکو سلام کیا اونکا ہاتھہ چوما وہ بہت خوش ہوئے اور ہنسے پھر مینے شیخ عتیق سے اونکا حال پوچھا اونھون نے کہا اے بیٹے وہ تو اپنے وقت مین اپنے فن کے امام ہین شیخ مذکور کی کرامات سے ایک یہہ ہے کہ اونھون نے کسی وقت ایک شخص سے کہ اوسکو بدر الدین کہتے تھے فرمایا یہہ شخص اعیان دمشق سے تھا کہ تو اپنے گھر مین فقرا کے لئے سماع کرا اور اونکو کھانا کھلا اوسنے بدل منظور کیا پھر اوسنے جامع مسجد وغیرہ کے فقرا معروفین کی اولاد کے لئے کھانا پکوایا محفل آراستہ کی سب لوگ جمع تھے کہ ناگاہ شیخ علی گھر مین آئے گھر کے کسی کونے مین شکر کے قالب رکھے ہوئے دیکھے صاحب مکان سے کہا کہ ان سبکو حوض مین ڈالدے اوسنے کہا سب ڈالدون کہا ہان اوسنے سبکو حوض مین ڈالدیا فقرا کلاب ملا ہوا شربت پیتے آخر دن تک سماع سنتے رہے پھر اونھون نے کہا نا کھایا اور چلے گئے اسکے بعد شیخ نے صاحب خانہ سے کہا کہ شکر کے قالب نکال لے اوسنے اونکو نکالا دیکھا تو سب ثابت تھے ذرا سی شکر بھی اونمین سے نہین گھٹی پھر صاحب خانہ سے کہا کہ تو یہان سے نکل جا اور مجھے اس گھر مین بند کر کے قفل ڈالدے تین روز کے بعد تو میرے پاس آنا اوسنے ایسا ہی کیا شیخ کو گھر مین تنہا چھوڑ کے چلا گیا جب دوسرا دن ہوا تو راہ مین اوسکی ملاقات شیخ سے ہوئی اونکو سلام کیا پھر اپنے گھر گیا دیکھا تو وہ بند تھا اوسکو کھولا اندر گیا دیکھا تو اوسکے اکثر پتھر اوکھڑے ہوئے پڑے تھے یہہ شیخ کے پاس گیا اونسے کہا یا سیدی آپنے گھر کے پتھر کیون اوکھیڑ ڈالے شیخ نے فرمایا اے بدر الدین تو اچھا آدمی ہے فقرا کی ضیافت حرام پتھر پر کرتا ہے اوسنے عرض کیا یا سیدی یہہ گھر مجھے باپ دادا کی میراث سے ملا ہے شیخ اوپر خفا ہوئے اور اوسکو چھوڑ کے چلے گئے اسنے شیخ کے نعل مین اور جو شیخ نے بکشف معلوم کیا تھا فکر کی یاد آیا کہ اس گھر کے پتھر اوکھیڑ کے درست کئے گئے تھے جن معمارون نے اوسکے پتھر جمائے تھے اونکے پاس آدمی بھیجا اونسے کہا تم مجھے بتاؤ کہ تمنے اس گھر کے پتھر جمانے مین کیا کیا تھا اونھون نے کہا اسمین ایک عیب ہے ہمنے ایک ایسا کام کیا ہے کہ وہ اپنی جگہہ مین واقع نہین ہوا اوسنے کہا تم ضرور مجھہ سے کہو اونکو اونکی جانون پر امن دیا اونھون نے کہا کہ ہمنے تمہارے پتھر تو بیچدئے اور جامع مسجد کے پتھرون سے توڑے سے پتھر اس گھر مین جمادئے شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالے مین یہہ بھی لکھا ہے کہ جب شیخ اجل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ رسالت خلیفہ مین ملک عادل کیطرف خلعت وطوق وغیرہ لیکے دمشق مین آئے تو اونھون نے اپنے اصحاب سے کہا مین چاہتا ہون کہ علی کردی کی زیارت کرون لوگون نے کہا یا مولانا آپ یہہ نکرین آپ تو امام وجود ہین اور یہہ شخص نماز نہین پڑھتا ہے اور اکثر اوقات قمار باز رہتا ہے اونھون نے فرمایا مین تو ضرور اونسے

[۱] یعنی مع اہل وعیال وخدم وحشم وتوکل

لوگونکا شیخ علی کردی اکثر اوقات جامع مسجد مین رہا کرتے تھے یہانتک کہ ایک اور دیوانہ اونکے پاس آیا اوسکو یاقوت کہتے تھے جسوقت کہ یاقوت دروازے کے اندر آیا شیخ علی اوسیوقت دمشق سے نکل گئے اوسکے قبرستان مین جوکہ باب صغیر پر ہے جارہے اسکے بعد مرتے دم تک شہر کے اندر نہین گئے یاقوت شہر مین حکم کیا کرتا تھا لوگون نے شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ شیخ علی قبرستان مین ہین شیخ اپنے خچر پر سوار ہوئے انکے ساتھ وہ شخص بھی چلا جو کہ شیخ علی کا مکان پہچانتا تھا جب شیخ شہاب الدین اونکے مکان کے قریب پہونچے تو خچر پر سے اوتر پڑے پیدل چلنے لگے جب علی کردی نے انکو دیکھا کہ قریب آپہونچے تو اپنا ستر کھولدیا شیخ شہاب الدین نے فرمایا کہ یہہ بات ایسی نہین ہے کہ ہمکو تم سے روکدے ہم تو تمہارے مہمان ہین پھر اونکے قریب گئے اونکو سلام کیا اونکے ساتھ بیٹھ گئے ناگاہ کئی حمال آئے اونکے پاس کوئی معتبر چیز کہانے کی تھی کسی نے اونسے کہا کہ تم کسکو تلاش کرتے ہو اونہون نے کہا شیخ علی کردی کو شیخ علی نے اونسے کہا کہ اسکو میرے مہمانون کے آگے رکھدو اور شیخ شہاب الدین سے کہا بسم اللہ یہہ تمہاری ضیافت ہے شیخ نے کہا یا شیخ شہاب الدین شیخ علی کردی کی تعظیم کیا کرتے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہہ وہ جو کہ شیخ علی کردی سے ذکر کیا گیا بہت سے اولیا رمین موجود و مشہور ہے اونمین سے بہت لوگون پر اور بھی زیادہ ہوگیا یہانتک کہ جنون کی طرف منسوب ہوئے اور یہہ لوگ کتب مین معروف بعقلاء مجانین ہین بہت لوگ اونمین ایسے ہوئے کہ اونکے پاؤن مین بیڑیان ڈالی گئین قید کئے گئے اس کتاب مین انمین سے ایک جماعت کا ذکر کیا گیا کہ لوگ اونکو مجنون سمجھتے تھے اور فی الحقیقت وہ عقلاء و اولیا رتھے لیکن اللہ تعالے کی محبت اور اوسکی معرفت اور اوسکی عظمت وجلال وکمال کے مشاہدے نے اونکو حیران و پریشان و دیوانہ بنا دیا بعض انمین سے ایسے ہوئے کہ اونپر جمال مشہود کی محبت کے شراب کا نشا غالب ہوگیا تو اوسکی حب مین دیوانے اور وجود سے غائب ہوگئے بعض ایسے گزرے کہ اونکو محبت تھی لیکن جنون کے پردے مین اپنے آپکو چھپایا بعض نے ولہ و تجرید کے درمیان مین ستر کو جمع کیا لوگون کو اس وہم مین ڈالا کہ نماز نہین پڑھتے روزہ نہین رکھتے ستر کھولتے ہین تاکہ اونکی طرف سوء ظن ہو صلاح کیطرف منسوب نہون منجملہ ننگون کے ایک شیخ ریحان ہین جو عدن مین تھے میرے گمان مین حبشی غلام آزاد کئے ہوئے تھے ظاہر مین کبھی کوئی بات انسے ایسی صادر ہوتی تھی جو کہ ظاہر شرع کے خلاف ہوتی انکی بہت سی کرامتین مشہور ہین انکی چند کرامتین پہلے گزر چکین ایک یہہ ہے مجھے بعض صالحین نے خبر دی کہ مین نے شیخ ریحان سے کہا کہ تمہارا خاطر میرے ساتھ ہے اونہون نے کہا جب تک کہ یہہ سر صحیح ہے تو خوف نکھا اور اپنے سر کیطرف اشارہ کیا مین یہہ سمجھا کہ انکی مراد یہہ ہے کہ جب تک مین زندہ ہون مگر اونکی مراد مجھپر ظاہر نہوئی مگر اونکے انتقال کے بعد ایک مدت دراز کے بعد کسی پہاڑ کی جڑ مین گر پڑے اونکا سر ٹوٹ گیا اور انتقال ہوگیا ؛

بے سیکھے مسئلہ خلافیہ کا جواب دینا

حکایت جبکہ شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ بیت المقدس مین پہونچے تو اونکے ہمراہ فقیہ ابو طاہر حملی بھی تھے ایک دن فقیہ ابو طاہر قدس کے مدرسے پر گزرے دیکھا کہ اوسکے دروازے پر فقہا اچھی ہیئت و لباس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اکثر اونمین عجمی تھے انکو شرم آئی کہ اونکے پاس سے گزر کرین اسلئے کہ انہون نے اپنے نفس کو حقیر سمجھا یہہ ایک جوان محتاج سیاہ فام بدحال تھے جب یہہ وہان سے لوٹ کے شیخ کے پاس آئے اور صبح تک اون کے ساتھ رہے شیخ نے انسے فرمایا کہ تو اوس مدرسے کیطرف جا جسپر تو نے گزر کیا تھا اور تو وہان سعید ہوجا فقیہ کہتے ہین کہ مینے تعجب کیا اور یہہ بات مجھپر گران گزری اسکا وقوع مینے محال جانا لیکن امتثال امر شیخ سے مجھے کوئی چارہ نتھا پھر مین مدرسے کیطرف گیا مجھے یہہ وہم ہوا کہ دربان اندر جانے سے مجھے روکیگا مگر اوسنے مجھے منع نہین کیا مین مدرسے کے اندر گیا مینے دیکھا کہ مدرس بیٹھا ہوا ہے اور ایک حلقہ بڑا اوسکے گرد ہے مینے چاہا

کہ مین بھی حلقے کے اندر داخل ہون مگر اونہون سے کسی نے میرے لئے گنجائش نہین کی اونہون نے مجھے حقیر سمجھا مین اونکے پیچھے بیٹھہ گیا ناگاہ مدرسے کے دروازے سے ایک شخص داخل ہوا جسے مدرس نے اوسکو دیکھا تو تیوری چڑہائی اور اوسکی ملاقات کے لئے کھڑا ہوا ساری جماعت منقبض ہوگئی مین جس شخص کی پیٹھہ کے پیچھے بیٹھا تھا مینے اوس سے کہا یہ اجنبی جماعت کو کیا ہوا اوسنے کہا یہ آدمی عبدلی خلافی ہے اسکے مقابلے کی کسیکو طاقت نہین ہے جب یہہ آتا ہے تو شیخ سے سوائے اوسکی ملاطفت کے کوئی بات نہین بنتی اور نہ کسیکو اوسکے مقابلے کی طاقت ہوتی ہے جب شیخ نے اوس سے ملاقات کی تو اوسکو اپنی جگہہ بٹہایا جب وہ بیٹھہ گیا تو اوسنے کلام شروع کیا اور ایک مشکل مسئلہ خلافی بیان کیا جب وہ اپنے ایراد پورے کرچکا تو اوس کے سوال کا حفظ اور اوسکا جواب مجھپر کھل گیا مینے مزاحمت کی اور دو آدمیون کے درمیان مین گھس گیا اور میری زبان چلی مینے اول اوسکا سوال قائم کیا ذرا سا بھی تغیر نہ کیا مناظرہ کرنیوالون کی ترتیب یہی ہے کہ سوال کا اعادہ کرتے ہین پھر جو اللہ تعالے نے مجھپر کھولدیا تھا مینے اوسکا جواب دیا اس سے پہلے نہ مینے علم خلاف پڑہا تھا نہ مناظرہ کیا مدرس کو مجھہ سے تعجب ہوا اور میرے جواب دینے سے جماعت متحیر ہوگئی اونکو یہہ بات بہت بڑی معلوم ہوئی مناظر نے مدرس سے کہا یہہ فقیہ تمہارے یہان کہان سے آیا اوسنے کہا سوا اس وقت کے ہمنے اوسکو کبھی نہین دیکھا مناظر نے کہا ایسے آدمی کے لئے مدرسے بنائے جاتے ہین مدرس خوش ہوا اسلئے کہ اوسکے حلقے مین ایسا شخص تھا جسنے اس مناظر کو جواب دیا پھر مدرس نے کہا تیرا کیا نام ہے مینے اپنا نام اوسکو بتایا اوسنے کہا مینے تجھکو اعادہ کا متولی کیا پھر مدرس کھڑا ہوا مین بھی اوسکے ساتھہ کھڑا ہوا جماعت بھی میرے ساتھہ کھڑی ہوگئی مدرس نے مجھہ سے کہا اے فقیہ ہماری یہہ عادت ہے کہ جب ہم کسیکو معید بناتے ہین تو جب تک وہ متولی رہتا ہے ہم اوسکے گھر تک اوسکی مشایعت کیا کرتے ہین جب ہم مدرسے کے باہر آئے تو مدرس نے قصد کیا کہ وہ اور جماعت میرے ہمراہ چلین مینے اوس سے کہا کہ تم مجھے چھوڑ دو میرے ہمراہ نہ چلو مدرس نے قبول کیا اور لوٹ گیا جب مین شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا تو اونہون نے مجھہ سے فرمایا اے فضولی تو نے مدرس کو کیون منع کیا کہ وہ حسب عادت تجھے تیرے گھر تک پہونچا جاتا مینے عرض کیا یا سیدی خلا عن خاطرک پھر مین بیت المقدس مین رہا یہانتک کہ شیخ کا انتقال ہوا اور وہ بیت المقدس کے باہر دفن ہوئے رضی اللہ عنہ ۔

خضر رضی اللہ عنہ کی ملاقات

حکایت شیخ ابو محمد بن کبش رضی اللہ عنہ اکثر اوقات حضرت خضر سے ملاقات کرتے تھے انکے ایک دوست مالدار تھے اونہون نے ایک دن انسے کہا یا اخی میرے لئے تمسے کوئی حصہ نہین ہے شیخ نے فرمایا کیا بات ہے اونہون نے کہا تم ایک دن میری ملاقات خضر سے کرادو اور تم اونسے سوا اس کے کہ وہ میرے لئے ظاہر ہوجاوین یہانتک کہ مین اونکو دیکھہ لون شیخ نے فرمایا کہ مین اونسے کہونگا شیخ نے خضر علیہ السلام سے کہا کہ میرے فلان دوست آپکی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہین اونہون نے کہا ہمارا دوست نہین چاہتا ہے کہ مجھے دیکھے شیخ نے کہا سبحان اللہ اوسنے تو مجھہ سے ایسا ہی کہا حضرت خضر نے فرمایا کہ تم اوس سے کہدو کہ مین جمعے کے دن اوسکی ملاقات کا قصد کرونگا جب جمعے کا دن آیا تو اوسنے جلدی سے گیہون کا بنڈا کھولا قریب وقت جمعے تک اوسمین سے فقرا کو تقسیم کرتا رہا یہہ اسکا شکریہ تھا کہ خضر علیہ السلام نے اونکی ملاقات قبول فرمائی پھر اونہون نے دروازہ بند کردیا وضو کیا مصلے پر بیٹھہ کے اللہ تعالے کا ذکر کرنے لگے وعدے کے منتظر ہوئے ایک شخص نے دروازہ ٹھونکا انہون نے لونڈی سے کہا دیکھہ تو دروازے پر کون ہے وہ نکلی اوسنے دیکھا کہ ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے کھڑا ہے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ تو اپنے میان سے کہدے کہ ایک شخص تمسے ملنا چاہتا ہے اوسنے میان سے خبر کی انہون نے پوچھا وہ کیسا آدمی ہے اوسنے کہا پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے انہون نے کہا بیشک کوئی مسکین ہے اوسنے سنا ہے

کہ گیہون تقسیم ہوتے ہین اسلئے وہ بہی گیہون مانگنے آیا ہے تو اوس سے کہدے کہ نماز کے بعد آوے لونڈی نے یہہ بات اوس شخص سے کہدی وہ چلا گیا نماز کے بعد انکی ملاقات ابن کبش سے ہوئی اونسے کہا کہ مین خضر کے انتظار مین بیٹہا رہا آج اونسے ملاقات نہوئی ابن کبش نے کہا اے قلیل التوفیق خضر تو وہی تہے جنکی طرف لونڈی نکلی تہی اور تمنے اوس سے کہا تہا کہ تو اونسے کہدے کہ نماز کے بعد آوین پہر ابن کبش نے اونسے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ خضر کو دیکہو اور تمہارے دروازے پر حجاب ہو انہون نے کہا جتنی لونڈیان میرے پاس ہین وہ سب لوجہ اللہ تعالے آزاد ہین اسکے بعد انکی یہہ کیفیت ہوگئی کہ جب کوئی دروازہ ٹہونکتا تو یہہ خود اوسکی طرف نکلتے تہے رحمہ اللہ تعالے ٭

فائدہ

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ قول صحیح یہہ ہے کہ خضر ولی ہین نبی نہین ہین جیسے یہہ بات بہی جمہور اہل علم کے نزدیک صحیح ہے کہ وہ ابتک زندہ ہین اسی کو اولیاء اللہ نے قطعی کہا ہے فقہاء اور اصولیین اور اکثر محدثین نے راجح بتایا ہے اور جن لوگون نے ان سب حضرات مذکورین سے اس بات کو نقل کیا ہے اونمین سے شیخ امام ابو عمرو بن الصلاح رضی اللہ عنہ ہین انہین سے شیخ امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اور اسکو ثابت رکہا ہے ایک جماعت فقہاء نے شیخ امام عز الدین بن عبد السلام رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہا آپ خضر علیہ السلام مین کیا کہتے ہین کیا وہ زندہ ہین شیخ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اگر ابن دقیق العید یعنی فقیہ امام تقی الدین بن دقیق العید رضی اللہ عنہ تم کو خبر دی کہ اونسے اپنی آنکہہ سے خضر علیہ السلام کو دیکہا ہے تو کیا تم اوسکی تصدیق کروگے یا اوسکو جہوٹا بتاؤگے اونہون نے کہا بلکہ ہم اونکو سچا کہین گے فرمایا قسم ہے اللہ کی بیشک ستر صدیق نے خضر علیہ السلام سے اس بات کی خبر دی کہ اونہون نے اپنی آنکہون سے اونکو دیکہا ہے انمین سے ہر ایک شخص ابن دقیق العید سے افضل ہے پورا ہوا کلام ابن عبد السلام کا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین یہی بات صحیح مختار ہے نزدیک علماء محققین موفقین کے کہ جو لوگ عارف باللہ ہین وہ افضل ہین اون لوگون سے جنکو علم باحکام اللہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین شیخ عز الدین بن عبد السلام بہی اسی کے قائل ہین انکے سوا اور علماء بہی یہی کہتے ہین شیخ تقی الدین رحمہ اللہ نے بعض اولیاء کا ذکر کیا جنکو اونہون نے دیکہا اسکے بعد فرمایا کہ وہ میرے نزدیک اتنے اتنے فقیہ سے بہتر ہین اور ایسے ہی بعض علماء اخیار متکلمین نے مجہے اس بات کی خبر دی اور وہ قاضی نجم الدین طبری رحمہ اللہ ہین کہ مکے مین خبر پہونچی کہ سید امام عارف باللہ اسمعیل بن محمد حضرمی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو سید امام عارف باللہ احمد بن موسیٰ بن عجیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہہ اوسوقت مکے مین تہے مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالے اونکے عوض سو فقیہ کو تہذیہ مین دے پہر صحیح خبر آئی کہ وہ زندہ ہین اونکا انتقال نہین ہوا مگر ایک مدت دراز کے بعد غرضکہ یہہ بات بیشک ہے کہ جو شخص اولیاء کا معتقد ہوگا اونکی کرامتونکو سچ سمجہیگا اور جو کچہہ اونہون نے خبر دی اوسکو مانے گا وہ اسکی بہی تصدیق کریگا کہ خضر علیہ السلام زندہ ہین اسلئے کہ صدیقین رضی اللہ عنہم ہر زمانے مین خبر دیتے رہے کہ وہ خضر علیہ السلام سے ملے یہہ بات مشہور و مستفیض ہے اونسے کتب مشہورہ جنکو علماء ثقات نے روایت کیا ہے اونمین یہہ بات اونسے مروی ہے اس کتاب کے حکایات متفرق مین ذکر ہو چکا کہ ایک جماعت شیوخ کبار کی خضر علیہ السلام سے ملی اون حکایات کی سند حذف کیگئی جسطرح سے اختصار کے لئے اور حکایتون کی سند محذوف ہے بعض شیوخ کبار نے روایت کی کہ شیخ کبیر عارف باللہ سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک دن لوگون مین بیٹہے ہوئے اور نہایت عمدہ کلام کیا اونسے کسی نے کہا کہ اگر آپ ہر روز ایسا کلام کرتے تو ہمکو نفع ہوتا اونہون نے فرمایا کہ آج مینے صرف اسلئے کلام کیا کہ خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے مجہسے فرمایا کہ تو لوگون پر متوجہ ہو کلام کر ذوالنون تیرے بہائی کا انتقال ہوگیا اور تجہے مینے اوسکے قایم مقام کیا اگر استاذ الاستاذین مجہے حکم نکرتے تو مین تمپر کلام نکرتا شیخ جلیل عارف باللہ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے خضر علیہ السلام کو عیذاب کے جنگل مین دیکہا اونہون نے مجہہ سے فرمایا یا ابا الحسن اصحبک اللہ اللطیف الجمیل وکان لک صاحبا

فی الاقامۃ والرحیل امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بعض شیوخ یمن نے مجھے خبر دی کہ خضر علیہ السلام یاتیہ عند الشدائد بالفرج اس قسم کی باتین مشائخ نے اسقدر ذکر کی ہین کہ اونکا حصر مشکل ہے انمین سے ہین شیخ کبیر عارف باللہ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ اور بے گنتی لوگ بعض محدثین نے جس حدیث سے موت خضر علیہ السلام پر احتجاج کیا ہے اوس حدیث مین حجت نہین ہے اسلئے کہ جمہور علما محققین رضی اللہ عنہم کے نزدیک وہ حدیث متاول ہے تطویل کلام اس باب مین خارج مقصود کتاب ہے ورنہ وہ سب دلائل ذکر کیے جاتے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین مینے شیخ جلیل عارف باللہ نجم الدین اصفہانی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ مقام ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پیچھے یہہ ذکر کرتے تھے کہ خضر علیہ السلام اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہین کہ جب قرآن شریف اوٹھا لیا جاے تو اونکو اپنی طرف قبض کرلے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین واللہ اعلم ظاہر یہہ بات ہے کہ قطب و اولیا رجو کہ اوسوقت موجود ہونگے وہ بھی اوسی زمانے مین موت چاہین گے اسلئے کہ بعد رفع قرآن شریف کے اہل خیر کیواسطے زندگی کا مزہ نہین ہے رہی یہہ بات کہ بعض حکایات مین اولیا رمعدودین کے حق مین خضر علیہ السلام سے یہہ روایت گزر چکی کہ وہ ایک کے بعد ایک بدلتے رہینگے یہانتک کہ صور پھونکا جاوے سو اس سے یہہ مراد ہے کہ جسدن صور پھونکا جاویگا اوسکے قریب تک یہہ کارروائی رہیگی اسلئے کہ قیامت اون لوگون پر قائم ہوگی جو کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہونگے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے اور جیسی یہہ بات وارد ہوئی ہے کہ اہل قرآن وعلم مرجاوینگے قرآن وعلم اونسے چھین نہین لیا جاویگا باقی رہی وہ حدیث جو کہ اون لوگون کے حق مین وارد ہوئی ہے جنکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ حق پر غالب رہین گے یہانتک کہ قیامت قائم ہو سو حدیثون مین جمع کرنے کے لئے اس حدیث کی بھی ضرور تاویل کی جاویگی ہوسکتا ہے کہ اسکے معنی قریب قیام ساعت کے ہون علمانے اسیطرح اسکی تاویل کی ہے ٭

اللہ تبارک و تعالی کیطرف سے کاغذ آنا

حکایت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے جب کوئی شخص تعویذ طلب کرتا اور اونکے پاس سیاہی نہوتی تو وہ کاغذ لیکے اوسپر بغیر سیاہی کے لکھدیتے ایک دن اونہون نے ایک شخص کے لئے بغیر سیاہی کے لکھدیا وہ شخص ورق لیکے چلا گیا ایک مدت غائب رہا پھر وہی ورق لیکے اونکے پاس آیا اور اونکو دیا تاکہ اوسمین کچھ لکھدین اوسکو اونکا امتحان منظور تھا شیخ نے وہ کاغذ دیکھا تو اوس سے کہا اے میرے بیٹے یہہ تو لکھا ہوا ہے اور کاغذ اوسکو پھیر دیا اور اوسپر خفا ہوئے شیخ کے زمانۂ حیات مین دو شخص تھے اون دونون مین خالص اللہ تعالے کے لئے دوستی تھی دونون ایک ہی جگہہ رہتے تھے اونمین سے جسکی بڑی عمر تھی اوسکا نام معالی بن یوسف تھا اور دوسرے کا عبدالمنعم یہہ دونون برسون اپنی حالت پر رہے بعض ایام مین یہہ دونون صحرا کیطرف گئے بیٹھکے باتین کرنے لگے عبدالمنعم نے جو کچھہ کہ اس مدت ملازمت مین حاصل ہوا شیخ ابوالمعالی سے اُسکا سوال کیا شیخ ابوالمعالی نے عبدالمنعم کو حکم کیا کہ تو کچھہ تمنا کر عبدالمنعم نے کہا اے سیدی تیرا بندہ یہہ چاہتا ہے کہ اس گھڑی ہماری دوزخ سے آزادی کا کاغذ ہمپر آسمان سے اوترے شیخ ابوالمعالی نے کہا کہ بیشک اللہ تعالے کا کرم واسع ہے اوسکا فضل بیحد ہے اسی اثنا مین ناگاہ ایک سفید ورق آسمان سے گر پڑا شیخ معالی نے عبدالمنعم سے کہا کہ تو یہہ ورقہ لیلے وہ اوٹھے اور اوسکو لیلیا دیکھا تو اوسمین کچھہ لکھا نتھا کہا چلو شیخ احمد کی خدمت مین حاضر ہوکے اس کاغذ کو پیش کرین پھر یہہ دونون شیخ کے پاس آئے اور ورقہ اونکو دیدیا اور اپنا قصہ اونسے بیان نہین کیا شیخ نے جب اوسکو دیکھا تو سجدے مین گرے جب سجدے سے سر اوٹھایا تو فرمایا احمد ہے اللہ کے لئے جسنے آخرت سے پہلے دنیا مین مجھے اپنے اصحاب کی آزادی دوزخ سے دکھادی اونسے عرض کیا گیا کہ یہہ ورقہ تو سفید ہے اسمین کچھہ کتابت نہین ہے فرمایا اے میری اولاد بقدرت سیاہی سے نہین لکھتا ہے یہہ ورقہ نور سے لکھا ہوا ہے پھر وہ ورقہ اون دونون کو دیدیا جب عبدالمنعم کا انتقال ہوا تو وہ ورق اونکے کفن مین رکھدیا گیا رضی اللہ عن الجمیع ٭

ضمانت قصر جنت

حکایت شیخ جمال الدین خطیب اونیہ کبار اصحاب شیخ احمد قدس اللہ روحہ سے تھے اونیہ مین ایک باغ تھا انہون نے چاہا کہ اوسکو خریدین انکو اوسکے خریدنے کی ضرورت تھی انہون نے ایک دن شیخ احمد سے یہہ بات چاہی کہ وہ کسی آدمی کو مالک باغ کے پاس بھیجین اوس سے باغ کے مقدمے مین گفتگو کرین اوس سے باغ خرید لین شیخ نے منظور فرمایا اور کہا یا اخی مین خود اوسکے پاس جاؤن گا پھر کھڑے ہوگئے اور شیخ جمال الدین کے ساتھہ مالک باغ کیطرف چلے اوسکا مکان اونیہ مین تھا باغ کے مالک اسمعیل بن عبد المنعم شیخ اونیہ تھے شیخ احمد نے بیع باغ مین سفارش کی مالک نے انکار کیا پھر شیخ نے مکرر سفارش کی شیخ اسمعیل نے کہا اے سیدی اگر آپ باغ کو بعوض اوس چیز کے مجھہ سے خریدتے ہین جسکو مین چاہتا ہون تو مین بیچتا ہون شیخ نے اونسے فرمایا اے اسمعیل مجھہ سے کہو باغ کی قیمت کتنی چاہتے ہو اونہون نے کہا اے سیدی آپ باغ کو مجھہ سے بعوض اسکے خریدتے ہو کہ ایک محل جنت مین مجھے ملے شیخ نے فرمایا اے میرے بیٹے مین کون ہون کہ تو مجھہ سے یہہ طلب کرتا ہے دنیا سے جو تو چاہے مجھہ سے طلب کر اونہون نے کہا اے سیدی مین دنیا سے کوئی چیز نہین چاہتا سوائے اوس چیز کے جو مینے عرض کی شیخ نے سر نیچا کیا رنگ زرد ہوگیا بدل گیا پھر سر اوٹھایا اور زردی سرخی سے بدل گئی اور کہا اے اسمعیل جو تونے مانگا اوسی کے عوض باغ کو مینے تجھہ سے خریدا اسمعیل نے کہا اے سیدی آپ مجھے اسکا خط لکھدین شیخ نے ایک ورق مین لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما اشتری اسمعیل بن عبد المنعم من العبد المنعم العبد الفقیر الحقیر احمد بن ابی الحسن الرفاعی ضامنا علی کرم اللہ تعالی قصرا فی الجنۃ اوسکو چار حدود گھیرے ہوئے ہین اول جنت عدن کی طرف دوسری جنت الماوی کیطرف تیسری جنۃ الخلد کی طرف چوتھی جنت الفردوس کیطرف مع ساری اوسکی حور و ولدان و فرش و تخت و انہار و اشجار کے عوض اوسکے باغ کے دنیا مین اور اللہ تعالے اوسکے لئے شاہد و کفیل ہے پھر اس خط کو لپیٹ کے اونکے سپرد کیا اسمعیل اس خط کو لیکے اپنی اولاد کے پاس گئے وہ رہٹ پر تھے جو اس باغ مین بوئی تھی اوسکو پانی دے رہے تھے اسمعیل نے اپنی اولاد سے کہا اوتر و مینے یہہ باغ شیخ احمد کو بیچدیا اونہون نے کہا آپنے کیون بیچا ہمکو تو اوسکی حاجت ہے انہون نے محل کا قصہ بیان کیا اور جو خط اس مقدمے کا انکے ہاتھہ مین تھا وہ اونکو بتایا اونہون نے انکار کیا کہا ہم راضی نہین ہین مگر ہمکو بھی باغ مین شریک کرو شیخ اسمعیل نے کہا اوترو وہ میرے اور تمہارے لئے ہے واللہ علی ما نقول وکیل پھر وہ راضی ہوگئے رہٹ پر سے اوتر پڑے خطیب نے باغ پر قبضہ کیا متصرف ہوئے تھوڑی مدت کے بعد شیخ اسمعیل نے اللہ تعالے کی رحمت کیطرف انتقال کیا اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ اوس خط کو اونکے کفن مین رکھدین اونہون نے حسب وصیت کاربروائی کی اور اونکو دفن کردیا جب صبح ہوئی تو اونکی قبر پر یہہ آیت شریف لکھی ہوئی پائی قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا رضی اللہ عنہم ؛

اولیاء اللہ کی برکت سے جن کا بھاگنا

حکایت بعض اخیار کہتے ہین کہ مینے شیخ ابو الفضل بن الجوہری مصری رضی اللہ عنہ و قدس روحہ کا حال سنا مین اپنے وطن سے نکلا اونکی زیارت کا ارادہ کیا جمعے کے دن مصر مین داخل ہوا لوگون کے ساتھہ اونکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا مینے دیکھا کہ ایک شیخ خوبصورت عمدہ لباس قیمتی کپڑے پہنے شرب کا عمامہ باندھے ہوئے ہین اور ایسا ہی اونکا طیلسان تھا ولہ ھمۃ عالیۃ و فناء واسع و قال دینا واسعۃ مینے اپنے جی مین کہا کہ ابن جوہری یہہ ہین جنکی شان مین کہا گیا جو کچھہ کہ کہا گیا قافلے کے قافلے انکی صلاح و دین و ورع اور انکے کثرت صفات و قوت ایمان و صفا ریقین کی مدح کرتے پھرتے ہین اور انکا یہہ لباس اور یہہ ہیئت ہے مین اس سے تعجب کرتا رہا پھر اسی حالت پر اونکو چھوڑ کے چلا گیا مین مصر کے بعض بازارون رستون مین پھرا کرتا

کہ ناگاہ ایک عورت چیختی چلاتی نوحہ کرتی روتی واصیبتاہ وانبتاہ وانفضیحتاہ کہتی ہوئی آئی مین براہ رحم اوسکی طرف بڑہا اوس سے کہا اے عورت تجھے کیا ہوا ہے تیرا کیا قصہ ہے اوسنے کہا یا سیدی مین ایک عورت ہون ارباب بیوتات سے سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی اولاد میرے نہین ہے مینے بڑی محنت سے اوسکو پرورش کیا بخوبی اوسکی حفاظت کی یہانتک کہ وہ جوان ہوئی ایک نیک آدمی مسلمان نے میرے پاس اوسکا پیغام بہیجا مجھے معلوم ہوا کہ وہ اوسکا کفو ہے سو مینے اوسکے ساتھہ اوسکا نکاح کردیا اور یہہ رات اوسکی رخصت کی ہے کوئی جن اوس سے متعرض ہوا اوسکی عقل جاتی رہی مینے براہ شفقت ورحمت اوس سے کہا کہ اوسکی دوا و اصلاح میرے ذمے پر ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھہ مین اوسکا علاج کرونگا اوسکو تسکین ہوئی پھر وہ میرے آگے چلی مین اوسکے پیچھے چلتا رہا یہانتک کہ ایک بلند محل کیطرف مجھے لیگئی اوسنے مجھے اذن دیا مین ایک مجلس کیطرف چڑہ کے گیا وہان دیکھا کہ سب قسم کا سامان واسباب جو شادی مین ہوتا ہے رکھا ہوا تھا لڑکی سجی ہوئی بیٹھی تھی اوس نے مجھہ سے کہا بیٹھہ جا مین بیٹھہ گیا مینے دیکھا کہ اوسکی بیٹی حسین وجمیل تھی اثر جن کے سبب سے دائین بائین دیکھتی تھی مینے قرآن شریف کی دس آیتین بہفت قرارت اوسپر پڑہین جن نے بزبان فصیح کلام کیا قریب وبعید اوسکی آواز کو سنتے تھے کہا اے شیخ ابوبکر تو اس بات سے ہمپر فخر نکر کہ تونے ساتون قرارت پر قرآن پڑہا ہم ستر صنف ہین اون جنون سے جو کہ بہتر ذات العلم کے روز علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے ہم آج کے دن شیخ صالح ابوالفضل بن ابجوہری کے پیچھے نماز پڑہنے کو آئے ہین جنکو تو حقیر سمجھا اونکی نسبت گمان کیا جو کچھہ کہ کیا تو اللہ تعالے سے مغفرت مانگ توبہ کے ساتھہ اپنی غفلت کا تدارک کر ہم آجکے دن شیخ صالح کے پیچھے نماز پڑہنے کے لیے جاتے تھے ہمارا گزر اس لڑکی کے گھر پر ہوا یہہ ہمارے سامنے آئی ہمپر نجاست ڈالدی میرے ہمراہی تو بچ گئے مین نجس ہوگیا اس نے شیخ صالح ولی کے پیچھے نماز پڑہنے سے محروم کیا سو اس غصے مین اسکے ساتھہ مینے یہہ کیا جو تونے دیکھا مینے اوس جن سے کہا کہ جس شیخ صالح کے پیچھے نماز پڑہنے کے لیے تم آئے ہو بسبب اونکی حرمت کے تو اس لڑکی سے نکل جا اوسنے منظور کیا فی الحال نکل گیا اوسی گھڑی لڑکی اچھی ہوگئی مجھہ سے شرما کے اپنے مونہہ پر برقع ڈال لیا وہ ایسی ہوگئی جیسے اوسکو کچھہ نتھا اوسکی مان بہت خوش ہوئی مجھہ سے کہا اللہ تعالے تجھے جزاے خیر دے تیرا ستر فرماوے جیسا کہ تونے ہمارا ستر کیا پھر مین اوسیوقت وہان سے نکلا شیخ مذکور کی زیارت کا مصمم ارادہ کیا جب شیخ نے اپنی طرف مجھے آتے دیکھا تو تبسم کیا اور کہا اہلاً وسہلاً شیخ ابوبکر کو جنہون نے ہماری خبر کی تصدیق نہ کی یہانتک کہ جن نے ہم سے اونکو خبر دی اونکی اس بات کے کہنے سے مین غش کہاکے گر پڑا ایک مدت تک سماع مین رہا شیخ کی صحبت اختیار کی اونکی رباط کے ایک زاویے مین رہنا اختیار کیا اللہ عزوجل سے توبہ کی کہ اسکے بعد صالحین رضی اللہ عنہم کی کرامات کا انکار نکرونگا ؛

شق صدر

حکایت شیخ ابوالربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے ایک رات اپنے بعض احوال سے کچھہ گم پایا میرا ستر اسکے ساتھہ مشغول ہوا ایک رات مینے دیکھا کہ ہدہد میرے سامنے بیٹھا مجھہ سے کچھہ باتین کہتا ہے مین اونکو نہ سمجھا پھر وہ اوڑا اور میرے بائین کندہے پر بیٹھہ گیا مجھہ سے کلام کیا مین اوسکو نہ سمجھا پھر وہ اوڑا میرے دائین کندے پر بیٹھہ گیا اور اوسنے اپنا مونہہ میرے مونہہ مین رکھدیا اور مجھکو پھونکنا شروع کیا مین پھول گیا پھر مینے اپنے سینے مین ایک آواز سنی مجھے اوسکی حس ہوئی مینے جان لیا کہ یہہ کوئی امر ہے کہ مجھہ سے ارادہ کیا گیا ہے پھر دو شخص ظاہر ہوئے اونمین سے ایک آگے بڑہا اوسنے میرا سینہ شق کیا میرا دل نکالا اوسکو طشت مین رکھا مینے ایک کو دوسرے سے یہہ کہتے سنا کہ شجرۂ علم کی حفاظت کر پھر اوسکو دہو کے سیدہی جانب مین رکھدیا اسکے بعد مینے نہین دیکھا کہ مجھسے کوئی چیز خارج ہوئی ہو اور مین اپنے نفس سے لیا گیا پھر مینے یہہ آواز سنی کہ اے سلیمان سوال کر مینے کہا تیری رضا مانگتا ہون کہا راضی ہوا مین راضی ہوا مین اوس دن سے فہم قرآن اور رویت قلب مین مجھپر فتوح ہوئی سواب مین اپنے دلکو دیکھتا ہون اور سنتا ہون کہ سیدہی جانب سے مجھپر قرآن پڑہا جاتا ہے رضی اللہ عنہ

شیطان کا دیکھنا

حکایت بعض اہل کشف کہتے ہین کہ مین حالت ریاضت مین اپنے شیطان کو ضعیف ننگا میلا کچیلا بری حالت پر دیکھتا تہا جب مین اوسکا قصد کرتا تو وہ میرے آگے بہاگتا جب مینے شادی کی تو مینے بزعم خود بی بی کے حق مین نفس کے ساتہہ مسامحت کی بعض ایام مین اوسکو مینے دیکہا کہ وہ میرے لئے ظاہر ہوا مین نے حسب عادت اوسکا قصد کیا وہ مجہہ سے نہ بہاگا نہ اوسنے میری طرف التفات کیا اور اوسکو کپڑے پہنے ہوئے دیکہا مینے اوس سے پوچہا کہ تیری یہہ حالت کب سے بدلگئی اوسنے کہا جب سے تونے شادی کی اور تیری حالت بدل گئی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اسیطرح اللہ تعالے اولیا کو زیادت و نقصان پر مطلع فرماتا ہے تاکہ خیر زیادہ کرین اور اوسپر اللہ تعالے کا شکر ادا کرین اسباب نقصان سے رجوع ہون اللہ تعالے سے زاری کرین تاکہ وہ صفات مذمومہ کو اونسے دور فرماوے اور اپنے فضل و رحمت سے صفات محمودہ کی توفیق دے تو یہہ پاک صاف ہوجاوین ہدایت سے اپنے ایمان کے ساتہہ اور ایمان بڑہاوین انہون نے حق سبحانہ کا قول سن ہی لیا ہے جو کہ دلونکو شفا دیتا ہے زنگ کو اونسے دور کرتا ہے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابداً ؛

فتوح

حکایت شیخ کبیر ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین اور میرا ایک دوست ہم ایک غار مین جاکے رہے وصول الی اللہ طلب کرتے تہے ہم یون کہتے تہے کہ کل ہمکو فتوح ہوگی پرسون ہمارے لئے فتوح ہوگی ایک شخص صاحب ہیبت ہمارے پاس آیا ہمنے پوچہا تو کون ہے اوسنے کہا عبدالملک ہمنے جان لیا کہ یہہ ابدال اللہ مین سے ہے ہمنے اونسے کہا آپکا کیا حال ہے اونہون نے کہا اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو کہتا ہے کہ کل میرے لئے فتوح ہوگی پرسون میرے لئے فتوح ہوگی نہ کوئی ولایت ہے نہ کوئی فلاح اے نفس تو کیون نہین اللہ تعالے کی عبادت خاص اللہ ہی کے لئے کرتا شیخ فرماتے ہین کہ ہم ہوشیار ہوگئے اور ہمنے پہچان لیا کہ یہہ کہان سے ہمارے پاس آیا ہے پہر ہمنے توبہ کی اللہ تعالے سے مغفرت چاہی پہر ہمارے لئے فتوح کی گئی رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

کشف

حکایت شیخ امام استاذ اکابر جامع باطن و علم ظاہر حسیب نسیب سید جلیل عبدالقادر جیلانی قدس اللہ روحہ و نور ضریحہ نے کسی شخص سے امانت طلب کی کسی غائب آدمی کی اوسکے پاس رکہی تہی اوسنے انکار کیا اور کہا اگر ایسے مسئلے مین آپسے مین فتوی پوچہتا تو آپ مجہے فتوی نہ دیتے کہ مین اوس امانت کو سوائے مالک کے اور کسیکو دیدون تہوڑا زمانہ گزرا ہوگا کہ مالک امانت کا خط اوس شخص کے پاس آیا کہ تو امانت کو شیخ عبدالقادر کے سپرد کردے وہ فقرا کے لئے ہوگئی پہر اوس شخص نے وہ امانت شیخ کے سپرد کردی شیخ اوسپر خفا ہوئے اور فرمایا کہ تو ایسی بات مین مجہے متہم کرتا ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اکثر شیوخ یمن شیخ کیطرف منسوب ہین اور بعض شیخ کبیر عارف شہیر ابومدین قدس اللہ روحہ و نور ضریحہ کیطرف یہہ شیخ مغرب ہین اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ شیخ مشرق ان اشعار کے قائل حضرت شیخ ہی ہین ؎

ما فی الصبابۃ منہل مستعذب	الا ولی فیہ الالذ الاطیب	او فی الزمان مکانۃ مخصوصۃ	الا ومنزلتی عزوا اقرب
وہبت لی الایام رونق صفوہا	فصفت مناہلہا وطاب المشرب	انا من رجال لا یخاف جلیسہم	ریب الزمان ولا یری ما یرہب
قوم لہم فی کل مجد رتبۃ	علویۃ وبکل جیش موکب	انا بہل الافراح ألاد وحہا	طربا وفی العلیاء بازا اشہب

نظر سے غائب ہو جانا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین بعض سادات نے مجھے خبر دی کہ مین بعض سواحل شام مین بماہ رجب ۷۳۷ھ ہجری خلوت مین تہا بعد نماز عصر دو شیخ میرے پاس آئے مجھے نہین معلوم کہ ہر سے کون سے شہر سے آئے مجھے کچہہ خوف معلوم ہوا جب اونہون نے مجھے سلام کیا مجھہ سے مصافحہ کیا تو مجھے اونکے ساتہہ انس ہوا اور خوف جاتا رہا مینے پوچہا تم کہان سے آئے اونہون نے کہا سبحان اللہ تجسا آدمی اس بات کا سوال کرے پہر مینے جو کی روٹی کے سوکہے ٹکڑے اونکے سامنے رکہے اونہون نے کہا ہم اسلیے تیرے پاس نہین آئے ہین مینے کہا تو پہر کسلیے تم آئے ہو اونہون نے کہا ہم تو اسواسطے آئے ہین کہ تجہے وصیت کرین کہ تو فلان شخص کو سلام پہونچا دے اور اوس شخص کا مجھے نام بتایا اونہون نے مجھہ سے کہا کہ تو اوس شخص سے کہدے کہ تو خوش ہو جا مینے کہا تم اوسکو پہچانتے ہو اوس سے ملاقات کی ہے کہا ہان ہم تو اوس سے ملے ہین وہ ہم سے نہین ملا پہر مینے اونسے کہا تمکو اس بشارت کا اذن ہوگا اونہون نے کہا ہان اور ذکر کیا کہ وہ شرق سے اپنے اخوان کے نزدیک سے آئے پہر وہ اوسیوقت غائب ہو گئے مینے اونکو ندیکہا رضی اللہ عن الجمیع امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ یہ بشارت تائید کرتی ہے اوس خواب کی جسکو شیخ بشر نے دیکہا کہ دو شخص صالحین سے خواب مین اونسے کہتے ہین کہ زمین تجہے نہ نگلے کی یا کہا زمین تجکو نہ نگلے گی یہانتک کہ زمین تجہکو ہماری طرف کہینچے اور اسیطرح یہ بشارت اوس خواب کی بہی تائید کرتی ہے جو کہ اونکے لیے بعض مشائخ اخیار نے اولاد مشائخ کبار سے دیکہا کہا مینے دیکہا کہ ایک شخص حطیم مین ہے اوسکا سر کعبے کے سر کے ساتہہ ہے اوس شخص نے کہا کہ تو فلان شخص کو سلام کہہ اور یہہ کہہ کہ وہ صبر کرے یہانتک کہ ہم سب اوسکے پاس آوین مینے اوس سے کہا کہ تو کون ہے کہا خضر رضوان اللہ تعالےٰ علیہ ایسے ہی بعض صالحین کہتے ہین کہ خواب مین مجھہ سے کہا گیا کہ تو فلان شخص سے کہدے کہ تو خوش ہو جا اوس مرتبے کے ساتہہ جو بڑہکر ہے اوس سے جسکو تو طلب کرتا ہے ہم نے تجھہ سے اوسکی تاخیر نہین کی مگر تخصیص کے لیے پہر کہا کہ ہر چیز آخر مین ہوتی ہے وہ بہتر ہوتی ہے اوسکا انجام نہایت اچہا ہوتا ہے اللھم عاملنا بما انت لہ اھل ولا تعاملنا بما نحن لہ اھل امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ سید مذکور نے یہہ بہی مجھے خبر دی کہ مینے ایک جوان آدمی کو بعض سواحل شام مین اپنے قریب دیکہا تین دن تک ہم ٹہیرے رہے نہ وہ میرے پاس آیا نہ مین اوسکے پاس گیا پہر میرے دلمین خطرہ گزرا کہ مین اوسکے پاس جاؤن اوس سے بات چیت کرون پہر مین اوسکے پاس گیا اوسکو سلام کیا دو رکعت نماز کے لیے مین نے تکبیر تحریمہ کہی مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا کہ میرے قریب تہا مین نماز ہی مین تہا کہ وہ مجھہ سے چھپ گیا سوا اوسکے جوتون اور مصلے کے مینے اور کچہہ نہ دیکہا یہہ بہی سید مذکور نے کہا کہ بعض برارٰی مین بہت سے صالحین کو مین دیکہا کرتا تہا بعض تو فی الحال مجھہ سے چھپ جاتے تہے اور بعض میرے لئے ظاہر ہوتے مجھہ سے باتین کرتے رضی اللہ عنہم امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ سید مذکور نے بارہ دن تک ایک وضو سے نماز پڑہی روض الریاحین کی تالیف تک پندرہ برس ہوئے کہ اونہون نے اپنا پہلو زمین پر نہین رکہا کئی کئی دن گزر جاتے ہین کہ وہ کہانا نہین کہاتے اور جب کہاتے ہین تو تہوڑا سا سخت سوکہا کہانا کہاتے ہین اونہون نے میرے ساتہہ منیٰ مین ایک ٹکڑا گوشت کا نہ کہایا مگر بعد اصرار شدید کے اونہون نے مجھہ سے ذکر کیا کہ کئی برس گزرے کہ مین اپنے اختیار سے حج کے لیے نہین آتا اس واسطے کہ منکرات و آفات دیکہتا ہون لیکن حج کا حکم ہوتا ہے بدون آنیکے کوئی چارہ نہین رضی اللہ عنہ آمین ۔

نظر سے غائب ہو جانا اور بیان صدیق کا

حکایت شیخ معاوری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک مدت تک مجھے لڑائی کا شوق رہا اور کئی برس سیر و سیاحت کا مین کئی امور کی وجہ سے بلاد کفار مین جایا کرتا تہا مجھے وہان جانے کا حکم ہوتا تہا میرا حجاب میرے حکم مین ہوتا مین چاہتا تو وہ مجھے دیکہتے اور چہپ نہ چاہتا تو نہ دیکہتے ایکبار حق سبحانہ کیطرف سے

مجھے حکم ہوا کہ مین بلاد کفار مین جاؤن تاکہ وہان ایک مرد صدیق سے ملاقات کرون پھر مین وہان گیا اور مینے اپنے نفس کو دکھایا اونھون نے مجھے پکڑکر قیدی بنا لیا جس شخص نے مجھے پکڑا وہ خوش ہوا اوسنے میری مشکین باندھین بیچنے کے لئے مجھے بازار کو لیگیا مقصود کا طریق یہی تھا جسکا مجھے حکم ہوا تھا ایک آدمی معتبر سواری پہ سوار تھا اوسنے مجھے خریدا اور کنیسی پر مجھے وقف کردیا تاکہ مین اوسکی خدمت کیا کرون کئی دن تک مین اوسکی خدمت کرتا رہا ناگہان ایکبار وہ بیمار ہوا اور اوسنے مجھ سے بہت سی خوشبو لوگ لائے مینے اونسے کہا کیا خبر ہے اونھون نے کہا کہ بادشاہ کی عادت ہے کہ سال بھر مین ایک دن کنیسی کی زیارت کے لئے آتے ہین اب اونکی زیارت کا زمانہ آپہونچا ہے سو ہم اسکو آراستہ کرکے چھوڑ جاوینگے اسمین کوئی شخص باقی نہ رہیگا وہ تنہا اسکے اندر جاکے عبادت کریگے غرضکہ جب اونھون نے کنیسی کو بند کیا تو مین رہگیا اونکی نظر سے چھپ گیا اونھون نے مجھے نہ دیکھا ناگاہ بادشاہ آیا کنیسی کو اوسکے لئے کھولا وہ تنہا اوسکے اندر گیا دروازہ بند کردیا پھر وہ کنیسی کے اندر پھر تفتیش کرتا رہا مین اوسکو دیکھتا تھا وہ مجھے نہین دیکھتا تھا جب اوسے اطمینان ہوگیا کہ یہان کوئی نہین ہے تو وہ محراب کے اندر گیا قبلے کیطرف مونہہ کیا نماز کی تکبیر کہی مجھ سے کہا گیا کہ یہہ وہی شخص ہے جسکی ملاقات ہمنے تیرے لئے چاہی پھر مین ظاہر ہوا اور اوسکے پیچھے کھڑا ہوگیا یہانتک کہ اوسنے سلام پھیرا پھر التفات کیا تو اوسنے مجھے دیکھا کہا تو کون ہے مینے کہا تیری مثل مسلمان ہون کہا تجھے یہان کون چیز لائی مینے کہا تو پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا میرا حال پوچھا مینے کہدیا کہ مجھے تمہاری ملاقات کا حکم تھا اور اوسکی کوئی راہ نہتھی مگر یہہ کہ قید ہون بیچا جاؤن کنیسی کا خادم بنایا جاؤن مینے ان سب امور مین اپنے نفس کو اونکے سپرد کردیا تاکہ تمہاری ملاقات ہو وہ مجھ سے خوش ہوئے پھر مینے اونکا کشف اونھون نے میرا کشف کیا مینے اونکو کبار صدیقین سے پایا مینے اونسے کہا ان کفار کے درمیان مین باطن امر مین تمہارا کیا حال ہے کہا اے ابوالحجاج انکے درمیان رہنے مین میرے لئے کئی فائدے ہین کہ اگر مین مسلمانون کے ساتھہ ہوتا تو اونکی مثل مجھے میسر نہین ہوتی مینے کہا مجھہ سے بیان کرو کہا میری توحید میرا اسلام میرے اعمال خالص اللہ عزوجل کے لئے ہین کسی کو اونپر اطلاع نہین ہے اور مین حلال کھاتا ہون اوسمین کسیطرح کا شبہہ نہین مسلمانون کو ایسا نفع پہونچاتا ہون کہ اگر مین بڑے سے بڑا اونکا بادشاہ ہوتا تو بھی ایسا نفع اونکو نہین پہونچا سکتا کفار کو مسلمانون سے دفع کرتا ہون کفار کی ایذا اونسے روکتا ہون اور کفار مین قتل کرتا ہون اونکے احوال کو بگاڑتا ہون اگر مین اعظم ملوک مسلمین ہوتا تو بھی یہہ قتل و افساد کفار مین نہین کرسکتا مین ابھی اپنے بعض تصرفات کفار مین تجھے دکھاتا ہون پھر اونھون نے مجھے مینے اون کو رخصت کیا اور مجھہ سے کہا کہ تو اپنے حال پر ہو جا مینے اپنے نفس کو چھپایا دیکھنے والون سے حجاب کیا بادشاہ نکلا کنیسی کے دروازے پر بیٹھہ گیا اور حکم دیا کہ جو لوگ خاص کنیسی کے ہین اون سبکو میرے پاس لاؤ لوگون نے اونمین سے ایک جماعت کو ربکاری مین حاضر کیا اونکی حاضری دلائی کہا یہہ شخص کنیسی کا بطریق ہے یہہ اوسکا شماس ہے یہہ راہب ہے یہہ اوسکے اوقاف کا ناظر ہے یہہ اوسکا جابی ربیع ہے بادشاہ نے پوچھا اوسکی خدمت کون کرتا ہے عرض کیا فلان شخص کرتا ہے یعنی وہ شخص جسنے مجھے کنیسی پر وقف کیا مجھے خریدا اوسکی خدمت پر وقف کیا بادشاہ نے بہت غصہ ظاہر کیا کہا تم سبنے رب کے گھر کی خدمت سے تکبر کیا اور ایک آدمی نجس غیر ملت والے کو مقرر کیا کہ وہ رب کے گھر کی خدمت کرے پھر تلوار لیکے سبکی گردنین اوڑا دین حجت یہہ تھی کہ رب کے گھر پہ غیرت کی میری حاضری کا حکم دیا مین ظاہر ہوگیا مجھے اوسکے سامنے لیگئے کہا کنیسی کا خادم یہہ شخص ہے کون کنیسہ جس سے برکت حاصل کیجاتی ہے ان لوگون کے کبر کے مقابلے مین یہہ شخص مستحق اکرام و تعظیم و خلعت و سواری کا ہے یہہ اپنے وطن و اہل و عیال کیطرف پہونچایا جاوے اونھون نے میرے ساتھہ یہہ سب کچھہ کیا پھر مین وہان سے چلا آیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جمعے کا دن تھا مینے وضو کیا جامع مسجد کیطرف چلا جب مسجد مین پہونچا تو دیکھا کہ لوگون سے بھری ہوئی ہے اور خطیب نے منبر پر چڑھنے کا قصد کیا مینے بے ادبی کی لوگونکی گردنین روندتا ہوا چلا یہانتک کہ اول صف مین پہونچا پھر مین بیٹھہ گیا ناگاہ ایک جوان آدمی خوبصورت خوش ہرا کہ صوف کا لباس پہنے بیٹھا ہوا تھا جب اوسنے میری طرف دیکھا تو کہا اے سہل کیا حال ہے مینے کہا اچھا ہے اصلحک اللہ مین فکر کرنے لگا کہ اسنے مجھے

کیونکر پہچانا مین تو اوسکو پہچانتا نہین ہون لیکن اشارہ مین مجھے حرقت بول ہوئی اوسنے مجھے بیچین کر دیا مین فکر کرنے لگا کہ اگر جاتا ہون تو آدمیون کی گردنین روندتا پڑیگا اور جو بیٹھا رہتا ہون تو میری نماز نہوگی اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا اے سہل تجھے حرقت بول ہے مینے کہا ہان اوسنے اپنی چادر کاندھے سے اوتار کے اوسکے ساتھہ مجھے ڈھانکدیا پھر کہا تو اپنی حاجت پوری کرلے اور جلدی کر نماز مین ملہا ویگا سہل فرماتے ہین مجھے بیہوشی ہوئی آنکھہ کھولی تو ناگاہ ایک دروازہ کہلا ہوا ہے اور کوئی قائل مجھہ سے کہہ رہا ہے کہ دروازے کے اندر آیہ حمک اللہ مین اندر گیا دیکھا کہ ایک بلند محل گچکاری کیا ہوا ہے ایک درخت کھجور کا کھڑا ہوا ہے اوسکے پاس وضو کا برتن پانی سے بھرا ہوا رکھا ہے یہہ پانی شہد سے بھی زیادہ شیرین تھا پیشاب کرنے کی جگہہ علحدہ بنی ہوئی ہے رومال بدن خشک کرنے کا لٹک رہا ہے مسواک رکھی ہے مینے لباس اوتارا پیشاب کیا پھر غسل کیا رومال سے بدن پونچھا وضو کیا مین نے جوان کو سنا کہ وہ مجھے پکارتا ہے اور کہتا ہے اگر تو اپنے کام سے فارغ ہوگیا ہو تو کہنا ہان مینے کہا ہان پھر اوسنے تجھہ سے چادر اوتار لی ناگاہ مین اپنی جگہہ بیٹھا ہوا تھا کسی کو معلوم نہوا کہ کیا ہوا مین اپنے جی مین غور کرتا رہا اس ماجرا مین اپنے نفس کی تکذیب تصدیق کرنے لگا اتنے مین تکبیر کہی گئی لوگون نے نماز پڑہی مینے بھی اونکے ساتھہ پڑہی مجھے نماز مین کوئی شغل نتھا سوا اسکے کہ مین اوس جوان کو پہچانتا نہین ہون جب وہ نماز پڑہہ چکا تو مین اوسکے پیچھے چلا وہ ایک گلی مین گھسا اور میری طرف التفات کیا اور کہا اے سہل جو تونے دیکھا گویا تجھے اوسکا یقین نہوا مینے کہا ایسا نہین ہے اوسنے کہا دروازے کے اندر جا یہ حمک اللہ مینے دیکھا بعینہ وہی دروازہ ہے پھر مین محل کے اندر گیا کھجور کو وضو کے برتن کو دیکھا بعینہ وہی حال تہا رومال ترتہا مین نے کہا مین اللہ کے ساتھہ ایمان لایا اوسنے کہا اے سہل جو شخص اللہ تعالے کی اطاعت کرتا ہے ہر چیز اوسکی مطیع ہوجاتی ہے اے سہل تو اوسکو طلب کرا وسے یا ئیگا میری آنکھون مین آنسو بھر آئے مینے اونکو پونچھا آنکھونکو کھولا پھر نہ جوان نظر آیا نہ محل مین حسرت کرتا رہگیا پھر مینے عبادت کرنا شروع کیا یہہ قصہ انکے ابتداے زمانے کا ہے رضی اللہ عنہ ؛

قوت تاثیر

حکایت ابوعبداللہ بن جلار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مغرب مین دو شیخ تھے اونکے اصحاب و تلامذہ بھی تھے ایک کو جبلہ دوسرے کو زریق کہتے تھے ایک دن زریق مع اپنے اصحاب کے جبلہ کی زیارت کو آئے اصحاب زریق مین سے ایک شخص نے کچھہ پڑہا اصحاب جبلہ مین سے ایک آدمی چیخا اور مرگیا جب صبح ہوئی تو جبلہ نے زریق سے کہا وہ شخص کہان ہے جسنے کل پڑہا تھا اوسے چاہیے کہ کوئی آیت پڑہے پھر اوسنے پڑہا جبلہ نے ایک چیخ ماری پڑہنے والا مرگیا جبلہ نے کہا ایک کے بدلے مین ایک اور بادی اظلم ہے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین بلاد یمن مین دو شیخ تھے ایک کا نام شیخ کبیر عارف باللہ احمد بن جعد دوسرے کا نام شیخ کبیر عارف باللہ سعید ابوعیسی تھا ان دونون کے اصحاب و تلامذہ تھے ایک وقت شیخ احمد ہمراہ ایک جماعت کے اپنے اصحاب سے بعض قبور شریفہ کی زیارت کے لئے شیخ سعید کے یہان وارد ہوئے شیخ سعید اور انکے اصحاب نے زیارت کے لئے شیخ احمد کی موافقت کی پھر یہہ سب چلے جب راہ مین کسی جگہہ پہونچے تو شیخ سعید کے لئے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ اسوقت لوٹ جاوین دوسرے وقت زیارت کرین اسلئے شیخ سعید اور اونکے اصحاب اپنی جگہہ لوٹ گئے انکی جگہہ حضرموت مین تھی اور شیخ احمد نے اپنا ارادہ فسخ نہین کیا یہہ چلے گئے یہانتک کہ جہان جانا مقصود تھا وہان پہونچے زیارت کی پھر لوٹے شیخ سعید نے چند روز توقف کیا اسکے بعد وہ اور اونکے اصحاب زیارت کیواسطے چلے راہ مین دونون شیخ مع اپنے اصحاب کے ملے شیخ احمد نے شیخ سعید سے کہا کہ تمہارے لوٹنے مین فقرا کا حق تمپر متوجہ ہوا شیخ سعید نے کہا نہین کوئی حق مجھپر متوجہ نہین ہوا شیخ احمد نے کہا ہان ہوگیا کھڑے ہوجاؤ

انصاف کرو شیخ سعید نے کہا جو شخص ہمکو کھڑا کریگا ہم اوسکو بٹھا دینگے شیخ احمد نے کہا جو ہمکو بٹھا دیگا ہم اوسکو مبتلا کرینگے پھر ان دونون مین سے ہر ایک کا وہی حال جو ایک نے دوسرے کو کہا تھا ہوا شیخ احمد تو مقعد ہو گئے کھڑے نہین ہو سکتے تھے اور شیخ سعید کے جسم مین کوئی ایسی بیماری ہو گئی کہ اونکے جسم کو قطع کر دیا دونون حال معاً جب ہی قطع کرتے ہین کہ دونون حال والے برابری کے یا قریب برابری کے ہون ورنہ جو قوی ہوگا وہ ضعیف کو قطع کر دے گا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سابق قطع کر دیتا ہے مسبوق نہین کرتا یہی بات ظاہر ہے واللہ اعلم ؛

تاثیر عظمت ذکر اللہ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین میری بی بی کے پیٹ مین بچہ مرگ گیا باہر نہین ہوتا تھا مین ایک جام لیکے شیخ ابوالحسن دینوری رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا تاکہ وہ خط مبارک سے کچھ لکھدین اونہون نے جب بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تو جام پھٹ گیا اور شیخ غش کھاکے گر پڑے پھر مین دوسرا جام لایا اوسکی بھی یہی گت ہوئی پھر مین تیسرا چوتھا پانچوان جام لایا سبکا یہی حال ہوا شیخ نے فرمایا تو اور شخص کے پاس جا تو جتنے جام میرے پاس لائیگا اونکا یہی حال ہوگا اسلئے کہ مین ایک بندہ ہون جب مین اپنے مولیٰ کا ذکر کرتا ہون تو ہیبت وحضور کے ساتھ کرتا ہون رضی اللہ عنہ ؛

تاثیر رویت شیخ کامل

حکایت ابوتراب نخشبی رضی اللہ عنہ ایک مرید کو بہت چاہتے تھے خود اوسکی خدمت کرتے اوسکے کھانے پینے پہننے حوائج ضروری کا بندوبست رکھتے اور وہ عبادت مین مشغول رہتا ایک دن ابوتراب نے اوس سے فرمایا کہ اگر تو ابویزید کو دیکھ لیتا تو کیا خوب ہوتا اوسنے کہا مین ابویزید سے مشغول ہون جب انہون نے یہ بات بکثرت اوس سے کہی تو اوسکا وجد جوش مین آیا کہا تمہاری خرابی ہو مین ابویزید کو کیا کرونگا مینے تو اللہ عزوجل کو دیکھا ہے اوس نے ابویزید سے مجھے بے پروا کر دیا ہے ابوتراب کہتے ہین کہ میری طبیعت بھی جوش مین آئی مجھ سے رہا نہ گیا مینے کہا تیری خرابی ہو تو اللہ تعالےٰ کے ساتھ دھوکا کھاتا ہے اگر تو ایک بار بھی ابویزید کو دیکھ لیتا تو ستر بار اللہ عزوجل کے دیکھنے سے تیرے لئے بہتر ہوتا وہ میری بات سے متحیر ہو گیا اوسکو بری لگی کہنے لگا یہ کسطرح ہے مینے کہا تو تو اللہ عزوجل کو اپنے نزدیک دیکھتا ہے سو وہ بقدر تیرے رتبے کے تیرے لئے ظاہر ہوتا ہے اور تو ابویزید کو اللہ کے نزدیک دیکھے گا تو وہ بقدر اونکے رتبے کے تیرے لئے ظاہر ہوگا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یعنی تجلی صفات جلال وجمال وغیرہ سے بمقدار حال ابویزید کے تیرے لئے ظاہر ہوگا ابوتراب کہتے ہین کہ اب وہ میری بات کو سمجھ گیا مجھ سے کہا کہ تو مجھے اونکے پاس لیچل پھر اسکا قصہ بیان کیا آخر قصے مین یہ کہا کہ ہم ایک ٹیلے پر ٹھہرے اونکے منتظر رہتے تاکہ وہ جھاڑی مین سے ہماری طرف آوین وہ ایسی جھاڑی مین رہتے تھے جہان درندے تھے ابوتراب کہتے ہین کہ ابویزید بہت سے گزرے ہوئے تھے مینے اوس سے کہا یہ ابویزید ہین تو انکی طرف دیکھا اوسنے دیکھا اور بیہوش ہو گیا مینے اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تھا مینے ابویزید سے کہا یا سیدی آپنے ہمارے دوست کو مار ڈالا یہ کہا کہ مینے کہا اوسکے دیکھنے نے آپکی طرف اوسکو قتل کیا اونہون نے فرمایا نہین لیکن تیرا دوست سچا تھا اوسکے قلب مین ایک سر تھا اوسکا وصف اوسکے لئے منکشف نہین ہوا تھا جب اوسنے ہماری طرف دیکھا تو اوسکے قلب کا سر اوسکو کھا گیا وہ اوسکا متحمل نہو سکا اسلئے کہ وہ ضعفا مریدین کے مقام مین تھا سو اوسنے اوسکو قتل کر ڈالا رضی اللہ عنہ ؛

قوت حال

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ میری بی بی اولیاء اللہ مین سے تھی جب اوسپر حال آتا تو مین اوسکی طرف دست درازی نہین کرسکتا تھا نہ اوسکی قوت حال شدت ہیبت کی وجہ سے قضاء حاجت کی قدرت ہوتی تھی وہ اوسوقت مجھہ سے کہتی ہم مین سے کون مرد ہے کون عورت ہے پھر جب حال سے موقوف ہوجاتا تو مجھے قدرت ہوتی جو چاہتا اوس سے کرتا رضی اللہ عنہا ؛

دیوار کا شق ہونا اوسمین سے آدمی کا نکلنا

حکایت شیخ ابوالربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات شیخ ابو محمد سعید بن علی فخار کے ساتھہ مسجد مین تھا اونکے ساتھہ میرا ادب یہہ تھا کہ مین اپنے ورد کے لیے نہین کھڑا ہوتا یہانتک کہ وہ کھڑے ہون وہ رات کو کھڑے ہوئے وضو کیا اور مین اپنے بچھونے مین جاگ رہا تھا پھر اونھون نے قبلے کیطرف مونہہ کیا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اپنا ورد شروع کیا قرآن شریف پڑھنے لگے مینے دیکھا کہ دیوار شق ہوگئی اوسمین سے ایک شخص نکلا اوسکے ہاتھہ مین سفید رکابی تھی اوسمین سفید شہد تھا جب وہ مونہہ کھولتے تو یہہ شخص اوس شہد سے ایک لقمہ اونکے مونہہ مین دیتا مجھے تعجب ہوا مین اسکے دیکھنے مین اپنے ورد سے مشغول ہوگیا جب صبح ہوئی تو مینے کہا یا سیدی مینے ایسا ایسا دیکھا اونکی آنکھون مین آنسو بھر آئے مجھہ سے کہا اے ابوسلیمان یہہ طیب قرآن ہے رضی اللہ عنہ ؛

رؤیت عجائب

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مین بلاد ہند مین داخل ہوا ایک شہر مین پہونچا مینے وہان ایک درخت دیکھا بادام کے مشابہ اوسمین پھل لگتے تھے اوس پھل پر دو پوست تھے جب اوسکو توڑتے تو اوسمین سے ایک پتا سبز لپٹا ہوا نکلتا سرخی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسپر لکھا ہوا ہوتا یہہ کتابت خلقی تھی اہل ہند اوس سے برکت حاصل کرتے ہین جب قحط ہوتا ہے تو اوس پتے کی برکت سے پانی مانگتے ہین اور اوس درخت کے پاس گریہ وزاری کرتے ہین مینے یہہ قصہ ابو یعقوب صیاد سے بیان کیا اونھون نے کہا تو اسکو کچھہ بڑی بات نہ سمجھہ مین ایلہ مین تھا مینے ایک مچھلی کو شکار کیا اوسکے سیدھے کان پر لا الہ الا اللہ اور بائین پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا تھا جب مینے اوسے دیکھا تو دریا مین ڈال دیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین چونکہ اوسپر اللہ تعالے کا اسم شریف اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا تھا اوسکی حرمت کے لئے دریا مین ڈالدیا ؛

توبہ

یعنی مجبین مخلصین کی ایک یہہ بھی کرامت ہے کہ جب کسی فاسق فاجر کو وعظ و نصیحت کرین یا کوئی آیت شریف اوسکے سامنے پڑھین تو وہ فوراً اونکا کہا مانے اپنے فسق و فجور سے باز آوے تائب ہوسچا پکا مؤمن مخلص بنجاوے اور کیون نہ بنے محبت الٰہی اور اخلاص ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسکا اثر ضرور ہی دوسرے پر پڑتا ہے اوسکی حالت کو بدل دیتا ہے صفائی قلب و قالب کی پاکی ظاہر و باطن کی طہارت زبان کی عجیب نعمت ہے اس سے سارے کام دین دنیا کے بنجاتے ہین اللہ سبحانہ کی جاہ ہوتی ہے زمین مین قبولیت اور ترقی ہے مخلوق مطیع ہوجاتی ہے

زبانِ پاک اگر پیدا کرے انسان لاکھ آتش	ہر اک نامِ الٰہی مین اثر ہو اسم اعظم کا

اب چند حکایتین اون حضرات بابرکات کی لکھی جاتی ہین جنکے وعظ و نصیحت سے اللہ سبحانہ نے فساق کو توبہ نصیب فرمائی اور اونکو مؤمن کامل بنادیا اللھم تب علینا ؛

حکایت ابو ہاشم رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مینے بصرے جانیکا ارادہ کیا دریا کے کنارے پر آیا ایک کشتی کو کرایہ کیا اوسمین ایک آدمی تہا اور اوسکے ہمراہ ایک لونڈی تہی اوس آدمی نے مجھہ سے کہا کہ تیرے لئے یہان جگہہ نہین ہے مینے لونڈی سے کہا کہ تو اپنے میان سے کہہ کہ وہ مجھے سوار ہونے دے پہر اوسنے مجھے سوار کرلیا جب ہم چلے تو اوس آدمی نے صبح کا کہانا منگایا اوسکے سامنے رکہا گیا پہر اوسنے کہا کہ اوس مسکین کو بلاؤ کہ وہ کہانا کہالیوے مین مسکین ہوکے آیا جب ہم کہانے سے فارغ ہوئے تو اوسنے لونڈی سے کہا شراب لا اوسنے شراب لی لونڈی سے کہا کہ مجھے بہی پلا دے مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے مہمان کے لئے بہی ایک حق ہے یعنی مجھے نہ پلا پہر اوسنے مجھے نہ پلائی جبکہ شراب اوسکی رگ وپے مین اثر کرگئی اوسے سرور ہوا تو لونڈی سے کہا اپنا عود لے آ اور جو تجھے یاد ہو وہ گا لونڈی نے عود لیکے گانا شروع کیا ؎

وکنا کغصنی بانۃ لیس واحد	یزول علی الحالات عن رای واحد	تبدل بی خلا فخالت غیرہ	وخلیتہ لما اراد تباعدی
فلوان کفی لم ترد انی ابنتہا	فلم یصحبنہا بعد خمسۃ ساعدی	الا قبح الرحمن کل مماذق	یکون اخاً فی الخصب لافی الشدائد

اوس آدمی نے میری طرف التفات کیا اور کہا کہ تو اسکی مثل کہہ سکتا ہے مینے کہا کہ مین تو اس سے بہتر کہہ سکتا ہون مینے یہ سورت پڑہنا شروع کیا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا الجبال سیرت واذا العشار عطلت وہ رونے لگا جب مین اس آیت پر پہونچا واذا الصحف نشرت تو اوس نے لونڈی سے کہا کہ تو چلی جا تو لوجہ اللہ تعالے آزاد ہے اور جتنی شراب اوسکے ساتہہ تہی سبکو پانی مین ڈالدیا عود کو توڑ ڈالا پہر لوٹکے میرے پاس آیا مجھہ سے معانقہ کیا اور کہا اے میرے بہائی کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالے میری توبہ کو قبول کریگا مینے کہا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین یعنے بیشک اللہ توبہ کرنیوالونکو دوست رکہتا ہے اور دوست رکہتا ہے پاک صاف رہنے والونکو مینے اوسکو فی اللہ اپنا بہائی بنایا اسکے بعد چالیس برس تک مین اور وہ ساتہہ رہے یہانتک کہ اوسکا انتقال ہوگیا مینے اوسے خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا کہ تو کدہر گیا اوسنے کہا کہ جنۃ الماوی کیطرف مین نے کہا کونسی بات سے کہا اس سبب سے کہ تونے مجھپر واذا الصحف نشرت پڑہا ؎

بادر الی التوبۃ الخلصاء مجتہدا	والموت ویحک لم یمہل والیک یدا	فانما المرء فی الدنیا علی خطر	ان لم یکن میتاً فی الیوم مات غدا

..... رضی اللہ عنہا آمین .....

حکایت اسمٰعیل بن عبد اللہ الخزاعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ زمانہ برامکہ مین ایک شخص قوم مہالبہ کا اپنے کسی کام کے لئے بصرے سے آیا جب وہ کام کاج سے فارغ ہوچکا تو بصرے کیطرف چلا اوسکے ہمراہ اوسکا ایک غلام تہا اور ایک لونڈی تہی جب وہ دجلہ مین کشتی پر سوار ہوا تو ناگاہ ایک جوان آدمی صوف کا جبہ پہنے ہاتہہ مین برچہی توشہ دان لئے کہڑا ہوا تہا اسنے ملاح سے کہا کہ کرایہ لیکے بصرے تک مجھے سوار کرلے مہلبی نے اس شخص کو دیکہا تو اوسے اسپر رحم آیا ملاح سے کہا کہ تو کشتی کو کنارے کے قریب کرکے طلل پر اپنے ساتہہ اسکو سوار کرنے ملاح نے اوسکو سوار کرلیا جب صبح کے کہانے کا وقت آیا تو مہلبی نے دسترخوان منگایا اور ملاح سے کہا کہ تو جوان سے کہدے کہ وہ آکے ہمارے ساتہہ کہانا کہالیوے جوان نے آنے سے انکار کیا مہلبی اوسکو بلاتا رہا یہانتک کہ وہ آیا سب نے کہانا کہایا جب فارغ ہوچکے تو جوان اوٹہنے لگا مہلبی نے اوسے منع کیا پہر اوسنے شراب منگائی اور ایک پیالہ پیا پہر ایک پیالہ لونڈی کو دیا اور ایک پیالہ جوان کے روبرو رکہا اسنے انکار کیا تو وہ لونڈی کو پلا دیا اور لونڈی سے کہا جو تجھے یاد ہوسو گا اوسنے غلاف سے عود نکالا اوسکو درست کیا ملایا پہر گایا لونڈی نے جوان سے کہا تو ایسا گاسکتا ہے جوان نے کہا جو اس سے بہتر ہے مین اوسکو خوب کہہ سکتا ہون پہر جوان نے پڑہنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم قل متاع الدنیا قلیل

والآخرة خیر لمن اتقی ولا تظلمون فتیلا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة یہ جوان آدمی خوش آواز تھا مہلبی نے شراب کا پیالہ پانی مین پھینک مارا اور کہا مین گواہی دیتا ہون بیشک یہ اوس سے بہتر ہے جو مینے سنا اسکے سوا اور بھی تجھے یاد ہے جوان نے کہا ہان وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بہم سرادقہا وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب ساءت مرتفقا اس آیت شریف نے مہلبی کے دل مین ایسا اثر کیا کہ اوسنے شراب کا برتن مع شراب کے پانی مین پھینک مارا عود کو توڑ ڈالا پھر کہا اے جوان یہان کوئی نجات کی صورت بھی ہے جوان نے کہا ہان قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم مہلبی نے ایک سخت چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑا لوگون نے اوسے دیکھا تو وہ دنیا سے انتقال کر چکا تھا رحمہ اللہ تعالے یہ شخص مشہور معروف آدمی تھا اوسے اوٹھاکے اوسکے گھر لیگئے لوگ جمع ہوئے مینے کوئی جنازہ نہین دیکھا کہ اوسکی جماعت اس سے بڑھکر ہو رحمہ اللہ تعالے اسمعیل کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی کہ وہ لونڈی جو گاتی تھی اوسنے صوف پر بالون کا کرتا پہنا دن بھر روزہ رکھتی رات بھر کھڑی رہنے لگی چالیس برس تک اوسکی یہی حالت رہی ایک رات پڑھتے پڑھتے اس آیت شریف پر پہونچی جب صبح ہوئی تو اوسکو مرا ہوا پایا رحمہا اللہ تعالے ؛

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین ہم رات کے وقت ایلہ کے کنارے پر جا رہے تھے چاند نکلا ہوا تھا ہمارا گزر ایک لشکری آدمی کے محل پر سے ہوا اوسمین ایک لونڈی عود بجا رہی تھی محل کے قریب ایک فقیر تھا وہ دو کپڑے پہنے ہوئے تھا اوسنے لونڈی کو یہہ دو شعر گاتے ہوئے سنا ؎

فی سبیل الله وحده ؛		کان منزلک یبذل ؛		کل یوم تتلون		غیر هذا لک اجمل	

فقیر چلایا اور لونڈی سے کہا تجھے تیرے بڑے مالک کی قسم ہے تو پھر یہی کہہ یہہ تو میرا حال ہے اللہ تعالے کے ساتھ اتنے مین لونڈی کے مالک نے فقیر کی طرف دیکھا لونڈی سے کہا تو عود کو چھوڑ دے فقیر کیطرف متوجہ ہو وہ تو صوفی ہے لونڈی ان شعرونکو بار بار کہنے لگی اور فقیر کہتا جاتا تھا کہ یہہ میرا حال ہے اللہ تعالے کے ساتھ یہانتک کہ فقیر نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑا مینے اوسے ہلایا تو وہ مر چکا تھا رضی اللہ عنہ مالک محل نے دیکھا تو وہ اوسے اوٹھاکے محل کے اندر لے گیا ہمکو غم ہوا مینے کہا کہ یہہ ناپاک کفن مین اوسے کفنا دے گا مالک محل محل پر چڑھ گیا اور جو کچھہ اوسکے روبرو تھا اوس سبکو توڑ ڈالا مینے کہا کہ اسکے بعد ضرور ہی خیر ہوگی پھر ہم ایلہ کو چلے گئے لوگون کو اس بات کی خبر کی جب صبح ہوئی تو ہم محل کیطرف پھر آئے ناگاہ لوگ ہر طرف سے جنازے کیطرف چلے آتے تھے گویا سارے بصرے مین منادی کر دی گئی یہانتک کہ قاضی اور عمدہ عمدہ لوگ اور لشکری ننگے پاؤن ننگے سر جنازے کے پیچھے جا رہے تھے پھر اوسکو دفن کر دیا جب لوگون نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو صاحب محل نے قاضی جی اور گواہون سے کہا کہ تم گواہ ہو جاؤ جتنی میری لونڈیان ہین وہ سب لوجہ اللہ تعالے آزاد ہین اور سب سامان اسباب زمین جو میری ملک مین ہے وہ فی سبیل اللہ وقف ہے اور میرے صندوق مین چار ہزار اشرفیان ہین وہ بھی فی سبیل اللہ عزوجل ہین پھر جو کپڑے پہنے ہوئے تھا اونکو اوتار کے پھینکدیا فقط پاجامہ رہگیا لوگون نے دو کپڑے اوسے دئے اوسنے ایک کا تہہ باندھا دوسری کو اوڑھ لیا اور سیدھا چلدیا میت سے زیادہ اسپر لوگ رونے لگے ؛

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک وقت نیل کے کنارے پر جا رہا تھا ناگاہ ایک بچھو کو مینے جاتے ہوئے دیکھا مینے پتھر اوٹھایا اوسے مارنا چاہا کہ اوسے مارون وہ جلدی سے بھاگ گیا مین نیل کے کنارے پر ٹھیر گیا اتنے مین ایک مینڈک نکلا بچھو کو دیکھے اوسکی پیٹھہ پر بیٹھہ گیا اور تیرنے لگا یہانتک کہ مینڈک بچھو کو اپنی پیٹھہ پر لادے ہوئے نیل کے دوسری جانب نکلا مین اوسکے پیچھے چلا جاتا تھا جب وہ خشکی مین پہونچا تو مینڈک کی پیٹھہ پر سے اوتر پڑا وہان دیکھا کہ ایک شخص شراب پیئے ہوئے بدمست سو رہا تھا اور ایک اژدہا اوسکی طرف چلا آ رہا تھا تاکہ اوسے کاٹے اتنے مین بچھو جلدی سے اژدہا کیطرف دوڑا اور ایک ڈنک اوسکو ایسا مارا کہ اوسکے زہر سے اژدہا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا مینے اوس آدمی کو جگایا وہ ڈرتا گھبراتا کھڑا ہوا جب اوسنے اژدہے کیطرف دیکھا تو بھاگا

یعنے اوس سے کہا تو خوف نکر خیر اکام تو بنا دیا گیا اور سارا قصہ اوس سے کہا اوسنے سر جھکایا پھر آسمان کیطرف اوٹھایا اور کہا یا رب تو ایسا اوسکے ساتھہ کرتا ہے جو کہ تیری نافرمانی کرتا ہے بھلا جو کوئی تیری اطاعت کرتا ہے تو اوسکے ساتھہ کیا کچھہ کرتا ہوگا قسم ہے تیرے عزت وجلال کی کہ مین اسکے بعد کبھی تیری نافرمانی نکرونگا پھر وہ روتا یہہ شعر پڑہتا چلا گیا ؎

یا راقد اوالجلیل یحرسه	من کل سوء یدب فی الظلم	کیف تنام العیون عن ملك	تاتیك منه کرائم النعم

حکایت فاطمہ بنت احمد شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہا کی بہن کہتی ہین کہ بغداد مین دس جوان آدمی تھے اونکے ساتھہ دس آدمی نوعمر گویہی تھے اونھون نے انمین سے ایک کو کسی کام کے لئے بھیجا اوسنے دیر لگائی یہہ اوسپر خفا ہوئے اتنے مین وہ ہنستا ہوا ہاتھہ مین ایک خربوزہ لئے ہوئے آیا یہہ بولے کہ تونے دیر کی دیر لگائی اور ہنستا ہوا آتا ہے اوسنے کہا کہ مین تمہارے پاس ایک عجوبہ لیکے آیا ہون انھون نے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ بشر رضی اللہ عنہ نے اس خربوزے پر اپنا ہاتھہ رکھدیا سو مینے بیس درہم کو اسے خرید لیا پھر ہر ایک اونمین سے خربوزے کو چومنے آنکھون پر رکھنے لگا ایک شخص نے اونمین سے کہا وہ کیا چیز ہے جسنے بشر رضی اللہ عنہ کو اس مرتبے کو پہونچایا اونھون نے کہا وہ تقوی ہے اوسنے کہا مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین اللہ تعالے کیطرف تائب ہون پھر سب لوگون نے یہی کہا کہتے ہین کہ یہہ لوگ طرطوس کیطرف گئے اور سب کے سب شہید ہوئے رحمہم اللہ تعالے ؛

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مجھے خیال آیا کہ مین رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کرون دیکھون کہ وہ اپنے دعوے مین سچی ہین یا جھوٹی مین اس خیال مین تھا کہ ناگاہ کئی فقیر آئے اونکے مونہہ چاند کی طرح چمکتے تھے مشک کی مثل اونکے بدن سے خوشبو آتی تھی اونھون نے مجھے سلام کیا مینے اونکو سلام کیا مینے پوچھا تم کہانسے آئے کہنے لگے یا سیدی ہمارا عجیب قصہ ہے مینے کہا وہ کیا ہے اونھون نے کہا کہ ہم مالدار سوداگرون کے بیٹے ہین ہم مدتون رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تھے مینے کہا تم وہان کیون گئے تھے اونھون نے کہا کہ ہم اپنے وطن مین تھے ہمکو کھانے پینے کا شغل تھا ہمسے بیان کیا گیا کہ رابعہ عدویہ خوبصورت خوش آواز ہین ہم نے کہا ہم ضرور اونکے پاس جائینگے اونکا گانا سنین گے اونکے حسن کو دیکھین گے پھر ہم اپنے شہر سے نکلے یہانتک کہ ہم اونکے شہر مین پہونچے لوگون نے ہمکو اونکا گھر بتایا اور ذکر کیا کہ اونھون نے توبہ کرلی ہے ایک نے ہم مین سے کہا کہ گو اونکی خوش آوازی اور گانا ہم سے فوت ہوا ہو جاؤ مگر اونکی طرف دیکھنا اور اونکا حسن تو ہم سے فوت نہو پھر ہم نے اپنا لباس بدلا فقرا کا پہنا و اپنا اونکے دروازے پر آئے اونکا دروازہ ٹھونکا پھر ہمین کچھہ خبر نہین مگر ہان اتنا معلوم ہے کہ وہ جلدی سے نکلی آئین ہمارے پاؤن کے درمیان مین لوٹنے لگین اور کہا کہ مجھے تمہاری زیارت سے سعادت نصیب ہوئی ہمنے کہا وہ کیا سعادت ہے جو تمھین نصیب ہوئی اونھون نے کہا کہ ہمارے یہان ایک عورت چالیس برس سے اندہی تھی جبکہ تمنے دروازہ ٹھونکا تو اوسنے کہا آہی وسیدی بحرمت ان لوگون کے جنھون نے دروازہ ٹھونکا تو میری بصارت کو پھیر دے اللہ تعالے نے اوسیوقت اوسکو بینا کردیا جب اونھون نے یہہ بات بیان کی تو ہم ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے ہمنے کہا دیکھتے ہو اللہ تعالے کے لطف کو ہمارے ساتھہ کہ اوسنے ہمارے بھید کو فضیحت نہین کیا پھر جس شخص نے کہ فقرا کے لباس پہننے کا ہمکو مشورہ دیا تھا اوسنے کہا واللہ مین یہہ لباس اپنے بدن سے نہین اوتارونگا اور مین رابعہ کے ہاتھون پر اللہ تعالے کیطرف تائب ہون ہمنے اوس سے کہا کہ ہمنے معصیت پر تیری موافقت کی تو اب طاعت و توبہ پر بھی ہم تیری موافقت کرینگے پھر ہم سبنے اونکے ہاتھون پر توبہ کی اور اپنے مال سے علحدہ ہوکے فقیر ہوگئے جیسا کہ تو دیکھہ رہا ہے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت شیخ احمد قدس اللہ روحہ ایک رات سحر کے وقت کھجورون کے درمیان مین وضو کررہے تھے اتنے مین کئی کشتیان گزرین اونمین کو توال اور ایک گروہ اتباع دیوان واسط کا تھا اور اونکے ساتھہ ایک جماعت مدادین کی تھی اور اونکے پیچھے ایک لشکری آدمی اتباع دیوان سے تھا لشکری نے جبکہ شیخ احمد کو دیکھا تو اوسنے کہا اے شیخ تو ہمارے ساتھہ کھڑا ہو یہہ کھڑے ہوکے اونکے آگے چلے لشکری نے شیخ کو مدادین مین داخل کیا شیخ اونکے ساتھ

چلتے رہے یہانتک کہ ایک گاؤن مین پہونچے اوسکا نام بدریہ تہا صبح کی نماز کے وقت ایک فقیر نے شیخ کو دیکہا وہ چلانے فریاد کرنے لگا اوسکے آس پاس فقرا جمع ہوگئے بہت شور کرنے لگے کشتی کے لوگونکو جب معلوم ہوا کہ یہ شیخ احمد ہین تو اپنے فعل سے گہبرائے پشیمان ہوئے یہ بات اوپر گزری شیخ کے پاس آئے اونکے روبرو کہڑے ہوئے عذر کرنے لگے شیخ نے اونسے فرمایا اے سردار قسم ہے تمہاری زندگی کی سوائے خیر کے اور کچہہ بات نہین ہے ہمنے تمہاری کارروائی کی اور نیکی کمائی اور ہمارا کچہہ ضرر نہوا ہمیشہ رواق مین بیٹہا رہتا ہون کچہہ کام نہین کرتا اور تم کسی کمزور ضعیف کو یا کسی کام والے پیشے والے کو بیگار مین پکڑتے ہو اونکے کامون سے اونکو باز رکہتے ہو اور تم گنہگار ہوتے ہو جب کبہی تمہین کشتی چلانیکی حاجت ہوا کرے تو تم مجہے خبر کردیا کرو تاکہ مین تمہاری مدد کرون یہانتک کہ مین تہک جاؤن تو لوٹ جاؤنگا اونہون نے کہا کہ جو کچہہ ہم سے قصور ہوا ہم اللہ تعالے سے اوسکی مغفرت چاہتے ہین آپ ہم سے توبہ کرائین اور ہم سے راضی ہوجائین شیخ نے اونسے توبہ کرائی اور کہا اللہ تعالے تم سے اور ہم سے راضی ہو پہر اونکے لئے دعا کی اور اونکو رخصت کیا جس لشکری نے کہ شیخ کو بیگار مین پکڑا تہا اوسنے عرض کیا یا سیدی ان لوگون سے تو آپ راضی ہوگئے رہا مین بدبخت خیر سے دور میرا کیا حال ہوگا شیخ نے فرمایا اللہ تعالے تجہہ سے راضی ہو اوسنے عرض کیا یا سیدی آپ مجہہ سے توبہ لین شیخ نے اوس سے توبہ کرائی عہد لیا اور کہا ہمارا رب شاہد ہے کہ ہم دنیا و آخرت مین ایک دوسرے کے بہائی ہین پہر وہ لوگ واسط کیطرف چلے گئے اوس لشکری نے اپنا دنیا اور ملوک کی خدمت و نوکری کو ترک کردیا اور لوٹ کے شیخ احمد رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا ترک نوکری کی شیخ کو اطلاع کی اللہ سبحانہ و تعالے کی عبادت لازم کرلی اور نیک لوگون مین ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ و رضوانہ ٭

۱ خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الفصول و الابواب

اسمین چند فصلین ہین

فصل اول بیان مین عقیدۂ مشائخ عارفین ربانیین مکاشفین و علماء محققین اور ائمہ متقدمین رضی اللہ عنہم

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ تاج عارفین قطب علوم لدنیہ سید طائفۂ صوفیہ امام استاذ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ سے ہمکو روایت کی گئی کہ اونہون نے فرمایا کہ پہلے پہل معتقد حکمت کہ جسکی حاجت ہے وہ یہہ ہے کہ مصنوع اپنے صانع کو پہچانے اور محدث یہہ جانے کہ اوسکا احداث کیونکر ہوا جب یہہ پہچان لیگا تو اوسے خالق کی صفت مخلوق سے اور قدیم کی صفت محدث سے معلوم ہوجائیگی پہر اوسکی دعا کے لئے دلیل ہوگا اوسکے وجوب طاعت کا اقرار کریگا اور جبکہ اپنے مالک کو نہ پہچانے گا تو اسکا بہی معترف نہوگا کہ مستحق ملک کا کون ہے شیخ کبیر عارف باللہ تعالے قطب مقامات معدن کرامات ابومحمد سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ سے کسی نے اللہ سبحانہ کی ذات پاک کا سوال کیا اونہون نے فرمایا اللہ کی ذات علم کے ساتہہ موصوف ہے نہ احاطہ سے اوسکا ادراک ہوتا ہے نہ وہ دنیا مین آنکہون سے نظر آتی ہے اور وہ بحقائق ایمان موجود ہے نہ وہ کسی حد مین ہے نہ کسی شے مین حلول کرتی ہے آخرت مین اوسکو آنکہین دیکہین گی اوسکا ملک اوسکی قدرت ظاہر ہوگی اوسنے اپنی ذات کی معرفت کنہ سے خلق کو حجاب مین رکہا ہے اور اپنی نشانیون سے اپنی ذات پر خلق کو آگاہ فرمایا ہے سو دل تو اوسکو پہچانتے ہین اور عقول اوسکا ادراک نہین کرسکتی مومن آنکہون سے بغیر احاطہ اور

بدون ادراک نہایت کے اوسکی طرف دیکھین گے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ جو شخص اس قول کے الفاظ مین تامل کرے اوسکے لئے یہ قول نہایت حسن وتحقیق وتدقیق مین واقع ہوا ہے شیخ کبیر عارف باللہ لسان حکمت صاحب علوم واحوال وکرامات کثیرہ ابو الفیض ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ توحید کیا ہے فرمایا تو یہ جانے کہ اللہ تعالے کی قدرت اشیا مین بلا مزاج اور اوسکی صنعت اشیا رکے لئے بلا علاج ہے اور ہر چیز کی علت اوسکی صنعت ہے اور اوسکی صنعت کے لئے کوئی علت نہین ہے اور نہ بلند آسمانون مین اور نہ پست زمینون مین اللہ تعالے کے سوا اور کوئی مدبر ہے اور جو کچھ تیرے وہم مین متصور ہو تو اللہ تعالے اوسکے خلاف ہے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول بھی باوجود اختصار کے جامع حسن وتحقیق ہے ایک شخص ذوالنون رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ میرے لئے دعا کرین فرمایا اگر تو ایسا ہے کہ علم غیب مین صدق توحید کے ساتھ تیری تائید کی گئی ہے تو بہت سی دعائین مقبول تیرے لئے سابق ہوچکین ورنہ نداڈوبی ہوئی کو نجات نہین دیتی شیخ کبیر الشان صاحب کرامات ومعارف واسرار ابو الحسین نوری رضی اللہ عنہ نے جبکہ اللہ تعالے کے قرب کا بیان کیا تو یہ فرمایا کہ اللہ تعالے قرب بالذات سے پاک ہے اور وہ حدود واقطار اور نہایت ومقدار سے منزہ ہے نہ کوئی مخلوق اوسکے ساتھ متصل ہے اور نہ کوئی حادث مسبوق اوس سے منفصل ہے قبول وصل وفصل سے صمدیت مبرا ہے سو وہ قرب جو اوسکے وصف مین محال ہے وہ یہ ہے کہ ذوات قریب ہوجاوین اور وہ قرب جو کہ اوسکی نعت مین واجب ہے وہ قرب بالعلم والرویت ہے اور وہ قرب جو اوسکے وصف مین جائز ہے جسکے ساتھ اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے سو یہ قرب فعل باللطف ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہ قول بھی بدیع الحسن والتحقیق ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن شاہین نے مع کے معنی اونسے پوچھے فرمایا کہ مع کے دو معنی ہین ایک یہ کہ اللہ تعالے کی معیت انبیا علیہم السلام کے ساتھ نصرت وحفاظت کے ساتھ ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے انني معكما اسمع وارى دوسرے یہ کہ عام کے ساتھ علم واحاطہ کے ساتھ ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم الآیہ ابن شاہین نے کہا کہ تم سا آدمی اسبات کی اہانت رکھتا ہے کہ وہ ذات کو اللہ عزوجل کی راہ بتاوے یہہ بھی جنید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ جسکے لئے نہ کوئی شبیہ ہے نہ کوئی نظیر وہ کب متصل ہوسکتا ہے اوسکے ساتھ جسکے لئے شبیہ ونظیر ہے بیہات ہذا ظن عجیب لا یلطف اللطیف من حیث لا ادرك ولا وهم ولا احاطة الا اشارة اليقين وتحقيق الايمان اور یہہ بھی فرمایا کہ حق متفرد ہے اوس چیز کے علم کے ساتھ جو کہ ہوگئی اور ہوگی اور اوسکے ساتھ جو کہ نہوگی اگر ہوتی تو کیونکر ہوتی اور یہہ کہا کہ سب مجلسون سے اشرف واعلے فکر کی مجلسین ہین میدان توحید مین اور یہہ بھی کہا کہ توکل عمل قلب اور توحید قول قلب ہے اور یہہ بھی قول اہل اصول کلام کا ہے کہ وہ معنی قائم قلب کے ساتھ ہین معنی امر ونہی وخبر واستخبار سے جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے توحید کا سوال کیا فرمایا يقال افراد الموحد بتحقيق وحدانيته بكمال احديته انه الواحد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد بنفي الاضداد والانداد والاشباه بلا تشبيه ولا تكييف ولا تصوير ولا تمثيل ليس كمثله شئ وهو السميع البصير شیخ کبیر عارف باللہ ابو العباس بن عطار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے نے جبکہ حروف کو پیدا کیا تو اونکو اپنا سر ٹھیرایا پھر جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اونہین اوس سر کو پھیلا دیا اور فرشتون مین سے کسی کے اندر اوسکو نہ پھیلایا وہ حروف آدم علیہ السلام کی زبان پر فنون جریان وفنون لغات کے ساتھ جاری ہوگئے تو اونکو اونکے لئے صور ٹھیرایا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ قول ابن عطار رحمہ اللہ کا صریح اس امر مین ہے کہ حروف مخلوق ہین شیخ کبیر عارف شہیر ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا جل الواحد المعروف قبل الحدود وقبل الحروف یہہ قول بھی صریح ہے اس بات مین کہ قدیم سبحانہ کی ذات کے لئے نہ کوئی حد ہے نہ اوسکے کلمات کے لئے حروف ہین شبلی رضی اللہ عنہ سے کسی نے الرحمن على العرش استوى کے معنی پوچھے فرمایا کہ رحمن ہمیشہ سے ہے اور عرش محدث ہے اور عرش رحمان کے ساتھ مستوی ہوا امام جلیل صاحب مناقب ومجد اثیل سلالۂ نبوت معدن فضائل وعلوم

وفتوت حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص یہہ زعم کرے کہ اللہ سبحانہ کسی چیز مین ہے یا کسی شئے سے ہے یا کسی چیز پر ہے بیشک اوسنے اللہ تعالے کے ساتھہ شرک کیا اسلئے کہ اگر وہ کسی چیز پر ہو تو محمول ہوگا اور جو کسی چیز مین ہو تو محصور ہوگا اور جو کسی چیز سے ہو تو محدث ہوگا اور وہ ان سب باتون سے پاک ہے شیخ عارف جعفر بن نصیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ استوا کے معنی کیا ہین کہا کہ اوسکا علم ہر چیز کے ساتھہ مستوی ہے سو کوئی چیز کسی چیز سے اوسکی طرف زیادہ قریب نہین ہے بہت سے ائمہ کبار عارفین اہل انوار اور اصولیین نظار نے یہہ کہا کہ استولی کے معنی استولی ہین جیسا کہ شاعر نے کہا ؎

قد استوی بشر علی العراق	من غیر سیف ودم مھراق

اسکے سوا اور بہت سی تاویلین استوا کے معنی مین ذکر کی ہین جنکے بیان مین طول ہے شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ تم عرشی ہو یا کرسی اونہون نے فرمایا کہ طینت نوار ضی ہے اور نفس سماوی اور قلب عرشی اور روح کرسی اور سر مع اللہ ہے بلا این آمام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ قول صریح ہے نفی جہت مین خالق جہات سے جو کہ حرکات وسکنات وسائر سمات مخلوقات سے منزہ ہے شیخ عارف واعظ لسان حکمت یحیی بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ تم اللہ تعالے سے ہمکو خبر دو اونہون نے کہا کہ وہ واحد ہے کہا گیا کہ وہ کسطرح ہے کہا کہ ملک قادر ہے پھر پوچھا کہ وہ کہان ہے کہا کہ وہ گمان مین ہے سائل نے کہا کہ تم سے مینے اسکا سوال نہین کیا اونہون نے کہا کہ جو اسکے سوا ہے وہ مخلوق کی صفت ہے رہی اوسکی صفت سو وہ مین تجھے بتا چکا شیخ کبیر عارف استاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک صوفی سے کسی نے کہا کہ این اللہ یعنی اللہ تعالے کہان ہے اونہون نے کہا اسحقک اللہ یعنی اللہ تعالے تجھے ہلاک کرے تطلب مع العکین این محمد بن محبوب شیخ عارف ابو عثمان مغربی کے خادم کہتے ہین کہ شیخ نے مجھسے فرمایا اے محمد اگر کوئی تجھسے کہے کہ تیرا معبود کہان ہے تو تو کیا کہیگا مینے کہا مین یہہ کہونگا کہ جہان وہ ہمیشہ سے ہے شیخ نے کہا اگر وہ پوچھے کہ ازل مین کہان تھا تو تو کیا جواب دیگا مینے کہا مین یہہ کہونگا کہ وہ اب بھی وہین ہے یعنی وہ جیسا تھا اور مکان نہین ہے سو وہ اب بھی اوسی حال پر ہے جسپر پہلے تھا شیخ نے میری بات کو پسند فرمایا اور اپنا کرتا اوتار کے مجھے عنایت فرمایا شیخ ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حدیث جہت کا مین کچھہ معتقد تھا جب مین بغداد مین آیا تو وہ بات میرے دل سے زائل ہوگئی مینے اپنے اصحاب کو جو کہ مکے مین تھے یہہ لکھہ بھیجا کہ مین اب از سر نو مسلمان ہوا استاذ امام ابو اسحق اسفرائنی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب مین بغداد مین آیا تو جامع مسجد نیسابور مین مسئلہ روح کا درس کرتا تھا اور اس قول کی شرح کرتا تھا کہ روح مخلوق ہے اور شیخ ابو القاسم نصر آبادی ہم سے دور بیٹھے ہوئے ہمارا کلام سنتے تھے تھوڑے دن کے بعد اونکا گزر ہمارے حلقے پر ہوا تو اونہون نے مجھ فقیر سے کہا کہ مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ مین اس شخص کے ہاتھہ پر مسلمان ہوا اور میری طرف اشارہ کیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ بات جو امام ابو القاسم نے کہی تواضع و انصاف اور حق کیطرف رجوع ہے اور اتقا رہے باوجود اپنی جلالت شان کے اسلئے کہ وہ شیخ وقت تھے اسیطرح شیخ ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انصاف کیا یہہ سب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہہ لوگ حفظ نفسیہ سے پاک اور صفات زکیہ کے ساتھہ متصف تھے حضرت قدس کے اہل تھے شیخ جلیل عارف نبیل ابو بکر واسطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین احساث فرمائی اللہ سبحانہ نے کوئی چیز کہ وہ روح سے بڑھکر مکرم ہو اس قول سے صریح یہہ بات معلوم ہوئی کہ روح مخلوق ہے شیخ کبیر عارف ربانی ابو القاسم نصر آبادی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہے اور اوسکا ذکر کرنا تجھکو اور اوسکی رحمت ومحبت تیرے لیے یہہ اوسکے باقی رہنے سے باقی ہے سو جو چیز کہ اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہو اور وہ چیز کہ اوسکے باقی رہنے سے باقی ہو ان دونون مین بڑا فرق ہے یہہ قول غایت تحقیق مین واقع ہوا ہے اسلئے کہ مذہب اہل حق کا یہہ ہے کہ ذات قدیم کی صفات اوسکے باقی رہنے سے باقی ہین اور اوسکے افعال اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہین سو اللہ تعالے عالم بعلم قادر بقدرت مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر بصر حی بحیات باقی ببقا رہے اور یہہ صفات

اور انکے سوا اور سب صفات اوسکی ذات کی بقا سے باقی ہین ازلًا و ابدًا رہے اوسکے افعال جیسے جنت و نار وغیرہ سو نہیں اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہین معتزلہ نے صفات مین خلاف کیا اور یون کہا کہ عالم بغیر علم قادر بغیر قدرت باقی بغیر بقا رہے اور اسیطرح اور باقی صفات اور فلاسفہ نے اون افعال مین خلاف کیا جو کہ تحت قدرت واقع ہین آذرعم کیا کہ وہ قدیم ہین انکے قول کی بنا پر یہ بات لازم آتی ہے کہ عالم کو قدیم کہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا شیخ عارف صاحب کرامات و معارف و مواہب و لطائف ابو اسحق ابراہیم بن محمد خواص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ مین ایک شخص کے پاس پہونچا اوسکو شیطان نے پچھاڑا تھا مینے اوسکے کان مین اذان دینا شروع کیا شیطان نے اوسکے پیٹ مین سے مجھے پکارا کہ تو مجھے چھوڑ دے کہ مین اسکو قتل کرون اسلئے کہ یہ کہتا ہے قرآن مخلوق ہے استاذ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بعض علما سے کسی نے پوچھا کہ توحید کیا ہے اونہون نے کہا کہ توحید یقین ہے سائل نے کہا کہ آپ مجھ سے بیان کرین کہ وہ کیا ہے اونہون نے کہا وہ یہ ہے کہ تو جان لے کہ خلق کی حرکات و سکون اللہ وحدہ لاشریک کا فعل ہے جب تو اس بات کو پہچان گیا تو بیشک تو نے اوسکی توحید کی شیخ کبیر عارف ربانی ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ سے کسی نے توحید کا سوال کیا اونہون نے فرمایا وہ یہ ہے کہ مفارقت تعطیل کی اثبات کے ساتھ دل مستقیم ہو جاوے اور تشبیہ کے انکار کے ساتھ اور توحید ایک کلمہ ہین ہے اوہام و افکار جو کچھ تصور کرین اللہ سبحانہ و تعالے اوسکے خلاف ہے اسلئے کہ اوس نے ارشاد فرمایا لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ ان قولونکو امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ مشہور مین ذکر فرمایا ہے سوائے چند الفاظ کے کہ اونکو انکے سوا بعض ائمہ عارفین نے روایت کیا ہے پہر یہ قول اوسی پر دلالت کرتے ہین جسکو امام قشیری نے ذکر کیا ہے آخر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جان لو اللہ تعالے تمپر رحم کرے کہ اس طائفہ کے شیوخ نے اپنے طریقے کے قواعد کو ایسے اصول پر بنا کیا ہے جو کہ توحید مین صحیح ہین اور اپنے عقائد کو بدعتون سے بچایا ہے اور جس توحید پر کہ سلف صالح و اہل سنت کو پایا ہے اوسی کا پرتو کیا سو اوسمین نہ تمثیل ہے نہ تعطیل جو حق قدم ہے اوسکو پہچان لیا اور جو عدم سے موجود ہوا اوسکی صفت کو بھی خوب سمجھ لیا اسی لئے سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توحید قدم سے حدث کو علیحدہ کرنا ہے اور اصول عقائد کو دلائل واضحہ اور شواہد لائحہ سے محکم و مضبوط کیا ہے جیسا کہ شیخ ابو محمد جریری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص علم توحید پر کسی شاہد کے ساتھ اوسکے شواہد سے واقف نہوگا تو دہوکے کا پاؤن ہلاکت کے گڑہے مین اوسکو پہسلا دیگا مراد اونکی اس قول سے یہ ہے کہ جو شخص اپنے دل کو تقلید کیطرف مائل کریگا اور دلائل توحید مین غور و فکر کریگا تو وہ راہ نجات سے کنارہ کرکے ہلاکت کی قید مین پڑیگا استاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص انکے الفاظ مین تامل کرے انکے کلام کو سوچے تو وہ انکے اقوال مجموع و متفرقات مین ایسی بات پائیگا جسکے تامل سے اوسکو وثوق ہوگا کہ قوم نے تحقیق مین قصور نہین کیا اور وہ طلب و جستجو مین کسیطرح کا فتور اس طریق کے شیوخ نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ و تعالے موجود قدیم واحد حکیم قادر علیم قاہر رحیم مرید سمیع مجید رفیع متکلم بصیر متکبر قدیر حی احد باقی صمد ہے نہ اوسنے کسیکو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور وہ عالم بعلم قادر بقدرت مرید بارادہ سمیع بسمع بصیر بہ بصر متکلم بہ کلام حی بحیات باقی بقا رہے اوسکے دو ہاتھ ہین یہ دونون اوسکی صفتین ہین بنا بر تخصیص جو چاہتا ہے انسے پیدا کرتا ہے اور اوسکے لئے مونہہ ہے اور اوسکی صفات ذات اوسکی ذات کے ساتھ خاص ہین یہ نہین کہا جاتا کہ وہ صفتین وہی ہین اور نہ وہ اوسکی غیر ہین بلکہ وہ صفات ازلیہ نعوت سرمدیہ ہین اور وہ احدی الذات ہے یعنی اوسکی ذات نہ وہ معلومات سے کسی چیز کے مشابہ نہ مخلوقات سے کوئی چیز اوسکے مشابہ نہ وہ جسم ہے نہ جوہر نہ اوسکی صفتین عرض نہ اوہام مین اوسکا تصور ہوسکے نہ عقول مین اونکا اندازہ آسکے نہ اوسکے لئے کوئی جہت و مکان نہ اوسپر جاری ہو کوئی وقت و زمان نہ اوسکے وصف مین کوئی زیادتی جائز ہے نہ کسیطرح کا نقصان نہ اوسکی کوئی ہیئت خاص ہے نہ قدر نہ اوسکو کوئی نہایت قطع کرے نہ کوئی حد نہ کوئی حادث اوسمین حلول کرے نہ کوئی باعث فعل پر اوسکو مستعد کرے نہ اوسپر کوئی کون جائز ہے نہ کون نہ کوئی مدد اوسکی نصرت کرے نہ کوئی عون نہ کوئی مقدور اوسکی قدرت سے خارج ہو نہ کوئی مفطور یعنی مخلوق اوسکے حکم سے منفک ہو نہ اوسکے علم سے کوئی معلوم غائب ہو نہ اوسکے فعل پر اوسکو کسیطرح کی ملامت ہو کہ کیون کرتا ہے کیا کرتا ہے نہ اوسکے لئے یہ کہا جاوے کہ کہان ہے کس جگہ ہے کیونکر ہے

نہ اوسکے وجود کی ابتدا پوچھی جاے یون کہین کہ کب تہا نہ اوسکے بقا کی انتہا کیجاے یون کہین کہ وہ مدت و زمان کو پیدا کر چکا جو وہ کام کرے نہ کہین کہ اوس نے کیون کیا اسواسطے کہ اوسکے افعال کے لئے کوئی علت نہین ہے نہ یہہ کہا جاے کہ وہ کیا ہے اسلئے کہ اوسکی کوئی جنس نہین کہ کسی نشانی کیوجہ سے اوسکے اشکال سے تمیز ہوجاے اوسکو دیکہین گے نہ مقابلہ و مماثلت سے وہ صنعت کرتا ہے نہ مباشرت و مزاولت سے اوسکے لئے اسماء حسنیٰ اور صفات علیا ہین کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اوسکے حکم کے لئے بندے ذلیل و فرمانبردار ہین نہین جاری ہوتا اوسکی سلطنت مین مگر جو وہ چاہے اور نہین ہوتا اوسکی ملک مین مگر وہ جسکے ساتہہ اوسکی قضا سابق ہوچکی حادثات سے جسکو اوسنے جانا کہ ہووے اوسنے ارادہ کیا ہے کہ وہ ہووے اور جسکو اوسنے جانا کہ نہووے اور وہ اوس قسم سے ہے کہ ہوسکتا ہے تو اوسنے ارادہ کیا ہے کہ وہ نہووے بندون کے کسب خیر و شر سبکا خالق ہے اعیان و آثار قلیل و کثیر جو کچہہ کہ عالم مین ہین اونکا مبدع ہے رسولونکو امتون کیطرف بہیجنے والا ہے بدون اسکے کہ یہہ اوسپر واجب ہو مخلوق سے عبادت لینے والا ہے انبیاء علیہم السلام کی زبان پر ایسی حجتون کے ساتہہ کہ اوسمین کسیکو نہین پہونچتا کہ اوسکو ملامت کرے اعتراض کرے اندہا ہے سردار ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدد کرنیوالا ہے کھلے معجزون اور روشن آیتون کے ساتہہ جنکے ساتہہ عذر دور کر دیا اور یقین و ذکر کو ظاہر کر دیا ہیضۂ اسلام کی حفاظت کرنیوالا ہے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اونکے خلفا سے جنہون حق کی حراست و نصرت کرنیوالا ہے دین کی حجتون کے ساتہہ جنکو اپنے اولیاء کی زبانون پر ظاہر کرتا ہے ملت حنیفیہ کو اس سے بچایا ہے کہ وہ گمراہی پر مجتمع ہو جن دلیلونکو کہ قائم کیا ہے اونسے مادۂ باطل کو قطع کیا ہے نصرت دین کا وعدہ جو اس قول مین فرمایا ہے لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اوسکو پورا کیا یہہ سب امور جو لکہے گئے شیوخ طریق کے کلام متفرق و مجموع اور اونکے مصنفات توحید مین اونپر دلالت کرتے ہین امام استاذ ابوالقاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہہ مقالات اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ مشائخ صوفیہ کے عقائد مسائل اصول مین اقوال اہل حق کے موافق ہین ہم نے اسی مقدار پر اقتصار کیا اس خوف سے کہ ہمنے جو اختصار کا ارادہ کیا ہے اوس سے خارج نہ ہوجاوین تمام ہوا اونکا کلام شیخ امام ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم خبری[۵۱] فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس طریقے کے ایمہ اور سادات شیوخ صوفیۂ اولی الحقیقہ نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ سارا عالم مع اوسکے جواہر و اعراض و اجسام لطیف و کثیف کے حادث ہے سواے اللہ عزوجل کے جو کچہہ کہ موجود ہے اسیکو عالم کہتے ہین یہی عالم کے معنی ہین اور عالم اپنے وجود مین محدث مخصص کیطرف محتاج ہے جسنے اوسکا احداث کیا اور وجود جائز کے ساتہہ اوسکو خاص فرمایا اور بیشک اوسکا محدث اللہ تعالے ہے کہ جسکے سوا کوئی اور معبود نہین اور ازلاً و ابداً صفات واجبہ کے ساتہہ موصوف ہے اور اوسکی صفات کے تین مرتبے ہین پہلا مرتبہ صفات نفسیہ ہین وہ یہہ ہے کہ بیشک اللہ تعالے موجود قدیم واحد قیوم احد فرد قائم بنفسہ ہے نہ وہ کسی چیز کے مشابہ نہ کوئی چیز اوسکے مشابہ دوسرا مرتبہ صفات معنویہ ہین وہ یہہ ہے کہ بیشک اللہ تعالے حی بحیات عالم بعلم قادر بقدرت مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر باقی ببقاء لم یزل و لایزال ہے اور یہہ صفات مثل ذات کے معانی قدیمہ ہین اللہ تعالے کی ذات کے ساتہہ قائم ہین انمین یہہ نہین کہا جاتا کہ یہہ وہی ہین اور نہ یہہ کہا جاتا کہ اوسکے غیر ہین ان مین سے کوئی صفت اوسکے ماسوا کی صفات مین سے کسی صفت کے ساتہہ مشابہ نہین تیسرا مرتبہ صفات فعلیہ ہین جو کہ صفات معنویہ کیطرف مستند ہین موافق اوسکے کہ کتب منزلہ مین وارد ہوئے ہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زبانین اونکے ساتہہ جاری ہوئی ہین یہہ سب اس بنا پر ہے جسپر اونکے اقوال متفرق و مجموع اونکے مصنفات توحید مین دلالت کرتے ہین اور اس بنا پر کہ اونہون نے قواعد عقائد کو نہایت صحیح اصول و بغایت واضح طریق پر بنا کیا ہے جو کہ تشبیہ و تمثیل و نفی و تعطیل سے پاک و صاف ہے اسلئے کہ جو حق قدم تہا اوسکو پہچانا اور جو عدم سے حادث ہوا اوسکی صفت کو خوب سمجہہ لیا تمام ہوا کلام خبری رحمہ اللہ کا ؛

عقیدۂ شیخ امام محقق سالک ناسک عارف باللہ تعالے شیخ شیوخ اسلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ ؛

[۵۱] بیچ ونیا مجمد و مکون یا سعوق ذکر اہ صحیح

بسم الله الرحمن الرحيم — الله — من الرحيم

الله لا اله الا هو لا ضد له ولا ند له ولا شبيه له ولا مثل له ولا ولد له ولا والد له ولا وزير له ولا نظير له ولا تدركه عظمته الاوهام ولا تبلغ شأو كبريائه الافهام ولا يعتري ذاته المقدسة التاثر والآلام والتغير والاستقام والسنة والمنام والافتراق والانتظام جل عما يحل به الوسواس وعظم عما تكتنفه الحواس وكبر عما يحكم به القياس لا يصوره خيال ولا يشاكله مثال ولا ينوبه زوال ولا يشوبه انتقال لا يلحقه فكر ولا يحصره ذكر قيوم ازلي حي سرمدي لا تحد ازليته بمتى ولا تقيد ابديته بحتى لا يطلق عليه التعيين ولا يتطرق اليه التأيين ان قلت اين فقد سبق المكان وان قلت متى فقد تقدم الزمان وان قلت كيف فقد جاوز الاشباه والامثال والاقران وان طلبت الدليل فقد غلب الخبر العيان وان رمت البيان فذرات الكائنات بيان وبرهان اول آخر ظاهر باطن تناهت الاوائل والاواخر في ازليته وابديته تفرد فلا ازل بنعت العظمة والجلالة قبل الكون والمكان والدهور والازمان والحين والاوان فالمكان جواهر واجسام خلقها والدهر اوقات وازمان قدرها كل ذلك موسوم بالحدث عرفنا المكان والزمان بتعريفه ايانا ولو شاء كوّننا ولم نعرف زمانا ولا مكانا وكوننا في المكان ولو شاء كوننا ولا مكان علمنا بانا لا نكون الا في مكان من قضايا عقلنا وهذه القضايا هيأها لنا نعقل بها المعقول ونعلم بها المعلوم ولو شاء هيأ لنا غيرها فتنا فعوالم قدرته غير محصورة وغرائب مشيئته غير منكورة وما نحن فيه من العالم بما نحن فيه من العقل والعلم عالم من عوالمه ولا يستبعد قولي لو شاء كوننا في غير مكان فقد لون المكان لا في مكان اذ لو كان في مكان لتسلسل ثم لا تحصر القدرة بعقلك اذ العقل قوته ان يحصر الحكمة فاما القدرة فلا يحصرها فتحدث عن الحصر ولا حرج ومن هذا الاساس تمشت القدرة وثبتت الامور الاخروية وعلمها من علمها وانكرها من عجز عقله عن ادراكها فمن يكون المكان والمكون فيه والزمان والمقدر فيه عالما من عوالمه ويسيرا من عظيم قدرته كيف يحصره الزمان والمكان فما اظهر في عالم الملك والشهادة عالم الحكمة والعقل الموهوب لنا الذي نتصرف فيه موكل بهذا العالم وهذا العالم من العرش الى الثرى مع العقل الذي فيه وعقله وعلمه وقسمه اجساما وجواهر واعراضا عالم من عوالمه يصور العالم وكل ما حواه وهو العالم الذي عقله العقلاء بما فيه من الارض والسماء والماء والنار والهواء والعرش والكرسي والجن والانس والافلاك والاملاك والالوان والاكوان والاجرام والاصطكاك والشمس والقمر والنجوم الى اعماق اطباق التخوم بالنسبة الى العظمة الالهية اقل واحقر من خردلة بالنسبة الى جميع العالم فمرغ بالك عند ذلك من قياسك انه سبحانه وتعالى داخل العالم او خارجه فما احقرك واحقر علمك فلو فتحت عين بصيرتك استحييت من قياسك وفكرك ووهمك وخيالك ايها المحدود المحصور لا ينتج فكرك الا حدودا محصورا وايها المحيط به الجهات لا يحكم عملك الا بالجهات فالجهات من جملة العالم وقد علمت نسبته الى عظمة الله فتبارك الله رب العالمين امام يافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ کلام شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ کا ہے اونکے عقیدے سے مینے اس قدر پر اقتصار کیا اسلئے کہ اوسکے پورے ذکر کرنے میں طول ہے ؛

عقیدۂ شیخ جلیل امام جلیل شرف عارفین امام معرفین قدوۂ مراوین سر عباد اللہ المریدین عالی المقامات غالی الکرامات الحسیب النسیب ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرشی ہاشمی قدس اللہ تعالیٰ روحہ و نور ضریحہ ونفعنا والمسلمین ببرکتہ آمین یہ ایسا عمدہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ مشائخ عارفین محققین اور علماء راسخین متقین اہل سنت سے

اسپر واقف ہوئے اونہون نے

اسکی فضیلت پر اجماع کیا

بسم الله الرحمن الرحيم

قال رضی اللہ عنہ وارضاہ

الحمد للہ الذی تقدست عن سمۃ الحدث ذاتہ وتنزھت عن التشبیہ بالمحدثات صفاتہ ودلت علی وجودہ محدثاتہ وشھدت بوحدانیتہ ایاتہ الاول الذی لا بدایۃ لازلیتہ الآخر الذی لا نھایۃ لسرمدیتہ الظاھر الذی لا شک فیہ الباطن الذی لیس لہ شبیہ الحی الذی لا یموت ولا یفنی القادر الذی لا یعجز ولا یعیا المرید الذی اضل وھدی وافقر واغنی السمیع الذی یسمع السر واخفی البصیر الذی یدرک دبیب النمل علی الصفا العالم الذی لا یضل ولا ینسی المتکلم الذی لا یشبہ کلامہ کلام موسی کلم موسی بکلامہ القدیم المنزہ عن التاخیر و التقدیم لا بصوت یقرع ولا بنداء یسمع ولا بحروف ترجع کل الحروف والاصوات والنداء محدثۃ بالنھایۃ والابتداء جل ربنا وعلا وتبارک وتعالی لہ العظمۃ والکبریاء ولہ القدرۃ والثناء ولہ الاسماء الحسنی والصفات العلی حیاتہ لیس لھا بدایۃ فالبدایۃ بالعدم مسبوقۃ قدرتہ لیست لھا نھایۃ فالنھایۃ بالتخصیص مخلوقۃ ارادتہ لیست بحادثۃ فالحادثۃ بالاضداد مطروقۃ سمعہ لیس بجارحۃ فالجارحۃ مخروقۃ بصرہ لیس بحدقۃ فالحدقۃ مشقوقۃ علمہ لیس بکسبی فالکسب بالتامل والاستدلال یعلم ولا یضطر فالضرورۃ علی الارادۃ والالزام تلزم کلامہ لیس بصوت فالاصوات توجد وتعدم ولا بحروف فالحروف توخر وتقدم جل ربنا عن التشبیہ بخلقہ وکل خلقہ جل عن الفناء لم یزل بلا حدود ولا نعوت ھو القدیم الاول والدائم الابدی الذی لیس لذاتہ قدم ولا لوجودہ حد ولا لامدہ سند ولا لہ قبل ولا بعد لیس بموجود فالوجود یعتریہ ولا بعرض فالعرض یستحیلہ البقاء موصوف ولا بجسم فالجسم بالجھۃ محفوف ھو خالق الاجسام والنفوس وراز ق اھل الجود والبوس ومقدر السعود والنحوس ومدبر الافلاک والشموس ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس علی العرش استوی من غیر تمکن ولا جلوس لا العرش لہ من قبل القرار ولا التمکن من جھۃ الاستقرار العرش لحدہ ومقدارہ والرب لا تدرکہ الابصار العرش تکیفہ خواطر العقول وتصفہ بالعرض والطول وھو مع ذلک محمول والقدیم لا یحول ولا یزول العرش بنفسہ ھو المکان ولجوانبہ وارکان وکان اللہ ولا مکان وھو الآن علی ما علیہ کان لیس لہ تحت فیقلہ ولا فوق فیظلہ ولا جوانب فتقلہ ولا امام فیحدہ ولا خلف فیسندہ جل عن التحدید والتکییف والتقدیر والتالیف والتغییر والتصویر والتشبیہ والنظیر لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد البشیر النذیر السراج المنیر وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا ؛

امام یافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مینے جو یہہ سب ذکر کیا یہہ عقیدہ ہے شیوخ عارفین اولیاء مقربین اہل علوم لدنیہ وانوار ساطعہ کا اور عقیدہ ہے ائمہ عالمین نظار محققین اہل حجج قویہ وبراہین واطعہ کا اور یہہ دونون فریق اسقدر ہین کہ اونکا شمار نہین ہوسکتا اور نہ اونکی بزرگی مجہول ہے مینے فریق اول سے تو ایک جماعت کا ذکر کردیا رہے فریق ثانی سو اونکے عقائد معروف غیر مجہول ہین اور وہ عقائد اونکے مصنفات مین مذکور اور اونکے فضائل علم ودین مین مشہور ہین جیسے امام ابوالحسن اشعری امام ابواسحق اسفرائنی امام ابوبکر باقلانی امام ابوبکر بن فورک امام ابوالمعالی امام الحرمین امام حجۃ الاسلام ابوحامد غزالی امام فخر الدین رازی امام ناصر الدین بیضاوی امام عز الدین بن عبدالسلام امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہم ان دس ائمہ کے سوا اور بے گنتی علماء امت سلف وخلف اہل سنت سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن بعض نے تاویل ظواہر مین کلام کیا اور بعض نے خلاف ظواہر کا اعتقاد کیا اور تاویل مین کلام نہین کیا جن علماء سے یہہ بات حکایت کیگئی ہے اونمین سے ایک امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ ہین باوجود اسکے کہ یہہ منجملہ محدثین عارفین وفقہاء فاضلین ورعین زاہدین جامعین بین العلم والدین کے تھے انہون نے شرح مسلم مین اس حدیث کے تحت مین اسکی حکایت کی ہے یہہ حدیث وہ ہے جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ینزل ربنا الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ الحدیث امام نووی فرماتے ہین کہ یہہ حدیث احادیث صفات سے ہے علماکے اسمین دو مذہب مشہور ہین اور مختصر دون دونون مذہبون کا یہہ کہ اونمین سے ایک اور وہ مذہب جمہور سلف اور بعض متکلمین کا ہے یہہ ہے کہ ایمان لاوے کہ یہہ صفات حق ہین علی مایلیق باللہ سبحانہ وتعالے اور اسکا ظاہر جو ہمارے حق مین متعارف ہے وہ مراد نہین ہے اور اونکی تاویل مین ہم کلام نہین کرتے باوجود اسکے کہ ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ اللہ تعالے صفات مخلوق اور انتقال اور حرکات اور سائر سمات خلق سے منزہ ہے دوسرا مذہب اکثر متکلمین اور ایک جماعت کا ہے سلف سے اور امام مالک واوزاعی رضی اللہ عنہما سے اوسکی حکایت کی گئی ہے وہ یہہ ہے کہ بحسب موقع اونکی تاویل کیجاوے ایسے طور پر جو کہ اللہ تعالے کے لائق ہو سو اس مذہب کی بنا پر اس حدیث کی دو تاویلین کی ہین انمین سے ایک تاویل امام مالک بن انس وغیرہ کی ہے وہ کہتے ہین اسکے معنی یہہ ہین کہ اللہ تبارک وتعالے کی رحمت اور اوسکا امر اوترتا ہے یا اوسکے فرشتے اوترتے ہین جیسا کہتے ہین کہ سلطان نے ایسا کیا جبکہ اوسکے حکم سے اوسکے اتباع اوس کام کو کرتے ہین دوسری تاویل بطور استعارہ ہے معنی یہہ ہین کہ اجابت ولطف کے ساتھہ دعاکرنیوالے پر متوجہ ہوتا ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام نووی رحمہ اللہ کا امام حجۃ الاسلام ابوحامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عارف پر جاہل کو ہدایت کرنا نہایت سہل ہے اوس سے یون کہے کہ اگر مراد یہہ ہے کہ سمار دنیا کیطرف نزول اسلئے ہوتا ہے کہ وہ ہمکو سناوے تو ہمنے نہین سنا پھر نزول مین کچھہ بھی فائدہ نہین اور یہہ بھی فرمایا کہ استوا عرش پر بطریق قہر واستیلا ہے جیسا کہ انکے سوا اور ایمہ نے کہا فرمایا کہ اہل حق اس تاویل کیطرف مضطر ہوئے جسطرح اہل باطل اس قول کی تاویل کیطرف مضطر ہوئے وھو معکم اینما کنتم اسلئے کہ یہہ بالاتفاق احاطہ وعلم پر محمول ہے اور یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن قدرت وقہر پر محمول ہے اور یہہ قول الحجر الاسود یمین اللہ فی ارضہ تشریف واکرام پر محمول ہے اسلئے کہ اگر یہہ اپنے ظاہر پر چھوڑا جاوے تو اس سے محال لازم آئیگا پس اسیطرح اگر استوا استقرار وتمکن پر ترک کیا جاوے تو اس سے لازم آئیگا کہ متمکن جسم حماس عرش کے ساتھہ ہو یا تو اوسکی مثل یا اوس سے بڑا یا چھوٹا اور یہہ محال ہے اور جو چیز کہ محال کیطرف اوّدی ہو وہ محال ہے تعالی اللہ عن ذلک المقال امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ قول امام حجۃ الاسلام کا مثل قول اونکے شیخ ابوالمعالی امام الحرمین رضی اللہ عنہ کے ہے اونہون نے یون کہا کہ اگر وہ کہین تمہین کون چیز ظاہر کی تاویل پر باعث ہوئی تو ہم کہین گے وہ چیز باعث ہوئی جسنے تمہین مستعد کیا تاویل ظاہر پر ان قولون مین وھو معکم اینما کنتم اور حدیث قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن اور حدیث الحجر الاسود یمین اللہ فی ارضہ یعنی جس چیز نے ان اقوال کی تاویل کیطرف تمکو مجبور کیا اسلئے کہ انکا ظاہر عقلاً محال ہے اوسی چیز نے انکے غیر کی تاویل کی طرف ہمکو مجبور کیا اسلئے کہ اوسکا ظاہر بھی عقل مین محال ہے جس سے ہمنے اللہ عزوجل کو پہچانا اور جسکے سبب سے تعلق تکلیف کا ہوا کیونکہ اعتقاد خلوا ہر سے تجسیم وحدوث وغیرہ لازم آتا ہے یہہ نقص سمات مخلوقین سے ہے اور خالق ملک قدوس پر جائز نہین جو کہ جلال وکمال کے ساتھہ موصوف ہے اور اوسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور نظیر ومثال سے پاک ہے امام الحرمین رضی اللہ عنہ سے بغداد مین کسی نے پوچھا کیا باری سبحانہ عرش پر ہے اونہون نے جواب دیا کہ اوسنے تو عرش کو ایک موتی سے پیدا کیا اور وہ بہ نسبت اوسکی قدرت کے ایک ذرے سے بھی نہایت کم ہے پھر وہ کیونکر اوسکا مستقر ہونے لگا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ انہون نے بہت عمدہ مختصر مسکت جواب دیا عرش اگرچہ ساری مخلوقات سے بڑا ہے پھر بھی وہ خالق عزوجل کی عظمت کے مقابلے مین کچھہ چیز نہین امام مفتی انام عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ نے اپنے عقیدۂ جلیلۂ نفیۂ جمیلہ مین اعتقاد اہل حق کا مسائل اصول مین ذکر کیا معقول ومنقول کے دلائل سے اوسکو ثابت کیا اسکے بعد فرمایا کہ یہ اشعری رحمہ اللہ اور سلف اور اہل طریقت وحقیقت کے اعتقاد سے بطور اجمال ہے اسکی نسبت تفصیل واضح کیطرف ایسی ہے جیسے قطرے کی نسبت دریاے زخار کیطرف امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ اہل طریقت وحقیقت سے مراد صوفیہ ہین وعقیدہ

مشہور و معروفہ بالفضیلۃ بحسن التصرف فی العلوم و بجابۃ الفروسیۃ فی میدان مبارزۃ الخصوم عقیدۂ قدسیہ امام غزالی رضی اللہ عنہ کا جامع صراحت و فصاحت ہے اوسکی ترکیب عجیب و اسلوب غریب ہے تھوڑے لفظون اور عمدہ عبارت مین بہت سے فوائد ہین اوسکے براہین قاطعہ ہین اسکے سوا اوسمین اور محاسن فائقہ معانی رائقہ ہین یہ دونون عقیدے علماء فاضلین کے عمدہ عقائد مین سے ہین انکے سوا دو عقیدے اور اولیاء عارفین کے عمدہ عقائد سے ہین ایک تو شیخ ابو عبد اللہ قرشی کا عقیدہ اور دوسرا عقیدہ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہم کا یہ سب جو مینے اس فصل مین ذکر کیا یہ عقیدہ ہے ہمارے ایمہ کا اولیاء و علماء رضی اللہ عنہم سے اور یہ مذہب ہے سلف و خلف اہل سنت کا اس باب مین ہمارے ایمہ نے بڑی بڑی کتابین مبسوط و مختصر تصنیف کی ہین اور یہ کتب معروف و مشہور ہین اونمین دلائل قاطعہ اور براہین ظاہرہ معقولات و منقولات کے قائم کئے ہین اس کتاب مین اونکے بیان کرنے کی گنجائش نہین ہے بلکہ کثرت طعن و مجادلات اسکے لائق نہین کیونکہ یہ کتاب تو اس لئے بنائی گئی ہے کہ ترقیق و تشویق ہو یعنی دل نرم ہو اوسمین رقت پیدا ہو عبادت کا شوق ہو لیکن جبکہ مینے اپنے ایمہ کے عقائد کو ذکر کیا تو مین اونکے ساتھہ اپنا عقیدہ بھی بطور اختصار و حذف دلائل اصولیین نظار ذکر کئے دیتا ہون فاقول وباللہ التوفیق ہم جس بات کے معتقد ہین وہ یہ ہے کہ صفات کی حدیثین اپنے ظاہر پر نہین ہین اور اونکے لئے ایسی تاویلین ہین جو کہ اللہ تعالے کے جلال کے لایق ہین اور ہم کسی تاویل کو اونمین سے قطعاً معین نہین کرتے بلکہ اسکو علیم خبیر کے سپرد کرتے ہین جسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ سمیع بصیر ہے اور اسیطرح ہم اعتقاد رکھتے ہین اوس چیز کا جسکے معتقد عرفاء و علماء عاملین ہین یعنی اللہ سبحانہ و تعالے عرش پر مستوی ہے جسطرح سے اوسنے کہا اور اوس معنی سے جسکا اوسنے ارادہ کیا ایسا استوا جو کہ حلول و استقرار و حرکت و انتقال سے منزہ ہے عرش اوسکا حامل نہین بلکہ عرش اور اوسکے اوٹھانے والے اونکے لطف قدرت کے محمول ہین اوسکے حق مین یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ کہان تھا اور نہ یہ کہ وہ کسطرح ہے نہ یہ کہ وہ کب تھا اور اوسکے لئے نہ مکان ہے نہ زمان اور وہ اب اوسپر ہے جسپر پہلے تھا جہات و اقطار و حدود و مقدار سے پاک ہے نہ کوئی چیز اوسمین حلول کرے نہ وہ کسی چیز مین حلول کرے ہر دن وہ ایک شان مین ہے اپنے افعال مین نہ اپنی ذات و صفات مین عقلا کی عقول کو اوسکی ذات مقدسہ اور صفات عظمی کیطرف راہ نہین کہ اوسکی کنہ معرفت کا ادراک کر سکین وہ جانتا ہے جو اونکے آگے اور اونکے پیچھے ہے اونکا علم اوسکا احاطہ نہین کر سکتا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے نے عقائد کے معتمد مسائل کو تین قصیدون مین جمع کرکے کتاب الدرر مین درج کیا اونمین سے ایک قصیدہ جو کہ عقائد وغیرہ کا جامع تھا اوسکو فصل اخیر خاتمۂ روض الریاحین مین ذکر کیا اور اوسی قصیدے پر کتاب ارشاد کو بھی ختم کیا اسلئے کہ وہ توحید و صحیح عقائد اور ذکر جنت و نار اور وعظ و تشویق زہاد و عباد پر مشتمل تھا روض الریاحین مین اس قصیدے کے پہلے تین قصیدے اور ذکر کئے ہین انمین سے پہلے قصیدہ مین جسکا نام راح الاسکار فی اجتلاء عرائس الانوار من بیض المعارف الابکار الغانیات للنظار من خلف الاستار الکاشفات الخمار للاولیاء الاخیار رضی اللہ عنہم ہے فضائل و مناقب اولیاء اللہ کو بیان کیا ہے اور دوسرے قصیدے مین جسکا نام عقد الدرر الاسنی علی جید الحسنی ہے علماء عاملین کے مناقب بیان کئے اور اونکی مدح کی ہے تیسرا قصیدہ جسکا نام معالی المسالک فی مدح المجذوب والسالک ہے اسمین مجذوب و سالک کی مدح کی ہے اور اونکے اقسام کو بیان کیا ہے ۔

فصل بیان مین اقسام مجذوب و سالک کے

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہ چار قسم ہین پہلا سالک بعد جذب کے دوسرا مجذوب بعد سلوک کے تیسرا مجذوب غیر سالک چوتھا سالک غیر مجذوب مشیوخ عارفین محققین طریقت کے نزدیک پہلی دو قسمون کے ساتھہ اقتدا ہو سکتا ہے نہ دو پچھلے کے ساتھہ اور نہایت صحیح اونکے نزدیک یہ ہے کہ سالک بعد الجذب

افضل ہے مجذوب بعد السلوک سے اور جو شخص کہ سالک قبل جذبہ کے ہے وہ بڑی بڑی مشقتون کا متحمل ہوتا ہے جنکے ذکر مین طول ہے اور اونکا متحمل ہونا ہولناک ہے اور جو شخص کہ بعد جذبہ کے سالک ہے وہ محمول ہوتا ہے اوسپر سلوک سہل و آسان ہوجاتا ہے جذب کے معنی یہہ ہین کہ مجذوبون پر امر ملکوت سے ناگہان ایسی چیز آجاتی ہے کہ وہ اونکو اونکے نفوس سے لیلیتی ہے اور اونکی عقول کو کھو دیتی ہے یعنی پھر اونکو کسیطرح کا ہوش نہین رہتا ؎

	نہ ہوش دین کے باقی رہی نہ دنیا کے	تیری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹھیری	

اسی مضمون کو کسی شاعر عربی نے نظم کیا ہے ؎

وانی لالقاها ارید عتابها	واوعدها بالهجر ما طلع الفجر	فما هو الا ان اراها فجاءة	فابهت لا اعرف لدی ولا انکر

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ یہی چار قسم کے لوگ اہل ذوق ہین جنکو حادی شوق نے مواطن قرب کیطرف ہانکا ہے اور مینے جو ان لوگون مین تامل کیا تو انکو تین قسم دیکھا پہلی قسم تو صوفیہ کرام ہین یہہ لوگ اہل حب و شوق وحال و ذوق ہین اور یہہ مجذوب و سالک ہوتے ہین جنکی تفصیل بیان ہوچکی - دوسری قسم فقہا رہین جو کہ درس و تدریس اور بحث علم شریف مین مشغول رہتے ہین محاسن علم سے ہرطرح کے فقہ لطیف دقیق المعنی نکالا کرتے ہین لیکن نہین ظاہر فقہ پر جمود اور ایک طرح کا یبس ہوتا ہے جبکہ احباب و اوطان کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس یبس کی وجہ سے انکے دلون مین نعمے و نعمان کی محبت کا ذوق نہین آتی جیسے کہ پہلی قسم کے دلون مین اوسوقت لینت و رقت پیدا ہوتی ہے تیسری قسم ان دونون قسمون کے درمیان مین متوسط ہے مراد توسط سے یہہ ہے کہ انہون نے قسم ثانی کے شغل یعنی علم کو قسم اول کے شغل کے ساتھہ کہ وہ زہد و ورع و عبادت ہے مزج کیا علم و عمل کے جامع ہوئے خوف و وجل نے انہین مداخلت کی انکے نرم دلون مین ہوائے سخد کی لینت داخل ہوئی لیکن یہہ لینت اسطرح نہین جسطرح کہ قلوب صوفیہ کرام مین جمی ہوئی ہوتی ہے جو کہ خالع عذار ہین اور احباب و دیار کے ذکر سے جھکنے وجد کرنے لگتے ہین اور اونکے دل حنین و انین کرتے ہین یہہ تیسری قسم متوسط دونون قسمون کے نزدیک طریقہ محمودہ پر ہے طرفین کیطرف سے نہ انپر کوئی اعتراض ہے نہ انہین کسیطرح کی طعن اسی طریقے پر اکثر سلف صالح تھے یعنی زہد و علم و عمل جو کہ ورع و زہد و انواع عبادت ہے یہہ طریقہ وسطی اگرچہ حسن مذکور کے ساتھہ مشہور ہے تو بھی طریقہ صوفیہ کرام کی برابر نہین ہوسکتا جو کہ جمال عالی اور حسن غالی کے ساتھہ معروف ہے اسلئے کہ وہ تو اللہ تعالے کے لئے بالکل اپنے نفوس سے نکل گئے ہر مقدور کے ساتھہ راضی ہوئے ہر بلا پر صبر کیا زمرۂ صوفیہ سے یہہ وہ لوگ ہین جو کہ صادقین و صدیقین ہین جیسا کہ بعض نے کہا حقیقت محبت کی یہہ ہے کہ تو اپنا کل اوسکو ہبہ کردے جس سے تو محبت رکھتا ہے تاکہ تیرے لئے تجھ سے کچھ بھی باقی نرہے دوسرے نے کہا کہ رضا سرور قلب ہے تلخی قضا سے بعض نے کہا اگر وہ مجھے دوزخ کے نیچے سے نیچے کے درکے مین کردے تو مین اوس شخص سے زیادہ راضی ہونگا جو کہ فردوس مین ہے دوسرے نے کہا راضی وہ شخص ہے جسکو مصیبت اسطرح خوش کرے جسطرح اوسکو نعمت خوش کرتی ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ جس شخص کو حق سبحانہ و تعالے کیطرف سے جذب حاصل نہین ہوا اور نہ وہ اپنے نفس سے لیا گیا تو ایسے شخص کو اسپر قدرت نہین ہوتی کہ وہ اپنے صفات نفس سے نجات پاوے اور نہ اوسکو اللہ تبارک و تعالے کی معرفت حاصل ہوتی ہے نہ ملک و ملکوت و مشاہدہ و تجلی صفات ذی العزت والجبروت پر اطلاع نصیب ہوتی ہے جو کہ اوس شخص کو حاصل ہوتی ہے جسے حی قیوم نے اپنی طرف جذب کیا اسلئے کہ اللہ تعالے کے مواہب اور اوسکے فضل عظیم کے ساتھہ نہ کسی کسب کا قیاس ہوسکتا نہ کوئی عمل اوسکی برابری کرسکے پس سالک و طالب مجذوب مطلوب کی مثل نہین ہے اور نہ محب معنی محبوب منعم کی برابر اجتبار و عنایت اور اثابت و ہدایت کے درمیان مین بڑا فرق ہے حق سبحانہ و تعالے نے ان دونون کے درمیان عطا و نصیب مین تفاوت کیا ہے اور یہہ ارشاد فرمایا اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب جبکہ حق سبحانہ نے مجذوبون پر ناگہان امر عظیم کو نازل فرمایا جسنے اونکو ہول مین ڈالدیا تو اونکو اونکے نفوس سے لیلیا سو وہ بلا ہتم اوسکے ساتھہ باقی رہی اور اونکے دلون کے پہاڑ و نکو ریزہ ریزہ کردیا اونکی بنا کو

توڑ ڈالا اوسکو ڈھا دیا پھر اونکی دوسری بنا کی جو کہ اکمل و اجمل و اعلیٰ و اتم ہے اور اونکو مذموم صفتون سے پاک اور کدورت سے صاف کیا اور خوب سے خوب زیور اور بہتر سے بہتر عادتون کے ساتھہ اونکو مزین کیا اونکے دلونکو زندہ کیا آنکھونکو نور بخشا محاسن صفات محمودہ کے زیور سے اونکو زینت دی بعد اسکے کہ مساوی رذائل صفات مذمومہ سے اونکو پاک صاف کر دیا جیسے ۱ کینہ ۲ حسد ۳ ریا ۴ سمعہ ۵ عجب ۶ خیلاء ۷ کبر ۸ غش ۹ غل ۱۰ محتاجی کا خوف ۱۱ سخط مقدور ۱۲ طلب علو و ریاست ۱۳ ممدت ۱۴ محبت جاہ کی دنیا مین ۱۵ غضب ۱۶ حمیت ۱۷ انفت ۱۸ عداوت ۱۹ طمع ۲۰ بخل ۲۱ شح ۲۲ رغبت و رہبت مخلوق کی طرف سے ۲۳ اشر ۲۴ بطر ۲۵ مالدارونکی تعظیم فقیرونکی تحقیر ۲۶ حب دنیا ۲۷ فخر و مباہات و تنافس دنیا مین ۲۸ اپنے آپ کو بڑا سمجھہ کے خلق سے اعراض کرنا ۲۹ بیفائدہ باتون مین خوض کرنا ۳۰ کثرت کلام و صلف ۳۱ اختیار احوال ۳۲ تدلل ۳۳ تملق ۳۴ مداہنت ۳۵ مدح و ذم مخلوق کی اور اوسکے لئے بناوٹ کرنا ۳۶ حب مدح کی ایسے کام کے ساتھہ جسکو نہین کیا ۳۷ لوگون کے عیوب مین مشغول ہونا ۳۸ نعمتون کو بھولنا ۳۹ دل کا خالی ہونا حزن سے ۴۰ انقیاد ہوی ۴۱ اللہ تعالے کے امور کی تدبیر مین ہوائے نفس کو شریک کرنا ۴۲ اقتدا ارام اللہ مین ۴۳ طاعت پر بھروسا کرنا ۴۴ مکر ۴۵ خیانت ۴۶ مخادعت ۴۷ حرص ۴۸ طول امل ۴۹ بخترہ ۵۰ عزت نفس ۵۱ اللہ عزوجل کے امر کی مغالبت ۵۲ مخلوق سے انس اور سکون اوسکی طرف اور اوسپر بھروسا اور اوس سے خوف ۵۳ طیش و عجلت ۵۴ قلت حیاء ۵۵ قلت رحمت ۵۶ اللہ تبارک و تعالے کے مکر سے بیخوف ہونا ۵۷ غیبت ۵۸ نمیمہ ۵۹ کذب ۶۰ تصنع و نفاق ۶۱ مفلسی کا ڈر انکے سوا اور اوصاف رذیلہ جو کہ اللہ عزوجل سے اور حصول فضائل سے دور کرتے ہین رہے اوصاف محاسن جنکے ساتھہ اونکو مزین فرمایا سو وہ یہہ ہین ۱ توبہ ۲ تقویٰ ۳ قناعت ۴ زہد ۵ ورع ۶ توکل ۷ تفویض ۸ حسن نیت ۹ رویت منت ۱۰ خوف ۱۱ رجا ۱۲ صبر ۱۳ رضا ۱۴ احتساب ۱۵ احسان ۱۶ حسن ظن ۱۷ حسن خلق ۱۸ حسن طاعت ۱۹ صدق ۲۰ اخلاص ۲۱ محبت ۲۲ معرفت انکے سوا اور اوصاف و فضائل جو کہ اللہ تعالے سے بندے کو قریب کرتے ہین اور مقامات عالیہ منازل رفیعہ پر پہونچاتے ہین سو جو شخص کہ بتوفیق الٰہی مساوی رذیلہ مذکورہ سے پاک اور محاسن جمیلہ مذکورہ کے ساتھہ مزین ہوا یہہ وہی بندہ ہے جسکو اللہ تعالے نے منتخب کیا پسند فرمایا اسپر اوسکو قدرت ہوتی ہے جسکی اللہ سبحانہ نے اعانت کی اور اپنی طرف جذب کیا اور اوسکا متولی ہوا اور اوسکو اپنا قرب عنایت کیا حقیقت مین عباد الرحمن یہی لوگ ہین اور انکے سوا جیسے ہم لوگ سو یہہ ہوی و ہوان کے بندے ہین اللہ تعالے نے اپنے بندون کی مدح فرمائی اور اونکو اپنے اسم شریف کی طرف منسوب کیا سو وہ پورے پورے شرف کو پہونچ گئے ۵

کفی شرفا انی مضاف الیکم	وانی بکم ادعی وارعی واعرف	اذا ہملوک الارض قوم تشرفوا		فلی شرف منکم اجل واشرف

فصل بیان مین جوابات اعتراض کے جو کہ فقہا نے بعض حکایات پر کیے ہین

حکایت بعض صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہتے ہین کہ وہ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ ہین انکی یہہ عادت تھی کہ شہرت کے خوف سے کسی شہر مین چندروز سے زیادہ نہین رہتے تھے جبکہ یہہ کسی شہر مین پہونچے تو اوسمین انکی شہرت ہوئی انہون نے چاہا کہ شہرت کو رفع کرین اور جو ضرر کہ اوسپر مترتب ہوگا اوسے دور کرین یہہ حمام مین گئے وہان دیکھا کہ بادشاہ کا بیٹا کپڑے اوتار کے حمامی کے پاس رکھہ گیا ہے پھر وہ کپڑون سے غافل ہوگیا انہون نے اوسکو پہن لیا اور اونپر اپنے کپڑے پہن لئے اور آہستہ آہستہ حمام سے چلے تاکہ لوگ آجاوین اور انکو چوری کی نسبت کرین اور صلاح کی شہرت انسے زائل ہوجاوے پھر لوگ انسے آملے اور کپڑے چھین لئے اور انکو مارا اور شہر مین انکا نام حمام کا چور رکھدیا انہون نے اپنے نفس سے کہا کہ اب یہہ جگہہ رہنے کے لئے اچھی ہے انام باقی

رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے زعم کیا کہ یہہ فعل شرع مین جائز نہین ہے اسلئے کہ انہون نے اپنے نفس کو تہمت اور عقوبت کے لئے پیش کیا اور بوجوہ کثیرہ حرام فعل کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ بعض فقہانے بعض فقرا سے بعینہ اسی حکایت کا سوال کیا اور کہا کہ تم ظاہر فقہ سے کوئی ظاہر دلیل اسکے جواز پر قائم کرو اور جو فقرا ذکر کرتے ہین مین اوسکو قبول نہین کرونگا فقیر نے جواب دیا کہ تم جو دلیل طلب کرتے ہو سو وہ مشہور موجود ہے فقیہ نے پوچھا وہ کیا ہے فقیر نے کہا کیا جائز نہین ہے ظاہر فقہ مین کسی ضرورت کے وقت بعض محرمات کا استعمال جیسے نجاسات کا استعمال علاج مین فقیہ نے کہا ہان یہہ تو جائز ہے فقیر نے کہا تو پہر اس مسئلے مین بہی ایسا ہی ہے اونہون نے اس فعل حرام سے اپنے دل کا علاج کیا فقیہ معترف ہوئے اور کہا کہ یہہ جواب بعینہ فقہ ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ مین اس جواب کو کچھہ زیادہ وضاحت سے بیان کرتا ہون یون کہین کہ جب یہہ بات جائز ہوئی کہ حرام چیز کے ساتھہ اجسام کا علاج اسقام سے کیا جاوے تو یہہ بہی جائز ہے کہ شے ممنوع کے ساتھہ دلون کا علاج کیا جاوے جو کہ محل ہین معرفت و نور کے بلکہ یہہ اولی ہے اور مخدورسے نہایت دور دل اور جسم کی بیماریون مین بڑا فرق ہے اسلئے کہ جسمون کا مرض تو نعمت و حسنات ہے اور دلونکی بیماریان نقمت و ہلکات ہین کہان ابدان کا ہلاک اور کہان ادیان کا ہلاک ادیان کے ہلاک مین تو ملک دیان کی خفگی رحمن سے دوری شیطان سے نزدیکی ہے رہی ابدان کی ہلاکی سو وہ ایسی نہین ہے اس سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ قلب کا علاج ضرر شہرت وغیرہ کے مرض سے اولی و انسب ہے پہر امراض کا علاج نہین کیا جاتا مگر اون دواؤن سے جو کہ امراض کی ضد ہین مثلاً حرارت کا علاج برودت سے اور برودت کا حرارت سے سو خواص رضی اللہ عنہ نے اسیطرح شہرت صلاح کے مرض کا علاج شہرت طلاح کی دوا سے کیا یہہ بات کہلی ہوئی ہے زیادہ ایضاح کی محتاج نہین ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف قلب پر آگاہی فرمادی ہے کہ الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وہی القلب یعنی ہوشیار ہو بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جبکہ وہ درست ہوجاتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے اور جبکہ وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار اور وہ دل ہے صحیحین مین اس حدیث کو اخراج کیا ہے ؛

حکایت ابوسلیمان دارانی رضی اللہ عنہ احمد بن الحواری کے شیخ مشغول القلب تھے احمد نے کثرت سے کہنا شروع کیا اے استاذ تنور گرم ہوگیا شیخ نے اونسے فرمایا کہ تو اوسمین گھس جا اور احمد نے یہہ عہد کیا تہا کہ کسی بات مین شیخ کی مخالفت نکرین ؎

بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید	کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

شیخ احمد حسب حکم شیخ تنور مین گھس گئے اور گہڑی بہر وہان ٹہیرے پہر شیخ نے حکم دیا کہ احمد کے پاس جاؤ لوگ گئے اونہون نے احمد کو نکالا کوئی چیز اونکی نہ جلی تہی اسی حکایت کا بہی انکار کیا ہے جواب یہہ ہے کہ شیخ احمد نے اپنے یقین کی قوت سے یہہ بات جان لی کہ عہد مذکور کو رعایت کرنا اور اوسکے وفا مین قائم رہنا ہر خوفناک چیز کو اونسے دفع کردیگا اللہ تعالےٰ نے اونکو ایسے حال مین مشغول کردیا کہ وہ آگ کی گرمی سے مست و بیخود ہوگئے بعض عارفین سے مروی ہے اور اللہ تعالےٰ نے کہا کہ الصادق تحت خفار ۃ صدقہ یعنی جبکہ وہ صدق سے مہالک کا مرتکب ہوتا ہے تو اوسکو اوسکا صدق ہلاک سے بچالیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے اذن سے وہ ہلاک منقلب بہ نجات ہوجاتا ہے اسی باب سے ہے یہہ آیت شریف قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم ؛

حکایت بعض صالحین نے مجردانہ حج کے لئے سفر کیا اور اللہ سبحانہ سے یہہ عہد کیا کہ کسی سے کچھہ نہ مانگین جب کچھہ راہ قطع کرچکے تو ایک مدت ٹہیرے رہے اونپر کچھہ فتوح نہ ہوئی چلنے سے عاجز ہوگئے پہر کہا کہ یہہ ضرورت کی حالت ہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمادیا ہے کہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی اپنے ہاتھون ہلاکت مین نہ پڑو اور مین اگر سوال نکرونگا تو قافلے سے منقطع ہوجاؤنگا اور بسبب ضعف کے ہلاک ہوجاؤنگا یہہ ضعف عجز کو موروی ہوگا عجز انقطاع کو یہہ ہلاکت کو پہونچادیگا پہر سوال کا عزم کیا جبکہ اسکا قصد کرچکے تو باطن سے ایک خطرہ اوٹھا اوسنے اس عزم سے اونکو روکدیا پہر کہا کہ مرجانا

مگر جو عہد کہ درمیان میرے اور اللہ تعالےٰ کے ہے اوسے نہ توڑونگا اتنے مین قافلہ چلا گیا اور یہ رہگئے انہون نے قبلے کیطرف مونہہ کیا اور لیٹ گئے موت کا انتظار کرنے لگے یہہ اس حال مین تھے کہ ناگاہ ایک سوار انکے سر پر آکھڑا ہوا اوسکے پاس ایک چھاگل تھی اوسنے انکو پانی پلایا اور انکی ضرورت کو رفع کیا اور انسے کہا تو قافلہ چاہتا ہے انہون نے کہا مین کہان اور قافلہ کہان سوار نے انسے کہا کہ کھڑا ہو وہ انکے ساتھہ چند قدم چلا پھر انسے کہا کہ تو یہان ٹہر قافلہ تیرے پاس آجاویگا یہہ ٹہر گئے دیکھتے ہین کہ ناگاہ قافلہ انکے پیچھے سے چلا آرہا ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ اس حکایت کا جواب بلا فرق وہی جواب ہے جو کہ مینے اس سے پہلے کی حکایت کا جواب دیا ہے حاصل یہہ ہے کہ جو بات علم ظاہر کے مخالف ان لوگون سے ذکر کی گئی اوسکے لئے محمل ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ ہم تسلیم نہین کرتے کہ وہ اونکی طرف منسوب ہو یہانتک کہ وہ اونسے صحیح ہو دوسرا یہہ ہے کہ صحت کے بعد اوس بات کی ایسی تاویل تلاش کیجاوے جو کہ علم ظاہر کے موافق ہو اور جبکہ کوئی تاویل نہ ملے تو یون کہین کہ شاید اوسکے لئے باطن مین کوئی تاویل ہو جسکو علماء باطن عارفین باللہ جانتے ہون اور اسوقت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ یاد کرین جو کہ خضر علیہ السلام کے ساتھہ واقع ہوا تیسرا محمل یہہ ہے کہ اوس بات کا صدور اونسے سکر و غیبت کے حال مین ہوا ہو اور جو شخص کہ مباح نشے سے مست ہو وہ اوس حالت مین غیر مکلف ہوتا ہے پس ان مخارج کے بعد اون لوگون کے ساتھہ بدگمانی کرنا دلیل عدم توفیق کی ہے نعوذ باللہ تعالےٰ من الخذلان وسوء القضاء ومن جمیع انواع البلاء امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ اس سبب کے بعد مین کہتا ہون اللہ تعالےٰ تمکو اور مجھکو رحم کرے تم یہہ بات جان رکھو کہ جس شخص کا دل فقرا صالحین وصدیقین کے احوال کے ایمان سے اور اونکی محبت سے بھرا ہوا ہے اور اوسکو اونکی چال طریق کا بھی علم ہے وہ تو جو کچھہ اونسے سنے گا اوسکی تسلیم کریگا اور جو ایسی باتین اونسے منقول ہین کہ ظاہر پر اونکا حمل نہین ہوسکتا تو وہ اونکو محامل صحیحہ پر حمل کریگا اور ایسی تاویل کریگا جو کہ اونکے احوال ملیحہ کے لائق ہوگی منجملہ تاویلون کے یہی تین تاویلین ہین جنکا ذکر ہوچکا اور جو شخص کہ اونکے احوال کو نہین جانتا نہ اوسنے اونکے پینے کی چیز سے پیا نہ اونکے چکھنے کی چیز سے چکھا نہ اوسکو اونکے علوم وطریق پر اطلاع ہوئی نہ اونکی صحبت سے فیضیاب ہوا نہ حسن ظن کامل طور پر اونکے ساتھہ نصیب ہوا وہ بلاشک اگر توفیق الٰہی نے اوسکی دستگیری نہ کی تو اون کے اقوال وافعال واحوال کو اوپر انکار کریگا اللھم ارزقنا حسن الظن باولیائک وصالحی عبادک الذین رضیت عنھم ورضوا عنک امین یا رب العالمین اور جو لوگ کہ صوفیۂ کرام سے ایسے ہین جنکی تکفیر مین اختلاف ہے سو اونمین میرا مذہب توقف ہے اور اونکے امر کو اللہ تعالےٰ کیطرف سونپتا ہے میری رائے مین اون کے کلام کے مطالعہ کرنے مین کوئی مصلحت نہین ہے خصوصاً اوس شخص کو تو ہرگز مطالعہ نکرنا چاہیئے جسکے نزدیک قواعد شرع کی تحقیق نہین ہے اور معرفت اصل کے بدون فرع کے اوسکو حاصل نہین ہوئی ہے واسأل اللہ الکریم الموفق لما یحب ویرضی والعفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ لی ولاحبابی والمسلمین اجمعین امین ؛

شیخ علی کردی رضی اللہ عنہ کی حکایت مین یہہ بات گزری ہے کہ اونمین سے بہت لوگ ایسے ہوئے جنہون نے تستر مین درمیان دلہ وتجرید کے جمع کیا لوگونکو دہم مین ڈالا کہ وہ نماز نہین پڑہتے روزہ نہین رکھتے شرمگاہ کھولے پھرتے ہین تاکہ اونسے بدگمانی ہو صلاح کیطرف اونکو منسوب نکرین حالانکہ وہ باطن مین نماز بھی پڑہتے ہین روزہ بھی رکھتے ہین معاملہ اونکے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان مین ہے انمین سے بہت لوگ دیکھے گئے کہ وہ خلوت مین نماز پڑہتے ہین لوگون مین نہین پڑہتے سو یہہ بات صحیح ہے ان لوگون کا ایک مذہب معروف ہے برائیون کو ظاہر کرتے ہین بھلائیون کو چھپاتے ہین انمین کا ایک بھی پروا نہین کرتا کہ خلق مین زندیق ہو جبکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک صدیق ہے اسلئے کہ یہہ لوگ ہمیشہ اس بات مین مبالغہ کرتے رہتے ہین کہ مخلوق کا دکھاوا دور کرین اونکے دلون سے اپنے تئین گرادین اونکے مدح وذم کی کچھہ پروا نہو یہہ اسلئے کرتے ہین کہ کمال اخلاص حاصل کرین نفوس کو شوائب شرک خفی سے بچاوین کہ جس سے سوا خواص کے اور کوئی نہین بچ سکتا انمین سے بعض ایسے لوگ ہین کہ لوگون مین نماز پڑہتے ہین اور نماز مین دکھائی نہین دیتے بلکہ اپنے احوال کے سبب سے لوگونسے

حجاب مین ہوجاتے ہین انکے ایسے اطوار ہین کہ عقل کے پرے ہین عقول سے اونکا ادراک نہین ہوسکتا نور ہی سے اونکا ادراک ہوتا ہے عارف لوگ اون کو پہچانتے ہین ؛

تین نے بعض اہل علم ظاہر سے یہہ بات سنی کہ کوئی فقیہ کسی فقیر پر بعض اشیاء معقولہ کا انکار کیا کرتے تھے فقیر نے کہا اے فقیہ بیشک یہان ایسی چیزین ہین کہ وہ عقل سے پرے ہین تم دیکھو اب تم مجھے کہان دیکھتے ہو فقیہ نے دیکھا تو ناگاہ وہ فقیر ہوا مین تھے اور اپنی جگہہ مین بھی تھے ؛

اسی طرح بعض اہل علم نے مجھے خبر دی کہ ایک صالح آدمی تھے اونکو نماز پڑہتے نہین دیکھتے تھے ایک دن نماز کی تکبیر کہی گئی اور وہ بیٹھے ہوئے تھے بعض فقہاء نے اونسے کہا کہ کھڑا ہو جماعت کے ساتھہ نماز پڑہ یہہ بات بطور انکار اون سے کہی وہ کھڑے ہوئے جماعت کے ساتھہ تکبیر تحریمہ کہی پہلی رکعت پڑہی فقیہ منکر اونکے برابر تھے اونکی طرف دیکھتے تھے جب دوسری رکعت مین کھڑے ہوے تو فقیہ نے اونکی طرف نظر کی دیکھا کہ اونکی جگہہ اور کوئی نماز پڑہ رہا ہے فقیہ کو اس سے تعجب ہوا تیسری رکعت مین اونکی جگہہ تیسرے آدمی کو دیکھا فقیہ کو اور زیادہ تعجب ہوا چوتھی رکعت مین چوتھے آدمی کو دیکھا کہ وہ اون تین آدمیون کے سوا تھا فقیہ کو نہایت ہی تعجب ہوا جب سلام پھیرا تو فقیہ نے التفات کیا دیکھا کہ جنپر انہون نے انکار کیا تھا وہ اپنی جگہہ بیٹھے ہوئے ہین اور اون تین آدمیون سے اونکے پاس کوئی بھی نہین ہے اس سے فقیہ متحیر ہوئے فقیر مولہ نے اونکی طرف دیکھا پھر ہنس دیا اور کہا اے فقیہ یہہ نماز چار آدمیون مین سے کونسے نے تمہارے ساتھہ پڑہی تمام ہوا کلام بعض اہل علم کا ؛

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین مینے سنا ہے کہ مثل اس قصے کے بعض فقہاء کے ساتھہ قضیب البان رضی اللہ عنہ سے بھی صادر ہوا اور اسی سے یہہ قصہ ہے مجھے یہہ بات پہونچی کہ شیخ معظم کبیر الشان معروف بمفرج رضی اللہ عنہ اہل صعید سے تھے انکے بعض اصحاب نے انکو عرفہ کے دن عرفات مین دیکھا اور دوسرے شخص نے انکے اصحاب مین سے انکو انکے مکان مین دیکھا وہ شخص اوس دن تمام روز انکے پاس رہا انسے جدا نہوا پھر ہر ایک نے دوسرے سے اسکا ذکر کیا آپسمین نزاع ہوا ہر ایک نے اپنی اپنی بی بی کی طلاق کی قسم کہائی کہ بات وہی ہے جو اوسنے ذکر کی پھر جھگڑتے ہوئے شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئے ہر ایک نے اپنی قسم کا ذکر کیا شیخ نے اونکو اونکی حالت پر برقرار رکھا اور ہر ایک کو اوسکی بی بی پر باقی رکھا شیخ صفی الدین بن ابی المنصور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے شیخ مفرج رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپنے اس قضیہ مین دونون شخصون کی قسم نہ ٹوٹنے کا حکم دیا باوجود اسکے کہ اونمین سے ایک کا سچا ہونا دوسرے کی قسم ٹوٹنے کا موجب ہے اور میرے پوچھتے وقت ہمارے ساتھہ ایک جماعت تھی اوسمین معتبر آدمی تھے اونکو علم کی معرفت تھی شیخ نے ہم سے فرمایا کہو یعنی اس مسئلے مین گفتگو کرو یہہ ہمکو اونکا اذن تھا کہ ہم اس حکم کے سر مین کلام کرین ہر ایک نے اونمین سے وجہ غیر کافی بیان کی اور مجھے یہہ مسئلہ واضح ہوگیا تھا شیخ نے اسکے ایضاح کا میری طرف اشارہ کیا مینے کہا کہ ولی جبکہ اپنی ولایت مین کامل اور اپنی روحانیت مین تصرف کرنے کی قدرت اوسکو حاصل ہوجاتی ہے تو اوسے اتنی قدرت عنایت کیجاتی ہے کہ وہ وقت واحد جہات متعددہ مین بحسب ارادہ متعدد صورتون مین متصور ہوسکتا ہے سو جو صورت کہ اوس شخص کے لئے ظاہر ہوئی جسنے اونکو عرفات مین دیکھا وہ حق ہے اور وہ صورت جسکو دوسرے شخص نے اوسوقت اونکے مکان مین دیکھا وہ بھی حق ہے پس ہر شخص اپنی قسم مین سچا ہے شیخ مفرج رحمہ اللہ نے فرمایا یہی صحیح ہے یعنی جو لوگ کہ امر شیخ مین تنازع کرتے تھے اور شیخ نے اونمین فیصلہ کیا اوسمینے صورت حکم کو واضح کیا اسکی صحت کیطرف اشارہ کیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ یہہ جواب اون قصون کے اشکال کو واضح کرتا ہے جو کہ اس قصے کی مثل ہین جیسا کہ اون چار آدمیون کا قضیہ جنہون نے ایک نماز پڑہی اور اونمین سے ہر ایک نے ایک ایک رکعت کو اور اوس ایک شخص کا قضیہ جسکو فقیہ نے وقت واحد مین ہوا اور زمین مین دیکھا اور اوس شخص کا قضیہ جو کہ سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صورت مین کلام کرتا تھا اور حاضرین گمان کرتے تھے کہ وہ سہل ہین حالانکہ سہل اوسوقت اپنے گھر مین تھے یہہ حکایت گزر چکی اسکے سوا اور قصے جو کہ

غیر عارفین باللہ تعالے پر مشکل ہوتے ہین وہ سب اس جواب سے واضح ہوگئے رہے عارف باللہ لوگ سو اونپر کچھ مشکل نہین اور جن مجھ مین کو کہ وہ دیکھتے ہین یہ تجربہ حسن اعتقاد سے اونکو نہین روکتی جیسا کہ مولانا شیخ شہاب الدین سہروردی کا قصہ گزر چکا کہ وہ شیخ علی کردی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے تشریف لیگئے اور اونکے متطفل ہوئے باوجود اسکے کہ شیخ شہاب الدین استاذ امام شیخ شیوخ اسلام امام طریقت جامع شریعت و حقیقت علم و عمل و مقام و حال و سلوک و ذوق و کشف و تحقق مین تھا اور جلیل القدر عالی منزلت وحید و فرید عصر تھے اور شیخ علی ستر کھولے ہوئے اونکے سامنے ہوئے اسکے سوا ترک صلوۃ وغیرہ کی طرف بھی منسوب تھے باینہمہ ان سب باتون نے شیخ کو اونکی ملاقات سے باز نہ رکھا اسلئے کہ شیخ نے اونمین ولایت کو پہچان لیا تھا جسکے ساتھ عنایت سابق ہوچکی تھی سو تمپر اور مجھپر اللہ تعالے رحم فرماوے تو دیکھا اس کیلئے حسن اعتقاد کو اونکی تواضع و محاسن آداب کو اونکی سرعت ملاقات کو باوجود اسکے کہ جو شخص آتا ہے اوسکا حق یہہ ہے کہ اوسکی زیارت کرین نہ یہہ کہ وہ خود زیارت کو آوے اور تو بہت سے لوگون کو دیکھا کہ وہ شیخ علی جیسے آدمی مین کسطرح طعن کرتے ہین اور زندقت و فجور کیطرف اونکو منسوب کرتے ہین مگر جن لوگون کو اللہ تعالے نے توفیق عنایت فرمائی ہے وہ اونکے معتقد ہین گو اونکو اسطرح نہین پہچانتے جسطرح کہ عارف باللہ لوگ اونکو جانتے پہچانتے ہین جیسے بلاد یمن بعض فقہاء کبار سے سنا اور راونہون نے ایک شخص کا مجھ سے و مولہین مشہورین عدن سے ذکر کیا وہ شیخ ریحان ہین انکا ذکر اس کتاب مین گزر چکا انکی بعض کرامات کا ذکر بھی مین نے کر دیا وہ فقیہ فرماتے ہین کہ مین شیخ ریحان کو بعض باتین جو کہ ظاہر شرع مین منکر ہین کھلم کھلا کرتے دیکھا اپنے جی مین کہا کہ اس فاعل تارک کو تو دیکھہ کہ اسے لوگ صالح کہتے ہین یہہ کیونکر ان منکرات محرمات پر اقدام کرتا ہے جبکہ رات ہوئی تو میرا گھر آگ سے جلگیا تمام ہوا کلام فقیہ کا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اہل تولہ و تجربہ بہت سے ہین اونکی گنتی حصر مین نہین آسکتی نہ اونکی کرامات و مجد کا شمار ہوسکتا ہے لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص اونمین سے نہین ہے وہ اپنے تئین اونکے مشابہ کرتا ہے اور جو کہ اون سے خارج ہے وہ تزویر کرکے اپنے نفس کو اونکے ساتھہ داخل کرتا ہے کیونکہ ہمیشہ لوگون مین کاذب صادق طائع فاسق صدیق زندیق ہوتے چلے آئے ہین اگر تو کہے کہ اچھی بری صفتون مین لوگون کا اختلاف ہے اسمین التباس ہوگا سو جو شخص کہ نہین جانتا ہے وہ کیونکر اعتقاد کرے دو گروہ مین سے کسطرف رجوع ہو اور کسکا اعتقاد نفع کے لئے سود مند ہے اسکا کیا جواب ہے تو مین کہونگا کہ اسکا جواب بسوط و مختصر دونون طرح میرے لئے ظاہر ہوگیا ہے جواب بسوط یہہ ہے تو جان رکھہ اللہ تعالے تجھے اور مجھے اوس طریقے کی توفیق دے جو کہ دونون مین سے اچھا ہے اور ہم سبکو خیر و یقین سے کرے جنکے حق مین علیم خبیر نے ارشاد فرمایا ہے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر یعنی گروہ دو ہی ہین ایک جنت مین اور ایک دوزخ مین بیشک مسلمانون کے ساتھہ حسن ظن رکھنا قطع نظر صالحین سے ایک باب کبیر ہے ابواب خیر و نفع سے جلب و دفع مین یعنی حیات و ممات مین ایسے امور کا حاصل کرنا جو کہ محبوب و محمود ہین اور ایسی باتون کا دفع کرنا جو کہ مکروہ و مذموم ہین سو اسکا مدار اسی حسن ظن پر ہے پس جو شخص کہ خیر کے ساتھہ موصوف ہے اسکے نزدیک یہہ امر مشہور و معروف ہے لیکن ہم سے یہہ نہین ہوسکتا کہ ہم ہر ایک کے ساتھہ اعتقاد رکھنے کا مطلقاً کہدین بلکہ تفصیل ضرور ہے اسلئے کہ اسمین التباس واقع ہوتا ہے پھر اس باب مین تفصیل کرنا سو اسمین دشواری و باریکی ہے کیونکہ بواطن خلق پر سوائے حق سبحانہ و تعالے کے اور کسیکو اطلاع نہین ہوسکتی یا جس کسیکو اللہ تعالے اسپر اطلاع دیدے لیکن جسقدر کہ مجھے ظاہر ہوا اور اوسکی تقریر کے لئے میرا سینہ کھلا اوسقدر مین اس باب مین کہتا ہون اور اللہ تعالے سے توفیق صواب کا راغب ہون اوسی سے مدد چاہتا ہون اوسیکی طرف اپنے کام کو سونپتا ہون اوسی کیطرف اس باب مین رجوع ہوتا ہون جو میرا ارادہ ہے اوسمین اوسی پر اعتماد کرتا ہون ہر واضح و مشتبہ امر مین اپنے حول و قوت سے بری ہوتا ہون مگر اللہ سبحانہ کے ساتھہ وہ مجھے بس ہے اور وہی ہے اچھا کام بنانیوالا سو مین کہتا ہون اور اللہ سبحانہ سے توفیق چاہتا ہون کہ لوگ دو قسم پر ہین ایک تو معتقد قاف کے زیر سے دوسرے معتقد قاف کے زبر سے پہلی قسم کے لوگ بھی دو قسم پر ہین ایک تو وہ ہین جو کہ اللہ تعالے کے نور سے دیکھتے ہین دوسرے وہ ہین

جو نہین دیکھتے پہلی قسم کے دوسری قسم کے لوگ بہی دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جو چیز ظاہر شرع مین بُری ہے وہ اوسکا ارتکاب کرتے ہین جان بوجھ
کر اور پر مصر ہین دوسرے وہ ہین جو ایسے نہین ہین تقسیم اول سے پہلی قسم کے لوگ یعنی وہ معتقد جو کہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتے ہین سو اس قسم کے لوگ
اپنے اعتقاد مین خود حاکم ہین کسی کے محکوم نہین ہین اسلئے کہ وہ خود جانتے ہین کہ کس شخص کا معتقد ہونا چاہئے اور کسکا نہ ہونا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالے
نے اپنے احسان و کرم و فضل سے اونکو معلوم کرا دیا ہے اور دوسری قسم پہلی تقسیم کے لوگ یعنی ایسے معتقد کہ اونکے لئے اللہ عزوجل کیطرف سے نور
نہین ہے جس سے دیکھین جیسے ہماری مثل لوگ ہم اللہ تعالے سے چاہتے ہین کہ جو لوگ اوسکے نزدیک آویگت والے ہین بطفیل اونکی جاہ کے ہمپر اپنا کرم
فرماوے اس قسم کے لوگون مین کلام کرنے کا حکم باختلاف قسم ثانی مختلف ہوتا ہے یعنی معتقد قاف کے زبر سے سو قسم ثانی اس دوسری قسم کے یعنی جو
لوگ کہ منکر شرعی کے مرتکب نہین ہین انکے ساتھہ مطلقاً حسن ظن رکھنا چاہئے اور قسم اول اس قسم ثانی کی یعنی وہ لوگ کہ منکر شرعی کے مرتکب ہین انکی تین
قسمین ہین پہلی قسم وہ لوگ ہین کہ عارفین معروفین بنور و علم باطن اونکے ساتھہ اعتقاد رکھتے ہین سو اونکی مثل اور ونکو بہی چاہئے کہ اونکے معتقد ہون
دوسری قسم وہ ہین کہ یہہ لوگ اونکے معتقد نہین ہین تو ہمکو چاہئے کہ ہم بہی دو وجہ سے اونکے معتقد نہون ایک وجہ تو یہہ ہے کہ وہ منکر شرعی کے مرتکب ہین
دوسری عدم اعتقاد مین عارفین مذکورین کی موافقت ہے تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ ہم نہین جانتے کہ عارفین اونکے معتقد ہین یا نہین سو یہہ لوگ
دو قسم ہین ایک تو وہ ہین جنسے کوئی خرق عادت ظاہر نہین ہوئی انکے ساتھہ ہمکو سوء ظن ہے اسلئے کہ منکر شرعی کے ارتکاب پر اونکو اصرار ہے باوجود
اسکے نہ کوئی کرامت اون سے ظاہر ہوئی نہ عارفین کا اعتقاد اونکے ساتھہ معلوم ہوا کہ یہہ دونون باتین اوس اصرار کا معارضہ کرتین دوسری قسم
وہ لوگ ہین کہ کوئی خرق عادت اونسے ظاہر ہوئی سو انکی تین قسمین ہین ایک وہ لوگ ہین کہ دیانت و طاعت و عبادت کے ساتھہ معروف و مشہور ہین بغیر
معرفت جو کہ ظن مؤکد کی موجب ہے بہت مدت کے اختلاط سے معلوم ہوئی ہے یا اسکے سوا اور اس باب سے جو کہ ظن قوی کی موجب ہین سو انکے ہم معتقد
ہین اسلئے کہ انہین کرامت و دین دونون جمع ہین اور منکر شرعی کی نسبت جو اونکی طرف کی گئی ہے ہم کہینگے احتمال ہے کہ اوسکے لئے بامر باطن کوئی مخرج ہو
کہ ہمکو اوسکا علم نہین ہے جیسا کہ خضر علیہ السلام کے لئے موسی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین ایک مخرج تہا دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ فسق یا سحر یا کہانت کے ساتھہ معروف ہین
سو ہم انکے ساتھہ بدگمانی کرتے ہین اور انہین قدح انپر انکار کرتے ہین اسلئے کہ انہین نہ دین ہے نہ کرامت ہے دونون باتین انسے مفقود ہین کیونکہ جو چیز انہون نے
ظاہر کی ہے وہ کرامت نہین ہے بلکہ سحر و کہانت ہے جو کہ ہر ولی شیطان کے ہاتھہ پر ظاہر ہوا کرتا ہے نعوذ باللہ منہ کرامت اوسکے ہاتھہ پر ظاہر
ہوتی ہے جو کہ رحمن تبارک و تعالے کا ولی ہے ساحر کاہن کو دین سے کسی طرح کا علاقہ نہین اور بعض سحر تو کبہی کفر ہو جاتا ہے اسیطرح وہ نجم جسکا یہہ اعتقاد ہے
کہ ستارے بذاتہا مؤثر ہین اور وہ طبیب جو یہہ اعتقاد رکھتا ہے کہ طبائع بذاتہا مؤثر ہین یہہ دونون کافر ہین نسأل اللہ الکریم العافیۃ فی الدین
والدنیا والآخرۃ لنا ولجمیع المسلمین آمین تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ باوجود ظہور خرق عادت اور ارتکاب منکر شرعی کے دیانت و غیرہ اونکی
نہین آمین وہ مجہول الحال ہین سو ایسے لوگون مین ہم توقف کرینگے خوب غور و فکر کرینگے اونکو آزمائینگے اونکے ساتھہ مباحثہ کرینگے اونکے اقوال افعال اعمال
احوال کی جستجو کرینگے اسلئے کہ یہان فضیلت و رذیلت دونون آپسمین متعارض ہین یعنی خرق عادت مین تو کرامت کا احتمال ہے اور منکر شرعی ملامت کا
مقتضی ہے لیکن بحث کرنے آزمانے بیٹہنے اوٹہنے مین اونکے ساتھہ ادب کی ملازمت کرینگے پہر جب ہمارے لئے ایسی بات ظاہر ہوگی جو کہ حکم احد القسمین
مذکورین کے ساتھہ الحاق کرنے کی مقتضی ہوگی تو ہم اونکو اوس قسم کے حکم کے ساتھہ ملحق کرینگے اور اوسی کے موافق اونکے ساتھہ معاملہ بہی کرینگے اور
جو ہمارے لئے کچھہ ظاہر نہوا تو اوس منکر کو دیکھینگے جسمین وہ مبتلا ہین اسکی دو قسمین ہین ایک فاحش دوسرا غیر فاحش اگر وہ منکر فاحش ہے تو ہم اونسے
دور رہینگے یہانتک کہ ہمکو وہ بات ظاہر ہو جو کہ قرب کی مقتضی ہے کیونکہ ہمکو ظاہر مین منکر کا یقین ہے رہی کرامت سو ظاہر و باطن مین ہمکو اوسمین

شک ہے اور اگر وہ منکر فاحش نہین ہے تو ہم اونسے قریب ہونگے یہانتک کہ کوئی چیز مقتضی بُعد ہمارے لئے ظاہر ہو اسواسطے کہ کرامت تو محتمل ہے اور مسلمانون کے ساتھہ نیک گمان رکھنا مندوب الیہ ہے رہا تھوڑا سا منکر سو اوس سے نہین بچتے مگر تھوڑے طبیب خالص کا میسر آنا نہایت ہی نادر ہے اسی لئے بعضون نے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

من لك بالمحض وليس محض	يخبث بعض ويطيب بعض

یہ دس قسم کے لوگ بعد اسقاط مکرر کے ثابت ہوئے ایک قسم اور باقی رہی وہ ہر مجہول الحال ہے کہ بغیر ظہور منکر شرعی کے کوئی خرق عادت اوس سے ظاہر ہو سو جب تک کہ کوئی قادح ہمکو ظاہر نہو گا تب تک ہم اوسکے ساتھہ حسن ظن رکھینگے اور یہ ساری خرق عادت جسکا ذکر ہوا جب ہے کہ اسکا حصول تحدی و دعوی کے ساتھہ نہو جیسا کہ فصل کرامات اولیا مین شرط و تفصیل و استثنا کا بیان گزر چکا اور جس شخص مین مدح و قدح کے موجب متعارض اور ذونون برابر ہون اور ایک کی دوسرے پر ترجیح نہو اور ہمکو اوسمین شک ہو اور اوسکا حال ہمپر مخفی ہو تو ہم اوس شخص مین توقف کرینگے اوسمین صلاح و طلاح و مدح و قدح و اعتقاد و انتقاد کے ساتھہ حکم نکرینگے بلکہ اوسکا امر علیم خبیر کیطرف سپرد کرینگے جسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے یہہ وہ جواب ہے جو مجھے ظاہر ہوا واللہ اعلم بالصواب رہا جواب مختصر سو وہ یہہ ہے کہ ہم کہین لوگ تین قسم پر ہین پہلی قسم وہ ہے جسکے ساتھہ ہم اعتقاد رکھتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسکے ساتھہ ہم اعتقاد نہین رکھتے تیسری قسم وہ ہے جسمین ہم توقف کرتے ہین پہلی قسم کے تین وجہ سے معتقد ہین پہلی وجہ یہہ ہے کہ اہل علم باطن اوسکے معتقد ہین کسی صفت پر ہو دوسری وجہ یہہ ہے کہ وہ منکر ظاہر پر اصرار نہین کرتا تیسری وجہ یہہ ہے کہ اوسمین دیانت و کرامت بشرطیکہ مجتمع ہین باوجود اسکے کہ بعض اقوال پر مصر ہے جو کہ ظاہر شرع مین منکر ہین دوسری قسم کے تین باتون کے جمع ہونے سے معتقد نہین ہین پہلی یہہ ہے کہ وہ جان بوجھکر منکر ظاہر شرع پر مصر ہے دوسری یہہ ہے کہ کوئی خرق عادت اوس سے ظاہر نہین ہوا تیسری یہہ ہے کہ ہمکو علم نہین کہ اہل علم باطن اوسکے معتقد ہین تیسری قسم مین ہم توقف کرتے ہین اسلئے کہ اوسمین تین باتین جمع ہین پہلی ظہور خرق عادت کا اوس سے دوسری ہمکو اوسکا حال معلوم نہین تیسری جان بوجھکے منکر مذکور پر مصر ہے ہم اوسکے حال کی جہان بین کرین اوس سے مباحثہ کرین اگر ہمکو کوئی ایسی بات ظاہر ہوئی جو کہ صلاح یا طلاح کی مقتضی ہے تو ہم اوسی کے موافق اوسکے ساتھہ برتاؤ کرینگے اور جو ایسی بات ظاہر نہوئی تو جس منکر پر وہ مصر ہے اوسمین نظر کرینگے اگر وہ منکر فاحش ہے تو اوس سے علیحدگی اختیار کرینگے اور جو فاحش نہین ہے تو اوس سے میل جول رکھینگے واللہ اعلم یہہ پہلی تقریر کا مختصر ہے اوس سے قریب ساتوین حصے کے ہے باوجود اسکے کہ اسمین اوسکے سب احکام کا استیعاب ہو گیا ہے مجہول الحال مین جو ہم نے ذکر کیا کہ جب ہمکو اوسکا حال ظاہر نہو تو ہم اوس سے الگ رہین یا مخالطت کرین بنا بر فحش و منکر و عدم فحش کے سو یہہ بطور ظن کے کہا ہے ورنہ ولی صدیق صادق ساحر زندیق کا بن فاسق سے چھپ نہین سکتا بلکہ وہ اس سے بادنی مخالطت پہچان لیا جاتا ہے بلکہ بمجرد دیکھنے کے معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ مقربین و ابرار کا باناز و ناوقہ و فجار کے بانے کی مثل نہین ہوتا یہہ دیکھنے سے پہچان لیا جاتا ہے اور اونکے آداب و برکات و سکون و حرکات انکے آداب و برکات و سکون و حرکات کے مثل نہین ہوتے یہہ بات مخالطت سے معلوم ہو جاتی ہے اگر کوئی خبیث جسقدر اوس سے ہو سکے لباس پاک صاف پہن لیوے تو ضرور ہے کہ اوسکے باطن سے ایسی چیز متشح ہو گی جو کہ اوسکی خبیث بدبو کے درمیان اور عمدہ خوشبو کے درمیان مین تمیز کر دیگی اوسکے باطن سے تو فجور کی بدبو نکلے گی اور اپنے جلیس کو جلا دیگی جیسا کہ بھٹی دہونکنے والا آگ سے جلا دیتا ہے اور اسکے باطن سے مشک عطر کی خوشبو مہکے گی اور اسکے جلیس کو ایسی خوشبو آئیگی جیسے عطار سے آتی ہے جو کہ مشک اوٹھائے پھرتا ہے ؎

اكون اجاورتكم فاذا انتهى	اليكم تلقى طيكم فيطيب

اگر بدصورت بھونڈی صورت ہر قسم کے قیمتی بہاری زیور و لباس سے آراستہ ہو تو وہ خوبصورت نازنین عورت کے مشابہ نہین ہو سکتی گو اوسپر زیور و لباس

کچھ بھی نہو ع حاجتِ مشاطہ نیست روے دل آرام را کہان سراب کا دہوکا اور کہان بیٹھے پانی کا گھاٹ کہان ظاہر قشر اور کہان باطن لباب یہہ بات ایسی ہے کہ بدیہہ عقول معلوم ہو سکتی ہے اسمین کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے یہہ تفصیل و تقسیم معتقد و معتقد کی جو مینے ذکر کی مین نہین جانتا کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو ہان مین یہہ گمان کرتا ہون کہ فقہا وغیرہ مین سے جس کیساتھ اللہ تعالے نے توفیق عنایت فرمائی ہے وہ فقرا مین حسن ظن رکھیگا اور جو اعتقاد کہ مینے ذکر کیا اوسپر میری موافقت کریگا سوا اون لوگون کے جو بعض بلاد مین ہین اور اونکا مذہب معروف بہ تجسیم ہے اور نسبت کسی طرح کی طمع نہین ہے کہ وہ موافقت کرین کیونکہ وہ ہمیشہ اولیا و صالحین صوفیہ مین طعن کیا کرتے ہین اسیطرح اولیا و صالحین ائمہ علما رہین بھی طعن کرتے ہین جنکا اعتقاد صحیح اعتقاد باطل حشویہ کی مخالف ہے جیسے حبر معظم جنکے ساتھہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پہ فخر کیا اور یہہ ارشاد فرمایا کہ تم دونون کی امت مین ایسا عالم ہے اور اونہون نے کہا کہ نہین ہے یہہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمہ اللہ تعالے ہین ہمکو یہہ روایت باسناد متصل عالی شیخ کبیر عارف باللہ تعالے ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے پہونچی ہے انکے سوا صدیقین نے بھی صدیقیت عظمیٰ اور مقام عالی کی انکے لیے شہادت دی ہے شیخ عارف باللہ احمد بن ابی الخیر صیادمینی نے ایک بات ذکر کی اور وہ باسناد اونسے ثابت ہوئی منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ اونہون نے بعض ایام مین دیکھا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہین ناگاہ ایک گروہ فرشتونکا زمین کی طرف اترا اور اوسکے ساتھہ سبز خلعت ہین اور ایک جانور ہے جانورون سے وہ قبرونمین سے ایک قبر پہ ٹہہرے اور اونمین سے ایک شخص کو نکالا اور اوسکو خلعت پہنایا اور سواری پہ سوار کیا اور اوسکو لیکے آسمان کیطرف چڑہے پہر اوسکو ایک آسمان سے دوسرے کیطرف چڑہاتے رہے یہانتک کہ سات آسمانون سے تجاوز کر گئے اونکے بعد ستر پردون کو پہاڑ شیخ احمد فرماتے ہین مجھے اس سے تعجب ہوا مینے چاہا کہ اس سوار کو پہچانون مجھہ سے کہا گیا کہ یہہ غزالی ہین مجھے علم نہین کہ اونکا انتہا کہانتک پہونچا رضی اللہ عنہ وعن علمار المسلمین اور جیسے امام شہیر ولی کبیر صاحب سیرت حمیدہ و مناقب عدیدہ محی الدین نووی رضی اللہ عنہ اور ان دونون امامون کے سوا اور علمار محققین و نظار مدققین صالحین موفقین ہین جنکا شمار نہین ہو سکتا سو طاعنین مذکورین کی یہہ عادت ہے کہ وہ ہمیشہ بعض ایسی باتون کی تاک مین رہا کرتے ہین جنکو اونہون نے غلطیان شمار کیا ہے تاکہ موقع پاکے اونکو اس امر کا ذریعہ ٹہہراوین کہ اپنی اغراض تکفیر مین حاصل کرین اور ہر ورپری مین جسپہ اونکو قدرت ہے اگر یہہ لوگ عقوبت پہ قادر ہوتے تو بیشک اسطرف مبادرت کرتے اللہ تعالے اسپر اونکو قدرت نہ دے آن طعن کرنیوالون کی یہانتک نوبت پہونچی کہ اگر کوئی کلام انکی نظر سے گزرتا ہے جسمین کسیطرح کا استعارہ یا مجاز یا کسی نوع کا مبالغہ ہوتا ہے یا اسکے سوا اور کوئی بات جو کہ کلام فصیح مین واقع ہوتی ہے اور اوسکو پیرایہ معنی ملیح پہناتی ہے اور جو لوگ علوم مین اہل فضل ہین وہ اوسکو اونکے لیے فضیلت ٹہہراتے ہین جو کہ انواع بلاغت و تحسین علوم کی معرفت کے لیے لیاقت رکھتے چلے آئے ہین تو یہہ اوس بات کو کفر و بدعت و جہل ٹہہراتے ہین اور جن باتون کو کہ وہ اپنے زعم مین مساوی قرار دیتے ہین اوسکے اظہار پہ ہمیشہ حریص رہتے ہین حالانکہ جو شخص اون باتون سے خبردار ہے وہ اوسکے نزدیک [illegible] اور بواطن فقرا سے [illegible] رہتے ہین باین امید کہ انکشاف عورت ہو جسکے ستر کا شارع علیہ السلام نے امر فرمایا ہے یہہ لوگ جس شخص کو لوگون سے منفرد یا جو لباس کہ اونپر ہے اوس سے متجرد دیکھتے ہین یا ننگے پاؤن ننگے سر یا اسکے سوا اور کسی ہیئت پر اون لوگون کی ہیئتون سے جو کہ اللہ تعالے کی طلب مین مبالغہ تارک دنیا دانشمند ہین تو جھٹ پٹ کہنے لگتے ہین کہ یہہ کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے خارج ہے اور یہہ نہین سمجھتے کہ طریقہ علیا کتاب عزیز و عزائم سنت غرار و اجماع عقلار و قیاس فطنار مین ترک دنیا اور ماسوی اللہ تعالے سے اعراض کرنا ہے اور مجرد رخص اور جسمین انکی ہوائے نفس ہے وہ نہین ہے گویا انکے کان تک یہہ آیت شریف نہین پہونچی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ الآیۃ اسکے سوا اور آیات کریمات جو کہ فضیلت فقرار اور ذم دنیا و ہوائے نفس مین وارد ہوئی ہین اور نہ یہہ ارشادات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکی نظر سے گزرے جو کہ [illegible]

مین وارد ہوئی ہین جیسے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے حق مین ارشاد فرمایا ہے اونکے اہاب و تمزق کا ذکر کیا اور اویس بن عامر رضی اللہ عنہ کے باب مین فرمایا اور اونکے تجرد و سیرت کا ذکر کیا اول کے حق مین فرمایا اللہ و رسول کی محبت نے اوسکو اسطرف بلایا جسکو تم دیکھ رہے ہو اور دوسرے کے حق مین فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو وہ ضرور اوسکی قسم کو سچا کرے اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک ترک زینت ایمان سے ہے اور یہ قول آپکا کہ فقرا پانسو برس پہلے اغنیا سے جنت مین داخل ہونگے اور یہ قول کہ یہ شخص بہتر ہے زمین بھر مثل اسکی سے اور یہ قول کہ بہتر وہ آدمی ہے جو کہ کسی کھوہ مین گھاٹون سے گوشہ گزین ہے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور یہ قول کہ ہوتو دنیا مین گویا تو مسافر ہے یا راہ سے گزرنیوالا اور وہ حدیث جسمین یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ ایک جماعت صحابہ کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لیگئے اور اونپر نہ کرتے تھے نہ ٹوپیان نہ اونکے پاؤن مین جوتے تھے نہ موزے انکے سوا اور حدیثین ہین جو کہ تقشف و ترک زینت و عدم تقیید ہیئت مخصوصہ مین وارد ہوئی ہین اسیطرح سیرت زہاد صحابہ و تابعین تھی اور حکایات عباد سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے ہین جنمین تجرد و ترک دنیا اشتغال آخرت خلق سے یکسوئی اللہ سبحانہ کے ذکر کے لئے خلوت گھر بار وطن دوست آشنا کا چھوڑنا جنگل جھاڑی مین پریشان پھرنا مذکور ہے نہایت تعجب ہے لوگون سے جو کہ چھوٹے بڑے سادات صوفیہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرتے ہین یہہ لوگ کیونکر اونکے محاسن زاہرہ و انوار باہرہ و معالی فاخرہ سے اندھے ہوگئے اور اونکے اغراض طاہرہ کی عیب جوئی کے ساتھہ تزین کیا اور اونکے اغراض ظاہرہ پر واقف نہوئے نہ اونکے اغراض صحیحہ کی تصدیق کی اور اونکے علوم بہار زاخرہ و معارف عالیہ فاخرہ کے سننے سے بہرے ہوئے اور اونکے علوم ملیحہ کے عاشق نہ بنے اسکے سوا اور بہت باتین ہین جنکے ذکر مین طول ہے ؛

فصل

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے نے خاتمہ روض الریاحین کی فصل اخیر مین ایک قصیدہ طویل بغایت فصیح و بلیغ لکھا ہے اوسمین توحید رحمن اور بعض عجائب جنان کا ذکر کیا ہے جنان و حور حسان کا شوق دلایا ہے نیران سے ڈرایا ہے اخوان کو وعظ کیا ہے پھر بعد ذکر قصیدے کے فرمایا کہ یہہ تشویق و تخویف بکا ذکر اس قصیدے مین کیا گیا صرف عموم ناس کے لئے ہے جو کہ جنان و حور حسان کے مشتاق اور نیران سے خائف ہین اور سارا انواع عذاب و ہوان سے ڈرتے ہین رہے خواص عباد جو کہ [illegible] اونکا اشتیاق یہہ ہے کہ اللہ تعالے کی وجہ کریم کیطرف دیکھین اوسکے دیدار فائض الانوار سے مشرف ہون اونکو یہ نعیم جنت کا [illegible] نہ عذاب جحیم سے خوف جیسا کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہین کہ مین ایکبار کسی جنگل مین تنہا ناگاہ ایک جوان وحشی خلاف دون پر خط نہین اگا تھا جبکہ اوسنے مجھے دیکھا تو کانپنے لگا اوسکا رنگ زرد ہوگیا اور بیٹھہ پھیر کے بھاگنے لگا مین نے کہا مین تو مثل تیرے انسان ہون اوسنے کہا کہ بھاگنا تو تمہین سے ہے کہتے ہین کہ پھر مین اوس سے جاکے ملگیا اوسکو مینے قسم دلائی کہ میرے لئے ٹھیر جاوے وہ ٹھیر گیا مینے اوس سے کہا کہ مین بھی اس جنگل مین تن تنہا دیکھتا ہون تیرے ساتھہ کوئی انیس نہین کیا تجھے خوف نہین معلوم ہوتا اوسنے کہا ہان میرے ساتھہ نہین ہے مینے کہا وہ کہان ہے کہا وہ میرے دائین بائین پیچھے آگے ہے مینے کہا تیرے ساتھہ زاد راہ نہین ہے کہا ہان میرے ساتھہ ہے مینے کہا کہان ہے کہا جس نے بچپن مین مجھے میری ماں کے پیٹ مین رزق دیا وہی بڑے پن مین میرے رزق کا ضامن ہوا ہے مینے کہا کچھہ تو ضرور ہی تیرے لئے چاہیے جس سے قیام لیل صیام نہار خدمت ملک علام پر تجھے مدد ملے اور مینے بہت کچھہ اوس سے کہا پھر وہ بیٹھہ پھیر کے بھاگتا ہوا چلا گیا اور یہہ شعر پڑھتا جاتا تھا ؎

ولله لا تأويه في الأرض	ويكره ان يكون [illegible]	يفر من القفار الى جبال		فتبكي حين تفقده القفار

صبورا فی قیام اللیل جدا	وصواما اذا طلع النهار	یقول لنفسه جدی وکدی	فما فی خدمة الرحمن عار
یناجی ربه والله معه	الهی ان قلبی مستطار	الهوی ما تمنای منك دار	من الیاقوت یسکنها الجوار
ولا جناب من یا الهی	ولا شجر تزینه الثمار	ولکن وجهك الباقی مناای	به فاز من فی ذاك الفخار

مام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ یہہ بات اسلیے ہے کہ ہر شخص اپنے محبوب ہی کیطرف مشتاق ہوتا ہے سو جس شخص پر دنیا مین اللہ تعالے کی محبت غالب ہو گئی ہے وہ سوائے اوسکی ملاقات اور اوسکی وجہ کریم کیطرف دیکھنے کے اور کسی طرف مشتاق نہوگا اور جس شخص پر مطعم و مشرب و منکح و ملبس و مسکن وغیرہ کی حب غالب ہو گئی ہے جیسے ہم لوگ تو وہ جنت اور اوسکی نعیم کیطرف مشتاق ہوگا جو کہ اوسکا محبوب ہے پس اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اے میرے بھائی تو اہل جنت مین تو فکر کر کہ وہ سرخ یاقوت کے منبرون پر سفید تازے موتیون کے خیمون مین بیٹھے ہوئے کیونکر اونکو رحیق مختوم سے پلایا جاتا ہے خیمون مین سبز فرش بچھاپے کے بچھے ہوئے جنت والے تختون پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے یہہ تخت نہرون پر بچھے ہوئے جنمین شراب طہور اور شہد بہ رہا ہے اونکو غلمان و ولدان گھیرے ہوئے اور گوری عورتین نیک خوبصورت جنکی بڑی بڑی آنکھین وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا نیچی نگاہ والیان انسے پہلے نہ کسی آدمی نے اونکو پایا نہ کسی جن نے جنت کے ستر حلّون کے درے سے اونکی پنڈلیون کا گودا نظر آتا ہوا اونکا سینہ ایسا صاف چمکدار کہ اگر خاوند اپنے مونہہ کو اوسمین دیکھے تو آئینے سے بھی زیادہ صاف نظر آوے ایسی عورتین اونکے تختونکو زینت دئے ہوئے اور لوگ لئے پھرتے ہین اونپر اور ان عورتون پر آبخورے اور ثمّنیان اور پیالے نہری شراب کے اور خادم اور لڑکے اونکے ارد گرد پھر رہے ہین کیسے جیسے موتی لپیٹے ہوئے یہہ بدلا ہے اوسکا جو وہ عمل کرتے تھے جنت کے کھانون سے کھاتے ہین اوسکی نہرون سے دودھ شراب شہد پیتے ہین یہہ ایسی نہرین ہین جنکی زمین چاندی ہے اور اونکی کنکریان مونگا ہے اور اونکی مٹی خوشبودار مشک ہے جنت کی نباتات زعفران ہے اور اوسکے ٹیلے کافور ہین اوسکے آبخورے چاندی کے موتی لعل مونگے جڑے ہوئے اونمین شراب ٹھنڈی ہوئی صاف پانی بہتے شیرین سے ملی ہوئی یہہ آبخورے ایسے صاف براق چمکتے ہوئے کہ شراب کی رقت و سرخی و صفائی وبجت اونکی باہر سے نظر آرہی ہے انکدایسے دام اپنی حویلیون مین بنے ہوئے ہین جنکے چہرون کی روشنی سورج سے بھی بڑھی ہوئی ہے جنت مین جنت والون کے لئے وہ چیزین ہین جنکا نفس چاہتے ہین آنکھین لذت لیتی ہین یہہ اس قسم سے ہین جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ سی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گزرا یہہ سب باغون اور نہرون مین بیٹھے سچی مٹھیک مین نزدیک بادشاہ کے جسکا قبضہ سب پر ہے اوسکی وجہ کریم کیطرف دیکھ رہے ہین عیش کی رونق و تازگی اونکے چہرون پر چمک رہی ہے دیدار کی ایسی عمدہ لذت ہے کہ اسکے سبب سے جنت کی [illegible] کو بھول جائینگے [illegible] دام اس لذت سے مزہ اوٹھاتے رہینگے ہمیشہ ہمیشہ انواع و اقسام کی نعیم مین لوٹ پوٹ کرتے رہینگے اور زوال نہ [illegible] ہونگے و مساکن طیبة فی جنات عدن کی تفسیر مین روایت کیا گیا ہے کہ وہ ایک محل ہے سفید موتی کا اس محل مین یاقوت سرخ کے ستر گھر ہین ہر گھر مین سبز زمرد کی ستر کوٹھریان ہین ہر کوٹھری مین ایک تخت ہے اس تخت کا کیا کہنا ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر فرش ہین ہر فرش پر ایک بی بی حور عین سے بیٹھی ہے اور ہر کوٹھری مین ستر خوان ہین کھانے کے ہر خوان پر ستر قسم کا کھانا ہے اور ہر کوٹھری مین ستر عورتین خدمتی ہین مومن کو اسقدر قوت عنایت کیجاویگی کہ وہ ہر روز ان سب سے صحبت کریگا مروی ہے کہ اہل جنت سے ایک مرد پانسو حورون سے نکاح کریگا اور چار ہزار کواریون اور آٹھ ہزار بیاہیون سے اونمین سے ہر ایک کے ساتھہ اتنی دیر تک معانقہ کریگا جتنی مدت [illegible] جنت مین ایک حور ہے اوسکو عینا رکہتے ہین جب وہ چلتی ہے تو اوسکے دائین بائین ستر ہزار خدمتی عورتین چلتی ہین او [illegible] کا حکم کرنے والے اور بری بات سے منع کرنیوالے اور جنت مین پرندے ہین جیسے بختی اونٹ اور مومن جنت مین جو [illegible] چاہیگا وہ بنا ہوا اسکے سامنے گر پڑیگا یطاف علیهم بصحاف من

ذھب یعنی لئے پہرتے ہین اونکے پاس رکابیان سونے کی آ[illegible] آیت شریفہ کی تفسیر مین روایت کیا گیا ہے کہ سونے کی ستر رکابیان لئے پہرینگے اونمین سے
ہر ایک مین ایسا کھانا ہوگا جو دوسری مین نہین ہے ختامہ مسک کی تفسیر مین مروی ہے کہ یہہ چاندی کی مثل سفید شراب ہے [illegible] وکو یہہ شراب پلائینگے
اس شراب پر اونکے شراب پینے کا خاتمہ ہوگا اگر کوئی آدمی دنیا والون سے اپنا ہاتھہ اوسمین ڈالدے پہر اوسکو نکال لے تو کوئی [illegible] گا جسکا
اوسکی خوشبو نہ معلوم ہو و فرش مرفوعۃ کی تفسیر مین مروی ہے کہ دو بچھونون مین اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین مین ہے [illegible]
جنت کی عورتون مین سے زمین کی طرف جھانکے تو جو کچھہ آسمان و زمین کے درمیان مین ہے اوسکو خوشبو سے بھردے اور بیشک اوسکی اوڑھنی اوسکے سر پر
دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور ہر ایک شخص پر اہل جنت سے ستر حلے ہین اونمین سے ہر حلہ ہر گھڑی ستر رنگ بدلتا ہے مرد اپنا مونہہ اپنی بی بی کے مونہہ اور اوسکے
سینے اور اوسکی پنڈلی مین دیکھیگا اسیطرح بی بی بھی اپنے مونہہ کو خاوند کے مونہہ اور سینے اور پنڈلی مین دیکھے گی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ
الوان حلونکا جو ذکر کیا گیا یہہ سب دکھائی دینگے ہر حلہ اپنے ماتحت کے حلے کو نہین چھپائیگا اور مومن جبکہ پرندون سے کہائیگا تو اوسکی ایک جانب مین پکے
ہوئے کا مزہ پائیگا دوسری جانب مین بھنے ہوئے کی لذت ملیگی سو جو چاہیگا وہ کہائیگا پھر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جاویگا اپنے پر پھڑپھڑائیگا اشجار جنت کی ٹہنیون
کی چوٹی پر اوڑ جائیگا تاکہ عمدہ عمدہ میوے کہاوے اور پاک صاف نہرون سے پانی پیئے اہل جنت اپنے کہانے کے ہر لقمے مین ایسی لذت پائین گے کہ وہ دوسرے
مین نہوگی اوسمین اور ہی قسم کا مزہ ہوگا اور اونکی شراب کے ہر گھونٹ مین وہ لذت ہوگی جو دوسرے مین نہین ہے کتاب ترمذی مین ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بیشک اہل جنت کے لئے مقدار جمعے مین ایام دنیا سے اذن دیا جاویگا پس وہ اپنے رب [illegible]
کرینگے اور اوسکا عرش اونکے لئے ظاہر کیا جاویگا ایک روضہ مین ریاض جنت سے اونکے لئے ظاہر ہوگا پھر اونکے واسطے نور کے منبر رکھے جاوینگے
موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زبرجد کے او[illegible] ہٹھگا ادنی اونکا اور نہین ہے اونمین کوئی ادنی مشک و کافور
کے ٹیلون پر اور نہ دیکھینگے [illegible]
ترمذی مین سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ بیشک ر[illegible] یہ والہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی [illegible] سورج کی روشنی
[illegible] اللہ عنہ سے روا[illegible]
[illegible] اور بہتر ہے [illegible] راوسکے لئے ایک قبہ موتی زبرجد یاقوت کا [illegible]
کیا جاویگا اوسکا [illegible] قدر ہوگا جسقدر درمیان جابیہ کے ہے صنعا تک ا[illegible] موتی اہل جنت کے تاجون سے مابین مشرق و مغرب
کو روشن کردیگا جابیہ ایک مکان ہے شام مین او[illegible] صنعا ایک شہر معروف ہے [illegible] یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین یہہ دس حدیثین
جنت و اہل جنت کے وصف مین جنکی روایت صحاح مین ہمکو پہونچی ہے مینے ا[illegible] ختام خاتمہ کتاب ہے انہین پر اقتصار کیا جیسا کہ مقدمے مین صحاح
کی دس حدیثون پر اختصار کیا حدیث اول صحیحین مین ابوہریرہ رض[illegible] روایت ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ[illegible]
کہ اول زمرہ جو کہ جنت مین داخل ہوگا اوسکی صورت ایسی ہوگی جیسے پو[illegible] ت کا چاند پھر وہ لوگ جو انکے بعد
جیسے نہایت روشن تارا آسمان مین اور نہ پیشاب کرینگے نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ ناک چھینکین گے اور کنگھیان انکی [illegible] ی اور پسینہ انکا مشک ہوگا
اور عود دان انکے الوۃ ہونگے اور عورین انکی بیبا[illegible] گی [illegible] م کی صورت پر ہونگی ساٹھہ گز کا قد
ہوگا الوہ بفتح ہمزہ عود طیب کو کہتے ہین اور بخاری [illegible] ونگے اور پسینا اونکا مشک ہوگا
اور ہر ایک کے لئے [illegible] ہ نگر ہے [illegible] نکہ [illegible] لیون [illegible] مین نہ کوئی اختلاف ہوگا نہ کسیطرح کا

بغض اونکے دل ایک دل ہونگے صبح وشام اللہ تبارک وتعالے کی تسبیح کرینگے اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ ہزلی بی پہ ستر حلے ہونگے اونکے درے سے اوسکی پنڈلی کا گودا نظر آویگا دوسری حدیث صحیحین مین ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بیشک اہل جنت اپنے اوپر غرفون کو دیکھینگے جیسے تم کوکب درے غابر کو افق مین مشرق یا مغرب سے دیکھتے ہو بسبب تفاضل اوس چیز کے جو درمیان اونکے ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منازل انبیاء کے ہین نہ پہونچے گا اونکو غیر اونکا فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے وہ لوگ جو اللہ کے ساتھہ ایمان لائے اور مرسلین کی تصدیق کی یعنی وہ بہی اون منازل کو پہونچین گے تیسری حدیث صحیحین مین ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بیشک جنت مین ایک درخت ہے کہ عمدہ تیز گھوڑے خوید کہلائے ہوئے کا سوار سو برس تک اوسکے سایے مین چلیگا اور اوسکو قطع نکر سکیگا چوتھی حدیث یہہ بہی صحیحین مین ہے ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت مین مومن کے لئے ایک مجوف موتی کا خیمہ ہے اوسکا طول آسمان مین ساٹھ میل کا ہے اون مین مومن کے لئے گھر والے ہین مومن اونپر طواف کریگا اور بعض بعض کو نہ دیکھیگا پانچوین حدیث صحیح مسلم مین ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت مین ایک بازار ہے اہل جنت ہر جمعے کو اوسمین آوینگے پہر شمالی ہوا چلیگی وہ اونکے مونہہ اور اونکے کپڑون مین ڈالیگی انکا حسن وجمال اور زیادہ ہوجائیگا اور لوٹکے اپنی بیبیون کے پاس آوینگے حالانکہ انکا حسن وجمال بڑہا ہوا ہوگا وہ اونسے کہین گی واللہ تم تو حسن وجمال اور زیادہ کرلائے یہہ کہین گے واللہ اور تمنے ہمارے بعد حسن وجمال بڑہالیا چھٹی حدیث صحیحین مین ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے مینے تیار کرر کہی اپنے صالح بندون کے لئے وہ چیز جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دلپر اوسکا خطرہ گزرا اور پڑہو اگر تم چاہو فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین ساتوین حدیث صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک مین جانتا ہون اوس شخص کو جو کہ دوزخ سے سبسے پیچے نکلے گا اور اوس شخص کو جو کہ جنت مین سب سے پیچے داخل ہوگا وہ شخص ہے کہ دوزخ سے گھٹنون کے بل نکلے گا اللہ عزوجل اوس سے فرماویگا کہ تو جا جنت مین داخل ہو وہ آئیگا پہر اوسکے خیال مین یہہ بات ڈالی جاویگی کہ جنت بہری ہوئی ہے وہ کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بہرا ہوا پایا اللہ عزوجل اوس سے فرماویگا تو جا جنت مین داخل ہو پہر وہ آویگا اوسکے خیال مین یہہ بات ڈالیجاویگی کہ وہ بہری ہوئی ہے وہ لوٹ جاویگا اور کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بہرا ہوا پایا اللہ عزوجل اوس سے فرماویگا تو جا جنت مین داخل ہو بیشک تیرے لئے مثل دنیا اور دس مثل اوسکے ہے اور بیشک تیرے لئے دس مثل دنیا کے ہے وہ عرض کریگا کیا تو مجھسے ٹھٹا کرتا ہے یا کیا تو مجھسے ہنستا ہی ہے تو تو بادشاہ ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مقرر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان ظاہر ہوگئین پس کہا جاتا تہا کہ یہہ سارے اہل جنت سے رتبے مین کم ہے آٹھوین حدیث صحیح مسلم مین ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ اہل جنت جنت مین داخل ہونگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ بیشک تمہارے لئے یہہ ہے کہ تم زندہ رہو پہر کبہی نہ مرو اور مقرر تمہارے لئے یہہ ہے کہ تم تندرست رہو پہر کبہی بیمار نہو اور تحقیق تمہارے واسطے یہہ ہے کہ تم جوان رہو پہر کبہی بوڑہے نہو اور بیشک تمہارے لئے یہہ ہے کہ تم عیش وآرام مین رہو پہر کبہی تکلیف نہ اوٹہاؤ نوین حدیث صحیحین مین جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے آپنے چودہوین رات چاند کیطرف دیکہا اور فرمایا کہ بیشک تم عنقریب اپنے رب کو ظاہر دیکہوگے جیسے تم اس چاند کو دیکہتے ہو اوسکے دیکہنے مین کسیطرح کی ایذا تمہین نہین ہوتی دسوین حدیث صحیح مسلم مین صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت مین داخل ہونگے تو اللہ تبارک وتعالے فرماویگا تم چاہتے ہو کہ مین تمہین اور کچہہ زیادہ دون وہ عرض کرینگے کیا تو نے ہمارے

مونہہ کو سفید نہین کر دیا کیا تو نے جنت مین ہمکو داخل ... ع سے ہمکو نجات نہین دی پہ وہ پردہ اوٹھا دیگا تو کوئی چیز ایسی اونکو نہین دیگی ...
کہ وہ اونکو اپنے رب تبارک وتعالے کیطرف ... محبوب ہو جعلنا اللہ الکریم منھم ومن الذین قال اللہ تعالے فیھم ان الذین امنوا
وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم ... من تحتھم الانھار فی جنات النعیم دعواھم فیھا سبحانک اللھم وتحیتھم فیھا سلام
وآخر دعواھم ان الحمد للہ ... سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وامام المرسلین
وسید العالمین وعلی ... بین واصحابہ الغر المنتخبین وازواجہ الطاھرات امہات المؤمنین افضل صلوات اللہ عدد
معلومات اللہ ... اکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون وعلی جمیع النبیین والمرسلین وآل کل والملائکۃ المقربین وسائر
الصالحین ... رضی اللہ عنہ نے اسکے بعد چند شعر حمد ومناجات کے لکھے پہر ایک قصیدہ طویل نہایت فصیح وبلیغ لکھا اور اوسکا نام
محبوب ... الاحباب والاوطان رکھا اوسمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی اور بیت اللہ اور حرم محترم اور رجب محرم کا شرف بیان
... روض الریاحین تمام ہوئی اسکے بعد یہہ فرمایا کہ الحمد للہ اس کتاب مین بشارات خیر حاصل ہوئے ایک جماعت نے اہل خیر وصلاح سے جنکی
ساتھہ مین اعتقاد رکھتا ہون اور اونکی برکت چاہتا ہون اونکی مجھے خوشخبری دی پس لائق یہہ ہے کہ اس کتاب سے وعظ ونصیحت حاصل کیجاوے اور جن حضرات
کا اسمین ذکر ہے اونکے ذکر سے برکت لیجائے اور سننے والیکو یہہ چاہیے کہ وہ حسن ظن رکھے اور اونکے احوال خارق عادت جو اس کتاب مین ہین اون کا
انکار نکرے اب مین بعض بشارات مذکورہ کو تحسین ظن سامع اور اس کتاب جامع مین رغبت دلانے کے لئے ذکر کرتا ہون اور کہتا ہون اوس جماعت مذکورہ
سے بعض نے مجھے خبر دی جسوقت کہ لوگ روضہ شریفہ کے قریب اس کتاب کو مجھے سنا رہے تھے وہ شخص بھی بیٹھے ہوئے سن رہے تھے اتنے مین وجد وغلبہ
اونپر طاری ہوئی جو کہ فقرا کو ہوا کرتی ہے اوس حالت مین اونھون نے دیکھا کہ تین آدمی قبہ شریف سے نکلے اونمین سے ایک کا چہرہ ایسا تھا جیسے چاند
وہ روضہ مین بیٹھہ گئے اور ایک مصاحب اونکے داہنی طرف دوسرے بائین طرف بیٹھے اور جو لوگ کتاب سن رہے تھے اونکی طرف وہ متوجہ ہوئے اور آخر تک
تک متوجہ رہے اور اوس شخص نے یہہ ذکر کیا کہ جب مین دعا سے فارغ ہوا تو جنکا مونہہ چاند سا تھا وہ داہنی طرف والے مصاحب کیطرف ملتفت ہوئے اور
تبسم فرمایا پہر وہ تینون قبے مین داخل ہوگئے والحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کما ھو اھلہ وجزی اللہ سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عنا افضل الجزاء واولادہ افضل الصلوۃ والتسلیم اسیطرح ایک اور شخص نے مجھے خبر دی اوسنے خواب مین دیکھا کہ گویا مین ساتھہ ہون ایک جماعت
کے مشائخ صوفیہ فضلاء سے حرم شریف مین ... شخص میری نسبت کہتے ہین کہ تجھپر سفید کپڑے تھے مینے اس بات کو غریب جانا پہر بعض شیوخ نے
ارادہ کیا کہ اس کتاب پر کلام کرین تو جماعت نے یا اوس مین سے بعض نے اونسے کہا کہ تم اوسکو کلام کرنے دو اور اونھون نے تیری طرف کلام کرنا ... اجا
کیا ایسے ہی ایک اور شخص نے مجھے خبر دی اونھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین روضہ مبارک ... شیخ صالحین کے ساتھہ ہون اور ہمارے ساتھہ
بعض اصحاب ہین اور ہم اس کتاب پر جمع ہین اسیطرح اس کتاب کی تالیف کے زمانے مین بعض اولیا ... بعیدہ سے مجھے ایک بشارت دی ہین فضل عظیم اللہ
تعالے سے اوسکے حصول کی امید رکھتا ہون ان شاء اللہ عزوجل وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الکریم ... واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین کتاب
روض الریاحین فی مناقب الصالحین جمعے کے دن نماز سے پہلے مسجد الحرام مین کعبہ شرفہ کے سامنے ... ۹۵۳ ہجری مین تمام ہوئی والحمد للہ رب العالمین
اولا وآخرا وباطنا وظاہرا وسلام اللہ علی عبادہ الذین اصطفی وصلی اللہ علی سیدنا ... وصحبہ وسلم امین اور یہہ ترجمہ دوسرے
ربیع الثانی ۱۰۳۲ ہجری کو بوقت زدن کیساعت شب تمام ہوا وانا العبد الفقیر الجانی ذو الفقا احمد النقو ... ی البوفالی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واصلح حالہ وما لہ
بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین فقط

حاتمۃ الطبع چکیدۂ خامۂ ناظم گہرفشان ناثر خوشبیان منشی عزیز اللہ خاجب بھوپالی طالہ الایام ولیالی

حمد نامحدود کے لایق وہ معبود خالق الارواح فالق الاصباح بیچون وبے نمون ہے جسنے خیمۂ گردون کو بے ستون ایسا قایم فرمایا ہے کہ باوجود مرور ازمنہ موفور کسی فتور نے اوسمین ظہور نپایا ہے اور سپاس بیقیاس کے شایان وہ قادر برحق اور مطلق ہے جسنے فرش زمین کو آئین بہین بروے آب ایسا بچھایا کہ بلوصف مضی زمان مدید وآوان بعید کوئی قصور اوسمین نہ آیا ؎

فلک را بے ستون افراختہ او	زمین را فرش عالم ساختہ او

اور گوہر شہوار بیغایات نعت تقدس آیات اوس سرور کائنات مفخر موجودات سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین تاجدار ارطہ وسیس امام رسل ہادی سبل صدر ایوان ارتضا بدر آسمان اصطفا احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نثار کرنا بجا ہے جسنے گم راہان بادیۂ ضلالت وسرگشتگان وادی جہالت کو بنور رجحان فروز ہدایت عام طریق نجات تام وصراط مستقیم اسلام بتایا اور جواہر زواہر تعریف بیحد وتوصیف لاتعد اوس مطلع انوار الٰہی مجمع اسرار نامتناہی ماہ سیماے قاب قوسین حبیب خداے کونین شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدا کہف الورا حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو زیبا ہے جسنے بیک اشارۂ انگشت مبارک ماہ تمام کو دو پارہ فرمایا ؎

اشارہ کرد انگشت مبارک را چنان قدوم	کہ ماہ آسمان شق شد بروے دیدۂ عالم

اور ہزارون درود وسلام اونکے اہلبیت طاہرین وآل واصحاب پر مدام امابعد عاصی بیچیدان امیدوار رحمت حضرت رحمان محمد عزیز اللہ خان ابن فیض اللہ خان ساکن دار الاقبال بلدۂ بھوپال بخدمت ارباب فہم وذکا واصحاب صدق وصفا نوید تازہ ومسرت بے اندازہ سناتا ہے کہ اس ایام میمنت آغاز راحت انجام مین کتاب نایاب بل رسالۂ انتخاب جامع صدق وصواب حایز فوایدِ دنیا ودین موسوم بہ محاسن الحسنین مؤلفہ مصنف مجموعۂ خوبیہاے بیحد سید ذوالفقار احمد عافاہ اللہ تعالےٰ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ بالطاف ذاتی واضاف محبوبی بعہد معدلت مہد ملکۂ دوران مالکۂ زمان سرتاج صدر آرایان جہانداری سرور دفتر وسادہ پیرایان شہریاری قدر دان فیضرسان جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا رئیس دلاور عظیم طبقۂ اعلاے ستاوۂ ہند ورئیسۂ عالیہ بھوپال لازالت بالاکرام والاقبال مرتب ہوا نور بخشاے دیدۂ ناظرین وسرور افزاے شایقین حق بین ہوا جسکا صفحہ صفحہ خزینۂ کنوز معانی اور ورق ورق گنجینۂ رموز خداوانی ہر حکایت چاشنی خواران فائدۂ رضا کو ذائقۂ قند ونبات اور ہر روایت تشنگان شربت عقبا کو آبحیات مضامین معانی خیز ودلنشین مطالب لطافت آمیز متانت آگین روانی عبارت نگاہ جاد وچشمان سے تیز خوش بیانی حسن معانی سے ابریز سواد حرف مشک بیز سرمۂ طور بل طرۂ دلاویز حور بیاض بین السطور نور علی نور الغرض تعریف اسکی چون شوق شایقان وصلت تقریر سے بیرون اور توصیف اسکی ہمچو تمناے عاشقان دیدار تحریر سے افزون ناچار اس مرحلۂ دشوار گذار سے درگذرا اور اس خیال محال سے قطع نظر مناسب جانکر دست دعا بدرگاہ خداے لایزال باستدعاے ترقی دولت واقبال رئیسۂ عالیہ دام اقبالہا وبہبود دنیا ودین حضرت مؤلفۂ الحسنین اوٹھاتا ہون اور نہان خانۂ دل نیاز منزل سے قطعہ تاریخ خاتمۂ کتاب لاجواب بعرض بیان لاتا ہون الٰہی جب تک ماہ وخورشید سے ہبوۂ لیالی اور ایام ہے فرمان روائی انام مدام زیب نگین ممدوح ذوالاحتشام ومراد مؤلف موصوف بحسن انجام اور کتاب مطبوع ہر خاص وعام رہے ؎

نہوئی کیسی ترتیب عمدہ کتاب		ہے تعریف سے جسکی قاصر زبان		حکایات توحید وعرفان نما		روایات تازہ کن روح وجان	
چشم ارادت کرے جو نظر		رکھے آنکھ مین صورت مردمان		پڑھے دفتر کل سے بلبل نہ حرف		جو رنگ معانی ہو اسکا عیان	

مؤلف کی محنت ہو یارب قبول	یہ فیضِ رواں تا ابد ہو رواں	یہ ہے تحفۂ نادرِ روزگار	یہ ہے ہدیۂ لایق خ
جہان کو کیا اسنے تسخیر کیا	رکھی دل مین جون عشق نے نہان	زبان و قلم کیون نہ قاصر ہون بس	یہا
بس اب ختم کرتا ہون تاریخ پر	کہ ہوتا ہے طولِ سخن بہی گران	طلب کی جو تاریخ دل سے عزیز	تو ہسر

۱۳۰۲ھ

خاتمۃ الطبع از طرف مطبع مفید عام آگرہ

منعم حقیقی کے ہزارون احسان کہ اندنون کتاب ہدایت انتساب تعویذ بازوے عارفین حرز جان سالکین اعنی **محاسن المحسنین فی حکایات الصالحین** جسکو عربی کتاب حضرت امام یافعی رحمہ اللہ علیہ سے اردو عبارت سلیس عام فہم مین مقبول بارگاہ رب صمد جناب مولانا ذوالفقار احمد صاحب دام فیوضہ نے ترجمہ کیا اور حسب الحکم جناب فیضمآب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارۂ ہند و رئیسۂ بہوپال دام اقبالہا و ملکہا چہپنے کو دیا یہ کتاب بسوط شروع سے خاتمہ تک اولیاء اللہ کی حکایات دل آویز اور اونہین کے حالات عبرت انگیز مین لکہی ہے اسمین فقراے گوشہ نشین اور درویشان عزلت گزین کے حالات قابل دید ہین اور اونکے راز و نیاز کی باتین ہو خدا کے عشق و محبت مین کی ہین لایق شنید ہیں تو یہہ ہے کہ زندگی کا مزا انہین حضرات باصدق و صفا نے اوٹھایا حیات مستعار سے ثمرۂ دو جہان پایا فقر مین کوئی تو دولت بے زوال دیکھی جو حضرت ابراہیم ادہم نے بلخ کی سلطنت چہوڑ دی ترک تعلق مین کوئی تو بات پائی جو فقرانے گوشہ نشینی اختیار فرمائی یہ لوگ اہل دنیا سے نفور ہین اور اپنے فقر و فاقہ پر شاکر و صبور حق آگاہ اور وہ اوس سے خوشنود صلح کل کے طالب نہ کسی کے حاسد نہ محسود ؎

گنج آزادگی و گنج قناعت ملکی است	کہ بشمشیر میسر نشود سلطان را

کی برکات سے عالم معمور ہے اور انہین کی دعا سے ہر ایک بلاد و رانکی خاک قدوم اکسیر اور انکے اقوال مین تاثیر جاذب قلوب عالم ہین اور سالکین سعادت کو شاہراہ یہی لوگ آئینہ علوم الٰہی ہین اور گنجینۂ اسرار نامتناہی بقول حضرت مولانا ے روم ؎

علم چون در صیقل صوفی گہر شود	این سخن کے باور مردم شود

علماے ظاہر باہم جنگ و جدال و مین طعن مین مصروف ہین اور فقراے پاک باطن تفاضل و تفاخر سے دور باہم مالوف ہین مگر فقیر متبع شریعت فقیر اکمل ہے اور عالم باعمل اوس سے افضل بقول سعدی ؒ

صاحب دلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ	بشکست عہد صحبت اہل طریق را	گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود	تا اختیار کردی ازان این فریق را
	گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج	و این جہد میکند کہ بگیرد غریق را	

قطعہ تاریخ خاتمۃ الطبع

اس زمانے مین اگر ڈہونڈے کوئی خیر صلاح	ذکر خیر صالحین و فکر دل اسیانمین ہے	خلق درویشانمین ہے صوفی جو پوسی ہر کتاب	ختم کی تاریخ ہی اخلاق درویشان رہی

۱۳۰۲ھ

بسم اللہ

کتبہ محمد علی اکبر آبادی عفی اللہ عنہ

عرض معروض مؤلف عفا اللہ عنہ

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد النبی الامی الرؤف الرحیم وعلی آلہ المکرمین وصحبہ المعظمین رضی اللہ عنہم وعن جمیع الاولیاء والصالحین آمین **اما بعد** برای ناظرین عیب پوش حق بین انصاف دوست صدل گزین مخفی نہ رہے کہ یہ کتاب جسکا نام محاسن الحسنین ہے اسکے ترجمہ و تالیف وجمع پر صرف محبت صالحین واولیا و مقربین باعث ہوئی ورنہ مین کہان اور ترجمہ کہان کیونکہ خاکسار اپنے قصور فہم اور فتور ادراک اور قلت بضاعت کا مقر ہے مگر اللہ سبحانہ نے باوجود اسکے اپنے بندگان پاک کی برکت سے اس کام کو بوا فرمایا آغاز سے انجام کو پہونچایا مین اوسکے فضل وکرم سے امیدوار ہون کہ جس طرح اونسے یہ سب کردیا اسی طرح اسکو قبول فرماوے اور مجھے خصوصًا اور سب کو عمومًا اس سے نفع دے اور جو کچھ اس مین سہو خطا ہوا ہو اوسکو معاف کرے مین ان سب باتون کا اپنے لیے معترف ہون ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین اب چند امور ضروری عرض کرتا ہون

۱ استشناق نسیم الانس کے دو نسخے قلمی بخط عرب وقت ترجمے کے موجود تھے مگر دونون مین فی الجملہ غلطیان تھین مہما امکن درست کی گئین ۲ روض الریاحین کا ایک نسخہ مطبوعہ مصر حاضر تھا شاذ و نادر اسمین بھی غلطی تھی جیسی کتابون مین ہوتی ہے حسب موقع اوسکی درستی کی گئی ۳ ترجمے مین رعایت لفظی نہین کی گئی اس لیے کہ عربی و ہندی کی ترکیب مین بہت تفاوت ہے صرف لحاظ حاصل معنی کا اور اکثر جگہہ محاورے کا گیا کبا خرمنکہ جس جگہہ جو موقع تھا وہ کیا ۴ روض الریاض مین اشعار بہت اور استشناق مین کم تھے پس بعض جو ضروری تھے اونکا ترجمہ کردیا گیا لفظ نہین لکھے اور بعض عمدہ اشعار کے لفظ لکھدیئے چاہا تھا کہ اونکا ترجمہ حاشیہ پر لکھدیا جاوے مگر سرعت طبع کی وجہ سے لکھا نہ گیا اور اکثر اشعار چھوڑ دیے اس لیے کہ چندان اونکی ضرورت نہ تھی ۵ بعض مقام پر اشعار اردو فارسی حسب موقع زیادہ کیے گئے ۶ بعض جگہہ عبارت طویل مختصر کی گئی صرف مطلب لیلیا مگر ایسا بہت کم ہوا ہے ۷ آیات توکل وصبر کے اصل کتاب مین نہین ہین ترتیب حکایات کے لیے اضافہ کیے گئے ۸ شروع باب سے حکایات تک ترجمہ ہے استشناق کا اوسکے بعد سے حکایات روض کا ترجمہ ہے اور اکثر جگہہ عنوان حکایت کا اور بعض جگہہ عبارت ربط حکایت کے لیے اپنی طرف سے لکھی گئی ہے کیونکہ روض مین صرف پانسو حکایتین بلا ترتیب وعنوان لکھی ہین اور بعض جگہہ مین دو دو تین تین حکایات کو ایک ہی حکایت کی ذیل مین لکھا ہے خاکسار نے ہر ایک حکایت کو اپنے اپنے موقع ومحل پر لکھا ہے از اشاء اللہ تعالی ۹ روض کے خاتمے مین جو کہ فصل جواب اعتراض کی ہے خاکسار نے بعض حکایات کے جواب کو حکایت کی ذیل ہی مین لکھدیا ہے اور بعض کے جواب کو فصل خاتمہ مین رہنے دیا ہے تاکہ فصل بجائے خود قائم رہے ۱۰ مناسبات شیخ ابو المواہب رضی اللہ عنہ روض مین نہین ہین طبقات شعرانی سے فصل مناسبات مین زیادہ کردیے گئے ہین ۱۱ بعد طبع کے جو اغلاط نظر مین آئے وہ جدول ذیل مین ضبط کیے گئے ۱۲ مین نے بحسب استعداد سعی وکوشش کرکے ترجمہ کیا لیکن حضرات اولیاء و صالحین کے اقوال نہایت ۔۔۔ اونکی عبارت وکلام مغلق ہوتا ہے اس لیے مین عرض کرتا ہون کہ جو صواب ہے وہ اونکا قول ہے اور جو خطا ہے وہ یا اصل نسخے کی غلطی یا میری

ہر طرح سے بری ہین اونکا کلام ٹھیک ہے جو صاحب خطا بتاوین اگر اصلاح کرسکین بلا تکلف درست فرمادین اور اجر حاصل کرین اور اس گنہگار سیاہکار نابکار لوموں طعن نہ فرماوین بلکہ خدا سے صفادع مانگکر یہ عمل فرماوین کیونکہ سہو ونسیان خطا وعصیان مایہ طینت انسان ہے ؎

آنکس کہ گنہ نکرد نہ انسان باشد	؎	او خود خلف آدم وحوا نہ بود	
حق ست اگر خطا ز انسان نہ شود		عبدست اگر عفو خدا را نہ بود	
یارب تو مرا بآتش قہر مسوز		در خانۂ دل چراغ ایمان افروز	
این خلعت بندگی ز دست یار و ز جرم		از راہ کرم برشتۂ عفو بدوز	

آمین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱	حاشیہ لوح	ریاض الصالحین	روض الریاحین
۲	۷	مست ہوگئے	شراب عشق سے مست
		ہوگئے بحال آنکہ اور	
		کوئی شراب نہیں پی	
۹	۱۵	شریف	شریف
۹	۷	تہین	نہین
″	۲۴	فرمایا	فرمایا پھر فرمایا
۱۰	۰	قرمی ہین	قرمی ہین
″	۲۲ حاشیہ	قاصرہ	قاہرہ
۱۲	۱۱	کتابین	کتابین
″	۱۲	خافی	خافی
۱۵	۲	رضی اللہ	رضی اللہ عنہ
″	۷	فرمایا ہے	فرما ہے
۱۷	۶	شقاوت	شقاوت
″	۲۰	دونون	دونو
۱۷	۴	رہتا ہے	رہنا ہے
۲۱	۲۴	مسلمان	مسلمانون
″	۱۹	وجعلنا هم	وجعلنا منهم
۲۸	۳	اللہ لیے	لیے
۳۱	۶	اس لیے	اسی لیے
″	۲۲	یہ محبت	یہی محبت
۳۲	۲	یہی	کہ ابھی
″	۶	وردون	وردون
″	۱۷	جمیع بندے	مجلی ہوگئے
″	۲۰	محبدہ	مرمحبدہ
″	۲۴	″	″

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۷	۲	لیے	لیے
″	۸	میرے	میرے
″	۱۹	چپ	چپ
″	۲۷	من	مین
۳۹	۲	امت	رحمت
۴۰	۹	کیطرح مین	کیطرح ہین
۴۱	″	اسطام	اسطام یعنی کنجہ
″	۱۰	رادوق	رادوق یعنی صافی
۴۳	۲	جلاب	جلاب
۴۴	۱۴	اہل	اہل ملت
۴۵	۵	میر	پیر
″	۹	پند	چند
۴۶	۲۳	کرتا	کرتا ہے
۵۲	۱۷	مرضی	مرضی
۵۳	۲۶	بلغہ	بلغہ یعنی کفاف
۵۵	۲۰	کاشفنا	وکاشفنا
۵۶	۴	معاردوں نے	معاردے
″	۱۹	نصف	منصف
۶۰	۹	قائد	فائد
″	۱۵	الشرید	الشرید
″	۲۰	پردون	پردون
۶۲	۱۵	واجب	واجب ہے
۶۲	۲۳	نہیربانی	زہیربانی
۶۴	۵	زیان	زبان
۶۸	۸	دن	رات
″	۱۰	حرام کرد	کرتلخ کرد

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۹	۳	کفنا	کفنانے
″	″	مرچکا	مرچکا تھا
۶۹	۱۹	عیناؤ	عیناؤ
″	۲۳	سی	بھی
۷۰	۱۵	ہوئی	ہوئین
۷۱	۴	یان	ہان
۷۴	۲۰	ہوانکے	ہوا انکے
۸۰	۲۱	سے	پہنے
۸۲	۷	جار	جلد
۸۳	۰۴	کوت	کوٹ
″	۱۴	حلف	خلف
۸۵	۲۷	عہد	عہد
۹۲	۲۳	چک	اور چک
۹۳	۱۶	سفیان	لسفیان
۱۰۶	۲۲	اسی	اسی
″	″	مثل کی	کے مثل
۱۱۳	۱۷	راشدین	راشدین رحمۃ
۱۱۸	۲	پہلے	کہیں
۱۲۳	۲	دیگیگا	دیکھیگا
″	۸	حرام کرد	کرتلخ کرد
″	۱۲	ذات	پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہمیشہ ہے
″	″	ہمیشہ سے	
″	۲۳	بھی نماز	یہی نماز تو ایسی قوت
″	۲۵	اذھتم	اذا تو ضعف پایا جاتا ہے
۱۲۵	۴	لوہا	پہچانتا نہین ہون
″	۱۴	تم مجھے	

خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
لکنے	کہنے	۱۷۱	۱۲	آپ	اَب	۲۰۳	۱۰	اورجب	اورجب
شخرف	شخرف	۱۷۲	۱۷	رحہا	رحہا	〃	۱۹	المتکافر	التکاثر
دنیامین	دنیامین	〃	۲۰	کنگرون	کنکریون	〃	۲۳	وسجانہ	سبحانہ
یوم	یوم	۱۷۳	۲۱	قطیع	نطیع	۲۰۵	۹	عن	عَ
مین مین	مین ہین	۱۷۴	۲۳	ایک	ایک دن	〃	۱۱	بلاتا تہا	ہلاتا تہا
بہی دلالت	یہی دلالت	۱۷۶	۱۰	تہیلی	دوخلۃ	۲۰۰	۹	کہالیتا ہے	کمالیتا ہے
ذونون	ذوالنون	۱۹۱	۲۴	تنبو	تنبو	۲۰۹	۱۹	جاتا	جاتا تہا
سند	مسند	۱۸۵	۱۴	پہجانا	پہچانا	〃	۲۷	میرے تو	تو میرے
سیدہی ہے	سیدہی	〃	۲۲	فقدان صوبنریاسواہ	فقدان روبنرماسواہ	۲۱۲	۱۱	سلطنۃ	سَلْطَنَۃ
کہنیجا	کہینچا	۱۸۷	۲۴	وہ لوگ	اور وہ لوگ	۲۱۳	۱۳	منے	مینے
عملوا	وعملوا	۱۸۸	۵	الدین	الذین	۲۱۵	۱۵	ہین	مین
امنو	امنوا	〃	〃	عبیک	عینک	۲۱۶	۱۳	بکہ	بکی
محمل	محمدًا	۱۸۹	۱۹	جلال ہین	جلال مین	۲۲۰	۱۹	وجہ	وجہ سے
دیادیا	دیاویا	〃	۲۱	لئے	+	〃	۲۶	بوڑہا	ایک بوڑہا
کوئی مجہے	مجہے کوئی	〃	〃	ذات کی	ذات مین اور خرج	۲۱۲	۹	شب گذشتہ	اس رات
گرکی	گرگی				کرتے ہین مسرفی ات مین	۲۳۱	۱۱	منعمہ	منعمۃ
ایقان	ایقان	۱۹۰	۲۵	وآلہ	+	〃	۱۹	نجلب	تجیب
نے	پیٹنے	۱۹۲	۱۳	نہین ہے	نہین ہے مال مین	۲۳۳	۶	موسیٰ	عیسیٰ
ا	معن					۲۳۷	۴	امن	امنن
ا	اوسکوماعون				خوش ہے	۲۴۵	۱۷	قوت	قوت
معوفہا	فطوفہا	۱۹۳	۱۳	آتا نہین	آتا نہین	۲۴۵	۲۲	جوکہ نماز ہے	+
الفقر	الفقر	۱۹۶	۹	مستدیر	+	〃	〃	نماز سے فارغ	اوس سے خارج
رحہا	رحہا	۱۹۷	۲۴	اون سے	اون پر سے	〃	〃	اوس سے	اون سے
رحہا	رحہا	۲۰۰	۱۷	زمین ہے	زمین سے	۲۴۶	۱	کہے	کہین
مکرون	مقرون	۲۰۱	۷	فصول	فصول	〃	۱۹	صاحب	صاحبین
یہاں	یہاں	۲۰۲	۲۱	وعیاناً	وعیاناً	۲۴۹	۹	شکار کے لیے	بحر صیدا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۵۵	۱۳	۱۰ جبکہ	۱۰ رجب
۲۵۹	۱۷	ببکی	وببکی
۲۶۰	۲	کچھ چیز	کس چیز
〃	۳	تیرے	اپنے
۲۶۶	۷	تجی	تجی
۲۷۴	۸	عرقاب	غرقاب
〃	۲ حاشیہ	باسک	مایسک
۲۸۰	۲۲	کہا تو	کہا اور تین کہا تو
۲۸۵	۹	ہاتھہ	اپنا ہاتھہ
۲۸۷	۷	ایک طرفہ	طرفہ
〃	۲۰	فلان	+
۲۸۱	۲	ضمن	فمن
۲۹۶	۱۶	موع	موزع
۲۹۵	۹	اذکو	اوسکو
۲۹۶	۵	پرہتا	پڑہتا
۲۹۷	۱۷	اور اوسکے	وہ اوسکے
۲۹۸	۱۹	قبضے	قبضے
〃	۱۹	ارادت	ارادات
〃	۲۴	طاعت	وطاعت
۳۰۴	۲۰	اذکروا	اذکروا اللہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۰۴	۲۱	اذکروا اللہ	اذکروا اللہ
۳۰۶	۲	جب	محب
۳۰۸	۱۰	رہاد	زہاد
۳۱۰	۲۷	وعکو	دعاء
۳۱۳	۳	فلخبر	فلخبر
〃	۵	دعاو	وعاد
۳۱۷	۲۰	بینہا حکایت	دوسری یہ حکایت ہے کہ
۳۱۰	۲۶	اشبیلیہ	اشبیلیہ
۳۱۹	۷	سکینہ	مسکینہ
〃	۱۹	جنہ	ستت
۳۲۲	۴	القامۃ	السقامۃ
۳۲۳	۸	دمت	دنت
۳۲۴	۱۴	برخیانے	برخیا
۳۳۰	۷	اوس سے	اوس نے
۳۳۶	〃	ہوئی بیٹہی	بیٹہے ہوئے
۳۳۰	۲۲	عز	اعز
〃	۲۳	وھبت	وھبت
〃	۲۴	املا	املاً
۳۴۳	۱۰	تردات	تردنی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۴۷	۱۶	یما	یما
〃	۱۹	ہی قول	ہی قول
۳۵۱	۲۰	خارجہ	خارجہ
۳۵۲	۸	الثناء	الثناء
۳۵۵	۷	حاوی	حاوی
۳۵۶	۹	مخاوعت	مخاوعت
۳۵۷	۲۱	مشغول	مشغول
〃	۲۲	ملاک	ملاک
۳۶۰	۱	محرجین	محرجین
〃	۲	تجریب	تجریب
۳۶۱	۲۵	اوس قسم	اوس قسم
۳۶۳	۱۵	طاغین	طاغین
۳۶۸	۳	تحقیرہم	تحقیرہم
۳۶۹	۲	فاق	فاق
〃	۹	یہاسے	یہاسے
〃	۱۵	انصاف	انصاف
۳۶۹	۱۸	فائدہ	فائدہ
۳۷۰	۶	تحسب	تحسب

تمت صفحہ ۵۷ متعلق فصل سماع

حکایت امام یافعی رضے اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شیخ علی تکروری رضی اللہ عنہ نے جو کہ قرافہ مین مدفون ہین مجھے خبر دی کہ وہ ایک وقت حاضر ہوئے اوپر ایک وارد وارد ہوا یعنی ایک حالت طاری ہوئی ایک مدت میری رہی شراب کی نہرین دیکھتے تھے کہ اوسکو پلائی جاتی ہین اور پیتے ہین یہ نہرین دنیا کی شراب کی نہین یہ سب اونہون نے بیداری مین دیکھا پہر اسکے بعد نو دیکھتے تھے اور جبکہ وہ پلائی جاتی حیران ہوتے تھے کہ اگر اوس وقت اونکو سات آدمی قوی نہ پکڑتے تو وہ بہاگتے اور اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالدیتے اور جبکہ نور دیکہتے ان دو حالون مین سے کون افضل ہے بولے کہا یہ ایسی چیز ہے کہ میرا حال اسکو نہین پہنچا پہر مین اوس شے مین کیونکر کلام کرون جسکو میں